

RMPInternational.TK

مَا أَتَىكَ الْفِتْنَةُ وَفَافَتْكَ الْفِتْنَةُ وَفَافَتْكَ

مَشْكُوتُ الْمَصْبِيحِ

لِلشَّيْخِ الْأَمِيرِ إِلَى الدِّينِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْخَطِيبِ الْبَغْدَادِيِّ

جِلْد سَوِّم

تَحْقِيقٌ وَنَظَرٌ ثَانِي

تَرْجَمَهُ وَتَشْرِيحُهُ

فَاضِلُ إِسْلَامِيَّاتِ يُونَهُوسُفِي الْمَدِينَةِ النَّوْرَةِ

مَوْلَانَا مُحَمَّدٌ صَادِقٌ خَلِيلٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

مَكْتَبَةُ مُحَمَّدٍ مَلِكِيَّةٍ

£ - BOOKS RELEASER

THE REAL MUSLIMS PORTAL

24309
سہ ماہی



نام کتاب	مکتبۃ المصاحف
تالیف	شیخ ولی الدین الدین الخطیب البتیری رحمہ اللہ
ترجمہ و تشریح	استاذ العلماء مولانا محمد صادق خلیل رحمہ اللہ
نظر ثانی	حافظ ناصر محمود انور
طابع	عبدالرحمان عابد
مطبع	موٹر وے پرنٹرز
طبع اول	جنوری 2005
تعداد	600
ناشر	مکتبۃ المصاحف
قیمت	1/- روپیہ

المکتبۃ العلمیۃ

جے ماڈل ٹاؤن - لاہور

تلفون: 16089

مکتبہ اسلامیہ
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
Ph.: 0092-042-7244973

دارالکتاب الفیہ شیش ٹیل ٹاؤن لاہور
Ph.: 0092-042-7237184
7230271- 7213032

اسٹاکسٹ

ملنے کے چتے

اسلامی اکیڈمی الفضل مارکیٹ فون نمبر: 7357587 * مکتبہ قدوسیہ رحمن مارکیٹ - غزنی سٹریٹ -
نعمانی کتب خانہ غزنی سٹریٹ فون: 7321865 * محمدی پبلشنگ ہاؤس الفضل مارکیٹ
دارالفرقان الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور فون 042-7231602 * حذیفہ اکیڈمی الفضل مارکیٹ

اردو بازار
لاہور

مکتبہ اسلامیہ بیرون امین پور بازار بالقابل ٹیل پٹرول پمپ * رحمانیہ دارالکتاب امین پور بازار
مکتبہ اہل حدیث، بالقابل مرکز جامع مسجد اہل حدیث امین پور بازار * ملک سنز - کارخانہ بازار

فیصل آباد

والی کتاب گھر اردو بازار 233089 * مدینہ کتاب گھر اردو بازار * مکتبہ نعمانیہ اردو بازار

کوہراٹوالہ

فاروقی کتب خانہ بیرون بوہر گیٹ 541809 * مکتبہ دارالسلام گنگوٹیا نوالی مسجد خانہ بوہر گیٹ 541229

ملتان

مکتبہ تفہیم الشیر ربانی ٹاؤن - غازی روڈ 528621

اوکاڑہ

اسلامی کتب خانہ ڈاکخانہ بازار نوزدانی والی نیکی مسجد وطنی چٹس مایہ رال

چیمہ وطنی

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ
إِنَّكَ لَمِنَ الْمُبْدِينَ
اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ
إِنَّكَ لَمِنَ الْمُبْدِينَ



رَبِّ أَوْ زِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ
 نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ
 وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ
 صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي
 فِي ذُرِّيَّتِي ۖ إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ
 وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝ أُولَٰئِكَ
 الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ
 مَا عَمِلُوا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ
 سَيِّئَاتِهِمْ فِي أَصْحَابِ الْجَنَّةِ
 وَعَدَ الصِّدْقِ الَّذِي كَانُوا
 يُوعَدُونَ ۝

(سورة الاحقاف ٢٤)

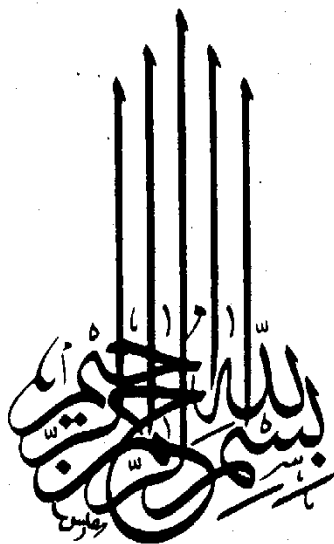


فہرست عنوانات

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۷۲	خلع اور طلاق کا بیان	۱۲		کِتَابُ النِّكَاحِ	
۸۰	اس عورت کے بارے میں جس کو تین طلاقیں دی گئی ہیں	۱۳	۱	نکاح کے مسائل	۱
۸۴	کفارہ میں مومن، غلام یا لونڈی کے آزاد کرنے کا بیان	۱۴	۶	جس لڑکی سے منگنی کرنے کا ارادہ ہے اس کو دیکھنے اور ستر کا بیان	۲
۸۵	لعانہ کا بیان	۱۵	۱۵	نکاح میں ولی اور عورت سے اجازت طلب کرنے کا بیان	۳
۹۶	عورت کے عدت گزارنے کا بیان	۱۶	۱۹	نکاح کے اعلان، خطبہ اور شرائط کا بیان	۴
۱۰۲	لونڈی کے استبراء رحم کا بیان	۱۷	۲۷	ان عورتوں کا بیان جن سے نکاح حرام ہے	۵
۱۰۳	اخراجات اور غلام کے حقوق کا بیان	۱۸	۳۶	بیویوں کے ساتھ محبت کرنے کا بیان	۶
۱۱۵	بچوں کے بالغ ہونے اور بچپن میں ان کی نگہداشت کا بیان	۱۹	۴۱	غلام اور لونڈی کو آزاد کرنے کا بیان	۷
	کِتَابُ الْعَتَقِ		۴۳	حق مر کا بیان	۸
			۴۷	ولیمہ کا بیان	۹
۱۱۹	غلاموں کو آزاد کرنے کا بیان	۲۰	۵۳	بیویوں کے ہاں شبِ باشی میں باری کا بیان	۱۰
۱۲۲	مشترک غلام کو آزاد کرنے، قربت دار کو	۲۱	۵۷	بیویوں کے ساتھ رہنے سننے اور ہر ایک کے حقوق کا بیان	۱۱

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
"	خریدنے اور بیماری میں آزاد کرنے کا بیان	"	۲۲	تسمیں کھانے اور نذرین ماننے کا بیان	۱۲۸
۲۲	وعدہ کا بیان	۳۶	۲۳	نذروں کا بیان	۱۳۴
۲۳	کِتَابُ الْإِمَارَةِ وَالْقَضَاءِ			کِتَابُ الْفِصَاصِ	
۲۴	امارت اور قضاء کا بیان	۳۷	۲۴	قصاص کا بیان	۱۴۲
۲۵	اس بات کا بیان کہ حکام کو رعایا پر آسانی	۳۸	۲۵	دھوکے کا بیان	۱۵۶
۲۶	کتنی چاہیے	۳۹	۲۶	جن جرائم پر کچھ جرمانہ نہیں ان کا بیان	۱۶۵
۲۷	قضاء کے منصب اور اس سے ڈرنے کا بیان	۴۰	۲۷	قسامہ کا بیان	۱۷۲
۲۸	حکام کے مشاہرات اور ان کو لٹنے والے	۴۱	۲۸	مرتدین اور مفسدین کو قتل کرنے کا بیان	۱۷۴
۲۹	شمارف کا بیان	۴۲		کِتَابُ الْحُدُودِ	
۳۰	فیصلوں اور شہادتوں کا بیان	۴۳	۲۹	حدود کا بیان	۱۸۳
۳۱	کِتَابُ الْجِهَادِ		۳۰	چوروں کے ہاتھ کاٹنے کا بیان	۲۰۰
۳۲	جہاد کا بیان	۴۴	۳۱	حدود میں سفارش کا بیان	۲۰۷
۳۳	جہاد کیلئے وسائل مہیا کرنے کا بیان	۴۵	۳۲	شراب پینے کی حد کا بیان	۲۱۰
۳۴	سفر کے آداب کا بیان	۴۶	۳۳	اس بات کا بیان کہ جس پر حد لگائی گئی	۲۱۴
۳۵	کفار کی جانب خطوط تحریر کرنے اور انہیں	۴۷		ہے اس کیلئے بددعا نہ کی جائے	
۳۶	اسلام کی دعوت دینے کا بیان	۴۸	۳۴	تغزیر کا بیان	۲۱۷
۳۷	جہاد میں لڑائی کرنے کا ذکر	۴۹	۳۵	شراب کیا ہے؟ اور شرابی کے بارے میں	۲۱۹
۳۸	قیدیوں کے احکام کا بیان	۵۰			
۳۹	المان دینے کا بیان	۵۱			
۴۰	غنائم کی تقسیم اور ان میں خیانت کا بیان	۵۲			
۴۱	جزیرہ کا بیان	۵۳			

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۵۰	صلح کا بیان	۳۷۵	۴۷۸	جہان بھانے وغیرہ کا بیان	۴۷۸
۵۱	جزیرہ عرب سے یہودیوں کو نکالنے کا بیان	۳۸۲	۴۹۰	کتاب الباس	۴۹۰
۵۲	مال فنی کا بیان	۳۸۵	۴۹۸	لباس اور اس کے آداب کا بیان	۴۹۸
			۵۰۱	انگوٹھی پہننے کے احکام	۵۰۱
			۵۰۲	کتاب الصنید والذبايح	۵۰۲
۵۳	فکار اور حلال جانوروں کا بیان	۳۹۰	۵۰۳	جن کا کھانا حلال اور جن	۵۰۳
۵۴	کتے کے احکام کا بیان	۴۰۱	۵۱	کا کھانا حرام ہے	۵۱
۵۵	ان اشیاء کا بیان جن کا کھانا حلال اور جن	۴۰۳	۵۱	حقیقہ اور اس کے احکام	۵۱
			۴۱۷	کتاب الطیب والرقی	۴۱۷
			۴۸	بیماریوں کا "ادویات" اور "دم" وغیرہ کے	۴۸
۵۶	کھانے پینے کے آداب کا بیان	۴۲۱	۴۹	ساکھ علاج کرنے کا بیان	۴۹
۵۸	سمان نوازی کا بیان	۴۳۵	۵۰	نیک قال اور بد گفتی کا بیان	۵۰
۵۹	اضطراری حالت میں حرام چیز کے کھانے کی	۴۵۳	۵۱	کمانت کا بیان	۵۱
	اجازت کا بیان		۴۵۴	کتاب الرقی	۴۵۴
۶۰	مشروبات کے پینے کے آداب	۴۵۴	۴۶۱	خواب کی شرعی حیثیت اور اس کی تعبیر	۴۶۱
۶۱	منہ اور کجور سے تیار کردہ "نیز" کا بیان	۴۶۱	۴۶۳	وغیرہ کا بیان	۴۶۳
۶۲	برتنوں کو ڈھانپنے، دروازے بند کرنے اور	۴۶۳			



کِتَابُ النِّكَاحِ (نکاح کے مسائل)

الفصل الأول

۳۰۸۰- (۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ— فَلْيَنْزُوجْ؛ فَإِنَّهُ أَغْضُ لِلْبَصْرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ— فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ؛ فَإِنَّهُ لَهُ وَجَاءٌ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۰۸۰: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یو جوانو! تم میں سے جو شخص نکاح (کے اخراجات) کی استطاعت پائے وہ نکاح کرے اس لئے کہ نکاح نظر کو بچا کرتا ہے اور شرمگاہ کو حفظ عطا کرتا ہے اور جو شخص اخراجات برداشت نہ کر سکے وہ روزے رکھے اس لئے کہ روزے اس کی جہنی شہوت کو کچل دیں گے (بخاری، مسلم)

۳۰۸۱- (۲) وَفَنَّ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيَّ عُثْمَانَ بْنَ مَطْعُونٍ التَّبْتَلِ— وَلَوْ أِذْنٌ لَهُ لَأَخْتَصِمْنَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۰۸۱: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون کو (نکاح سے) کنارہ کش رہنے کی اجازت نہ دی، اگر آپ اس کو اجازت عطا کر دیتے تو ہم بھی ہو جاتے (بخاری، مسلم)

وضاحت: اسلام میں کسی شخص کے لئے خود کو بھی کرنے کی اجازت نہیں، اسلام نے اس کو حرام قرار دیا ہے حدیث کے یہ الفاظ کہ ہم بھی ہو جاتے، کو ظاہر پر محمول نہ کیا جائے بلکہ اس سے مقصود یہ ہے کہ ہم عورتوں سے کنارہ کش رہے اور تمہاری کی زندگی بسر کرتے۔ مظلوم ہوا کہ اسلام میں نکاح کرنا مستحب ہے لیکن اگر شہوت پر کنٹرول نہ ہو سکے تو فرض ہے (واللہ اعلم)

۳۰۸۲- (۳) وَفَنَّ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ: لِمَالِهَا، وَلِحَسْبِهَا، وَلِجَمَالِهَا، وَلِدِينِهَا؛ فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ— يُذَاقُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۰۸۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "چار باتوں کی وجہ سے کسی عورت سے نکاح کی رغبت کی جاتی ہے۔ اس کے مالدار ہونے کی بنا پر، اس کی خاندانی شرافت کے سبب، اس کی خوبصورتی کے پیش نظر اور اس کی دینداری کی وجہ سے۔ (تیز فرمایا اگر) تو دیندار عورت کو نکاح میں لائے گا تو اللہ تجھے

بھلائی عطا کرے گا (بخاری، مسلم)

وضاحت: ویدار پوری، اولاد کو دینی تعلیم سے آراستہ و پیراستہ کر سکے گی، خاوند کے مال کی حفاظت کرے گی، پاکدامنی سے ہم کنار رہے گی، گھر کے ماحول کو پاکیزہ رکھے گی، انشاء اللہ اس طرح گھراں میں سکون کا گواہ بنا رہے گا۔

۳۰۸۳ - (۴) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الدُّنْيَا كُلُّهَا مَتَاعٌ، وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۰۸۳: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دنیا ساری کی ساری فائدہ اٹھانے کی چیز ہے اور دنیا کا بہترین سامان صالحہ بیوی ہے (مسلم)

۳۰۸۴ - (۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَيْرُ نِسَاءٍ زَكِيَّةُ الْأَيْمِلِ صَالِحِ نِسَاءٍ قُرَيْشٍ أَخْتَاهُ عَلَى وَلَدٍ - فِي صِغَرِهِ، وَأَزْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۰۸۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اونٹ کی سواری کرنے والی عورتیں اپنی عرب عورتوں میں سے بہترین عورتیں قریش کی نیک عورتیں ہیں جو چھوٹی اولاد پر نایت درجہ شفیق ہوتی ہیں اور خاوند کے مال کی حفاظت بہت اچھی طرح کرتی ہیں (بخاری، مسلم)

۳۰۸۵ - (۶) وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضُرُّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۰۸۵: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے، میں اپنے دنیا سے رخصت ہونے کے بعد مردوں کے حق میں شدید ترین ضرر رساں فتنہ عورتوں کے فتنہ کو سمجھتا ہوں (بخاری، مسلم)

۳۰۸۶ - (۷) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ، وَإِنَّ اللَّهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُونَ، فَاتَّقُوا الدُّنْيَا، وَاتَّقُوا النِّسَاءَ فَإِنَّ أَوَّلَ فِتْنَةٍ بَنَى إِسْرَائِيلَ كَانَتْ فِي النِّسَاءِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۰۸۶: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے، بلاشبہ دنیا شیریں اور ہری بھری ہے اور بلاشبہ اللہ نے تمہیں زمین میں خلیفہ بنایا ہے، وہ دیکھ رہا ہے کہ تم کیا عمل کر رہے ہو؟ پس تم دنیا اور عورتوں کے فتنہ سے بچے رہنا کیوں کہ بنی اسرائیل میں سب سے پہلے فتنے عورتوں کے سبب رونما ہوئے۔ (مسلم)

۳۰۸۷ - (۸) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «السُّؤْمُ فِي الْمَرْأَةِ وَالْدَّارِ، وَالْفَرَسِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ: «السُّؤْمُ فِي ثَلَاثَةٍ: فِي الْمَرْأَةِ،

وَالْمَسْكَنَ وَالذَّابَّةَ.

۳۰۸۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے، ”نحوست“ عورت، گھراور گھوڑے میں ہے (بخاری، مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ تین چیزوں میں نحوست ہے۔ وہ عورت، گھراور چارپائے ہیں۔

وضاحت: بد اخلاق عورت، ایسا گھر جس کا پڑوسی بد اخلاق ہو اور وہ جانور جس کو نمائش کے لیے رکھا گیا ہو اور اس سے فائدہ نہ اٹھایا جاتا ہو، نحوس ہیں (واللہ اعلم)

۳۰۸۸ - (۹) وَهَنَ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزْوَةٍ، فَلَمَّا قَفَلْنَا - كُنَّا قَرِيبًا مِنَ الْمَدِينَةِ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي حَدِيثٌ عَهْدٌ بِعُزْبٍ. قَالَ: «تَزَوَّجَتْ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: «أَبْكَرُ أَمْ تُبَيِّ؟» قُلْتُ: بَلْ تُبَيِّ. قَالَ: «فَهَلَّا يَكُونُ ثَلَاثُهَا وَثَلَاثُكَ». فَلَمَّا قَدِمْنَا دَهَبْنَا لِنَدْخُلَ، فَقَالَ: «أَمْهَلُوا حَتَّى نَدْخُلَ لَيْلًا أَوْ عِشَاءً لَكِنِّي نَمَشِطُ الشَّيْئَةَ - وَتَسْتَجِدُّ - الْمَغِيْبَةُ... مُتَّقٍ عَلَيْهِ.

۳۰۸۸: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک جنگ میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھے جب ہم واپسی میں مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میرا ابھی نکاح ہوا ہے۔ آپ نے مجھ سے دریافت کیا نکاح ہو گیا ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ نے دریافت کیا کنواری لڑکی سے یا بیوہ سے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں بیوہ سے۔ آپ نے فرمایا کنواری لڑکی سے کیوں نہ کیا؟ تو اس سے کہلایا اور وہ تجھ سے کہلاتی۔ تو جب ہم نے مدینہ منورہ میں داخل ہونا چاہا تو آپ نے فرمایا ابھی رک جاؤ ہم عشاء (کی نماز) کے وقت داخل ہوں گے تاکہ پر آگندہ ہاؤں والی عورتیں اپنے ہاؤں کو سنوار لیں اور جن عورتوں کے خلوہ سفر میں رہے ہیں وہ اپنی منگنی کر لیں یعنی بیل صاف کرنے کے لوازمات استعمال کر لیں (بخاری، مسلم)

وضاحت: کنواری لڑکی سے نکاح کرنا مستحب ہے اس لیے کہ اس کا دل کسی شخص کے ساتھ مشغول نہیں ہوتا جب کہ بیوہ اور مطلقہ کے بارے میں خیال گزرتا ہے کہ شاید اس کا دل پہلے خلوہ کے ساتھ مشغول ہو نیز جو شخص بے سفر ہو، نکلے وہ اپنے گھر میں اچانک نہ آئے بلکہ پہلی اطلاع دے اور اگر سفر مختصر ہے تو اچانک گھر میں آنا درست ہے نیز خلوہ کے لیے عورت کا بیٹو سٹھکار کرنا اور صاف ستھرا لباس زیب تن کرنا مستحسن عمل ہے (تنقیح الرواة جلد ۲ صفحہ ۲)

الْفَصْلُ الثَّلَاثِي

۳۰۸۹ - (۱۰) قَالَتْ ابْنَةُ مُرَيْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللَّهِ عَوْنُهُمْ: الْمَكَاتِبُ الَّتِي يُرِيدُ الْأَدَاءُ، - وَالنَّكَاحُ - الَّتِي يُرِيدُ الْعِفَافَ، وَالْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ، وَالتَّسَنُّي، وَابْنُ مَاجَةَ.

دوسری فصل : ۳۰۸۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں شخص ایسے ہیں جن کی اللہ عزوجل ضرور مدد فرماتا ہے۔ ایک وہ (ظلام) جس نے (آزاد ہونے کے لیے اپنے آقا سے) مکاتبت کر رکھی ہے اور وہ مکاتبت کی رقم لوا کرنا چاہتا ہے، دوسرا وہ جو زنا سے بچلو کے لیے نکاح کرتا ہے اور تیسرا وہ جو اللہ کی راہ میں جلا کر دے والا ہے (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

۳۰۹۰- (۱۱) وَهَنَهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا خَطَبَ إِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ فَرَوْجُوهُ؛ إِنْ لَا تَفْعَلُوهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِضٌ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۰۹۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تمہاری جانب ایسا شخص (کسی لڑکی کے بارے میں) مگنی کا پیغام بھیجے جس کی دینی اور اخلاقی حالت تم کو پسند ہو تو تم (اس لڑکی کا) اس سے نکاح کرو۔ اگر اس طرح نہیں کرو گے تو زمین پر فتنے اور بڑے فسادات رونما ہوں گے (ترمذی)

وضاحت : امام بخاری نے عبدالحمید راوی کی وجہ سے حدیث کو غیر محفوظ قرار دیا ہے (المرجع والتعديل جلد ۶ صفحہ ۳۶، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۳۹، طبقات ابن سعد جلد ۲ صفحہ ۲۳۰، تہذیب جلد ۱ صفحہ ۳۶، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳)

۳۰۹۱- (۱۲) وَهَنَ مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَزَوَّجُوا الْوُدُودَ الْوُلُودَ - فَإِنِّي مُكَائِرٌ بِكُمْ الْأُمَمَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسْلِطِيُّ.

۳۰۹۱: معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: محبت کرنے والی اور بچے بننے والی عورتوں سے نکاح کرو تاکہ میں دیگر امتوں پر تمہاری (کثرت کی) وجہ سے فخر کر سکوں (ابوداؤد، نسائی)

وضاحت : کسی لڑکی کے بارے میں یہ معلوم کرنے کے لئے کہ وہ بچے بنے گی اور خاوند کے ساتھ محبت کرے گی، اس کے قریبی رشتہ داروں کے احوال سے پتا لگایا جاسکتا ہے (واللہ اعلم)

۳۰۹۲- (۱۳) وَهَنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَالِمٍ بْنِ عَتَبَةَ بْنِ عُثَيْمٍ بْنِ سَاعِدَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عَلَيْكُمْ بِالْأَبْكَارِ؛ فَإِنَّهُنَّ أَغْلَبُ أَفْوَاهًا، وَأَتَقُّ أَرْحَامًا -، وَأَرْضَى بِالْيَسِيرِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ مُرْسَلًا.

۳۰۹۲: عبد الرحمن اپنے والد سے کہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ستواری لڑکیوں سے نکاح کرو اس لئے کہ وہ شیریں زبان ہوتی ہیں اور ان سے اولاد زیادہ ہوتی ہے اور وہ قلیل عیال پر خوش ہو جاتی ہیں۔ ابن ماجہ نے اس حدیث کو مرسل بیان کیا ہے۔

الفصل الثالث

۳۰۹۳- (۱۴) عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَمْ تَرَ لِلْمُتَحَابِّينِ مِثْلَ النِّكَاحِ».

تیسری فصل: ۳۰۹۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نکاح کے رشتہ سے یہ کہ کوئی چیز محبت کرنے والوں کے درمیان تعلقات کو بڑھانے والی نہیں ہے (ابن ماجہ)

۳۰۹۴- (۱۵) وَهْنُ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَرَادَ أَنْ يُلْقَى اللَّهَ ظَاهِرًا مُطَهَّرًا؛ فَلْيَتَزَوَّجِ الْخَرَائِرَ».

۳۰۹۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص چاہتا ہے کہ جب وہ اللہ سے ملاقات کرے تو وہ پاکیزہ ہو، اسے چاہیے کہ وہ آزاد عورت سے نکاح کرے (ابن ماجہ)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں سلام بن سلیمان اور کھدی بن سلیم ضعیف راوی ہیں (تفصیح الرواة جلد ۳ ص ۳)

۳۰۹۵- (۱۶) وَهْنُ أَبِي أَمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ يَقُولُ: «مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِنُ بَعْدَ تَقْوَى اللَّهِ خَيْرًا لَهُ مِنْ زَوْجَةٍ صَالِحَةٍ، إِنْ أَمَرَهَا أَطَاعَتْهُ، وَإِنْ نَظَرَ إِلَيْهَا سَرَتْهُ، وَإِنْ أَقْسَمَ عَلَيْهَا أَبْرَتْهُ، وَإِنْ غَابَ عَنْهَا نَصَحَتْهُ فِي نَفْسِهَا وَمَالِهَا»... رَوَى أَبُو مَاجَةَ الْآحَادِيثُ الثَّلَاثَةَ.

۳۰۹۵: ابوامامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، مومن اللہ کے بعد جو کچھ پاتا ہے اس میں سے کوئی چیز نیک بیوی سے بہتر نہیں، جب اس کو حکم دیتا ہے تو وہ اس کی اطاعت کرتی ہے، جب اس کی جانب دیکھتا ہے تو وہ اس کو خوش کرویتی ہے، جب کسی کام کے لئے اس کے بھروسہ پر قسم کھاتا ہے تو وہ اس کی قسم کو پورا کرتی ہے اور جب اس کا خاوند اس کے پاس موجود نہیں ہوتا تو وہ اپنے جسم اور خاوند کے مال کے بارے میں خاوند کی خبر دیتی ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں عثمان بن ابی عاصکہ اور ان کے استاد علی بن یزید بن ابی زیاد دونوں ضعیف ہیں (البرج والتدیل جلد ۶ صفحہ ۸۹۶، الضعفاء والمتروکین صفحہ ۴۲، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۳۳، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۰، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۰)

۳۰۹۶- (۱۷) وَهْنُ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ فَقَدْ اسْتَكْمَلَ نِصْفَ الدِّينِ، فَلْيَتَّقِ اللَّهَ فِي النِّصْفِ الْبَاقِي».

۳۰۹۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب بندہ نکاح کرتا ہے تو اس کا آدھا دین مکمل ہو جاتا ہے، اسے چاہیے کہ وہ باقی دین کے بارے میں اللہ سے خوف کھائے (یعنی شعب الایمان)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں یزید رقاشی اور جابر جعفی دونوں راوی ضعیف ہیں (الجرح والتعذیل جلد ۳ صفحہ ۲۰۴۳، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۷۹، تقریب التہذیب جلد ۳ صفحہ ۳۳، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۴) نیز یہ حدیث تعدد طرق کی وجہ سے حسن ہے (مختلّہ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۹۳۰)

۳۰۹۷ - (۱۸) وَهَنَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ أَعْظَمَ النِّكَاحِ بَرَكَهَ أَيْسَرُهُ مَوْنَةً»... رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۳۰۹۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ وہ نکاح بہت برکت والا ہے جس میں اخراجات کم ہوں۔ (یعنی شعب الایمان)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں حارث بن شیل راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۴، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۳۵)

بَابُ النَّظَرِ إِلَى الْمَخْطُوبَةِ وَبَيَانِ الْعَوْرَاتِ

(جس لڑکی سے منگنی کرنے کا ارادہ ہے اس کو دیکھنے اور ستر کا بیان)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۳۰۹۸ - (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: «فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّ فِي أَعْيُنِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل: ۳۰۹۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بیان کیا کہ میں انصار (قبیلہ) کی ایک لڑکی سے نکاح کا ارادہ رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا، اسے دیکھ لینا اس لئے کہ انصار کی آنکھوں میں عیب ہے۔ یعنی چھوٹی ہیں (مسلم)

۳۰۹۹ - (۲) وَهَنَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تُبَاشِرِ الْمَرْأَةَ الْمَرْءَةَ - فَتَنْتَهِيَ لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۰۹۹: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عورت دوسری عورت کے ساتھ (ایک کپڑے) میں جسم کو جسم کے ساتھ نہ ملائے اور نہ (اس کے جسم کو دیکھ کر) اس کے جسم کے اوصاف اس طرح اپنے خاوند سے بیان کرے گویا اس کا خاوند اس کا مشاہدہ کر رہا ہے (بخاری، مسلم)

۳۱۰۰- (۳) وَهَنَ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ، وَلَا الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ، وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي نَوْبٍ وَاحِدٍ، وَلَا تُفْضِي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي نَوْبٍ وَاحِدٍ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ».

۳۱۰۰: ابوسعید (خدری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی مرد دوسرے مرد کی شرمگاہ نہ دیکھے اور کوئی عورت دوسری عورت کی شرمگاہ نہ دیکھے۔ کوئی مرد دوسرے مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں برہنہ نہ لیئے اور کوئی عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں برہنہ نہ لیئے (مسلم)

۳۱۰۱- (۴) وَهَنَ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِلَّا لَا يَبِينَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَةٍ تَيْبٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَاكِحًا - أَوْ ذَا مَحْرَمٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۰۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی مرد کسی بیوہ عورت کے پاس تنہائی میں نہ بیٹھے البتہ خاوند یا اس کے محرم کو اجازت ہے (مسلم)

۳۱۰۲- (۵) وَهَنَ عَقَبَةُ بْنُ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِيَّاكُمْ وَالْدُخُولَ عَلَى النِّسَاءِ» فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ الْحَمَو؟ قَالَ: «الْحَمَوُ الْمَوْتُ... مُتَمَقٌّ عَلَيْهِ».

۳۱۰۲: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے، عورتوں کے پاس تنہائی میں جانے سے بچو۔ ایک شخص نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! آپ دیور کے بارے میں بتائیں؟ آپ نے جواب دیا، دیور تو موت ہے یعنی اس کا تنہائی میں بھادج کے پاس بیٹھنا منع ہے (بخاری، مسلم)

۳۱۰۳- (۶) وَهَنَ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ إِسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي الْحِجَامَةِ، فَأَمَرَ أَبَا طَيْيَةَ أَنْ يَحْجِمَهَا، قَالَ: حَبِيبَتُ أَتَيْتُ أَخَاهَا مِنَ الرِّضَاعَةِ، أَوْ غَلَامًا لَمْ يَحْتَلِمَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۰۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھی (پچھے) لگوانے کی اجازت طلب کی۔ آپ نے ابو طیبہ کو حکم دیا کہ وہ اس کو سیکھی (پچھے) لگائے۔ جابر نے بیان کیا، میرا خیال ہے کہ ابو طیبہ اُمّ سلمہ کا رضائی بھائی تھا یا ابھی بالغ نہ تھا (مسلم)

وضاحت: ڈاکٹر حکیم وغیرہ سے علاج کرانے میں عورتیں پردہ اتار سکتی ہیں (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۵)

۳۱۰۴- (۷) وَفَنَّ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ نَظَرِ الْفُجَاءَةِ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَصْرِفَ بَصَرِي... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۰۴: جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اچانک نظر کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے مجھے نظر پھیر لینے کا حکم دیا (مسلم)

وضاحت: عورتوں کو نگے نہ گھر سے باہر نہیں لگنا چاہیے بالفرض اگر وہ نگے منہ بازاروں میں پھر رہی ہیں تو مردوں کے لئے ضروری ہے کہ اراداً ان کی جانب نظر نہ اٹھائیں لیکن اچانک نظر مٹا دینا ہے (واللہ اعلم)

۳۱۰۵- (۸) وَفَنَّ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْمَرْأَةَ تُقْبِلُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ، وَتَذِيرُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ. إِذَا أَحْذَكُمُ اعْجَبَتْهُ الْمَرْأَةُ فَوَقَعَتْ فِي قَلْبِهِ فَلْيَعْمِدْ إِلَى امْرَأَتِهِ فَلْيُؤَاقِعْهَا فَإِنَّ ذَلِكَ يَرُدُّ مَا فِي نَفْسِهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۰۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ عورت جب سامنے سے آتی ہے تو شیطان کی صورت میں آتی ہے اور جب منہ پھیر کر جاتی ہے تو شیطان کی صورت میں ہوتی ہے۔ تم میں سے کسی شخص کو جب کوئی عورت اچھی معلوم ہو تو وہ اپنی بیوی کے ہاں جائے اس سے ہم بستری ہو۔ اس طرح اس کے دل سے اس عورت کا خیال نکل جائے گا (مسلم)

وضاحت: یعنی عورت کا آنا جانا اور مرد کا اس کو تاراج شیطان کو ہٹانے کا موقع دیتا ہے (واللہ اعلم)

الفصل الثانی

۳۱۰۶- (۹) فَفَنَّ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا خَطَبَ أَحْذَكُمُ الْمَرْأَةُ فَإِنْ اسْتَطَاعَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى مَا يَدْعُوهُ إِلَى نِكَاحِهَا - فَلْيَفْعَلْ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل: ۳۱۰۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کسی عورت کے بارے میں منگنی کا پیغام بھیجے تو اگر وہ اس کو دیکھ کر یہ اطمینان حاصل کر سکتا ہے کہ اس عورت میں نکاح کے لئے کوئی پرکشش بات موجود ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے ضرور دیکھ لے (ابوداؤد)

۳۱۰۷- (۱۰) وَعَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خُطِبَتْ امْرَأَةٌ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هَلْ نَظَرْتَ إِلَيْهَا؟» قُلْتُ: لَا. قَالَ: «فَانْظُرْ إِلَيْهَا؛ فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يُوَدَّمَ بَيْنَكُمَا»... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۱۰۷: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک عورت کی جانب منکلی کا پیغام بھیجا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا، کیا تو نے اس کو دیکھا ہے؟ میں نے نفی میں جواب دیا۔ آپ نے حکم دیا، اس کو دیکھو، اس طرح زیادہ توقع ہے کہ تم میں الفت پیدا ہو (اور بعد میں پچھتا نہ پڑے) (احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

۳۱۰۸- (۱۱) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ امْرَأَةً فَأَعَجَبْتَهُ، فَأَتَنِي سَوْدَةُ وَهِيَ تَصْنَعُ طَبِيبًا وَعِنْدَهَا نِسَاءٌ فَأَخْلَيْتَنِي -، فَقَضَى حَاجَتَهُ، ثُمَّ قَالَ: «أَيُّمَا رَجُلٍ رَأَى امْرَأَةً تُعْجِبُهُ فَلْيَقُمْ إِلَى أَهْلِهَا؛ فَإِنَّ مَعَهَا مِثْلَ الَّذِي مَعَهَا». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۳۱۰۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عورت پر اچانک نظر پڑی وہ آپ کو اچھی لگی تو آپ اپنی زوجہ محترمہ سودہ کے ہاں گئے وہ خوشبو بنا رہی تھیں اور ان کے ہاں عورتیں تھیں۔ انہوں نے آپ کے لئے خلوت میا کر دی آپ نے اپنی شہوت کو پورا کیا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا، جس شخص کو کوئی عورت پسند آئے تو وہ اپنی بیوی کے ہاں جائے بلاشبہ اس کے ہاں وہی کچھ ہے جو اس کے ہاں ہے (دارمی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، عبد اللہ بن حلام راوی معروف نہیں ہے۔ (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۵۷۹)

تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۵۷۹

۳۱۰۹- (۱۲) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ، فَإِذَا خَرَجَتْ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۱۰۹: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عورت چھپانے کی چیز ہے جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو گھور گھور کر دیکھتا ہے (ترمذی)

وضاحت: یعنی اس کو اور اس کے ذریعہ سے مردوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

۳۱۱۰- (۱۳) وَعَنْ بُرَيْدَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعَلِيٍّ: «يَا عَلِيُّ! لَا تُتَّبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ، فَإِنَّ لَكَ الْأُولَى وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ -». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ.

۳۱۱۰: بريدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا، اے علی! ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ دو ورنہ اس لئے کہ پہلی نظر تو تیرے لئے معاف ہے اور دوسری نظر معاف نہیں ہے (احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

۳۱۱۱- (۱۴) وَعَنْ عُمَرَو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا زَوْجٌ أَحَدَكُمْ عَبْدُهُ أَمَتُهُ فَلَا يَنْظُرَنَّ إِلَى عَوْرَتِهَا». وَفِي رِوَايَةٍ: «فَلَا يَنْظُرَنَّ إِلَى مَا دُونَ السُّرَّةِ وَفَوْقَ الرُّكْبَةِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۱۱۱: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی شخص اپنے غلام کا اپنی لونڈی سے نکاح کرے تو پھر وہ اس لونڈی کی شرمگاہ نہ دیکھے اور ایک روایت میں ہے کہ ناف سے نیچے اور گھٹنے سے اوپر نہ دیکھے (ابوداؤد)

۳۱۱۲- (۱۵) وَعَنْ جُرْهَدِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَمَّا عَلِمْتُ أَنَّ الْفَجْذَ عَوْرَةٌ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۱۱۲: جرہد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تجھے معلوم نہیں کہ ران ستر ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

۳۱۱۳- (۱۶) وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُ: «يَا عَلِيُّ! لَا تُبْرِزْ فِجْذَكَ، وَلَا تَنْظُرْ إِلَى فِجْذِ حَيٍّ وَلَا مَيِّتٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۱۱۳: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا، اے علی! اپنی ران عریان نہ کر اور کسی زندہ یا فوت شدہ کی ران نہ دیکھ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے۔ حبیب نے عاصم سے نہیں سنا (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۶)

۳۱۱۴- (۱۷) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى مَعْمَرٍ، وَفَجْذَاهُ مَكْشُوفَتَانِ، قَالَ: «يَا مَعْمَرُ! غِطِّ فِجْذَكَ؛ فَإِنَّ الْفَجْذَيْنِ عَوْرَةٌ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ».

۳۱۱۴: محمد بن جحش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر معمر کے پاس سے ہوا اور اس کی دونوں رانیں برہنہ تھیں۔ آپ نے فرمایا، اے معمر! اپنی رانوں کو ڈھانپ اس لیے کہ ران تو شرمگاہ ہے (شرح السنہ)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے ۳۱۱۲ - ۳۱۱۳ - ۳۱۱۴ تینوں احادیث کو ضعیف قرار دیا ہے البتہ احادیث ایک دوسری کو تقویت دے رہی ہیں (مکتوۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۹۳۴)

۳۱۱۵- (۱۸) وَقَدْ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا كُمُ وَالْتَعَرَّى؛ فَإِنْ مَعَكُمْ مَنْ لَا يَقَارِقُكُمْ إِلَّا عِنْدَ الْغَائِطِ، وَحِينَ يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى أَهْلِهِ، فَاسْتَحْيُوهُمْ» - وَأَكْبَرُ مُوْهُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۱۱۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پرہیز کرو کیوں کہ تمہارے ساتھ (فرشتے) ہیں جو تم سے صرف اس وقت الگ ہوتے ہیں جب تم قضاء حاجت کے لئے بیٹھتے ہو اور جب خاوند اپنی بیوی سے ہم بستر ہوتا ہے پس تم ان سے شرم کرو اور ان کی عزت کرو (ترمذی) وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۳۳۲)

۳۱۱۶- (۱۹) وَقَدْ أَمَّ سَلَمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمِمْوْنَةَ، إِذَا قَبِلَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِحْتَجِبَا مِنْهُ» فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَيْسَ هُوَ أَعْمَى لَا يُبْصِرُنَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَفَعَمِيَا وَإِنْ أَنْتُمَا؟ أَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهِ؟». رَوَاهُ أَحْمَدُ. وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ دَاوُدَ.

۳۱۱۶: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھیں کہ اچانک عبداللہ بن ام مکتومؓ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس سے پردہ کرو۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ شخص تو نابینا ہے ہمیں دیکھتا نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم بھی اندھی ہو؟ کیا تم اسے نہیں دیکھ رہی ہو؟ (احمد، ترمذی، ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کے لئے جائز نہیں کہ وہ اجنبی مرد کی جانب نگاہ اٹھائے اور اسے دیکھے جبکہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے آپ نے فرمایا تھا کہ تو عبداللہ بن ام مکتوم کے ہاں عدت گزار، اس لئے کہ وہ نابینا شخص ہے تو وہاں اپنے کپڑے بھی اتار سکتی ہے ان دونوں میں مطابقت کی صورت یہ ہے کہ عام عورتوں کے لئے جواز ہے کہ وہ مردوں کی جانب نگاہ اٹھا سکتی ہیں جبکہ کسی فتنے کا اندیشہ نہ ہو لیکن ازواج مطہرات کے لئے جائز نہیں، ان کی یہ خصوصیت ہے اگر یہ حکم عام ہوتا تو پھر عورتوں کی طرح مردوں کے لئے بھی ضروری ہوتا کہ وہ خود کو پردے میں رکھیں حالانکہ یہ حکم نہیں ہے نیز حدیث فاطمہ بنت قیس میں بھی فاطمہ کے لئے نظر اٹھا کر ابن ام مکتوم کو دیکھنے کا ذکر نہیں یا حدیث ام سلمہ کو فضیلت اور حدیث فاطمہ کو جواز پر محمول کیا جا سکتا ہے۔ (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۳۲، ضعیف ترمذی صفحہ ۳۳۲، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۰۸)

۳۱۱۷- (۲۰) وَقَدْ بَهَزَ بَنُ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِحْفَظْ عَوْرَتَكَ - إِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ» فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَرَأَيْتَ إِذَا - كَانَ الرَّجُلُ خَالِيًا؟ - قَالَ: «فَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيَى مِنْهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۸۷: بہترین حکیم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے وہ اپنے دوا سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنی شرمگاہ کو پیوی یا لوبڈی کے علاوہ چھپا کر رکھو۔ میں نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! آپ بتائیں اگر کوئی شخص نماز ہو تو؟ آپ نے جواب دیا، تو اللہ زیادہ لائق ہے کہ اس سے شرم کی جائے (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تنہائی میں بھی برہنہ ہونا جائز نہیں حالانکہ امام بخاری نے موسیٰ علیہ السلام اور ایوب علیہ السلام کے غسل کرنے سے استدلال کیا ہے کہ خلوت میں برہنہ ہو کر نہانا درست ہے۔ مزید برآں ارشاد ربانی ہے۔ ”فَبِهَذَا لَهُمُ اقْبَدَةُ“ یعنی پیغمبروں کی سیرت کی اقتداء کرو ان دونوں میں مطابقت کی صورت یہ ہے کہ افضل یہی ہے کہ تنہائی میں بھی تمام کپڑے نہ اتارے، البتہ جواز ہے (تفہیم الرذاة جلد ۳ صفحہ ۷)

۳۱۱۸ - (۲۱) وَهَنَّ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا يَخْلُونُ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ - إِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ». رَوَاهُ الْبَرْمِذِيُّ.

۳۸۸: عمر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، کوئی مرد جب بھی کسی غیر محرم عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے تو ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے (ترمذی)

۳۱۱۹ - (۲۲) وَهَنَّ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا تَلْجُوا عَلَى الْمَغْنِيَّاتِ - فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْعَرِي مِنْ أَحَدِكُمْ مَجْرَى الدَّمِّ» قُلْنَا: وَمِنْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «وَمِنْنِي، وَلَكِنَّ اللَّهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ» فَاسْلَمَ. رَوَاهُ الْبَرْمِذِيُّ.

۳۸۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جن عورتوں کے خاندان گھر میں موجود نہیں ہوتے ان کے ہاں نہ جایا کرو۔ بلاشبہ شیطان تم میں سے ہر شخص کے ساتھ اس طرح گھل مل جاتا ہے جیسے خون جسم میں جاری و ساری رہتا ہے ہم نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! آپ کے ساتھ بھی شیطان اسی طرح ہے؟ آپ نے جواب دیا، ہاں! میرے ساتھ بھی ہے البتہ اللہ تعالیٰ نے اس کے خلاف میری اعانت کی ہے، پس میں اس سے محفوظ رہتا ہوں (ترمذی)

۳۱۲۰ - (۲۳) وَهَنَّ أَنَسُ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَتَى فَاطِمَةَ بَعْبِدَ قَدَّ وَهَبَ لَهَا، وَعَلَى فَاطِمَةَ ثَوْبٌ إِذَا قَنَعَتْ بِهِ رَأْسَهَا لَمْ يَبْلُغْ رَجُلُهَا، وَإِذَا غَطَّتْ بِهِ رَجُلُهَا لَمْ يَبْلُغْ رَأْسَهَا، فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا تَلْقَى قَالَ: «أَنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ بَأْسٌ، إِنَّمَا هُوَ أَبْوُكُ وَغَلَامُكَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم، فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے ہاں ایک غلام لے کر آئے، جس کو آپ نے اس کے لیے جبہ کیا تھا اور فاطمہ پر ایک چادر تھی جب وہ اس کے ساتھ اپنا سر ڈھانچیں تو چادر ان کے پاؤں تک نہ پہنچتی اور جب پاؤں ڈھانچیں تو ان کے سر تک نہ پہنچتی چنانچہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی پریشانی کو محسوس کیا تو آپ نے فرمایا، فاطمہ! کچھ حرج نہیں، صرف تیرا والد اور تیرا غلام

ہے یعنی ان دونوں سے پردہ نہیں ہے (ابوداؤد)

وضاحت: غلام اپنی مالکہ کو دیکھ سکتا ہے، اس سے پردہ نہیں لیکن اس کی مالکہ اس کی محرم نہیں جب غلام آزاد ہو جائے تو وہ اپنی سابقہ مالکہ سے نکاح کر سکتا ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۷۷-۸)

الفصل الثالث

۳۱۲۱- (۲۴) **وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ عِنْدَهَا، وَفِي الْبَيْتِ مُخْنَثٌ - ، فَقَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ أَخِي أُمِّ سَلَمَةَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ! إِنْ فَتَحَ اللَّهُ لَكُمْ غَدَا الطَّائِفَ فَأَتَيْتَ أَذْلِكَ عَلَى ابْنَةِ غَيْلَانَ فَإِنَّهَا تَقْبَلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِسَمَانٍ - فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: وَلَا يَدْخُلُنْ هَؤُلَاءَ عَلَيْكُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

تیسری فصل: ۳۱۲۱: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تھے جب کہ گھر میں ایک مخنث تھا اس نے ام سلمہ کے بھائی عبداللہ بن ابی امیہ سے کہا: اے عبداللہ! اگر اللہ تعالیٰ نے کل کو تمہارے لئے طائف فتح کر دیا تو میں تمہیں غیلان کی بیٹی دکھاؤں گا، جو پیٹ کی چار شکلوں کے ساتھ آتی ہے اور آٹھ شکلوں کے ساتھ جاتی ہے یعنی خوب موٹی تازی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مخنث تمہارے ہاں نہ آئیں (بخاری، مسلم) وضاحت: مخنث سے مقصود وہ لوگ ہیں جو پیدائشی طور پر نہ مرد ہیں نہ عورتیں بلکہ اخلاق، متنگو، حرکات و سکنات میں عورتوں کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں اور کبھی تکلف کے ساتھ عورتوں کا لباس پہن لیتے ہیں اور معاشرے میں بگاڑ پیدا کرتے ہیں اس لئے آپ نے انہیں گھروں میں آنے سے روک دیا (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۸)

۳۱۲۲- (۲۵) **وَعَنْ الْمُسَوِّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: حَمَلْتُ حَجْرًا ثَقِيلًا، فَبَيْنَا أَنَا أُمْسِي سَقَطَ عَنِّي ثَوْبِي، فَلَمْ أَسْتَطِعْ أَخْذَهُ، فَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ لِي: وَخُذْ عَلَيْكَ ثَوْبَكَ؛ وَلَا تَمْشُوا عُرَاةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ.**

۳۱۲۲: مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے بھاری پتھر اٹھایا میں چل رہا تھا کہ میری چادر نیچے گر گئی میں اس کو اٹھانہ سکا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا اور مجھ سے کہا، چادر پہن لو نگے بدن نہ چلو (مسلم)

۳۱۲۳- (۲۶) **وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا نَظَرْتُ - أَوْ مَا رَأَيْتُ - فَرَجَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَطُّ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.**

۳۱۲۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے کبھی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شرمگاہ نہیں دیکھی

(ابن ماجہ)

وضاحت: ابن ماجہ کی سند میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی بھول ہے اسی لئے بو صیری نے اس کی سند کو زوائد میں ضعیف قرار دیا ہے پس خاوند اور بیوی ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھ سکتے ہیں۔ تفصیل کیلئے دیکھیں (آداب الزفاف علامہ البانی صفحہ ۳۲-۳۵، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۵۰)

۳۱۲۴- (۲۷) **وَمِنْ ابْنِ أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَنْظُرُ إِلَى مَخَاسِنِ امْرَأَةٍ أَوْ لَمَرَّةٍ ثُمَّ يَغْضُ بَصَرَهُ إِلَّا أَحَدَّثَ اللَّهُ لَهُ عِبَادَةً يَجِدُ حَلَاوَتَهَا».** زَوَاهُ أَحْمَدُ.

۳۱۲۴: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو مسلمان پہلی نظر میں اچانک کسی اجنبی عورت کے محاسن دیکھتا ہے اس کے بعد نظر نیچی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسی عبادت کی توفیق عطا فرمائے گا جس کی مٹھاس کو وہ محسوس کرے گا (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۹۳۶)

۳۱۲۵- (۲۸) **وَمِنْ الْحَسَنِ، مُرْسَلًا، قَالَ: بَلَّغْنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَعَنَ اللَّهُ النَّاطِرَ وَالْمَنْظُورَ إِلَيْهِ»... زَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».**

۳۱۲۵: حسن سے مرسل روایت ہے اس نے بیان کیا، مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دیکھنے والے اور جس کی جانب دیکھا گیا ہے، دونوں پر اللہ کی لعنت ہے (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں اسحاق بن نجیح ملکی رلوی کذاب ہے (تتبیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۸)

الأطلس النعید رقم ۳۰۵

بَابُ الْوَلِيِّ فِي النِّكَاحِ وَاسْتِئْذَانِ الْمَرْأَةِ

(نکاح میں ولی اور عورت سے اجازت طلب کرنے کا بیان)

الفصل الأول

۳۱۲۶- (۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تُنْكَحُ الْاَيِّمُ - حَتَّى تُسْتَأْمَرَ، وَلَا تُنْكَحَ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَكَيْفَ إِذْنُهَا؟ قَالَ: «أَنْ تَسْكُتَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۱۲۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شوہر دیدہ عورت کا نکاح نہ کرایا جائے جب تک اس سے صریح زبانی اجازت نہ لے لی جائے اور کنواری عورت کا نکاح نہ کرایا جائے جب تک اس سے اجازت طلب نہ کی جائے۔ صحابہؓ نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! اس سے اجازت حاصل کرنا کس طرح ہے؟ آپؐ نے فرمایا، اس کا خاموش رہنا اجازت ہے (بخاری، مسلم)

۳۱۲۷- (۲) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الْاَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا، وَالْبِكْرُ يُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا»... وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: «الْيَتِيمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا، وَالْبِكْرُ يُسْتَأْمَرُ، وَإِذْنُهَا سُكُوتُهَا» وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: «الْيَتِيمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ يُسْتَأْذَنُ أَبْوْهَا فِي نَفْسِهَا، وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۲۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شوہر دیدہ عورت اپنے نفس کی اپنے ولی سے زیادہ حقدار ہے اور کنواری عورت سے اس کے نفس کے بارے میں اجازت طلب کی جائے اور اس کا خاموشی اختیار کرنا اس کی اجازت ہے اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا، یتیم عورت اپنے نفس کے بارے میں اپنے ولی سے زیادہ حقدار ہے اور کنواری لڑکی سے اس کے نفس کے بارے میں اس کا والد اجازت طلب کرے اور اس کا خاموشی اختیار کرنا اس کی اجازت ہے (مسلم)

۳۱۲۸- (۳) وَعَنْ خُنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ يَتِيمٌ، فَكَرِهَتْ ذَلِكَ، فَأَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَزَدَتْ نِكَاحَهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ ابْنُ مَاجَةَ: نِكَاحُ آبِئِهَا.

۳۳۸: خُصَّام بنتِ خُذَام رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں، اس کے والد نے اس کا نکاح کر دیا جب کہ وہ بیوہ تھی۔ اس نے اس کو پسند کیا چنانچہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ نے اس کے نکاح کو صحیح کر دیا (بخاری) اور ابن ماجہ میں ہے کہ اس کے والد کے (کینے ہوئے) نکاح کو صحیح کر دیا۔

۳۱۲۹ - (۴) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سُبْعٍ سَيِّئَةٍ، وَزُفَّتْ إِلَيْهِ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ سَيِّئَةٍ، وَلُعِبَتْهَا مَعَهَا، وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانِي عَشْرَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۲۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے نکاح کیا، تو وہ سات برس کی تھی اور جب اس کی رخصتی ہوئی تب اس کی عمر نو برس تھی اور اس کی گزیاں اس کے ساتھ تھیں اور جب آپ فوت ہوئے تو اس کی عمر اٹھارہ برس تھی (مسلم)

الفصل الثانی

۳۱۳۰ - (۵) عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل: ۳۱۳۰: ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا، ولی کے بغیر نکاح نہیں ہے (احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، داری)

وضاحت: ولی کی اجازت کے بغیر نکاح صحیح نہیں۔ ولی سے مراد وہ شخص ہے جو عورت کے عصبات سے اس کے زیادہ قریب ہے۔ ذوی الارحام ولی نہیں بن سکتے اور کوئی عورت بھی اپنا نکاح ولی کی اجازت کے بغیر نہیں کرا سکتی نیز عورت سے بھی اجازت ضروری ہے بلکہ اس کا استحقاق مقدم ہے اور ولی کو چاہیے کہ وہ اس کے ساتھ اتفاق کرے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۹)

۳۱۳۱ - (۶) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحْتُ بِغَيْرِ إِذْنٍ وَلَيْهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَإِنْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحْلَمَ مِنْ فَرْجِهَا، فَإِنْ اسْتَجَبَرُوا - فَالْسلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۱۳۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے۔ اگر وہ اس کے ساتھ ہم بستر ہو

مکیا تو عورت جن مہر کی مستحق ہے کیونکہ اس خاوند نے اس عورت سے مہاشرت کر لی اور اگر عورت اور اس کے اولیاء میں اختلاف رہنا ہو جائے تو حاکم وقت ایسی عورت کا ولی ہے جس کا کوئی ولی نہیں ہے (احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی)

۳۱۳۲- (۷) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الْبَغَايَا اللَّائِي يُنْكِحْنَ أَنْفُسَهُنَّ بِغَيْرِ بَيْتَةٍ». وَالْأَصَحُّ أَنَّهُ مَوْقُوفٌ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۱۳۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ عورتیں زانیہ ہیں جو گواہوں کے بغیر نکاح کرتی ہیں۔ زیادہ صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے (ترمذی)

۳۱۳۳- (۸) وَهْنُ ابْنِ مُرَيْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْبَيْتَةُ تُسْتَأْمَرُ فِي نَفْسِهَا، فَإِنْ صَمَتَتْ فَهِيَ إِذْنُهَا، وَإِنْ أَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ وَالتَّسَنُّيُّ.

۳۱۳۳: ابو مریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کنواری یتیم بچی کے نکاح کے بارے میں اس سے اجازت لی جائے اگر وہ خاموش رہے تو یہ اس کی اجازت ہے اور اگر وہ انکار کر دے تو اس پر زیادتی نہ کی جائے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

۳۱۳۴- (۹) وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ ابْنِ مُوسَى.

۳۱۳۴: نیز دارمی نے اس حدیث کو ابو موسیٰ سے روایت کیا ہے۔

۳۱۳۵- (۱۰) وَهْنُ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ فَهُوَ عَاهِرٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۱۳۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح کرتا ہے وہ زانی ہے (ترمذی، ابوداؤد، دارمی)

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

۳۱۳۶- (۱۱) هَنَّ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «إِنْ جَارِيَةٌ بَكَرَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرْتَ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ». فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ ﷺ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

تیسری فصل : ۳۱۳۶ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک کنواری بالغ لڑکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بتایا کہ اس کے والد نے اس کا نکاح کر دیا ہے جبکہ وہ اس نکاح کو بنظر کراہت دیکھتی ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اختیار دے دیا (ابوداؤد)

۳۱۳۷- (۱۲) **وَمَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تُزَوِّجِ الْمَرْأَةَ الْمَرْأَةَ، وَلَا تُزَوِّجِ الْمَرْأَةَ نَفْسَهَا، فَإِنَّ الزَّانِيَةَ هِيَ الَّتِي تُزَوِّجُ نَفْسَهَا».** رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۱۳۷ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی عورت کسی عورت کا نکاح نہ کرے نیز اپنا نکاح بھی نہ کرے۔ وہ عورت زانیہ ہے جو خود (بلا دلی) اپنا نکاح کراتی ہے (ابن ماجہ) وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے (ضعیف ابن ماجہ علامہ البانی صفحہ ۱۳۵)

۳۱۳۸- (۱۳) **وَمَنْ أَبِي سَعِيدٍ، وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ وَلَدَ لَهُ وَلَدٌ فَلْيُحْسِنْ اسْمَهُ وَأَدَبَهُ، فَإِذَا بَلَغَ فَلْيُزَوِّجْهُ، فَإِنْ بَلَغَ وَلَمْ يُزَوِّجْهُ فَأَصَابَتْ إِمْنًا، فَإِنَّمَا إِمْنُهُ عَلَى أَبِيهِ».**

۳۱۳۸ : ابوسعید اور ابن عباس رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہو وہ اس کا بہترین نام رکھے اور اس کو ادب سکھائے اور جب وہ بلوغت کو پہنچے تو اس کا نکاح کرے اگر بلوغت کے بعد اس نے اس کا نکاح نہیں کیا اور اس سے گناہ ہو گیا تو گناہ اس کے والد پر ہو گا (بیہقی شعب الایمان) وضاحت : علامہ البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (الاحادیث الضعیفہ جلد ۲ صفحہ ۶۳)

۳۱۳۹- (۱۴) **وَمَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «فِي النِّكَاحِ مَكْتُوبٌ: مَنْ بَلَغَتْ ابْنَتُهُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً وَلَمْ يُزَوِّجْهَا فَأَصَابَتْ إِمْنًا، فَإِنَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ». رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».**

۳۱۳۹ : عمر اور انس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”تورات“ میں تحریر ہے کہ جس شخص کی بیٹی ۱۲ سال کی ہو گئی اور اس نے اس کا نکاح نہیں کیا اور وہ گناہ کی مرتکب ہوئی تو گناہ اس کے والد پر ہو گا (بیہقی شعب الایمان)

بَابُ إِعْلَانِ النِّكَاحِ وَالْخُطْبَةِ وَالشَّرْطِ

(نکاح کے اعلان، خطبہ اور شرائط کا بیان)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۳۱۴۰- (۱) هِنَ الرُّبَيْعِ بِنْتُ مُعَوِذِ بْنِ عَفْرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَدَخَلَ حَتَّى بَنَى عَلَيَّ، فَجَلَسَ عَلَيَّ فِزَاشِي كَمَا جَلَسَكَ مِنِّي؛ فَجَعَلْتُ جُوزِيْرَاتٍ لَنَا يَضْرِبْنَ بِالذَّفِ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قَبْلَ مَنْ أَبَائِي يَوْمَ هَذَا، إِذْ قَالَتْ إِحْدَاهُنَّ: وَفِينَا نَبِيُّ يَعْلَمُ مَا بَعْدِي غَدًا. فَقَالَ: «دَعْنِي هَذِهِ، وَقُولِي بِالَّذِي كُنْتُ تَقُولِينَ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل: ۳۱۴۰: ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب میری رخصتی ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور میرے بستر پر تشریف فرما ہوئے جیسے تم مجھ سے (دور) بستر پر بیٹھے ہو تو ہامی چھوئی عمروالی لڑکیوں نے دف بجا کر شروع کر دی اور جنگ بدر میں میرے جو باپ دادا قتل ہو گئے تھے ان کے اوصاف بیان کرنا شروع کر دیئے۔ اچانک ان میں سے ایک لڑکی نے کہہ دیا، ہم میں اللہ کا پیغمبر ہے جو کل کی باتیں جانتا ہے۔ آپ نے اس کو حکم دیا کہ ان کلمات کو نہ کہیں اور جو کلمات پہلے کہہ رہی تھیں وہی کہیں (بخاری)

وضاحت: دف کے ساتھ گھنگھروں تھے نیز یہ انصاری لڑکیاں بالغ نہ تھیں اور فوت شدہ لوگوں کے محاسن کے ذکر میں کچھ قباحت نہیں اور جب انہوں نے نبی کے بارے میں اس خیال کا اظہار کیا کہ آپ کل کی باتوں کا علم رکھتے ہیں تو آپ نے روک دیا اس لئے کہ غیب کا علم تو صرف اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہے نیز دف کے ساتھ نکاح کا اعلان کیا جاسکتا ہے اور موسیقی کے بغیر جائز اشعار بھی گائے جاسکتے ہیں نیز امام بھی شادی بیاہ کی تقریبات میں شرکت کر سکتا ہے۔ ربیع بنت معوذ نے خالد بن ذکوان کو حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ جس طرح تم میرے بستر پر بیٹھے ہو اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے۔ کرائی کہتے ہیں کہ ربیع بنت معوذ نے خالد بن ذکوان سے یہ حکایت پر دے میں کسی یا پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے کہی تھی۔ (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۸)

۳۱۴۱- (۲) وَهِنَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: رُفْتُ امْرَأَةً إِلَى رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ: «مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ؟ فَإِنَّ الْأَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۱۴۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک عورت کی ایک انصاری مرد کے ساتھ رخصتی ہوئی تو نبی نے فرمایا: کیا تمہارے ساتھ گانے بجانے والی نہیں تھی کیونکہ انصار دف بجانے اور اشعار کہنے کو پسند کرتے ہیں (بخاری)

وضاحت: باجے، سارنگی، ہارمونیم اور ناچنا آلات بجانا جائز نہیں۔ عشقیہ اور فحش اشعار کہنا بھی جائز نہیں

البتہ نکاح کا اعلان کرنا ضروری ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۱)

۳۱۴۲ - (۳) وَصَّهَا ، قَالَتْ : تَزَوَّجْنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي شَوَّالٍ ، وَبَنِي يَبَى فِي شَوَّالٍ ، فَأَيُّ نِسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَ أَحْظَى عِنْدَهُ مِنِّي ؟ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۳۱۴۲ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ شوال میں نکاح کیا اور میری رخصتی بھی شوال میں ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں میں سے کون سی بیوی تھی جو مجھ سے زیادہ حضور کے ہاں خوش نصیب ہو؟ (مسلم)

وضاحت : زمانہ جاہلیت میں شوال کے مہینہ میں نکاح کرنے کو بے برکت سمجھا جاتا تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا اس کا رد کر رہی ہیں اور اس کو غلط قرار دے رہی ہیں۔ عائشہ کا مقصود یہ ہے کہ اگر شوال میں نکاح کرنا منحوس ہوتا تو مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اتنی قدر و منزلت حاصل نہ ہوتی (واللہ اعلم)

۳۱۴۳ - (۴) وَهَنَّ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : « أَحَقُّ الشُّرُوطِ أَنْ تُوفُوا بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ » . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۳۱۴۳ : عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمام شروط میں سے سب سے زیادہ پورا کرنے کی لائق وہ شروط ہیں جن کے سبب تم نے شرمگاہوں کو حلال کیا یعنی نکاح کے موقع پر طے کی گئیں شرائط (بخاری، مسلم)

وضاحت : البتہ وہ شرطیں جو حلال کو حرام بنائیں یا حرام کو حلال بنائیں انہیں پورا نہ کیا جائے "کتاب البیوع" میں ابوداؤد کے حوالہ سے صحیح حدیث ذکر ہو چکی ہے جس میں وضاحت ہے کہ مسلمان اپنی شرائط پر ہیں البتہ وہ شرائط جائز نہیں جو حلال کو حرام بنائیں یا حرام کو حلال بنائیں۔

۳۱۴۴ - (۵) وَهَنَّ ابْنُ مُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : « لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَتْرُكَ » . . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۳۱۴۴ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص اپنے بھائی کی مجلس پر خطبے کا پیغام نہ بھیجے یہاں تک کہ پہلے خطبے کا پیغام بھیجے والا نکاح کرے یا مجلس کو ختم کر دے (بخاری، مسلم)

وضاحت : اگر پہلے شخص نے نکاح کر لیا تو دوسرے انسان کی امید ختم ہو گئی اور اگر پہلا خطبے کو ختم کر دے تو دوسرے انسان کے لئے خطبے کا پیغام بھجوانا درست ہے اگر پہلے شخص کی مجلس ابھی تکمیل پذیر نہیں ہوئی تو اس کے علاوہ لوگ بھی خطبے کا پیغام بھجوا سکتے ہیں۔ ہاں! اگر خطبے پہنچے ہو جائے تو پھر دوسرے انسان کے لئے خطبے کا پیغام بھیجنا شرعاً درست نہیں (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۱)

۳۱۴۵- (۶) وَمَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَسَالِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أَخِيهَا- لِيَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا-، وَلَتَنْكِحَ فَإِنَّ لَهَا مَا قَدَّرَ لَهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۱۴۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی عورت اپنی بہن یعنی پہلی بیوی کی طلاق کا مطالبہ اس نیت سے نہ کرے کہ اس کے حصہ کا رزق بھی اسے مل جائے بلکہ اس کی موجودگی میں نکاح کرے کیونکہ اس کو بس وہی کچھ ملے گا جو اس کی تقدیر میں ہے (بخاری، مسلم)

۳۱۴۶- (۷) وَفِي ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ: أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ الْآخَرُ ابْنَتَهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: قَالَ: «لَا شِغَارٌ فِي الْإِسْلَامِ».

۳۱۴۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح بڑے سے منع کیا اور نکاح بڑے سے یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی بیٹی کا نکاح اس شرط پر کسی کے ساتھ کرے کہ وہ دوسرا شخص اس کو اپنی بیٹی کا نکاح دے اور دونوں نکاحوں میں حق مرنے ہو (بخاری، مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ ”اسلام میں نکاح بڑے نہیں ہے“ (بخاری، مسلم)

وضاحت: حدیث میں موجود لفظ ”شِغَار“ کی تشریح ابن عمرؓ نے کی ہے بہر حال یہ نکاح جائز نہیں کیونکہ اس سے بچیاں مرنے سے محروم رہتی ہیں اگر مرتبین ہو اور اس میں کسی کی بیٹی ہو تب بھی نکاح درست نہیں اس لیے کہ ایک شخص اس شرط پر اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح دیتا ہے کہ دوسرا شخص اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح اس کے بیٹے کو دے (واللہ اعلم)

۳۱۴۷- (۸) وَمَنْ عَلَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ مُتْعَةِ النِّسَاءِ- يَوْمَ خَيْبَرَ، وَعَنْ أَكْلِ لَحْمِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۱۴۷: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے ساتھ ”متعہ“ کرنے اور گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے، خیر کے دن منع فرمایا (بخاری، مسلم)

وضاحت: نکاح متعہ سے مراد نکاح موقت ہے فتح مکہ کے موقع پر آپؐ نے اس کو ہمیشہ کے لئے حرام قرار دے دیا جسور صحابہؓ بھی اس کی حرمت کے قائل ہیں (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳)

۳۱۴۸- (۹) وَمَنْ سَلِمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَامَ أَوْطَاسٍ فِي الْمُتْعَةِ ثَلَاثًا ثُمَّ نَهَى عَنْهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۸: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ اوطاس کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن نکاح منع کی رخصت دی، پھر آپ نے اس سے منع فرمایا (مسلم)

الفصل الثانی

۳۱۴۹- (۱۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ التَّشَهُدَ فِي الصَّلَاةِ، وَالتَّشَهُدَ فِي الْحَاجَةِ، قَالَ: التَّشَهُدُ فِي الصَّلَاةِ: «وَالْتَحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ». وَالتَّشَهُدُ فِي الْحَاجَةِ: «إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يَضِلَّ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَنَقْرَأُ ثَلَاثَ آيَاتٍ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾. ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا﴾. ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا﴾. . . رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ، وَفِي جَامِعِ التِّرْمِذِيِّ فَسَّرَ الْآيَاتِ الثَّلَاثَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَزَادَ ابْنُ مَاجَةَ بَعْدَ قَوْلِهِ: «إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنَعُوذُ بِهِ: «مَنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا» وَالدَّارِمِيُّ بَعْدَ قَوْلِهِ: ﴿عَظِيمًا﴾ ثُمَّ يَتَكَلَّمُ بِحَاجَتِهِ وَرَوَى فِي شَرْحِ السَّنَةِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ فِي خُطْبَةِ الْحَاجَةِ مِنَ النِّكَاحِ وَغَيْرِهِ.

دوسری فصل: ۳۳۹: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ”نماز کے تشہد“ اور ”تشہد فی الحاجہ“ کی تعلیم دی۔ آپ نے فرمایا، نماز کا تشہد یہ ہے ”تمام قولی“ بدنی اور مالی عبادات اللہ کے لئے ہیں۔ اسے پیغمبر تجھ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں ہوں، ہم پر اور اس کے صالح بندوں پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود برحق نہیں، سوائے اللہ کے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے پیغمبر ہیں“ اور تشہد فی الحاجہ ”یعنی خطبہ حاجت“ یہ ہے ”تمام حمد و ثناء اللہ کے لئے ہے، ہم اس سے مدد مانگتے ہیں اور اسی سے مغفرت طلب کرتے ہیں اور ہم اللہ کے ساتھ اپنے نفسوں کے شر سے پناہ مانگتے ہیں جس شخص کو اللہ ہدایت عطا کرے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو وہ گمراہ کرے اس کو کوئی ہدایت دینے والا

نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے پیغمبر ہیں" اور تین آیات تلاوت کرے پہلی آیت (جس کا ترجمہ ہے) "اے مومنو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور مرنا تو مسلمان ہی مرنا۔ دوسری آیت (جس کا ترجمہ ہے) "اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو، جس نے تم کو ایک شخص یعنی آدم علیہ السلام سے پیدا کیا، اس سے اس کا جوڑا بنایا پھر ان دونوں سے کثرت سے مرد و عورت پیدا کر کے روئے زمین پر پھیلا دیئے اور اللہ سے، جس کے نام کو تم اپنی حاجت براری کا ذریعہ بناتے ہو، ڈرو اور قطع رحمی سے بچو۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ تمہیں دیکھ رہا ہے تیری آیت (جس کا ترجمہ ہے) "اے مومنو! اللہ سے ڈرو اور بات سیدھی کیا کرو تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گا تو بے شک بڑی مراد پائے گا" (المائدہ، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، داری) اور جامع ترمذی میں سفیان ثوری نے تین آیات کی نشاندہی کی ہے اور ابن ماجہ نے "إِنَّ الْإِسْلَامَ لِلَّهِ" کے بعد "نَحْمَدُ" اور "مِنْ شُرُوبِ أَنْفُسِنَا" کے بعد "وَمِنْ نَجَاتِ أَعْمَلَانَا" زیادہ بیان کیا ہے اور داری نے "عَلَيْهِمَا" کے بعد اضافہ کیا ہے کہ بعد ازاں ضرورت کے مطابق کلام کرے اور "شرح السنہ" میں ابن مسعود کی روایت میں ہے کہ نکاح یا کسی اور ضرورت کے موقع پر یہ خطبہ پڑھے۔

وضاحت: علامہ البانی نے خطبہ الحاج کے عنوان سے ایک مستقل رسالہ تحریر کیا ہے جس میں اس کے جملہ طرق اور الفاظ کو بیان کیا ہے۔

۳۱۵۰- (۱۱) **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُّ خُطْبَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَشَهُدُ فَهِيَ كَالْيَدِ الْجَذْمَاءِ»...** رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ: هَذَا أَخْدِثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۳۱۵۰: ابوہریرہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس خطبہ میں تشہد ذکر نہیں ہے وہ خطبہ کٹے ہوئے ہاتھ کی مانند ہے (ترمذی) امام ترمذی نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے

۳۱۵۱- (۱۲) **وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُّ أَمْرٍ ذِي بَالٍ - لَا يُبْدَأُ فِيهِ بِالْحَمْدِ لِلَّهِ فَهُوَ أَقْطَعُ»...** رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۱۵۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر وہ اہم کام جس کے آغاز میں "الحمد للہ" نہیں ہے وہ کام برکت سے خالی ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ارواء الغلیل صفحہ ۲۹، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۳۶)

۳۱۵۲- (۱۳) **وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَعْلِنُوا هَذَا النِّكَاحَ، وَاجْعَلُوهُ فِي الْمَسَاجِدِ، وَأَصْرِبُوا عَلَيْهِ بِالْذُّفُوفِ».** رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۱۵۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نکاح کا اعلان کرو اور نکاح مسجدوں میں کرو اور نکاح کے موقع پر دف بجاد (تردی) امام تردی نے بیان کیا کہ یہ حدیث غریب ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں عیسیٰ بن یحیٰی انصاری کو امام تردی نے ضعیف اور امام بخاری نے منکر الحدیث قرار دیا ہے (میزان الاعتدال، جلد ۳ صفحہ ۳، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳)

۳۱۵۳- (۱۴) وَفَنَّ مُحَمَّدُ بْنُ حَاطِبٍ الْجَمْعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «فَصَلُّ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ: الصَّوْتُ وَالذَّفُّ فِي النِّكَاحِ...» رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالتَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۱۵۳: محمد بن حاطب جمعی رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، حلال اور حرام کے درمیان امتیاز، نکاح کا اعلان کرنے اور نکاح کے وقت دف بجانے سے ہوتا ہے (احمد، تردی، نسائی، ابن ماجہ)
وضاحت: اس حدیث میں "صوت" سے مقصود یہ ہے کہ معاشرہ میں اس کی شہرت کی جائے نیز دف بجا کر اعلان کرنا درست ہے، وھول بجانا ناجائز ہے۔ وھول کی حدیث کا ذکر صحیح نہیں۔

۳۱۵۴- (۱۵) وَفَنَّ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَتْ عِنْدِي جَارِيَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ زَوَّجْتُهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا عَائِشَةُ! أَلَا تُغَيِّنِينَ؟ فَإِنَّ هَذَا الْحَيَّ مِنَ الْأَنْصَارِ يُحِبُّونَ الْغِنَاءَ». رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ.

۳۱۵۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میری تولیت میں انصاری لڑکی تھی، میں نے اس کا نکاح کرا دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے عائشہ! گانے کا انتظام کیوں نہیں کرتی، قبیلہ انصار کے لوگ تو گانے کو پسند کرتے ہیں (صحیح ابن حبان)

۳۱۵۵- (۱۶) وَفَنَّ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَنْكَحْتُ عَائِشَةَ ذَاتَ قَرَابَةٍ لَهَا مِنَ الْأَنْصَارِ -، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: «أَهْدَيْتُمُ الْفَتَاةَ؟» - قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ «أَرْسَلْتُمْ مَعَهَا مَنْ تُغَيِّنُ؟» قَالَتْ: لَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْأَنْصَارَ قَوْمٌ فِيهِمْ غَزَلٌ، فَلَوْ بَعَثْتُمْ مَعَهَا مَنْ يَقُولُ:

اتَيْنَاكُمْ أَتَيْنَاكُمْ فَحَيَّانَا وَحَيَّاكُمْ» رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۱۵۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی قرابت دار انصاری لڑکی کا نکاح کرایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعریف لائے آپ نے دریافت کیا، تم نے لڑکی کی رخصتی کر دی ہے؟ انہوں نے

اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا، کیا تم نے اس کے ساتھ گانے والیوں کو بھیجا ہے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نفی میں جواب دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ترغیب دلاتے ہوئے) فرمایا، انصاریوں کا گانے کی جانب میلان ہے، کاش! تم اس کے ہمراہ ایسی جماعت کو بھیجتیں جو یہ گیت گاتی۔ ہم تمہارے پاس آئے ہیں، ہم تمہارے پاس آئے ہیں، ہمیں بھی مبارک ہو اور تمہیں بھی مبارک ہو (ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، ائح اور ابو زہیر کا ابن عباسؓ سے سماع ثابت نہیں۔ (ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۱۷۶، ارواء الغلیل ۱۹۹۵، احادیث ضعیفہ ۲۹۸)

۳۱۵۶- (۱۷) وَهَنَ سَمُرَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَيُّمَا امْرَأَةٍ زَوَّجَهَا وَلَيَانٌ، فَهِيَ لِلْأَوَّلِ مِنْهُمَا وَمَنْ بَاعَ بَيْعًا مِنْ رَجُلَيْنِ؛ فَهُوَ لِلْأَوَّلِ مِنْهُمَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتَّشَائِي، وَالذَّارِمِيُّ.

۳۱۵۶: سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس عورت کا نکاح دو بی کر دیا گیا تو وہ پہلے نکاح والے کی ہوگی اور جو شخص کسی چیز کو دو شخصوں کے پاس بیچتا ہے تو وہ پہلے خریدار کی ہوگی۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، دارمی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، سمرہؓ سے حسنؓ روایت کرتے ہیں جبکہ حسنؓ کا سمرہؓ سے سماع ثابت نہیں (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۳، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۰۳)

الفصل الثالث

۳۱۵۷- (۱۸) وَهَنَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ مَعَنَا نِسَاءٌ، فَقُلْنَا: أَلَا نَخْتَصِمُ؟ فَهَنَّا عَنْ ذَلِكَ، ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا أَنْ نَسْتَمِيعَ، فَكَانَ أَحَدُنَا يَنْكِحُ الْمَرْأَةَ بِالنُّوبِ إِلَى أَجْلِ، ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللَّهِ: «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحْرِمُوا طَبَيَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل: ۳۱۵۷: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کرتے، ہمارے ساتھ ہماری عورتیں نہیں ہوتی تھیں۔ ہم نے آپؐ سے پوچھا؟ کیا ہم خسی نہ ہو جائیں؟ آپؐ نے ہمیں اس سے منع کیا بعد ازاں آپؐ نے ہمیں منع کرنے کی اجازت دی چنانچہ ہم میں سے بعض لوگ معین وقت تک کے لئے کپڑا بطور مہروں کر ایک عورت سے نکاح کرتے پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) ”۱۔۲۔۳۔۴۔۵۔۶۔۷۔۸۔۹۔۱۰۔۱۱۔۱۲۔۱۳۔۱۴۔۱۵۔۱۶۔۱۷۔۱۸۔۱۹۔۲۰۔۲۱۔۲۲۔۲۳۔۲۴۔۲۵۔۲۶۔۲۷۔۲۸۔۲۹۔۳۰۔۳۱۔۳۲۔۳۳۔۳۴۔۳۵۔۳۶۔۳۷۔۳۸۔۳۹۔۴۰۔۴۱۔۴۲۔۴۳۔۴۴۔۴۵۔۴۶۔۴۷۔۴۸۔۴۹۔۵۰۔۵۱۔۵۲۔۵۳۔۵۴۔۵۵۔۵۶۔۵۷۔۵۸۔۵۹۔۶۰۔۶۱۔۶۲۔۶۳۔۶۴۔۶۵۔۶۶۔۶۷۔۶۸۔۶۹۔۷۰۔۷۱۔۷۲۔۷۳۔۷۴۔۷۵۔۷۶۔۷۷۔۷۸۔۷۹۔۸۰۔۸۱۔۸۲۔۸۳۔۸۴۔۸۵۔۸۶۔۸۷۔۸۸۔۸۹۔۹۰۔۹۱۔۹۲۔۹۳۔۹۴۔۹۵۔۹۶۔۹۷۔۹۸۔۹۹۔۱۰۰۔“

۳۱۵۸ - (۱۹) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - قَالَ: إِنَّمَا كَانَتْ الْمُتْعَةُ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ، كَانَ الرَّجُلُ يَقْدِمُ الْبَلَدَ لَيْسَ لَهُ بِهَا مَعْرِفَةٌ، فَيَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ بِقَدَرِ مَا يُرَى أَنَّهُ يُقِيمُ، فَتَحْفَظُ لَهُ مَتَاعَهُ، وَتُصْلِحُ لَهُ شَيْءٌ - حَتَّى إِذَا نَزَلَتِ الْآيَةُ ﴿الْأَعْلَىٰ أَرْوَاجَهُمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ﴾ .. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَكُلُّ فَرْجٍ سِوَاهُمَا فَهُوَ حَرَامٌ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

۳۱۵۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ شروع اسلام میں متہ جائز تھا، ایک شخص کسی شہر میں آتا وہاں اس کی جان پہچان نہ ہوتی تو وہ کسی عورت سے اتنے عرصہ کے لئے نکاح کر لیتا جب تک وہ وہاں اقامت پذیر رہنے کا خیال کرتا چنانچہ عورت اس کے سامان کی حفاظت کرتی اور اس کے لئے کھانے پکانے کا اہتمام کرتی جب یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) ”مگر بیویاں اور لونڈیاں جائز ہیں“ تو ابن عباس نے کہا کہ ان دونوں کے علاوہ سب شرمگاہیں حرام ہیں (ترمذی)

وضاحت: ۱: یہ روایت ضعیف ہے، اس کی سند میں سوی بن عبیدہ راوی ضعیف ہے نیز فتح مکہ کے موقع پر آپ نے متہ کو ہمیشہ کے لئے حرام قرار دے دیا (احادیث صحیحہ صفحہ ۳۸۸، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۷، ضعیف ترمذی صفحہ ۱۳۰)

۳۱۵۹ - (۲۰) وَهْنُ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى قَرْظَةَ بِنِ كَعْبٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ فِي عُرْسٍ وَإِذَا جَوَارِ يُغَيِّتِينَ، فَقُلْتُ: أَيُّ صَاحِبِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَهْلُ بَدْرٍ! يُفْعَلُ هَذَا عِنْدَكُمْ؟ فَقَالَا: اجْلِسْ إِنْ شِئْتَ فَاسْمَعْ مَعَنَا، وَإِنْ شِئْتَ فَادْهَبْ؛ فَإِنَّهُ قَدْ رُخِّصَ لَنَا فِي اللَّهْوِ عِنْدَ الْعُرْسِ. زَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۳۱۵۹: عامر بن سعد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک نکاح کی مجلس میں قرظہ بن کعب اور ابو مسعود انصاری کے ہاں جانا ہوا وہاں کچھ لڑکیاں گانا گا رہی تھیں میں نے ان سے کہا، آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہونے کا شرف اور غزوہ بدر میں بھی شرکت کا اعزاز حاصل ہے، یہ آپ کے سامنے کیا ہو رہا ہے؟ ان دونوں نے مجھ سے کہا، اگر آپ پسند کریں تو ہمارے ساتھ بیٹھ جائیں اور گانا سنیں اور اگر جانا پسند کریں تو چلے جائیں اس لئے کہ ہمیں نکاح کے موقع پر گانے بجانے کی اجازت عطا کی گئی ہے (نسائی)

وضاحت: ۱: اچھے اشعار کے ساتھ بغیر موسیقی کے گانا جائز ہے۔ عشقیہ اشعار جن میں حسن و جمال کے مناظر کی عکاسی ہو اور فسق و فجور کی جانب میلان ہو اور جن کے سننے سے شہوت میں اشتعال رونما ہو وہ ناجائز ہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۳)

بَابُ الْمُحَرَّمَاتِ

(ان عورتوں کا بیان جن سے نکاح حرام ہے)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۳۱۶۰- (۱) مَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۱۶۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عورت اور اس کی پھوپھی، عورت اور اس کی خالہ بیک وقت نکاح میں انہیں نہیں ہو سکتیں (بخاری، مسلم) وضاحت: معلوم ہوا کہ قرآن پاک کے عموم کو خبر واحد کے ساتھ خاص کرنا درست ہے اس لئے کہ قرآن پاک میں جن محرمات کا ذکر ہے ان میں خالہ، بھانجی کے جمع کرنے کی حرمت کا ذکر نہیں ہے (رح الباری جلد ۱ صفحہ ۱۳)

۳۱۶۱- (۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ»... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۱۶۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو رشتے نسب سے حرام ہیں وہ رضاعت سے بھی حرام ہیں (بخاری)

وضاحت: نسب کی وجہ سے ماں، بیٹی، بہن، پھوپھی، خالہ، بھینجی اور بھانجی سے نکاح حرام ہے اور قرآن پاک کی نص کے لحاظ سے رضاعی ماں اور رضاعی بہن سے بھی نکاح حرام ہے ان کے ساتھ ساتھ رضاعی بیٹی، رضاعی پھوپھی، رضاعی خالہ، رضاعی بھینجی اور رضاعی بھانجی سے بھی نکاح حرام ہے نیز خیال رہے، حرمت کا تعلق رضاعی ماں کے اقارب کے ساتھ ہے وہ رضاعی بچے کے بھی اقارب ہیں جبکہ رضاعی بچے کے نسب کے اقارب کا رضاعی ماں کے ساتھ حرمت کا تعلق نہیں ہے اور قرآن پاک کی نص کے مطابق خورشدا من، بیوی کی پہلے خاندان سے لڑکی، صلیبی بیٹوں کی بیویوں اور دو بہنوں کو ایک نکاح میں جمع کرنا بھی محرمات میں سے ہے (واللہ اعلم)

۳۱۶۲- (۳) وَعَنْهَا قَالَتْ: جَاءَ عَمِّي مِنَ الرِّضَاعَةِ، فَاسْتَأْذَنَ عَلَيَّ، فَأَبَيْتُ أَنْ أَذْنَ لَهُ حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: «إِنَّهُ عَمَلُكَ فَأَذِنِي لَهُ»، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّمَا أَرْضَعْتَنِي الْمَرْأَةَ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّهُ عَمَلُكَ فَلْيَلِجْ عَلَيْكَ» وَذَلِكَ بَعْدَ مَا ضَرَبَ عَلَيْنَا الْحِجَابُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۱۶۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے رضاعی بچا نے میرے ہاں آنے کی اجازت طلب کی، میں نے اس کو اجازت دینے سے انکار کیا جب تک کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہ لے لوں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، میں نے یہ مسئلہ آپ سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا، بلاشبہ وہ حیرا بچا ہے اس کو اجازت دے۔ میں نے عرض کیا کہ مجھے دودھ عورت یعنی اس کی بھانجی نے پلایا ہے، مرد یعنی اس کے بھائی نے نہیں پلایا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ حیرا بچا ہے تیرے پاس آسکتا ہے۔ یہ واقعہ پردہ کی آیت نازل ہونے کے بعد کا ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: ابوداؤد میں وضاحت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب میرا رضاعی بچا ”فلح“ میرے گھر آیا تو میں نے اس سے پردہ کیا۔ اس نے کہا آپ مجھ سے پردہ کرتی ہیں جب کہ میں آپ کا بچا ہوں۔ میں نے دریافت کیا، کیسے؟ اس نے بتایا کہ میرے بھائی کی بیوی نے تجھے دودھ پلایا ہے۔ عائشہ نے کہا، مجھے عورت نے دودھ پلایا ہے اس کے خاندان نے تو دودھ نہیں پلایا (تفہیم الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۳)

۳۱۶۳- (۴) وَقَدْ عَلَيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ لَكَ فِي بَنَاتِ عَمِّكَ حَمْرَةً؟ فَإِنَّهَا أَجْمَلُ فِتْنَةٍ فِي قُرَيْشٍ. فَقَالَ لَهُ: «أَمَّا عَلِمْتَ أَنَّ حَمْرَةَ أَخِي مِنَ الرُّضَاعَةِ؟ وَإِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مِنَ الرُّضَاعَةِ مَا حَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ؟» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۶۳: علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کیا آپ اپنے چچا حمزہ کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہیں گے؟ وہ قریش کی خوبصورت ترین جوہن لڑکی ہے؟ آپ نے اس سے کہا، کیا تجھے علم نہیں کہ حمزہ میرا رضاعی بھائی ہے (اور وہ میری رضاعی بیٹی ہے) اور اللہ نے رضاعت سے وہ رشتے حرام کر دیے ہیں جو نسب سے حرام ہیں (مسلم)

وضاحت: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حمزہ کو ابو جہل کی لوبڑی فتنہ نے دودھ پلایا تھا (واللہ اعلم)

۳۱۶۴- (۵) وَقَدْ أُمُّ الْفَضْلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا تُحْرِمُ الرُّضْعَةَ أَوْ الرُّضْعَتَانِ».

۳۱۶۴: اُمُّ الْفَضْلِ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک بار دودھ پینے (یا) دو بار دودھ پینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی (مسلم)

۳۱۶۵- (۶) وَفِي رِوَايَةِ عَائِشَةَ، قَالَ: «لَا تُحْرِمُ الْمَصَّةَ وَالْمَصْتَانِ».

۳۱۶۵: اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے آپ نے فرمایا، ایک بار دودھ پلانا اور دوبار دودھ پلانا حرام نہیں کرتا (مسلم)

۳۱۶۶- (۷) وَفِي أُخْرَى لَأَمِّ الْفَضْلِ ، قَالَ : «لَا تُحْرِمُ الْإِمْلَاجَةُ - وَالْإِمْلَاجَتَانِ» .
هَذِهِ رَوَايَاتٌ لِمُسْلِمٍ .

۳۱۶۷: اور ام الفضل رضی اللہ عنہا کی دوسری روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا، ایک بار دودھ پلانا اور دو بار دودھ پلانا حرام نہیں کرتا (مسلم)

وضاحت: قرآن پاک میں مطلق رضاعت کا ذکر ہے یعنی ایک بار چوسنے سے بھی حرمت ثابت ہوتی ہے لیکن حدیث نے اس کی تفصیل کر دی ہے کہ ایک بار یا دو بار چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی البتہ دوسری حدیث میں پانچ رضعات سے حرمت ثابت ہونے کا ذکر ہے۔ معلوم ہوا کہ تین یا چار بار چوسنے سے بھی حرمت ثابت نہ ہوگی۔
(نیل الاوطار جلد ۶ صفحہ ۳۱)

۳۱۶۷- (۸) وَفِي عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ فِيمَا أُنْزِلَ مِنَ الْقُرْآنِ: «عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَّعْلُومَاتٍ يُحَرِّمْنَ»، ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَّعْلُومَاتٍ فَتَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهِيَ فِيمَا يَقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۶۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ قرآن پاک میں نازل ہوا تھا کہ ”واضح طور پر دس بار چوسنے سے حرمت ثابت ہوتی ہے“ بعد ازاں اس کو منسوخ کر کے حکم دیا گیا کہ پانچ بار چوسنے سے حرمت ثابت ہوتی ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت پانچ رضعات کی تلاوت قرآن پاک میں ہوتی تھی (مسلم)

وضاحت: اس کی تلاوت وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب منسوخ ہوئی اور حکم باقی رہا بعض لوگوں کو اس آیت کی تلاوت کے منسوخ ہونے کا علم نہ ہو سکا اس لئے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت اس کی تلاوت کرتے تھے (واللہ اعلم)

۳۱۶۸- (۹) وَفِيهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ، فَكَانَتْ كَرَّةَ ذَلِكَ فَقَالَتْ: إِنَّهُ أَخِي. فَقَالَ: «أَنْظُرِينَ مَنْ إِخْوَانُكُنَّ؟ فَإِنَّمَا الرُّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ - مُتَمَقِّئٌ عَلَيْهِ».

۳۱۶۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ہاں تشریف لائے تو وہاں ایک شخص تھا، یوں محسوس ہوا کہ آپؐ نے اس کی موجودگی کو اچھا نہ جانا، عائشہؓ نے وضاحت کی کہ یہ میرا بھائی ہے آپؐ نے فرمایا، اچھی طرح غور کیا کرو کہ تمہارے بھائی کون ہیں؟ اس لئے کہ دودھ سے حرمت اس دور میں ثابت ہوتی ہے جب بھوک دور کرنے کے لئے صرف دودھ پر گزارا ہو (بخاری، مسلم)

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ اس رضاعت سے حرمت ثابت ہوتی ہے جو رضاعت کی مدت میں ہو جب دودھ

سے بھوک جاتی رہتی ہو اور جب اس کی خوراک دودھ نہیں ہے تو دودھ سے بھوک دور نہیں ہوتی پس آپ اچھی طرح معلوم کریں کہ دودھ کی رضاعت اس وقت ہوتی ہے جب بچہ دودھ پیتا ہے۔ معلوم ہوا کہ بڑی عمر والے انسان کو اگر دودھ پلایا جائے تو رضاعت ثابت نہیں ہوگی (نیل الاوطار جلد ۲ صفحہ ۳۱۶)

۳۱۶۹- (۱۰) وَفَنَّ عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَةَ لَابِنِ إِيَّاهُابِ بْنِ عَزِيزٍ، فَاتَتْ امْرَأَةً، فَقَالَتْ: قَدْ أَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَابْنَتِي تَزَوَّجَ بِهَا. فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ: مَا أَعْلَمُ أَنَّكَ قَدْ أَرْضَعْتَنِي وَلَا أَخْبَرْتَنِي. فَأَرْسَلَ إِلَى آلِ أَبِي إِيَّاهُابٍ، فَسَأَلَهُمْ، فَقَالُوا: مَا عَلِمْنَا أَرْضَعْتَ صَاحِبَتَنَا، فَرَكِبَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِالسَّيْفِ، فَسَأَلَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ؟» فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ، وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۱۶۹: عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے ابو احباب بن عزیز کی بیٹی سے نکاح کیا، ایک عورت آئی۔ اس نے کہا میں نے عقبہ اور جس عورت کے ساتھ عقبہ نے نکاح کیا ہے (دونوں) کو دودھ پلایا ہے۔ عقبہ نے اس عورت سے کہا مجھے علم نہیں کہ تو نے مجھے دودھ پلایا ہے اور نہ ہی تو نے مجھے بتایا ہے۔ اس پر عقبہ نے آل ابی احباب کی جانب پیغام بھیجا (اور) ان سے دریافت کیا انہوں نے بتایا ہمیں علم نہیں کہ اس عورت نے ہماری اس لڑکی کو دودھ پلایا ہے۔ اس پر وہ مدینہ منورہ گیا اور آپ سے دریافت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس کو کیسے اپنے نکاح میں برقرار رکھ سکتا ہے؟ جب کہ کہا گیا ہے (کہ تم دونوں کو ایک عورت نے دودھ پلایا ہے) چنانچہ عقبہ نے اس سے مفارقت اختیار کر لی اور اس لڑکی نے کسی دوسرے مرد کے ساتھ نکاح کر لیا (بخاری)

وضاحت: معلوم ہوا کہ دودھ پلانے والی اہلی عورت کی گواہی کو قبول کیا جائے گا۔ امام بخاری نے "کتاب الاستحواث" میں اس منہوم کا باب منعقد کر کے اس کے تحت اس حدیث کو ذکر کیا ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۵)

۳۱۷۰- (۱۱) وَفَنَّ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ بَعَثَ جَيْشًا إِلَى أَوَاطِسَ —، فَلَقُوا عَدُوًّا، فَقَاتَلُوهُمْ، فَظَهَرُوا عَلَيْهِمْ، وَأَصَابُوا لَهُمْ سَبَايَا، فَكَانَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ تَخَرَّجُوا مِنْ غُشْيَانِهِمْ مِنْ أَجْلِ أَرْوَاحِهِمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِي ذَلِكَ ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ — أَيْ فَهِنَّ لَهُمْ حَلَالٌ إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۷۰: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ حنین کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر اوطاس (مقام) کی جانب بھیجا وہ دشمن سے لڑے، ان سے جنگ کی، ان پر غلبہ آگئے اور ان کی عورتوں کو قیدی بنایا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرام نے ان سے جماعت کو گنہ سمجھا اس لیے کہ ان کے

مشک غلوند موجود ہیں۔ اللہ پاک نے یہ آیت نازل کی (جس کا ترجمہ ہے) ”اور وہ عورتیں جو شادی شدہ ہیں (تم پر حرام ہیں) مگر جو تمہاری مملوک ہو جائیں۔“ یعنی ان کے لئے وہ عورتیں حلال ہیں جب ان کی عدت ختم ہو جائے (مسلم)

وضاحت: اگر وہ حاملہ ہیں تو ان کی عدت وضع حمل ہے اور اگر انہیں حیض آتا ہے تو ان کی عدت ایک حیض ہے اس کے بعد ان سے مجامعت درست ہے ان کا پہلا نکاح طح ہو گیا جب وہ دارالاسلام میں پہنچ گئیں (تفصیح الرواة جلد ۲ صفحہ ۱۵-۱۶)

الفصل الثانی

۳۱۷۱- (۱۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا، أَوِ الْغَمَّةُ عَلَى بِنْتِ أَخِيهَا، وَالْمَرْأَةُ عَلَى خَالَتِهَا، أَوِ الْخَالَةُ عَلَى بِنْتِ أُخْتِهَا، لَا تُنْكَحُ الصُّغْرَى عَلَى الْكُبْرَى. وَلَا الْكُبْرَى عَلَى الصُّغْرَى. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالذَّارِمِيُّ، وَرَوَيْتُهُ إِلَى قَوْلِهِ: بِنْتِ أُخْتِهَا.

دوسری فصل: ۳۱۷۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کسی عورت سے اس کی پھوپھی سے نکاح ہوتے ہوئے نکاح کیا جائے یا پھوپھی سے اس کی بیٹی سے نکاح ہوتے ہوئے نکاح کیا جائے یا خالہ سے اس کی بھانجی سے نکاح ہوتے ہوئے نکاح کیا جائے یا چھوٹی سے بڑی کی موجودگی میں اور بڑی سے چھوٹی کی موجودگی میں نکاح کیا جائے (ترمذی، ابوداؤد، دارمی، نسائی) البتہ نسائی کی روایت اس کے قول ”بھانجی“ تک ہے۔

۳۱۷۲- (۱۳) وَفِي الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّبِي خَالِي أَبُو بَرْدَةَ بْنُ نُبَارٍ، وَمَعَهُ لَوَاءٌ، فَقُلْتُ: أَيْنَ تَذْهَبُ؟ قَالَ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً ابْنِيهِ أَتَيْتُهُ بِرَأْسِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَلِلنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ وَالذَّارِمِيِّ: فَأَمَرَنِي أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ وَأَخْذَ مَالَهُ. وَفِي هَذِهِ الرِّوَايَةِ قَالَ: عَمِيَ بَدَلْ: خَالِي.

۳۱۷۲: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میرے پاس سے میرا ماموں ابوہریرہ بن نبار گزرا اور اس کے پاس جھنڈا تھا، میں نے اس سے دریافت کیا، تو کہاں جاتا ہے؟ اس نے جواب دیا، مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی جانب بھیجا ہے جس نے اپنے والد کی عورت سے نکاح کیا ہے کہ میں آپ کے پاس اس کا سر قلم کر کے لاؤں (ترمذی، ابوداؤد) اور ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ اور دارمی کی روایت میں ہے کہ آپ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس کی

گردن اُٹاؤں اور اس سے مال چھین لوں اور اس روایت میں ماموں کے بجائے بچا کا ذکر ہے۔
وضاحت: چونکہ اس شخص نے نص شرعی کی مخالفت کی تھی اور حرام کو حلال گردانا تھا اور عملاً اس کا مرکب
ہوا اور مرتد ہو گیا اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کے قتل کا حکم دیا۔ جس نے علانیہ عمرات کو
حلال گردانا بلکہ مزید اس کو سزا دیتے ہوئے اس کے مال کو بھی ضبط کر لیا (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۷۷)

۳۱۷۳- (۱۴) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يُحَرِّمُ
مِنَ الرُّضَاعِ إِلَّا مَا فَتَحَ الْأَمْعَاءُ فِي النَّدَى» - ، وَكَانَ قَبْلَ الْفِطَامِ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۱۷۳: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صرف پستانوں کی اس
رضاعت سے حرمت ثابت ہوگی جس سے بچے کی انتڑیوں میں پھیلاؤ نمودار ہو۔ جبکہ یہ رضاعت دودھ پلانے کی مدت میں
ہو (ترمذی)

۳۱۷۴- (۱۵) وَعَنْ حُجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ
قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا يَذْهَبُ عَنِّي مَذْمَةُ الرُّضَاعِ - ؟ فَقَالَ: «عَرَّةٌ: عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ... رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَنُّيُّ، وَالذَّارِمِيُّ».

۳۱۷۴: حجاج بن حجاج اسلمی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں اس نے پوچھا: اے اللہ کے رسول!
دودھ پلانے والی کا حق کیسے ادا ہو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: غلام یا لونڈی دینے سے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، دارمی)
وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۱۳۳، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۰۱)

۳۱۷۵- (۱۶) وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ الْغَنَوِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ
النَّبِيِّ ﷺ إِذَا أَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ، فَبَسَطَ النَّبِيُّ ﷺ رِدَاءَهُ حَتَّى قَعَدَتْ عَلَيْهِ، فَلَمَّا ذَهَبَتْ، قِيلَ:
هَذِهِ أَرْضَعَتِ النَّبِيَّ ﷺ.. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۱۷۵: ابوالطفیل غنوی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا
اچانک ایک عورت آئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر بچھائی وہ اس پر بیٹھ گئی جب وہ چلی گئی تو کہا گیا: اس
عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا تھا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں جعفر بن یحییٰ راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۶۱، تنقیح الرواة

جلد ۳ صفحہ ۱۶)

۳۱۷۶- (۱۷) وَهْنُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ غِيلَانَ بْنَ سَلَمَةَ الثَّقَفِيَّ أَسْلَمَ وَلَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَأَسْلَمْنَ مَعَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَمْسِكْ أَرْبَعًا، وَفَارِقْ سَائِرَهُنَّ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۱۷۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ غیلان بن سلمہ ثقفی جب مسلمان ہوا تو دور جاہلیت میں اس کے نکاح میں دس عورتیں تھیں وہ سب اس کے ساتھ مسلمان ہو گئیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار عورتوں کو روک رکھ اور باقی کو اپنے سے جدا کر دے (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

۳۱۷۷- (۱۸) وَهْنُ نُوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: أَسْلَمْتُ وَتَحَنَّنِي خُمُسُ نِسْوَةٍ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: فَارِقْ وَاحِدَةً، وَأَمْسِكْ أَرْبَعًا، فَعَمَدْتُ إِلَى أَقْدَمِيهِنَّ صُحْبَةً عِنْدِي: عَاقِرٌ مُنْذُ بَيَّتَيْنِ سَنَةً، فَفَارَقْتُهَا رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ».

۳۱۷۷: نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں مسلمان ہوا تو میرے نکاح میں پانچ عورتیں تھیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: ایک عورت سے جدا ہو جا اور چار کو اپنے ہاں رکھ لے چنانچہ ان میں سے ایک ہانچہ عورت جو تقریباً ساٹھ سال سے میری رفاقت میں تھی میں نے اس کو جدا کر دیا۔ (شرح السنہ)

۳۱۷۸- (۱۹) وَهْنُ الضَّحَّاكِ بْنِ فَيْرُوزَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَسْلَمْتُ وَتَحَنَّنِي أُخْتَانِ، قَالَ: اخْتَرِ أَيْتَهُمَا شِئْتَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۱۷۸: ضحاک بن فیروز سلمی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں مسلمان ہوا تو میرے نکاح میں دو بھنسی تھیں۔ آپ نے فرمایا: ان میں سے جس کو چاہو رکھ لو اور دوسری کو طلاق دے دو (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

۳۱۷۹- (۲۰) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَسْلَمْتُ امْرَأَةً، فَتَزَوَّجْتُ، فَجَاءَ زَوْجُهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ، وَعِلِمْتُ بِإِسْلَامِي. فَانْتَزَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ زَوْجِهَا الْآخِرِ، وَرَدَّهَا إِلَى زَوْجِهَا الْأَوَّلِ - وَفِي رِوَايَةٍ: إِنَّهُ قَالَ: إِنَّهَا أَسْلَمَتْ مَعِيَ، فَزَوَّجْتُهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۱۷۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک عورت مسلمان ہو گئی اس نے نکاح کر لیا اس کا خاوند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اس نے عرض کی، اے اللہ کے رسول! میں مسلمان ہو چکا تھا اور اس کو میرے اسلام لانے کا علم تھا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو دوسرے خاوند سے جھین لیا اور پہلے خاوند کی طرف لوٹایا اور ایک روایت میں ہے اس نے بتایا، وہ میرے ساتھ مسلمان ہوئی۔ آپ نے اس کو اس کی طرف لوٹا دیا (ابوداؤد)

۳۱۸۰- (۲۱) وَرَوَى فِي «شَرْحِ السَّنَةِ»: أَنَّ جَمَاعَةً مِنَ النِّسَاءِ رَذِهْنَ النَّبِيَّ ﷺ بِالنِّكَاحِ الْأَوَّلِ عَلَى أَزْوَاجِهِنَّ، عِنْدَ اجْتِمَاعِ الْإِسْلَامِيِّينَ بَعْدَ اخْتِلَابِ الدِّينِ وَالْأَدَارِ، مِنْهُنَّ بِنْتُ الْوَلِيدِ بْنِ مُغَيَّرَةَ، كَانَتْ تَحْتَ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ، فَاسْلَمَتْ يَوْمَ الْفَتْحِ، وَهَرَبَ زَوْجُهَا مِنَ الْإِسْلَامِ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ [رَسُولُ اللَّهِ ﷺ] - ابْنُ عَمِيهِ وَهَبُ بْنُ عُمَيْرٍ بِرِذَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَمَانًا لَصَفْوَانَ، فَلَمَّا قَدِمَ جَعَلَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَسْيِيرُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ - حَتَّى اسْلَمَ، فَاسْتَفَرَّتْ عِنْدَهُ، وَاسْلَمَتْ أُمُّ حَكِيمٍ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، امْرَأَةٌ عِكْرَمَةَ بْنِ أَبِي جَهْلٍ يَوْمَ الْفَتْحِ بِمَكَّةَ، وَهَرَبَ زَوْجُهَا مِنَ الْإِسْلَامِ، حَتَّى قَدِمَ الْيَمَنُ، فَارْتَحَلَتْ أُمُّ حَكِيمٍ، حَتَّى قَدِمَتْ عَلَيْهِ الْيَمَنُ، فَدَعَتْهُ إِلَى الْإِسْلَامِ، فَاسْلَمَ، فَتَبَتَا عَلَى نِكَاحِهِمَا. رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ مُرْسَلًا.

۳۱۸۰: شرح السنہ میں مروی ہے، عورتوں کی ایک جماعت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے نکاح کے ساتھ ان کے خاوندوں کے ہاں واپس کر دیا جب کہ دونوں اسلام لائے بعد اس کے کہ پہلے ان دونوں میں اسلام اور رہائش کا اختلاف تھا (یعنی وہ دار الاسلام میں تھیں اور ان کے خاوند مسلمان نہ تھے) ان میں ولید بن مغیرہ کی بیٹی صفوان بن امیہ کے نکاح میں تھی وہ فتح مکہ کے روز مسلمان ہوئی اور اس کا خاوند اسلام لانے سے بھاگ گیا چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب اس کے چچیرے بھائی وھب بن عمر کو اپنی چادر دے کر بھیجا۔ صفوان بن امیہ کو امن دی جب وہ آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو چار ماہ چلنے پھرنے کی اجازت دی یہاں تک کہ وہ مسلمان ہو گیا چنانچہ اس کی بیوی اس کے ہاں برقرار رہی اور اُمّ حکیم بنت حارث، کرمہ بن ابی جہل کی بیوی فتح مکہ کے روز مکہ مکرمہ میں مسلمان ہوئی اور اس کا خاوند اسلام سے بھاگ کر یمن چلا گیا چنانچہ ام حکیم یمن کا سفر کر کے وہاں پہنچی اور اس کو اسلام کی دعوت دی وہ مسلمان ہو گیا وہ دونوں اپنے (پہلے) نکاح پر قائم رہے (مالک نے ابن شہاب سے مرسل بیان کیا ہے)

وضاحت: اس حدیث کو امام بنوئی نے شرح السنہ میں بلا اسناد بیان کیا ہے (تفصیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۷۱)

الفصل الثالث

۳۱۸۱- (۲۲) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: حُرِّمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ، وَمِنْ الْقَبْرِ سَبْعٌ، ثُمَّ قُرَأَ: ﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ﴾... آيَةٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل : ۳۱۸۱ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نسب اور نکاح دونوں سے سات سات رشتے حرام ہوتے ہیں۔ بعد ازاں انہوں نے یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) ”تم پر حرام کی گئیں تمہاری مائیں.....“ (بخاری)

وضاحت : نسب سے ذیل کے رشتے حرام ہوتے ہیں۔

۱۔ ماں ۲۔ بیٹی ۳۔ بن ۴۔ پھوپھی ۵۔ خالہ ۶۔ بھینجی ۷۔ بھالی

اور نکاح سے ذیل کے رشتے حرام ہوتے ہیں۔

۱۔ ساس ۲۔ بیوی کے پہلے خاوند سے بیٹی لیکن جب بیوی کے ساتھ جملع کیا ہو ۳۔ بیٹے کی بیوی ۴۔ شادی شدہ عورت ۵۔ بیوی کی دہلی ۶۔ بیوی کے پہلے خاوند کی بیٹی کی بیٹی ۷۔ عورت اور اس کی پھوپھی یا عورت اور اس کی خالہ یا عورت کی بن کو جمع کرنا نیز رضای ماں اور رضای بن کو بھی حرام نکاح کے رشتوں میں شامل کیا گیا ہے نیز نسب اور نکاح سے مزید رشتے بھی حرام ہوتے ہیں تفصیل کے لیے دیکھیے۔

(فتح الباری جلد ۱ صفحہ ۱۵۳ - ۱۵۵)

۳۱۸۲- (۲۳) وَفَنَّ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً فَلَدَّخَلَ بِهَا، فَلَا يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُ ابْنَتِهَا. وَإِنْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَلْيَنْكِحْ ابْنَتَهَا، وَأَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً، فَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَنْكِحَ أُمَّهَا، دَخَلَ بِهَا أَوْ لَمْ يَدْخُلْ...» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ لَا يُصَحُّ مِنْ كَبْلِ إِسْنَادِهِ، إِنَّمَا رَوَاهُ ابْنُ لَهْيَعَةَ، وَالْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، وَهُمَا يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيثِ.

۳۱۸۲ : عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کسی عورت سے نکاح کیا اور اس کے ساتھ جماعت کی، اس کیلئے اس کی بیٹی سے نکاح جائز نہیں اور اگر اس کے ساتھ جماعت نہیں کی تو اس کی بیٹی سے نکاح درست ہے اور جس شخص نے کسی عورت سے نکاح کیا اس کیلئے اس کی ماں سے نکاح جائز نہیں چاہے بیوی کے ساتھ جماعت کی یا نہیں (ترمذی) امام ترمذی نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث سند کے لحاظ سے صحیح نہیں ہے۔ اس حدیث کو ابن لعیہ اور ثقی بن صبار نے عمرو بن شعیب سے روایت کیا ہے اور ان دونوں کو فن حدیث میں ضعیف سمجھا جاتا ہے۔

بَابُ الْمُبَاشَرَةِ

(بیویوں کے ساتھ صحبت کرنے کا بیان)

الفصل الأول

۳۱۸۳- (۱) عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ الْيَهُودُ تَقُولُ: إِذَا أَتَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ مِنْ دُبُرِهَا فَمِ قَبْلِهَا. كَانَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ، فَتَزَلَّتْ: «يَسْأَلُكُمْ حَرْثُ لَكُمْ فَأَتُوا حَرْثَكُمْ أَنْتُمْ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۱۸۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں 'یہودی کہا کرتے تھے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی سے اندامِ نرالی میں بیٹھ کر صحبت کرے گا تو بچہ بیٹھا پیدا ہو گا اس پر یہ آیت اتری ہے "تسألکم حرث لکم فاتوا حرثکم انتم" متفق علیہ۔ (بخاری، مسلم)

وضاحت: صحبت صرف عورت کی شرمگاہ میں جائز ہے خواہ کوئی بھی طریقہ اختیار کیا جائے البتہ پیچھے کی جانب یعنی پانچانہ کی جگہ میں لواطت ہے اور یہ حرام ہے (وللہ اعلم)

۳۱۸۴- (۲) وَهَنَهُ كُنَّا نَعْرِزُ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَزَادَ مُسْلِمٌ: فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ يَنْهِنَا.

۳۱۸۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں 'ہم منزل کرتے تھے اور قرآن پاک اترتا تھا (بخاری، مسلم) اور مسلم میں اضافہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا علم ہوا لیکن آپ نے ہمیں اس سے نہ روکا

وضاحت: منزل سے مقصود یہ ہے کہ نازل کے وقت عضوِ نرالی کو عورت کی شرمگاہ سے نکل لیا جائے اور "منی" کو عورت کی شرمگاہ سے باہر گر لیا جائے آئندہ ذکر ہوئے ولی احادیث کے مطوم سے مطوم ہوتا ہے کہ منزل نہ کیا جائے اس سے کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوتا اس لیے اس سے بچنا چاہیے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۸۸)

۳۱۸۵- (۳) وَهَنَهُ، قَالَ: إِنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: إِنَّ لِي جَارِيَةً هِيَ خَادِمَتُنَا، وَأَنَا أَطْوَفُ عَلَيْهَا، وَأَكْرَهُ أَنْ تَحْبِلَ فَقَالَ: «إِعْزِلْ عَنْهَا إِنْ شِئْتَ، فَإِنَّ سَيِّئَاتِهَا مَا قُبِرَ لَهَا»... فَلَبِثَ الرَّجُلُ، ثُمَّ أَتَاهُ، فَقَالَ: إِنَّ الْجَارِيَةَ قَدْ حَبِلَتْ. فَقَالَ: «قَدْ أَخْبَرْتُكَ أَنَّ سَيِّئَاتِهَا مَا قُبِرَ لَهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۸۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے کہا: میری ایک لوتیڑی ہے وہ ہماری خادمہ ہے اور میں اس سے صحبت کرتا ہوں اور میں اس کے حاملہ ہونے کو پسند نہیں کرتا۔ آپؐ نے فرمایا: تو چاہے تو اس سے عزل کر، لیکن جو تقدیر میں لکھا جا چکا ہے وہ ہو کر رہے گا (یعنی اگر اس کا حاملہ ہونا تقدیر میں لکھا جا چکا ہے تو تیرے عزل کرنے سے تقدیر بدل نہیں سکتی اس لئے عزل کی ضرورت نہیں) کچھ عرصہ بعد وہی شخص آیا اور بتایا کہ لوتیڑی تو حاملہ ہو چکی ہے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: میں نے تجھے بتا دیا تھا کہ اس کے حق میں جو تقدیر میں لکھا جا چکا ہے وہ ہو کر رہے گا (مسلم)

۳۱۸۶- (۴) وَهْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ، فَأَصْبَحْنَا سَبِيًّا مِّنْ سَبَى الْعَرَبِ، فَأَشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ، وَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ - ، وَاحْبَبْنَا الْعَزْلَ، فَأَرَدْنَا أَنْ نَعْزِلَ، وَقُلْنَا: نَعْزِلُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَظْهُرِنَا قَبْلَ أَنْ نَسْأَلَ؟ فَسَأَلَنَاهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: «مَا عَلَيْكُمْ أَلَّا تَفْعَلُوا، مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَاتِنَةٍ - إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، إِلَّا وَهِيَ كَاتِنَةٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۱۸۶: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ بنی المصطلق میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں نکلے ہمیں عرب قیدی دستیاب ہوئے ہم نے عورتوں (کے ساتھ جماعت) کی رغبت کی، جماعت سے دور رہنا ہمارے لئے مشکل ہو گیا چنانچہ ہم نے عزل کو اچھا سمجھا ہم نے چاہا کہ ہم عزل کریں (لیکن) ہم نے خیال کیا کہ ہم کیسے عزل کریں؟ جبکہ ہم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں کیوں نہ ہم آپؐ سے دریافت کریں چنانچہ ہم نے آپؐ سے اس کے بارے میں دریافت کیا آپؐ نے فرمایا: اگر تم عزل نہ کرو تو ہمیں کیا ہے؟ اس لئے کہ جو مدح قیامت تک وجود میں آئے ولی ہے وہ ضرور آکر رہے گی (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس حدیث میں بھی عزل کو مستحسن قرار نہیں دیا گیا بلکہ اس کے نہ کرنے کی ترمغیب موجود ہے۔

۳۱۸۷- (۵) وَهْنُهُ، قَالَ: سُبِّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْعَزْلِ. فَقَالَ: «مَا مِنْ كُلِّ الْمَاءِ يَكُونُ الْوَلَدُ، وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ خَلْقَ شَيْءٍ لَمْ يَمْنَعْهُ شَيْءٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۸۷: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ آپؐ نے فرمایا: مٹی سے ہر وقت تو بچہ پیدا نہیں ہوتا اور جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کو پیدا فرمانا چاہتا ہے تو کوئی اس کو روک نہیں سکتا (مسلم)

۳۱۸۸ - (۶) وَهْنٌ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ، فَقَالَ: ابْنِي أَعَزَلَ عَنِ امْرَأَتِي. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لِمَ تَفْعَلُ ذَلِكَ؟» فَقَالَ الرَّجُلُ: أَشْفَقْتُ عَلَى وَلَدِهَا — فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ كَانَ ذَلِكَ ضَارًّا ضَرًّا فَارِسَ وَالرُّومَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۸۸: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اس نے بیان کیا کہ میں اپنی عورت سے عزل کرتا ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا، تو عزل کس لئے کرتا ہے؟ اس شخص نے کہا، اس کے بچے کا ڈر ہے (جو دودھ پی رہا ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر دودھ پلانے کے دوران حمل ہو جائے (سے) کچھ ضرر ہوتا تو فارس اور روم کے لوگوں کو اس سے ضرر ہوتا (مسلم)

۳۱۸۹ - (۷) وَهْنٌ جَذَامَةٌ بَنَتْ وَهْبٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي أَنَابِسَ وَهُوَ يَقُولُ: «هَمَمْتُ أَنْ أَنْهِيَ عَنِ الْغَيْلَةِ —، فَتَنَظَرْتُ فِي الرُّومِ وَفَارِسَ، فَإِذَا هُمْ يُعْبِلُونَ أَوْلَادَهُمْ، فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ ذَلِكَ شَيْئًا». ثُمَّ سَأَلُوهُ عَنِ الْعَزْلِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ذَلِكَ الرَّوَادُ الْخَفِيُّ وَهِيَ ﴿وَإِذَا الْمَوْؤُودَةُ سُئِلَتْ﴾... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۸۹: جذامہ بنت وہب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ چند لوگوں کی موجودگی میں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی۔ آپ فرما رہے تھے، میں نے ارادہ کیا کہ دودھ پلانے کے زمانہ میں عورت سے جماع کو روک دوں لیکن جب میں نے رومیوں اور فارسیوں کو دیکھا کہ وہ اپنی عورتوں سے دودھ پلانے کے زمانہ میں جماع کرتے ہیں اور اس سے ان کی اولاد کو کچھ نقصان نہیں ہوتا (تو میں نے نہ روکا) اس کے بعد لوگوں نے آپ سے عزل کے بارہ میں سوال کیا۔ آپ نے فرمایا، یہ تو پوشیدہ طور پر زندہ انسان کو دفن کرنا ہے اور اس آیت میں اس کا ذکر ہے ”اور جب اس لڑکی سے جو زندہ دفن کی گئی تھی پوچھا جائے گا“

۳۱۹۰ - (۸) وَهْنٌ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَعْظَمَ الْأَمَانَةِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - وَفِي رِوَايَةٍ -: «إِنَّ مِنْ أَشْرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلُ يُقْضَىٰ إِلَىٰ أَمْرَاتِهِ وَتُفْضَىٰ إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۹۰: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن اللہ کے نزدیک بہت بڑی امانت اور ایک روایت میں ہے کہ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک بدترین مقام اس شخص کا ہے جو اپنی بیوی سے مباشرت کرتا ہے اور وہ اس کے ساتھ اس میں شریک ہوتی ہے پھر وہ اس کی پوشیدہ باتوں کو پھیلاتا ہے (مسلم)

الفصل الثانی

۳۱۹۱- (۹) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أُوْحِيََ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «نَسَاؤُكُمْ خَرَتْ لَكُمْ فَاتُّوا حَرَئَكُمْ» — آيَةٌ: «اقْبِلْ وَادْبِرْ، وَاتَّبِ الدُّبُرَ وَالْحَيْضَةَ»... رَوَاهُ الْبُزْمِذِيُّ.

دوسری فصل: ۳۱۹۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کی گئی "تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں تم اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو جاؤ۔" اگلی جانب سے آؤ (یا) کھجلی جانب سے آؤ (البتہ) پیٹھ سے اور حیض کی حالت میں (اندرام ٹٹلی سے بھی) احتراز کرو (تفہی، ابن ماجہ)

۳۱۹۲- (۱۰) وَهْنُ خُزَيْمَةَ بِنِ ثَابِتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْبِبُ مِنَ الْحَقِّ، لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَذْبَارِهِنَّ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۱۹۲: خُزَيْمَةُ بِنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ حق کے بیان کرنے سے شرم نہیں کرتا تم عورتوں کی (پیٹھ) میں جملع نہ کرو (احمد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

۳۱۹۳- (۱۱) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَلْعُونٌ مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ دَاوُدَ.

۳۱۹۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ملعون ہے جو اپنی بیوی کی (پیٹھ) میں جملع کرتا ہے (احمد، ابو داؤد)

۳۱۹۴- (۱۲) وَهْنُهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الَّذِي يَأْتِي امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِ»... رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ».

۳۱۹۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنی بیوی کی پیٹھ میں جملع کرتا ہے اللہ اس شخص کی جانب نظر (رحمت) نہیں فرمائے گا (شرح السنہ)

۳۱۹۵- (۱۳) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى رَجُلٍ أَتَى رَجُلًا أَوْ امْرَأَةً فِي الدُّبُرِ». رَوَاهُ الْبُزْمِذِيُّ.

۳۱۹۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اس شخص کی جانب نہیں دیکھے گا جو کسی مرد یا کسی عورت کی پیٹھ میں جملع کرتا ہے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۳۸)

۳۱۹۶- (۱۴) وَهَنُ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ سِرًّا، فَإِنَّ الْغِيلَ — يُدْرِكُ الْفَارِسَ فَيُدْعِيهِ عَنْ قَرْبِهِ. . . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۱۹۶: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے فرمایا، تم اپنی اولاد کو پوشیدہ طریقے سے قتل نہ کرو اس لئے کہ بچے کو دودھ پلانے کے دوران اس کی والدہ سے ہم بستری ہونا بچے کے جوان ہونے پر اس کو گھوڑے سے گرا دیتا ہے (ابوداؤد)

وضاحت: بچے کے دودھ پینے کے زمانے میں اس کی والدہ سے ہم بستری ہونے سے بچے کی صحت متاثر ہو سکتی ہے اور بچہ جواں سال ہونے کی عمر میں گھوڑے کی سواری پر کنٹرول نہیں کر پائے گا اور گھوڑا حیر رکاری کے عالم میں اس کو نیچے گرا دے گا۔ اس لئے آپ نے اس خدشہ کے پیش نظر اس سے روکا ہے اور یہ بھی تحریمی ہے اسی باب کی پہلی فصل میں جذامہ بنت دعب سے مروی حدیث میں ذکر ہے کہ آپ نے اس سے روکنے کا ارادہ فرمایا لیکن جب آپ نے روم و فارس کے لوگوں کا جائزہ لیا کہ ان کی صحت متاثر نہیں ہوتی تو آپ نے اس کو حرام قرار نہ دیا مقصود یہ ہے کہ جذامہ کی حدیث میں بھی تحریمی کا ارادہ ترک فرمایا اور اس حدیث میں بھی تحریمی ہے دونوں میں تضاد نہیں ہے۔ مناسب یہی ہے کہ اس سے بچاؤ اختیار کیا جائے البتہ مباح ہے (واللہ اعلم)

الفصل الثالث

۳۱۹۷- (۱۵) هَنَّ يُمَيْرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُعْزَلَ عَنِ الْحُرَّةِ إِلَّا بِإِذْنِهَا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

تیسری فصل: ۳۱۹۷: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آزاد عورت سے اس کی اجازت کے بغیر عزل نہ کیا جائے (ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں عبداللہ بن حمید راوی میں مقال ہے (الضعفاء الصغیر ص ۱۸۰، الجرح والتعديل جلد ۲ ص ۱۸۲، المعجمین جلد ۲ ص ۱۸۰، الضعفاء والمتروکین ص ۳۶۶، تاریخ الکبیر جلد ۲ ص ۵۷۳، میزان الاعتدال جلد ۲ ص ۲۷۵، تقریب التہذیب جلد ۲ ص ۳۳۳، ضعیف ابن ماجہ ص ۳۸)

بَابُ خِيَارِ الْمَمْلُوكِينَ

(غلام اور لونڈی کو آزاد کرنے کا بیان)

الفصل الأول

۳۱۹۸- (۱) عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهَا فِي بَرِيرَةَ -: «خُذِيهَا فَأَعْتِقِيهَا، وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا، فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَأَخْتَارَتْ نَفْسَهَا، وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يَخَيَّرَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل : ۳۱۹۸ : عروہ، عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بریرہ (لوہڑی) کے بارے میں فرمایا کہ آپ بریرہ کو آزاد کر دیں جب کہ اس وقت اس کا خاوند غلام تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو اختیار دیا تو اس نے اپنا نکاح ختم کر دیا لیکن اگر اس کا خاوند آزاد ہوتا تو آپ اس کو اختیار نہ دیتے (بخاری، مسلم)

۳۱۹۹- (۲) وَفِي ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا أَسْوَدَ، يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ؛ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَطُوفُ خَلْفَهَا فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ -، يَبْكِي وَدُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَى لِحْيَتِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْعَبَّاسِ: «يَا عَبَّاسُ! أَلَا تَعْجَبُ مِنْ جُبِّ مُغِيثٍ بَرِيرَةَ؟ وَمِنْ بُغْضِ بَرِيرَةَ مُغِيثًا؟» فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْ رَأَيْتَهُ» - فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: «إِنَّمَا أَسْفَعُ» قَالَتْ: لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۱۹۹ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بریرہ کا خاوند سیاہ قام غلام تھا اس کو مغیث کہہ کر پکارا جاتا تھا اب بھی میری آنکھوں کے سامنے وہ منظر دکھائی دے رہا ہے کہ جب وہ مدینہ منورہ کی گلیوں میں روتے ہوئے بریرہ کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا اور اس کے آنسو اس کی داڑھی پر بہہ رہے تھے اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا، اے عباس! تجھے تعجب لاحق نہیں ہو رہا ہے کہ مغیث کو بریرہ سے کس قدر محبت ہے؟ اور بریرہ کو اس سے کتنی نفرت ہے؟ (یہ منظر دیکھ کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا، اگر ممکن ہو تو اس سے (دوبارہ) رابطہ قائم کر لو۔ اس نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! کیا آپ مجھے حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا، میں تو سفارش کرتا ہوں۔ اس نے کہا، مجھے اس کی ضرورت نہیں (بخاری)

الفصل الثانی

۳۲۰۰ - (۳) **فَمِنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:** أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تُعْتِقَ مَمْلُوكَيْنِ لَهَا، زَوْجٌ - ، فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ، فَأَمَرَهَا أَنْ تَبْدَأَ بِالرَّجُلِ قَبْلَ الْمَرْأَةِ.. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل: ۳۲۰۰: عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارادہ کیا کہ وہ غلام اور لونڈی دونوں کو آزاد کرے۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپ نے انہیں حکم دیا کہ وہ غلام (خلوہ) کو پہلی لونڈی سے پہلے آزاد کرے (ابوداؤد، ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن عبدالرحمان ضعیف راوی ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۰) تنقیح الرواة جلد ۲ صفحہ ۲۰

۳۲۰۱ - (۴) **وَمِنْهَا:** أَنَّ بَرِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَتَقَتْ وَهِيَ عِنْدَ مُغِيثٍ، فَخَيْرَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ قَرَبَكَ فَلَا خِيَارَ لَكَ».. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۲۰۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بریرہ جب آزاد ہوئی تو وہ مغیث کے نکاح میں تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اختیار عطا فرمایا البتہ وضاحت کی کہ اگر اس اختیار کے دوران مغیث تیرے ساتھ ہم بستر ہو گیا تو تیرا اختیار ختم ہو جائے گا (ابوداؤد) یہ باب تیسری فصل سے خالی ہے۔

بَابُ الصَّدَاقِ (حق مہر کا بیان)

الفصل الأول

۳۲۰۲ - (۱) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ. فَقَامَتْ طَوِيلًا، فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! زَوِّجْنِيهَا إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ فِيهَا حَاجَةٌ. فَقَالَ: «هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصَدِّقُهَا؟» - قَالَ: مَا عِنْدِي إِلَّا إِزَارِي هَذَا. قَالَ: «فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حديدٍ» فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ؟» قَالَ: نَعَمْ، سُورَةٌ كَذَا وَسُورَةٌ كَذَا. فَقَالَ: «زَوِّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ». وَفِي رِوَايَةٍ، قَالَ: «وَانْطَلِقْ فَقَدْ زَوِّجْتُكَهَا، فَعَلِمَهَا مِنَ الْقُرْآنِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل : ۳۲۰۲ : سهل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اس نے عرض کیا 'اے اللہ کے رسول! میں نے خود کو آپ کے لئے جہ کر دیا ہے وہ کافی دیر کھڑی رہی تو ایک صحابی اٹھا اس نے عرض کی 'اے اللہ کے رسول! اگر آپ کہ اس کی ضرورت نہیں ہے تو آپ میرا اس عورت سے نکاح کرا دیں۔ آپ نے دریافت کیا 'تیرے پاس حق مردینے کے لئے کوئی چیز ہے؟ اس نے جواب دیا 'میرے پاس تو صرف میری یہ چادر ہے۔ آپ نے فرمایا 'تلاش کر! اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو۔ اس نے تلاش کیا لیکن اسے کچھ نہ مل سکا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا 'اچھا تجھے کچھ قرآن یاد ہے؟ اس نے کہا 'ہاں! مجھے لایں لایں سورتیں یاد ہیں۔ آپ نے فرمایا 'میں نے اس کے ساتھ تیرا نکاح کر دیا۔ حق مہر قرآن پاک کی سورتیں ہیں (اسے یاد کرا دے) اور ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا 'جا! میں نے اس کے ساتھ تیرا نکاح کر دیا ہے چنانچہ اس نے اس کو قرآن پاک پڑھایا (بخاری، مسلم)

وضاحت : حق مہر کم از کم کتنا ہو؟ شرعاً اس کا تعین نہیں ہے، حق مہر ایک درہم بلکہ اس سے بھی کم رکھا جا سکتا ہے جس پر خاوند بیوی کا اتفاق ہو جائے اس حدیث میں ایک عورت نے خود کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جہ کیا ہے یہ آپ کے ساتھ خاص ہے اس میں عمومیت نہیں ہے۔ بعض محدثین نے سورہ احزاب کی اس آیت سے (جس کا ترجمہ ہے کہ) 'نبی مومنوں پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں' سے استدلال کیا ہے کہ آپ بلا اجازت بھی کسی عورت کا نکاح کسی مرد سے کرا سکتے ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھیں (فتح الباری جلد ۵ صفحہ ۳۱۰)

۳۲۰۳- (۲) وَهْنُ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ: كَمْ كَانَ صَدَاقُ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَتْ: كَانَ صَدَاقُهُ لِأَزْوَاجِهِ ثِنْتِي عَشْرَةَ أَوْقِيَةً وَنَشًا. قَالَتْ: أَتَذَرِي مَا النَّشُ؟ قُلْتُ: لَا. قَالَتْ: نِصْفُ أَوْقِيَةٍ، فَبِئْسَ خَمْسِمِائَةً دِرْهَمٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَنُشٌّ بِالرَّفْعِ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ» وَفِي جَمِيعِ الْأَصُولِ.

۳۲۰۳: ابو سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عائشہ سے دریافت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ہر کتنا تھا؟ انہوں نے بیان کیا، آپ کی بیویوں کا حق ہر بارہ "اوقیہ" اور ایک "نش" تھا۔ (بھر) انہوں نے پوچھا، کیا تو جانتا ہے کہ "نش" کیا ہے؟ (ابو سلمہ کہتے ہیں) میں نے نبی میں جواب دیا (تو) انہوں نے بتایا، ایک "نش" نصف اوقیہ کے برابر ہے، اس طرح کل پانچ سو درہم ہوئے (مسلم) شرح السنہ اور دیگر تمام نسخوں میں لفظ "نش" پیش کے ساتھ ہے۔ وضاحت: آپ کی تمام بیویوں کا حق ہر پانچ سو درہم نہ تھا، البتہ اکثر بیویوں کا حق ہر اٹھ تا جبکہ نجاشی نے ام حبیبہ کو (۳۰۰۰) چار ہزار درہم حق مرد یا اور منیہ کا حق مہران کو آزاد کرنا تھا نیز اوقیہ سے مراد "حجازی اوقیہ" ہے جو قریباً چالیس درہم کے برابر ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۱)

الفصل الثانی

۳۲۰۴- (۳) هَنَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَلَا لَا تُغَالُوا صَدَقَةَ النِّسَاءِ -؛ فَإِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا وَتَقْوَىٰ عِنْدَ اللَّهِ، لَكَانَ أَوْلَاكُمْ بِهَا نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ مَا عَلِمْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَكَحَ شَيْئًا مِنْ نِسَائِهِ، وَلَا أَنْكَحَ شَيْئًا مِنْ بَنَاتِهِ عَلَى أَكْثَرِ مِنْ ثِنْتِي عَشْرَةَ أَوْقِيَةً. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ مَيْمُونٍ، وَابْنُ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل: ۳۲۰۳: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عورتوں کو زیادہ مقدار میں حق مرد نہ دے، اس لئے کہ اگر زیادہ مقدار میں دینا (اس) دنیا میں عزت کا باعث ہوتا اور اللہ کے ہاں پرہیزگاری (کا کام) ہوتا تو سب سے زیادہ اس کے مستحق نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہوتے، مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں علم نہیں کہ آپ نے کسی عورت سے نکاح کر کے ہوئے یا اپنی صاحبزادیوں کا نکاح کرتے وقت بارہ "اوقیہ" سے زیادہ مرد یا ہو (احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

وضاحت: شریعت میں حق مرد مقرر نہیں، آپ جس قدر چاہیں، حق مردیں۔ جہاں تک عمر رضی اللہ عنہ کے بیان کا تعلق ہے تو انہوں نے اس سے رجوع کر لیا تھا۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ ایک عورت نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ یہ پابندی نہیں لگا سکتے جب کہ سورت نساء میں اللہ پاک کا فرمان ہے کہ "تم نے پہلی بیوی کو بہت سا سامان

دے رکھا ہو“ عزّ نے فرمایا ایک عورت مجھ پر غالب آگئی۔ اے اللہ! مجھے معاف فرما، سب لوگ عزّ سے زیادہ سمجھ دار ہیں بعد ازاں عزّ واپس آئے، منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا، اے لوگو! میں نے تمہیں چار سو درہم سے زیادہ حق ہر دینے سے روکا تھا اب میں اعلان کرتا ہوں کہ تم لوگ جس قدر چاہو، حق مردود (تنطیع الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۱)

۳۲۰۵ - (۴) وَهْنُ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَعْطَى فِئَى صَدَاقِ امْرَأَتِهِ مِلَّةً كَفَيْهِ سَوِيْقًا أَوْ تَمَرًا فَقَدْ اسْتَحْلَ». . . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۲۰۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے اپنی عورت کو دلوں ہاتھ بھر کر ستویا کجور بطور مہر یا اس نے اس کو حلال کر لیا (ابوداؤد) وضاحت: حافظ ابن حجر نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔ اس حدیث سند میں موسیٰ بن مسلم راوی ضعیف ہے (فتح الباری جلد ۹ صفحہ ۳۸، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۰۶)

۳۳۰۶ - (۵۵) وَهْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي فِزَارَةَ تَزَوَّجَتْ عَلَى نَعْلَيْنِ. فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَرْضَيْتِ مِنْ نَفْسِكَ وَمَالِكَ بِنَعْلَيْنِ؟» قَالَتْ: نَعَمْ؛ فَأَجَازَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۳۰۶: عامر بن ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ بنو فزارہ کی ایک عورت نے حق مہر میں جوتا لے کر نکاح کر لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا، کیا تو خود کو اور اپنے مال کو جوڑے کے بدلے دینے پر رضامند ہے، اس نے اثبات میں جواب دیا، (تب) آپ نے اس نکاح کو نافذ فرمایا (ترمذی) وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں عامر بن عبید اللہ راوی مکر الحدیث ہے (اللطیل ومعرفة الرجال جلد ۱ صفحہ ۲۹۹، المجموع جلد ۲ صفحہ ۳۷، البحر والتحدیل جلد ۶ صفحہ ۹، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۵۳، تہذیب التہذیب جلد ۳۸۳، ارداء اللطیل جلد ۶ صفحہ ۳۳۶)

۳۲۰۷ - (۶) وَهْنُ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا شَيْئًا، وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتَّى مَاتَ. فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: لَهَا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَائِهَا، لَا وَكَسَ وَلَا شَطَطَ - ، وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ، وَلَهَا الْيَمْرَأَتُ. فَقَامَ مَعْقِلُ بْنُ سَنَانٍ الْأَشْجَعِيُّ، فَقَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَرُوعِ بِنْتِ وَاشِقِ امْرَأَةً مِثْلَ مَا قُضِيَتْ. فَفَرَّحَ بِهَا ابْنُ مَسْعُودٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَائِيُّ، وَالذَّارِمِيُّ.

۳۲۰۷: ملقمہ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ سے ایک شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جس نے کسی عورت سے نکاح کیا (اور) حق مہر کا قین نہیں ہوا نیز خاندان نے اس سے جماعت بھی نہیں کی، وہ پہلے ہی فوت ہو گیا؟ ابن مسعودؓ نے فرمایا، اس عورت کو اس کی (رفقاء) عورتوں کے برابر حق مہر ملے گا، کی بیشی نہ ہوگی۔ وہ عورت عدت گزارے نیز اس کو وراثت میں سے بھی حصہ ملے گا۔ (یہ سن کر) معقل بن سنان کھڑا ہوا، اس نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں سے ایک عورت بدمعہت و اشد کے بارے میں (بھی) اسی طرح کا فیصلہ فرمایا تھا۔ اس پر ابن مسعودؓ نے مسرت کا اظہار کیا (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، داری)۔

الفصل الثالث

۳۲۰۸- (۷) وَهَنَ أُمُّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ، فَمَاتَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ، فَزَوَّجَهَا النَّجَاشِيُّ النَّبِيُّ ﷺ وَأَمَّهَرَهَا عَنْهُ أَرْبَعَةَ آلَافٍ. وَفِي رَوَايَةٍ: أَرْبَعَةَ آلَافٍ دِرْهَمٍ، وَبَعَثَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَعَ شُرَحْبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

تیسری فصل: ۳۲۰۸: ام حبیبہ رضی اللہ عنہا عبد اللہ بن جحش کے نکاح میں تھیں۔ حبشہ کی سرزمین میں اس کا انتقال ہو گیا تو نجاشی نے اس کا نکاح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر دیا اور آپؐ کی جانب سے اس کو چار ہزار حق مہر دیا۔ ایک روایت میں چار ہزار درہم ہے اور شربیل بن حسنہ کی سمیت میں اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب بھیجا (ابوداؤد، نسائی)۔

وضاحت: مشکوٰۃ کے نسخوں میں ام حبیبہ کے پہلے شوہر کا نام عبد اللہ بن جحش مذکور ہے جو غلط ہے۔ اس کا نام عبید اللہ بن جحش تھا جو حبشہ میں نصرانی ہو کر مر گیا تھا (واللہ اعلم)۔

۳۲۰۹- (۸) وَهَنَ أَنَسُ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: تَزَوَّجَ أَبُو طَلْحَةَ أُمَّ سُلَيْمٍ، فَكَانَ صَدَاقَ مَا بَيْنَهُمَا الْإِسْلَامَ، أَسْلَمْتُ أُمَّ سُلَيْمٍ قَبْلَ أَبِي طَلْحَةَ، فَخَطَبَهَا فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ، فَإِنْ أَسْلَمْتُ نَكَحْتُكَ. فَاسْلَمَ، فَكَانَ صَدَاقَ مَا بَيْنَهُمَا. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۳۲۰۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ابو طلحہ نے ام سلیم سے نکاح کیا، حق مہر اسلام تھا۔ ام سلیم ابو طلحہ سے پہلے مشرف بہ اسلام ہوئیں تو ابو طلحہ نے اس کی جانب مقلی کا پیغام بھجوایا۔ اس نے بتایا کہ میں مسلمان ہو چکی ہوں اگر تو مسلمان ہو جائے تو میں تیرے ساتھ نکاح کر لیتی ہوں چنانچہ وہ مسلمان ہو گیا تو اسلام ہی ان کے درمیان حق مہر تھا (نسائی)۔

بَابُ الْوَلِيْمَةِ

(ولیمہ کا بیان)

الفصل الأول

۳۲۱۰ - (۱) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَثَرُ صُفْرَةٍ، فَقَالَ: «مَا هَذَا؟» قَالَ: إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَرَنِ نَوَافٍ مِنْ ذَهَبٍ. قَالَ: «بَارَكَ اللَّهُ لَكَ، أَوْلِمَ وَلَوْ بِشَاةٍ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل : ۳۲۱۰ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمان بن عوف پر زرد رنگ کا نشان دیکھا دریافت کیا، یہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا میں نے ایک عورت سے (بھوری) چھٹی کے برابر سونا حق مردے کر نکاح کیا ہے آپ نے فرمایا، تجھے مبارک ہو، ولیمہ کر، اگرچہ ایک بکری ہی ہو (بخاری، مسلم)

۳۲۱۱ - (۲) وَفَضْلُهُ، قَالَ: مَا أَوْلِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَحَدٍ مِّنْ نِّسَائِهِ مَا أَوْلِمَ عَلَى زَيْنَبَ، أَوْلِمَ بِشَاةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۱۱ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بیوی کا ولیمہ اس طرح کا نہیں کیا جس طرح کا زینب کا کیا، آپ نے اس کے ولیمہ پر بکری ذبح کی (بخاری، مسلم)

۳۲۱۲ - (۳) وَفَضْلُهُ، قَالَ: أَوْلِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَيْنَ بَنِي بَرْزَنْبَ بَنَاتِ جَحْشٍ فَأَشْبَعَ النَّاسَ خُبْرًا وَلَحْمًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۲۱۲ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب زینب بنت جحش کے ساتھ نکاح کیا، اسے لائے اور اس کا ولیمہ کیا تو حاضرین کو گوشت اور روٹی سے سیر کر دیا (بخاری)

۳۲۱۳ - (۴) وَفَضْلُهُ، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَتَزَوَّجَهَا، وَجَعَلَ عَتَقَهَا صَدَاقَهَا وَأَوْلِمَ عَلَيْهَا بِخَيْسٍ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۱۳ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کو آزاد کر کے اس سے نکاح

کیا اور اس کے آزاد کرنے کو اس کا حق مقرر دیا (۴) اس کے ولیمہ میں کھانا (کجور، پنیر اور گھی سے) تیار کروایا (بخاری، مسلم)

۳۲۱۴- (۵) وَهْنُهُ، قَالَ: أَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يُبْنَى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ، فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيمَتِهِ، وَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ، وَمَا كَانَ فِيهَا إِلَّا أَنْ أَمَرَ بِالْأَنْطَاعِ - فَبَسِطْتُ فَالِقَى عَلَيْهَا التَّمْرَ وَالْأَقِطَ وَالسَّمْنَ... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۲۱۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر لور میں منہ منورہ کے درمیان تین رات اکٹھے پذیر رہے۔ صفیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ آپ کا نکاح ہوا تھا چنانچہ میں نے دعوت ولیمہ کے لیے لوگوں کو مدعو کیا (لیکن) دعوت میں گوشت (دلی) نہ تھا (نظام) اس میں آپ کے ارشاد کے مطابق چڑے کا دسترخوان بچھایا گیا اس پر کجور، پنیر اور گھی رکھ دیا گیا (بخاری)

۳۲۱۵- (۶) وَهْنٌ صَفِيَّةُ بِنْتُ شَيْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَوْلَمَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيَّ بَعْضَ نِسَائِهِ بِمُدْنٍ مِنْ شَعْبٍ... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۲۱۵: صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعض بیویوں کا ولیمہ دہ "مد" جو سے کیا (بخاری)

وضاحت: "مد" ایک مکان ہے جس میں پونے گیارہ چمٹاک جو وغیرہ ملتے ہیں (ولمہ الم)

۳۲۱۶- (۷) وَهْنٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَأْتِهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: فَلْيُجِبْ، عُرْسًا كَانَ أَوْ نَحْوَهُ.

۳۲۱۶: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کو ولیمہ کی دعوت دی جائے تو اسے چاہیے کہ وہ دعوت ولیمہ میں شریک ہو (بخاری، مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ وہ دعوت قبول کرے خواہ نکاح کی دعوت ہو یا اس کے علاوہ کوئی اور دعوت ہو (البتہ غیر شرعی اجتماع نہ ہو)

۳۲۱۷- (۸) وَهْنٌ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ، فَإِنْ شَاءَ طَعِمَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۲۱۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کو کھانے کی دعوت دی جائے تو اسے چاہیے کہ قبول کرے (یعنی شریک ہونا چاہیے) پھر چاہے کھائے یا نہ کھائے (مسلم)

۳۲۱۸- (۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُدْعَى لَهَا الْأَغْنِيَاءُ وَيَتْرَكَ الْفُقَرَاءُ، وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ». متفق عليه.

۳۲۱۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سب سے برا کھانا، اس ولیمہ کا کھانا ہے جس میں مالدار لوگوں کو دعوت طعام دی گئی ہو اور فقیروں کو چھوڑ دیا گیا ہو اور جس شخص نے دعوت کو قبول نہ کیا اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی (بخاری، مسلم)

۳۲۱۹- (۱۰) وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُكْنَى أَبَا شُعَيْبٍ، كَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَامٌ، فَقَالَ: اصْنَعْ لِي طَعَامًا يَكْفِي خَمْسَةَ، لَعَلِّي أَدْعُو النَّبِيَّ ﷺ خَامِسَ خَمْسَةِ، فَصَنَعَ لَهُ طَعِيمًا —، ثُمَّ آتَاهُ فَدَعَاهُ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا أَبَا شُعَيْبٍ! إِنَّ رَجُلًا تَبِعْنَا، فَإِنْ شِئْتَ أَذْنْتُ لَهُ، وَإِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهُ» قَالَ: لَا، بَلْ أَذْنْتُ لَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۱۹: ابو مسعود انصاری بیان کرتے ہیں، ایک انصاری شخص کی کنیت ابو شعیب تھی اس کا غلام گوشت بنانے کا کام کرتا تھا اس نے اس سے کہا، پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کر، شاید میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے پر مدعو کروں آپ پانچویں ہوں گے۔ اس نے مختصر سا کھانا تیار کیا۔ بعد ازاں وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ کو کھانے کے لئے بلایا۔ آپ کے ساتھ ایک شخص (زائد) ہو لیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے (مذرت خواہانہ انداز میں) ذکر کیا کہ ایک شخص (بلا دعوت) ہمارے ساتھ آ گیا ہے اگر آپ پسند کریں تو ملے سے اجازت دیں اگر نہ اجازت دینا چاہیں تو مجھے آپ پسند کریں؟ اس نے عرض کیا، کوئی بات نہیں، میں اس کو اجازت دیتا ہوں (بخاری، مسلم)

الفصل الثانی

۳۲۲۰- (۱۱) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَوَّلَمَ عَلَى صَفِيَّةَ بَسْبُوقٍ وَنَمْرَ، زَوْاهُ أَحْمَدَ، وَابْنُ مَرْثَدٍ، وَابْنُ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

دوسری فصل: ۳۲۲۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ بَسْبُوقِی و نَمْرَ کے ولیمہ پر ستوا اور کھجوروں کا انتظام فرمایا (احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

۳۲۲۱- (۱۲) وَعَنْ سَفِينَةَ — أَنَّ رَجُلًا ضَافَ عَلَى بَنِي أَبِي طَالِبٍ —، فَصَنَعَ لَهُ

طَعَامًا، فَقَالَتْ فَاطِمَةُ: لَوْ دَعَوْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَكَلْ مَعَنَا، فَدَعَا، فَجَاءَ، فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى عِضَادَتِي الْبَابِ، فَرَأَى الْقِرَامَ - قَدْ ضُرِبَ - فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ، فَرَجَعَ. قَالَتْ فَاطِمَةُ: فَتَبِعْتُهُ -، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا رَدَّكَ؟ - قَالَ: «إِنَّهُ لَيْسَ لِي أَوْ لِنِسِي أَنْ يَدْخُلَ بَيْتًا مُزَوَّفًا». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۲۲۱: سفینہ (ام سلمہ کا غلام) بیان کرتا ہے کہ ایک شخص علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا مہمان بنا انہوں نے اس کے لئے کھانا تیار کیا۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے خیال کیا اگر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے پر مدعو کر لیں (تو) وہ بھی ہمارے ساتھ (کھانے میں) شریک ہو جائیں چنانچہ انہوں نے آپ کو کھانے کی دعوت دی، آپ تشریف لائے۔ ابھی آپ نے اپنے ہاتھ دروازے کی چوکت پر رکھے ہی تھے کہ آپ کی نظر گھر کے کونے میں ایک منقش پردے کے کپڑے پر پڑی تو آپ واپس لوٹ گئے فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا (اس پر) میں آپ کے پیچھے گئی اور میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ واپس کیوں آ گئے؟ آپ نے فرمایا: میرے لئے یا کسی پیغمبر کے لئے مناسب نہیں کہ وہ نقش و نگار والے گھر میں داخل ہو (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

۳۲۲۲ - (۱۳) وَمَنْ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ دُعِيَ فَلَمْ يَجِبْ فَقَدْ غَضِيَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، وَمَنْ دَخَلَ عَلَى غَيْرِ دَعْوَةٍ دَخَلَ سَارِقًا وَخَرَجَ مُغِيرًا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۲۲۲: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو (کسی دعوت میں) مدعو کیا جائے وہ دعوت قبول نہ کرے تو اس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی اور جو شخص بن بلائے (دعوت میں) شریک ہو گیا وہ چور (بن کر) داخل ہوا اور (کھانا) لوٹ کر واپس چلا گیا (ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابان بن طارق ہماری جمہول راوی ہے نیز درست بن زیاد راوی کی بیان کردہ حدیث قابل حجت نہیں ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۳، تنقیح الروایۃ جلد ۳ صفحہ ۲۳، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۶۸)

۳۲۲۳ - (۱۴) وَمَنْ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا اجْتَمَعَ الدَّاعِيَانِ - فَاجِبٌ أَقْرَبُهُمَا بَابًا، وَإِنْ سَبَقَ أَحَدُهُمَا فَاجِبٌ الَّذِي سَبَقَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ دَاوُدَ.

۳۲۲۳: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کسی شخص کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو دعوت دینے (والے) اکٹھے آ جائیں تو جس کا دروازہ قریب ہو، اس کی دعوت قبول کی جائے اور اگر

ایک پہلے آجائے تو پہلے آنے والے کی دعوت قبول کی جائے (احمد ابو داؤد)
وضاحت: اس حدیث کو حافظ ابن حجر نے اپنی کتاب تلخیص الحبیہ میں ضعیف کہا ہے (ضعیف ابو داؤد
صفحہ ۳۷۰)

۳۲۲۴- (۱۵) وَهْنُ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «طَعَامُ
أَوَّلِ يَوْمٍ - حَقٌّ، وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّانِي سُنَّةٌ، وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّلَاثِ سُمْعَةٌ، وَمَنْ سَمِعَ سَمِعَ اللَّهَ
بِهِ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۲۲۴: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلے روز (دوسرے کی) دعوت کرنا
لازم ہے اور دوسرے دن سنت ہے اور تیسرے دن ریاکاری ہے اور جو شخص شہرت چاہتا ہے اللہ اس کو رسوا کر دیتا ہے
(ترمذی)

وضاحت: امام ترمذی حدیث ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ یہ حدیث صرف زیاد بن عبد اللہ بکائی سے مروی
ہے اور وہ کثرت کے ساتھ غریب اور منکر روایات بیان کرتا ہے اور اگر اس حدیث کو صحیح ہادر کر لیا جائے تو تیسرے روز
اور اس کے بعد دیگر دنوں میں دعوت کو حرام قرار دینا پڑے گا اس لئے بھی یہ حدیث قائل قبول نہیں ہے جبکہ امام
بخاری نے صحیح بخاری میں بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یا دو دن کا تعین نہیں فرمایا۔ انہوں نے ترمذی
کی ذکر کردہ حدیث کے ضعف کی جانب اشارہ کیا ہے اور مسند ابو حنیفہ میں حسن سند کے ساتھ مروی ہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے صفیہ رضی اللہ عنہا کا دوسرے تین دن تک جاری رکھا (فتح الباری جلد ۱ صفحہ ۱۵۰)

۳۲۲۵- (۱۶) وَهْنُ عِكْرَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ طَعَامِ
الْمُبْتَارَيْنِ - أَنْ يُؤْكَلَ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سِنَةَ: وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ
النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا.

۳۲۲۵: عکرمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپس میں دو فخریہ دعوت
کرائے والوں کا کھانا تناول کرنے سے منع فرمایا (ابو داؤد) امام محی السنہ نے بیان کیا صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث عکرمہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل بیان کر رہا ہے۔

الفصل الثالث

۳۲۲۶- (۱۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
«الْمُبْتَارِيَانِ لَا يُجَابَانِ -، وَلَا يُؤْكَلُ طَعَامُهُمَا». قَالَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ: يَعْنِي الشُّعَارِضَيْنِ
بِالضِّيَافَةِ فَخْرًا وَرِيَاءً.

تیسری فصل : ۳۲۲۶ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نہ دو شخصوں کے درمیان ہونے والی فخریہ دعوت کو قبول کیا جائے اور نہ ہی ان کا کھانا تناول کیا جائے۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں مقصود وہ دو شخص ہیں جو فخر اور ریاکاری کے ساتھ دعوت میں مقابلہ کرتے ہیں (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت : امام احمد سے مراد احمد بیہقی ہیں، احمد بن حنبل نہیں۔ نیز یہ حدیث مرسل ہے اور اس کی سند صحیح ہے (احادیث صحیحہ جلد ۲ صفحہ ۲۰۳)

۳۲۲۷ - (۱۸) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ إِبْجَابَةِ الْفَاسِقِينَ.

۳۲۲۷ : عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاسقوں کی دعوت کھانے سے منع فرمایا ہے (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت : سند میں ابو مروان واسطی راوی کے حالات معلوم نہیں ہو سکے ہیں اور ابو عبد الرحمن سلمی حدیثیں وضع کیا کرتا تھا بہر حال حدیث کی سند ضعیف ہے (فیض القدیر صفحہ ۳۲۶)

۳۲۲۸ - (۱۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ عَلَى أَخِيهِ الْمُسْلِمِ، فَلْيَأْكُلْ مِنْ طَعَامِهِ، وَلَا يَسْأَلْ، وَيَشْرَبْ مِنْ شَرَابِهِ وَلَا يَسْأَلْ».

رَوَى الْأَحَادِيثُ الثَّلَاثَةُ النَّبِيَّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» وَقَالَ: هَذَا إِنْ صَحَّ فَلَا تَنْظَاهِرَ أَنَّ الْمُسْلِمَ لَا يُطْعَمُ وَلَا يُسْقَى إِلَّا مَا هُوَ حَلَالٌ عِنْدَهُ.

۳۲۲۸ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کوئی شخص جب اپنے مسلمان بھائی کے پاس جائے تو (دعوت دینے پر) اس کے کھانے میں شریک ہو جائے، دریافت نہ کرے۔ (اسی طرح) اس کے مشروب میں بھی شریک ہو جائے اور دریافت نہ کرے (بیہقی شعب الایمان)

نیز بیہقی نے وضاحت کی ہے کہ اگر یہ حدیث صحیح ہے تو اسے ظاہر پر محمول کیا جائے گا کہ مسلمان شخص اپنے بھائی کو جو کچھ کھائے اور پلائے گا وہ حلال ہی ہو گا (کیونکہ مومن کے بارے میں یہ بدگمانی ہرگز نہیں ہو سکتی کہ وہ حرام مل کمائے گا اور کھائے گا)

بَابُ الْقَسَمِ

(بیویوں کے ہاں شبِ باری میں باری کا بیان)

الفصل الأول

۳۲۲۹۔ (۱) **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَبِضَ عَنْ تِسْعِ نِسْوَةٍ، وَكَانَ يَقْسِمُ مِنْهُنَّ لِثَمَانٍ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

پہلی فصل : ۳۲۲۹ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نو بیویاں (چھوڑ کر) فوت ہوئے ان میں آٹھ بیویوں کی باری مقرر تھی (بخاری، مسلم)

وضاحت : آپ کے انتقال کے وقت آپ کی جو ازواج مطہرات بقید حیات تھیں، وہ عائشہ، حفصہ، سوہ، ام سلمہ، صفیہ، میمونہ، ام حبیبہ، زینب اور جویریہ رضی اللہ عنہن تھیں۔ ان میں سوہ نے اپنی باری عائشہ کو حبہ کر دی تھی (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۶)

۳۲۳۰۔ (۲) **وَعَنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ سَوْدَةَ لَمَّا كَبِرَتْ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَدْ جَعَلْتُ يَوْمِي مِنْكَ لِعَائِشَةَ. فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ يَوْمَيْنِ: يَوْمَهَا وَيَوْمَ سَوْدَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۳۲۳۰ : عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ جب سوہ بڑھی ہو گئیں تو انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں نے آپ کی جانب سے اپنی باری عائشہ کو حبہ کر دی ہے چنانچہ آپ عائشہ کے ہاں دو دن، ان کی اپنی باری اور سوہ کی باری کے دن رہا کرتے تھے (بخاری، مسلم)

۳۲۳۱۔ (۳) **وَمِنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَسْأَلُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ: «أَيْنَ أَنَا غَدًا؟ أَيْنَ أَنَا غَدًا؟» يُرِيدُ يَوْمَ عَائِشَةَ، فَأَذِنَ لَهُ أَنْ يَزُوجَهُ يَكُونُ حَيْثُ شَاءَ، فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ حَتَّى مَاتَ عِنْدَهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.**

۳۲۳۱ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرض الموت میں دریافت فرماتے کہ کل میری کس کے ہاں شبِ باری ہے؟ کل میں کس کے ہاں رات بسر کروں گا؟ آپ کا مقصد عائشہ کی باری تھا چنانچہ آپ کی بیویوں نے آپ کو اجازت عطا کر دی کہ آپ جہاں پسند کریں رہیں تو (پھر) آپ دفات تک عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رہے (بخاری)

۳۲۳۲- (۴) وَمِنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ، فَأَيَّتَهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۳۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر جانے کا ارادہ فرماتے تو بیویوں کی قرعہ اندازی فرماتے، جس بیوی کا قرعہ نکل آتا، اس کو اپنے ساتھ لے جاتے۔ (بخاری، مسلم)

۳۲۳۳- (۵) وَفَعْنُ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبَكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَقَسَمَ؛ وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَسَمَ — قَالَ أَبُو قِلَابَةَ: وَلَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ: إِنَّ أَنَسًا رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۳۳: ابو قلابہ، انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا، سنت یہ ہے کہ جب کوئی شخص بیوہ کے نکاح میں ہوتے ہوئے یا عورت سے نکاح کرے تو اس کے ہاں سات (راتیں) رہے پھر باری (کا نفاذ) کرے اور جب بیوہ سے نکاح کرے تو اس کے ہاں تین رات رہے، پھر باری چلائے۔ ابو قلابہ نے بیان کیا کہ اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ انس رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع بیان کیا ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: صحابی کا کسی بات کو ”من السنہ“ کہہ کر بیان کرنے سے مقصود مرفوع حدیث ہوتی ہے۔ (وللہ اعلم)

۳۲۳۴- (۶) وَفَعْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جِئَ تَزَوُّجَ أُمِّ سَلَمَةَ، وَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ قَالَتْ لَهَا: «لَيْسَ بِكَ عَلَى أَهْلِكَ هَوَانٌ، إِنَّ شَيْئًا سَبَعْتُ عِنْدَكَ وَسَبَعْتُ عِنْدَهُنَّ، وَإِنْ شِئْتُ ثَلَاثُ عِنْدَكَ وَذُرْتُ، قَالَتْ: ثَلَاثُ. وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّهُ قَالَ لَهَا: «لِلْبَكْرِ سَبْعٌ وَلِلثَّيِّبِ ثَلَاثُ». زَوَّاهُ مُسْلِمٌ.

۳۲۳۴: ابوبکر بن عبدالرحمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ام سلمہ سے نکاح کیا اور وہ آپ کے ہاں اقامت گزیریں ہوئیں تو آپ نے اس سے کہا کہ تو اپنے اہل خانہ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک دلیل نہیں ہے اگر تو چاہے تو میں سات راتیں تیرے ہاں مقیم رہتا ہوں، پھر مجھے دوسری بیویوں کے ہاں بھی سات راتیں بسر کرنا ہوں گی اور اگر تجھے پسند ہو تو میں تیرے ہاں تین راتیں گزاروں؟ پھر باری شروع کروں گا۔ انہوں نے کہا، آپ تین راتیں گزاریں (مسلم) اور ایک روایت میں ہے، آپ نے اس سے فرمایا، کنواری کا حق سات اور بیوہ کا حق تین راتیں ہے۔

الفصل الثانی

۳۲۳۵- (۷) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْسِمُ بَيْنَ نِسَائِهِ فَيَعْدِلُ، وَيَقُولُ: «اللَّهُمَّ هَذَا قَسَمِي فِيمَا أَمْلِكُ، فَلَا تَلْمِئْنِي فِيمَا تَمْلِكُ وَلَا أَمْلِكُ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَنُّيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل: ۳۲۳۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کی باریاں مقرر فرماتے اور انصاف کیا کرتے اور فرماتے: اے اللہ! اپنی بساط کے مطابق میں نے باریاں مقرر کی ہیں پس جس چیز پر حیرا اختیار ہے میرا میں ہے، اس پر مجھے ملامت نہ کرنا (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی) وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۱۰)

۳۲۳۶- (۸) وَعَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا كَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَأَتَانِ فَلَمْ يَعْدِلْ بَيْنَهُمَا، جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشِقُّهُ سَاقِطٌ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَنُّيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۲۳۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، اگر کسی شخص کے نکاح میں دو عورتیں ہیں اور وہ ان کے درمیان عدل نہیں کرتا تو وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کا ایک پہلو ناکارہ ہو گا (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

الفصل الثالث

۳۲۳۷- (۹) عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَنَازَةَ مَيِّمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، بِسَرَفٍ - فَقَالَ: هَذِهِ زَوْجَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا رَفَعْتُمْ نَعَشَهَا فَلَا تَزْعُرْ عَوْهَا - وَلَا تُزَلِّزُوهَا - وَارْفُقُوا بِهَا -، فَإِنَّهُ كَانَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تِسْعُ نِسْوَةٍ كَانَ يَقْسِمُ بَيْنَهُنَّ لَثَمَانٍ، وَلَا يَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ. قَالَ عَطَاءٌ: أَلَتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَقْسِمُ لَهَا بَلَّغْنَا أَنَّهَا صَفِيَّةٌ، وَكَانَتْ آخِرُهُنَّ مَوْتًا، مَاتَتْ بِالْمَدِينَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَقَالَ رَزِينٌ: قَالَ غَيْرُ عَطَاءٍ هِيَ سَوْدَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، وَهِيَ أَصَحُّ، وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ حِينَ أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طَلَاقَهَا، فَقَالَتْ لَهُ: أَمْسِكْنِي، قَدْ وَهَبْتُ يَوْمِي لِعَائِشَةَ، لَعَلِّي أَكُونُ مِنْ نِسَائِكَ فِي الْجَنَّةِ.

تیسری فصل : ۳۲۳۷ : عطاء بیان کرتے ہیں ہم کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی معیت میں سرف (مقام) میں میمونہ کے جنازے میں شریک ہوئے۔ ابن عباسؓ نے کہا، یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ (محترمہ) ہے جب تم اس کی میت کو کندھا دو تو تم تجلت سے کام نہ لینا اور نہ ہی اس کی لاش کو حرکت دینا (نیز) آرام کے ساتھ لے جانا۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں نو بیویاں تھیں، ان میں سے آٹھ بیویوں کی باریاں مقرر تھیں ایک بیوی کی باری نہ تھی (عطاء نے بیان کیا) جس عورت کی باری نہ تھی ہمیں معلوم ہوا کہ وہ صغیہ تھیں۔ وہ سب سے آخر میں فوت ہوئیں ان کی وفات مدینہ منورہ میں ہوئی (بخاری، مسلم)

رزین نے بیان کیا کہ عطاء کے علاوہ (روایت) کہتے ہیں، وہ سووہ تھیں اور یہی صحیح ہے۔ انہوں نے اپنی باری عائشہ رضی اللہ عنہا کو حبہ کر دی تھی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو طلاق دینے کا ارادہ کیا تو اس نے کہا، مجھے اپنے ہاں رکھیں میں نے اپنا دن عائشہؓ کو حبہ کر دیا ہے تاکہ شاید میں جنت میں آپؐ کی بیویوں میں شمار کی جاؤں۔ وضاحت : خیال رہے کہ جس عورت کی باری مقرر نہ تھی وہ سووہ تھیں صغیہ نہ تھیں۔ ابن جریر راوی جو عطاء سے بیان کرتا ہے اس کو وہم لاحق ہوا ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲)

بَابُ عَشْرَةِ النِّسَاءِ وَمَا لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنَ الْحُقُوقِ

(بیویوں کے ساتھ رہنے سہنے اور ہر ایک کے حقوق کا بیان)

الفصل الأول

۳۲۳۸ - (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اسْتَوْصُوا
بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ، وَإِنْ أَعْوَجَ شَيْءٌ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ - ، فَإِنْ ذَهَبَتْ
نَفْسُهُ كَسَرَتْهُ - ، وَإِنْ تَرَكَتْهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ، فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل : ۳۲۳۸ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورتوں کے
ساتھ بھلائی کا خیال کرو کیونکہ ان کی پیدائش پل سے ہوئی ہے اور پل کا سب سے زیادہ ٹیڑھا حصہ اس کے اوپر کا حصہ
ہے اگر آپ اس کو درست کرنا چاہیں گے تو توڑ دیں گے اور اگر اس کی حالت پر چھوڑ دیں تو اس کا ٹیڑھا پن باقی رہے
گا پس عورتوں کے ساتھ بھلائی کا خیال کیا کرو (بخاری، مسلم)

۳۲۳۹ - (۲) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ، لَنْ
تَسْتَقِيمَ لَكَ عَلَى طَرِيقَةٍ، فَإِنْ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَبِهَا عَوَجٌ، وَإِنْ ذَهَبَتْ نَفْسُهَا
كَسَرَتْهَا، وَكَسَرَهَا طَلَاقُهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۲۳۹ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ عورت پل سے پیدا ہوئی
ہے وہ آپ کے ساتھ کبھی ایک انداز پر قائم نہیں رہتی۔ اگر آپ اس سے فائدہ اٹھانا پسند کریں تو اس کے ٹیڑھے پن
کے ہوتے ہوئے فائدہ اٹھاتے رہیں اور اگر آپ اس کے ٹیڑھے پن کو سیدھا کرنا چاہیں گے تو اس کو توڑ دیں گے اور
اس کا توڑنا اس کو طلاق دینا ہے (مسلم)

وضاحت : عورت کی تخلیق پل سے ہوئی ہے اس سے مقصود مائی حوا ہیں جو آدم علیہ السلام کی پل سے پیدا
کی گئیں۔

۳۲۴۰ - (۳) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَفْرُكُ مُؤْمِنٌ مُّؤْمِنَةً، إِنْ كَرِهَ
مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا آخَرَ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ».

۳۲۳۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی مومن شخص اپنی مومن (بیوی) سے بغض نہ رکھے۔ اگر اس کی ایک عادت ناپسند ہوگی، تو اس کی کسی دوسری عادت کو وہ پسند بھی کرے گا (مسلم)

۳۲۴۱- (۴) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْلَا بَنُو إِسْرَائِيلَ لَمْ يَخْتَرِ - اللَّحْمُ، وَلَوْلَا حَوَاءُ لَمْ تَخُنْ أَثْنَى زَوْجِهَا الدَّهْرَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۳۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر بنو اسرائیل نہ ہوتے تو گوشت بدبودار نہ ہوتا اور اگر حوا (آدم علیہ السلام کی بیوی) نہ ہوتیں تو کوئی عورت اپنے خاوند کی کبھی بھی خیانت نہ کرتی (بخاری، مسلم)

وضاحت: بنو اسرائیل نے سلوی یعنی گوشت کا ذخیرہ کیا، زیادہ عرصہ گزرنے کی وجہ سے اس سے بدبو آنے لگی۔ انہیں گوشت کو محفوظ نہیں کرنا چاہیے تھا۔

۳۲۴۲- (۵) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَجْلِدُ أَحَدُكُمْ أَمْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ ثُمَّ يُجَامِعُهَا فِي آخِرِ الْيَوْمِ». وَفِي رِوَايَةٍ: «يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ فَيَجْلِدُ أَمْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ، فَلَعَلَّهُ يَضَاجِعُهَا فِي آخِرِ يَوْمِهِ». ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِي ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ، فَقَالَ: «لِمَ يَضْحَكُ أَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ؟». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۳۲: عبداللہ بن زعمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کوئی شخص اپنی عورت کو غلاموں کی مانند کوڑے نہ لگائے بعد ازاں دن کے آخری حصہ میں اس سے جماعت کرے اور ایک روایت میں ہے، تم میں سے ایک شخص اپنی بیوی کو کوڑے لگاتا ہے جیسے غلام کو کوڑے لگتے ہیں شاید اسے دن کے آخر میں اس سے جماعت کرنا پڑے بعد ازاں آپ نے ان کو "گوز" کی وجہ سے ہنسنے پر نصیحت کرتے ہوئے فرمایا، تم ایسے فعل پر کیوں ہنستے ہو؟ جو فعل تم خود بھی کرتے ہو (بخاری، مسلم)

وضاحت: حاتم ائمہ ایک صلح انسان گزرے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ میں بہو نہ تھا۔ ایک دن میری بیوی نے مجھ سے کوئی بات دریافت کی، جب وہ گفتگو کر رہی تھی تو اس کی ہوا آواز کے ساتھ خارج ہو گئی۔ حاتم کہتے ہیں کہ میں نے اپنی بیوی کی شرمندگی کا ازالہ کرتے ہوئے کہا کہ مجھے تمہاری بات سنائی نہیں دے رہی ہے، تم بلند آواز سے بات کرو گویا انہوں نے اپنی بیوی کو بلور کرنا چاہا کہ میری ہوا خارج ہونے کی آواز مجھے سنائی نہیں دی۔

(مرقاۃ شیعہ مشکوٰۃ ملا علی قاری)

۳۲۴۳- (۶) وَقَدْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ - عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، وَكَانَ ابْنِي صَوَاحِبٌ يَلْعَبُنَ مَعِي، فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِذَا دَخَلَ يَنْقَمِعُنَ - فَيَسْرِبُهُنَّ إِلَيَّ - ، فَيَلْعَبُنَ مَعِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۴۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں لڑکیوں کے ساتھ کھیل رہی ہوتی تھی اور میری سیلیاں بھی میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لاتے تو مارے شرم کے چھپ جاتیں تو آپ انہیں میری جانب بھیج دیتے (اور) وہ میرے ساتھ کھیتیں (بخاری، مسلم)

۳۲۴۴- (۷) وَمِنْهَا، قَالَتْ: وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، يَقُومُ عَلَى بَابِ حُجْرَتِي، وَالْحَبْشَةُ يَلْعَبُونَ بِالْجِرَابِ فِي الْمَسْجِدِ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتُرُنِي بِرِذَائِهِ، لَأَنْظُرَ إِلَى لَعِبِهِمْ بَيْنَ أَذُنَيْهِ وَعَائِقِهِ، ثُمَّ يَقُومُ مِنْ أَجَلِي حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّتِي أَنْصَرِفُ - ، فَاقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْخَدِثَةِ الْبَسَتْ الْخَرِيفَةَ عَلَى اللَّهْوِ ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۴۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں اللہ کی قسم! میں نے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے حجرہ کے دروازے میں کھڑے تھے اور حبشی لوگ مسجد (کے صحن) میں بیڑوں کے ساتھ کھیل رہے تھے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی چادر کے ساتھ ڈھانپ رکھا تھا تاکہ میں آپ کے کان اور کندھے کے درمیان سے ان کا کھیل دیکھوں، آپ میری وجہ سے کھڑے رہے آخر کار میں ہی کھیل دیکھنے سے (سیر ہو کر) واپس ہوتی، ذرا اندازہ لگائیں ایک کم عمر کھیل تلاش کی شوقین لڑکی کی شان... (بخاری، مسلم)

وضاحت: مطوم ہوا کہ عورت، اجنبی انسان کی جانب نظر اٹھا کر دیکھ سکتی ہے شرط یہ ہے کہ نظر شہوت سے خالی ہو، اسی طرح کھیل دیکھنا بھی جائز ہے اور مسجد کے صحن میں جماد کی پریکٹس کے لئے اسلحہ لے جانا بھی درست ہے (واللہ اعلم)

۳۲۴۵- (۸) وَمِنْهَا، قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتُ عَنِّي رَاضِيَةً، وَإِذَا كُنْتُ عَلَى غَضَبِي». فَقُلْتُ: مِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذَلِكَ؟ فَقَالَ: «إِذَا كُنْتُ عَنِّي رَاضِيَةً، فَإِنَّكَ تَقُولِينَ: لَا وَرَبَّ مُحَمَّدٍ، وَإِذَا كُنْتُ عَلَى غَضَبِي، قُلْتُ: لَا وَرَبَّ إِبْرَاهِيمَ». قَالَتْ: قُلْتُ: أَجَلُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا أَهْجُرُ إِلَّا إِسْمَكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۴۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (مقابلہ کرتے ہوئے) فرمایا: 'بلاشبہ مجھے علم ہے، جب تو مجھ پر خوش ہوتی ہے اور جب تو مجھ پر ناراض ہوتی ہے۔ میں نے عرض کیا، آپ کیسے پہچان

لیتے ہیں؟ آپ نے جواب دیا، جب تو مجھ پر خوش ہوتی ہے تو (مفتگو کے دوران) تو کہتی ہے، 'نہیں! محمد کے رب کی قسم، اور جب تو مجھ پر ناراض ہوتی ہے تو (دوران مفتگو) تو کہتی ہے، 'نہیں! ابراہیم کے رب کی قسم۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے کہا، اللہ کی قسم، اے اللہ کے رسول! آپ درست کہتے ہیں لیکن میں صرف آپ کا نام ہی چھوڑتی ہوں (بخاری، مسلم)

۳۲۴۶۔ (۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ، فَبَاتَ غَضَبًا؛ لَعْنَتُهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهَا، قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُو امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَتَأْبِي عَلَيْهِ، إِلَّا كَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ سَاجِدًا عَلَيْهَا حَتَّى يَرْضَى عَنْهَا».

۳۲۴۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب خاوند اپنی بیوی کو اپنے بستر پر آنے کی دعوت دے (اور) وہ انکار کر دے اور خاوند اس سے ناراض ہو کر رات بسر کرے تو صبح تک اس پر فرشتے لعنت بھیجے رہتے ہیں (بخاری، مسلم)

اور ان دونوں کی ایک روایت میں ہے۔ آپ نے فرمایا، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو خاوند اپنی بیوی کو اپنے بستر پر (آنے کی) دعوت دیتا ہے (اور) وہ انکار کر دیتی ہے تو جو آسمانوں میں ہے (یعنی اللہ پاک) اس پر اس وقت تک ناراض رہتے ہیں جب تک خاوند اس سے ناراض رہتا ہے۔

وضاحت: بیوی کے لیے ہرگز جائز نہیں کہ جب اس کا خاوند اسے جملع کے لیے بلائے تو وہ بلاعذر شرعی انکار کرے اور خاوند کو بھی چاہئے کہ وہ حد اعتدال سے کام لے (واللہ اعلم)

۳۲۴۷۔ (۱۰) وَعَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ لِي ضَرَّةً، فَهَلْ عَلَى جُنَاحٍ أَنْ تَشَبَعْتُ مِنْ زَوْجِي غَيْرَ الَّذِي يُعْطِينِي؟ - فَقَالَ: «الْمُتَشَبِعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ، كَلَابِسَ ثَوْبِي زُورًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۴۷: اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! بے شک میری ایک سوکن ہے، کیا مجھ پر گناہ ہو گا، اگر میں اپنے خاوند کے بارے میں غلط بیانی کرتے ہوئے (اپنی سوکن کے سامنے) اپنے خاوند کے ایسے عطیات کا ذکر کروں جو اس نے مجھ نہیں دیئے ہیں؟ آپ نے جواب دیا، وہ شخص جو ایسے عطیات کے لئے کا اٹھا کر لے کر ہے جو درحقیقت اسے نہیں ملے ہیں تو وہ اس شخص کی مانند گنہگار ہے جو سر تپا جھوٹا ہو۔ (بخاری، مسلم)

۳۲۴۸- (۱۱) **وَمَنْ أَنَسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: آتَى - رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا، وَكَانَتْ أَنْفَكْتُ رَجُلَهُ -، فَأَقَامَ فِي مَشْرُبَةٍ - تِسْعًا وَعَشْرِينَ لَيْلَةً، ثُمَّ نَزَلَ: فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! آتَيْتَ شَهْرًا. فَقَالَ: «إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعَشْرِينَ».** رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۲۴۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات سے ایک ماہ کے لئے قسم کھائی (کہ آپ ان سے الگ تھک رہیں گے) جب کہ آپ کے پاؤں (کا جوڑ) نکل گیا تھا۔ آپ اپنے بالاخانہ میں ۲۹ راتیں اقامت گزریں رہے بعد ازاں آپ (بیچے) اترے، صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے تو ایک ماہ کے لئے قسم اٹھائی تھی آپ نے فرمایا: 'میں نے کبھی ۲۹ (دن) کا بھی ہوتا ہے (بخاری)

۳۲۴۹- (۱۲) **وَمَنْ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَسْتَأْذِنُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَوَجَدَ النَّاسَ جُلُوسًا بِنَابِهِ لَمْ يُؤْذَنْ لِأَحَدٍ مِنْهُمْ. قَالَ: فَأَذِنَ لِأَبِي بَكْرٍ، فَدَخَلَ، ثُمَّ أَقْبَلَ عُمَرُ، فَاسْتَأْذَنَ، فَأَذِنَ لَهُ، فَوَجَدَ النَّبِيَّ ﷺ جَالِسًا حَوْلَهُ نِسَاءُؤُهُ، وَاجِمًا سَاكِتًا -، قَالَ: فَقُلْتُ: لَا أَقُولُنَّ شَيْئًا أَضْحِكُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَوْ رَأَيْتَ بِنْتَ خَارِجَةَ - سَأَلَتْنِي النَّفَقَةَ، فَقُمْتُ إِلَيْهَا فَوَجَّأْتُ عَنْقَهَا -، فَضَجَّكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَقَالَ: «هُنَّ حَوْلِي كَمَا تَرَى، يَسْأَلُنِي النَّفَقَةَ». فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى عَائِشَةَ يَجَأُ عَنْقَهَا وَقَامَ عُمَرُ إِلَى حَفْصَةَ يَجَأُ عَنْقَهَا -، كِلَاهُمَا يَقُولُ: تَسْأَلِينَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا لَيْسَ عِنْدَهُ؟ فَقُلْنَا: وَاللَّهِ لَا نَسْأَلُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا أَبَدًا لَيْسَ عِنْدَهُ، ثُمَّ اعْتَزَلَهُنَّ شَهْرًا، أَوْ تِسْعًا وَعَشْرِينَ، ثُمَّ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لَأَزْوَاجُكُمْ هِيَ حَتَّىٰ بَلَغَ لِّلْمُحْسِنَاتِ مِنكُمُ أَجْرًا عَظِيمًا﴾ - قَالَ: فَبَدَأَ بِعَائِشَةَ، فَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ! إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَعْرِضَ عَلَيْكَ أَمْرًا، أَحِبُّ أَنْ لَا تَعْجَلِي فِيهِ حَتَّىٰ تَسْتَشِيرِي أَبَوَيْكَ». قَالَتْ: وَمَا هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَتَلَا عَلَيْهَا الْآيَةَ. قَالَتْ: أَفَبِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَسْتَشِيرُ أَبَوَيَّ؟ بَلْ اخْتَارَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالذَّارُ الْآخِرَةُ، وَأَسْأَلُكَ أَنْ لَا تُخْبِرَ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِكَ بِالَّذِي قُلْتَ. قَالَ: «لَا تَسْأَلُنِي امْرَأَةً مِنْهُنَّ - إِلَّا أَخْبَرْتُهَا إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَتَعَيَّنْ مُعَيَّنًا -، وَلَا مُتَعَيَّنًا -، وَلَكِنْ يَتَعَيَّنُ مُعَلِّمًا مَيَّسَرًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.**

۳۲۴۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اجازت طلب کرنے آئے تو انہوں نے آپ کے دروازے پر کچھ صحابہ کرام کو پایا کہ انہیں آپ سے ملاقات کی اجازت نہیں ملی (راوی نے بیان کیا) جب ابوبکر صدیق کو اجازت ملی تو وہ اندر تشریف لے گئے بعد ازاں عمرؓ اجازت طلب کرنے

آئے ان کو بھی اجازت مل گئی (جب وہ اندر داخل ہوئے) تو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مشکین پایا آپ خاموش تھے آپ کے ارد گرد آپ کی بیویاں (بیٹھی) تھیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے (دل میں) سوچا کہ میں ایسی مشکو کروں جس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑیں چنانچہ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر خارجہ کی بیٹی (یعنی عتر کی بیوی) مجھ سے اخراجات کا مطالبہ کرتی تو میں اٹھ کر اس کی گردن پر پاؤں رکھ دیتا مگر کونسا مارتا (اس جملہ کو سن کر) آپ ہنکرائے اور بتایا کہ یہ میری بیویاں ہیں، انہوں نے میرے گرد گھیرا ڈال رکھا ہے۔ جیسا کہ آپ ملاحظہ کر رہے ہیں، مجھ سے اخراجات کا مطالبہ کر رہی ہیں چنانچہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عائشہ کی گردن دبانے کے لئے اٹھے اور عمر رضی اللہ عنہ حفصہ کی گردن دبانے کے لئے اٹھے وہ دونوں (تاراضگی کے عالم میں) کہہ رہے تھے: تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی چیزیں طلب کر رہی ہو جو آپ کے پاس نہیں ہیں تو انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی چیز کا مطالبہ نہیں کریں گی جو آپ کے پاس نہ ہوگی بعد ازاں آپ ان سے ایک ماہ یا اتیس دن الگ رہے اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ دو: اگر تم دنیا اور اس کی نعمت چاہتی ہو تو آؤ، میں تمہیں کچھ دے دلا کر بھلے طریقے سے رخصت کر دوں اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور دار آخرت کی طالب ہو تو جان لو کہ تم میں سے جو نیکو کار ہیں اللہ نے ان کے لئے بڑا اجر مہیا کر رکھا ہے۔

چنانچہ آپ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے آغاز کیا، آپ نے فرمایا: عائشہ! میں تمہارے سامنے ایک تجویز رکھتا ہوں، میں چاہتا ہوں کہ تجھے اس بارے میں جلدی نہیں کرنا چاہیے، جب تک تو اپنے والدین سے مشورہ نہ کر لے اس نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! وہ تجویز کیا ہے؟ آپ نے مذکورہ آیت تلاوت فرمائی۔ عائشہ نے جواب دیا: اے اللہ کے رسول! بھلا میں آپ کے بارے میں اپنے والدین سے مشورہ کروں؟ میں تو یقیناً اللہ کے رسول اور آخرت کو ترجیح دیتی ہوں، نیز میں آپ سے گزارش کرتی ہوں کہ آپ اپنی بیویوں میں سے کسی کو یہ بات نہ بتائیں کہ میں نے کیا کہا ہے۔ آپ نے فرمایا: اگر کوئی بیوی مجھ سے دریافت کرے گی تو میں اس کو ضرور بتاؤں گا۔ مجھے اللہ نے (لوگوں کو اور اپنے آپ کو) تکلیف میں ڈالنے کے لئے نہیں بھیجا بلکہ مجھے ایسا معلم بنا کر بھیجا ہے جو (لوگوں کے لئے) آسانیاں کرے والا ہے (مسلم)

۳۲۵۰- (۱۳) وَفِي عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أَغَارُ مِنَ اللَّائِي وَفِي أَنْفُسَهُنَّ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقُلْتُ: أَتَهْبُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا؟ فَلَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿تُرْجَى مَنْ تَشَاءُ مِنْهُمْ، وَتُؤْوَى إِلَيْكَ مِنْ تَشَاءُ، وَمَنْ ابْتَغَيْتَ مِنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ﴾. قُلْتُ: مَا أَرَى رَيْكَ - إِلَّا يُسَارِعُ فِي هَوَاكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَحَدِيثُ جَابِرٍ: «اتَّقُوا اللَّهَ فِي النِّسَاءِ» ذَكَرَ فِي «قِصَّةِ حَبَّةِ الزُّدَّاعِ».

۳۲۵۰ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں بن عورتوں پر فتنہ کرتی تھی جو خود کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جہ کرتی تھیں۔ میں سوچتی تھی، بھلا عورت خود کو جہ کر سکتی ہے؟ جب اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی

جس کا ترجمہ ہے) ”اور ہمیں یہ بھی اختیار ہے کہ جس بیوی کو چاہو علیحدہ رکھو اور جسے چاہو اپنے پاس رکھو اور جس کو اپنے علیحدہ کر دیا ہو“ (اور) اگر اس کو دوبارہ سے اپنے پاس بلاؤ تو تم پر کوئی گناہ نہیں“ (عائشہ فرماتی ہیں) تو میں نے بلا کما میں محسوس کرتی ہوں کہ آپ کا پروردگار آپ کو خوش رکھنے کو پسند فرماتا ہے (بخاری، مسلم) اور چاہے سے مروی حدیث جس میں ہے کہ ”عورتوں کے (حقوق کے) بارے میں اللہ سے ڈرو“ بحقہ الوداع کے واقعہ کا ذکر کی گئی ہے۔

الفصل الثانی

۳۲۵۱- (۱۴) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا كَانَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ. نَالَتْ: فَسَابَقَتْهُ فَسَبَقَتْهُ عَلَى رَجُلِي، فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ —، سَابَقَتْهُ فَسَبَقْتَنِي. قَالَ: «هَلِيمٌ بِئِلَٰكِ السَّبَقَةُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

سری فصل : ۳۲۵۱ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فاقہ میں تھیں۔ انہوں نے بیان کیا میں نے آپ سے دوڑ میں مقابلہ کیا تو میں آپ سے سبقت لے گئی جب میں یہ ہو گئی تو میں نے پھر آپ سے دوڑ میں مقابلہ کیا تو آپ مجھ سے سبقت لے گئے۔ آپ نے فرمایا: یہ اس کا بدلہ ہو یا (ابوداؤد)

۳۲۵۲- (۱۵) وَعَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِيهِ، وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي، وَإِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوهُ...» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۲۵۲ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے وہ شخص بہت اچھا ہے جو اپنے گھروالوں کے (حق میں) اچھا ہے اور میں اپنے اہل والوں کے لئے تم سب سے اچھا ہوں اور جب تمہارا وہی ساتھی فوت ہو جائے تو اس کے عیوب بیان نہ کیا کرو (ترمذی، دارمی)

۳۲۵۳- (۱۶) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى قَوْلِهِ: «وَلِأَهْلِي».

۳۲۵۳ : نیز ابن ماجہ نے اس حدیث کو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ”لا اهل“ کے لفظ تک بیان کیا ہے۔

۳۲۵۴- (۱۷) وَفَنَ أَنْبَسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمَرْءُ إِذَا سَلَّتْ خُمُسَهَا، وَصَامَتْ شَهْرَهَا، وَاحْتَصَنَتْ فَرْجَهَا، وَأَطَاعَتْ بَعْلَهَا —، فَلْتَدْخُلْ مِنْ أَيِّ بَوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ». رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ فِي «الْحَلِيَّةِ».

۳۲۵۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کوئی عورت پانچوں نمازیں ادا کرے، ماہ رمضان کے روزے رکھے، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی اطاعت کرے تو وہ جنت کے جس

دروازے سے داخل ہونا چاہے داخل ہو جائے (ابو نعیم فی الحلیہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یزید بن ابان رقاشی راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۰) تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۰)

۳۲۵۵- (۱۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ كُنْتُ أَمْرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ؛ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا»... رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

۳۲۵۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کسی (مغص) کو حکم ہوتا کہ وہ کسی مغص کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے (ترمذی)

۳۲۵۶- (۱۹) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ، دَخَلَتْ الْجَنَّةَ»... رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

۳۲۵۶: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو عورت فوت ہوئی اور اس کا خاوند اس سے خوش تھا تو وہ جنت میں داخل ہوگی (ترمذی)

۳۲۵۷- (۲۰) وَعَنْ طَلْحِ بْنِ عُبَيْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَهُ لِحَاجَتِهِ، فَلْتَاتِهِ وَإِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنَوُّرِ... رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

۳۲۵۷: طلحہ بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب خاوند اپنی بیوی کو جماع کے لئے بلائے تو اسے اس کے پاس جانا چاہیے اگرچہ وہ تنور پر ہو (ترمذی)

۳۲۵۸- (۲۱) وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا تُؤْذِي امْرَأَةً زَوْجَهَا—فِي الدُّنْيَا، إِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ: لَا تُؤْذِيهِ قَاتَلَكِ اللَّهُ، فَإِنَّمَا هُوَ عِنْدَكَ دَجِيلٌ»—يُوشِكُ أَنْ يُفَارِقَكَ إِلَيْنَا، رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۲۵۸: معاذ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا، جو بیوی اپنے خاوند کو دنیا میں تکلیف پہنچاتی ہے تو اس کی بیوی کو حوریں کہتی ہیں اس کو تکلیف نہ دے وہ تیرے پاس مہمان ہے، جلد ہی تجھ سے جدا ہو کر ہمارے پاس آئے گا (ترمذی، ابن ماجہ) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے۔

۳۲۵۹- (۲۲) وَفَنَّ حَكِيمُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْقَشِيرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا حَقُّ زَوْجَةٍ أَحَدِنَا عَلَيْهِ؟ قَالَ: «أَنْ تُطْعِمَهَا إِذَا طَعِمْتَ، وَتَكْسُوَهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ، وَلَا تُضْرِبَ الْوَجْهَ، وَلَا تُقَبِّحَ، وَلَا تَهْجُرَ إِلَّا فِي الْبَيْتِ»۔
زَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۲۵۹: حکیم بن معاویہ القشیری اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا، میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہماری بیویوں کے ہم پر کیا حقوق ہیں؟ آپؐ نے فرمایا، جب تو کھائے اس کو بھی کھلائے، جب تو اپنے لئے لباس تیار کرے تو اس کے لئے بھی لباس سلوائے، اس کے چہرے پر نہ مارے، نہ اسے گالیاں دے اور اگر وہ ناراض بھی ہو تو اسے گھر سے نہ نکالے (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ)

وضاحت: خاوند مناسب سمجھے تو اس گھر کی سکونت چھوڑ کر دوسرے گھر میں چلا جائے اس کا بھی جواز ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ازواج مطہرات سے قسم کھائی تھی تو بالا خانے میں نخل ہو گئے تھے نیز جب چہرے پر مارنے سے منع کیا ہے تو معلوم ہوا کہ چہرے کے علاوہ دوسرے بدن پر مارنا درست ہے نیز اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد ص ۷۴۹)

۳۲۶۰- (۲۳) وَفَنَّ لَقِيطُ بْنُ صَبْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ لِي إِمْرَأَةٌ فِي لِسَانِهَا شَيْءٌ - يَعْنِي الْبَذَاءَ - قَالَ: «طَلِّقْهَا». قُلْتُ: إِنْ لِي مِنْهَا وَلَدًا، وَلَهَا صُحْبَةٌ. قَالَ: «فَمُرَّهَا يَقُولُ عِظْهَا» (فَإِنْ يَكُ فِيهَا خَيْرٌ فَسَتَقْبَلُ، وَلَا تُضْضِرُّنَّ طَعْنَتَكَ - ضَرْبُكَ أَمِيَّتَكَ) ... زَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۲۶۰: لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے آپؐ سے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! میری بیوی کی زبان میں قس کھائی ہے؟ آپؐ نے فرمایا، اس کو طلاق دے دے۔ میں نے عرض کیا، اس سے میری اولاد ہے اور اس کے ساتھ دیرینہ رفاقت بھی ہے؟ آپؐ نے فرمایا، اس کو نصیحت کر، اگر اس میں خیر کا پہلو ہو تو وہ تیری نصیحت کو قبول کر لے گی اور اپنی بیوی کو لوٹنے کی طرح نہ مار (ابوداؤد)

۳۲۶۱- (۲۴) وَفَنَّ إِبَائِسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

«لَا تَضْرِبُوا إِمَاءَ اللَّهِ» فَجَاءَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ذُبُرُنِ النِّسَاءَ عَلَى أَزْوَاجِهِنَّ —
فَرُخِّصَ فِي ضَرْبِهِنَّ، فَأَطَافَ بِأَلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نِسَاءً كَثِيرٌ يَشْكُونُ أَزْوَاجَهُنَّ. فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَقَدْ طَافَ بِأَلِ مُحَمَّدٍ نِسَاءً كَثِيرٌ، يَشْكُونُ أَزْوَاجَهُنَّ —، لَيْسَ أَوْلَيْكَ
بِخِيَارِكُمْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۳۲: ایسا بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی بندویں (یعنی اپنی بیویوں) کو
مت مارو تو مہر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے اور بیان کیا: بیویاں اپنے خاوندوں پر غالب
آگئی ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پہنچنے کی اجازت عطا کی۔ چنانچہ عورتیں کثرت کے ساتھ آپ کی
ازواج مطہرات کے پاس پہنچیں وہ اپنے خاوندوں کا ٹکڑہ کر رہی تھیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: محمد
(صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیویوں کے پاس کثرت کے ساتھ عورتیں جمع ہو گئی ہیں وہ اپنے خاوندوں کا ٹکڑہ کر رہی ہیں تم
میں ایسے لوگ (جو ظالم ہیں) اچھے اخلاق والے نہیں ہیں (ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی)

۳۲۶۲- (۲۵) وَهْنُ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَ مِنَّا
مَنْ خَبَبَ — امْرَأَةً عَلَى زَوْجِهَا، أَوْ عَبْدًا عَلَى سَيِّدِهِ»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص (ہمارے
تابعداروں) میں سے نہیں ہے جو کسی عورت کو اس کے خاوند کے خلاف یا کسی غلام کو اس کے مالک کے خلاف بھڑکاتا
ہے (ابوداؤد)

۳۲۶۳- (۲۶) وَهْنُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ مِنْ
أَكْمَلِ الْمُؤْمِنِينَ إِيْمَانًا أَحْسَنَهُمْ خُلُقًا، وَالْأَطْفَنَهُمْ بِأَهْلِيهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۳۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ ان لوگوں کا ایمان کامل
ہے جن کے اخلاق اچھے ہیں اور جو اپنے ال و عیال کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرتے ہیں (ترمذی)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۴۷۳)

۳۲۶۴- (۲۷) وَهْنُ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَكْمَلُ
الْمُؤْمِنِينَ إِيْمَانًا أَحْسَنَهُمْ خُلُقًا، وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِبَنَاتِهِمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ إِلَى قَوْلِهِ «خُلُقًا».

۳۲۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جن لوگوں کے اخلاق اچھے ہیں، ان کا ایمان کمال ہے اور تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو اپنی بیویوں کے ساتھ اچھے ہیں (ترمذی) امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوداؤد نے اس حدیث کو اس کے قول ”خلقا“ تک بیان کیا ہے۔

۳۲۶۵- (۲۸) وَهْنٌ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ، أَوْ حُتَيْنَ، وَفِي سَهْوَتِهَا - سِتْرٌ، فَهَبْتُ رِبْعَ فَكَشَفْتُ نَاحِيَةَ السِّتْرِ عَنْ بَنَاتِ لِعَائِشَةَ لَعِبَ، فَقَالَ: «مَا هَذَا يَا عَائِشَةُ؟» قَالَتْ: بَنَاتِي. وَرَأَى بَيْنَهُنَّ فَرَسًا لَهُ جَنَاحَانِ مِنْ رِقَاعٍ، فَقَالَ: «مَا هَذَا الَّذِي أَرَى وَسَطَهُنَّ؟» قَالَتْ: فَرَسٌ. قَالَ: «وَمَا الَّذِي عَلَيْهِ؟» قَالَتْ: جَنَاحَانِ. قَالَ: «فَرَسٌ لَهُ جَنَاحَانِ؟» قَالَتْ: أَمَا سَمِعْتَ أَنَّ لِسُلَيْمَانَ خَيْلًا لَهَا أَجْنَحَةٌ؟ قَالَتْ: فَضَحِكْتُ حَتَّى رَأَيْتُ نَوَاجِذَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۲۳۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ تبوک یا جنگ حنین سے واپس لوٹے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کے جہرہ کے طلاق پر پردہ پڑا ہوا تھا۔ ہوا چلی تو اس سے پردے کا کنارہ سرکا تو عائشہ رضی اللہ عنہا کی گزیاں نظر آئیں۔ آپؐ نے دریافت کیا، اے عائشہ! یہ کیا ہیں؟ انہوں نے کہا، میری گزیاں ہیں۔ اس دوران آپؐ نے ان کے درمیان ایک گھوڑا دیکھا جس کے کپڑے کے کھڑوں سے بنے ہوئے دو پر تھے۔ آپؐ نے پوچھا، گزریوں کے درمیان یہ کیا ہے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا یہ گھوڑا ہے، آپؐ نے دریافت کیا، گھوڑے کے اوپر کیا ہے؟ انہوں نے بتایا، دو پر ہیں۔ عائشہ نے کہا، کیا آپؐ نے نہیں سنا کہ سلیمان علیہ السلام کے پاس دو گھوڑے تھے جن کے پر تھے۔ یہ سن کر آپؐ ہنس پڑے یہاں تک کہ میں نے آپؐ کی کچلیوں کا مشاہدہ کیا (ابوداؤد)

وضاحت: جن گزریوں کے ساتھ چھوٹی بچیاں کھیلتی ہیں ان کی تصویریں واضح نہیں ہوتیں اور نہ ہی ان کا احرام ہوتا ہے بلکہ اختلاف ہوتا ہے۔ اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں کیا اس لئے ان کا تیار کرنا درنا بالغ بچیوں کا ان کے ساتھ کھیلتا جائز ہے (واللہ اعلم)

الفصل الثالث

۳۲۶۶- (۲۹) هَنَّ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: آتَيْتُ الْجَبْرَةَ - فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانَ - لَهُمْ، فَقُلْتُ: لِمَ تَسْجُدُونَ لِلْمَرْزُبَانِ؟ لَمْ يَسْجُدْ لَهُ، فَاتَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: إِنِّي آتَيْتُ الْجَبْرَةَ، فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانَ لَهُمْ، فَأَنْتَ أَحَقُّ بِأَنْ يَسْجُدَ لَكَ. فَقَالَ لِي: «أَرَأَيْتَ لَوْ مَرَرْتُ بِقَبْرِى أَكُنْتُ تَسْجُدُ لَهُ؟» فَقُلْتُ: لَا. فَقَالَ: «لَا تَفْعَلُوا، لَوْ كُنْتُ أَمْرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ النِّسَاءَ أَنْ يَسْجُدْنَ لِأَزْوَاجِهِنَّ، لِمَا جَعَلَ

اللَّهُ لَهُمْ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

تیسری فصل: ۳۲۶۶: قیس بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں ”حیرہ“ شہر میں گیا، میں نے (وہاں) لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں، میں نے محسوس کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ حقدار ہیں کہ انہیں سجدہ کیا جائے چنانچہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے بیان کیا کہ میں حیرہ شہر گیا تھا میں نے دیکھا کہ لوگ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں چنانچہ آپ زیادہ حقدار ہیں کہ آپ کو سجدہ کیا جائے آپ نے مجھے مع غلبہ کیا اور فرمایا، تو یہ بتا کہ جب کبھی (میری وفات کے بعد) حیرا گزر میری قبر کے پاس سے ہو تو کیا تو (میری) قبر کو سجدہ کرے گا؟ میں نے نفی میں جواب دیا، آپ نے فرمایا، (اب بھی) مجھے سجدہ نہ کرو، اگر میں کسی شخص کو حکم دیتا کہ وہ کسی شخص کو سجدہ کرے تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں۔ اس لئے کہ اللہ نے خاوندوں کو عورتوں پر ایک مقام عطا کیا ہے (ابوداؤد)

وضاحت: حدیث کی سند میں شریک بن عبد اللہ راوی کا حافض صحیح نہ تھا (مکتوۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۷۷۵)

۳۲۶۷- (۳۰) وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ.

۳۲۶۷: نیز احمد نے اس حدیث کو معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۳۲۶۸- (۳۱) وَهَنْ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يُسْأَلُ الرَّجُلُ فِيمَا ضَرَبَ امْرَأَتَهُ عَلَيْهِ»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۲۶۸: عمر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے حکم دیا، خاوند سے دریافت نہ کیا

جائے کہ اس نے اپنی بیوی کو کیوں پیٹا ہے؟ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں عبد الرحمن مہدی کوئی راوی ضعیف ہے (ارواء الغلیل ۲۰۳۳)

الاحادیث الضعیفہ ۳۷۷۶، ضعیف الجامع الصغیر ۶۳۱۸، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۸)

۳۲۶۹- (۳۲) وَهَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ عِنْدَهُ، فَقَالَتْ: زَوْجِي صَفْوَانُ بْنُ الْمُعْطَلِ يَضْرِبُنِي إِذَا صَلَّيْتُ، وَيَقْطِرُنِي إِذَا صُمْتُ -، وَلَا يُصَلِّيَ الْفَجْرَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ. قَالَ: وَصَفْوَانُ عِنْدَهُ: قَالَ: فَسَأَلَهُ عَمَّا قَالَتْ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَمَا قَوْلُهَا: يَضْرِبُنِي إِذَا صَلَّيْتُ؛ فَإِنَّهَا تَقْرَأُ بِسُورَتَيْنِ وَقَدْ نَهَيْتُهَا، قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ كَانَتْ سُورَةٌ وَاحِدَةٌ لَكَفَيْتِ النَّاسَ». قَالَ: وَأَمَا قَوْلُهَا:

يَقْطُرْنِي إِذَا صُمْتُ؛ فَإِنَّهَا تَنْطَلِقُ تَصُومُ وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ؛ فَلَا أَصْبِرُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَصُومُ امْرَأَةٌ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا» وَأَمَّا قَوْلُهَا: إِنِّي لَا أَصْلِي حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ؛ فَأَنَا أَهْلُ بَيْتٍ قَدْ عُرِفَ لَنَا ذَلِكَ، لَا نَكَادُ نَسْتَيْقِظُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ — قَالَ: «فَإِذَا اسْتَيْقَظْتَ يَا صَفْوَانُ! فَصَلِّ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۲۶۹: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچی جب کہ ہم آپ کے پاس تھے، اس نے (اپنے خاوند) صفوان بن معطل کی شکایت کی کہ جب میں نماز ادا کرتی ہوں تو وہ مجھے مارتا ہے اور جب میں روزے سے ہوتی ہوں تو وہ میرا روزہ افطار کرا دیتا ہے اور سورج نکلنے کے بعد صبح کی نماز پڑھتا ہے (راوی بیان کرتا ہے) کہ اس کا خاوند صفوان بھی مجلس میں ہی تھا آپ نے اس کی بیوی کی شکایت کے بارے میں اس سے دریافت کیا؟ اس نے بتایا، اے اللہ کے رسول! یہ جو کہتی ہے کہ جب (وہ) نماز پڑھتی ہے تو میں اسے پھینتا ہوں تو اس کا سبب یہ ہے کہ یہ (بیوی) سورتیں تلاوت کرتی ہے۔ جب کہ میں نے اس کو اس سے منع کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر ایک ہی سورت ہوتی تو لوگوں کو کافی ہوتی یعنی تجھے بی سورتوں کی تلاوت سے احتراز کرنا چاہیے۔ صفوان نے کہا، یہ جو کہتی ہے کہ جب میں روزہ رکھتی ہوں تو میرا روزہ افطار کرا دیتا ہے، اس کا سبب یہ ہے کہ یہ مسلسل روزے رکھنے لگ جاتی ہے جب کہ میں جواں آدمی ہوں، مجھ سے صبر نہیں ہو سکتا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر (ظنی) روزے نہیں رکھ سکتی اور یہ جو کہتی ہے کہ میں سورج طلوع ہونے کے بعد صبح کی نماز پڑھتا ہوں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے خاندان کے بارہ میں یہ بات معروف ہے کہ جب تک سورج طلوع نہ ہو جائے ہم بیدار ہی نہیں ہوتے۔ آپ نے فرمایا، اے صفوان! جب تو بیدار ہو جب نماز پڑھ لیا کر (ابوداؤد، ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی صحت پر بحث کرتے ہوئے حافظ ابن حجرؒ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ اس حدیث کے اس جملہ کہ ”آپ نے اس کی معذرت قبول کرتے ہوئے فرمایا“ جب تم نیند سے بیدار ہو جاؤ تو اس وقت نماز ادا کرو“ اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ اب ہر شخص کو اجازت دی جائے جس کا معاملہ اس کے مشابہ ہے۔ دراصل خاص مضمرات کے پیش نظر اس شخص کو وقتی طور پر اجازت دی گئی تھی اور اس طرح کے واقعہ کو جس میں احتمالات کی گنجائش ہو، کو عموم پر محمول نہیں کرنا چاہیئے (فتح الباری جلد ۷ صفحہ ۷۵-۷۶)

۳۲۷۰ - (۲۳) وَهَنَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ، فَجَاءَ بَعِيرٌ فَسَجَدَ لَهُ، فَقَالَ أَصْحَابُهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! تَسْجُدُ لَكَ الْبَهَائِمُ وَالشَّجَرُ؛ فَتَنْحَنُّ أَحَقُّ أَنْ تَسْجُدَ لَكَ. فَقَالَ: «اعْبُدُوا رَبَّكُمْ، وَاکْرُمُوا أَخَاكُمْ، وَلَوْ كُنْتُ أَمْرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا، وَلَوْ أَمَرَهَا أَنْ تَقْلُ مِنْ جَبَلٍ أَصْفَرَ إِلَى جَبَلٍ أَسْوَدَ، وَمِنْ جَبَلٍ أَسْوَدَ إِلَى جَبَلٍ أَيْضَ؛ كَانَ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تَفْعَلَهُ»... رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۳۲۷۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین اور انصار (صحابہ کرام) کی جماعت میں تھے ایک اونٹ کیا اس نے آپ کو سجدہ کیا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! جب آپ کو چارپائے اور درخت سجدہ کرتے ہیں تو ہم زیادہ لائق ہیں کہ آپ کو سجدہ کریں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے رب کی عبادت کرو اور اپنے بھائی کی عزت کرو۔ اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ کسی شخص کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے اور اگر خاوند اس کو حکم دے کہ وہ زرد رنگ (کے پتھروں کے) پہاڑ سے سیاہ رنگ (کے پتھروں کے) پہاڑ کی جانب اور سیاہ رنگ (کے پتھروں کے) پہاڑ سے سفید رنگ (کے پتھروں کے) پہاڑ کی جانب پتھر نقل کرے تو اس کے یہی لائق تھا کہ وہ یہ کام خزانجام دے (احمد)

وضاحت: اونٹ کا آپ کو سجدہ کرنا قدرت الہیہ کی تسخیر کے ساتھ ہے اور یہ آپ کا معجزہ ہے۔

(تفہیم الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۴)

۳۲۷۱- (۳۴) وَفَنَّ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ثَلَاثَةٌ لَا تَقْبَلُ لَهُمْ صَلَاةٌ، وَلَا يُصْعَدُ لَهُمْ حَسَنَةٌ: الْعَبْدُ الْآبِقُ — حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى مَوْلَاهُ فَيَضَعَ يَدَهُ فِي أَيْدِيهِمْ، وَالْمَرْأَةُ السَّاحِطُ عَلَيْهَا زَوْجُهَا، وَالسُّكْرَانُ حَتَّى يَصْحَوْا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۳۲۷۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین شخص ہیں جن کی نماز قبول نہیں ہوتی نہ ان کے نیک اعمال آسمان کی جانب چڑھتے ہیں۔ ایک وہ غلام جو اپنے آقا سے بھاگ گیا ہے جب تک واپس نہ لوٹے اور اپنے آپ کو اپنے آقا کے حوالہ نہ کر دے دوسری وہ عورت جس سے اس کا خاوند ناراض ہے اور تیسرا وہ شخص جو نشہ میں ہو جب تک ہوش میں نہ آئے (یعنی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی البتہ طبرانی اوسط میں عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے روایت مروی ہے (تفہیم الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۴)

۳۲۷۲- (۳۵) وَفَنَّ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «أَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ؟ قَالَ: «الَّتِي تَسْرُهُ إِذَا نَظَرَ، وَتَطِيعُهُ إِذَا أَمَرَ، وَلَا تُخَالِفُهُ فِي نَفْسِهَا وَلَا مَالِهَا إِمَّا يَنْكُرُهُ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۳۲۷۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کونسی عورت بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا وہ عورت جو اپنے خاوند کو خوش کرے جب وہ اس کی جانب نظر اٹھائے اس کے حکم کی اطاعت کرے جب وہ اس کو (شریعت کے مطابق) حکم دے اور اپنے وجود اور خاوند کے مال میں خاوند کی مرضی کے خلاف ایسا کام نہ کرے جو اس کے خاوند کو ناپسند ہو (نسائی، شعب الایمان)

۳۲۷۳- (۳۶) وَفِي ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَرْبَعٌ مَنِ
 أُعْطِيَهُنَّ، فَقَدْ أُعْطِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ: قَلْبٌ شَاكِرٌ، وَلِسَانٌ ذَاكِرٌ، وَبَدَنٌ عَلَى الْبَلَاءِ
 صَابِرٌ، وَزَوْجَةٌ لَا تَبْغِيهِ خَوْنًا فِي نَفْسِهَا وَلَا مَالًا». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۳۲۷۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جسے چار چیزیں مل گئیں
 اسے دنیا و آخرت کی خیر و برکت مل گئی۔ ایسا دل جو اللہ کا شکر یہ ادا کرنے والا ہے، ایسی زبان جو اللہ کے ذکر میں محو
 ہے، ایسا بدن جو مصائب پر صبر کرنے والا ہے اور ایسی بیوی جو اپنے جسم اور خاوند کے مال میں خیانت کرنے والی نہیں
 ہے (بیہقی شعب الایمان)

بَابُ الْخُلْعِ وَالطَّلَاقِ (خلع اور طلاق کا بیان)

الفصل الأول

۳۲۷۴- (۱) **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ امْرَأَةً ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ أَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ مَا أَعْتَبَ عَلَيَّ فِي خُلْعِي وَلَا دِينِي، وَلَكِنِّي أَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْإِسْلَامِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اتْرُدِّيْنِ عَلَيَّ حَدِيثَهُ؟» - قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اقْبَلِ الْحَدِيثَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيقَةً». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.**

پہلی فصل: ۳۲۷۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ثابت بن قیس کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ثابت بن قیس کی عداوت اور اس کے دیندار ہونے پر مجھے کچھ اعتراض نہیں البتہ میں اسلام میں کفر (یعنی خلاف اسلام امور) کو اچھا نہیں سمجھتی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا، تو (حق میں دیا گیا) اس کا باغ واہیں کر دے گی؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خاوند کو حکم دیا، تم باغ واہیں لے لو اور اس کو ایک طلاق دے دو (بخاری)

وضاحت: اسلام میں کفر سے مراد یہ ہے کہ مسلمان ہونے کے باوجود انسان ایسے امور کا مرتکب ہو جو دین کے منافی ہوں۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ میں اپنے خاوند سے اس قدر بیزار ہوں کہ میں اس کے حقوق ادا نہیں کر سکتی گی۔ اسلام میں زندگی کے تمام شعبوں کے بارے میں راہ نمائی ملتی ہے عالمی زندگی کو بہتر بنانے اور پرسکون زندگی بسر کرنے کے ذرائع سے خبردار کیا گیا ہے لیکن خاوند بیوی اگر باہم زندگی گزارنے اور اتفاق کی فضا قائم رکھنے سے قاصر ہوں تو شریعت اسلامیہ انہیں اجازت دیتی ہے کہ وہ رشتہ ازدواج کو ختم کر سکتے ہیں اگر بیوی کا خیال ہے کہ اس کا اپنے خاوند کے ساتھ زندگی گزارنا مشکل ہے اور اس سے چمکارا حاصل کرنا چاہتی ہے تو حق مرداہیں لوٹائے اور خاوند اس کو ایک طلاق دے اس کا نام خلع ہے۔ اس سے نکاح فسخ ہو جائے گا اور رجوع کا اختیار بھی سلب ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر خاوند کا اپنی بیوی سے جہد مشکل ہے تو وہ اس کو سنت کے مطابق ایک طلاق رجعی حالت طہر میں دے کر فارغ کر دے خیال رہے کہ اس طہر میں اس سے جماعت نہ کرے اور تین حیض عدت گزارنے کے بعد عورت کو اختیار ہے کہ وہ جس شخص سے چاہے نکاح کر سکتی ہے بلکہ پہلے خاوند کے ساتھ اگر نکاح کرنا چاہے اور پہلا خاوند بھی اس کو دوبارہ بیوی بنانے اور اچھی زندگی گزارنے پر آمادہ ہو تو وہ بھی نکاح کر سکتا ہے لیکن بیوی کو بحالت حیض طلاق دینا اور ایک ہی مجلس میں تین طلاق دینا بدعت ہے (واللہ اعلم)

۳۲۷۵-(۲) **وَمَنْ عَزَّ اللَّهُ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَةً لَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَذَكَرَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَتَغَيَّطَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: «لِيُزَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْسِكُهَا حَتَّى تَطْهَرُ، ثُمَّ تَحِيضُ فَنَطْهَرُ، فَإِنْ بَدَأَ لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا قَبْلَ أَنْ يَمْسُهَا، فَبَلَكَ الْعِدَّةَ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ تَطْلُقَ لَهَا النِّسَاءُ». وَفِي رِوَايَةٍ: «مُرَّةً فَلْيُزَاجِعَهَا، ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا أَوْ حَامِلًا... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۳۲۷۵: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اس نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی۔ ان کے والد عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپ نے اس کے اس فعل پر ناراضگی کا اظہار کیا اور حکم دیا کہ وہ اس سے رجوع کرے اور اس کو اپنے ہاں روکے رکھے پھر جب وہ حیض سے پاک ہو جائے اس کے بعد پھر اسے حیض آئے اور وہ حیض سے فارغ ہو جائے تو اگر اس کا خیال اس کو طلاق دینے کا ہے تو اس کو پاک حالت میں بلاجماعت طلاق دے کیوں کہ یہی وہ عدت ہے جس میں عورتوں کو طلاق دینے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور ایک روایت میں ہے 'آپ نے فرمایا' اس کو کہیں کہ وہ اس سے رجوع کرے بعد ازاں اس کو اس کے پاک ہونے کی حالت یا محل کی حالت میں طلاق دے (بخاری، مسلم)

وضاحت: حالت حیض میں طلاق دینا بدی ہے البتہ صحیح احادیث کی روشنی میں وہ طلاق شمار ہوگی چنانچہ احمد، ابوداؤد اور نسائی میں ابن عمر سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طلاق کو شمار کیا نیز یہ حدیث صحیح ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھیں (من نسائی شرح سیوطی جلد ۶ صفحہ ۵۵) صحیح مسلم مع مختصر شرح (نوی جلد ۳ صفحہ ۹)

۳۲۷۶-(۳) **وَمَنْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَيْرُنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَاخْتَرَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ، فَلَمْ يَعُدْ ذَلِكَ عَلَيْنَا شَيْئًا... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۳۲۷۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا لیکن ہم نے اللہ اور اس کے رسول کو پسند کیا آپ نے اس اختیار کو کچھ شمار نہیں فرمایا یعنی اختیار طلاق نہیں ہے۔
وضاحت: خاوند کے اختیار دینے کے بعد اگر بیوی خاوند کو پسند کرتی ہے تو طلاق نہ ہوگی (واللہ اعلم)

۳۲۷۷-(۴) **وَمَنْ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: فِي الْحَرَامِ يُكْفَرُ - ، لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۳۲۷۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا بیوی کو حرام قرار دینے میں کفارہ ہے۔
ارشاد ربانی ہے "بلاشبہ تمہارے لئے اللہ کا رسول اچھا نمونہ ہیں" (بخاری، مسلم)

۳۲۷۸- (۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَمُكُّهُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، وَشَرِبَ عِنْدَهَا عَسَلًا، فَتَوَاصَّيْتُ أَنَا وَخَفْصَةُ أَنْ أَيْتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ فَلْتَقُلْ: إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرٍ - أَكَلْتُ مَغَافِيرَ؟ فَدَخَلَ عَلَيَّ إِحْدَاهُمَا، فَقَالَتْ لَهُ ذَلِكَ. فَقَالَ: «لَا بَأْسَ، شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، فَلَنْ أَعُودَ لَهُ، وَقَدْ خَلَقْتُ؛ لَا تُخْبِرُنِي بِذَلِكَ أَحَدًا» - يَتَّبِعُ مَرْصَاةَ أَزْوَاجِهِ -، فَتَزَلَّتْ: «يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ ﷺ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ تَبْتَغِي مَرْصَاةَ أَزْوَاجِكَ» الْآيَةُ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۷۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم زینب بنت جحش کے ہاں رکتے اور وہاں شد نوش فرماتے چنانچہ میں نے اور خفصہ نے اس بات پر اتفاق کیا کہ ہم میں سے جس کے ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں وہ کہے کہ مجھے آپ سے مغافیر (گوند) کی بدبو آ رہی ہے، کیا آپ نے مغافیر کا استعمال کیا ہے؟ چنانچہ آپ ان میں سے ایک کے ہاں تشریف لے گئے۔ اس نے آپ سے یہی جملہ کہا آپ نے فرمایا، کوئی بات نہیں، میں نے تو بس زینب بنت جحش کے ہاں شد نوش کیا تھا اب میں قسم کھاتا ہوں کہ دوبارہ اس کے ہاں شد نوش نہیں کروں گا (لیکن) اس بات کا کسی سے ذکر نہ کرنا (دراصل) آپ اپنی بیویوں کی رضامندی کے خواہاں تھے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) ”اے پیغمبر علیہ السلام! آپ ایسی چیز کو کیوں حرام قرار دے رہے ہیں جس کو اللہ نے آپ کے لئے حلال قرار دیا ہے آپ اپنی بیویوں کی رضامندی تلاش کرتے ہیں؟“ (بخاری، مسلم)

الفصل الثانی

۳۲۷۹- (۶) عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا - فَمِنْ غَيْرِ مَا بَأْسٍ - فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل: ۳۲۷۹: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو عورت اپنے خاوند سے بغیر کسی وجہ کے طلاق کا مطالبہ کرے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے (احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی)

وضاحت: اس حدیث میں بڑی سخت وعید ہے۔ جب کہ کبیرہ گناہوں کے مرکب اپنے گناہوں کی سزا کائنات کے بعد جنت میں داخل کئے جائیں گے۔ حدیث کے ان الفاظ کو کہ بغیر وجہ کے طلاق کا مطالبہ کرنے والی عورت پر جنت کی خوشبو حرام ہوگی، کو سختی پر محمول کیا جائے گا کہ ایسا کرنے والی عورت اس سلوک کی مستحق ہے لیکن اگر اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے معاف فرمادیں تو الگ بات ہے (تتبیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۶)

۳۲۸۰- (۷) وَهْنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَبْغَضُ الْحَلَائِلِ إِلَى اللَّهِ الطَّلَاقُ». . . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۲۸۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، 'حلال کاموں میں سے اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ فعل طلاق دینا ہے (ابوداؤد)
وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے (ارواء الغلیل ۲۰۳۰، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۷۳)

۳۲۸۱- (۸) وَهْنِ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا طَلَاقَ قَبْلَ بَيْتِ الْكَحَّاحِ، وَلَا عِتَاقٍ إِلَّا بَعْدَ مَلِكٍ، وَلَا وَصَالٍ فِي صِيَامٍ، وَلَا يَتَمُّ بَعْدَ اجْتِلَامٍ، وَلَا رِضَاعٍ بَعْدَ فِطَامٍ، وَلَا صَمْتٌ يَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ». . . رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ».

۳۲۸۱: علی رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، 'کحاح سے پہلے طلاق نہیں، ملکیت میں آنے سے پہلے آزاد کرنا نہیں، روزوں میں وصال نہیں، بھوکے کے بعد قیمی نہیں، دودھ چھڑانے کے بعد رضاعت (۵) نہیں ہوتی اور تمام دن رات تک خاموش رہنا جائز نہیں (شرح السنہ)
وضاحت: ۳۲۸۱ نمبر حدیث کی موافقت کی وجہ سے یہ حدیث صحیح ہے (ارواء الغلیل جلد ۱ صفحہ ۱۵۲)

۳۲۸۲- (۹) وَهْنِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا نَذْرَ لِابْنِ آدَمَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَلَا عِتْقَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَلَا طَلَاقَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ». . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ: «وَلَا يَتَّعِ إِلَّا فِيمَا يَمْلِكُ».

۳۲۸۲: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، 'آدم کا بیٹا اس چیز کی نذر نہ مانے جو اس کی ملکیت میں نہیں اور جس چیز پر ملکیت نہیں اس کو آزاد نہ کرے اور جس پر اس کا حق نہیں اس کو طلاق نہ دے (ترمذی) اور ابو داؤد میں اضافہ ہے کہ جس چیز پر حق نہیں اس کو فروخت نہ کرے۔

۳۲۸۳- (۱۰) وَهْنِ رُكَّانَةَ بِنِ عَبْدِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ طَلَّقَ إِمْرَأَتَهُ سُهَيْمَةَ الْبَيْتَةَ، فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ ﷺ، وَقَالَ: وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً؟» فَقَالَ رُكَّانَةُ: وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً، فَرَدَّهَا إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَطَلَّقَهَا الثَّانِيَةَ فِي زَمَانِ عُمَرَ، وَالثَّالِثَةَ فِي زَمَانِ عُثْمَانَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ، إِلَّا أَنَّهُمْ لَمْ يَذْكُرُوا الثَّانِيَةَ، وَالثَّالِثَةَ.

۳۲۸۳: رکانہ بن محمد یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے اپنی بیوی سہمہ کو ”بتہ“ (ایسی طلاق جس کے بعد تعلق منقطع ہو جاتا ہے) طلاق دی۔ اس کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع کیا گیا آپ نے دریافت کیا کیا تو نے ایک طلاق کا ارادہ کیا تھا؟ رکانہ نے بتایا اللہ کی قسم! میں نے بس ایک طلاق کا ارادہ کیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بیوی کو اس کے ہاں واپس کر دیا پھر اس نے عمر کے دور میں اس کو دوسری طلاق دی اور عثمان کے دور میں تیسری طلاق دی (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی) البتہ انہوں نے دوسری اور تیسری طلاق کا ذکر نہیں کیا۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے امام بخاری نے اس حدیث کو مضطرب قرار دیا ہے، سند میں زہیر بن سعید حاشی (راوی) ضعیف ہے۔ البتہ سند احمد میں ابن عباس سے روایت ہے کہ رکانہ نے اپنی بیوی کو ایک مجلس میں تین طلاقیں دیں اس پر اسے شدید غم لاحق ہوا اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تو نے کیسے طلاق دی؟ تو اس نے بتایا، ایک مجلس میں تین طلاقیں دی ہیں۔ آپ نے فرمایا، یہ ایک طلاق ہے، اگر تو پسند کرے تو اس سے رجوع کر۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ ابن القیم اور استاذ احمد شاکر نے بھی اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۷۳، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۱۸)

اسی طرح صحیح مسلم میں ابن عباس سے مروی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق کے زمانہ میں اور خلافت عمر کے پہلے دو سالوں میں تین طلاقیں ایک ہی شمار کی جاتی تھیں۔

۳۲۸۴- (۱۱) وَهَنَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «ثَلَاثٌ جَدُّهُنَّ جَدٌّ، وَهَزَلُهُنَّ جَدٌّ: النِّكَاحُ، وَالطَّلَاقُ، وَالرَّجْعَةُ»... زَوَّاهُ الْبَرَزَمِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَقَالَ الْبَرَزَمِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۳۲۸۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تین باتیں ایسی ہیں کہ جنہیں اگر سنجیدگی سے کہا جائے تو بھی پختہ ہیں اور مذاق کے انداز میں بھی ان کو کہنا سنجیدگی ہے، وہ تین باتیں نکاح، طلاق اور رجوع کرنا ہیں۔ (ترمذی، ابوداؤد) امام ترمذی نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

وضاحت: علامہ البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف کہا ہے البتہ اس حدیث کے شواہد کی وجہ سے اسے قوی قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۹۷)

۳۲۸۵- (۱۲) وَهَنَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا طَّلَاقَ وَلَا عِتَاقَ فِي إِغْلَاقٍ». زَوَّاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ قَبِلَ: مَعْنَى الْإِغْلَاقِ: الْإِكْرَاهُ.

۳۲۸۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا،

مجبوری میں طلاق دینا (اور) آزاد کرنا وقوع پذیر نہیں ہوتا (ابوداؤد، ابن ماجہ) کہا جاتا ہے ”طلاق“ سے مقصود مجبور کرنا ہے۔

وضاحت: کسی شخص کو مجبور کیا جائے کہ وہ طلاق دے، ورنہ اسے قتل کر دیا جائے گا اور وہ طلاق دے ڈالے تو ایسی طلاق واقع نہیں ہوگی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: **لَا مَنَ أَكْرَهُ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ** (جس کا ترجمہ ہے) ”البتہ جس شخص پر جبر کیا گیا (لیکن) اس کا دل ایمان (کی نعمت) سے مطمئن ہے“

۳۲۸۶- (۱۳) **وَمَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ إِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوهِ، وَالْمَغْلُوبِ عَلَى عَقْلِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَعِظَاءُ بْنُ عَجَلَانَ الرَّأَوِيُّ ضَعِيفٌ، ذَاهِبُ الْحَدِيثِ.**

۳۲۸۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر طرح سے طلاق دینا نافذ ہو جاتا ہے البتہ دیوانے اور قاتراصل کا طلاق دینا درست نہیں (ترمذی) امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے، سند میں عطاء بن محلان راوی ضعیف اور ذاہب الحدیث ہے۔

۳۲۸۷- (۱۴) **وَمَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ: عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ، وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَبْلُغَ، وَعَنِ الْمَعْتُوهِ حَتَّى يَعْقِلَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.**

۳۲۸۷: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تین شخص مرفوع القلم ہیں یعنی سزا کے مستحق نہیں۔ سونے والا جب تک بیدار نہ ہو جائے، بچہ جب تک بالغ نہ ہو جائے اور دیوانہ جب تک (اس کے) ہوش ٹھکانے نہ آجائیں (ترمذی، ابوداؤد)

۳۲۸۸- (۱۵) **وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ عَائِشَةَ، وَابْنُ مَاجَةَ عَنْهَا.**

۳۲۸۸: نیز داری نے اس حدیث کو عائشہ سے اور ابن ماجہ نے عائشہ اور علی سے روایت کیا ہے۔

۳۲۸۹- (۱۶) **وَمَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «وَطَلَقُ الْأَمَةِ تَطْلِيقَتَانِ، وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.**

۳۲۸۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لونڈی دو طلاق کی مستحق ہے اور اس کی حدت دو حیض ہے (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، داری)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۷۷، ارواء الغلیل جلد ۵ صفحہ ۵۸) ضعیف ترمذی (صفحہ ۳۳۱، ضعیف ابوداؤد (۲۲) امام ابوداؤد نے اس حدیث کو مجہول کہا ہے۔ سند میں مظاہر راوی ضعیف ہے تفصیل کیلئے (تفصیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۸) کا مطالعہ کریں۔

الفصل الثالث

۳۲۹۰ - (۱۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «وَالْمُتَزَعَاتُ - وَالْمُخْتَلِعَاتُ - هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

تیسری فصل: ۳۲۹۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ عورتیں جو اپنے آپ کو خاوند کے نکاح سے نکالنا چاہتی ہیں اور خلع کرنا چاہتی ہیں وہ عورتیں منافق ہیں (نسائی)

۳۲۹۱ - (۱۸) وَعَنْ نَافِعٍ، عَنْ مَوْلَاةٍ لِصَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ، أَنَّهَا اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا بِكُلِّ شَيْءٍ لَهَا، فَلَمْ يُنْكَرْ ذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۳۲۹۱: نافع رحمہ اللہ، صفیہ بنت ابی عبید رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی سے بیان کرتے ہیں کہ اس نے اپنے خاوند سے اپنی ہر چیز دے کر خلع حاصل کیا تو عبداللہ بن عمر نے اس کو غلط نہیں ٹھہرایا (مالک)

۳۲۹۲ - (۱۹) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثَ تَطْلِيفَاتٍ جَمِيعًا، فَقَامَ غَضَبَانِ، ثُمَّ قَالَ: «يَلْعَبُ بِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهَرِكُمْ؟» حَتَّى قَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَا أَقْتُلُهُ؟ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۳۲۹۲: محمود بن لبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک شخص کے بارے میں بتایا گیا جس نے اپنی بیوی کو یکبارگی تین طلاقیں دیں چنانچہ آپ ناراضگی کی حالت میں کھڑے ہوئے اور فرمایا (تعجب ہے) اللہ کی کتاب کے ساتھ مذاق کیا جا رہا ہے جبکہ میں تم میں موجود ہوں۔ اس پر ایک صحابی کھڑا ہوا اس نے کہا، اے اللہ کے رسول! کیا میں اس کو قتل نہ کر دوں؟ (نسائی)

وضاحت: ایک مجلس میں تین طلاقیں دینا بدعت ہے اور تین طلاقیں واقع نہ ہوں گی بلکہ ایک طلاق ہوگی۔ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ محد رسالتؐ خلافت صدیقیؒ اور خلافت فاروقیؓ کے پہلے دو سالوں میں تین طلاقوں کو ایک شمار کیا جاتا تھا اس پر عمرؓ نے فرمایا، جس کام میں لوگوں کو تیزی نہیں دکھانا چاہیے حتیٰ اس میں وہ تیزی دکھا رہے ہیں

اس بناء پر میں چاہتا ہوں کہ ایک مجلس کی تین طلاق واقع کر دوں چنانچہ انہوں نے اس کو واقع کر دیا پس یہ ان کا سیاسی فیصلہ تھا اور پھر اس فیصلہ پر انہیں عداوت ہوئی اور انہوں نے اس سے رجوع کر لیا۔ تفصیل کیلئے دیکھیے (نخل الاوطار جلد ۷ صفحہ ۱۱۱) اھلناہ اللہلمان عن مکائد الشیطان جلد ۱ صفحہ ۳۳۶، ایک مجلس کی تین طلاق حکیم محمد اسرائیل سلفی (صفحہ ۱۳۶) نیز اس حدیث کی سند منقطع ہے۔ مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۹۸۱

۳۲۹۳- (۲۰) وَهَنْ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ : إِنِّي طَلَقْتُ امْرَأَتِي مِائَةَ تَطْلِيقَةٍ، فَمَاذَا تَرَى عَلَيَّ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : طَلَقْتَ مِنْكَ بِثَلَاثٍ، وَسَبْعٌ وَتَسْعُونَ اتَّخَذَتْ بِهَا آيَاتِ اللَّهِ هُزُؤًا... رَوَاهُ فِي «الْمَوْطِئَةِ».

۳۲۹۳: امام مالک کی بلاغات میں سے ہے کہ ایک شخص نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو سو بار طلاق دی ہے، آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ ابن عباسؓ نے جواب دیا، تین طلاق واقع ہو گئیں اور ستاونے طلاق اللہ کی آیات کے ساتھ مذاق ہے (موطا امام مالک)

۳۲۹۴- (۲۱) وَهَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا مُعَاذُ! مَا خَلَقَ اللَّهُ شَيْئًا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الْعِتَاقِ، وَلَا خَلَقَ اللَّهُ شَيْئًا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَبْغَضَ إِلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ». رَوَاهُ الدَّارِقُطْنِيُّ.

۳۲۹۳: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا، اے معاذ! اللہ نے زمین کی سطح پر کسی چیز کو پیدا نہیں کیا جو آزاد کرنے سے زیادہ اللہ کو محبوب ہو اور اللہ نے سطح زمین پر کوئی ایسی چیز پیدا نہیں کی ہے جو طلاق سے زیادہ (اللہ کو) ناپسند ہو (دارقطنی) وضاحت: اس حدیث کی سند میں حمید بن مالک راوی ضعیف ہے۔ نیز کھول کی معاذ سے ملاقات ثابت نہیں ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۹، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۹)

بَابُ الْمُطَلَّاقَةِ ثَلَاثًا

(اس عورت کے بارے میں جس کو تین طلاقیں دی گئی ہیں)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۳۲۹۵ - (۱) هُنَّ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ رِفَاعَةَ الْقُرْظِيِّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَتْ: إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي، فَبِتُّ طَلَاقِي فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَمَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هَذْبَةِ الثُّوبِ - . فَقَالَ: «أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ؟» قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: «لَا، حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتِكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل : ۳۲۹۵ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رفاعہ قرظی کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بتایا کہ میں رفاعہ کے نکاح میں تھی، اس نے مجھے تین طلاقیں دیں۔ اس کے بعد میں نے عبدالرحمان بن زبیر کے ساتھ نکاح کر لیا اور اس کا آلہ تامل حاد کے پھندے جیسا تھا یعنی اس میں ڈھیلا پن تھا انتشار نہ تھا آپ نے انتشار کیا کیا تو رفاعہ کی جانب واپس جانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ نے فرمایا، تو اس وقت تک واپس نہیں جاسکتی جب تک کہ تو اس سے جماع کا لطف نہ پائے اور وہ تجھ سے لطف اندوز نہ ہو پائے (بخاری، مسلم)

وضاحت : تین مختلف اوقات میں سنت کے مطابق جب تین طلاقیں واقع ہو جائیں تو عورت عدت گزارنے کے بعد اس شخص سے نکاح کرے جس میں جماعت کی طاقت ہو اس سے لطف اندوز ہونے کے بعد اگر وہ دونوں آپس میں میاں بیوی کی حیثیت سے نہیں رہنا چاہتے تو جب خاوند اس کو سنت کے مطابق طلاق دے تو عدت کے بعد اس عورت سے پہلے خاوند کا نکاح ہو سکتا ہے (واللہ اعلم)

الْفَصْلُ الثَّانِي

۳۲۹۶ - (۲) هُنَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُحْلِلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ. زَوَّاهُ الدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل : ۳۲۹۶ : عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے حلالہ کیا گیا ہے، دونوں پر لعنت فرمائی (داری)

وضاحت: مطلقہ حلالہ کا نکاح اگر کسی شخص سے عارضی طور پر کیا جائے کہ وہ اس کے ساتھ جماعت کرنے کے بعد اس کو طلاق دے تاکہ وہ عورت پہلے خاوند کے لئے حلال ہو جائے تو ایسا شخص لمحون ہے اور جس نے حلال کرنے کے لئے اس کو سائڈ بنایا وہ بھی لمحون ہے اور یہ فعل زنا ہے۔ علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ (ارواء الغلیل جلد ۶ صفحہ ۳۰) اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے حلالہ کے نکاح کو قوی دلائل کے ساتھ باطل قرار دیا ہے نیز حنفیہ امام نے اس مسئلہ کا رد ”اقامہ الدلیل علی ابطال التحلیل“ اور ”انفاد اللہقان عن مکائد الشیطان“ اور ”اعلام المومنین“ وغیرہ میں کیا ہے

۳۲۹۷ - (۳) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَلِيٍّ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ.

۳۲۹۷: نیز ابن ماجہ نے اس حدیث کو علی بن عباسؓ اور عقبہ بن عامرؓ سے روایت کیا ہے۔

۳۲۹۸ - (۴) وَقَدْ سَلِمَانُ بْنُ يَسَارٍ، قَالَ: أَدْرَكْتُ بِضْعَةَ عَشَرَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كُلُّهُمْ يَقُولُ: يُوقِفُ الْمُؤَلَّى... رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ».

۳۲۹۸: سلیمان بن یسار رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ میں سے کچھ زائد کو پایا ان سب کا کہنا ہے کہ (بیوی سے صحبت نہ کرنے کی) قسم اٹھانے والے کو کھڑا کیا جائے۔ (شرح السنہ)

وضاحت: ابن مڑ سے منقول ہے کہ بیوی سے قسم اٹھانے والے پر کہ میں اس سے جماعت نہیں کروں گا جب چار ماہ گزر جائیں تو اس سے کما جائے گا کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے اور یہ طلاق رجعی ہوگی پس یہ کہنا کہ چار ماہ گزرنے کے ساتھ ایک طلاق خود بخود واقع ہو جائے گی درست نہیں (تتبع الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۴۰)

۳۲۹۹ - (۵) وَقَدْ أَبَى سَلْمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ سَلْمَانَ بْنَ صَخْرٍ - وَيُقَالُ لَهُ: سَلْمَةُ بْنُ صَخْرٍ الْبَيَاضِيُّ جَعَلَ إِفْرَاقَهُ عَلَيْهِ كَطَهْرٍ أَمَةٍ - حَتَّى يَمْضِيَ رَمَضَانُ، فَلَمَّا مَضَى نِصْفُ مِنْ رَمَضَانَ وَقَعَ عَلَيْهَا لَيْلًا، فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَعْتَقَ رَقَبَةً» قَالَ: لَا أَجِدُهَا. قَالَ: «فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَابَعَيْنِ» قَالَ: لَا أَسْتَطِيعُ. قَالَ: «أَطْعِمِ سِتِّينَ مِسْكِينًا» قَالَ: لَا أَجِدُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِفِرْوَةَ بْنِ عَمْرٍو: «أَعْطِ ذَلِكَ الْعَرَقَ» - وَهُوَ مَكْتَلٌ يَأْخُذُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا أَوْ سِتَّةَ عَشَرَ صَاعًا - لِيُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۳۹۹: ابوسلمہ بیان کرتے ہیں کہ سلمان بن صحور رضی اللہ عنہ جسے سلمہ بن صحور بیاضی بھی کہا جاتا ہے، نے اپنی بیوی کو خود پر حرام قرار دیتے ہوئے یعنی اس سے ظہار کرتے ہوئے اس کی پیٹھ کو رمضان المبارک کے ختم ہونے تک اپنی والدہ کی مانند قرار دیا۔ جب نصف رمضان گزر گیا، تو رات کے وقت بیوی سے مجامعت کی، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس کا ذکر کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا کہ وہ ایک غلام آزاد کرے اس نے (معذرت کے انداز میں) کہا، مجھ میں غلام آزاد کرنے کی طاقت نہیں ہے آپ نے حکم دیا کہ تو مسلسل دو ماہ روزے رکھ، اس نے کہا، اس کی بھی مجھ میں استطاعت نہیں (پھر) آپ نے حکم دیا کہ تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا۔ اس نے عرض کیا، مجھ میں اس کی بھی طاقت نہیں (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرود بن عمرو سے کہا، اس کو وہ ”عرق“ دے دے یعنی وہ ٹوکرا جس میں پندرہ یا سولہ صاع کھجور ہوتی ہے تاکہ وہ ساٹھ مسکینوں کو کھلائے (ترمذی)

۳۳۰۰- (۶) وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ نَحْوَهُ، قَالَ: كُنْتُ إِمْرَأً أُصِيبُ مِنَ النِّسَاءِ مَا لَا يَصِيبُ غَيْرِي. وَفِي رَوَاتِيهِمَا - أَعْنِي أَبَا دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيَّ - : «فَاطِعِمُ وَسَقَا - مِنْ تَمَرَيْنِ سِتِينَ مَسْكِينًا».

۳۳۰۰: نیز ابوداؤد، ابن ماجہ، داری نے سلیمان بن یسار سے اس نے سلمہ بن صحور سے اس کی مثل روایت کیا ہے۔ اس میں ہے کہ (وہ) ایسا انسان تھا جسے عورتوں کے ساتھ اتنا لگاؤ تھا جو دوسروں کو نہ تھا اور ان دونوں یعنی ابوداؤد اور داری کی روایت میں ہے کہ تو ساٹھ مسکینوں کو کھجوروں کا (ایک) ایک وسق دے (یعنی ساٹھ وسق دے یعنی جب کہ ایک صاع پونے تین کلو وزن کا ہوتا ہے)

۳۳۰۱- (۷) وَفِي سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ أَنْ يُكْفَرَ، قَالَ: «كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۳۰۱: سلیمان بن یسار، سلمہ بن صحور سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتا ہے کہ ظہار کرنے والا جب کفارہ ادا کرنے سے پہلے اپنی بیوی سے مجامعت کرے تو ایک ہی کفارہ کافی ہے (ترمذی، ابن ماجہ)

الفصل الثالث

۳۳۰۲- (۸) عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا ظَاهَرَ مِنْ إِمْرَأَةٍ فَغَشِيَهَا قَبْلَ أَنْ يُكْفَرَ - ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ. فَقَالَ: «مَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ؟» قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! رَأَيْتُ بَيَاضَ حَجَلَيْهَا - فِي الْقَمَرِ - ، فَلَمْ أَمْلِكْ نَفْسِي أَنْ وَقَعْتُ

عَلَيْهَا. فَضَجَّكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَمَرَهُ أَنْ لَا يَقْرَبَهَا حَتَّى يُكْفَرَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ. وَرَوَى
الْبَرْمِذِيُّ نَحْوَهُ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهُ مُسْنَدًا وَمُرْسَلًا. وَقَالَ النَّسَائِيُّ: الْمُرْسَلُ أَوَّلَى
بِالصُّوَابِ مِنَ الْمُسْنَدِ.

تیسری فصل : ۳۳۰۲ : مکرہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے
ظہار کیا، پھر کفارہ ادا کرنے سے پہلے اس کے ساتھ ہم بستر ہو گیا۔ پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا
اور یہ واقعہ ذکر کیا۔ آپ نے اس سے استفسار کیا! تجھے ہم بستر ہونے پر کس چیز نے ابھارا؟ اس نے عرض کیا، اے اللہ
کے رسول! میں نے (جب) چاندنی رات میں اس کی پانیوں کی چمک و مک کا نظارہ کیا تو مجھ سے رہا نہ گیا اور میں اس
سے ہم بستر ہو گیا (اس کا جواب سن کر) آپ مسکرا دیئے اور اس کو حکم دیا کہ وہ کفارہ ادا کرنے سے پہلے اس کے ساتھ
جماع نہ کرے (ابن ماجہ) ترمذی نے اس کی مثل بیان کیا اور اس نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب قرار دیا ہے اور
ابوداؤد، نسائی نے اس کی مثل، مسند اور مرسل بیان کیا ہے اور نسائی نے واضح کیا ہے کہ حدیث کا مرسل ہونا مسند ہونے
سے زیادہ صحیح ہے۔

بَابُ (فِي وَجُوبِ كَوْنِ الرِّقَبَةِ الْمُعْتَقَةِ كَفَّارَةً مُؤْمِنَةً)

(کفارہ میں مومن غلام یا لونڈی کے آزاد کرنے کا بیان)

الفصل الأول

۳۳۰۳- (۱) عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ جَارِيَةٌ كَانَتْ لِي تُرْعِي غَنَمًا لِي فَجَحْتُهَا وَقَدْ فَقَدْتُ شَاةَ مِنْ الْغَنَمِ، فَسَأَلْتُهَا عَنْهَا. فَقَالَتْ: أَكَلَهَا الذِّئْبُ. فَأَسِفْتُ عَلَيْهَا وَكُنْتُ مِنْ بَنِي آدَمَ، فَلَطَمْتُ وَجْهَهَا -، وَعَلَى رِقَبَةٍ -؛ أَفَاعْتِقُهَا -؟ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَيْنَ اللَّهُ؟» فَقَالَتْ: فِي السَّمَاءِ - فَقَالَ: «مَنْ أَنَا؟» فَقَالَتْ: أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَعْتِقُهَا». رَوَاهُ مَالِكٌ.

وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ، قَالَ: كَانَتْ لِي جَارِيَةٌ تُرْعِي غَنَمًا لِي قَبْلَ أُحُدٍ - وَالْجَوَانِبِ -، فَاطْلَعْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فَإِذَا الذِّئْبُ قَدْ ذَهَبَ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِنَا، وَأَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي آدَمَ آسَفٌ كَمَا يَأْسِفُونَ -، لَكِنْ صَكَّكُنَّهَا - صَكَّةً، فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَعَظُمَ ذَلِكَ عَلَيَّ. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَلَا أَعْتِقُهَا؟ قَالَ: «إِنِّي بِنِهَا؟» فَاتَيْتُ بِهَا. فَقَالَ لَهَا: «أَيْنَ اللَّهُ؟» قَالَتْ: فِي السَّمَاءِ. قَالَ: «مَنْ أَنَا؟» قَالَتْ: أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ. قَالَ: «أَعْتِقُهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ».

پہلی فصل: ۳۳۰۳: معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میری ایک لونڈی میری بکریاں چرانے کے لئے لے جاتی تھی۔ ایک روز اس نے ایک بکری کو گم کر دیا۔ میں اس کے ہاں گیا اور میں نے اس سے (بکری کے گم ہو جانے کے بارے میں) دریافت کیا۔ اس نے بتایا کہ اسے بھیڑا اٹھا کر لے گیا ہے چنانچہ مجھے اس پر غصہ آیا اور میں انسان تھا، میں نے اس کے چہرے پر طمانچہ مارا اور (ہاں!) میرے ذمہ گروں (آزاد کرنا) ہے کیا میں اس کو آزاد کر دوں؟ آپ نے لونڈی سے دریافت کیا، اللہ کہاں ہے؟ اس نے بتایا، اللہ آسمانوں میں ہے۔ پھر آپ نے دریافت کیا، میں کون ہوں؟ اس نے جواب دیا، آپ اللہ کے پیغمبر ہیں (یہ جواب سن کر) آپ نے فرمایا، اس کو آزاد کر دے (مالک) اور مسلم کی روایت میں ہے اس نے بیان کیا، میری ایک لونڈی تھی جو احد پہاڑ اور جوانیہ (مقام کی طرف) میری بکریاں چرایا کرتی تھی میں نے ایک روز جائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ ہماری بکریوں میں سے ایک بکری کو بھیڑا اٹھا کر لے گیا ہے اور میں انسان تھا جیسے دوسرے انسانوں کو غصہ آتا ہے، مجھے بھی غصہ آگیا اس پر میں نے اس کو ایک طمانچہ دے مارا۔ پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ چنانچہ آپ سے اسے میرا ہوا جرم قرار دیا۔ میں نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! کیا

میں اسے آزاد کر دوں؟ آپؐ نے حکم دیا کہ تو اسے میرے پاس لا۔ چنانچہ میں اسے آپؐ کی خدمت میں لے گیا آپؐ نے اس سے دریافت کیا، اللہ کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا، اللہ آسمانوں میں ہے (پھر) آپؐ نے دریافت کیا، میں کون ہوں؟ اس نے جواب دیا، آپؐ اللہ کے پیغمبر ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، اسے آزاد کر دے، یہ ایمان دار ہے۔

بَابُ اللَّعَانِ

(لعان کا بیان)

الفصل الأول

۳۳۰۴ - (۱) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ عُيُومِرَ الْعَجَلَانِيَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيْقَتْلُهُ فَيَقْتُلُونَهُ - ؟ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قَدْ أَنْزَلَ فِيكَ وَفِي صَاحِبَيْكَ - ، فَأَذْهَبْ فَأْتِ بِهَا». قَالَ سَهْلٌ: فَتَلَّاعْنَا فِي الْمَسْجِدِ، وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا فَرَعَا قَالَ عُيُومِرُ: كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَمْسَكْتُهَا، فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا - ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنْظَرُوا - ؛ فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ اسْحَمَ - ، أَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ - ، عَظِيمَ الْأَلْتَيْنِ، خَدْلَجَ السَّاقَيْنِ - فَلَا أَحْسِبُ عُيُومِرًا إِلَّا قَدْ صَدَّقَ عَلَيْهَا - ، وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَحْيَمَ - كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ - فَلَا أَحْسِبُ عُيُومِرًا إِلَّا قَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا. فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ تَصْدِيقِ عُيُومِرٍ، فَكَانَ بَعْدُ يُنْسَبُ إِلَى أُمِّهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل : ۳۳۰۴ : سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عومیر عجلانی نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! آپ بتائیں کہ (اگر) کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی (انجینی) شخص کو پائے تو کیا وہ اسے قتل کر دے؟ اس صورت میں (اس کے وارث) اس کو قتل کر دیں گے یا اسے کیا کرنا چاہیے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہاری بیوی اور تمہارے بارے میں حکم نازل ہو گیا ہے۔ تم جاؤ (اور) اسے لے آؤ۔ سہل نے بیان کیا، (چنانچہ) خاندان عومیر نے مسجد میں لعان کیا۔ میں (اس واقعہ میں دیگر) لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔ جب خاندان عومیر (لعان سے) فارغ ہوئے تو عومیر نے کہا، اے اللہ کے رسول! اگر میں اس کو (بیوی بنا کر) رکھوں تو میں جھوٹا ہوں تو اس نے اپنی بیوی کو (آپؐ کے حکم کے بغیر) تین طلاقیں دے دیں۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، (پیدا ہونے والے بچے کا) جائزہ لیتا، اگر وہ سیاہ رنگ کا ہوا (اور) اس کی آنکھیں بیوی بیوی اور بہت زیادہ سیاہ ہوئیں، اس کے چوڑے بڑے ہونے اور اس کی پندلیاں موٹی ہوئیں تو عومیر سچا ہے اور اگر وہ سرخ رنگ کا ہوا گویا کہ وہ کچھوٹا ہے تو پھر میرا گمان یہی ہے کہ عومیر جھوٹا ہے۔ جب بچہ ان اوصاف کا پیدا ہوا جن اوصاف کا ذکر

کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غمیٹر کو سچا قرار دیا تھا۔ تو اس کے بعد بچے کو اس کی ماں کی جانب منسوب کیا جاتا تھا (بخاری، مسلم)

وضاحت: جب خاوند اپنی بیوی کو کسی مرد کے ساتھ قابل اعتراض حالت میں پائے تو چونکہ اس کے لئے چار گواہ لانے مشکل ہیں اور بیوی کو قتل کرنا شرعاً ناجائز ہے اور بیوی کے ساتھ ان حالات میں زندگی بسر کرنا بے عزتی ہے تو شریعت نے ان حالات میں لعان کا حکم دیا ہے۔ مرد چار بار کہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ میں سچا ہوں میں نے اپنی بیوی کو فلاں مرد کے ساتھ قابل اعتراض حالت میں پایا ہے اور پانچویں بار کہے، اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو۔ خاوند کی طرح بیوی بھی چار بار گواہی دے گی کہ میں سچی ہوں میرا خاوند جھوٹا ہے اور اگر میں جھوٹ کہتی ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو اس کے بعد اسلامی حکومت ان کے درمیان جدائی کرا دے گی اور یہ جدائی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہوگی وہ کبھی زندگی میں خاوند بیوی کی حیثیت سے نہیں رہ سکتے اس صورت میں خاوند کو طلاق دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کو لعان کہا جاتا ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے (سورۃ النور آیت ۶-۱۰)

۳۳۰۵- (۲) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَا عَيْنَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَتِهِ، فَانْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا، وَالْحَقُّ الْوَلَدُ بِالْمَرْأَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي حَدِيثِهِ لَهَا — أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَعَظَهُ، وَذَكَرَهُ وَأَخْبَرَهُ أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ —، ثُمَّ دَعَاَهَا فَوَعَّظَهَا، وَذَكَرَهَا، وَأَخْبَرَهَا أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ .

۳۳۰۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص اور اس کی بیوی کے درمیان لعان کا حکم دیا۔ اس (شخص) نے اس عورت سے پیدا شدہ بچے کا انکار کیا تھا تو ان دونوں کے درمیان جدائی کرا دی گئی اور بچے کو عورت کے ساتھ ملا دیا (بخاری، مسلم) نیز ابن عمرؓ کی روایت میں ان دونوں کے نزدیک ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو وعظ و نصیحت فرمائی اور اسے خبردار کیا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت کم ہے۔ پھر عورت کو بلا کر اس کو نصیحت کی اور اسے خبردار کیا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت کم ہے۔

۳۳۰۶- (۳) وَعَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ: «حَسَابُكُمَا عَلَى اللَّهِ، أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ، لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا» قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَالِي. قَالَ: «وَلَا مَالَ لَكَ، إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحَلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا، وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبْعَدُ وَأَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۳۳۰۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں (خاوند بیوی) لعان کرنے والوں کو خبردار کیا کہ اللہ تمہارا محاسبہ کرے گا، تم میں سے ایک (ضرور) جھوٹا ہے (اور خاوند سے کہا) تیرا (اب) اس کے ساتھ

کچھ تعلق نہیں۔ اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میرا مال! آپ نے فرمایا، تیرا مال تجھے نہیں ملے گا اگر تو سچا ہے تب بھی تیرا مال تجھے نہیں ملے گا کیونکہ تو اس سے جماع کر چکا ہے اور اگر تو جھوٹا ہے تو مال کا ملنا تجھے ممکن نہیں (بلکہ) اب تو تجھ کو اس سے زیادہ دوری حاصل ہو گئی ہے (بخاری، مسلم)

۳۳۰۷- (۴) وَفِي ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ هِلَالَ بَنِ أُمَيَّةَ، قَذَفَ إِمْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِشَرِيكَ بْنِ سَحْمَاءَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «الْبَيْتَةُ — أَوْ حَدًّا فِي ظَهْرِكَ». فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِذَا رَأَى أَحَدُنَا عَلَى إِمْرَأَتِهِ رَجُلًا يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ الْبَيْتَةَ؟! فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: «الْبَيْتَةُ، وَالْأَحَدُ فِي ظَهْرِكَ» فَقَالَ هِلَالٌ: «وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنِّي لَصَادِقٌ، فَلْيُنْزِلْنِ اللَّهُ مَا يُبْرِئُ ظَهْرِي مِنَ الْحَدِّ، فَتَزَلْ جِبْرِيلُ، وَأَنْزِلْ عَلَيْهِ: ﴿وَالَّذِينَ يَزْمُونَ أَرْوَاجَهُمْ﴾ فَقَرَأَ حَتَّى بَلَغَ ﴿إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ﴾. فَجَاءَ هِلَالٌ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ؟» ثُمَّ قَامَتْ، فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ وَقَفُوهاَ -، وَقَالُوا: إِنَّهَا مُوجِبَةٌ -، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: «فَتَلَكَّاتٍ وَنَكَصَتْ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهَا تَرْجِعُ، ثُمَّ قَالَتْ: لَا أَفْضَحُ قَوْمِي سَائِرَ الْيَوْمِ، فَمَضَتْ. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَابْصُرُوهَا، فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ سَابِغِ الْإِلْتِنِ، خَدَّلَجِ السَّاقَيْنِ؛ فَهُوَ لِشَرِيكَ بْنِ سَحْمَاءَ، فَجَاءَتْ بِهِ كَذَلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْلَا مَا مَضَى مِنْ كِتَابِ اللَّهِ؛ لَكُنَّا لِي وَلَهَا شَأْنٌ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۳۰۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حلال بن امیہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر کے شریک بن سحماء (نای مرد) کے ساتھ منہم کر دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، گواہ (پیش کر) یا تیری کمر پر کوڑے لگیں گے۔ اس نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! جب ہم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی پر کسی مرد کو پائے تو کیا وہ گواہ ڈھونڈنے شروع کر دے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، گواہ (پیش کر) یا تیری کمر پر کوڑے لگیں گے اس پر حلال نے (برجستہ) کہا، اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق و صداقت کے ساتھ (پیغمبر بنا کر) بھیجا ہے، بلاشبہ میں سچا ہوں اور یقیناً اللہ اب (واضح) حکم اتارے گا جو میری کمر کو کوڑوں سے بچا دے گا اس کے بعد جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور آپ پر یہ آیات نازل کیں (جن کا ترجمہ یہ ہے) ”اور جو لوگ اپنی بیویوں پر ہمت لگاتے ہیں“ آپ نے عمل آیت ”(اگر وہ سچا ہے)“ تک حلاوت کی اس کے بعد حلال آیا، اس نے اپنی صداقت کی گواہی دی۔ جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے بلاشبہ اللہ جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے تو کیا تم میں سے کوئی ایک توبہ کرنے کے لئے تیار ہے۔ پھر (اس کی) بیوی کھڑی ہوئی اور اس نے اپنی صداقت پر گواہی دی۔ جب وہ پانچویں بار گواہی دینے لگی تو صحابہ نے اس کو روکا۔ اور بتایا کہ پانچویں بار کی گواہی (اللہ کے عذاب کو) واجب کرنے والی

ہے۔ ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ عورت جمبجی اور پیچھے ہٹ گئی۔ ہم نے محسوس کیا کہ وہ (اپنے قول سے) بھر جائے گی لیکن اس نے کہا، میں اپنی قوم کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رسوا نہیں کر سکتی چنانچہ اس نے (پانچویں گواہی کی) مکمل کر دیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس عورت کا خیال رکھنا۔ اگر اس نے پچھ سرسلی آنکھوں والا، ہماری بھرم چورتوں والا، موٹی پٹلیوں والا جتا تو پچھ شریک بن سحلمہ کا ہے چنانچہ ان اوصاف کا پچھ پیدا ہوا اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کتاب اللہ کا حکم نازل نہ ہو چکا ہوتا تو میں اس سے پچھا (بخاری)

۳۳۰۸- (۵) وَهَنَ ابْنُ مُرَيْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: لَوْ وَجَدْتُ مَعَ أَهْلِي رَجُلًا لَمْ أَمْسُهُ حَتَّى آتِي بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نَعَمْ». قَالَ: كَلَّا، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنْ كُنْتُ لَأَعِجَلُهُ بِالسَّيْفِ قَبْلَ ذَلِكَ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِسْمَعُوا إِلَيَّ مَا يَقُولُ سَيِّدُكُمْ، إِنَّهُ لَغَيُورٌ، وَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ، وَاللَّهِ أَغْيَرُ مِنِّي». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۰۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا، اگر میں اپنی بیوی کے پاس کسی مرد کو پاؤں تو کیا میں اس کو قتل نہ کر دوں، بلکہ چار گواہ تلاش کروں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اثبات میں جواب دیا۔ اس نے (جوش میں آکر) کہا ہرگز نہیں، اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق و صداقت کے ساتھ سمجھا ہے میں تو (گواہ ڈھونڈنے سے) پہلے ہی، کھوار کے ساتھ اس کا کام تمام کر دوں گا (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سنو! تمہارا سردار کیا کہہ رہا ہے؟ یہ شخص بہت غیرت مند ہے حالانکہ میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ مجھ سے (بھی) زیادہ غیرت والا ہے (مسلم)

۳۳۰۹- (۶) وَهَنَ الْمُعْبِرَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُضْفِعٍ — ، فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: «أَتَعْبِجُونِ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ؟ وَاللَّهِ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ، وَاللَّهِ أَغْيَرُ مِنِّي، وَمِنْ أَجْلِ غَيْرَةِ اللَّهِ حَرَّمَ اللَّهُ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، وَلَا أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيَّ الْعُذْرُ مِنَ اللَّهِ، مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ بَعَثَ الْمُنْذِرِينَ وَالْمُبَشِّرِينَ، وَلَا أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيَّ الْمِدْحَةُ مِنَ اللَّهِ، وَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ وَعَدَ اللَّهُ الْجَنَّةَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۰۹: منیو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں سعد بن عبادہ نے تذکرہ کیا کہ اگر میں اپنی بیوی کے پاس کسی مرد کو پاؤں گا تو میں اس کو کھوار (کی دھار) کے ساتھ قتل کر دوں گا۔ کھوار کی الٹی طرف نہیں ماروں گا۔ اس کی یہ بات جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپؐ نے فرمایا، تم سعدؓ کی غیرت مندی پر تعجب کا اظہار کر رہے ہو؟ اللہ کی قسم! میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ مجھ سے (بھی) زیادہ غیرت والا ہے اور اللہ نے غیرت کی وجہ سے ظاہری اور

باطنی (تمام قسم کی) بے حیائیوں کو حرام قرار دیا ہے اور اللہ سے بڑھ کر کوئی نہیں جس کو معذرت زیادہ پسند ہو اسی وجہ سے اللہ نے پیغمبروں کو مبعوث فرمایا ہے جو ڈرانے اور خوشخبری دینے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو تعریف سے بڑھ کر کوئی چیز پسند نہیں، اسی وجہ سے اللہ نے تعریف کرنے والوں کے لئے جنت کا وعدہ فرمایا ہے (بخاری، مسلم)

۳۳۱۰ - (۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَغَارُ، وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ يَغَارُ، وَغَيْرَةُ اللَّهِ أَنْ لَا يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللَّهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۱۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ غیرت والا ہے اور بلاشبہ مومن بھی غیرت مند ہے اور اللہ تعالیٰ کی غیرت (کا تقاضا) ہے کہ ایماندار شخص عورات کا ارتکاب نہ کرے (بخاری، مسلم)

۳۳۱۱ - (۸) وَعَنْهُ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ وَإِنِّي أَنْكَرْتُهُ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «فَمَا الْوَأْنُهَا؟» قَالَ: حُمْرٌ. قَالَ: «هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْزَقٍ؟» - قَالَ: إِنَّ فِيهَا لَوَرْقًا. قَالَ: «فَأَنَّى تُرَى ذَلِكَ جَاءَهَا؟». قَالَ: عِرْقٌ نَزَعَهَا. قَالَ: «فَلَعَلَّ هَذَا عِرْقٌ نَزَعَهُ» وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُ فِي الْإِنْتِفَاءِ مِنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۱۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک بدوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بتایا کہ میری بیوی نے سیاہ رنگ کے بچے کو جنم دیا ہے اور مجھے یہ بات ناپسند ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے استفسار کیا، کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ نے دریافت کیا، ان کا رنگ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا وہ سرخ رنگ کے ہیں۔ آپ نے دریافت کیا، ان میں کوئی خاکستری رنگ کا بھی ہے؟ اس نے جواب دیا، بے شک ان میں خاکستری رنگ کے (بھی) ہیں آپ نے دریافت کیا، اس رنگ کے کہاں سے آگئے؟ اس نے کہا، نب نے ان کو اس رنگ کا بنا دیا ہے۔ آپ نے فرمایا، شاید یہاں بھی نسب کی وجہ سے اس بچے نے یہ رنگ اختیار کر لیا ہے اور آپ نے اس کو بچے کی نفی کی اجازت نہ دی (بخاری، مسلم)

۳۳۱۲ - (۹) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ عُبَيْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهْدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ: أَنَّ ابْنِ وَلِيدَةَ زُمَعَةَ وَبَنِي، فَأَقْبَضَهُ إِلَيْكَ، فَلَمَّا كَانَ عَامَ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ، فَقَالَ: إِنَّهُ ابْنُ أَخِي وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زُمَعَةَ: أَخِي، فَتَسَاوَقَا - إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ أَخِي كَانَ عَهْدَ إِلَى فِيهِ. وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زُمَعَةَ:

اَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي، وَلَدَ عَلِيَّ فِرَاشِهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ، الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ» ثُمَّ قَالَ لِسُودَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ: «إِحْتَجِي مِنِّي لِمَا رَأَى مِنْ شَبْهِهِ بَعْتَبَةَ، فَمَا زَاَهَا حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ. وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: «هُوَ أَخُوكَ يَا عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ وَلَدَ عَلِيَّ فِرَاشِ أَبِيهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں عقبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص کو وصیت کی کہ زعمہ کی لونڈی کا بچہ میرا ہے، اسے اپنے قبضہ میں لے لیتا۔ چنانچہ فتح مکہ کے سال سعد بن ابی وقاص نے اس لڑکے کو اپنے قبضہ میں لے لیا اور اعلان کیا کہ یہ بچہ میرا بیٹا ہے اور زعمہ کے بیٹے عبد نے کہا (یہ بچہ) میرا بھائی ہے۔ چنانچہ وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے سعد نے بیان کیا، اے اللہ کے رسول! میرے بھائی نے اس بچے کے بارے میں مجھے وصیت کی تھی اور عبد بن زعمہ نے عرض کیا (یہ بچہ) میرا بھائی ہے اور میرے والد کی لونڈی کا بیٹا ہے، اس کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبد بن زعمہ! بچہ تجھے ملے گا بچہ اس کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا اور زانی محروم ہو گا۔ لیکن زعمہ کی بیٹی سودہ کو حکم دیا کہ تجھے اس سے پردہ کرنا چاہیے۔ کیونکہ بچے میں آپ کو عقبہ سے مشابہت نظر آئی۔ چنانچہ اس نے تازندگی سودہ کو نہ دیکھا اور ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا: اے عبد بن زعمہ! وہ تیرا بھائی ہے۔ یہ آپ نے اس لئے فرمایا، کیونکہ وہ عبد کے باپ (زعمہ) کے بستر پر پیدا ہوا تھا (بخاری، مسلم)

۳۳۱۳- (۱۰) وَمَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مَسْرُورٌ، فَقَالَ: «أَيُّ عَائِشَةَ! أَلَمْ تَرَيِ أَنْ مُجِيزَا الْمُدَلِّجِي دَخَلَ، فَلَمَّا رَأَى أَسْمَاءَ وَزَيْنًا وَعَلَيْهِمَا قِطِيفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُؤُوسَهُمَا وَبَدَتْ أَعْدَامُهُمَا، فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ» — مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۳۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو خوش و خرم دکھائی دے رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا تجھے معلوم نہیں کہ مجوز مدلی آیا ہوا ہے، جب اس نے اسماء اور اس کے والد زید کو دیکھا، ان دونوں نے ایک چادر کے ساتھ اپنے سروں کو ڈھانپ رکھا تھا جبکہ ان کے پاؤں چادر سے باہر تھے تو اس نے (برلا) کہا یہ پاؤں ایک دوسرے کے مشابہ ہیں (بخاری، مسلم)

وضاحت: امام ابو داؤد فرماتے ہیں کہ اسماء کے والد کا رنگ سفید تھا جبکہ خود اسماء سیاہ رنگ کے تھے کیونکہ اسماء کی والدہ ام ایمن سیاہ فام حبشی عورت تھی۔ عوام الناس انہیں مشتبہ سمجھتے تھے اور ان کے خلاف زہانی طعن درازی کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سبب سے کبیدہ خاطر رہتے تھے جب فن قیافہ کے ایک ممتاز ماہر نے ان دونوں کے پاؤں ملاحظہ کر کے کہا کہ یہ دونوں باپ بیٹا ہیں تو آپ اس سے بہت خوش ہوئے بالخصوص جبکہ دور جاہلیت میں قیافہ گمری کے فن پر احمق کیا جاتا تھا اور اس کو صحیح سمجھا جاتا تھا (تطبیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۴۵)

۳۳۱۴- (۱۱) **وَمَنْ سَعِدَ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ ، وَأَبَى بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَا : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ — فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .**

۳۳۱۴: سعد بن ابی وقاص اور ابوبکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اپنے والد کے علاوہ کسی دوسرے کی جانب (غور) کو منسوب کیا جبکہ اسے یقین ہے کہ وہ اس کا والد نہیں ہے تو جنت اس پر حرام ہے (بخاری، مسلم)

۳۳۱۵- (۱۲) **وَمَنْ ابْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «لَا تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ — ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ أَبِيهِ فَقَدْ كَفَرَ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .**
وَذَكَرَ حَدِيثُ عَائِشَةَ «مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ» فِي «بَابِ صَلَاةِ الْخُسُوفِ» .

۳۳۱۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے باپوں سے اعراف نہ کرو جس شخص نے اپنے باپ سے اعراف کیا اس نے کفر کیا (بخاری، مسلم) اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث "اللہ سے زیادہ غیرت والی ذات کوئی نہیں۔" نماز خسوف کے باب میں ذکر ہو چکی ہے۔

الفصل الثاني

۳۳۱۶- (۱۳) **مَنْ ابْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ الْمَلَاعَةِ : «أَيُّمَا امْرَأَةٍ ادْخَلْتُ عَلَى قَوْمٍ مِنْ لَيْسَ مِنْهُمْ ؛ فَلَيْسَتْ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ — ، وَلَنْ يُدْخِلَهَا اللَّهُ جَنَّتَهُ ، وَأَيُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَذَّةَ وَهُوَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ — ، احْتَجَبَ اللَّهُ مِنْهُ وَفَضَحَهُ عَلَى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ فِي الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ» . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ، وَالتَّيَمِيُّ ، وَالدَّارِمِيُّ .**

دوسری فصل : ۳۳۱۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جب لعان کی آیت نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا: جو عورت کسی قوم میں ایسے شخص کو داخل کرتی ہے جو ان میں سے نہیں ہے تو اس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں اور اللہ کبھی اس کو جنت میں داخل نہ کرے گا اور جو شخص اپنے بیٹے کا انکار کرتا ہے حالانکہ (وہ بچہ پیار سے) اس کی طرف دیکھتا ہے تو اللہ اس سے پردے میں ہوگا اور اس کو تمام مخلوقات اولین و آخرین کے سامنے رسوا کرے گا (ابوداؤد، نسائی، دارمی)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں عبد اللہ بن یونس راوی موقوف ہے اور اس کا ذکر صرف اسی حدیث میں ہے پس اس حدیث کا صحیح ہونا محل نظر ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۶۳، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۶۳، ضعیف ابوداؤد

صفحہ ۲۲)

۳۳۱۷- (۱۴) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ لِي امْرَأَةً لَا تَرُدُّ يَدَ لَا مِسٍّ — فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «طَلِّقْهَا» قَالَ: إِنِّي أُحِبُّهَا. قَالَ: «فَامْسِكْهَا إِذَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ النَّسَائِيُّ: رَفَعَهُ أَخَذُ الزَّوَاةِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، وَأَخَذَهُمْ لَمْ يَرْفَعُهُ. قَالَ: وَهَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِثَابِتٍ.

۳۳۱۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا، ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری بیوی کسی ہاتھ لگانے والے کے ہاتھ کو نہیں روکتی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا کہ وہ اس کو طلاق دے دے اس نے عرض کیا، مجھے اس سے محبت ہے آپ نے فرمایا، تو پھر اس کو روکے رکھ (ابوداؤد، نسائی) اور نسائی نے کہا ہے، اس حدیث کو ایک راوی نے ابن عباسؓ سے مرفوعاً ذکر کیا ہے اور دوسرے راوی نے مرفوعاً ذکر نہیں کیا۔ اس نے بیان کیا کہ یہ حدیث ثابت نہیں ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالکریم راوی قوی نہیں ہے اور اس عورت کے بارے میں یہ کہنا بالکل درست نہیں کہ وہ عورت اس شخص کے ہاتھ کو روکتی نہ تھی جو اس کے ساتھ بے حیائی کا ارتکاب کرنا چاہتا۔ اس لئے کہ ایسی عورت کے بارے میں آپؐ ہرگز حکم نہیں دے سکتے تھے کہ وہ اسے اپنے پاس رکھے ورنہ یہ عورت ہنس کھ کھلے مزاح کی تھی جو شخص اس سے باتیں شروع کرتا وہ اس کے ساتھ کھل مل جاتی تھی (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۴۶)

۳۳۱۸- (۱۵) وَهْنُ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَىٰ أَنْ كُلُّ مُسْتَلْحَقٍّ ۖ اسْتَلْحَقَّ بَعْدَ أَبِيهِ الَّذِي يُدْعَىٰ لَهُ ادْعَاؤُهُ وَرَثَتُهُ فَقَضَىٰ أَنْ كُلُّ مَنْ كَانَ مِنْ أُمَةٍ يَمْلِكُهَا يَوْمَ أَصَابَهَا فَقَدْ لَحِقَ بِمَنْ اسْتَلْحَقَّهُ وَلَيْسَ لَهُ مِمَّا قَسَمَ قَبْلَهُ مِنَ الْمِيزَاثِ شَيْءٌ، وَمَا أَدْرَكَ مِنَ مِيزَاثٍ لَمْ يَقْسَمْ قَبْلَهُ نَصِيئُهُ، وَلَا يَلْحَقُ إِذَا كَانَ أَبُوهُ الَّذِي يُدْعَىٰ لَهُ أَنْكَرُهُ، فَإِنْ كَانَ مِنْ أُمَةٍ لَمْ يَمْلِكُهَا أَوْ مِنْ حُرَّةٍ عَاهَرَهُ — بِهَا فَإِنَّهُ لَا يَلْحَقُ بِهِ وَلَا يَرِثُ، وَإِنْ كَانَ الَّذِي يُدْعَىٰ لَهُ هُوَ الَّذِي ادْعَاؤُهُ فَهُوَ وَلَدُ زَنْبِيٍّ مِنْ حُرَّةٍ كَانَ أَوْ أُمَةٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۱۸: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اس (بچہ) کے بارے میں، جس کو اس کے والد (کی وفات) کے بعد جس کی طرف اس کا (حقیقی) نسب ہے کسی اور نے اپنے نسب میں شامل کر لیا اور اس کے وارثوں نے دعویٰ کیا، یہ فیصلہ دیا کہ ہر وہ بچہ جو اس لوہڑی سے ہے، جس سے جس روز کوئی شخص ہم بستر ہوا اور وہ لوہڑی اس کے قبضہ میں تھی تو بچہ اس شخص کو ملے گا جس نے اس کے ملانے کا مطالبہ کیا اور جو مال اس کے ملانے سے پہلے تقسیم ہوا اس کو اس سے کچھ نہیں ملے گا اور جو مال ابھی تقسیم نہیں ہوا اس سے اس کو حصہ ملے گا اور بچے کو نہیں ملایا جائے گا جب اس کے والد نے جس کی طرف اس کو منسوب کیا جاتا ہے، اس کا انکار کیا

تھاپیں اگرچہ اس لونڈی سے ہے جو اس کی ملک میں نہ تھی یا آزاد عورت سے ہے جس کے ساتھ اس نے زنا کیا تھا تو بچے کو اس کے ساتھ نہ ملایا جائے گا اور نہ وہ وارث ہو گا اور اگر بچہ جس کی طرف منسوب ہے اس نے اس کا دعویٰ کیا ہے تو وہ بچہ ”ولد الزنا“ ہے خواہ آزاد عورت کے بطن سے پیدا ہو یا لونڈی کے بطن سے پیدا ہو (ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن راشد راوی مکرر الحدیث ہے۔ (الخرج والتحدیل جلد ۷ صفحہ ۱۳۸۵ الطل ومعرنہ الرجال۔ رقم ۲۷۳۷، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۵۳۳، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۲۰، تاریخ بغداد جلد ۵ صفحہ ۲۷۳، تلخیص الرواة جلد ۳ صفحہ ۴۶)

۳۳۱۹- (۱۶) وَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيكَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مِنْ الْغَيْرَةِ مَا يُحِبُّ اللَّهُ، وَمِنْهَا مَا يُغَضُّ اللَّهُ؛ فَأَمَّا الَّذِي يُحِبُّهَا اللَّهُ فَالْغَيْرَةُ فِي الرَّيْبَةِ -، وَأَمَّا الَّذِي يُغَضُّهَا اللَّهُ فَالْغَيْرَةُ فِي غَيْرِ رَيْبَةٍ، وَإِنَّ مِنَ الْخِيَلَاءِ مَا يُغَضُّ اللَّهُ، وَمِنْهَا مَا يُحِبُّ اللَّهُ؛ فَأَمَّا الْخِيَلَاءُ الَّتِي يُحِبُّ اللَّهُ فَاخْتِيَالُ الرَّجُلِ عِنْدَ الْقِتَالِ، وَاخْتِيَالُهُ عِنْدَ الصَّدَقَةِ، وَأَمَّا الَّتِي يُغَضُّ اللَّهُ فَاخْتِيَالُهُ فِي الْفَخْرِ». وَفِي رِوَايَةٍ: «فِي الْبَغْيِ». . . زَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۳۳۱۹: جابر بن عتيك رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، غیرت (کی ایک قسم) وہ ہے جس کو اللہ محبوب جانتا ہے اور ایک غیرت وہ ہے جس کو اللہ ناپسند کرتا ہے جس غیرت کو اللہ پسند کرتا ہے وہ ہے جو تمہارے مقام میں کی جائے اور جس غیرت کو اللہ ناپسند کرتا ہے وہ ہے جو تمہارے مقام میں نہیں (صرف سوء ظن ہے) اور تکبر کی ایک قسم وہ ہے جس کو اللہ ناپسند جانتا ہے جبکہ ایک تکبر وہ ہے جس کو اللہ پسند کرتا ہے پس وہ تکبر جس کو اللہ پسند فرماتا ہے وہ مجاہد کا جہاد اور صدقات کے وقت اترانا ہے اور جس تکبر کو اللہ ناپسند جانتا ہے وہ اس کا فخر کے ساتھ اڑا کر چلنا ہے اور ایک روایت میں ہے، فسق و فجور کرتے ہوئے اڑا کر چلنا ہے (احمد، ابوداؤد، نسائی)

الفصل الثالث

۳۳۲۰- (۱۷) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ فُلَانًا ابْنِي، عَاهَرْتُ بِأَمِّهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا دَعْوَةَ - فِي الْإِسْلَامِ، ذَهَبَ أَمْرُ الْجَاهِلِيَّةِ، أَلْوَدُ لِلْفِرَاشِ، وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

تیسری فصل: ۳۳۲۰: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں ایک شخص کھڑا ہوا۔ اس نے کہا، اے اللہ کے رسول! فلاں میرا بیٹا ہے۔ جاہلیت میں، میں نے اس کی والدہ کے ساتھ زنا کیا تھا رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اسلام میں (اس طرح) دعویٰ کرنا درست نہیں۔ دور جاہلیت کے طور طریقے ختم ہو چکے ہیں۔ بچہ اس شخص کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا اور زانی محروم ہو گا (ابوداؤد)

۳۳۲۱- (۱۸) وَعَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَرْبَعٌ مِنَ النِّسَاءِ لَا مُلَاعَنَةَ بَيْنَهُنَّ — النَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ —، وَالْيَهُودِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ —، وَالْحُرَّةُ تَحْتَ الْمَمْلُوكِ — وَالْمَمْلُوكَةُ تَحْتَ الْحُرِّ».. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۳۲۱: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چار (قسم کی) عورتیں ہیں ان کے (اور ان کے خاندانوں) کے درمیان لعان نہیں ہے۔ عیسائی عورت جو مسلمان کے نکاح میں ہے، یہودی عورت جو مسلمان کے نکاح میں ہے، آزاد عورت جو غلام کے نکاح میں ہے اور لونڈی جو آزاد (انسان) کے نکاح میں ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں عثمان بن عطاء الخراسانی راوی کے ضعیف ہونے پر اتفاق کیا گیا ہے (البرج والتحدیل جلد ۶ صفحہ ۸۸، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۸، المجموعین جلد ۲ صفحہ ۱۰۰، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۲، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۴، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۱۵۸)

۳۳۲۲- (۱۹) وَفِي ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ رَجُلًا جَعَلَ أَمْرَ الْمُتَلَاعِنِينَ أَنْ يَتْلَاعَنَا أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عِنْدَ الْخَامِسَةِ عَلَى فَيْهِ —، وَقَالَ: «إِنَّهَا مُوجِبَةٌ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۳۳۲۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم دیا (جب آپ نے دو لعان کرنے والوں کو لعان کا حکم دیا) کہ وہ پانچویں بار میں اپنا ہاتھ مرد کے منہ پر رکھے اور (اسے) بتائے کہ (پانچویں بار کا) اقرار واجب کرنے والا ہے (نسائی)

۳۳۲۳- (۲۰) وَفِي عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا لَيْلًا، قَالَتْ: فَبَغَرْتُ عَلَيْهِ، فَجَاءَهُ، فَرَأَى مَا أَصْنَعُ. فَقَالَ: «مَا لَكَ يَا عَائِشَةُ! أَغَرَبْتُ؟» فَقُلْتُ: وَمَا لِي؟ لَا يَغَارُ مِثْلِي عَلَى مِثْلِكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَقَدْ جَاءَكَ شَيْطَانُكَ» قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَمَعِيَ شَيْطَانٌ؟ قَالَ: «نَعَمْ». قُلْتُ: وَمَعَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «نَعَمْ! وَلَكِنْ أَغَانِي اللَّهُ عَلَيْهِ حَتَّى أَسْلَمَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۳۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت اس کے پاس سے نکلے، عائشہ نے بیان کیا کہ مجھے (آپؐ کے باہر جانے پر) غیرت ہوئی پھر آپؐ تشریف لائے اور آپؐ نے ملاحظہ فرمایا، جو میں کر رہی تھی تو آپؐ نے فرمایا، عائشہ! کیا بات ہے؟ کیا تو نے غیرت کی ہے؟ میں نے عرض کیا، مجھے کیا ہے کہ میرے جیسی وی آپ جیسے خاوند پر غیرت نہ کرے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تیرے پاس تیرا شیطان آگیا۔ عائشہ نے پؐ سے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! کیا میرے ساتھ شیطان ہے۔ آپؐ نے اثبات میں جواب دیا۔ (عائشہؓ فرماتی ہیں) میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپؐ کے ساتھ بھی ہے؟ آپؐ نے اثبات میں فرمایا، (اور وضاحت کی) البتہ اللہ نے اس کے خلاف میری معاونت کی ہے۔ چنانچہ میں اس کے دوسرے محفوظ رہتا ہوں (مسلم)

بَابُ الْعِدَّةِ

(عورت کے عدت گزارنے کا بیان)

الفصل الأول

۳۳۲۴- (۱) عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ أَبَا عَمْرٍو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ - وَهُوَ غَائِبٌ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا وَكِيلُهُ الشَّعِيرَ فَمَسَحَ طَهْنَةً -، فَقَالَ: وَاللَّهِ، مَا لَكَ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ. فَجَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ. فَقَالَ: «لَيْسَ لَكَ نَفَقَةٌ». فَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَ فِي بَيْتِ أُمِّ شَرِيكٍ، ثُمَّ قَالَ: «بَلِّكِ امْرَأَةً يَغْشَاهَا أَصْحَابِي، إِعْتِدِي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ، فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمَى، تَضَعِينَ ثِيَابَكَ فَإِذَا حَلَلْتَ - فَأَذِينِي -». قَالَتْ: فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَأَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِي. فَقَالَ: «أَمَّا أَبُو الْجَهْمِ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَائِقِهِ -، وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَضَعْلُوكُ - لَا مَالَ لَهُ؛ إِنْ كَبِحْنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، فَبَكَرْهُنَّ، ثُمَّ قَالَ: «إِنْ كَبِحْنِي أُسَامَةُ» فَتَكَحُّنَهُ، فَجَعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا وَاعْتَبَطْتُ. . . وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهَا: «فَأَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَرَجُلٌ ضَرَابٌ لِلنِّسَاءِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا، فَأَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «لَا نَفَقَةَ لَكَ إِلَّا أَنْ تَكُونِي حَامِلًا».

پہلی فصل : ۳۳۲۳ : ابوسلمہ فاطمہ بنت قیس سے بیان کرتے ہیں کہ ابو عمرو بن حفص نے اس کو بتہ یعنی آخری طلاق دی جب کہ وہ (بہن) میں تھا تو ابو عمرو کے وکیل نے فاطمہ بنت قیس کی جانب ”جو“ بھیجے (اس نے ان کو معمولی سمجھا) اور اس پر ناراض ہو گئی۔ اس نے کہا ”اللہ کی قسم! حیرانم پر کچھ حق نہیں ہے چنانچہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے آپ کے پاس اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا ”تمرا خرچ (اس کے ذمہ) نہیں ہے۔ اس کے بعد آپ نے اس کو حکم دیا کہ وہ ام شریک کے گھر میں عدت بسر کرے، لیکن آپ نے واضح کیا کہ وہ ایسی خاتون ہے جس کے پاس میرے صحابہ کرام کا آنا جانا ہے۔ تجھے ابن ام مکتوم کے پاس عدت گزارنی چاہیے۔ وہ ٹاہینا انسان ہے تو (وہاں) کپڑے بھی اتار سکتی ہے جب تیری عدت ختم ہو جائے تو مجھے اطلاع دینا اس نے بیان کیا جب میں حلال ہو گئی تو میں نے آپ سے عرض کیا کہ معاویہ بن ابی سفیان اور ابو جہم نے میری جانب مقلی کا پیغام بھجوایا ہے آپ نے مشورہ دیا کہ ابو جہم تو لاٹھی اپنے کندھے سے نیچے نہیں رکھتا (یعنی عورتوں کو مارتا ہے یا ہمیشہ سرخ رہتا ہے) اور معاویہ مفلس ہے اس کے پاس مال نہیں ہے (البتہ) تجھے اسامہ بن زید سے نکاح کر لینا چاہیے لیکن میں نے اس کو ناپسند کیا۔ آپ نے دوبارہ فرمایا ”اسامہ سے نکاح کر چنانچہ میں نے اس سے نکاح کیا اللہ نے اس میں خیر و برکت عطا کی اور (اس نکاح کی وجہ سے) مجھ پر رشک کیا گیا۔ اور ایک روایت میں ہے البتہ ابو جہم عورتوں کی بہت زیادہ ہٹائی کرنے والا ہے (مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ اس کے خاوند نے اس کو تیسری (آخری) طلاق دی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

حاضر ہوئی۔ آپ نے فرمایا، تجھے خرچ نہیں ملے گا اگر تو حاملہ ہوتی تو پھر تجھے خرچ دیا جاتا۔

وضاحت: اس حدیث میں طلاق بہ سے مقصود تیسری طلاق ہے۔ جس کے بعد تعلق منقطع ہو جاتا ہے قبل ازیں وہ دو طلاقیں دے چکا تھا اور اس طلاق سے تعلق ختم ہو گیا اور اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ٹایٹا انسان کی موجودگی میں اگر پروے کا کپڑا سر سے اتار جائے تو کچھ حرج نہیں لیکن ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ کی ازواج مطہرات نے جب ٹایٹا کی موجودگی میں پروے کا خیال نہ کیا اور بر ملا کہا کہ وہ ٹایٹا ہے ہمیں دیکھ نہیں رہا ہے تو آپ نے فرمایا، وہ ٹایٹا ہے۔ تم تو دیکھ رہی ہو، ہمیں ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ازواج مطہرات کے لیے زیادہ احتیاط نظر رکھی (واللہ اعلم)

۳۳۲۵- (۲) وَهَنَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ فَاطِمَةَ كَانَتْ فِي مَكَانٍ وَحْشٍ، فَخِيفَ عَلَيَّ نَاجِيَتِهَا، فَلِذَلِكَ رَخَّصَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ - تَعْنِي فِي الثَّقَلَةِ - وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَتْ: مَا لِفَاطِمَةَ؟ أَلَا تَتَّبِعِي اللَّهَ؟ تَعْنِي فِي قَوْلِهَا: لَا سَكُنِي وَلَا نَفَقَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۳۲۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فاطمہ بنت قیس غیر آباد مکان میں اقامت پذیر تھیں ان کے بارے میں خطرہ محسوس کیا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو وہاں سے خطرے ہونے کی اجازت عطا کی اور ایک روایت میں ہے کہ عائشہ نے کہا، فاطمہ کو کیا ہو گیا ہے؟ وہ اللہ سے ڈرتی نہیں ہے جب وہ کہتی ہے، مطلقہ ٹلاٹھ کے لئے رہائش ہے نہ خرچ (بخاری)

وضاحت: فاطمہ بنت قیس کا موقف درست ہے وہ صاحب واقعہ ہے آپ نے اس کا تان و نفقہ اور مکان وغیرہ کی ذمہ داری طلاق ٹلاٹھ کے بعد اس کے خاوند پر نہیں ڈالی، جس نے اس کو آخری تیسری طلاق دی تھی۔ جبکہ عائشہ کا موقف درست نہیں۔ اسی طرح عمر کا موقف بھی عائشہ جیسا تھا وہ صاف کہتے تھے کہ ہم اللہ کی کتاب کو ایک عورت کے کہنے پر کیسے چھوڑ دیں؟ ہم نہیں جانتے کہ وہ سچ کہتی ہے یا جھوٹ بول رہی ہے۔ جبکہ فاطمہ کا موقف بالکل صحیح ہے وہ صاحب واقعہ ہے اور آپ نے کلمے لفظوں میں فرمایا، تیسری طلاق کے بعد چونکہ خاوند کو رجوع کا اختیار نہیں ہے، اس لئے تان و نفقہ اور مکان کی ذمہ داری اس پر نہیں ہے (واللہ اعلم)

۳۳۲۶- (۳) وَهَنَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّمَا نُقِلْتُ فَاطِمَةَ لَطُولِ لِسَانِهَا عَلَيَّ أَحْمَانِهَا. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ الشَّيْءِ».

۳۳۲۶: سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ فاطمہ کو اس لئے اس کے خاوند کے مسکن سے منتقل کیا گیا کہ وہ اپنے خاوند کے بھائیوں سے زبان درازی کرنے سے نہ رکھتی تھی (شرح السنہ)

۳۳۲۷- (۴) وَهَنَ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: طُلِقْتُ خَالَتِي ثَلَاثًا، فَارَادَتْ أَنْ تَجِدُ - نَخْلَهَا، فَزَجَرَهَا رَجُلٌ أَنْ تَخْرُجَ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: «بَلَى، فَجِدِي نَخْلَكَ، فَإِنَّهُ عَسَى أَنْ تَصْدُقِي أَوْ تَفْعَلِي مَعْرُوفًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۲۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میری خالہ کو تین طلاقیں ہو گئیں۔ اس نے چاہا کہ وہ اپنی کجیور کے درختوں سے کجیوریں اتارے۔ تو ایک شخص نے اس کو باہر نکلنے سے روکا چنانچہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ نے فرمایا: کیوں نہیں! تو کجیوریں اتار سکتی ہے کیونکہ ممکن ہے تو (ان سے) صدقہ کرے یا کوئی اچھا کام کرے (مسلم) وضاحت: معلوم ہوا کہ مطلقہ ثلاثہ ایام عدت میں ذاتی ضرورت کیلئے گھر سے باہر جاسکتی ہے (واللہ اعلم)

۳۳۲۸- (۵) وَعَنْ الْمُسَوِّبِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ نَفَسَتْ - بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلْيَالٍ، فَجَاءَتْ النَّبِيَّ ﷺ، فَاسْتَأْذَنَتْهُ أَنْ تَنكِحَ، فَأَذِنَ لَهَا، فَتَنَكَحَتْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۳۲۸: مسووب بن مخرمہ بیان کرتے ہیں کہ ”سبعہ اسلمیہ“ اپنے خاوند کی وفات کے چند روز بعد نفاس والی ہو گئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے نکاح کی اجازت طلب کی آپ نے اس کو اجازت عطا کی چنانچہ اس نے نکاح کر لیا (بخاری)

وضاحت: بچے کے تولد کے بعد شرعاً وہ نکاح کر سکتی تھی اسے چار ماہ دس دن عدت گزارنے کی ضرورت نہ تھی اس لئے کہ وہ حاملہ تھی لیکن اس کی جانب متکئی کا پیغام بھیجنے والوں میں ابواسناں بھی تھا اس نے کہا: ابھی تیری عدت ختم نہیں ہوئی تو وہ آپ کی خدمت میں پہنچی آپ نے فرمایا: ابواسناں جھوٹ کہتا ہے تیری عدت ختم ہو چکی ہے معلوم ہوا کہ صحابی کی رائے غلط ہو سکتی ہے وہ معصوم عن الخطئہ نہیں۔ (واللہ اعلم)

۳۳۲۹- (۶) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: جَاءَتْ امْرَأَةً إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ ابْنَتِي تُؤَفِّي عَنْهَا زَوْجَهَا، وَقَدْ اشْتَكْتُ عَيْنَهَا، أَفَنَكْحُهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا، مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ: «لَا». قَالَ: «إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ، وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَزْمِي بِالْبُعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْخَوْلِ...» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۲۹: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! میری بیٹی کا خاوند فوت ہو گیا ہے اور اس کی آنکھوں میں درد ہے کیا ہم اس کی آنکھوں میں سرمہ لگا سکتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بار یا تین بار نفی میں جواب دیا ہر دفعہ آپ نے منع کیا (اور) فرمایا: اب تو عدت چار ماہ دس دن ہے جبکہ دور جاہلیت میں عورت سال کے اختتام پر اونٹ کی میٹھی بھیجتی تھی یعنی ایک سال بعد اس کی عدت ختم ہوتی تھی (بخاری، مسلم)

۳۳۳۰- (۷) وَعَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، وَزَيْنَبِ بْنِ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مِثْبَ فَوْقَ

ثَلَاثَ لَيَالٍ ، إِلَّا عَلَى زَوْجِ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۳۰: ام حبیبہ اور زینب بنت جحش رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، کسی عورت کے لئے جائز نہیں جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے کہ وہ کسی فوت شدہ پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے البتہ خاوند پر چار ماہ دس دن (سوگ) کرے (بخاری، مسلم)

۳۳۳۱- (۸) وَهَنَ أُمُّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا تُجِدُ امْرَأَةً عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجِ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا، وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوعًا إِلَّا ثَوْبَ غَضَبٍ... وَلَا تَكْتَحِلُ، وَلَا تَمَسُّ طَبِيبًا، إِلَّا إِذَا طَهَّرْتَ نُبْدَةً - مِنْ قُسْطٍ أَوْ أَظْفَارٍ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ: «وَلَا تَخْتَضِبُ».

۳۳۳۱: ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی عورت کسی فوت شدہ پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے البتہ خاوند پر چار ماہ دس دن سوگ کرے اور رنگین لباس زیب تن نہ کرے البتہ یعنی سادہ چادریں (زیب نہ کرے) نہ سرمہ لگائے نہ خوشبو لگائے۔ البتہ پاک ہونے پر قسط یا اظفار (خوشبو) لگائے (بخاری، مسلم) ابو داؤد میں اضافہ ہے کہ وہ مندی نہ لگائے۔

الفصل الثانی

۳۳۳۲- (۹) هَنَ زَيْنَبُ بِنْتُ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ الْفَرِيعَةَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَهِيَ أُخْتُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ - أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَسْأَلُهُ أَنْ تَرْجِعَ لِمَنْ أَهْلُهَا فِي بَنِي خُدْرَةَ، فَإِنْ زَوْجُهَا خَرَجَ فِي طَلَبِ أَعْبَدٍ لَهُ أَبْقَوْا فَقَتَلُوهُ. قَالَتْ: فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَرْجِعَ إِلَى أَهْلِي فَإِنْ زَوْجِي لَمْ يَتْرُكْنِي فِي مَنْزِلٍ يَمْلِكُهُ وَلَا نَفَقَةٍ. فَقَالَتْ: سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نَعَمْ». فَأَنْصَرَفَتْ حَتَّى إِذَا كُنْتُ فِي الْحَجْرَةِ أَوْ فِي الْمَسْجِدِ، عَانِي، فَقَالَ: «أَمْكِنِي فِي بَيْتِكَ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ» قَالَتْ: فَاعْتَدَدْتُ فِيهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ عَشْرًا. رَوَاهُ مَالِكٌ، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَابْنُ دَاوُدَ، وَالتَّيَمِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

سری فصل: ۳۳۳۲: زینب بنت کعب بیان کرتی ہیں کہ فریعتہ بنت مالک بن سنان، ابوسعید خدری کی بیٹیوں نے زینب کو یا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی آپؐ سے دریافت کر رہی تھی کہ وہ بخود رہ (قبیلہ) میں اپنے گھر لوں کی جانب واپس چلی جائے اس لئے کہ اس کا خاوند اپنے غلاموں کی تلاش میں نکلا تھا جو بھاگ گئے تھے اور اس کے غلاموں نے

اس کو قتل کر دیا تھا اس نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، میں اپنے گھروالوں کے ہاں واپس چلی جاؤں؟ اس لئے کہ میرے خاوند نے میرے لئے کوئی ایسا گھر نہیں چھوڑا جس پر اس کا قبضہ ہوا اور نہ اخراجات کے لئے (کچھ مال) چھوڑا ہے اس نے بیان کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اثبات میں جواب دیا۔ چنانچہ میں واپس لوٹی لیکن ابھی میں حجروں یا مسجد میں تھی۔ آپ نے مجھے بلایا اور فرمایا، اپنے گھر میں عدت گزار رہاں تک کہ عدت ختم ہو جائے اس نے بیان کیا، میں نے وہاں چار ماہ و س دن عدت بسر کی (مالک، ترمذی، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ذہب بنت کعب بن محمد ہے اس لئے یہ روایت ضعیف ہے (ارواء الغلیل جلد ۷)

صفحہ ۳۰۶-۳۰۷، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۱۰۸)

۳۳۳۳- (۱۰) وَهَنَ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ تَوَفَّى أَبُو سَلَمَةَ وَقَدْ جَعَلْتُ عَلَى صَبْرًا - فَقَالَ: «مَا هَذَا يَا أُمُّ سَلَمَةَ؟» قُلْتُ: «إِنَّمَا هُوَ صَبْرٌ لَيْسَ فِيهِ طَيْبٌ. فَقَالَ: «إِنَّهُ يَشُبُّ الرُّوحَةَ - فَلَا تَجْعَلِيهِ إِلَّا بِاللَّيْلِ، وَتَنْزِعِيهِ بِالنَّهَارِ، وَلَا تَمْسِطِي بِالطَّيِّبِ وَلَا بِالْحِنْأِ فَإِنَّهُ خِضَابٌ». قُلْتُ: يَا سَيِّدِي أَمْتَشِطُ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «بِالسِّدْرِ - تُغْلِفِينَ بِهِ رَأْسَكَ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۳۳۳۳: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے جب (میرے خاوند) ابو سلمہ فوت ہوئے اور میں نے صبر لگایا ہوا تھا آپ نے دریافت کیا، ام سلمہ! یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا، یہ صبر ہے اس میں خوشبو نہیں ہے آپ نے فرمایا، یہ چہرے کو خوبصورت کرتا ہے۔ تو اسے رات کو لگاؤ اور دن کو اتا دے نیز خوشبو اور مندی وغیرہ (بھی) نہ لگا۔ اس لئے کہ وہ بھی خضاب ہے۔ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں کس طرح (سر کے بالوں کو) صاف کروں؟ آپ نے فرمایا، بھیری (درخت کے پتوں) کے ساتھ اپنے سر کے بالوں کو لپیٹ (اور صاف کر) (ابو داؤد، نسائی)

وضاحت: سند میں منیہ اور اس سے اوپر والے رواۃ مجہول ہیں نیز دہانتہ یہ حدیث ام سلمہ سے مروی حدیث کے مفہوم کے خلاف ہے، جس میں وضاحت ہے کہ وہ عورت جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو، عدت گزارنے کے دوران آنکھوں میں سرمہ نہ لگائے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۵۰)

۳۳۳۴- (۱۱) وَمِنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «وَالَّتَوْفَى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَلْبَسُ الْمَعْصِفَ - مِنَ الثِّيَابِ، وَلَا الْمُمَشَقَّةَ -، وَلَا الْحُلِيَّ، وَلَا تَخْتَضِبُ، وَلَا تَكْتَحِيلُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۳۳۳۴: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے وہ کسبہ، رنگ اور گیورنگ کا لباس زیب تن نہ کرے، نہ زینہ پہنے، نہ مندی لگائے اور نہ سرمہ لگائے (ابو داؤد، نسائی)

الفصل الثالث

۳۳۳۵- (۱۲) **فَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ الْأَخْوَصَ هَلَكَ بِالشَّامِ حِينَ دَخَلَتْ امْرَأَتُهُ فِي الدِّمِّ مِنَ الْخَيْضَةِ الثَّالِثَةِ، وَقَدْ كَانَ طَلَّقَهَا، فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ إِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ. فَكَتَبَ إِلَيْهِ زَيْدٌ: أَنَّهَا إِذَا دَخَلَتْ فِي الدِّمِّ مِنَ الْخَيْضَةِ الثَّالِثَةِ - فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ وَبَرِيَ مِنْهَا، لَا يَرِنُهَا وَلَا تَرِنُهُ. رَوَاهُ مَالِكٌ.**

تیسری فصل: ۳۳۳۵: سلیمان بن یسار رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ”اخص“ شام (کے علاقے) میں فوت ہو گیا جب کہ اس کی بیوی جس کو اس نے طلاق دی تھی، تیسرے حیض میں تھی تو معاویہ بن ابوسفیان نے زید بن ثابت کی جانب تحریر کیا کہ وہ اس مسئلہ کے بارے میں بتائے؟ تو زید نے جواب دیا کہ جب وہ تیسرے حیض میں داخل ہو گئی تو وہ اپنے خاوند سے الگ ہے اور اس کا خاوند اس سے اجنبی ہو گیا نہ وہ اس کا وارث ہو گا اور نہ وہ اس کی وارث ہو گی (مالک) وضاحت: معلوم ہوا کہ عدت اطہار کے ساتھ شمار کی جائے حیض کے ساتھ نہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۵۰)

۳۳۳۶- (۱۳) **وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ طَلَّقَتْ فَحَاضَتْ خَيْضَةً أَوْ خَيْضَتَيْنِ، ثُمَّ رُفِعَتْهَا حَيْضَتُهَا -؛ فَإِنَّهَا تَنْتَظِرُ تِسْعَةَ أَشْهُرٍ، فَإِنْ بَانَ بِهَا حَمْلٌ فَذَلِكَ، وَإِلَّا اعْتَدَتْ بَعْدَ التَّسْعَةِ الْأَشْهُرِ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ ثُمَّ حَلَّتْ. رَوَاهُ مَالِكٌ.**

۳۳۳۶: سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں عمر بن خطاب نے بیان کیا کہ جس عورت کو طلاق ہو جائے اور وہ ایک حیض یا دو حیض گزارے اس کے بعد اس کو حیض آنا بند ہو جائے تو وہ نو ماہ انتظار کرے اگر حمل نمایاں ہو جائے تو معاملہ واضح ہے ورنہ نو ماہ کے بعد تین ماہ عدت گزارنے کے بعد طہال ہو گی۔ وضاحت: چونکہ جب حیض آنا رک گیا ہے تو حمل کا شبہ ہے اس لئے عدت وضع حمل ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۵۰)

بَابُ الْاِسْتِبْرَاءِ (لوٹڑی کے استبراء رحم کا بیان)

الفصل الأول

۳۳۳۷- (۱) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِامْرَأَةٍ مُجْتَبَعَةٍ -، فَسَالَ عَنْهَا. فَقَالُوا: أَمَةٌ لِفُلَانٍ ... قَالَ: «أَيْلِمُ بِهَا؟» قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: «لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَلْعَنَهُ لَعْنًا يَدْخُلُ مَعَهُ فِي قَبْرِهِ -، كَيْفَ يَسْتَحْدِمُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ؟» - أَمْ كَيْفَ يُورَثُهُ - وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ؟» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل: ۳۳۳۷: ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو ولادت کے قریب تھی آپ نے اس کے بارے میں دریافت کیا؟ صحابہ کرام نے بتایا کہ وہ فلاں شخص کی لوٹڑی ہے آپ نے دریافت کیا کیا وہ اس سے محامعت کرتا ہے؟ صحابہ کرام نے اثبات میں جواب دیا آپ نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ اس پر لعنت کروں جو اس کے ساتھ قبر تک جائے وہ اس بچے سے کیسے خدمت لے گا جب کہ اس کے لئے اس سے خدمت لینا جائز نہیں یا اس کو کیسے وارث بنائے گا جب کہ اس کے لئے ایسا کرنا حلال نہیں ہے (مسلم)

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ جب لوٹڑی مالِ قیمت سے ہاتھ آئے تو لوٹڑی کا ایک حیض سے استبراء رحم کیا جائے تاکہ ثابت ہو جائے کہ وہ حاملہ نہیں ہے اور اگر حاملہ ہے تو اس کا استبراء رحم وضع حمل سے کیا جائے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۵۹)

الفصل الثاني

۳۳۳۸- (۲) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ فِي سَبَابِهَا أَوْ طَاسٍ: «لَا تُوطَأُ خَامِلٌ حَتَّى تَضَعَ، وَلَا غَيْرُ ذَاتِ حَمْلٍ حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل: ۳۳۳۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (جنگ) اوطاس کے قیدیوں کے بارے میں مرنوعاً بیان کیا کہ کسی حاملہ لوٹڑی سے جماع نہ کیا جائے جب تک کہ وہ حمل وضع نہ کر دے اور غیر حاملہ لوٹڑی سے جماع نہ کیا جائے جب تک کہ اس کو ایک بار حیض نہ آجائے (احمد، ابوداؤد، دارمی)

۳۳۳۹- (۳) وَهَنَ رُوَيْفَعُ بْنُ نَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ: «لَا يَجُلُ لِمَرِيٍّ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْقَى مَاءَهُ زَرْعٌ غَيْرِهِ» يَعْنِي أَتْيَانُ الْحَبَالِيِّ وَلَا يَجُلُ لِمَرِيٍّ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَقَعَ عَلَى امْرَأَةٍ مِنَ السَّبْيِ حَتَّى يَسْتَبْرِئَهَا، وَلَا يَجُلُ لِمَرِيٍّ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَبِيعَ مَغْنَمًا حَتَّى يَقْسَمَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ إِلَى قَوْلِهِ: «زَرْعٌ غَيْرِهِ».

۳۳۳۹: رُوَيْفَعُ بْنُ نَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ حنین کے دن فرمایا کسی شخص کے لئے جائز نہیں جس کا اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان ہے کہ وہ اپنے غیر کی کھیتی کو پانی پلائے (یعنی حاملہ لونڈی سے جماع کرے) اور کسی شخص کے لئے جائز نہیں جس کا اللہ اور آخرت (کے دن) پر ایمان ہے کہ وہ کسی قیدی عورت کے ساتھ جماعت کرے جب تک کہ اس کا استبراء رحم نہ کرے اور کسی شخص کے لئے جائز نہیں جس کا اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان ہے کہ وہ (مال) غنیمت کو فروخت کرے جب تک کہ اس کو تقسیم نہ کیا جائے (ابوداؤد) اور ترمذی نے "غیر کی کھیتی" تک بیان کیا ہے۔

الفصل الثالث

۳۳۴۰- (۴) هَنَّ مَالِكُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ بِاسْتِبْرَاءِ الْإِمَاءِ بِحَيْضَةٍ إِنْ كَانَتْ مِمَّنْ تَحِيضُ، وَثَلَاثَةِ أَشْهُرٍ إِنْ كَانَتْ مِمَّنْ لَا تَحِيضُ، وَيَنْتَهَى عَنْ سَقْيِ مَاءِ الْغَيْرِ.

تیسری فصل: ۳۳۴۰: مالک کے بلاغات سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیض والی لونڈیوں کے بارے میں ایک حیض گزارنے کے ساتھ استبراء رحم کا حکم فرماتے اور اگر حیض والی نہ ہوتی تو تین ماہ کے ساتھ استبراء رحم کا حکم فرماتے اور دوسرے شخص کے نطفہ کو پانی پلانے سے منع فرماتے۔

وضاحت: صاحب تنقیح الرواة نے ذکر کیا ہے کہ مجھے اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی تاہم اس کا منہوم و دیگر صحیح احادیث کے موافق ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۵۱)

۳۳۴۱- (۵) وَهَنَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ قَالَ: إِذَا وَهَبَتْ الْوَلِيدَةُ الَّتِي تُوْطَأُ، أَوْ بَاعَتْ، أَوْ أُعْتِقَتْ فَلْتَسْتَبْرِئْ رَحِمَهَا بِحَيْضَةٍ وَلَا تَسْتَبْرِئِ الْعَذْرَاءَ... رَوَاهُمَا رِزْقٌ.

۳۳۴۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب لونڈی کو حبیہ کیا جائے یا اسے فروخت کیا جائے یا اسے آزاد کیا جائے تو اس کے استبراء رحم کی مدت ایک حیض ہے (لیکن کنواری لڑکی کے استبراء رحم کی ضرورت نہیں۔ (ان دونوں حدیثوں کو رزین نے بیان کیا ہے)

بَابُ النِّفَقَاتِ وَحَقِّ الْمَمْلُوكِ

(اخراجات اور غلام کے حقوق کا بیان)

الفصل الأول

۳۳۴۲ - (۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنْ هِنْدًا بِنْتُ عُتْبَةَ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ أَبَا سَفْيَانَ رَجُلٌ شَجِيحٌ - ، وَلَيْسَ يُعْطِينِي مَا يَكْفِينِي وَوَلَدِي، إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ. فَقَالَ: «خُذِي مَا يَكْفِيكَ وَوَلَدِكَ بِالْمَعْرُوفِ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۳۴۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہند بنت عتبہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بلاشبہ ابوسفیان بخیل انسان ہے اور وہ مجھے اور وہ مجھے اور میری اولاد کو حسب ضرورت خرچ نہیں دیتا۔ اگر میں اس کے علم میں لائے بغیر اس کے مال میں سے (کچھ) حاصل کر لوں۔ آپ نے فرمایا، معروف انداز کے ساتھ تو اتنا خرچ لے سکتی ہے جو تجھے اور میری اولاد کو کافی ہو۔ (بخاری، مسلم)

۳۳۴۳ - (۲) وَعن جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أَعْطَى اللَّهُ أَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۴۳: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ارشاد نبوی ہے: جب اللہ پاک تم میں سے کسی شخص کو مال و دولت سے نوازے تو وہ سب سے پہلے (اس مال کو) اپنے اور اپنے اہل و عیال پر صرف کرے (مسلم)

۳۳۴۴ - (۳) وَعن أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لِلْمَمْلُوكِ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ، وَلَا يَكْلَفُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا يُطِيقُ»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۴۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غلام کو خوراک اور لباس دیا جائے اور اس کی طاقت کے مطابق اس سے کام لیا جائے (مسلم)

۳۳۴۵ - (۴) وَعن أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ، فَمَنْ جَعَلَ اللَّهُ أَخَاهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيَلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلَا يَكْلِفْهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا يَغْلِبُهُ؛ فَإِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيَبِعْهُ عَلَيْهِ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۳۵: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو تمہارے زیرِ دست کر رکھا ہے۔ پس جس شخص کے بھائی کو اللہ نے اس کے ماتحت کیا ہے، تو وہ اس کو وہی کچھ کھلائے جو وہ خود کھاتا ہے اور اسی طرح کا پہنائے جیسا وہ خود پہنتا ہے اور اس سے اتنا کم نہ لے، جس کا کرنا اس کے لیے دشوار ہو۔ اگر اس سے دشوار کام لے تو اس کام میں اس کی اعانت کرے۔
(بخاری، مسلم)

۳۳۴۶- (۵) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، جَاءَهُ قَهْرَمَانٌ - لَهُ، فَقَالَ لَهُ: أَعْطَيْتَ الرَّفِيقَ قُوَّتَهُمْ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَأَنْطَلِقْ فَأَعْطِهِمْ؛ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «كَفَى بِالرَّجُلِ إِثْمًا أَنْ يَحْبِسَ عَمَّنْ يَمْلِكُ قُوَّتَهُ». وَفِي رِوَايَةٍ: «كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُضَيِّعَ مَنْ يَقُوْتُ»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۳۶: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ان کے پاس ان کا کارندہ آیا تو انہوں نے (اپنے کارندے سے) پوچھا کیا تو نے غلاموں کو ان کے کھانے کا سامان دے دیا ہے؟ اس نے نفی میں جواب دیا۔ تب انہوں نے حکم دیا کہ جاؤ اور انہیں کھانے کا سامان دو۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہے ”کسی شخص کے لئے یہی گناہ کافی ہے کہ وہ اپنے ماتحت لوگوں سے ان کی خوراک کو روک رکھے“ اور ایک روایت میں ہے کہ ”ایک شخص کے لئے یہی گناہ کچھ کم نہیں کہ وہ ان لوگوں کے لئے خوراک کا انتظام نہ کرے جن کی خوراک کا انتظام اس کے ذمہ تھا“ (مسلم)

۳۳۴۷- (۶) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا صَنَعَ لِأَحَدِكُمْ خَادِمُهُ طَعَامَهُ، ثُمَّ جَاءَهُ بِهِ وَقَدْ وَلِيَ حَرَّةً وَدُخَانَهُ - فَلْيَقْبِضْهُ مَعَهُ فَلْيَأْكُلْ، وَإِنْ كَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوهًا قَلِيلًا - فَلْيَضَعْ فِي يَدِهِ مِنْهُ أَكْلَةً أَوْ أَكْلَتَيْنِ»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۳۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ارشاد نبویؐ ہے، جب تم میں سے کسی شخص کے لئے اس کا خادم کھانا تیار کرے اور کھانا اس کے سامنے پیش کرے (چونکہ وہ شخص (کھانا تیار کرتے وقت) گرمی اور دھوئیں سے ہم کنار رہا، اس لئے اس کو اپنے ساتھ بٹھا کر کھانا کھلائے لیکن اگر کھانا کم مقدار میں ہو تو اسے چاہیے کہ اس کے ہاتھ پر کھانے سے ایک یا دو تھے رکھے (مسلم)

۳۳۴۸- (۷) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ، وَاحْسَنَ عِبَادَةَ اللَّهِ؛ فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۳۸: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ارشاد نبویؐ ہے، جب غلام اپنے آقا کی خیر خواہی کرے اور اچھے انداز سے اللہ کی عبادت میں مصروف رہے تو اس کو دو گنا ثواب حاصل ہوگا (بخاری، مسلم)

۳۳۴۹ - (۸) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نِعِمَّا لِلْمَمْلُوكِ أَنْ يَتَوَقَّاهُ اللَّهُ بِحُسْنِ عِبَادَةِ رَبِّهِ وَطَاعَةِ سَيِّدِهِ، نِعِمَّا لَهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۴۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ارشاد نبویؐ ہے 'غلام کے لئے یہ بات کتنی اچھی ہے کہ جب اللہ اس کو فوت کرے تو وہ اپنے پروردگار کی عبادت میں اچھے انداز سے مصروف ہو اور اپنے آقا کی اطاعت میں بخوشی لگا رہتا ہو۔ اس کے لئے (یہ بات) کتنی اچھی ہے! (بخاری، مسلم)

۳۳۵۰ - (۹) وَهْنُ جَبْرِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أَبَى الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ». وَفِي رَوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ: «أَيُّمَا عَبْدٍ أَبَى فَقَدْ بَرَّثَ مِنْهُ الذِّمَّةُ». وَفِي رَوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ: «أَيُّمَا عَبْدٍ أَبَى مِنْ مَوَالِيهِ فَقَدْ كَفَّرَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْهِمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۵۰: جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ارشاد نبویؐ ہے 'جب غلام بھاگ جائے تو اس کی نماز قبول نہ ہوگی اور اس سے ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا 'جو غلام بھاگ جائے تو وہ اسلام کی ذمہ داری سے نکل گیا اور انہی سے ایک روایت میں یوں ہے آپؐ نے فرمایا 'جو غلام اپنے آقاؤں (کی تحویل) سے بھاگ جائے جب تک وہ ان کے ہاں واپس نہ لوئے اس وقت تک اس پر کفر کا اطلاق ہوگا (مسلم)

وضاحت: اگر بھاگنے کے بعد مرتد ہو جائے تو اس کو قتل کرنا درست ہے بصورت دیگر بطور تردید کے اس پر کفر کا اطلاق ہوگا اور یہ کفر دون کفر ہے احوال و معروف کی روشنی میں اس کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا (اللہ اعلم)

۳۳۵۱ - (۱۰) وَهْنُ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ قَذَفَ بِمَمْلُوكِهِ وَهُوَ بَرِيءٌ مِمَّا قَالَ؛ جُلِدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ — إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۵۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا 'جو شخص اپنے غلام پر زنا وغیرہ کی تہمت لگائے حالانکہ وہ اس سے بری ہے تو تہمت لگانے والے کو قیامت کے دن کوڑے لگائے جائیں گے بشرطیکہ وہ اسی طرح ہے جیسا کہ تہمت لگانے والے نے اس کو متہم کیا (بخاری، مسلم)

۳۳۵۲ - (۱۱) وَهْنُ ابْنِ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ ضَرَبَ غُلَامًا لَهُ حَدٌّ لَمْ يَأْتِهِ — ، أَوْ لَطَمَهُ؛ فَإِنْ كَفَّارَتُهُ أَنْ يَعْتِقَهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۵۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا 'جس شخص نے

اپنے غلام کو حد لگائی جب کہ اس نے حد کا کام نہیں کیا یا اس کے منہ پر طمانچہ رسید کیا تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اس کو آزاد کرے (مسلم)

وضاحت: بلا سبب مارنے کی صورت میں آزاد کرنا مستحب ہے فرض نہیں جبکہ کسی سبب سے سزا نا درست ہے۔ (واللہ اعلم)

۳۳۵۳- (۱۲) وَهَنَ أَبِي مُسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِي، فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِي صَوْتًا: «إِعْلَمْ أَبَا مُسْعُودٍ! اللَّهُ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ، فَالْتَفَتْتُ فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هُوَ خَرُّ لُجُوجِهِ اللَّهِ. فَقَالَ: «أَمَا لَوْلَمْ تَفْعَلْ لَلْفَحْتِكَ النَّارُ - أَوْ لَمَسْتِكَ النَّارُ -». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۵۳: ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے غلام کو پیٹ رہا تھا تو میں نے اپنے پیچھے سے سنا ابو مسعود! خیال کر! بلاشبہ اللہ کو جس قدر تجھ پر قدرت حاصل ہے اس قدر تجھ کو اس پر قدرت نہیں ہے میں نے چرو بھرا تو یہ جملہ کہنے والے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! اس کو میں اللہ کی رضا کے لئے آزاد کرتا ہوں آپ نے فرمایا، اگر تو آزاد نہ کرتا تو تجھے دوزخ کی آگ اپنی پیٹ میں لے لیتی یا تجھے دوزخ کی آگ لگتی (مسلم)

الفصل الثانی

۳۳۵۴- (۱۳) هَنَّ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ لِي مَالًا، وَإِنَّ الْوَالِدَيْنِ يَحْتَاجُ إِلَيَّ مَالِي. قَالَ: «أَنْتَ وَمَالُكَ لِوَالِدِكَ، إِنْ أَوْلَادَكُمْ مِنْ أَطْيَبِ كَسْبِكُمْ، كُلُّوْا مِنْ كَسْبِ أَوْلَادِكُمْ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

دوسری فصل: ۳۳۵۴: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میرے پاس مال ہے جبکہ میرا والد میرے مال کی ضرورت محسوس کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا تو اور تیرا مال تیرے والد کا ہے بلاشبہ تمہاری اولاد تمہاری بہترین کمائی ہے۔ تم اپنی اولاد کی کمائی اپنے استعمال میں لا سکتے ہو۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

وضاحت: مکھوۃ کے نسخوں میں (بحتاج) حاجت سے ہے جب کہ ابوداؤد میں (بحتاج) ہے جس کا مضموم یہ ہے کہ وہ میرا مال ختم کر دیتا ہے میرے لئے کچھ باقی نہیں رہتا اور صحیح ابوداؤد (علامہ البانی) میں بھی ”بحتاج“ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ والد جس طرح چاہے اولاد کے مال سے تصرف کر سکتا ہے (صحیح ابوداؤد علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۳۰)

۳۳۵۵- (۱۴) وَفَضُّهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي فَقِيرٌ لَيْسَ لِي شَيْءٌ، وَلِي بَيْتٌ، فَقَالَ: «كُلْ مِنْ مَالِ بَيْتِكَ غَيْرَ مُسْرِفٍ وَلَا مُبَادِرٍ - وَلَا مُتَأَثِّلٍ»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۳۵۵: عروین شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں ضرورت مند ہوں میرے پاس کچھ نہیں اور میری کفالت میں یتیم ہے آپ نے اجازت دی کہ تم اپنے (تحت) یتیم کے مال میں سے صرف کر سکتے ہو لیکن فضول خرچی نہ ہو ضرورت سے زیادہ جلدی جلدی صرف نہ کیا جائے اور نہ اس سے جائیداد بٹکی جائے (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

۳۳۵۶- (۱۵) وَفَضُّهُ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ: «الصَّلَاةُ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ»... رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۳۳۵۶: ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں آپ مرض الموت میں فرماتے تھے نماز قائم کرنے کا اہتمام کرو اور اپنے غلاموں کا خیال رکھو (یعنی شعب الایمان)

۳۳۵۷- (۱۶) وَرَوَى أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَهُ.

۳۳۵۷: نیز احمد اور ابوداؤد نے علی رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل بیان کیا۔

۳۳۵۸- (۱۷) وَفَضُّهُ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّءُ الْمَلَكَةِ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۳۵۸: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ جنت میں بد اخلاق شخص داخل نہیں ہوگا (ترمذی، ابن ماجہ)

وضاحت: سند میں فرقہ سنہی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۵۳۱ تطبیق الرغیب جلد ۳ صفحہ ۲۸) ضعیف سنن ابن ماجہ صفحہ ۲۹۸

۳۳۵۹- (۱۸) وَفَضُّهُ رَافِعُ بْنُ مَكْيَيْتٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «حُسْنُ الْمَلَكَةِ يُمْنٌ، وَسُوءُ الْخُلُقِ شُؤْمٌ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. وَلَمْ أَرَفْ غَيْرَ «الْمَصَابِيحِ» مَا زَادَ عَلَيْهِ فِيهِ مِنْ قَوْلِهِ: «وَالصَّدَقَةُ تَمْنَعُ مَيَّةَ السُّوءِ، وَالْبِرُّ زِيَادَةٌ فِي الْعُمُرِ».

۳۳۵۹: رافع بن مکث بیان کرتے ہیں ارشاد نبویؐ ہے 'ما تحبوا من سواک' باعث برکت اور برے اخلاق باعث نوحست ہیں (ابوداؤد) اور مشکوٰۃ کے مصنف کا کہنا ہے کہ مصانع کے سوا کسی دوسری کتاب میں وہ زائد الفاظ نہیں ہیں جو صاحب المصانع نے بیان کئے ہیں یعنی آپؐ کا یہ قول کہ صدقہ کرنا بری موت کو روکتا ہے اور نیکی کرنے سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے۔ وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایک زوای کا نام معلوم نہیں ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۵۴)

۳۳۶۰- (۱۹) وَهَنَّ ابْنُ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ خَادِمَهُ فَذَكَرَ اللَّهَ، فَارْفَعُوا أَيْدِيَكُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالتَّبِیْهِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ»، لَكِنْ عِنْدَهُ «فَلْيَمْسِكْ» بَذَلْ «فَارْفَعُوا أَيْدِيَكُمْ».

۳۳۶۰: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ارشاد نبویؐ ہے 'جب تم میں سے کوئی شخص اپنے خادم کو مارے اور وہ اللہ کا واسطہ دے تو تم اس سے اپنا ہاتھ اٹھا لو (ترمذی، تبیہ شعب الایمان) البتہ تبیہ میں 'تم اپنا ہاتھ اٹھا لو' کی بجائے 'تم اپنا ہاتھ روک لو' کے الفاظ ہیں۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوحارون عہدی ضعیف متروک راوی ہے (الضعفاء الصغیر صفحہ ۲۸۲) الضعفاء والمتروکین صفحہ ۳۷۶ الجرح والتعديل جلد ۶ صفحہ ۲۰۰ میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۷۶ تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۲۹۹ تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۵۵)

۳۳۶۱- (۲۰) وَهَنَّ ابْنُ أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا - فَرَّقَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحَبِّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۳۶۱: ابویوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا، جس شخص نے ماں اور اس کی اولاد کے درمیان تفریق ڈالی۔ قیامت کے دن اللہ اس کے اور اس کے محبوبوں کے درمیان تفریق ڈالے گا۔ (ترمذی، دارمی)

وضاحت: جب چارہاویوں کے بچے دودھ پل رہے ہوں تو ان کو ان کی ماں سے الگ کرنا جائز نہیں (واللہ اعلم)

۳۳۶۲- (۲۱) وَهَنَّ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: وَهَبَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «غُلَامَيْنِ أَخَوَيْنِ، فَبَعْتُ أَحَدَهُمَا، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا عَلِيُّ! مَا فَعَلَ غُلَامُكَ؟» فَأَخْبَرْتُهُ. فَقَالَ: «رُدُّهُ رُدَّهُ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۳۳: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دو غلام جبہ کے جو دونوں بھائی تھے میں نے ان دونوں میں سے ایک کو فروخت کر دیا تو مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا "اے علی! تیرا غلام کہاں گیا؟" میں نے آپ کو بتایا۔ آپ نے فرمایا "اس کو واپس لے، اس کو واپس لے" (ترمذی، ابن ماجہ)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں میمون بن ابی شیبہ کی علیؑ سے ملاقات ثابت نہیں نیز یہ روایت منقطع ہے۔ (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۵۵، ضعیف ترمذی صفحہ ۵۵، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۱۷۳)

۳۳۶۳- (۲۲) وَصَّيْهِ، أَنَّهُ فَرَّقَ بَيْنَ جَارِيَةٍ وَوَلَدِهَا، فَتَهَاهُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ذَلِكَ، فَرَدَّ الْبَيْعَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ مُنْقَطِعًا.

۳۳۳: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے لویڑی اور اس کی اولاد کے درمیان تفریق ڈالی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس سے منع کیا اور بیع کو فسخ کر دیا۔ ابو داؤد نے اس حدیث کو منقطع بیان کیا ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں میمون بن ابی شیبہ اور علیؑ کے درمیان انقطاع ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۵۵)

۳۳۶۴- (۲۳) وَهَنَّ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ يَسَّرَ اللَّهُ خُتْفَهُ»، وَأَدْخَلَهُ جَنَّتَهُ، رَفَقَ بِالضَّعِيفِ، وَشَفَقَ عَلَى الْوَالِدَيْنِ، وَإِحْسَانَ إِلَى الْمَمْلُوكِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۳۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس شخص میں تین خصالتیں ہوں گی اللہ کی موت آسان کرے گا اور اس کو اپنی جنت میں داخل کرنے کا۔ کمزور لوگوں کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرنا والدین پر شفقت کرنا اور غلاموں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا" (ترمذی) اور ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبد اللہ بن ابراہیم غفاری متہم راوی ہے (میزان الاحوال جلد ۳ صفحہ ۵۵، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۵۵)

۳۳۶۵- (۲۴) وَهَنَّ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهَبَ لِعَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ — غَلَامًا، فَقَالَ: «لَا تُضْرِبُهُ فَإِنِّي نَهَيْتُ عَنْ ضَرْبِ أَهْلِ الصَّلَاةِ، وَقَدْ رَأَيْتُهُ يُصَلِّي». هَذَا لَفْظُ الْمَصَابِيحِ.

۳۳۶۵: ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو ایک غلام جبہ کیا اور اسے وصیت کی کہ اس کو مارنا نہیں اس لئے کہ میں نمازیوں کو مارنے سے منع کیا گیا ہوں اور میں نے اسے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے (یہ الفاظ مصابیح کے ہیں)

۳۳۶۶- (۲۵) وَفِي «الْمُجْتَبَى» لِلدَّارِقُطَنِيِّ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ضَرْبِ الْمُصَلِّينَ.

۳۳۶۷: دار قطنی کی کتاب مجتبى میں ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازیوں کو مارنے سے روکا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں موسیٰ بن عبیدہ راوی حکم فیہ ہے (الضعفاء الصغیر صفحہ ۲۰، البحر والتعديل جلد ۲ صفحہ ۷۳، الضعفاء والمتروکین صفحہ ۱۵۰، المجموعین جلد ۳ صفحہ ۳۳، تہذیب الکمال جلد ۲ صفحہ ۳۳۶، میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۱۳۳، تقريب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۵۹) نیز حودین علیہ راوی مکر الروایہ ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۵۱، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۵۱)

۳۳۶۷- (۲۶) وَفَنَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَمْ نَعْفُو عَنِ الْخَادِمِ؟ فَسَكَتَ، ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ الْكَلَامَ، فَصَمَتَ، فَلَمَّا كَانَتِ الثَّلَاثَةُ قَالَ: «اعْفُوا عَنْهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۶۷: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! خادم کو ہم کتنی بار معاف کریں؟ آپ خاموش رہے پھر اس نے اسی سوال کو دہرایا، آپ خاموش رہے۔ جب تیسری بار دریافت کیا تو آپ نے فرمایا اے ہر روز ستر (۷۰) بار معاف کیا کرو (ابوداؤد)

۳۳۶۸- (۲۷) وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو.

۳۳۶۸: نیز ترمذی نے اس حدیث کو عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے۔

۳۳۶۹- (۲۸) وَفَنَ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ لَاءَ مَعَكُمْ مِنْ مَمْلُوكٍ كَيْفَ كُنْتُمْ، فَاطْعِمُوهُ مِمَّا تَأْكُلُونَ، وَاكْسُوهُ مِمَّا تَكْسُونَ، وَمَنْ لَا يَلِإِ مَعَكُمْ مِنْهُمْ فَيَبْعُوهُ، وَلَا تُعْلِبُوا خَلْقَ اللَّهِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۳۶۹: ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارے غلاموں میں سے جو غلام تمہاری معاونت کریں انہیں وہی کچھ کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو اور وہی کچھ پہناؤ جو تم خود پہنتے ہو اور جو غلام تمہاری معاونت نہ کریں انہیں فروخت کر دو اور اللہ کی مخلوق کو عذاب نہ دو (احمد، ابوداؤد)

۳۳۷۰- (۲۹) وَفَنَ سَهْلُ بْنُ الْحِظْلِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

بِغَيْرِ، قَدْ لَحِقَ ظَهْرُهُ بِنَظِيمِهِ — ، فَقَالَ: «اتَّقُوا اللَّهَ فِي هَذِهِ الْبَهَائِمِ الْمَعْجَمَةِ، فَارْكَبُوهَا صَالِحَةً وَاتْرَكُوهَا صَالِحَةً». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۷۰: سلم بن حنظلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ کے پاس سے گزرے جس کی کمراس کے پیچ کے ساتھ لگی ہوئی تھی۔ آپؐ نے فرمایا: ان چارہایں کے بارے میں اللہ کا خوف کرو جو بول نہیں سکتے۔ ان پر اس وقت سواری کرو جب وہ سواری کے قابل ہوں اور ان کو اس حال میں چھوڑ دو کہ وہ اچھے ہوں (ابوداؤد)

الفصل الثالث

۳۳۷۱- (۳۰) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا نَزَلَ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَقْرُبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ﴾ — ، وَقَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا﴾ — آيَةً انْطَلَقَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ يَتِيمٌ فَعَزَلَ طَعَامَهُ مِنْ طَعَامِهِ، وَشَرَابَهُ مِنْ شَرَابِهِ، فَإِذَا فَضَلَ مِنْ طَعَامِ الْيَتِيمِ وَشَرَابِهِ شَيْءٌ حَسَنٌ لَهُ حَتَّى يَأْكُلَهُ أَوْ يَفْسُدَ، فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ، فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَى قُلْ: إِصْلَاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ، وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ﴾ . فَخَلَطُوا طَعَامَهُمْ بِطَعَامِهِمْ، وَشَرَابَهُمْ بِشَرَابِهِمْ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

تیسری فصل: ۳۳۷۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ کا یہ قول (جس کا ترجمہ ہے) ”مکہ تم یتیم کے مال کے نزدیک نہ جاؤ البتہ اچھے انداز سے“ اور اللہ کا یہ قول (جس کا ترجمہ ہے) ”بے شک وہ لوگ جو یتیموں کا مال ظلم سے کھاتے ہیں“ آخر آیت تک نازل ہوا تو جس شخص کی سرپرستی میں کوئی یتیم تھا اس نے اپنا کھانا پینا اس یتیم کے کھانے پینے سے الگ کر دیا۔ پس جب یتیم کے کھانے پینے سے کوئی چیز بچ جاتی تو اس کے لئے اس چیز کو رکھ دیا جاتا وہ اسے کھاتا یا وہ خراب ہو جاتی یہ مسئلہ ان (یتیم پالنے والوں) پر غامض و حار ہو گیا۔ تب انہوں نے اس کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) ”وہ آپؐ سے یتیم بچوں کے بارے میں سوال کرتے ہیں آپؐ انہیں بتائیں کہ ان کے کاموں کو سنو تا بہتر ہے اور اگر تم ان کے مال کو اپنے مال کے ساتھ غلط کر لو تو وہ تمہارے بھائی ہیں چنانچہ انہوں نے ان کے کھانے پینے کو اپنے کھانے پینے کے ساتھ اٹھا کر لیا (ابوداؤد، نسائی)

۳۳۷۲- (۳۱) وَهَذَا مِنْ أَيْمَنِ مَوْسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ فَرْقٍ بَيْنَ الْوَالِدِ وَوَلَدِهِ، وَبَيْنَ الْآخِ وَبَيْنَ أَخِيهِ. رَوَاهُ ابْنُ مَسَاجَةَ، وَالدَّارَقُطْنِيُّ.

۳۳۷۲: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو والد اس کی اولاد اور دو بھائیوں کے درمیان تفریق ڈالے (ابن ماجہ، دارقطنی)
وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۰۰۵) جبکہ اس کا مفہوم صحیح احادیث کے موافق ہے (واللہ اعلم)

۳۳۷۳- (۳۲) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَتَى بِالسَّبْيِ أَعْطَى أَهْلَ النَّبْتِ جَمِيعًا، كَزَاهِيَةِ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَهُمْ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۳۷۳: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب قیدی لائے جاتے تو ایک گھر کے قیدیوں کو اکٹھا کر دیتے۔ آپ ان کے درمیان تفریق ڈالنے کو کمرہ جانتے (ابن ماجہ)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں جابر جعفی راوی ضعیف ہے (المخرج والتعديل جلد ۳ صفحہ ۲۰۳۳، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۳۰، تقريب التهذيب جلد ۳ صفحہ ۳۶۳، تنقيح الرواة جلد ۳ صفحہ ۵۷، ضعيف ابن ماجه صفحہ ۱۷۷)

۳۳۷۴- (۳۳) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَلَا أَنْبِئُكُمْ بِشِرَارِكُمْ؟ الَّذِي يَأْكُلُ وَحْدَهُ - ، وَيَجْلِدُ عَبْدَهُ - ، وَيَمْنَعُ رِفْدَهُ» . . . رَوَاهُ رِزْقٌ.

۳۳۷۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ارشاد نبویؐ ہے، کیا میں تمہیں بدترین انسانوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ شخص جو اکیلا کھاتا ہے اور اپنے غلام کو کوڑے مارتا ہے اور اپنے غلام کو روکے رکھتا ہے (رزیق)
وضاحت: حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی۔ البتہ طبرانی اور حکیم ترمذی نے "توادار الاصول" میں اس کو ابن عباس سے ضعیف سند کے ساتھ ذکر کیا ہے (تنقيح الرواة جلد ۳ صفحہ ۵۷)

۳۳۷۵- (۳۴) وَهْنُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّئُ الْمَلَكَةِ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَيْسَ أَخْبَرْتَنَا أَنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ أَكْثَرُ الْأُمَمِ مَمْلُوكِينَ وَيَتَامَى؟ قَالَ: «نَعَمْ، فَأَكْرَمُوهُمْ كَكِرَامَةِ أَوْلَادِكُمْ، وَأَطِيعُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ». قَالُوا: فَمَا تَنْفَعُنَا - الدُّنْيَا؟ قَالَ: «فَرَسٌ تَرْتَبُطُهُ، تُقَابِلُ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَمَمْلُوكٌ يَكْفِيكَ - ، فَإِذَا صَلَّى فَهُوَ أَخْوَكُ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۳۷۵: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بد اخلاق شخص جنت میں داخل نہیں ہو گا۔ انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کیا آپ نے ہمیں مطلع نہیں کیا کہ یہ امت دوسری امتوں کے مقابلہ میں زیادہ غلاموں اور یتیموں پر مشتمل ہو گی؟ آپ نے اثبات میں جواب دیا (اور فرمایا) تم اپنی اولاد کی

طرح ان کی عزت کرو اور انہیں وہی کچھ کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو۔ انہوں نے عرض کیا، ہمارے لئے دنیا میں کون سی چیز نفع بخش ہے؟ آپ نے فرمایا، گھوڑا جس کو تو تیار رکھتا ہے جس پر (سوار ہو کر) تو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے اور وہ غلام جو تیرے (دنوی معاملات) کے لئے کافی ہے، پس جب وہ نماز پڑھے تو وہ تیرا بھائی ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں فرقہ منجی راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۵۷۷، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۵۷۷)

•

بَابُ بُلُوغِ الصَّغِيرِ وَحِضَانَتِهِ فِي الصِّغَرِ

(بچوں کے بالغ ہونے اور بچپن میں ان کی نگہداشت کا بیان)

الفصل الأول

۳۳۷۶- (۱) ابن عمر رضی اللہ عنہما، قَالَ: عُرِضْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ بَدْوَانَا ابْنُ أَرْبَعِ عَشْرَةَ سَنَةً، فَرَدَّنِي، ثُمَّ عُرِضْتُ عَلَيْهِ عَامَ الْخَنْدَقِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسِ عَشْرَةَ سَنَةً، فَأَجَازَنِي. فَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ - : هَذَا فَرْقٌ مَا بَيْنَ الْمُقَاتِلَةِ وَالذَّرِيَةِ . . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

فصل : ۳۳۷۶ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں جنگ احد کے سال جب میں چودہ برس کا تھا، مجھے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ نے مجھے واپس کر دیا۔ اس کے بعد جنگ خندق کے سال جب میں برس کا تھا مجھے آپ کے سامنے (دوبارہ) پیش کیا گیا تو آپ نے مجھے اجازت عطا کی۔ (اس فیصلے کی روشنی میں) عمر عبدالعزیز رحمہ اللہ نے ”جنگ جو“ جوانوں اور کم عمر والوں کے درمیان فرق کیا۔ (بخاری، مسلم)

وضاحت : امام بیہقی فرماتے ہیں چونکہ عبداللہ بن عمر جنگ احد میں چودہویں برس کے آغاز میں تھے اس لئے مکمل چودہ برس کا کہہ دیا اور جنگ احزاب میں پندرہ برس مکمل کر لئے تھے اس لئے پندرہ سال کہہ دیا ورنہ جنگ ۳ اور جنگ خندق ۵ میں دو سال کا فرق ہے (فتح الباری جلد ۷ صفحہ ۳۹۳)

۳۳۷۷- (۲) وَفِي الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَالَحَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ حَذِيبَةَ عَلَى ثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ: عَلَى أَنْ مَنْ آتَاهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ رَدَّهُ إِلَيْهِمْ، وَمَنْ آتَاهُمْ مِنْ سَلِيمِينَ لَمْ يَرُدُّوهُ، وَعَلَى أَنْ يَدْخُلَهَا - مِنْ قَابِلٍ وَيُخَيِّمُ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَلَمَّا دَخَلَهَا - ضَى الْأَجَلَ خَرَجَ، فَتَبِعَتْهُ ابْنَةُ حَمْزَةَ تُنَادِي: يَا عَمُّ! يَا عَمُّ! فَتَنَاولَهَا عَلِيٌّ، فَآخَذَ بِبَيْدِهَا، فَخَصِمَ فِيهَا عَلِيٌّ وَزَيْدٌ وَجَعْفَرٌ. قَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أَخَذْتُهَا وَهِيَ بِنْتُ عَمِّي. وَقَالَ جَعْفَرٌ: بِنْتُ بَنِي وَخَالَتُهَا تَحْتِي. وَقَالَ زَيْدٌ: بِنْتُ أَخِي. فَقَضَى بِهَا النَّبِيُّ ﷺ لِخَالَتِهَا، وَقَالَ: «الْخَالَةُ نَزَلَةُ الْأُمِّ». وَقَالَ لِعَلِيٍّ: «أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ». وَقَالَ لَجَعْفَرٍ: «أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي». «أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلَانَا، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۷۷: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صلح حدیبیہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شرائط پر صلح کی۔ اس پر کہ جو مشرک آپ کے ہاں پہنچ جائے آپ اسے ان کی جانب واپس کر دیں گے اور جو مسلمان کفار کے ہاں پہنچ جائیں گے وہ اسے واپس نہیں کریں گے اور آئندہ سال آپ کہ مکرمہ میں داخل ہوں گے اور وہاں تین دن اقامت اختیار کریں گے۔ جب آپ کہ مکرمہ پہنچے اور مدت ختم ہو گئی، آپ (وہاں سے) روانہ ہوئے تو حمزہ بن عبد المطلب کی بیٹی آپ کا تعاقب کرتے ہوئے آوازیں دینے لگی۔ چچا! چنانچہ حمزہ کی بیٹی کا علی نے ہاتھ پکڑا اور اپنے ساتھ کر لیا (اس دوران) حمزہ کی بیٹی کے بارے میں علیؑ زیہ اور جعفرؑ کا اختلاف رونما ہوا۔ علیؑ نے (اپنا حق جتاتے ہوئے) کہا میں نے اس کو اپنے ساتھ اس لئے لیا ہے کہ یہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور جعفرؑ نے کہا یہ میرے چچا کی بیٹی ہے نیز اس کی خالہ میرے نکاح میں ہے اور زیہ بن حارث نے (اپنا حق ثابت کرتے ہوئے) کہا کہ یہ میرے بھائی کی بیٹی ہے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کی خالہ کے حق میں) فیصلہ دیتے ہوئے (لڑکی کو جعفرؑ کی سرپرستی میں دے دیا) اور فرمایا، خالہ ماں کے مرتبہ میں ہوتی ہے اور علیؑ کی پریشانی دور فرماتے ہوئے کہا تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں اور جعفرؑ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا، آپ تو خلقت اور عادات میں میرے مشابہ ہیں اور زیہ بن حارث کو خاموش کراتے ہوئے فرمایا، آپ ہمارے بھائی اور ہمارے دوست ہیں (بخاری، مسلم)

وضاحت: زیہ بن حارث نے حمزہ بن عبد المطلب کو اپنا بھائی قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ میرے بھائی کی بیٹی ہے حالانکہ حمزہ بن عبد المطلب نسباً ان کے بھائی نہ تھے البتہ اس مواخات کے سبب بھائی تھے جس کا آپ نے مدینہ منورہ میں آکر نفاذ فرمایا تھا (نیل الاوطار جلد ۶ صفحہ ۳۲۸) نیز حمزہ کی بیٹی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چچا کہہ رہی ہے حالانکہ حمزہ کی بیٹی ہونے کے لحاظ سے وہ آپ کی بہن ہے اس لئے کہ آپ عبد اللہ بن عبد المطلب کے بیٹے ہیں اور عبد اللہ اور حمزہ نسباً دونوں بھائی ہیں۔ چونکہ آپ حمزہ بن عبد المطلب کے رضاعی بھائی بھی تھے اس لئے لڑکی آپ کو چچا کہہ کر پکار رہی ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۵۸)

اور فیصلے کی بنیاد یہ ہے کہ خالہ بمنزلہ ماں کے ہوتی ہے اس لئے فیصلہ جعفرؑ کے حق میں ہوا اور آپ نے حمزہ کی لڑکی کو اس کی تحویل میں دے دیا (واللہ اعلم)

الفصل الثانی

۳۳۷۸- (۳) وَهَنَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ ابْنِي هَذَا كَانَ بَطْنِي لَهُ وَعَاءٌ، وَتَدْنِي لَهُ سِقَاءٌ، وَحَجَرِي لَهُ جِوَاءٌ، وَإِنَّ أَبَاهُ طَلَّقَنِي، وَأَرَادَ أَنْ يَنْزِعَهُ مِنِّي. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنْتِ أَحَقُّ بِهِ مَا لَمْ تَنْكِحِي». . . رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل : ۳۳۷۸ : عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نے عرض کیا 'اے اللہ کے رسول! یہ میرا بیٹا ہے' میرا پیٹ اس کا تھملا تھا اور میرے دونوں پستان اس کا مشکیزہ تھے اور میری گود اس کو سینے رہی' اب اس کے والد نے مجھے طلاق دے دی ہے اور وہ اس کو مجھ سے چھیننا چاہتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'تو اس کی زیادہ حقدار ہے جب تک تو نکاح نہ کرے' (احمد، ابوداؤد)

۳۳۷۹ - (۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَيْرَ غُلَامًا بَيْنَ آبَائِهِ وَأُمَّه . . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۳۳۷۹ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکے کو اس کے والد اور والدہ (کسی ایک کے ساتھ رہنے) کا اختیار دے دیا (ترمذی)

وضاحت : خاوند اور بیوی کے درمیان مفارقت کی صورت میں اگر بچہ سن تیز کو نہیں پہنچا تو اس کی کفالت کی حق دار والدہ ہے اور اگر بچہ سن تیز کو پہنچ گیا ہے تو بچے کو اختیار حاصل ہو گا کہ وہ دونوں میں سے جس کے پاس رہنا چاہے وہ سکتا ہے (تفہیم الرواة جلد ۳ صفحہ ۵۸)

۳۳۸۰ - (۵) وَعَنْهُ، قَالَ: جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: إِنَّ زَوْجِي يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِإِبْنِي، وَقَدْ سَقَانِي وَنَفَعَنِي -- فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هَذَا أَبُوكَ، وَهَذِهِ أُمُّكَ، فَخُذْ بِيَدِ ابْنِهِمَا شِئْتَ». فَأَخَذَ بِيَدِ أُمِّهِ، فَأَنْطَلَقَتْ بِهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ .

۳۳۸۰ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں 'ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے بیان کیا 'میرا خاوند چاہتا ہے کہ وہ میرے بیٹے کو مجھ سے الگ کر دے جب کہ میرا بیٹا میرے لئے پانی لاتا ہے اور میری خدمت کرتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (بچے کو مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا 'یہ تیرا والد ہے اور یہ تیری والدہ ہے ان میں سے جس کے پاس تو جانا چاہے' چلا جا چنانچہ اس نے اپنی والدہ کا ہاتھ پکڑا (پھر) وہ اس کو اپنے ساتھ لے گئی (ابوداؤد، نسائی، دارمی)

الفصل الثالث

۳۳۸۱ - (۶) عَنْ هَلَالِ بْنِ أَسَاةٍ، عَنْ أَبِي مَيْمُونَةَ سُلَيْمَانَ مَوْلَى لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ، قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَارْسِيَّةٌ، مَعَهَا ابْنٌ لَهَا، وَقَدْ طَلَقَهَا زَوْجُهَا، فَأَدْعَاهُ، فَرَطْنَتْ - لَهُ تَقُولُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! زَوْجِي يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِإِبْنِي. فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ:

اِسْتَهْمَا عَلَيْهِ — رَطَنَ لَهَا بِذَلِكَ. فَجَاءَ زَوْجُهَا، وَقَالَ: مَنْ يُحَاقِنِي — فِي ابْنِي؟ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ لَا اَقُوْلُ هَذَا اِلَّا اَنِّيْ كُنْتُ قَاعِدًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَاتَتْهُ امْرَاَةٌ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنْ زَوْجِيْ يُرِيْدُ اَنْ يَذْهَبَ بِابْنِيْ، وَقَدْ نَفَعْنِيْ، وَسَقَانِيْ مِنْ بَطْرِ اَبِيْ عَنَبَةَ — وَعِنْدَ النِّسَائِيِّ: مِنْ غَذَبِ الْمَاءِ — فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِسْتَهْمَا عَلَيْهِ». فَقَالَ زَوْجُهَا مَنْ يُحَاقِنِيْ فِي وَلَدِيْ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «هَذَا ابْنُكَ وَهَذِهِ اُمُّكَ، فَخُذْ بِيَدِ ابْنِهِمَا شِئْتَ» فَاخَذَ بِيَدِ اُمِّهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنِّسَائِيُّ [وَالدَّارِمِيُّ] — لِكُنْهٖ ذَكَرَ الْمُسْنَدِ.

تیسری فصل: ۳۳۸: حلال بن اسامہ، ابو میمونہ سلیمان اہل مدینہ کے غلام سے روایت کرتا ہے کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں ابو ہریرہؓ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے پاس ایک فارسی عورت آئی اس کی رفاقت میں اس کا بیٹا تھا جبکہ عورت کو اس کے خاوند نے طلاق دی ہوئی تھی (چنانچہ) خاوند بیوی دونوں نے بچے پر اپنا حق جتایا۔ عورت نے فارسی زبان میں ابو ہریرہؓ کے پاس بیان کیا کہ میرا خاوند مجھ سے میرا بیٹا چھیننا چاہتا ہے۔ ابو ہریرہؓ نے فارسی زبان میں فیصلہ دیتے ہوئے فرمایا، تم بچے پر قرعہ اندازی کرو لیکن اس کا خاوند آیا اور اس نے کہا کہ میرے بیٹے کے بارے میں مجھ سے کون جھگڑا کر سکتا ہے؟ یہ سن کر ابو ہریرہؓ نے کہا، اے اللہ! میں یہ فیصلہ صرف اس لئے دے رہا ہوں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا، آپ کے پاس ایک عورت آئی، اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میرا خاوند چاہتا ہے کہ مجھ سے میرا بیٹا چھین لے حالانکہ وہ مجھے فائدہ پہنچاتا ہے اور ابو عنبہ کے کنویں سے میرے لئے پانی لاتا ہے اور نسائی کی روایت میں ہے کہ میٹھا پانی لاتا ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کے بارے میں قرعہ اندازی کرو۔ اس کے خاوند نے کہا، میرے بچے کے بارے میں مجھ سے کون اختلاف کر سکتا ہے؟ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ تمرا والد ہے اور یہ میری والدہ ہے، ان میں سے تو جس کا ہاتھ چاہے پکڑ لے، تو اس نے اپنی ماں کا ہاتھ پکڑ لیا (ابوداؤد، نسائی) البتہ نسائی نے مسند ذکر کیا ہے یعنی صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا واقعہ بیان کیا ہے ابو ہریرہؓ کے فیصلہ کا ذکر نہیں کیا اور داری نے حلال بن اسامہ سے ذکر کیا ہے۔

کِتَابُ الْعِتْقِ (غلاموں کو آزاد کرنے کا بیان)

الفصلُ الأولُ

۳۳۸۲- (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً أَعْتَقَ اللَّهُ بِكُلِّ عَضْوٍ مِنْهُ عَضْوًا — مِنَ النَّارِ حَتَّى فَرَجَهُ بِفَرَجِهِ». . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۳۸۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص کسی مسلمان غلام یا لونڈی کو آزاد کرے تو اللہ اس کے ہر عضو کے بدلے اس کے ہر عضو کو یہاں تک کہ اس کی شرمگاہ کو اس کی شرمگاہ کے عوض آزاد فرمائے گا (بخاری، مسلم)

۳۳۸۳- (۲) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «إِيمَانٌ بِاللَّهِ، وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ» قَالَ: قُلْتُ: فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «أَغْلَاهَا ثَمَنًا، وَأَنْفُسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا». قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ: «نُعِينُ صَانِعًا أَوْ نَصْنَعُ لِأَخْرَقٍ» — قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ: «تَدْعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ، فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلَى نَفْسِكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۸۳: ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کونسا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا، اللہ پر ایمان لانا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ میں نے دریافت کیا، کون سی گروں کو آزاد کرنا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا، جس کی قیمت زیادہ ہو اور جو اپنے مالکوں کے نزدیک زیادہ عمدہ ہو۔ میں نے عرض کیا، اگر میں یہ کام نہ کر سکوں؟ آپ نے فرمایا، تو کسی بھی کام کرنے والے کی اعانت کر یا جو شخص کسی چیز کو بیٹانا نہ جانتا ہو اس کو وہ چیز بتا دے۔ میں نے عرض کیا، اگر میں یہ کام نہ کر سکوں؟ آپ نے فرمایا، تو اپنے شر سے لوگوں کو محفوظ رکھ، یہ بھی صدقہ ہے تجھے اس کا بھی ثواب حاصل ہو گا (بخاری، مسلم)

الفصلُ الثاني

۳۳۸۴- (۳) عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيُّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: عَلِّمْنِي عَمَلًا يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ. قَالَ: «لَنْ كُنْتُ أَقْصَرْتَ الْخُطْبَةَ — لَقَدْ أَعْرَضْتَ

الْمَسْأَلَةِ. اَعْتَقِي النَّسَمَةَ وَفُكَّ الرِّقَبَةُ. قَالَ: اَوْلَيْسَا وَاحِدًا؟ قَالَ: لَا؛ اَعْتَقِي النَّسَمَةَ: اَنْ تَفْرُدَ بِعَتَقِهَا. وَفُكَّ الرِّقَبَةُ: اَنْ تُعَيِّنَ فِي ثَمَنِهَا، وَالْمِنْحَةُ الْوَكُوفُ - ، وَالْقِيَاءُ عَلَى ذِي الرَّحِمِ الطَّالِمِ - ، فَاِنْ لَمْ تَطِقْ ذَلِكَ فَاطْبِعِي الْجَانِيعَ، وَاسْقِي الظَّمْآنَ، وَامُرْ بِالْمَعْرُوفِ، وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ، فَاِنْ لَمْ تَطِقْ ذَلِكَ فَكُفِّ لِسَانَكَ اِلَّا مِنْ خَيْرٍ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

دوسری فصل : ۳۳۸۴ : براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بدوی (دیہاتی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کیا، آپ مجھے ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں لے جائے۔ آپ نے فرمایا، بلاشبہ تو نے مختصر بات کی ہے لیکن بڑی اہم بات پوچھی ہے۔ تو غلام یا لونڈی کو آزاد کر نیز گردن کی گلو خلاصی کرا۔ اس نے پوچھا، کیا یہ دونوں ایک ہی نہیں ہیں؟ آپ نے نفی میں جواب دیتے ہوئے فرمایا، غلام یا لونڈی کو آزاد کرنے سے مقصود یہ ہے کہ تو تھا اس کو آزاد کرے اور گردن کی گلو خلاصی سے مقصود یہ ہے کہ تو اس کو آزاد کرانے میں معاونت کرے اور زیادہ دودھ دینے والے جانور کا عطیہ دے اور ظالم رشتہ دار شخص کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو بھوکے کو کھانا کھلائے اور پیاسے کو پانی پلائے، اچھے کام کی تلقین کرے اور برے کام سے روکے۔ اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو سوائے اچھے کام کے اپنی زبان کو روک رکھے (یعنی شعب الایمان)

۳۳۸۵ - (۴) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِيَذْكُرَ اللَّهُ فِيهِ، بَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ، وَمَنْ اَعْتَقَ نَفْسًا مُسْلِمَةً، كَانَتْ فَدْيَتُهُ مِنْ جَهَنَّمَ. وَمَنْ شَابَّ شَيْئَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ، كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ».

۳۳۸۵ : عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے مسجد کی تعمیر اس لئے کی کہ اس میں اللہ کا ذکر ہو تو اس کے لئے جنت میں گھر تعمیر ہو جاتا ہے اور جس شخص نے کسی مسلمان شخص کو آزاد کیا تو (اس کا یہ عمل اس کیلئے) دوزخ سے فدیہ ہو گا اور جو شخص اللہ کے راستہ میں بوڑھا ہو گیا تو قیامت کے دن اس کا بڑھاپا اس کیلئے روشنی کا باعث ہو گا (شرح السنہ)

الفصل الثالث

۳۳۸۶ - (۵) عَنْ الْغَرِيفِ بْنِ عَيَّاشٍ الدَّبْلَمِيِّ قَالَ: اَتَيْنَا وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقُلْنَا: حَدِّثْنَا حَدِيثًا لَيْسَ فِيهِ زِيَادَةٌ وَلَا نَقْصَانٌ، فَغَضِبَ وَقَالَ: اِنْ أَحَدَكُمْ لَيَقْرَأُ وَمُصْحَفُهُ مُعَلَّقٌ فِي بَيْتِهِ فَيَزِيدُ وَيَنْقُصُ. فَقُلْنَا: اِنَّمَا أَرَدْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: اَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي صَاحِبٍ لَنَا أَوْجَبَ - يَعْنِي: النَّارَ - بِالْقَتْلِ. فَقَالَ: «اَعْتَقُوا عَنْهُ يُعْتَقِيَ اللَّهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ النَّارِ»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

تیسری فصل : ۳۳۸۶ : غریف بن عیاش دہلوی بیان کرتے ہیں کہ ہم داؤد بن اسحق کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم نے عرض کیا 'آپ ہمیں ایسی حدیث بیان کریں جس میں کی زیادتی نہ ہو وہ ناراض ہو گئے اور انہوں نے اعتراض کیا کہ تم قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہو اور قرآن پاک تمہارے گھر میں موجود ہوتا ہے اس کے باوجود تم کی پیشی کر لیتے ہو۔ ہم نے عرض کیا 'ہمارا مقصود یہ ہے کہ آپ ایسی حدیث بیان کریں جس کو آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ انہوں نے بیان کیا 'ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے ایک ساتھی کے سلسلہ میں حاضر ہوئے جس نے کسی شخص کو قتل کر کے اپنے لئے دونوں کو واجب کر لیا تھا۔ آپ نے فرمایا 'تم اس کی جانب سے کسی غلام کو آزاد کرو اللہ اس کے ہر عضو کے بدلے میں اس کے ہر عضو کو دونوں سے آزادی عطا کرے گا۔ (ابوداؤد، نسائی)

وضاحت : اس حدیث کی سند ضعیف ہے، غریف جس کا نام عبداللہ ہے مجہول راوی ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۰۱۲، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۹۱)

۳۳۸۷ - (۶) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ الشَّفَاعَةُ - بِهَا تُفَكُّ الرَّقَبَةُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۳۳۸۷ : سمرة بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ارشاد نبوی ہے 'افضل صدقہ کسی کے لئے سفارش کرنا ہے جس کی وجہ سے کسی کی گردن کو آزادی نصیب ہو (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں مذکور راوی 'مروان بن جعفر سری کو اسم ذہبی نے ضعیف راویوں میں شمار کیا ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۶۰)

بَابُ إِعْتَاقِ الْعَبْدِ الْمُشْتَرَكِ وَشِرَاءِ الْقَرِيبِ

(مشترک غلام کو آزاد کرنے، قرابت دار کو خریدنے اور بیماری میں آزاد کرنے کا بیان)

الفصل الأول

۳۳۸۸- (۱) وَهْنُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَعْتَقَ شِرْكَاءَ لَهُ فِي عَبْدٍ -، وَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ، قَوْمَ الْعَبْدِ عَلَيْهِ فِيمَا عَدَلَ، فَأَعْطَى شُرَكَاءَهُ جِصَصَهُمْ، وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدَ، وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۳۸۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ارشاد نبویؐ ہے، جس شخص نے کسی (مشترک) غلام میں سے اپنے حصہ کو آزاد کیا اور آزاد کرنے والے کے پاس مال ہو، جس سے غلام کی قیمت ادا ہو سکتی ہے تو اس کے ذمہ غلام کی عادلانہ قیمت کا تعین کیا جائے گا اس سے اس کے شرکاء کو ان کے حصے دیئے جائیں گے اور غلام اس کی جانب سے آزاد ہو گا اور اگر (غلام کی قیمت ادا کرنے کے لئے) اتنا مال نہیں ہے تو غلام کا اتنا ہی حصہ آزاد ہو گا تو اس کے بقدر حصہ آزاد ہو گا۔

وضاحت: اگر مشترک غلام کا ایک حصہ آزاد ہو چکا ہے اور آزاد کرنے والا صاحب حیثیت نہیں ہے تب غلام کو مکاتب کی حیثیت دے کر اس سے کہا جائے گا کہ تم محنت کر کے اتنی رقم اپنے آقا کو ادا کرو جس میں آزاد کروا جائے گا۔ (واللہ اعلم)

۳۳۸۹- (۲) وَهْنُ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا - فِي عَبْدٍ أَعْتَقَ كُلَّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ أُسْتُسِعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۸۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے کسی غلام میں سے اپنے حصہ کو آزاد کروا، اگر آزاد کرنے والے کے پاس مال ہے تو تمام غلام آزاد کروا جائے گا اگر اس کے پاس مال نہیں ہے تو غلام سے محنت کرائی جائے گی (یہ اس کی مرضی سے ہو گا) اس پر جبر نہیں کیا جائے گا (بخاری، مسلم)

۳۳۹۰- (۳) وَهْنُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِينَ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ، فَذَعَا بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَجَزَاهُمْ أَثْلَانًا، ثُمَّ أَفْرَعَ بَيْنَهُمْ، فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَآرَقَ أَرْبَعَةً، وَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا: ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْهُ

وَذَكَرَ: «لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَصَلِّيَ عَلَيْهِ، بَدَلُ: وَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ: قَالَ: «لَوْ شَهِدْتُهُ قَبْلَ أَنْ يُدْفَنَ لَمْ يُدْفَنَ فِي مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ».

۳۳۹۰: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے موت کے وقت اپنے چھ غلاموں کو آزاد کر دیا ان کے علاوہ اس کے پاس کوئی مال نہ تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب غلاموں کو طلب کیا ان کو تین حصوں میں تقسیم کر کے قرعہ اندازی کی تو دو غلاموں کو آزاد کر دیا اور چار کو غلام بنا رکھا اور اسے ڈانٹ پلائی (مسلم) اور نسائی نے عمران بن حصین سے روایت کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ اس کی نماز جنازہ نہ پڑھاؤں گا (یہ الفاظ) آپؐ کے اس قول کی جگہ میں ہیں کہ آپؐ نے اس کو ڈانٹ پلائی اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اگر اس کے دفن کے وقت میں وہاں ہوتا تو وہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ ہوتا۔

وضاحت: ابوداؤد کی روایت کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۹۰)

۳۳۹۱ - (۴) وَفَنَ ابْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَجْزِي وَلَدٌ وَالِدَهُ إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۹۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ارشاد نبویؐ ہے: لڑکا اپنے والد کے حقوق کا بدلہ نہیں دے سکتا۔ سوائے اس صورت کے کہ اگر وہ اس کو غلام پائے تو اس کو خرید کر آزاد کر دے (مسلم)

۳۳۹۲ - (۵) وَفَنَ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ ذَبَرَ مَمْلُوكًا — وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: «مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي؟» فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّخَامِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَدَوِيُّ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ، فَجَاءَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَذَفَعَهَا إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «إِبْدَأْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا؛ فَإِنْ فَضَّلَ شَيْءٌ فَلَا هَٰلِكَ، فَإِنْ فَضَّلَ عَنْ أَهْلِكَ شَيْءٌ فَلِلَّذِي قَرَأْتِكَ، فَإِنْ فَضَّلَ عَنْ ذِي قَرَأْتِكَ شَيْءٌ فَهَكَذَا وَهَكَذَا» يَقُولُ: فَبَيْنَ يَدَيْكَ وَعَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ.

۳۳۹۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک انصاری شخص نے اپنے غلام کو ”میر“ کر دیا (کہ تو میرے مرے کے بعد آزاد ہے) حالانکہ اس کے پاس اس کے علاوہ کچھ مال نہ تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر پہنچی تو آپؐ نے فرمایا: اس کو مجھ سے کون خریدے گا؟ چنانچہ عیم بن نخام نے (اس کو) آٹھ سو درہم میں خرید لیا (بخاری، مسلم) اور

مسلم کی روایت میں ہے کہ اس کو نعیم بن عبداللہ نے آٹھ سو درہم میں خریدا پھر وہ رقم لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا۔ آپؐ نے وہ رقم (انصاری) مالک کے سپرد کر دی اور فرمایا: پہلے (تہنچا) یہ درہم اپنے پر خرچ کر، اگر کچھ باقی بچیں تو اپنے اہل و عیال پر خرچ کر، اگر اہل و عیال پر خرچ کرنے کے بعد کچھ بچ جائیں تو اپنے قرابت داروں پر خرچ کر، اگر قرابت داروں سے کچھ بچ رہے تو ادھر ادھر خرچ کر یعنی آگے، دائیں، بائیں خرچ کر۔

الفصل الثانی

۳۳۹۳ - (۶) وَهْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ مَلَكَ ذَارِجِمَ مَحْزَمٍ فَهُوَ خَرٌّ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

دوسری فصل: ۳۳۹۳: حسنؓ، سمرۃ رضی اللہ عنہ سے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، جو شخص ”محرم رشتہ دار“ کا مالک ہو جائے تو وہ رشتہ دار آزاد ہو گا (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ) وضاحت: امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو محدثین کے نزدیک خطاء کہا ہے خلاصہ یہ ہے کہ حدیث مرسل ہے، علی بن مدینیؒ نے حدیث کو منکر کہا ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۷۷) علامہ البانیؒ نے حدیث کو صحیح قرار دیا ہے (ارواء الغلیل جلد ۶ صفحہ ۲۶۹)

۳۳۹۴ - (۷) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا وَلَدَتْ أَمَةٌ الرَّجُلِ مِنْهُ فَهِيَ مُعْتَقَةٌ عَنْ ذُبْرِ مَنْهُ - أَوْ بَعْدَهُ -»... رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۳۳۹۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا، جب ایک شخص کی لونڈی اپنے آقا سے بچہ جنے تو وہ آقا کے فوت ہونے کے بعد آزاد ہے (داری) وضاحت: اس حدیث کی سند میں حسین بن عبداللہ حاشی راوی حد درجہ ضعیف ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۶۹، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۶۹، ارواء الغلیل صفحہ ۷۷)

۳۳۹۵ - (۸) وَهْنُ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثْنَا أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبَى بَكْرٍ، فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ نَهَانَا عَنْهُ، فَأَنْتَهَيْنَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۹۵: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ کے عہد میں ”امہات الاولاد“ کو فروخت کیا جب عمرؓ کا دور آیا (اور) انہوں نے ہمیں منع کیا تو ہم رک گئے (ابوداؤد)

وضاحت: "امامت الاولاد" وہ لوگ ہیں جن کے ساتھ ان کے آقا ہجرت کرتے تھے اور ان سے بچے پیدا ہوئے۔ (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۶۳)

۳۳۹۶- (۹) وَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ، فَمَالَ الْعَبْدِ لَهُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِيَ السَّيِّدَ»... زَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۳۹۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ارشاد نبویؐ ہے، جس شخص نے غلام کو آزاد کیا جب کہ غلام کی ملکیت میں مال ہے تو غلام کا مال غلام کا ہی ہے البتہ (اگر) آقا شرط عائد کر دے (تو وہ مال شرط کے مطابق ہو گا) (ابو داؤد، ابن ماجہ)

۳۳۹۷- (۱۰) وَ عَنْ أَبِي الْمَلِیحِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ شِقْصًا مِنْ غُلَامٍ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: «لَيْسَ لَكَ شَرِيكَ» فَاجَّازَ عِتْقَهُ... زَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۹۷: ابو الملیح اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے غلام کے ایک حصہ کو آزاد کر دیا چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس کا ذکر ہوا آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں (اور) آپؐ نے اسے آزاد کرنے کا حکم دیا (ابو داؤد)

۳۳۹۸- (۱۱) وَ عَنْ سَفِينَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ مَمْلُوكًا لِأَمِّ سَلَمَةَ، فَقَالَتْ: أَعْتِقْكَ وَأَشْتَرِطْ عَلَيْكَ أَنْ تَخْدُمَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا عِشْتَ فَقُلْتُ: إِنْ لَمْ تَشْتَرِطْ عَلَيَّ مَا فَارَقْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا عِشْتُ، فَأَعْتَقْتَنِي وَأَشْتَرِطْتَ عَلَيَّ... زَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۳۹۸: سفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا غلام تھا انہوں نے کہا کہ میں تجھے آزاد کرتی ہوں اور تجھ پر شرط عائد کرتی ہوں کہ تو زندگی بھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرے۔ میں نے ان سے کہا کہ اگر آپ مجھ پر شرط عائد نہ کرتیں تو تب بھی میں زندگی بھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا نہ ہوتا۔ چنانچہ انہوں نے مجھے اس شرط کے ساتھ آزاد کر دیا (ابو داؤد، ابن ماجہ)

۳۳۹۹- (۱۲) وَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ مَّكَاتَبِهِ دَرَاهِمٌ»... زَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۹۹: عمرو بن شعیب اپنے والد سے، وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں، ارشاد نبویؐ ہے کہ مکاتب اس وقت تک غلام ہے جب تک اس کی کتابت کا ایک درہم بھی اس کے ذمہ ہے (ابوداؤد)

۳۴۰۰- (۱۳) وَهْنُ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا كَانَ عِنْدَ مُكَاتِبٍ إِحْدَاكُنْ وَفَاءً فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ»... رَوَاهُ الْبُزْجِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۴۰۰: اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جب تک تم میں سے کسی کے مکاتب غلام کے پاس (کتابت کی) ادائیگی کی رقم باقی ہے، تب تک وہ اس سے پردہ کرے (ابن ماجہ) وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابن ماجہ ص ۲۰۰)

۳۴۰۱- (۱۴) وَهْنُ عُمَرُ بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَاتَبَ عَبْدَهُ عَلَى مِائَةِ أَوْقِيَّةٍ فَأَدَّاهَا إِلَّا عَشْرَ أَوْاقٍ - أَوْ قَالَ: عَشْرَةَ دَنَابِيرٍ - ثُمَّ عَجَزَ فَهُوَ رَقِيقٌ». رَوَاهُ الْبُزْجِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۴۰۱: عمرو بن شعیب اپنے والد سے، وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جس شخص نے اپنے غلام سے سو اوقیہ کے بدلے کتابت کی ہے اور اس نے دس (۱۰) اوقیہ یا دس (۱۰) دینار کے سوا تمام رقم ادا کر دی بعد ازاں (ادائیگی سے) عاجز آگیا تو وہ غلام رہے گا (ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ)

۳۴۰۲- (۱۵) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِذَا أَصَابَ الْمُكَاتِبُ حَدًّا أَوْ مِيزَانًا وَرِثَ بِحِسَابٍ مَا عَتَقَ مِنْهُ»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ: «يُؤَدَّى الْمُكَاتِبُ بِحِصَّةٍ مَا آدَى دِيَّةَ حُرٍّ، وَمَا بَقِيَ دِيَّةَ عَبْدٍ». وَضَعْفُهُ.

۳۴۰۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے، جب مکاتب (غلام) کوئی قابل حد جرم کرتا ہے یا وراثت کا (مقدار) ہوتا ہے تو اس کی آزادی کے مطابق اس کو دورہ لے گا (ابو داؤد، ترمذی) اور ترمذی کی دوسری روایت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مکاتب غلام کی دست کتابت کی ادائیگی کے برابر آزاد انسان کی دست والی ہے اور جس قدر کتابت کی ادائیگی باقی ہے، اس کی دست غلام کی دست والی ہے۔ امام ترمذی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث اس حدیث کے معارض نہیں ہے جس میں ذکر ہے کہ مکاتب غلام ہے جب کہ اس کے

ذمہ ایک درہم بھی باقی ہے اور اس لیے کہ اس حدیث میں بھی اس کے غلام ہونے کی نفی نہیں کی گئی ہے البتہ اس کا کچھ حصہ بلحاظ عدم ادائیگی کاتب غلام ہے اور جس قدر کتابت ادا ہو چکی ہے اس قدر اس پر آزاد شخص کا حکم لگایا جائے گا۔ حدیث، درایت وغیرہ میں اس کی دونوں حیثیتوں کو ملحوظ رکھا جائے گا۔

الفصل الثالث

۳۴۰۳- (۱۶) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمَرَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ أُمَّهُ أَرَادَتْ أَنْ تُعْتِقَ، فَأَخَّرَتْ ذَلِكَ إِلَى أَنْ تَصْبَحَ، فَمَاتَتْ. قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: فَقُلْتُ لِلْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ: أَيْنَعُمَهَا أَنْ أُعْتِقَ عَنْهَا؟ فَقَالَ الْقَاسِمُ: أَمَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنْ أَمَى هَلَكَتْ، فَهَلْ يَنْفَعُهَا أَنْ أُعْتِقَ عَنْهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نَعَمْ» رَوَاهُ مَالِكٌ.

تیسری فصل: ۳۴۰۳: عبدالرحمان بن ابی عمرو انصاری بیان کرتے ہیں کہ ان کی والدہ نے غلام آزاد کرنے کا ارادہ کیا، لیکن صبح تک اس میں تاخیر کی اور (وہ) فوت ہو گئیں۔ عبدالرحمان نے بیان کیا کہ میں نے قاسم بن محمد سے استفسار کیا کہ اگر میں ان کی طرف سے (غلام) آزاد کروں تو کیا ان کو فائدہ ہو گا؟ قاسم بن محمد نے کہا: سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آئے اور عرض کی: میری والدہ فوت ہو گئی ہیں کیا ان کی جانب سے (غلام) آزاد کرنے سے انہیں فائدہ ہو گا؟ آپ نے اثبات میں جواب دیا (مالک)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے، قاسم بن محمد کی سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں ہے البتہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کا یہ واقعہ متعدد اسانید سے مروی ہے اور فوت شدہ انسان کی جانب سے صدقہ کیا جائے تو اس کا ثواب اسے ملتا ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۶۳)

۳۴۰۴- (۱۷) وَهْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: تُوَفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ نَوْمٍ نَافَهُ... فَأَعْتَقَتْ عَنْهُ عَائِشَةُ أُخْتُهُ رِقَابًا كَثِيرَةً. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۳۴۰۴: یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں، عبدالرحمان بن ابوبکر رضی اللہ عنہ غنیمت کی حالت میں فوت ہو گئے تو عائشہ رضی اللہ عنہا ان کی بہن نے ان کی جانب سے بہت سے غلاموں کو آزاد کیا۔ (مالک)

۳۴۰۵- (۱۸) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ اشْتَرَى عَبْدًا فَلَمْ يَشْتَرِطْ مَالَهُ فَلَا شَيْءَ لَهُ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۳۴۰۵: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں، ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے، جس شخص نے غلام خریدا اور اس کے ”مل“ کی شرط نہ لگائی تو خریدار کو ”مل“ نہیں ملے گا (دارمی)

کِتَابُ الْإِيمَانِ وَالنُّذُورِ

(قسمیں کھانے اور نذریں ماننے کا بیان)

الفصل الأول

۳۴۰۶ - (۱) **وَمَنْ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَكْثَرُ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَحْلِفُ: «لَا، وَمَقْلَبُ الْقُلُوبِ».** رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل: ۳۴۰۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قسم کھاتے وقت اکثر بیشتر فرماتے، (ایسے) نہیں! اس ذات کی قسم جو دلوں کو پھیرنے والا ہے (بخاری)

۳۴۰۷ - (۲) **وَقَعَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ - مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ أَوْ لِيَصُمْتُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۳۴۰۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں، ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے بلاشبہ اللہ تعالیٰ قسمیں اس بات سے روکتا ہے کہ تم اپنے باپ، دادا کے نام کی قسمیں کھاؤ۔ جس شخص نے قسم کھائی ہے، وہ اللہ کے نام کی قسم کھائے یا خاموش رہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: اللہ تعالیٰ کے ناموں اور اس کے اوصاف کے ساتھ قسم کھانا جائز ہے کیوں کہ جس کے نام کے ساتھ قسم کھائی جائے، اس کی تعظیم مقصود ہوتی ہے اس لیے غیر اللہ کی قسم کھانے سے روکا گیا ہے (واللہ اعلم)

۳۴۰۸ - (۳) **وَمَنْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَحْلِفُوا بِالطَّوْأَعَى - وَلَا بِآبَائِكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.**

۳۴۰۸: عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ بتوں اور اپنے آباء اجداد کے ناموں کی قسمیں نہ کھاؤ (مسلم)

۳۴۰۹ - (۴) **وَمَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلْفِهِ: بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى؛ فَلْيَقُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَى أَقَامِرْكَ؛ فَلْيَتَصَدَّقْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۳۴۰۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا، جس شخص نے لات و عزیٰ کی قسم کھائی وہ "لا الہ الا اللہ" کے اور جس شخص نے اپنے ساتھی سے کہا، آؤ! جو اکھیلیں تو وہ صدقہ کرے (بخاری، مسلم)

وضاحت: قبیلہ بنو تھلف کے بت کا نام "لات" تھا اور قبیلہ بنو سلیم غطفان کے بت کا نام "عزیٰ" تھا اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ برائی کے بعد نیک کام کئے جائیں تاکہ ان کا کفارہ ہو۔ ارشاد الہی ہے (جسکا ترجمہ ہے) "بلاشبہ نیک کام برے کاموں کو ختم کر دیتے ہیں" (سورت ہود: ۴۳)

۳۴۱۰- (۵) وَهَنَ ثَابِتُ بْنُ الصُّحَاكِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ خَلَفَ عَلَى مِلَّةِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا - ، فَهُوَ كَمَا قَالَ. وَلَيْسَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عَذِبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - ، وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَفْتَلُهُ، وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَفْتَلُهُ، وَمَنْ ادَّعَى دَعْوَى كَاذِبَةٍ لِيَتَكْتَرَّ بِهَا - ، لَمْ يَزِدْهُ اللَّهُ إِلَّا قَلَّةً... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۱۰: ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جو شخص اسلام کے علاوہ کسی دوسرے دین کی جموٹی قسم اٹھاتا ہے تو وہ اسی طرح ہو جائے گا جیسے اس نے کہا، اور جس چیز کا کوئی شخص مالک نہیں اس کی نذر ماننا درست نہیں اور جس شخص نے خود کو دنیا میں جس چیز کے ساتھ قتل کیا تو قیامت کے دن اس کے ساتھ اس کو عذاب میں گرفتار رہنا ہو گا اور جو شخص کسی ایمان دار شخص پر لعنت بھیجتا ہے تو اس کا لعنت بھیجنا اس کے قتل کے مترادف ہے اور جو شخص کسی مومن کو کافر کہتا ہے، یہ اس کے قتل کے برابر ہے۔ اور جو شخص جموٹا دعویٰ کرتا ہے، تاکہ اس کے ساتھ زیادہ مال جمع کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے مال میں کمی کر دے گا (بخاری، مسلم)

۳۴۱۱- (۶) وَهَنَ ابْنُ مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا؛ إِلَّا كَفَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۱۱: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے بلاشبہ، اللہ کی قسم! اگر اللہ کی مشیت شامل حال ہو تو جس کام پر میں قسم اٹھاتا ہوں، پھر میں اس کے علاوہ (کسی دوسرے کام) کو بہتر سمجھتا ہوں تو قسم کا کفارہ ادا کرتا ہوں اور وہ کام سرانجام دیتا ہوں جو بہتر ہوتا ہے (بخاری، مسلم)

۳۴۱۲- (۷) وَهَنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ! لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ، فَإِنَّكَ إِنْ أُوتِيَتْهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وَكَلَّتْ إِلَيْهَا، وَإِنْ

أَوْبَتْهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتُ عَلَيْهَا، وَإِذَا حَلَفْتُ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَ هَاخِيرًا مِنْهَا فَكَفَّرَ عَنْ يَمِينِكَ وَأَبَى الذِّى هُوَ خَيْرٌ. وَفِي رَوَايَةٍ: «فَأَبَى الذِّى هُوَ خَيْرٌ وَكَفَّرَ عَنْ يَمِينِكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۳: عبد الرحمن بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا: اے عبد الرحمن! آپ امارت کا مطالبہ نہ کریں، اس لیے کہ اگر آپ کے مطالبہ پر آپ کو امارت دے دی جائے تو آپ کو اس کے سپرد کر دیا جائے گا۔ لیکن اگر بلا مطالبہ آپ کو امارت مل جائے تو اس پر آپ کی اعانت کی جائے گی۔ اور جب آپ کسی کام پر قسم اٹھائیں لیکن اس کے خلاف (کسی اور) کام کو اس سے اچھا سمجھیں تو قسم کا کفارہ ادا کریں اور جو کام بہتر ہے اسے سرانجام دیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جو کام اچھا ہے اسے سرانجام دیں اور قسم کا کفارہ ادا کریں (بخاری، مسلم)

۳۴۱۳ - (۸) وَفِي أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى خَيْرًا مِنْهَا فَلْيُكْفِرْ عَنْ يَمِينِهِ، وَلْيَفْعَلْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۴۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے جو شخص کسی کام پر قسم اٹھاتا ہے اور اس کے سوا (کام) کو اس سے بہتر سمجھتا ہے تو وہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے اور وہ کام کرے۔ جس کے نہ کرنے پر قسم اٹھائی تھی (مسلم)

۳۴۱۴ - (۹) وَفِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَاللَّهِ لَأَنْ يَلْجَأَ - أَخَذْتُكُمْ بِيَمِينِهِ فِي أَهْلِهِ أَنْتُمْ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ أَنْ يُعْطَى كَفَّارَتُهُ الَّتِي افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَيْهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے، تم میں سے کوئی شخص اگر اپنے اہل کے بارے میں اپنی قسم پر اصرار کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے زیادہ گناہگار ہے کہ وہ قسم کا کفارہ دے، جس کو اللہ نے اس پر فرض کیا ہے (بخاری، مسلم)

۳۴۱۵ - (۱۰) وَفِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَمِينُكَ عَلَى مَا يُصَدِّقُكَ عَلَيْهِ صَاحِبُكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۴۱۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے، تیری قسم کا وہی مطلب معتبر ہو گا۔ جس کی تصدیق قسم اٹھوانے والا کرے (مسلم)

وضاحت: قسم اٹھوانے والے کی نیت کے مطابق قسم اٹھائی جائے گی۔ اس کی تائید آگے ذکر ہونے والی حدیث سے ہو رہی ہے۔

۳۴۱۶- (۱۱) وَفَنَّهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْيَمِينُ عَلَى نَبِيِّ الْمُسْتَحْلِفِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۴۱۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں "ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے، "حم اٹھانے والے کی نیت کے مطابق حم ہوتی ہے۔ (مسلم)
وضاحت: حم اٹھانے والا اپنے ذہن میں اگر کوئی دوسرا معنی مراد لے تو اس سے وہ گناہ سے میں بچ سکے گا۔ (اللہ اعلم)

۳۴۱۷- (۱۲) وَفَنَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ﴾. فِي قَوْلِ الرَّجُلِ: لَا وَاللَّهِ، وَبَلَى وَاللَّهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَفِي شَرْحِ الشُّنَّةِ، لَفْظُ «الْمَصَابِيحِ» وَقَالَ: رَفَعَهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا.

۳۴۱۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں "یہ آیت (جس کا ترجمہ ہے) کہ "تمہاری لغو قسموں کا اللہ تعالیٰ تم سے مواخذہ نہیں کرتا" اس فقرے کے بارے میں ناٹل ہوئی جو کہتا ہے، "میں اللہ کی قسم! ضرور اللہ کی قسم! بخاری)
اور شرح السنہ میں مصابیح کے یہی الفاظ ہیں اور اس نے بیان کیا کہ بعض راویوں نے اس حدیث کو عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً بیان کیا ہے۔

الفصل الثانی

۳۴۱۸- (۱۳) وَفَنَ ابْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَحْلِفُوا بِأَبَائِكُمْ، وَلَا بِأُمَّهَاتِكُمْ، وَلَا بِالْأَنْدَادِ - ، وَلَا تَحْلِفُوا بِاللَّهِ إِلَّا وَأَنْتُمْ صَادِقُونَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل: ۳۴۱۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "والدین کے نام کی قسمیں نہ کھاؤ نیز بچوں کی قسمیں نہ کھاؤ۔ اور اللہ تعالیٰ کی قسم تب کھاؤ جب تم سچے ہو۔ (ابو داؤد)

۳۴۱۹- (۱۴) وَفَنَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللَّهِ فَقَدْ أَشْرَكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۴۱۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے "اے فرمایا، جس شخص نے اللہ کے سوا کسی کے نام کی قسم کھائی اس نے شرک کیا (ترمذی)

۳۴۲۰- (۱۵) وَهْنُ بَرِيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ حَلَفَ بِأَلَامَانَةٍ فَلَيْسَ مِنْهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۴۲۰: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے، جس شخص نے امانت کی قسم اٹھائی وہ ہم میں سے نہیں ہے (ابوداؤد)۔

وضاحت: امانت کا اطلاق عبادات اور فرائض پر بھی ہوتا ہے چونکہ عبادات اور فرائض اللہ کے اسماء و صفات میں سے نہیں ہیں اس لیے ان کے ساتھ حلف اٹھانا جائز نہیں۔ (واللہ اعلم)

۳۴۲۱- (۱۶) وَهْنُهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ: إِنِّي بَرِيءٌ مِنَ الْإِسْلَامِ؛ فَإِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَإِنْ كَانَ صَادِقًا فَلَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْإِسْلَامِ سَالِمًا...» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَائِي، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۴۲۱: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے، جس شخص نے قسم اٹھاتے ہوئے کہا کہ اگر معاملہ یوں ہو تو میں اسلام سے دور ہوں۔ پس اگر وہ جھوٹا ہے تو وہ (یقیناً) اسلام سے دور ہوا اور اگر وہ سچا ہے تو پھر بھی اسلام کی جانب مہج سالم نہیں پہنچے گا۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

۳۴۲۲- (۱۷) وَهْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا اجْتَهَدَ فِي الْيَمِينِ قَالَ: «لَا، وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي الْقَاسِمِ بِيَدِهِ...» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۴۲۲: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہتھ قسم اٹھاتے تو واضح کرتے، نہیں! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں ابوالقاسم کی جان ہے (ابوداؤد)۔
وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۲۸)

۳۴۲۳- (۱۸) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ يَمِينُ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذَا حَلَفَ: «لَا، وَاسْتَغْفِرُ اللهَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۴۲۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قسم اٹھاتے تو کہتے ”نہیں! اور میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں“ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۰۳، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۱۰۷، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۲۸)

۳۴۲۴۰- (۱۹) وَفِي ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَقَالَ: إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَا حَنْثَ عَلَيْهِ...» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ، وَذَكَرَ التِّرْمِذِيُّ جَمَاعَةً وَقَفَّوهُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ.

۳۴۲۴۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص قسم اٹھاتے ہوئے "ان شاء اللہ" کے اس کی قسم میں ٹوٹی (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی) اور ترمذی نے ایک جماعت کا ذکر کیا جنہوں نے اس حدیث کو ابن عمر سے موقوف بیان کیا ہے۔

الفصل الثالث

۳۴۲۵۰- (۲۰) هُنَّ أَبِي الْأَخْوَصِ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ ابْنَ عَمٍّ لِي آتَيْتُهُ أَسْأَلُهُ فَلَا يُعْطِينِي وَلَا يَصِلُنِي، ثُمَّ يَحْتَاجُ إِلَيَّ فَيَأْتِينِي؟ فَيَسْأَلُنِي، وَقَدْ حَلَفْتُ أَنْ لَا أُعْطِيَهُ وَلَا أَصِلَهُ، فَأَمَرَنِي أَنْ آتِيَ الْبَدِيَّ هُوَ خَيْرٌ وَأَكْفَرُ عَنْ يَمِينِي. رَوَاهُ التَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَفِي رَوَايَةٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! يَأْتِينِي ابْنُ عَمِّي فَأَحْلِفُ أَنْ لَا أُعْطِيَهُ وَلَا أَصِلَهُ قَالَ: «كَفَرُ عَنْ يَمِينِكَ».

تیسری تفصیل: ۳۴۲۵۰: ابوالاخوص عوف بن مالک اپنے والد سے بیان کرتے ہیں اس نے عرض کیا "اے اللہ کے رسول! آپ مجھے بتائیں کہ میں اپنے چچا زاد بھائی کے پاس جاتا ہوں (اور) اس سے مانگتا ہوں وہ مجھے نہ دیتا ہے اور نہ صلہ رحمی کرتا ہے" اس کے بعد (جب) اسے میری ضرورت لاحق ہوتی ہے تو وہ میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے مانگتا ہے جب کہ میں نے قسم اٹھا رکھی ہے کہ میں اس کو نہ دوں گا اور نہ اس کے ساتھ صلہ رحمی کروں گا تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ وہ کام کروں جو میرے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کروں (نسائی، ابن ماجہ) نیز ابن ماجہ کی روایت میں ہے "اس نے عرض کیا" اے اللہ کے رسول! میرے پاس میرا چچا زاد بھائی آتا ہے" میں قسم اٹھاتا ہوں کہ اس کو نہ دوں گا اور نہ اس کے ساتھ صلہ رحمی کروں گا آپ نے فرمایا "اپنی قسم کا کفارہ ادا کر۔"

بَابُ فِي النَّذْرِ

(نذروں کا بیان)

الفصل الأول

۳۴۲۶- (۱) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَنْذَرُوا؛ فَإِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِي مِنَ الْقَدْرِ شَيْئًا، وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۴۲۶: ابو ہریرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نذر نہ مانو اس لئے کہ نذر تقدیر کو ہرگز رد نہیں کر سکتی۔ اس طرح صرف بخیل سے کچھ نہ کچھ مال نکلا جاتا ہے۔ (بخاری، مسلم) وضاحت: جو شخص یہ اعتقاد رکھتے ہوئے نذر مانتا ہے کہ اس سے تقدیر بدل سکتی ہے تو اس کا نذر ماننا ناجائز ہے اور جو شخص یہ اعتقاد نہیں رکھتا اس کیلئے درست نہیں کہ وہ نذر مانے۔ (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۶۶)

۳۴۲۷- (۲) وَهْنُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعْهُ، وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِهِ»... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۴۲۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ کی اطاعت کی نذر مانے وہ اللہ کی اطاعت کرے اور جو شخص اللہ کی نافرمانی کی نذر مانے وہ اس کی نافرمانی نہ کرے۔ (بخاری)

۳۴۲۸- (۳) وَهْنُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا وَفَاءَ لِنَذْرِ فِي مَعْصِيَةٍ وَلَا فِي مَعْصِيَةِ الْعَبْدِ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِي رِوَايَةٍ: لَا تَنْذَرُ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ».

۳۴۲۸: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نافرمانی کی نذر کو پورا نہ کیا جائے اور جو چیز انسان کے جسد میں نہیں ہے اس کی نذر نہ مانی جائے۔ (مسلم) اور ایک روایت میں ہے اللہ کی نافرمانی میں نذر نہیں ہے۔

۳۴۲۹- (۴) وَهْنُ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۴۲۹: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نذر کا کفارہ (دفع) ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔ (مسلم)

۳۴۳۰- (۵) وَفَن ابْن عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيَّنَّا النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ، فَسَالَ عَنْهُ، فَقَالُوا: أَبُو اسْمُرَائِيلَ نَذَرَ أَنْ يَقُومَ وَلَا يَقْعُدَ، وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَيَصُومَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مُرُّوهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيَتِمَّ صَوْمُهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۴۳۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے تو ایک شخص کھڑا تھا، آپ نے اس کے بارے میں دریافت کیا؟ صحابہ کرام نے بتایا، یہ شخص ابواسرائیل ہے اس نے نذر مان رکھی ہے کہ وہ کھڑا رہے گا، بیٹھے گا نہیں اور نہ سائے میں جائے گا، نیز کلام نہیں کرے گا اور روزے سے رہے گا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کو کہیں کہ وہ کلام کرے اور سائے میں بھی رہے اور بیٹھ جائے لیکن روزہ پورا کرے۔ (بخاری)

وضاحت: اچھے کاموں کی نذر ماننے کی صورت میں اگر اچھے کام سرانجام دے تو درست ہے وگرنہ کفارہ ادا کرے اور غلط کاموں کی نذر ماننے کی صورت میں جیسے وہ دھوپ میں رہے گا، سواری پر سوار نہ ہوگا، کھڑا رہے گا، ان صورتوں میں وہ نذر پوری نہ کرے اور کفارہ بھی نہیں ہے، چنانچہ آپ نے ابواسرائیل کو کفارہ ادا کرنے کا حکم نہیں دیا (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۶)

۳۴۳۱- (۶) وَفَن أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى شَيْخًا يُهَادِي بَيْنَ ابْنَيْهِ - ، فَقَالَ: مَا بَالُ هَذَا؟ قَالُوا: نَذَرْنَا أَنْ يَمُوتَ - قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى عَنْ تَعْذِيبِ هَذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ». وَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۳۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بوڑھے شخص کو دیکھا جو اپنے دو بیٹوں کے درمیان ان کا سارا لے کر چل رہا تھا، آپ نے دریافت کیا، اس کا کیا حال ہے؟ صحابہ کرام نے بتایا، اس نے نذر مانا ہے کہ وہ بیت اللہ میل جائے گا۔ آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اس سے بے پرواہ ہے کہ یہ اپنے آپ کو عذاب میں مبتلا کرے اور آپ نے اس کو سوار ہو کر جانے کا حکم دیا۔ (بخاری، مسلم)

۳۴۳۲- (۷) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: «ارْكَبْ أَيُّهَا الشَّيْخُ! فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنْكَ وَعَنْ نَذْرِكَ».

۳۴۳۲: اور صحیح مسلم کی روایت میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، اے بوڑھے شخص! اللہ تجھ سے اور تیری نذر سے بے پرواہ ہے۔

۳۴۳۳- (۸) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ ﷺ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أَبِيهِ فُتُوِيَتْ قَبْلَ أَنْ يَقْضِيَهُ، فَافْتَاهُ أَنْ يَقْضِيَهُ عَنْهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۳۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نذر کے بارے میں جو ان کی والدہ کے ذمہ لازم تھی لیکن وہ نذر پوری کرنے سے پہلے فوت ہو گئیں فتویٰ طلب کیا تو آپ نے اس کو فتویٰ دیا کہ وہ اپنی والدہ کی طرف سے نذر پوری کرے۔ (بخاری، مسلم)

۳۴۳۴- (۹) وَهْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَأَمْسِكْ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ». قُلْتُ: فَإِنِّي أَمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي بِخَيْبَرَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَهَذَا طَرَفٌ مِنْ حَدِيثٍ مُطَوَّلٍ.

۳۴۳۴: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میری توبہ میں یہ بھی شامل ہے کہ میں اپنا سارا مال اللہ اور اس کے رسول کیلئے صدقہ کروں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنا کچھ مال اپنے قبضے میں رکھ اس میں حیرت بھلائی ہے۔ (اس پر) میں عرض کیا کہ میں خیر والے مال کو اپنی ملکیت میں رکھتا ہوں۔ (بخاری، مسلم) یہ حدیث طویل حدیث کا ایک حصہ ہے۔

الفصل الثانی

۳۴۳۵- (۱۰) وَهْنُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ، وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالْمِزْمَدِيُّ، وَالتَّسْلِيمِيُّ.

دوسری فصل: ۳۴۳۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نذر جواز میں اور اس کا کفارہ حرم کا کفارہ ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

۳۴۳۶- (۱۱) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يَسْمِهِ؛ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ، وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَا يُطِيقُهُ؛ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ. وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا فِي مَعْصِيَةٍ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ. — وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا أَطَاقَهُ فَلْيَبِ بِهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ —، وَوَقَّعَهُ بَعْضُهُمْ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ.

۳۳۳۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے معین نذر نہ مانی اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور جس شخص نے ایسی نذر مانی جس (کے پورا کرنے) کی اس میں طاقت نہیں تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور جس شخص نے ایسی نذر مانی جس کی اس میں طاقت ہے تو وہ اس کو پورا کرے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ) اور بعض محدثین نے اس حدیث کو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوف بیان کیا ہے

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۳۳)

۳۴۳۷- (۱۲) وَهَنَ ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَذَرَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَنْحَرَّ ابِلًا بَيِّنًا—، فَأَنَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هَلْ كَانَ فِيهَا وَثَنٌ مِنْ أَوْتَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ؟» قَالُوا: لَا قَالَ: «فَهَلْ كَانَ فِيهِ عَيْدٌ مِنْ أَعْيَادِهِمْ؟» قَالُوا: لَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَوْفِ بِنَذْرِكَ، فَإِنَّهُ لَا وَفَاءَ لِنَذْرِ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ، وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۳۷: ثابت بن ضحاک بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص نے نذر مانی کہ وہ ”ہوانہ“ مقام میں اونٹ ذبح کرے گا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو بتایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا ”بھلا! وہاں جاہلیت کے بتوں میں سے کوئی بت تھا؟ جس کی پوجا ہوتی رہی ہو اس نے نفی میں جواب دیا۔ آپ نے دریافت کیا ”بھلا! وہاں جاہلیت کے میلوں میں سے کوئی میلہ بھی لگتا تھا۔ اس نے نفی میں جواب دیا (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”تو نذر پوری کر۔ اس نذر کو پورا نہ کیا جائے“ جس میں اللہ کی نافرمانی ہوتی ہو اور نہ اس نذر کو پورا کیا جائے“ جس کو انسان پورا کرنے سے قاصر ہو (ابوداؤد)

۳۴۳۸- (۱۳) وَهَنَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ ابْنِهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَضْرِبَ عَلَى زَأْسِكَ بِالذِّفِّ. قَالَ: «أَوْفِ بِنَذْرِكَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَزَادَ رَزِينٌ: «قَالَتْ: وَنَذَرْتُ أَنْ أَذْبَحَ بِمَكَانٍ كَذَا وَكَذَا، مَكَانٌ يَذْبَحُ فِيهِ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَالَ: «هَلْ كَانَ بِذَلِكَ الْمَكَانِ وَثَنٌ مِنْ أَوْتَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ؟» قَالَتْ: لَا قَالَ: «هَلْ كَانَ فِيهِ عَيْدٌ مِنْ أَعْيَادِهِمْ؟» قَالَتْ: لَا. قَالَ: «أَوْفِ بِنَذْرِكَ».

۳۳۳۸: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نے عرض کیا ”اے اللہ کے رسول! میں نے نذر مانی تھی کہ آپ کے سر پر ذف بجاؤں گی۔ آپ نے فرمایا ”اپنی نذر پوری کر۔ (ابوداؤد) اور رزین میں اضافہ ہے اس نے بیان کیا ”میں نے نذر مانی تھی کہ فلاں فلاں مقام پر (چالور) ذبح کروں گی وہ ایسی جگہ تھی جہاں جاہلیت کے لوگ ذبح کرتے تھے۔ آپ نے دریافت کیا ”کیا وہاں جاہلیت کے بتوں میں سے کوئی بت تھا جس کی پوجا ہوتی ہو؟ اس نے نفی میں جواب دیا۔ آپ نے دریافت کیا ”وہاں ان کے میلوں میں سے کوئی میلہ ہوا تھا؟ اس نے نفی میں جواب دیا آپ نے فرمایا (پھر) تو اپنی نذر پوری کر۔

۳۴۳۹- (۱۴) وَعَنْ أَبِي لُبَابَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنْ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَهْجَرَ دَارَ قَوْمِي الَّتِي أَصَبْتُ فِيهَا الذَّنْبَ، وَأَنْ أَخْلَعَ مِنْ مَالِي كُلِّهِ صَدَقَةً قَالَ: «يُجْزَى عَنْكَ الثُّلُثُ». رَوَاهُ رَزِينٌ.

۳۴۳۹: ابولبابہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میری توبہ کا تقاضا یہ ہے کہ میں اپنی قوم کے اس علاقہ کو خیر یاد کھوں جہاں میں گناہ کا مرتکب ہوا اور میں اپنے تمام مال سے بے دخل ہوتا ہوں (اور) اس کا صدقہ کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: مال کے تیسرے حصے کا صدقہ تجھے کفایت کرے گا۔ (رزین)

وضاحت: ابولبابہ کا تعلق اس قبیلہ سے ہے جو بنو قریظہ کا حلیف تھا۔ جنگ احزاب کے اختتام پر جب بنو قریظہ کا محاصرہ کیا گیا اور وہ محاصرہ کے باعث سخت پریشان تھے تو انہوں نے ابولبابہ سے مشورہ کیا کہ ہمیں کیا کرنا چاہیے۔ کیا ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کو تسلیم کریں؟ اس پر ابولبابہ نے گردن کی طرف اشارہ کر کے انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے سے آگاہ کیا کہ آپ کی گردنیں کاٹ دی جائیں گی۔ ابولبابہ نے راز افشاء کر دیا، اس پر نادم ہوا، اور خود کو ایک ستون کے ساتھ باندھ لیا اور توبہ کی۔ چنانچہ اللہ نے ان کی توبہ کو قبول فرمایا (تصحیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۸)

۳۴۴۰- (۱۵) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا قَامَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي نَذَرْتُ لِلَّهِ - عَزَّ وَجَلَّ - إِنْ فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكَ مَكَّةَ أَنْ أَصْلِيَّ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ زَكَعَتَيْنِ قَالَ: «صَلِّ هَهُنَا» ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: «صَلِّ هَهُنَا» ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ: «شَأْنُكَ إِذَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۴۴۰: جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص فتح مکہ کے دن کھڑا ہوا اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں نے اللہ کے لئے نذرمان رکھی ہے کہ اگر اللہ نے آپ کو فتح مکہ سے نوازا، تو میں بیت المقدس میں دو رکعت (نفل) ادا کروں گا۔ آپ نے فرمایا، (بجائے بیت المقدس کے) یہیں نفل ادا کر۔ بعد ازاں اس نے پھر اس سوال کو دہرایا، آپ نے فرمایا، یہیں ادا کر۔ اس نے پھر اس سوال کو دہرایا، اس پر آپ نے فرمایا، جیسے تجھے پسند ہو کر (ابوداؤد و دارمی)

۳۴۴۱- (۱۶) وَعَنْ أَبِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ أُخْتَ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ مَاشِيَةً، وَأَنَّهَا لَا تُطِيقُ ذَلِكَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنْ مَشْيِ أَخِيكَ، فَلْتَرْكَبْ وَلْتَهْدِ بِدَنَّةٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ. وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ: فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَرْكَبَ وَتَهْدِيَ هَدْيًا. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ لَا يَصْنَعُ بِشِقَاءِ أَخِيكَ شَيْئًا، فَلْتَرْكَبْ وَلْتَحُجَّ زَاكِةً - وَتَكْفِرَ بِمِثْلِهَا».

۳۳۳۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عقبہ بن عامر کی ہمشیرہ نے پیدل چل کر حج ادا کرنے کی نذر مانی جبکہ اس میں یہ استطاعت نہ تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (عقبہ بن عامر سے) کہا: بیشک اللہ تیری بہن کے پیدل چل کر حج کرنے سے بے پرواہ ہے، اسے چاہیے کہ وہ حج کیلئے سواری پر جائے اور ایک اونٹ کی قربانی دے۔
(ابوداؤد، داری)

اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ وہ سواری پر جائے اور قربانی کرے۔ نیز اس کی روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تیری بہن کو تکلیف میں ڈال کر کیا کرے گا؟ وہ (سواری پر) سوار ہو کر حج کرنے جائے اور اپنی قسم کا کفارہ دے۔
وضاحت: اس حدیث کا اصل بخاری اور مسلم میں موجود ہے البتہ اس میں قربانی کرنے کا جملہ درست نہیں ہے۔
(تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۶۹)

۳۴۴۲ - (۱۷) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ أُنْحَثَ لَهُ نَذْرَتْ أَنْ تَحُجَّ خَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ — فَقَالَ: «مُرُوهَا فَلْتَسْتَخِيرَ وَلْتَرْكَبْ وَلْتَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالتَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۳۳۲: عبد اللہ بن مالک رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ عقبہ بن عامر نے اپنی ہمشیرہ کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، جس نے نذر مانی تھی کہ پاپا وہ ننگے سر حج کرے گی۔ آپ نے فرمایا: اسے کہو کہ وہ (سر پر) دوپٹہ رکھے اور سواری پر جائے البتہ تین روزے رکھے (ابوداؤد، ترمذی، تسانی، ابن ماجہ، داری)
وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۱۸۱، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۳۲)

۳۴۴۳ - (۱۸) وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ أَخَوَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ بَيْنَهُمَا مِمْرَاثٌ، فَسَأَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ الْقِسْمَةَ، فَقَالَ: «إِنْ عُدْتَ تَسْأَلُنِي الْقِسْمَةَ فَكُلُّ مَا لِي فِي رِنَاجٍ — الْكَعْبَةِ. فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: «إِنَّ الْكَعْبَةَ غَنِيَّةٌ عَنْ مَالِكَ، كَفَّرَ عَنْ يَمِينِكَ، وَكَلِمَ أَخَاكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَمِينُ عَلَيْكَ وَلَا نَذْرُ فِي مَعْصِيَةِ الرَّبِّ، وَلَا فِي قَطِيعَةِ الرَّجِيمِ، وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۳۳: سعید بن مسیب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ دو انصاری بھائیوں کے درمیان وراثت کا مال (مشترک) تھا ان میں سے ایک نے اپنے بھائی سے تقسیم کرنے کا مطالبہ کیا۔ اس نے کہا: اگر تو مجھ سے دوبارہ تقسیم کرنے کا مطالبہ کرے گا تو میرا تمام مال کعبہ کیلئے (وقف) ہو گا۔ اس پر عمر نے اسے آگاہ کیا اور کہا کہ کعبہ کو تیرے مال کی ضرورت نہیں ہے۔ اپنی قسم کا کفارہ ادا کر اور اپنے بھائی سے بول چال رکھ، اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے

سے اور قطع رحمی کرنے سے اور جو چیز ملکیت میں نہیں ہے، کے بارے میں قسم اٹھانا اور نذر ماننا صحیح نہیں (ابوداؤد)
وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے، سعید بن مسیب نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا لہذا سند منقطع ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۶۹، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۲۰)

الفصل الثالث

۳۴۴۴- (۱۹) عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «النَّذْرُ نَذْرَانِ: فَمَنْ كَانَ نَذْرُهُ فِي طَاعَةٍ فَذَلِكَ لِلَّهِ فِيهِ الْوَفَاءُ، وَمَنْ كَانَ نَذْرُهُ فِي مَعْصِيَةٍ فَذَلِكَ لِلشَّيْطَانِ وَلَا وَفَاءَ فِيهِ. وَيَكْفَرُهُ مَا يَكْفُرُ الْيَمِينُ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

تیسری فصل: ۳۴۴۴: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، نذر دو قسم کی ہے، جس شخص نے اللہ کی اطاعت کی نذر مانی تو یہ اللہ کی خوشنودی کے لئے ہے، اس کو پورا کرنا چاہیے اور جس شخص نے نافرمانی کی نذر مانی تو (اسکی) یہ نذر شیطان کے لئے ہے۔ اسے پورا نہ کیا جائے بلکہ کفارہ ادا کیا جائے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے (نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایک راوی مجہول ہے البتہ اس باب میں عائشہؓ اور عقیبہ بن عامرؓ سے مروی حدیثیں اس حدیث کے معنی کی تائید کر رہی ہیں (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۶۹)

۳۴۴۵- (۲۰) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّبِ، قَالَ: إِنْ رَجُلًا نَذَرَ أَنْ يَنْحَرُ نَفْسَهُ إِنْ نَجَّاهُ اللَّهُ مِنْ عَذَابِهِ. فَسَأَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ، فَقَالَ لَهُ: سَلْ مَسْرُوقًا، فَسَأَلَهُ، فَقَالَ لَهُ: لَا تَنْحَرُ نَفْسَكَ، فَإِنَّكَ إِنْ كُنْتَ مُؤْمِنًا قَتَلْتَ نَفْسًا مُؤْمِنَةً، وَإِنْ كُنْتَ كَافِرًا تَعَجَّلْتَ إِلَى النَّارِ، وَاشْتَرَى كِبْشًا فَادْبَحَهُ لِلْمَسَاكِينِ، فَإِنْ اسْحَقَ - خَيْرٌ مِنْكَ، وَفَدَى بِكَبْشٍ. فَاتَّخَذَ ابْنُ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: هَكَذَا كُنْتُ أَرَدْتُ أَنْ أَفْعَلَكَ. رَوَاهُ رِزِينَ.

۳۴۴۵: محمد بن منثور رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنے آپ کو ذبح کرنے کی نذر مانی کہ اگر اللہ نے اس کو اس کے دشمن سے نجات بخشی (تو وہ اپنے آپ کو ذبح کرے گا) اس نے ابن عباسؓ سے دریافت کیا؟ ابن عباسؓ نے اسے مشورہ دیا کہ تو مسروقؓ سے دریافت کر، چنانچہ اس نے اس سے دریافت کیا، اس نے اس کو بتایا، تو خود کو ذبح نہ کر اس لئے کہ اگر تو ایماندار ہے تو تو نے ایک ایماندار جان کو قتل کیا اور اگر تو کافر ہے تو تو جلدی دوزخ میں جائے گا۔ البتہ ایک میڑھا خرید اور اسے مسکینوں کے لئے ذبح کر۔ اس لئے کہ اسحاق علیہ السلام تجھ سے بہتر تھے اور ان کا فدیہ میڑھا بھیجا گیا محمدؐ نے ابن عباسؓ کو بتایا تو ابن عباسؓ نے (وضاحت کرتے ہوئے) فرمایا، میں اسی طرح تجھے فتویٰ دینے کا ارادہ رکھتا تھا (ریزین)

وضاحت: اس حدیث کی سند تو معلوم نہیں ہو سکی البتہ اس حدیث میں اسحاق علیہ السلام کو ذبیح اللہ کہنا درست نہیں۔ یہ یہودیوں کی سازش ہے جبکہ اسماعیل علیہ السلام ذبیح اللہ ہیں۔ اس لئے کہ ابراہیم علیہ السلام کو جس بیٹے کی پہلے خوشخبری دی گئی وہ اسماعیل علیہ السلام تھے۔ اس بات پر تمام مسلمانوں کا اور اہل کتاب کا اتفاق ہے کہ اسماعیل علیہ السلام، اسحاق علیہ السلام سے عمر میں بڑے تھے اور پھر اللہ نے اسماعیل علیہ السلام کا ذکر فرماتے ہوئے ان کا وصف حلیم ذکر کیا ہے اور انہی کو ذبیح کرنے کا آگے ذکر ہے جبکہ اسحاق علیہ السلام کی بشارت کا ذکر بعد میں کیا گیا ہے۔ تفصیل کے لئے ”سورت صافات“ کا مطالعہ کریں۔

(تفسیر ابن کثیر جلد ۴ صفحہ ۲۳)

کِتَابُ الْقِصَاصِ

(قصاص کا بیان)

الفصل الأول

۳۴۴۶- (۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَجِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا بِأَحْدَى ثَلَاثٍ: النَّفْسُ بِالنَّفْسِ - ، وَالثَّيْبُ الزَّانِي - ، وَالْمَارِقُ لِدَيْنِيهِ التَّارِكُ لِلْجَمَاعَةِ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۴۴۶: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان شخص کا خون حلال نہیں جو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ صرف اللہ معبود برحق ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں البتہ تین باتوں میں سے ایک بات کی وجہ سے حلال ہے۔ نفس کو نفس کے بدلے (قصاصاً) شادی شدہ نہا کرنے والے دین اسلام سے نکل جانے والے اور مسلمانوں کی جماعت کو چھوڑنے والے کا خون مباح ہے (بخاری، مسلم)

۳۴۴۷- (۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَنْ يَزَالَ الْمُؤْمِنُ فِي فُسْحَةٍ مِنْ دِينِهِ مَا لَمْ يُصِْبْ دَمًا حَرَامًا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۴۴۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مؤمن (مخلص) ہمیشہ فراخی میں رہتا ہے یعنی اس کو نیک اعمال کی توفیق ملتی ہے۔ جب تک وہ ناحق خون نہیں بہاتا (بخاری) وضاحت: اس حدیث میں مذکور ہے کہ جب وہ کسی شخص کو ناجائز قتل کر دیتا ہے تو اس کی دینی حالت خراب ہو جاتی ہے یہاں تک کہ اگر رحمت الہی اس کے شامل حال نہ ہو تو وہ دین اسلام سے نکل جاتا ہے۔ (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۷۷)

۳۴۴۸- (۳) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَوَّلُ مَا يَقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۴۸: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلے لوگوں کے درمیان خونوں کا فیصلہ ہوگا (بخاری، مسلم)

وضاحت: ایک دوسری حدیث میں ذکر ہے کہ سب سے پہلے نمازوں کا محاسبہ ہوگا پس ان دونوں حدیثوں کے درمیان تعارض اس طرح ختم کیا جائے گا کہ حقوق اللہ میں سے سب سے پہلے نمازوں کا فیصلہ ہوگا اور حقوق العباد میں سے سب سے پہلے خونوں کا فیصلہ ہوگا (واللہ اعلم)

۳۴۴۹- (۴) وَهَنَ الْبَقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَأَقْتَلْتَنِي، فَضَرَبَ أَحَدِي يَدِي بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا، ثُمَّ لَأَذَّ مِنْي بِشَجَرَةٍ، فَقَالَ: أَسَلَّمْتُ لِلَّهِ - وَفِي رِوَايَةٍ: فَلَمَّا أَهْوَيْتُ لِأَقْتُلَهُ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. أَأَقْتُلُهُ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا؟ قَالَ: «لَا تَقْتُلْهُ». فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهُ قَطَعَ أَحَدِي يَدِي. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَقْتُلْهُ، فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ، وَإِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ».

۳۴۴۹: مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نے آپ سے دریافت کیا اے اللہ کے رسول! آپ بتائیں اگر میری کسی کافر سے ملے بیڑہ و جائے ہم دونوں ایک دوسرے پر حملہ آور ہو جائیں وہ میرے ایک ہاتھ پر تلوار کا (دار) کر کے اسے کاٹ دے پھر وہ مجھ سے ایک درخت کی (واٹ میں) ہو کر مجھ سے بچاؤ اختیار کرے اور کہے میں اللہ (کی رضا) کے لئے اسلام لے آیا اور ایک روایت میں ہے کہ جب میں اسے قتل کرنے کا ارادہ کروں تو وہ "لا الہ الا اللہ" کہہ دے تو کیا اس کلمہ کے کہنے کے بعد میں اس قتل کر سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا تو اسے قتل نہ کر۔ اس نے دریافت کیا اے اللہ کے رسول! اس نے تو میرا ایک ہاتھ کاٹ دیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اسے قتل نہیں کر سکتا، اگر تو اسے قتل کرے گا تو وہ تیرے اس مقام میں ہو گا جو اس کے قتل کرنے سے پہلے تھا اور تو اس کے اس مقام میں ہو گا جو اس کا اس کلمہ کے کہنے سے پہلے تھا (بخاری، مسلم) وضاحت: اسلام لانے کے بعد کسی شخص کے قتل کو جائز سمجھنا کفر ہے۔ اسے جائز سمجھ کر جو قتل کرے گا وہ کافر ہو گا۔ مقصود یہ ہے کہ "لا الہ الا اللہ" کہنے کے بعد اس کو قتل کرنا حرام ہو گیا اس لئے کہ وہ مسلمان ہو چکا ہے اور اسلام لانے کے بعد اس کو قتل کرنے والا اپنے خون کو حلال قرار دے رہا ہے چنانچہ قصاصاً اسے قتل کر دیا جائے گا (واللہ اعلم)

۳۴۵۰- (۵) وَهَنَ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى أَنَاسٍ مِنْ جُهَيْنَةَ، فَأَتَيْتُ عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ، فَذَهَبْتُ أَطْعُمُهُ، فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَطَعَنْتُهُ فَقَتَلْتُهُ، فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: «أَقْتَلْتَهُ وَقَدْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؟» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّمَا فَعَلْتُ ذَلِكَ تَعَوُّدًا... قَالَ: «فَهَلَّا شَفَعْتُ عَنْ قَلْبِهِ؟»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۵۰: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہینہ (قبیلہ) کے چند لوگوں کی طرف بھیجا چنانچہ میں ایک شخص کے پاس گیا میں نے اسے نیزہ مارنا چاہا، اس نے "لا الہ الا اللہ" کہہ دیا۔ میں نے (پھر بھی) نیزہ مار کر اسے قتل کر دیا، پھر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کی خدمت میں) حاضر ہوا۔ میں نے آپ کو سارا واقعہ کہہ سنایا۔ آپ نے فرمایا، تعجب ہے! تو نے اسے قتل کر دیا حالانکہ وہ گواہی دیتا تھا کہ صرف اللہ معبود برحق ہے۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! اس نے تو بچاؤ کے لئے ایسا کیا ہے۔ آپ نے فرمایا، کیا تو نے اس کے دل کو حجر کر معلوم کر لیا تھا (بخاری، مسلم)

۳۴۵۱- (۶) وَفِي رَوَايَةٍ جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيُّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «كَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟» قَالَهُ مَرَّارًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۴۵۱: اور جندب بن عبد اللہ بجلي کی روایت میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار فرمایا، جب قیامت کے دن وہ "لا الہ الا اللہ" کہتا آئے گا تو تو اس کا کیا کرے گا؟ (مسلم)

۳۴۵۲- (۷) وَهَنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا — لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ؛ وَإِنْ رِيحَهَا تَوَجَّدَ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ خَرِيفًا» — رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۴۵۲: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے (ناحق) ذی کافر قتل کر دیا تو وہ جنت کی خوشبو محسوس نہیں کرے گا جبکہ جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے محسوس کی جائے گی (بخاری)

وضاحت: ذی کافر سے مراد وہ کفار ہیں جو اسلامی مملکت سے معاہدہ کیے ہوئے ہیں اور وہ جزیہ ادا کرتے ہیں تو ان کے جان و مال کی حفاظت کرنا اسلامی حکومت کی ذمہ داری ہے (واللہ اعلم)

۳۴۵۳- (۸) وَهَنَّ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ؛ فَهُوَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدَّى فِيهَا خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا. وَمَنْ نَحَشَى سَمًا — فَقَتَلَ نَفْسَهُ؛ فَسَمَهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا. وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ؛ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ — فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۵۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے پہاڑ کی (بلندی) سے خود کو گرا کر خود کشی کی، وہ ہمیشہ ہمیشہ دونوں کی آگ میں خود کو گراتا رہے گا اور جس شخص نے زہر (کا پیالہ) پی کر خود کشی کی تو زہر کا پیالہ اس کے ہاتھ میں ہو گا، وہ دونوں میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زہر کے پیالے سے گھونٹ گھونٹ پیتا رہے گا اور جس شخص نے خود کو نیزہ مار کر خود کشی کی، تو نیزہ اس کے ہاتھ میں ہو گا اور وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جہنم کی آگ میں اپنے پیٹ میں اس نیزہ کو مارتا رہے گا (بخاری، مسلم)

وضاحت: خود کشی کرنا کبیرہ گناہ ہے اور جمہور اہل سنت علماء کا بالاتفاق یہ موقف ہے کہ کبیرہ گناہوں کا مرکب سزا پانے کے بعد جنت میں داخل ہو جائے گا، ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں نہیں رہے گا اور اس حدیث میں جو یہ ذکر ہے کہ وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا اس سے مقصود لمبا عرصہ ہے نیز اس حدیث کے منہوم کو شدید و عید پر محمول کیا جائے گا۔

۳۴۵۴ - (۹) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الَّذِي يَخْنُقُ نَفْسَهُ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ»، وَالَّذِي يَطْعُنُهَا يَطْعُنُهَا فِي النَّارِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۳۵۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جو شخص اپنا گلا گھونٹ کر (خود کشی) کرتا ہے تو وہ اسی طرح دوزخ میں (بھی) اپنا گلا گھونٹا رہے گا اور جو شخص خود کو نیزہ مار کر قتل کرتا ہے وہ جہنم میں بھی خود کو نیزہ مارتا رہے گا (بخاری)

۳۴۵۵ - (۱۰) وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهِ جُرْحٌ، فَجَزَعٌ - فَأَخَذَ سِكِّينًا، فَحَزَّ بِهَا يَدَهُ فَمَا رَقَا الدَّمُ - حَتَّى مَاتَ. قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: بِأَذْنِ عَبْدِى بِنَفْسِهِ - فَحَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۵۵: جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ تم سے پہلے دور میں ایک زخمی شخص تھا اس نے گمراہی (کے عالم) میں چھری کے ساتھ اپنا ہاتھ کاٹ دیا (اور) خون نہ رکنے کے سبب وہ فوت ہو گیا تو اللہ نے اس کے ہارے میں فیصلہ فرمایا کہ میرے بندے نے خود کو (قتل کر کے) مرنے کے لئے مجھ سے جلدی کی یعنی طبعی موت کے بجائے خود کشی کی ہے۔ اس لئے میں نے اس پر جنت کو حرام کر دیا ہے۔ (بخاری، مسلم)

وضاحت: ایسا شخص شروع میں جنت میں داخل نہیں ہو گا بلکہ اپنے گناہوں کی سزا بھگت کر آخر کار جنت میں داخل کیا جائے گا۔ (واللہ اعلم)

۳۴۵۶ - (۱۱) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ الطُّفَيْلَ بْنَ عَمْرٍو الدَّوْسِيَّ لَمَّا هَاجَرَ النَّبِيَّ ﷺ إِلَى الْمَدِينَةِ هَاجَرَ إِلَيْهِ، وَهَاجَرَ مَعَهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ، فَمَرَضَ فَجَزَعٌ، فَأَخَذَ مَشَاقِصَ - لَهُ، فَقَطَعَ بِهَا بَرَاجِمَهُ -، فَشَحَبَتْ يَدَاهُ -، حَتَّى مَاتَ، فَرَأَاهُ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فِي مَنَامِهِ وَهَيْئَتُهُ حَسَنَةٌ وَرَأَاهُ مُعْطِيًا يَدَيْهِ، فَقَالَ لَهُ: مَا صَنَعَ بِكَ رَبُّكَ؟ فَقَالَ: غَفَرْتُ لِي بِهَاجِرَتِي إِلَى نَبِيِّهِ ﷺ. فَقَالَ: مَا لِي أَرَاكَ مُعْطِيًا يَدَيْكَ؟ قَالَ: قِيلَ لِي: لَنْ نَصْلِحَ مِنْكَ مَا أَفْسَدْتَ، فَقَصَّهَا الطُّفَيْلُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُمَّ وَلِيْدِيهِ فَاغْفِرْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۵۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مدینہ منورہ کی جانب ہجرت فرمائی تو طفیل بن عمرو دوسی اور اس کی قوم کے ایک آدمی نے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے ہجرت کی (دہاں جاکر) وہ بیمار ہو گیا (اور) اس نے گھبراہٹ کے عالم میں اپنے ہاتھ کی انگلیوں کے جوڑوں کو کاٹ دیا، اس کے دونوں ہاتھوں سے خون بہہ نکلا اور وہ فوت ہو گیا۔ چنانچہ طفیل بن عمرو نے اس شخص کو خواب میں دیکھا کہ اس کی شکل و صورت نہایت اچھی ہے اس نے دونوں ہاتھوں کو چمپا رکھا ہے (طفیل بن عمرو) نے اس سے دریافت کیا، تیرے پروردگار نے تیرے ساتھ کیسا سلوک کیا؟ اس نے بتایا، میرے پروردگار نے مجھے نبیؐ کی جانب ہجرت کرنے کی وجہ سے معاف کر دیا ہے۔ انہوں نے (مزید) دریافت کیا، میں دیکھ رہا ہوں کہ تو نے اپنے ہاتھوں کو چمپایا ہوا ہے، یہ کیوں؟ اس نے بتایا، مجھے کما گیا کہ ہم تیرے جسم کے اس حصے کو درست نہیں کریں گے جس کو تو نے خود بگاڑا ہے (طفیل بن عمرو) نے اس خواب کو نبیؐ کے سامنے بیان کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اے اللہ! اس کے ہاتھوں کو بھی معاف فرما (مسلم)

۳۴۵۷- (۱۲) وَهَذَا أَبِي شَرِيحٍ الْكَنْعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «لَمَّا أَنْتُمْ يَا خِزَاعَةُ! قَدْ قَتَلْتُمْ هَذَا الْقَتِيلَ مِنْ هَذِلٍ، وَأَنَا وَاللَّهِ عَاقِلُهُ، مَنْ قَتَلَ بَعْدَهُ قَتِيلًا فَأَهْلُهُ بَيْنَ خَيْرَتَيْنِ: إِنْ أَحْبَبُوا قَتَلُوا، وَإِنْ أَحْبَبُوا أَخَذُوا الْعَقْلَ»۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالشَّافِعِيُّ.

۳۴۵۷: ابو شریح رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا: اے بنو خزاعہ! تم نے حذیل قبیلہ کے ایک شخص کو موت کے گھاٹ اتار دیا اللہ کی قسم! میں اس کی دیت ادا کروں گا۔ اس کے بعد جو شخص کسی شخص کو قتل کرے گا تو مقتول کے ورثاء کو اختیار ہے، اگر وہ قصاصاً قاتل کو قتل کرنا چاہیں تو قتل کریں اگر پسند کریں تو دیت لے لیں (ترمذی، شافعی)

وضاحت: آپؐ نے بنو خزاعہ کی جانب سے اس لئے دیت دی تھی کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر ایک معاہدہ قرار پایا تھا کہ جو قبیلہ کفار مکہ کے ساتھ شامل ہونا چاہتا ہے وہ ان کے ساتھ اور جو قبیلہ مسلمانوں کے ساتھ شامل ہونا چاہتا ہے وہ ان کے ساتھ شامل ہو جائے۔ چنانچہ بنو خزاعہ آپؐ کے ساتھ شامل ہوئے۔ (واللہ اعلم)

۳۴۵۸- (۳۱۳) وَفِي «شَرْحِ السُّنَّةِ» بِإِسْنَادِهِ وَصَرَّحَ: بِأَنَّهُ لَيْسَ فِي «الصَّحِيحَيْنِ» عَنْ أَبِي شَرِيحٍ، وَقَالَ: وَأَخْرَجَاهُ مِنْ رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَعْنِي بِمَعْنَاهُ.

۳۴۵۸: اور شرح السنہ میں اس حدیث کو بیان کرتے ہوئے علامہ بغوی نے وضاحت کی ہے کہ بخاری، مسلم میں یہ حدیث ابو شریح سے مروی نہیں ہے البتہ بخاری اور مسلم نے اس حدیث کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے معنا بیان کیا ہے۔

۳۴۵۹- (۱۴) وَهْنُ أَنَسٍ : أَنَّ يَهُودِيًّا رَضُ زَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ - فَقَبِلَ لَهَا : مَنْ فَعَلَ بِكَ هَذَا؟ أَفَلَانَ؟ أَفَلَانَ؟ حَتَّى سَمِعَ الْيَهُودِيُّ فَأَوَمَّتْ بِرَأْسِهَا . فَبَجَىءَ بِالْيَهُودِيِّ ، فَأَعْتَرَفَ ، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرَضَ رَأْسَهُ بِالْحِجَازَةِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۳۴۵۹ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی کے سر کو دو پتھروں کے درمیان بٹا دیا۔ لڑکی سے دریافت کیا گیا کہ کس شخص نے تیرا سر پکڑا ہے؟ کیا لاس لاس نے۔۔۔ جب یہودی کا نام لیا گیا تو اس نے سر کے اشارے سے بتایا (کہ اس نے پکڑا ہے) چنانچہ یہودی کو لایا گیا، اس نے اقرار کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اس کے سر کو (بھی) پتھر کے ساتھ پھل دیا جائے (بخاری، مسلم)

وضاحت : معلوم ہوا کہ عورت کے بدلے مرد کو قصاص قتل کیا جاسکتا ہے اور جس طرح اس نے قتل کیا اسی طرح قتل کرنا درست ہے۔ ارشاد ربانی ہے (جس کا ترجمہ ہے) ”اور اگر تم ان کو تکلیف دینی چاہو تو اتنی ہی دہ جتنی تکلیف تم کو ان سے پہنچی“ باقی رہا اس مضمون کی حدیث کا مسئلہ کہ قصاص صرف تلوار سے لیا جائے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس کے تمام طرق قاتلہت درجہ ضعیف ہیں (تطبیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۷)

۳۴۶۰- (۱۵) وَهْنُهُ، قَالَ : كَسَرَتِ الزُّبَيْعُ - وَهِيَ عَمَةُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ - ثِيْبَةً جَارِيَةٍ مِنْ الْأَنْصَارِ، فَأَتَوْا النَّبِيَّ ﷺ ، فَأَمَرَ بِالْقَصَاصِ ، فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : لَا وَاللَّهِ لَا تُكْسَرُ ثِيْبَتُهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «يَا أَنَسُ ! كِتَابُ اللَّهِ الْقَصَاصُ» . فَرَضَى الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الْأَرْضَ - فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لِأَبْرَهُ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۳۴۶۰ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ربیع (بنت نضر انصاریہ رضی اللہ عنہا) انس بن مالک کی چھوٹی بہن نے ایک انصاری لڑکی کا دانت توڑ دیا چنانچہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، آپ نے قصاص کا حکم دیا۔ انس بن نضر جو انس بن مالک کے چچا ہیں انہوں نے کہا: نہیں! اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! ربیع کا دانت قصاص نہیں توڑا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انس! اللہ کی کتاب میں قصاص ہے لیکن لڑکی والوں نے دانت لینا قبول کر لیا اور اس پر راضی ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً اللہ کے بندوں میں سے کچھ بندے ایسے بھی ہیں کہ جب وہ اللہ کے مجبور پر قسم اٹھا لیتے ہیں تو اللہ ان کو قسم میں سچا کر دیتا ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت : کتاب اللہ میں قصاص کا ذکر ہے اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاص کا فیصلہ صادر فرمایا لیکن انس بن نضر نے جب اللہ کی ذات پر اتماد کرتے ہوئے قسم اٹھائی کہ ربیع کا دانت نہیں توڑا جائے گا تو اللہ تعالیٰ نے انس بن نضر کی دلیری کی لاج رکھتے ہوئے لڑکی کے ورغام کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ وہ قصاص کا مطالبہ نہ کریں اور دانت لینے پر رضامند ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے اور دلوں پر اللہ کا قبضہ ہے وہ جیسے چاہتا ہے ان کو پھیر دیتا ہے

۳۴۶۱- (۱۶) وَعَنْ أَبِي جَحْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ؟ فَقَالَ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ، وَبَرَأَ النَّسَمَةَ، مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا فِي الْقُرْآنِ، إِلَّا فَهْمًا يُعْطَى رَجُلٌ فِي كِتَابِهِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ. قُلْتُ: وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ؟ قَالَ: الْعَقْلُ، وَفِكَالُ الْأَسِيرِ، وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وَذَكَرَ حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ: «لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظَلَمًا» فِي «كِتَابِ الْعِلْمِ».

۳۴۶۱: ابو جحفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا تمہارے پاس کچھ ایسا علم بھی ہے جو قرآن پاک میں نہیں ہے؟ انہوں نے جواب دیا، اس ذات کی قسم! جس نے دانے کو پھاڑا اور روح کو پیدا کیا ہمارے پاس وہی علم ہے جو قرآن پاک میں ہے، البتہ دین کا فہم جو کسی انسان کو اللہ کی کتاب سے عطا کیا جائے نیز جو اس صحیفہ میں ہے۔ میں نے دریافت کیا، اس صحیفہ میں کیا علم ہے؟ انہوں نے بتایا (اس میں) دیت اور قیدیوں کو آزاد کرانے کے مسائل ہیں نیز اس بات کی وضاحت ہے کہ کسی مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جاسکتا (بخاری) اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کہ کسی شخص کو ظلماً قتل نہ کیا جائے کتاب العلم میں ذکر ہو چکی ہے۔

وضاحت: اس حدیث میں شیعہ کے اس نظریہ کا رد ہے کہ اہل بیت کو کچھ خاص باتیں بتائی گئی تھیں جو دیگر مسلمانوں کو نہیں بتائی گئیں۔ (اللہ اعلم)

الفصل الثانی

۳۴۶۲- (۱۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَزَوَالِ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ...» رَوَاهُ الْبَرْزَمِذِيُّ، وَالتَّسَائِيُّ. وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ، وَهُوَ الْأَصَحُّ.

دوسری فصل: ۳۴۶۲: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دنیا کا برباد ہو جانا اللہ کے ہاں نہایت معمولی ہے یہ نسبت کسی مسلمان کے قتل ہونے کے (ترمذی، نسائی) اور بعض نے اس حدیث کو موقوف بیان کیا ہے اور اس حدیث کا موقوف ہونا ہی صحیح ہے۔

۳۴۶۳- (۱۸) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

۳۴۶۳: نیز ابن ماجہ نے اس حدیث کو براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

۳۴۶۴- (۱۹) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ،

قَالَ: «لَوْ أَنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ اسْتَرَكُوا فِي دَمِ مُؤْمِنٍ لَكَبَّهُمُ اللَّهُ فِي النَّارِ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۳۳۳: ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا، اگر آسمان اور زمین والے سب کسی ایمان دار شخص کے خون (ہمانے) میں شریک ہو جائیں تو اللہ ان کو جہنم میں منہ کے بل گرائے گا (ترمذی) امام ترمذی نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۳۴۶۵- (۲۰) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «يَجِيءُ الْمُقْتُولُ بِالْقَاتِلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، نَاصِيَتُهُ وَرَأْسُهُ بِيَدِهِ، وَأَوْدَاجُهُ تَشْحُبُ دَمًا، يَقُولُ: يَا رَبِّ! قَتَلْتَنِي، حَتَّى يُدْبِيَهُ مِنَ الْعَرْشِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۳۶۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا، مقتول قیامت کے دن قاتل کو لے کر آئے گا اس کی پیشانی اور اس کا سر اس کے ہاتھ میں ہو گا اور اس کی رگوں سے خون بہتا ہو گا اور کہے گا، اے میرے پروردگار! یہ میرا قاتل ہے یہاں تک کہ وہ اس کو عرش کے قریب لے جائے گا (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

۳۴۶۶- (۲۱) وَهْنُ ابْنِ أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حُنَيْفٍ، أَنَّ عَثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَشْرَفَ يَوْمَ الدَّارِ، فَقَالَ: أُنْشِدُكُمْ بِاللَّهِ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَجِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِأَحَدِي ثَلَاثَ: زَنًا بَعْدَ إِحْصَانٍ، أَوْ كُفْرًا بَعْدَ إِسْلَامٍ، أَوْ قَتْلَ نَفْسٍ بَغَيْرِ حَقٍّ فَقَتِيلٍ بِهِ؟» قَوْلَهُ مَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ، وَلَا ارْتَدَدْتُ مِنْذُ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، وَلَا قَتَلْتُ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ فِيمَ تَقْتُلُونَنِي؟ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ وَبَلَدَّارِمْيَ لَفْظَ الْحَدِيثِ.

۳۳۳۳: ابوعامد بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ جب گھر میں (محصور تھے) تو آپؐ نے جہت پر آکر کہا، میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نہیں جانتے کہ کسی مسلمان آدمی کا خون صرف تین صورتوں میں سے کسی ایک صورت میں بہانا حلال ہے۔ شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کرنے یا اسلام لانے کے بعد کفر اختیار کرکے یا بلا جواز کسی شخص کو قتل کرنے کی صورت میں قتل کیا جائے گا۔ لیکن اللہ کی قسم! میں نے جاہلیت میں اور نہ ہی اسلام میں کبھی زنا کیا اور جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی ہے، میں مرتد نہیں ہوا اور میں نے کسی ایسے شخص کو قتل بھی نہیں کیا جس کے قتل کو اللہ نے حرام قرار دیا۔ تو تم مجھے کیوں قتل کرتے ہو؟ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ) اور داری میں صرف حدیث کے الفاظ ہیں عثمان

۳۴۶۷- (۲۲) وَهْنُ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «لَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ مُعْتَقًا - صَالِحًا، مَا لَمْ يُصِْبْ دَمًا حَرَامًا، فَإِذَا أَصَابَ دَمًا حَرَامًا بَلَخَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۶۷: ابودرداء رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا، مومن بیش (اطاعت میں) سبک رفتار اور صالح رہتا ہے جبکہ وہ کسی حرام خون کا مرکب نہ ہو لیکن جب حرام خون کا مرکب ہوتا ہے تو وہ ست رفتار ہو جاتا ہے (ابوداؤد)

۳۴۶۸- (۲۳) وَهْنُهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَغْفِرَهُ إِلَّا مَنْ مَاتَ مُشْرِكًا أَوْ مَنْ يَقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۶۸: ابودرداء رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا، ہر گناہگار کو اللہ معاف کر دے گا سوائے اس کے جو شرک کرتا ہو یا فوت ہوا یا جس نے کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کیا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کو تحدید پر محمول کیا جائے گا۔ اس لئے کہ تمام اہلسنت اس بات کے قائل ہیں کہ قاتل کی توبہ قبول ہو جاتی ہے۔ جس کی مثال یہ ہے کہ وہ اسرائیلی انسان جس نے ننانوے انسانوں کو قتل کیا تھا اسے اللہ نے معاف کر دیا۔ یہ حدیث اس کتاب کے ”استغفار اور توبہ“ کے باب میں مکرر چکی ہے (واللہ اعلم)

۳۴۶۹- (۲۴) وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ.

۳۳۶۹: نیز نسائی نے اس حدیث کو معاویہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

۳۴۷۰- (۲۵) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَقَامُ الْحُدُودُ فِي الْمَسَاجِدِ، وَلَا يُقَادُ بِالْوَالِدِ...» رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۳۷۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسجدوں میں حدود کا نفاذ نہ کیا جائے اور نہ ہی لڑکے کا اس کے والد سے قصاص لیا جائے (ترمذی، دارمی)

وضاحت: یہ حدیث حسن درجہ ہے اس کی سند میں اسماعیل بن مسلم کی راوی ضعیف ہے، (العلل ومعرفۃ الرجال جلد ۷ صفحہ ۳۷۳، المرح والحدیث جلد ۲ صفحہ ۹۶۹، انفعاء والمتروکین صفحہ ۳۶، میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۳۸، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۷۳، ارداء الغلیل جلد ۱ صفحہ ۲۱۷)

۳۴۷۱- (۲۶) وَهَنَّ أَبِي رَمَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَعَ أَبِي، فَقَالَ: «مَنْ هَذَا الَّذِي مَعَكَ؟» قَالَ: ابْنِي، أَشْهَدُ بِهِ. قَالَ: «أَمَّا إِنَّهُ لَا يَجْنِي عَلَيْكَ وَلَا تَجْنِي عَلَيْهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ. وَرَأَدَنِي «شَرْحُ السَّنَةِ» فِي أَوَّلِهِ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَرَأَى أَبِي الَّذِي يَظْهَرُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: دَعْنِي أَعَالِجُ الَّذِي يَظْهَرُكَ فَإِنِّي طَبِيبٌ. فَقَالَ: «أَنْتَ رَفِيقٌ وَاللَّهِ - الطَّبِيبُ».

۳۴۷۱: ابورث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے والد کی معیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے دریافت کیا 'تیرے ساتھ یہ کون شخص ہے؟ انہوں نے کہا 'میرا بیٹا ہے۔ آپ اس پر گواہ بن جائیں۔ آپ نے فرمایا 'خبردار! تمہارے بیٹے کے جرم کی سزا تمہیں نہیں ملے گی اور تمہارے جرم کی سزا اس کو نہیں ملے گی (ابوداؤد نسائی) اور شرح السنہ میں حدیث کے آغاز میں (کچھ) زائد الفاظ ہیں۔ وہ یہ ہیں کہ اس کے بیٹے نے بیان کیا کہ میں اپنے والد کی معیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میرے والد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کرمبارک کا ملاحظہ کیا اور ختم نبوت کے نشان کو جو بظاہر خود کی شکل میں تھا، کے بارے میں عرض کیا کہ مجھے اجازت دیں، میں آپ کی کرمبارک کا علاج کروں اس لئے کہ میں طیب ہوں۔ آپ نے فرمایا 'تو رفتی ہے لیکن لوگوں پر شفقت کرتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ طیب ہے۔

وضاحت: اس حدیث سے یہ قاعدہ حاصل ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام بیماریوں کا طم رکھتا ہے اور ان کے علاج پر بھی قادر ہے۔ بیماری اور تندرستی اللہ کی جانب سے ہے۔ اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ 'طیب' اللہ کا نام ہے اس لئے کہ یہ نام اللہ پاک کے نالوں ناموں میں سے نہیں ہے۔ طیب سے مراد شفاء دینے والا ہے، ظاہر ہے کہ اللہ کے نام تو مبین ہیں اور اللہ تعالیٰ کے تمام نام اچھے اچھے ہیں۔ ادب کا تقاضا یہی ہے کہ اللہ کو ان کے ناموں کے ساتھ ہی پکارا جائے۔ مثال کے طور پر اللہ کا نام معلم نہیں حالانکہ 'عَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ' ترجمہ 'اس نے آدم کو نام سکھائے' اور 'عَلَّمَ خَمْلًا الْقُرْآنَ' ترجمہ 'رحمان نے قرآن کی تعلیم دی' سے معلم نام اخذ کر کے اللہ تعالیٰ پر اس کا اطلاق ہونا چاہیے، لیکن ایسا نہیں ہوتا (مرقات شرح مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۴۳)

۳۴۷۲- (۲۷) وَهَنَّ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُقِيدُ الْآبَ مِنْ ابْنِهِ، وَلَا يُقِيدُ الْإِبْنَ مِنْ أَبِيهِ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَضَعْفُهُ.

۳۴۷۲: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے وہ سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں 'اس نے بتایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا۔ آپ نے والد کو اس کے بیٹے سے قصاص دلایا اور بیٹے کو والد سے قصاص نہیں دلایا (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۳۴۷۳- (۲۸) وَفِي الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلَنَاهُ، وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالْذَاوَرِي. وَزَادَ النَّسَائِيُّ فِي رِوَايَةِ أُخْرَى: «وَمَنْ خَصَصِيَ عَبْدَهُ خَصَصِينَاهُ».

۳۴۷۳: حسن رحمہ اللہ سرورہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے گا ہم اسے قتل کر دیں گے اور جو شخص اپنے غلام کے ناک، کان وغیرہ کو کاٹے گا ہم اس کے ناک، کان کو کاٹ دیں گے (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی) اور نسائی کی روایت میں اضافہ ہے کہ جو شخص اپنے غلام کو خسی کر دے گا ہم اس کو خسی کر دیں گے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے حسن کا سرورہ سے ساری ثابت نہیں ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۵۲، ضعیف ترمذی صفحہ ۲۳۱، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۳)

۳۴۷۴- (۲۹) وَفِي عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَتَلَ مُتْعِدًا دَفَعَ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْمَقْتُولِ؛ فَإِنْ شَاءُوا قَتَلُوا، وَإِنْ شَاءُوا أَخَذُوا الدِّيَةَ: وَهِيَ ثَلَاثُونَ حِقَّةً، وَثَلَاثُونَ جَذْعَةً، وَآزَبَعُونَ خَلْفَةً» - وَمَا صَلَحُوا عَلَيْهِ فَهُوَ لَهُمْ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۴۷۴: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کو ارادہ قتل کرے گا تو قاتل کو مقتول کے درخاء کے سپرد کر دیا جائے گا اگر وہ چاہیں تو اسے قتل کر دیں اور چاہیں تو اس سے دیت لے لیں (اور دیت سوا دنوں پر مشتمل ہوگی جس میں سے) تیس اونٹیاں (ایسی ہوں) جو چوتھے سال میں داخل ہوں اور تیس اونٹیاں (ایسی ہوں) جو پانچویں سال میں داخل ہوں اور چالیس حاملہ اونٹیاں ہوں اور بچتے مال پر (مقتول کے درخاء) مصالحت کر لیں وہ مقتول کے درخاء کے لئے ہوگا (ابوداؤد)
وضاحت: مقتول کے درخاء اگر قصاص لینا چاہیں تو قصاص لیں اور اگر دیت لینا چاہیں تو دیت لے لیں اور اگر صاف کرنا چاہیں تو صاف بھی کر سکتے ہیں نیز اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۲۸)

۳۴۷۵- (۳۰) وَفِي عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «الْمُسْلِمُونَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ، وَيَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ أَذْنَاهُمْ، وَيَبْرُدُ عَلَيْهِمْ أَقْصَاهُمْ، وَهُمْ يَدُّ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ، إِلَّا لَا يَقْتُلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ، وَلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۳۴۷۵: علی رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا مسلمانوں کے خون مساوی ہیں۔ اونٹنی درجے کا مسلمان (بھی) غیر مسلمان کو پناہ دے سکتا ہے اور ان کا دور دراز والا انسان قیمت کے مال کو ان

کے نزدیک والے پر لوٹائے گا اور تمام مسلمان دوسروں کے مقابلہ میں اکٹھے ہیں۔ خبردار کسی مسلمان کو کافر کے بدلے اور کسی ذمی کافر کو بوجہ اس کے ذی ہونے کے قتل نہیں کیا جائے گا (ابوداؤد، نسائی)

وضاحت: تمام مسلمانوں کے حقوق برابر ہیں اور ان کے خون بھی برابر ہیں۔ اگر معمولی حیثیت کا مسلمان کسی کافر کو پناہ دیتا ہے تو اس کی پناہ سبھی کو تسلیم کرنا ہوگی۔ اور اگر بڑے لشکر میں سے چھوٹا لشکر کسی دور دراز سرحدی علاقے کے دشمنوں پر حملہ آور ہو اور مال غنیمت حاصل کرے تو غنیمت کا حصہ لشکر کے دوسرے فوجیوں کو بھی ملے گا۔ (واللہ اعلم)

۳۴۷۶- (۳۱) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ .

۳۴۷۶: نیز اس حدیث کو ابن ماجہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

۳۴۷۷- (۳۲) وَقَدْ أَخْبَرَنَا ابْنُ شَرِيحٍ الْخَزَائِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ أَصْنَبَ بَدَمٍ أَوْ خَبِلَ - وَالْخَبْلُ: الْجَرْحُ - فَهُوَ بِالْخِيَارِ بَيْنَ إِحْدَى ثَلَاثٍ: فَإِنْ أَرَادَ الرَّابِعَةَ - فَخَذُّوْا عَلَيَّ يَدَيْهِ -: بَيْنَ أَنْ يَقْتَصَّ أَوْ يَغْفُو، أَوْ يَأْخُذَ الْعَقْلَ فَإِنْ أَخَذَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا؛ ثُمَّ عَدَا بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ النَّارُ خَالِدًا فِيهَا مُخْلَدًا أَبَدًا». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ .

۳۴۷۷: ابو شریح خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، جس شخص کا رشتہ دار قتل یا زخمی کر دیا جائے، اسے تین باتوں میں سے ایک بات کا اختیار ہے اگر وہ چوتھی بات کا ارادہ کرے تو اس کا ہاتھ روک لو۔ وہ قصاص لے سکتا ہے، معاف کر سکتا ہے، یا رست لے سکتا ہے۔ اگر اس نے تین باتوں میں سے ایک بات کو تسلیم کر لیا اور پھر اس کے بعد زیادتی کی تو وہ شخص دوزخی ہے اور ہمیشہ عیشہ دوزخ میں رہے گا (داری)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے اس میں محمد بن اسحاق راوی مدلس ہے۔ (الجرح والتعديل جلد ۱ صفحہ ۲۸، طبقات ابن سعد جلد ۱ صفحہ ۳۲۱، المغناہ والمتروکین صفحہ ۵۳، میزان الاحوال جلد ۳ صفحہ ۳۷۸، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۱۰، ارواء الغلیل جلد ۱ صفحہ ۲۷۸)

۳۴۷۸- (۳۳) وَقَدْ طَاوُسٌ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قُتِلَ فِي عِمِيَّةٍ - فِي رَمَى يَكُونُ بَيْنَهُمُ بِالْحِجَارَةِ، أَوْ جَلَدٍ بِالْيَسَاطِ، أَوْ ضَرْبٍ بَعْضًا؛ فَهُوَ خَطَا، وَعَقْلُهُ عَقْلُ الْخَطَا. وَمَنْ قَتَلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوْدٌ وَمَنْ حَالَ دُونَهُ - فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَغَضَبُهُ، لَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ - ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتَّيَمِيُّ .

۳۴۷۸: طاؤس رحمہ اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص اندھا دھند لڑائی میں قتل ہو گیا (جبکہ لڑنے والے) آپس میں ایک دوسرے پر پتھر پھینک رہے تھے، کوڑے مار

رہے تھے، یا لاشیاں برسا رہے تھے تو یہ قتل ”قتل خطا“ ہے۔ اس کی صحت بھی قتل خطا کی صحت ہوگی اور جس شخص کو اراوتاً قتل کیا گیا تو اس کا قصاص ہے اور جو شخص اس سے قصاص لینے میں حائل ہو گیا اس پر اللہ کی لعنت اور ناراضگی ہے۔ اس کا فرض (یا) لعل (کوئی عمل) اللہ کے نزدیک مقبول نہیں (ابوداؤد، نسائی)

۳۴۷۹- (۳۴) وَهْنٌ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا أَعْفِي مَنْ قَتَلَ بَعْدَ أَخْذِ الدِّيَةِ...» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۴۷۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص صحت لینے کے بعد قاتل کو قتل کرے گا تو میں اسے معاف نہیں کر سکتا۔ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے اور اس کی سند میں مطروقات راوی ضعیف ہے۔ اور یہ روایت منقطع بھی ہے، کیونکہ حسن ہمیری نے جابر رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا۔ (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۷۷، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۷۷، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۵)

۳۴۸۰- (۳۵) وَهْنٌ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَابُ بِشَيْءٍ فِي جَسَدِهِ، فَتَصَدَّقَ بِهِ - إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهِ دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ خَطِيئَتُهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۴۸۰: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا، جس شخص کے جسم کو کوئی تکلیف پہنچی اور اس نے تکلیف پہنچانے والے کو معاف کر دیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک درجہ بلند اور ایک گنہگار دور فرمائیں گے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۴۴)

الفصل الثالث

۳۴۸۱- (۳۶) هَنَّ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَتَلَ نَفَرًا خَمْسَةً أَوْ سَبْعَةً بِرَجُلٍ وَاحِدٍ قَتَلُوهُ قَتْلَ غِيلَةٍ، وَقَالَ عُمَرُ: لَوْ تَمَالَأَ عَلَيْهِ أَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتَهُمْ جَمِيعًا. رَوَاهُ مَالِكٌ.

میری فصل: ۳۴۸۱: سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پانچ یا سات انسانوں کو ایک شخص کے قتل کرنے کے جرم کی پاداش میں قتل کر دیا۔ انہوں نے اسے غیہ طور پر قتل کیا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اگر اس شخص کے قتل پر صحاء (یعنی کے ایک شہر کا نام ہے) کے تمام باشندے بھی جمع ہو جاتے تو میں ان سب کو قتل کر دیتا (مالک)

۳۴۸۲- (۳۷) وَرَوَى الْبُخَارِيُّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ.

۳۴۸۲: اور امام بخاری نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اس کی حدیث بیان کیا ہے۔

۳۴۸۳- (۳۸) وَهَذَا جُنْدُبُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَنِي فُلَانٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يَجِيءُ الْمَقْتُولُ بِقَاتِلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ: سَلْ هَذَا فِيمَ قَتَلَنِي؟ فَيَقُولُ: قَتَلْتَهُ عَلَى مُلْكٍ فُلَانٍ». قَالَ جُنْدُبُ: فَاتَّقِهَا... رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۳۴۸۳: جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے فلاں نے حدیث سنائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'مقتول قیامت کے دن اپنے قاتل کو لائے گا اور کہے گا: اس سے پوچھو کہ اس نے مجھے کیوں قتل کیا تھا؟' کے کا' میں نے اس کو فلاں شخص کی حکومت کی مدد کرتے ہوئے قتل کیا تھا۔ جندب نے بیان کیا کہ اس قسم کی مدد سے بھی (نسائی)

وضاحت: یہ حدیث نسائی بمقام میں نہیں ہے، شاید سنن کبیری میں ہو۔ (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۷۷)

۳۴۸۴- (۳۹) وَهَذَا أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَعَانَ عَلَى قَتْلِ مُؤْمِنٍ شَطْرَ كَلِمَةٍ؛ لَقِيَ اللَّهَ، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ آيِسٌ مِّنْ رَّحْمَةِ اللَّهِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۴۸۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'جو شخص کسی مومن کے قتل میں آدھا جملہ بول کر معاون کرتا ہے (تو جب) اس کی اللہ سے ملاقات ہوگی تو اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا۔ یہ شخص اللہ کی رحمت سے ناامید ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث انتہائی درجہ ضعیف ہے اس کی سند میں یزید بن ابی زیاد راوی ضعیف ہے (ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۰۹)

۳۴۸۵- (۴۰) وَهَذَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَمْسَكَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ وَقَتْلَهُ الْآخَرَ، يُقْتَلُ الَّذِي قَتَلَ وَيُحْبَسُ الَّذِي أَمْسَكَ»... رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ.

۳۴۸۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما صیاحی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں: 'آپ نے فرمایا: جب ایک شخص کسی شخص کو پکڑتا ہے اور دوسرا اسے قتل کرتا ہے تو قتل کرنے والے کو قتل کیا جائے گا اور پکڑنے والے کو جیل میں ڈال دیا جائے گا۔ (دارقطنی)

وضاحت: اس حدیث کا مرسل ہونا صحیح ہے اور پکڑنے والے کو کب تک جیل میں رکھا جائے گا اس کا تعین حاکم وقت کرے گا (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۷۷)

بَابُ الدِّيَّاتِ (دیتوں کا بیان)

الفصل الأول

۳۴۸۶- (۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «هَذِهِ وَهَذِهِ سَوَاءٌ، يَعْنِي: الْخِنْصَرَ وَالْإِبْهَامَ... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل : ۳۴۸۶ : ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا، یہ (انگلی) اور یہ (انگلی) برابر ہیں۔ یعنی پھنگیا اور انگوٹھے کی دت برابر ہے اور ہر ایک کی دت دس اونٹ ہے۔ (بخاری)

۳۴۸۷- (۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِّنْ بَنِي لَحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ: عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ، ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تَوَفَّيْتُ، فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأَنْ مِّيزَانُهَا لِبَنِيهَا وَزَوْجِهَا، وَالْعَقْلُ - عَلَى عَصَبَتِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۸۷ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”بنو لحيان“ کی عورت کے حمل کے بارے میں فیصلہ فرمایا، جو مرا ہوا (بیٹ سے) باہر آیا۔ اس کی دت غلام یا لونڈی ہے، پھر وہ عورت جس کو آپ نے حکم دیا تھا کہ وہ غلام یا لونڈی بطور دت دے۔ فوت ہو گئی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا کہ عورت کا ورثہ اس کے بیٹوں اور اس کے خاوند کو ملے گا اور دت اس کے عصبہ (رشتہ دار) ادا کریں گے۔ (بخاری، مسلم)

وضاحت : منیہ بن شعبہ کی روایت میں ہے کہ ایک عورت نے اپنی سوکن کو لاشی ماری، جس سے اس کا حمل ساقط ہو گیا اور حمل ساقط ہونے کے بعد وہ عورت بھی فوت ہو گئی چونکہ یہ قتل کرنا ارادہ نہ تھا۔ اس لئے اس میں دت کا فیصلہ فرمایا اور دت بھی حملہ آور عورت کے عصبہ رشتہ دار مل کر ادا کریں گے۔ (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۷۷)

۳۴۸۸- (۳) وَصْنُهُ، قَالَ: إِقْتَلْتِ امْرَأَتَانِ مِنْ هَذَبِلَ فَرَمْتَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ، فَقَتَلْتَهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا، فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ دِيَّةُ جَنِينِهَا غُرَّةٌ: عَبْدٌ أَوْ وَلِيدَةٌ، وَقَضَى بِدِيَّةِ الْمَرْأَةِ عَلَى عَاقِلَتِهَا، وَوَرَثَتِهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَعَهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۸۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حذیل (قبیلہ) کی دو عورتیں آپس میں لڑ پڑیں۔ ان میں سے ایک نے دوسری کو پتھر دے مارا۔ (جس کی وجہ) سے وہ عورت اور اس کے پیٹ میں جو بچہ تھا (دونوں) مارے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ صادر فرمایا کہ بچے کی ریت ایک غزو (لوہڑی یا غلام) ہے اور عورت کی ریت قاتلہ کے صہبہ رشتہ دار ادا کریں اور بچے اور دیگر وارثوں کو اس (مرنے والی عورت) کا وارث بنایا (بخاری، مسلم)

۳۴۸۹- (۴) وَفِي الْمَغْيزَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا ضَرْبَتَيْنِ، فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ أَوْ عَمُودٍ فُسْطَاطٍ، فَالْقَتَّ جَنِينَهَا، فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْجَنِينِ غُرَّةً: عَبْدًا أَوْ أَمَةً، وَجَعَلَهُ عَلَى عَصَبَةِ الْمَرْأَةِ. هَذِهِ رِوَايَةُ التِّرْمِذِيِّ، وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ: قَالَ: ضَرَبَتْ امْرَأَةٌ ضَرْبَتَهَا بِعَمُودٍ فُسْطَاطٍ وَهِيَ حُبْلَى، فَقَتَلَتْهَا. قَالَ: وَإِذَا هُمَا لِحَيَاتِيَّةٍ. قَالَ: فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دِيَةَ الْمَقْتُولَةِ عَلَى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَغُرَّةً لِمَا فِي بَطْنِهَا.

۳۳۸۹: منہو بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو سوکھوں میں سے ایک نے دوسری کو پتھر یا نیچے کا بانس دے مارا، جس کی وجہ سے اس کا حمل ساقط ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ساقط ہونے والے) حمل کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ غزو (غلام یا لوہڑی) دی جائے اور ریت قاتلہ کے صہبہ رشتہ دار پر ڈال دی (ترمذی)

اور مسلم کی روایت میں ہے اس نے بیان کیا کہ ایک عورت نے اپنی سوکن کو نیچے کا بانس مار کر اسے قتل کر دیا (جب) کہ وہ حاملہ تھی۔ راوی نے بیان کیا کہ ان میں سے ایک عورت "لیان" (قبیلہ) ہے تھی۔ راوی نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتولہ کی ریت قاتلہ کے صہبہ رشتہ داروں پر ڈال دی اور حمل کی ریت غلام یا لوہڑی قرار دی۔

الفصل الثانی

۳۴۹۰- (۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَلَا إِنَّ دِيَةَ الْخَطَا يُشَبِّهُ الْعَمْدَ مَا كَانَ بِالسُّوْطِ وَالْعَصَا—؛ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ: مِنْهَا أَرْبَعُونَ فِي بَطْنِهَا أَوْلَادُهَا». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل: ۳۴۹۰: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خبردار! قتل خطاء شبہ عمدہ جو کوڑے اور لاشی کے ساتھ ہو، کی ریت سواوٹ ہے، ان میں سے (۳۰) چالیس اونٹیاں حاملہ ہوں گی (نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

۳۴۹۱- (۶) وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ عَنْهُ، وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ.

وَفِي «شَرْحِ السُّنَنِ» لَفْظُ «الْمُضَابِيحُ» عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

۳۴۹: ابوداؤد نے اس حدیث کو ابن عمرؓ اور ابن عمرؓ (دونوں) سے روایت کیا ہے اور شرح السنہ میں مصابیح کے لفظ صرف ابن عمرؓ سے مروی ہیں۔

۳۴۹۲- (۷) وَهْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ، وَكَانَ فِي كِتَابِهِ: «إِنَّ مَنْ اعْتَبَطَ مُؤْمِنًا قَتَلًا؛ فَإِنَّهُ قَوْدٌ بِيَدِهِ - إِلَّا أَنْ يَرْضَى أَوْلِيَاءُ الْمَقْتُولِ» -، وَفِيهِ: «إِنَّ الرَّجُلَ يُقْتَلُ بِالْمَرْأَةِ» وَفِيهِ: «فِي النَّفْسِ أَلْبَدِيَّةٌ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ، وَعَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ أَلْفُ دِينَارٍ، وَفِي الْأَنْفِ إِذَا أَوْعِبَ جَذَعُهُ - أَلْبَدِيَّةٌ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ، وَفِي الْأَسْنَانِ - أَلْبَدِيَّةٌ، وَفِي الشَّفَتَيْنِ أَلْبَدِيَّةٌ، وَفِي الْبَيْضَتَيْنِ أَلْبَدِيَّةٌ، وَفِي الذَّكَرِ أَلْبَدِيَّةٌ، وَفِي الصُّلْبِ أَلْبَدِيَّةٌ، وَفِي الْعَيْنَيْنِ أَلْبَدِيَّةٌ، وَفِي الرَّجُلِ الْوَاحِدَةِ يَصِفُ أَلْبَدِيَّةٌ -، وَفِي الْمَأْمُونَةِ - ثَلَاثُ أَلْبَدِيَّةٍ، وَفِي الْجَانِفَةِ - ثَلَاثُ أَلْبَدِيَّةٍ، وَفِي الْمُتَقَلَّةِ - خَمْسُ عَشْرَةَ مِنَ الْإِبِلِ، وَفِي كُلِّ أَصْبَعٍ مِنَ أَصَابِعِ الْيَدِ وَالرَّجُلِ عَشْرُونَ مِنَ الْإِبِلِ، وَفِي الْيَسَنِ خَمْسُونَ مِنَ الْإِبِلِ» رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ. وَفِي رِوَايَةِ مَالِكٍ: «وَفِي الْعَيْنِ خَمْسُونَ، وَفِي الْيَدِ خَمْسُونَ، وَفِي الرَّجُلِ خَمْسُونَ، وَفِي الْمَوْصِحَةِ - خَمْسٌ».

۳۴۹۳: ابوبکر بن محمد بن عمر بن حزم اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن والوں کی جانب خط بھیجا۔ اس میں تحریر تھا: جو شخص کسی ایماندار شخص کو بغیر کسی قصور کے جان سے مار ڈالے (۱) اس سے قصاص لیا جائے گا! اگر مقتول کے وارث (دست پر یا محال کرنے پر) رضامند ہو جائیں تو الگ بات ہے۔ نیز اس میں تحریر تھا کہ مرد کو عورت کے بدلے قتل کیا جائے گا۔ اس تحریر میں یہ (بھی) تھا کہ جان کے بدلے سو اونٹ ہیں اور سونے کے حساب سے ایک ہزار دینار (دست) ہے اور جب کسی شخص کی ٹاک جڑ سے کاٹ دی جائے تو (اس کی) دست سو اونٹ ہیں۔ دابھوں، ہونٹوں، ضعیفین، آگے ناسل، کمر اور دونوں آگھوں کی مکمل دست ہے۔ ایک پاؤں میں نصف دست ہے اور داغ کے دھم نیز پیٹ کے دھم میں دست کا تیسرا حصہ ہے۔ ہڈی ٹھٹھل ہونے میں پندرہ اونٹ ہیں۔ ہاتھ پاؤں کی ہر انگلی میں دس (۲۰) اونٹ ہیں اور ایک وانت کی دست پانچ اونٹ ہیں۔ (نسائی، دارمی) اور مالک کی روایت میں ہے کہ ایک آگھ، ایک ہاتھ، ایک پاؤں میں پچاس (۵۰) اونٹ ہیں اور اگر دھم سے ہڈی نظر آنے لگے تو اس میں پانچ اونٹ ہیں۔

۳۴۹۳- (۸) وَهْنُ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَوَاضِحِ خَمْسًا خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ، وَفِي الْأَسْنَانِ خَمْسًا خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ. وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، الْفُضْلُ الْأَوَّلُ.

۳۳۹۳: محبوبین شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان رقموں میں جن میں ہڈی نکلی ہو جائے پانچ پانچ اونٹ اور دانتوں میں پانچ پانچ اونٹ دنت مقرر فرمائی (ابوداؤد نسائی، داری) البتہ ترقی، ابن ماجہ نے پہلا جملہ ذکر کیا ہے۔

وضاحت: ابن ماجہ میں مذکور روایت ضعیف ہے (شعیب ابن ماجہ صفحہ ۴۷)

۳۴۹۴ - (۹) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَصَابِعَ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءً. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۳۳۹۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کی انگلیوں کی دنت کو برابر قرار دیا ہے۔ (ابوداؤد، ترقی)

۳۴۹۵ - (۱۰) وَهْنُهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ، وَالْأَسْنَانُ سَوَاءٌ، أَلْتَّيْبَةُ وَالْخِصْرُ سَوَاءٌ، هَذِهِ وَهَذِهِ - سَوَاءٌ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۹۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام انگلیاں برابر ہیں، تمام دانت برابر ہیں۔ اگلے اوپر کے دو دانت اور نیچے کے دو دانت اور دائرہ برابر ہے۔ چمکی اور انگوٹھا برابر ہے۔ (ابوداؤد)

۳۴۹۶ - (۱۱) وَهْنُ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ ثُمَّ قَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّهُ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ، وَمَا كَانَ مِنْ حِلْفٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّ الْإِسْلَامَ لَا يَزِيدُهُ إِلَّا شِدَّةً، الْمُؤْمِنُونَ يَدُّ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ، يُجِيرُ عَلَيْهِمْ أَدْنَاهُمْ - وَيَرُدُّ عَلَيْهِمْ أَقْصَاهُمْ -، يَرُدُّ سَرَايَاهُمْ عَلَى قَبَائِدِهِمْ -، لَا يَقْتُلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ، دِيَّةُ الْكَافِرِ نِصْفُ دِيَّةِ الْمُسْلِمِ، لَا جَلْبَ وَلَا جَنْبَ، وَلَا تَتَّخِذُ صَدَقَاتِهِمْ إِلَّا فِي دَوْرِهِمْ». وَفِي رَوَايَةٍ قَالَ: «دِيَّةُ الْمَعَاهدِ نِصْفُ دِيَّةِ الْحُرِّ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۹۶: محبوبین شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال خطبہ دیا، آپ نے اعلان فرمایا: اے لوگو! اسلام میں (کوئی نیا) معاہدہ نہیں ہے، البتہ جاہلیت کے معاہدات کو اسلام تقویت دیتا ہے، تمام مومن دوسرے کے مقابلے میں ایک جیسے ہیں۔ معمولی درجے کا مومن، مومنوں کی جانب سے پناہ دے سکتا ہے اور مومنوں میں سے دور دراز والا شخص دوسروں پر (قیمت کا) حصہ لواتا ہے۔ مومنوں کا (جملہ آور) فکری چلنے والے فوجیوں پر حصہ لواتا ہے۔ کسی مومن کو کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے۔ کافر کی دنت مسلمان کی دنت

سے آدمی ہے۔ جَلَب (ب) جَبَب نہیں ہے۔ اور زکوٰۃ وصول کرنے کیلئے لوگوں کے ڈیروں پر جایا جائے اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ذی کی دیت آزاد کی دیت سے آدمی ہے۔ (ابوداؤد)

۳۴۹۷- (۱۲) وَفَن جُشِفُ بْنُ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي دِيَةِ الْخَطَا عَشْرِينَ بَنَاتٍ مَخَاضٍ —، وَعَشْرِينَ ابْنٍ مَخَاضٍ — ذَكُورًا، وَعَشْرِينَ بَنَاتٍ لَبُونٍ —، وَعَشْرِينَ جَذَعَةً، وَعَشْرِينَ حِقَّةً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَنُّيُّ، وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ مَوْقُوفٌ عَلَى ابْنِ مَسْعُودٍ، وَخُشِفٌ مَجْهُولٌ لَا يُعْرَفُ إِلَّا بِهَذَا الْحَدِيثِ. وَرَوَى فِي «مَشْرِحِ السَّنَةِ» أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَذِي قَيْلٍ خَيَّرَ بَيَانَةَ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ وَلَيْسَ فِي أَسْنَانِ إِبِلِ الصَّدَقَةِ ابْنٌ مَخَاضٍ إِثْمًا فِيهَا ابْنٌ لَبُونٌ.

۳۴۹۷: جُشِفُ بْنُ مَالِكٍ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت خطا میں بیس (۲۰) بنت خاص (جو دوسرے سال میں داخل ہوں) اور بیس (۲۰) ابن خاص اونٹ (جو دوسرے سال میں داخل ہوں) اور بیس (۲۰) بنت لیون (ایسی اونٹیاں جو تیسرے سال میں داخل ہوں) اور بیس (۲۰) جذعہ (جو پانچویں سال میں داخل ہوں) اور بیس (۲۰) حقه (جو چوتھے سال میں داخل ہوں) کل سو اونٹ) مقرر فرمائے۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی) صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث ابن مسعود پر موقوف ہے اور جُشِفُ راوی مجہول ہے۔ اس کا ذکر صرف اسی حدیث میں ہے اور شرح السنہ میں مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کے متقول کی صدقہ کے اونٹوں سے سو (۱۰۰) اونٹ دیت دی جبکہ صدقہ کے اونٹوں میں دو سال کے اونٹ نہیں ہوتے البتہ ان میں تین سال کے ہوتے ہیں۔

۳۴۹۸- (۱۳) وَفَن عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: كَانَتْ قِيَمَةُ الدِّيَةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَمَانِيَةَ دِينَارٍ، أَوْ ثَمَانِيَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ وَدِيَةُ أَهْلِ الْكِتَابِ يَوْمَئِذٍ النِّصْفُ مِنْ دِيَةِ الْمُسْلِمِينَ. قَالَ: فَكَانَ كَذَلِكَ حَتَّى اسْتَخْلَفَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَامَ خَطِيئًا، فَقَالَ: إِنَّ الْإِبِلَ قَدْ غَلَّتْ —. قَالَ: فَقَرَضَهَا عُمَرُ عَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ أَلْفَ دِينَارٍ، وَعَلَى أَهْلِ الْوَرِقِ — ائْتَى عَشْرَ أَلْفًا، وَعَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْنِ بَقَرَةً، وَعَلَى أَهْلِ الشَّاةِ أَلْفَيْنِ شَاةً، وَعَلَى أَهْلِ الْحُلَلِ مِائَتَيْنِ حُلَةً... قَالَ: وَتَرَكَ دِيَةَ أَهْلِ الدِّيَةِ لَمْ يَرْفَعَهَا فِيمَا رَفَعَ مِنَ الدِّيَةِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۴۹۸: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دیت کی قیمت آٹھ سو (۸۰۰) دینار یا آٹھ ہزار درہم تھی اور ان دونوں اہل کتاب کی دیت مسلمانوں کی دیت سے نصف تھی۔ انہوں نے بیان کیا کہ دیت (کا معاملہ) اسی طرح رہا یہاں تک کہ عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنائے گئے چنانچہ

انہوں نے خطبہ دیا۔ جس میں انہوں نے وضاحت کی کہ اونٹوں کی قیمت گراں ہو گئی ہے چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے سونے (Gold) والوں پر ایک ہزار دینار اور چاندی والوں پر بارہ ہزار اور گائے والوں پر دو سو (۲۰۰) گائیں اور بکری والوں پر دو ہزار (۲۰۰۰) بکریاں اور کپڑے والوں پر دو سو جوڑے دیت مقرر کی، لیکن انہوں نے دیت کو ان کے حال پر چھوڑ دیا، ان کی دیت میں اضافہ نہ کیا۔ (ابوداؤد)

وضاحت : واضح رہے کہ عبداللہ بن عمر کو عمو بن حزم کی تحریر پر اطلاع نہیں مل سکی ورنہ وہ یہ نہ کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں (دیت) آٹھ سو (۸۰۰) دینار تھی جبکہ عمو بن حزم کی تحریر میں ایک ہزار (۱۰۰۰) دینار کا ذکر ہے۔ سند میں ابو بکر عبدالرحمان بن عثمان راوی ضعیف ہے۔ (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۷۸، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۷۸)

۳۴۹۹ - (۱۴) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ جَعَلَ الْبَدِيَّةَ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا . . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَنُّيُّ، وَالْذَاوِمِيُّ .

۳۴۹۹ : ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے بارہ ہزار (۲۰۰۰) درہم دیت مقرر فرمائی (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، دارمی)

۳۵۰۰ - (۱۵) وَهْنُ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُومُ بَدِيَّةَ الْخَطَأِ عَلَى أَهْلِ الْقَرْيَةِ أَرْبَعِمِائَةِ دِينَارٍ أَوْ عِدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ، وَيَقُومُهَا عَلَى أَهْلِ الْإِبِلِ، فَإِذَا غَلَّتْ رَفَعَ فِي قِيَمَتِهَا، وَإِذَا هَاجَتْ رَخَّصَ - فَقَضَى مِنْ قِيَمَتِهَا، وَبَلَغَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا بَيْنَ أَرْبَعِمِائَةِ دِينَارٍ إِلَى ثَمَانِمِائَةِ دِينَارٍ، وَعِدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ ثَمَانِيَةَ أَلْفٍ دِرْهَمٍ . قَالَ: وَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْنِ بَقْرَةً، وَعَلَى أَهْلِ الشَّاءِ أَلْفِي شَاةٍ، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْعَقْلَ مِيزَانٌ بَيْنَ وَرَثَةِ الْقَتِيلِ». وَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّ عَقْلَ الْمَرْأَةِ بَيْنَ عَصِيَّتِهَا، وَلَا يَرِثُ الْفَاقِلُ شَيْئًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَنُّيُّ .

۳۵۰۰ : عمو بن شعیب اپنے والد سے، وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صلی اللہ علیہ وسلم) دیت چار سو (۴۰۰) دینار یا اس کے برابر چاندی مقرر فرماتے تھے اور اونٹوں کی قیمت کے مطابق دیت کی قیمت مقرر فرماتے۔ جب اونٹ بگڑے ہو جاتے تو قیمت میں اضافہ فرماتے اور جب ارزاں ہو جاتے تو دیت کی قیمت میں کمی فرماتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دیت کی قیمت چار سو (۴۰۰) دینار سے آٹھ سو (۸۰۰) دینار تک رہی، اور اس کے برابر چاندی سے آٹھ ہزار درہم تک رہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گائے والوں پر دو سو (۲۰۰) گائیں اور بکری والوں پر دو ہزار بکریاں مقرر فرمائیں نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دیت مختل کے درہم کے درمیان قانون وراثت کے مطابق تقسیم ہوگی اور قاتل کو وراثت سے کچھ نہیں ملے گا۔ (ابوداؤد، نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن راشد کھولی راوی حکم فیہ (المرج والتحدیل جلد ۷ صفحہ ۳۸۵) اصل و معرّفۃ الرجال۔ رقم ۲۷۳۷ میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۵۳۳) اور سلیمان بن موسیٰ راوی ضعیف ہیں۔ (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۲۵)

۳۵۰۱ - (۱۶) وَفَنَّهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: وَعَقْلُ شَبِّهِ الْعَمْدِ مُغْلَظٌ -، مِثْلُ عَقْلِ الْعَمْدِ، وَلَا يُقْتَلُ صَاحِبُهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۰۱: محمد بن شعیب اپنے والد سے، وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'قتل شبہ عمر کی رحمت، قتل عمر کی مانند شدید ہے۔ البتہ قاتل کو قتل نہیں کیا جائے گا۔ (ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن راشد کھولی حکم فیہ ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۵۳۳)

۳۵۰۲ - (۱۷) وَفَنَّهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ السَّادَةِ - لِمَكَانِهَا يَثْلُثُ الدِّيَّةُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَائِيُّ.

۳۵۰۲: محمد بن شعیب اپنے والد سے، وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آئینہ کے بارے میں جو اپنی جگہ قائم ہے اور صحیح ہے (لیکن نظر جاتی رہی ہے) کے لئے رحمت کے تیسرے حصے کا فیصلہ فرمایا (ابوداؤد، نسائی)

۳۵۰۳ - (۱۸) وَفَنَّهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْجَنَيْنِ بِغَرَّةٍ: عَيْدٌ، أَوْ أَمَةٌ أَوْ فَرَسٌ، أَوْ بَغْلٌ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَقَالَ: رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَخَالِدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَلَمْ يَذْكُرْ: أَوْ فَرَسٌ أَوْ بَغْلٌ.

۳۵۰۳: محمد بن عمرو ابوسلمہ سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کے بارے میں جو پیٹ میں تھا (اور مارا گیا) غرہ یعنی غلام، لونڈی، گھوڑے یا بچر کا فیصلہ فرمایا (ابوداؤد) اور ابوداؤد نے بیان کیا کہ اس حدیث کو حماد بن مسلمہ اور خالد واسطی نے محمد بن عمرو سے روایت کیا اور ان دونوں نے گھوڑے یا بچر کا ذکر نہیں کیا۔

وضاحت: گھوڑے یا بچر کا ذکر صحیح نہیں ہے۔ حبیب بن یونس راوی کو وہم ہوا ہے اور وہ کبھی کبھی غلطی کر جاتا تھا (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۷۷)

۳۵۰۴ - (۱۹) وَقَدْ عَمِرُو بَن شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يَعْلَمْ مِنْهُ طِبٌّ فَهُوَ ضَالٌّ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۵۰۳: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے (کسی کا) علاج کیا جبکہ وہ علاج کرنے میں ماہر نہیں ہے تو وہ (نقصان کا) ضامن ہو گا (ابوداؤد، نسائی) وضاحت: اس حدیث کو صرف ولید بن مسلم نے بیان کیا ہے اور صحیح یہ ہے کہ یہ روایت مرسل ہے۔ نیز اگر ماہر طبیب سے نادانستہ طور پر مریض کو نقصان پہنچے تو وہ ضامن نہیں ہو گا۔ (واللہ اعلم)

۳۵۰۵ - (۲۰) وَقَدْ عَمِرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ غُلَامًا - لِأَنَاسٍ فَقْرَاءَ - بَلَغَ أَذُنَ غُلَامٍ لِأَنَاسٍ أَغْنِيَاءَ، فَأَتَى أَهْلَهُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا: إِنَّا أَنَاسٌ فَقْرَاءَ، فَلَمْ يَجْعَلْ سِوَهُمْ شَيْئًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۵۰۵: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فقیر لوگوں کے غلام نے مالدار لوگوں کے غلام کا کان کاٹ دیا تو اس کے مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، انہوں نے بیان کیا کہ ہم فقیر لوگ ہیں تو آپ نے ان پر (دست) نہیں لگائی (ابوداؤد، نسائی)

الْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۵۰۶ - (۲۱) وَقَدْ عَلِيَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: دِيَّةُ شَبِّهِ الْعَمْدِ اثْنَلَاثًا ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ حِقَّةً، وَثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ جَذْعَةً، وَأَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ ثَبِيَّةً إِلَى بَنَائِلٍ - عَامِبَهَا كُلُّهَا خَلِيفَاتٌ... وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: فِي الْخَطَأِ أَرْبَاعًا: خَمْسٌ وَعِشْرُونَ حِقَّةً، وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ جَذْعَةً، وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتِ لَبُونٍ، وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتِ مَخَاضٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

تیسری فصل: ۳۵۰۶: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ شبہ عمر کی دیت تین قسم کی ہے چھتیس (۳۳) ماں اور بیٹیاں جو چوتھے سال میں داخل ہوں اور چھتیس (۳۳) جو پانچویں سال میں داخل ہوں اور چھتیس (۳۳) چھٹے سال سے نویں سال تک کی عمر کی ہوں اور یہ تمام کی تمام حاملہ ہوں اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: قتل خطاء کی دیت چار انواع پر (مشتمل) ہے۔ چھتیس (۲۵) اور بیٹیاں جو چوتھے سال میں داخل ہوں اور چھتیس (۲۵) جو پانچویں سال میں داخل ہوں اور چھتیس (۲۵) جو تیسرے سال میں داخل ہوں اور چھتیس (۲۵) اور بیٹیاں جو دوسرے سال میں داخل ہوں (ابوداؤد)

۳۵۰۷- (۲۲) وَعَنْ مُجَاهِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَضَى عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فِي شِبْهِ الْعَمْدِ ثَلَاثِينَ حَقَّةً، وَثَلَاثِينَ جَذْعَةً، وَارْبَعِينَ خَلْفَةً، مَا بَيْنَ ثَنِيَّةِ إِلَى بَازِلِ عَامِهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۰۷: مجاہد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے شبہ عمد میں فیصلہ دیا کہ تیس (۳۰) اونٹیاں جو چوتھے سال میں داخل ہوں اور تیس (۳۰) اونٹیاں جو پانچویں سال میں داخل ہوں اور چالیس (۴۰) اونٹیاں جو چھٹے سال سے نویں سال تک کی عمر کی ہوں اور یہ تمام کی تمام حاملہ ہوں (ابوداؤد)

وضاحت: مجاہد رحمہ اللہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۷۹)

۳۵۰۸- (۲۳) وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِي الْجَبِينِ يُقْتَلُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ بَغْرَةً عَبْدًا أَوْ وَلِيدَةً. فَقَالَ الَّذِي قَضَى عَلَيْهِ: كَيْفَ أَغْرَمَ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَ —، وَمِثْلُ ذَلِكَ يُطْلَى —. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ»... رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا.

۳۵۰۸: سعید بن مسیب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کے بارے میں فیصلہ فرمایا، جس کو اس کی ماں کے پیٹ میں قتل کیا گیا کہ اس میں ایک غرو، غلام یا لونڈی ہے لیکن جس کے خلاف آپؐ نے فیصلہ صادر فرمایا تھا، اس نے کہا، میں ایسے بچے کا جہانہ کیسے ادا کروں، جس نے کھانا نہ پیا۔ جس نے بات کی نہ چلایا۔ ایسے (بچے) کا خون رائیگاں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ شخص کاہنوں کا ساتھی ہے (مالک اور نسائی نے اسے مرسلہ بیان کیا ہے)

۳۵۰۹- (۲۴) وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مُتَّصِلًا.

۳۵۰۹: ابوداؤد نے اس حدیث کو سعید بن مسیب سے اور اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے موصولہ بیان کیا

—

بَابُ مَا لَا يُضْمَنُ مِنَ الْجَنَائِيَّاتِ (جن جرائم پر کچھ جرمانہ نہیں، ان کا بیان)

الفصل الأول

۳۵۱۰- (۱) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْعَجَمَاءُ— جُرْحُهَا جُبَارٌ—، وَالْمَعْدُنُ— جُبَارٌ، وَالْبُئْرُ— جُبَارٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۵۱۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جانور کے زخمی کرنے پر کچھ جرمانہ نہیں اور کان میں (مزور کے دب کر مرجانے کی صورت میں مالک پر) کچھ جرمانہ نہیں اور کتوں میں (گر کر ہلاک ہو جانے والے انسان) کی کچھ دت نہیں (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس حدیث کی وضاحت یوں ہے کہ جب کسی جانور کا پاؤں کسی بچے وغیرہ پر آگیا اور اس سے بچہ زخمی ہو گیا تو جانور کے مالک پر کچھ جرمانہ نہیں۔ اسی طرح اگر کان کے مالک نے چند مزوروں کو کان سے ٹمک ٹکائے کے لئے لگا رکھا ہے اور اچانک ٹمک کی پٹی کسی مزور پر آگئے جس سے اس کی موت واقع ہو جائے تو اس صورت میں کان کے مالک پر اس کی موت کی ذمہ داری عائد نہیں ہوگی۔ اسی طرح اگر کسی شخص نے جگل میں مسافروں کے لئے کتوں کو کھدایا اور اس میں کوئی انسان گر کر مر گیا تو کتوں کے مالک پر کچھ ذمہ داری عائد نہیں ہوگی (واللہ اعلم)

۳۵۱۱- (۲) وَهْنُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ جَيْشَ الْعُسْرَةِ—، وَكَانَ لِيْ أَجِيرٌ، فَقَاتَلَ إِنْسَانًا فَغَضَّ أَحَدُهُمَا يَدَ الْآخِرِ، فَانْتَزَعَ الْمَعْضُوضُ يَدَهُ مِنْ فِي الْعَاصِ، فَأَنْدَرْتُ نَبِيَّتَهُ— فَسَقَطَتْ، فَانْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَأَهْدَرَ نَبِيَّتَهُ—، وَقَالَ: «أَيْدُعُ يَدَهُ فِيْكَ تَقْضِيْهَا كَالْفَعْلِ—». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۱۱: یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں غزوہ تبوک کے لشکر میں شریک ہوا اور میرے (ساتھ) میرا ایک خادم تھا وہ ایک انسان سے لڑ پڑا۔ ان میں سے ایک نے دوسرے کے ہاتھ پر (اپنے دانت) گاڑ دیے۔ (جس کے ہاتھ میں) دانت گڑے ہوئے تھے اس نے اپنے ہاتھ کو دانت گاڑنے والے کے منہ سے دور سے کھینچا اور اس کا اگلا دانت نکال دیا۔ پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے اس کے دانتوں (کی دت کو) باطل قرار دیا اور فرمایا: کیا وہ شخص اپنا ہاتھ تیرے دانتوں کے حوالے کیے رکھتا اور تو سائڈ کی طرح چہانا رہتا (بخاری، مسلم)

۳۵۱۲- (۳) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ قَتَلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۳: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا قتل ہو گیا وہ شہید ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: جب کوئی شخص اپنے مال یا عزت وغیرہ کی حفاظت کے لئے لڑتا ہوا مارا جاتا ہے تو وہ شہید ہے اگر وہ مال کی حفاظت کرتا ہوا حملہ آور انسان کو قتل کر دیتا ہے یا زخمی کر دیتا ہے تو وہ انہماک مجرم نہیں ہے۔ مسلم شریف میں ابو ہریرہؓ سے مروی حدیث ہے کہ آپؐ سے دریافت کیا گیا کہ اگر ایک شخص مجھ سے میرا مال چھیننا چاہتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: تو مدافعت کر۔۔۔ اگر مدافعت کرتے ہوئے (حملہ آور شخص) قتل ہو جاتا ہے تو وہ دوزخی ہے اور اگر تو مارا جائے تو شہید ہے (فتح الباری جلد ۶ صفحہ ۳۹)

۳۵۱۳- (۴) وَفَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ جَاءَ رَجُلٌ يُرِيدُ أَخْذَ مَالِي؟ قَالَ: «فَلَا تُعْطِهِ مَالَكَ» قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَاتَلَنِي؟ قَالَ: «قَاتِلْهُ». قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلَنِي؟ قَالَ: «فَأَنْتَ شَهِيدٌ». قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتُهُ؟ قَالَ: «هُوَ فِي النَّارِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آیا اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ بتائیں کہ اگر ایک شخص مجھ سے میرا مال چھیننے کا ارادہ کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا تو اسے اپنا مال نہ لینے دے۔ اس نے عرض کیا آپ بتائیں کہ اگر وہ مجھ سے لڑائی پر اتر آئے؟ آپ نے فرمایا تب تو بھی اس سے لڑائی کر۔ اس نے عرض کیا آپ بتائیں کہ اگر وہ مجھے قتل کر دے؟ آپ نے فرمایا پھر تو شہید ہے۔ اس نے عرض کیا آپ بتائیں کہ اگر میں اسے قتل کر دوں؟ آپ نے فرمایا وہ جہنمی ہے (مسلم)

۳۵۱۴- (۵) وَفَعَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَوْ أَطْلَعَ فِي بَيْتِكَ أَحَدٌ -، وَلَمْ تَأْذَنْ لَهُ، فَخَذَفْتَهُ - بِحَصَاةٍ، فَفَقَاتَ عَيْنَهُ؛ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا اگر کوئی شخص میرے گھر میں جھانکے جسے تو نے اجازت نہیں دی اور تو اس پر ٹکڑے پھینکے اور اس کی آنکھ پھوڑ دے تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں ہے (بخاری، مسلم)

۳۵۱۵- (۶) وَفَعَنْ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا أَطْلَعَ فِي جُحْرِ فِي بَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَفَعَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَذْرُئِي - بِحُكٍّ بِرَأْسِهِ، فَقَالَ: «لَوْ أَعْلَمْتُ أَنَّكَ تَنْظُرُنِي لَطَعْتُ بِهِنَّ فِي عَيْنَيْكَ، إِنَّمَا جُعِلَ الْأَسْتِئْذَانُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۱۵: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (گھر) کے دروازے کی درازوں میں سے جھانکا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (ہاتھ میں) جسم کو کھلانے والی کڑی تھی، جس کے ساتھ آپ اپنے سر کو کھلا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا، اگر مجھے اس بات کا علم ہوتا کہ تو مجھے دیکھ رہا ہے تو میں کڑی تیری آنکھوں میں مارتا۔ اجازت طلب کرنا اس لئے مقرر کیا گیا ہے کہ (گھر کی چار دیواری میں بیٹھے ہوؤں پر) نظر نہ پڑے (بخاری، مسلم)

۳۵۱۶- (۷) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَخْذِفُ، فَقَالَ: لَا تَخْذِفْ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ، وَقَالَ: «إِنَّهُ لَا يُصَادُّ بِهَ صَيْدٌ، وَلَا يُنْكَأُ بِهَ غَدُوٌّ»؛ وَلَكِنَّهَا قَدْ تَكْثُرُ الْبَسَنُ وَتَفْقَأُ الْعَيْنُ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۱۸: عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، انہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ نکر مار رہا ہے انہوں نے (اس سے) کہا کہ تو نکر نہ مار اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکر مارنے سے روکا ہے اور آپ نے فرمایا ہے کہ نکر مارنے سے نہ تو کسی (پرندے کا) شکار ہوتا ہے اور نہ ہی اس سے دشمن زخمی ہوتا ہے البتہ نکر دانتوں کو توڑ دیتا ہے اور آنکھ کو پھوڑ دیتا ہے (بخاری، مسلم)

۳۵۱۷- (۸) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا وَفِي سُوقِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلَى نَصَالِهَا أَنْ يُصِيبَ - أَخْذًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْهَا بَشَى»؛ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۱۷: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی شخص ہماری مسجد اور ہمارے بازار سے گزرے اور اس کے (ہاتھ میں) تیر ہو تو وہ تیروں کے نوک وارھے کو (ہاتھ میں) پکڑے رکھے، کہیں کسی مسلمان کو اس سے تکلیف نہ پہنچ جائے (بخاری، مسلم)

۳۵۱۸- (۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يُشِيرُ أَحَدُكُمْ عَلَى أَخِيهِ بِالسَّلَاحِ؛ فَإِنَّهُ لَا يَذَرِي لَعْلَ الشَّيْطَانِ يَنْزِعَ فِي يَدِهِ - فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۱۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی طرف (ازراہ مذاج) ہتھیار سے اشارہ نہ کرے، لا علی میں ممکن ہے کہ کہیں شیطان اس کے ہاتھ سے ہتھیار اس کے بھائی پر گرا کر اس کو زخمی نہ کر دے، اس طرح وہ دونوں کے گڑھے میں گر جائے (بخاری، مسلم)

۳۵۱۹- (۱۰) وَصَّهٖ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَشَارَ إِلَى أَخِيهِ بِحَدِيدَةٍ - ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَلْعَنُهُ حَتَّى يَضَعَهَا وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۵۱۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اپنے بھائی کی طرف نیزہ سے اشارہ کرتا ہے، جب تک وہ نیزے کو پیچے نہیں رکھ دیتا، اس وقت تک فرشتے اس پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔ اگرچہ وہ اس کا حقیقی بھائی ہی کیوں نہ ہو (بخاری)

۳۵۲۰- (۱۱) وَفِي ابْنِ عُمَرَ، وَأَبْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَزَادَ مُسْلِمٌ: «وَمَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا».

۳۵۲۰: ابن عمرؓ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، جو شخص (ہمارے خلاف بغاوت کرتا ہو) ہم پر تلوار اٹھاتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے (بخاری) اور مسلم میں اضافہ ہے کہ جو شخص ہمیں دھوکہ دیتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۳۵۲۱- (۱۲) وَفِي سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ سَلَّ عَلَيْنَا السَّيْفَ فَلَيْسَ مِنَّا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۲۱: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے (ہمارے خلاف بغاوت) کرتے ہوئے ہم پر تلوار کو (میان سے) نکالا، وہ ہمارے طریقہ پر نہیں ہے (مسلم)

۳۵۲۲- (۱۳) وَفِي هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، مَرَّ بِالشَّامِ عَلَى أَنَابِسَ مِنَ الْأَنْبَاطِ - ، وَقَدْ أَقِيمُوا فِي الشَّمْسِ وَصُبَّ عَلَى رُؤُوسِهِمُ الزَّيْتُ، فَقَالَ: مَا هَذَا؟ قِيلَ: يُعَذِّبُونَ فِي الْخَرَجِ. فَقَالَ هِشَامٌ: أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۲۲: هشام بن عروہ رحمہ اللہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ هشام بن حکیم کا شام کے علاقے میں چند مجھی کا شکاروں پر سے گزر ہوا، جب کہ انہیں دھوپ میں کھڑا کیا گیا تھا اور ان کے سروں پر زیتون کا تیل ڈالا جا رہا تھا (ہشام بن حکیم) نے دریافت کیا کہ معاملہ کیا ہے؟ انہیں بتایا گیا کہ ان کو ٹیکس کی (عدم ادائیگی کی وجہ سے) اس تکلیف میں مبتلا کیا گیا ہے۔ هشام بن حکیم نے بیان کیا، میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپؐ نے فرمایا، بے شک اللہ ان لوگوں کو عذاب میں مبتلا کرے گا جو دنیا میں لوگوں کو تکلیف میں مبتلا کرتے ہیں

۳۵۲۳- (۱۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُوشِكُ أَنْ تَطْلُتَ بِكَ مُدَّةٌ أَنْ تَرَى قَوْمًا، فِي أَيْدِيهِمْ مِثْلُ أَذْنَابِ الْبَقَرِ، يَخْدُونَ فِي غَضَبِ اللَّهِ، وَيَرْوَحُونَ فِي سَخَطِ اللَّهِ». وَفِي رِوَايَةٍ: «وَيَرْوَحُونَ فِي لَعْنَةِ اللَّهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۲۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عتریب اگر تیری زندگی کچھ دراز ہوئی، تو تو ایسے لوگوں کا مشاہدہ کرے گا جن کے ہاتھوں میں بیل کی دمیں کی مانند (کوڑے) ہوں گے وہ صبح و شام اللہ کی ناراضگی میں رہیں گے اور ایک روایت میں ہے کہ وہ شام کے وقت اللہ کی لعنت کے مستحق ہوں گے (مسلم) وضاحت: ان سے مراد وہ لوگ ہیں جو بادشاہوں اور امرلو کے دروازوں پر مقرر ہوتے ہیں اور عوام الناس کو بادشاہوں اور امراء کے پاس نہیں جانے دیتے (واللہ اعلم)

۳۵۲۴- (۱۵) وَفَهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «صِنْفَانِ مِنَ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا: قَوْمٌ مَعَهُمْ سَبَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ، وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَّاتٌ - مُبْمِلَاتٌ مَائِلَاتٌ -، رُؤُوسُهُمْ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْبِ - الْمَائِلَةِ، لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ، وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا، وَإِنْ رِيحُهَا لَتُوجَدَ مِنْ مَسِيرَةٍ كَذَا وَكَذَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۲۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو گروہ ایسے ہیں جنہیں میں نے (ابھی تک) نہیں دیکھا ہے (ایک گروہ) وہ لوگ ہیں جن کے (ہاتھوں میں) بیل کی دمیں کی مانند کوڑے ہوں گے اور وہ ان کوڑوں کے ساتھ (بلا جواز) لوگوں کو ماریں گے اور (دوسرا گروہ) وہ عورتیں ہیں جنہوں نے (بظاہر) لباس پہنا ہوا ہے (لیکن) درحقیقت (ان کے بدن) ننگے ہیں، وہ (لوگوں کو اپنی جانب) مائل کرنے والی ہیں، ملک ملک کر چلنے والی ہیں ان کے سر لمبی گردنوں والے اونٹن کی کواہوں کی طرح اٹھے ہوئے ہوں گے۔ وہ عورتیں جنت میں داخل نہ ہوں گی (بلکہ) جنت کی خوشبو کو بھی نہ پا سکیں گی جبکہ جنت کی خوشبو بہت دور کی مسافت سے محسوس کی جا سکے گی (مسلم)

۳۵۲۵- (۱۶) وَفَهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَئِبِ الْوَجْهَ؛ فَإِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ - . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۲۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کسی سے برسرِ پیکار ہو تو اس کے چہرے پر نہ مارے کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اپنی شکل پر پیدا فرمایا ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: چہرے پر مارنے سے اس لئے منع فرمایا کہ چہرہ نہایت نازک اور لطیف عضو ہے چہرے کے محاسن بے

شار ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ چہرے پر مارنے سے چہرہ بد صورت یا عیب ناک ہو جائے جبکہ دوسرا معنی ضبط السطور بھی ہو سکتا ہے کہ انسان کی تخلیق اللہ کی صورت پر ہے اس ترجمہ کے لحاظ سے مزید تشریح کرنا مناسب نہیں اس لئے کہ ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ اللہ کو مشابہت سے پاک قرار دیا جائے اور ہر قسم کی تاویل سے گریز کیا جائے (فتح الباری جلد ۶ صفحہ ۱۰)

الفصل الثانی

۳۵۲۶- (۱۷) عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ كَشَفَ بَسْتَرًا فَادْخَلَ بَصَرَهُ فِي الْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ، فَرَأَى عَوْرَةَ أَهْلِهِ فَقَدْ أَتَى حَدًّا لَا يَجِلُّ لَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ، وَلَوْ أَنَّهُ جَنَنٌ أَدْخَلَ بَصَرَهُ، فَاسْتَقْبَلَهُ رَجُلٌ فَقَفَا عَيْنَهُ، مَا عَيَّرْتُ - عَلَيْهِ - وَإِنْ مَرَّ الرَّجُلُ عَلَى بَابٍ لَا يَسْتَرُ لَهُ غَيْرُ مُغْلَقٍ، فَانْظُرْ؛ فَلَا خَطِيئَةَ عَلَيْهِ، إِنَّمَا الْخَطِيئَةُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ». رَوَاهُ الْبَرْمُذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

دوسری فصل : ۳۵۲۶ : ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص پردہ اٹھائے اور اجازت سے پہلے گھر میں اپنی نظر دوڑائے اور اس گھروالوں میں سے کسی کی شرمگاہ پر اس کی نظر پڑ جائے تو وہ شخص حد کا مرتکب ہوا جبکہ اس کیلئے جائز نہ تھا کہ وہ حد کا مرتکب ہوتا اور اگر جب اس نے گھر میں نظر کو دوڑایا اور سامنے سے ایک آدمی آیا اس نے اس کی آنکھ پھوڑ دی تو میں اس پر عیب نہیں لگاتا اور اگر کوئی شخص دروازے (کے سامنے) سے گزرے جبکہ دروازے پر پردہ نہ ہو۔ (اور دروازہ) بند بھی نہ ہو اور وہ گھر میں نظر دوڑائے تو اس کی کچھ غلطی نہیں البتہ گھروالوں کی غلطی ہے۔ (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے۔

وضاحت : اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن لیث راوی ضعیف ہے۔ (البرج والتحدیل جلد ۵ صفحہ ۱۸۳) المجموع جلد ۲ صفحہ ۱۱۱، الصفاء والمتوکلین صفحہ ۳۱۶، التاریخ الکبیر جلد ۵ صفحہ ۵۷۳، میزان الاحوال جلد ۲ صفحہ ۴۷۵، تقریب التہذیب جلد ۳ صفحہ ۲۴۳، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۸۲، ضعیف ترمذی صفحہ ۳۲۳

۳۵۲۷- (۱۸) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُتَعَاطَى السَّيْفُ - مَسْلُوكًا... رَوَاهُ الْبَرْمُذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۵۲۷ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلوار کو (میان سے) پھر نکال کر پکڑنے سے منع فرمایا ہے (ترمذی، ابوداؤد)

۳۵۲۸- (۱۹) وَعَنِ الْحَسَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ سُمُرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُقَدَّ السَّيْرُ بَيْنَ إَصْبَعَيْنِ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۲۸: حسن رضی اللہ عنہ 'سمرہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چڑے کو طولا" دو انگلیوں کے درمیان کاٹنے سے منع فرمایا (مہلہ اکس الکلیاں آلے کی جزوہار سے زخمی نہ ہو جائیں) (ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۵۰)

۳۵۲۹- (۲۰) وَفِي سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قُتِلَ دُونَ دِينِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دَمِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ أَهْلِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ». رَوَاهُ الْبَرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۳۵۲۹: سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں 'رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے دین کی حفاظت کرتا ہوا مارا گیا وہ شہید ہے اور جو شخص اپنی جان کی حفاظت کرتا ہوا مارا گیا وہ بھی شہید ہے اور جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا مارا گیا وہ بھی شہید ہے اور جو شخص اپنے گھروالوں کی حفاظت کرتا ہوا مارا گیا وہ بھی شہید ہے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

۳۵۳۰- (۲۱) وَفِي ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لِجَهَنَّمَ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ: بَابٌ مِنْهَا لِمَنْ سَلَّ السَّيْفَ عَلَى أَمْتِي - أَوْ قَالَ: عَلَى أُمَّةٍ مَحْمُودَةٍ - رَوَاهُ الْبَرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ: «الرَّجُلُ جُبَّارٌ ذَكَرَ فِي بَابِ الْغَضَبِ».

۳۵۳۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں 'آپ نے فرمایا: جہنم کے سات دروازے ہیں ایک دروازہ ان لوگوں کیلئے خاص ہے جنہوں نے میری امت پر یا امت محمدیہ پر گوار چلائی (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے اور ابو ہریرہ رضی اللہ کی حدیث کہ جانور کے پاؤں کا نقصان پہنچانا باطل ہے باب الغضب میں ذکر ہو چکی ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۳۸۷)

اور یہ باب تیسری فصل سے خالی ہے۔

بَابُ الْقَسَامَةِ

(قسامہ کا بیان)

الفصل الأول

۳۵۳۱- (۱) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَسَهْلِ بْنِ أَبِي حُثَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُمَا حَدَّثَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحِبِّصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ آتِيَا خَيْرَ، فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ، فَقُتِلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ، فَجَاءَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ وَحُوبِصَةُ وَمُحِبِّصَةُ ابْنَا مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَتَكَلَّمُوا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمْ، فَبَدَأَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ، وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «كَبِّرِ الْكَبِيرَ» قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: يَعْنِي لِبَلَى - الْكَلَامَ الْأَكْبَرَ - فَتَكَلَّمُوا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اسْتَجِفُّوا قَاتِلَكُمْ» أَوْ قَالَ صَاحِبَكُمْ - بِإِيمَانِ خَمْسِينَ مِنْكُمْ. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَمْرٌ لَمْ نَرَهُ. قَالَ: فَتَبَرَّكُمْ يَهُودُ فِي إِيمَانِ خَمْسِينَ مِنْهُمْ؟ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَوْمٌ كُفَّارٌ - فَفَدَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ قَبْلِهِ ... وَفِي رَوَايَةٍ: «تَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا، وَتَسْتَجِفُّونَ قَاتِلَكُمْ» أَوْ صَاحِبَكُمْ - فَوَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ بِمِائَةِ نَاقَةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۵۳۱: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے سل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن سہل اور حبیبہ بن مسعود خیر میں آئے (وہاں) کھجوروں کے باغات میں الگ الگ ہو گئے۔ ناگہانی طور پر عبد اللہ بن سہل قتل ہو گئے چنانچہ عبد الرحمن بن سہل اور مسعود کے دو بیٹے حویصہ اور حبیبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے ان تینوں نے اپنے مقتول کے بارے میں گفتگو کی، عبد الرحمن بن سہل نے (گفتگو کا) آغاز کیا، یہ شخص ان سے عمر میں چھوٹا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا کہ بڑے کو بات کرنے دو۔ یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہ آپ کا مقصد یہ تھا کہ وہ شخص کلام کرے جو عمر میں بڑا ہے چنانچہ اس نے گفتگو کی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے مقتول یا اپنے ساتھی کے حق دار بن سکتے ہو بشرطیکہ تم میں سے پچاس افراد قسم اٹھائیں۔ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! (یہ ایسا معاملہ ہے جس میں ہم حاضر نہ تھے۔ آپ نے فرمایا: تو پھر یہودیوں سے پچاس افراد قسم اٹھا کر تھمارے سامنے بری ہو جائیں گے (اس پر) انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ لوگ کافر ہیں (وہ فوراً) قسم اٹھانے پر آمادہ ہو جائیں گے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی جانب سے (مقتول کا) خون بہا ادا فرمایا اور ایک روایت میں ہے کہ تم پچاس قسمیں اٹھاؤ اور اپنے قاتل سے (قصاص لینے کے) یا اپنے ساتھی کا (فدیہ حاصل کرنے) کے حق دار بن سکتے ہو لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے اس کی ریت سوا اونٹنیوں ادا فرمائیں۔ (بخاری، مسلم) وضاحت: ایک شخص کسی عام گزرگاہ میں قتل ہو جائے باوجود تحقیق کرنے کے اس کے قاتل کا پتہ نہ چل سکے

تو ایسی صورت میں مقتول کے ورثاء میں سے اگر پچاس اشخاص قسمیں اٹھائیں کہ فلاں شخص ہمارے مقتول کا قاتل ہے جبکہ ان کے پاس کوئی یقینی شہادہ موجود نہیں تو ان کے قسمیں اٹھانے سے ان لوگوں پر دت دینا فرض ہو جائے گا، جن کے بارے میں قسمیں اٹھائی گئی ہیں اور اگر کسی شخص کو قاتل نامزد کیا گیا ہے اور اس کے خاندان کے پچاس افراد قسمیں اٹھاتے ہیں کہ ہم نے اس شخص کو قتل نہیں کیا تو ایسی صورت میں اسلامی حکومت ان کی دت ادا کرے گی اس لئے کہ کسی مسلمان کا خون رائیگاں نہیں جانا چاہئے۔ (واللہ اعلم)

اور یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

الفصل الثالث

۳۵۳۲- (۲) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَصْبَحَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مَقْتُولًا بِخَيْبَرَ، فَانْطَلَقَ أَوْلِيَائُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: «أَلَكُمْ شَاهِدَانِ يَشْهَدَانِ عَلَى قَاتِلِ صَاحِبِكُمْ؟» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَمْ يَكُنْ ثُمَّ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ - ، وَإِنَّمَا هُمْ يَهُودٌ، وَقَدْ يَجْتَرِئُونَ عَلَى أَعْظَمِ مِنْ هَذَا، قَالَ: «فَاخْتَارُوا مِنْهُمْ خَمْسِينَ فَاسْتَحْلِفُوهُمْ» فَأَبَوْا، فَوَدَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

تیسری فصل : ۳۵۳۲ : رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری خیر میں قتل ہو گیا اس کے ورثاء نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور آپ سے اس کا تذکرہ کیا، آپ نے دریافت فرمایا، کیا تمہارے پاس دو گواہ ہیں؟ جو تمہارے مقتول کے قاتل پر گواہی دیں۔ انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! وہاں کوئی بھی مسلمان نہیں وہاں تو سب یہودی ہیں اور وہ اس سے بڑا کام کرنے کی بھی جرات رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، تم ان سے پچاس انسانوں کا انتخاب کرو اور ان سے قسم لو۔ انہوں نے (آپ کی بات کو ماننے سے) انکار کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جانب سے ان کو دت ادا کی۔ (ابوداؤد)

بَابُ قَتْلِ أَهْلِ الرِّدَّةِ وَالسَّعَاةِ بِالْفَسَادِ

(مرتدین اور مفسدین کو قتل کرنے کا بیان)

الفصل الأول

۳۵۳۳- (۱) عَنْ عِكْرَمَةَ، قَالَ: أُنِيَ عَلِيُّ بْنُ زَادِقَةَ، فَأَخْرَقَهُمْ - فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ: لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أَخْرِقَهُمْ لِنَهْيِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللَّهِ» وَلَقَتَلْتَهُمْ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل : ۳۵۳۳ : مکرّمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ (ذہریق) مرتد لوگوں کو لایا گیا انہوں نے ان کو جلا دیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو (جب) یہ خبر پہنچی تو ابن عباس نے (تجدید کرتے ہوئے) اظہار کیا کہ اگر (علی کی جگہ) پر میں ہوتا تو میں ان کو نہ جلاتا۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ”تم کسی کو اللہ کے عذاب کے ساتھ عذاب نہ دو“ اور میں انہیں قتل کروں گا اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے ”جو شخص دین اسلام کو تبدیل کرے تم اسے قتل کرو“ (بخاری)

وضاحت : لفظ زادقہ ذہریق کی جمع ہے یہ لفظ فارسی زبان سے عربی میں آیا ہے اس کا اصل ”زندہ“ کر دے ہے۔ یہ لوگ زمانے کو دائم مانتے ہیں۔ اور زمانے کے عمل کو موثر سمجھتے ہیں یعنی اللہ کا انکار کرتے ہیں۔
(تفہیم الرواة جلد ۳ صفحہ ۸۳)

۳۵۳۴- (۲) وَقَدْ عَنِدَ اللَّهِ بَنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا إِلَّا اللَّهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۵۳۳ : عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اگ کے ساتھ صرف اللہ ہی عذاب دے سکتا ہے“ (بخاری)

۳۵۳۵- (۳) وَقَدْ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ حَدَثُ الْأَسْنَانِ، سَفَهَاءُ الْأَحْلَامِ، يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ - لَا يُجَاوِزُ إِيْمَانَهُمْ حَنَاجِرَهُمْ، يَمُرُّونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمُرُّ السَّهْمُ مِنَ الرِّمِيَةِ فَإِنَّمَا لَيَسْتَمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ، فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۳۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، 'مقرب آخری زمانے میں ایسے لوگ ظہور پذیر ہوں گے جو کم سن ہوں گے انکی عقل کمزور ہوگی، وہ مخلوق کی باتوں میں سے بہترین باتیں زبان پر لائیں گے جبکہ ان کا ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین اسلام سے (ہوں) نکل جائیں گے جیسا کہ تیرنٹائے سے نکل جاتا ہے۔ جہاں کہیں تم ان کو پاؤ انہیں قتل کر دو اس لئے کہ ان کو قتل کرنے میں قیامت کے دن وہ لوگ اجر و ثواب کے مستحق ہوں گے جو انہیں قتل کریں گے (بخاری، مسلم) وضاحت: ان سے مقصود خوارج، معتزلہ اور ان جیسے نظریات رکھنے والے لوگ ہیں۔ (واللہ اعلم)

۳۵۳۶- (۴) وَهْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَكُونُ أُمَّتِي فِرْقَتَيْنِ، فَيُخْرَجُ مِنْ بَيْنَهُمَا مَارِقَةٌ يَلْتَمِسُ قَتْلَهُمْ أَوْلَاهُمْ بِالْحَقِّ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۳۶: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، 'میری امت دو جماعتوں میں تقسیم ہو جائے گی ان دونوں میں سے ایک جماعت نکلے گی، ان کو وہ لوگ قتل کریں گے جو حق سے زیادہ قریب ہوں گے (مسلم)

وضاحت: دونوں جماعتوں سے مراد علی رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ کی جماعتیں ہیں ان دونوں جماعتوں میں سے حق و صداقت کے زیادہ قریب علی رضی اللہ عنہ کی جماعت تھی جنہوں نے خارجیوں کے خلاف اعلان جنگ کیا اور معاویہ رضی اللہ عنہ کے رفقہ کو متاویلین بافی کہا جائے گا (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۸۳)

۳۵۳۷- (۵) وَهْنُ جَرِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا تَرَجَعْنَا بَعْدَ كُفْرَانَا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۳۷: جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جتہ الوداع کا (خطبہ) دیتے ہوئے فرمایا، 'تم میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ تم ایک دوسرے کی گردنوں پر تلواریں چلاؤ۔ (بخاری، مسلم)

۳۵۳۸- (۶) وَهْنُ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِذَا التَّقَى الْمُسْلِمَانِ حَمَلَ أَحَدُهُمَا عَلَى أَخِيهِ السَّلَاحَ؛ فَهَمَّا فِي جُرْفٍ - جَهَنَّمَ، فَإِذَا قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ، دَخَلَاهَا جَمِيعًا». وَفِي رَوَايَةٍ عَنْهُ: قَالَ: «إِذَا التَّقَى الْمُسْلِمَانِ بَسَفِيهِمَا، فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ». قُلْتُ: هَذَا الْقَاتِلُ، فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ؟ قَالَ: «إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۳۸: ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا: جب دو مسلمان (آپس میں) جنگ و جدل کریں (اور) ان میں سے ایک شخص اپنے بھائی پر کسی ہتھیار سے حملہ کرے تو وہ دونوں دوزخ کے کنارے پر ہیں اور جب ایک شخص دوسرے کو قتل کر دے تو وہ دونوں دوزخ میں داخل ہوں گے اور اس کی ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا: جب دو مسلمان گواہیں لے کر (ایک دوسرے پر) حملہ آور ہو جائیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں ہوں گے۔ میں نے دریافت کیا قاتل کا (دوزخی ہونا تو سمجھ میں آتا ہے) لیکن مقتول (کے دوزخی ہونے) کا کیا سبب ہے؟ آپؐ نے واضح فرمایا: اس لئے کہ وہ بھی اپنے ساتھی کو قتل کرنے کا حتمی تھا۔ (بخاری، مسلم)

۳۵۳۹- (۷) وَهَذَا أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ نَقْرَمِنْ عُكْلٍ فَاسْلَمُوا، فَاجْتَرَوْا الْمَدِينَةَ—، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَأْتُوا إِبِلَ الصَّدَقَةِ، فَيَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَالْبَانِيهَا، فَفَعَلُوا فَصَحُّوا، فَارْتَدُّوا، وَقَتَلُوا رُعَاتِهَا، وَاسْتَأْفُوا الْإِبِلَ، فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ، فَأَتَى بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ، وَأَرْجُلَهُمْ، وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ، ثُمَّ لَمْ يَحْسِبْهُمْ— حَتَّى مَاتُوا... وَفِي رِوَايَةٍ: فَسَمَرُوا أَعْيُنَهُمْ، وَفِي رِوَايَةٍ: أَمَرَ بِمَسَامِيرٍ فَأُحْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ بِهَا، وَطَرَحَهُمْ بِالْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَمَا يَسْقُونَ حَتَّى مَاتُوا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۳۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عُكْل (قبیلہ) کے کچھ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور اسلام لے آئے (لیکن) انہوں نے مدینہ منورہ کی آب و ہوا کو موافق نہ پایا آپؐ نے انہیں حکم دیا کہ وہ زکوٰۃ کے اونٹوں میں جائیں اور ان کا پیشاب اور دودھ استعمال کریں چنانچہ انہوں نے (ایسا ہی) کیا (اور) وہ صحت یاب ہو گئے پھر وہ مرتد ہو گئے۔ (انہوں نے) اونٹوں کے چرواہوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا اور اونٹوں کو ہاک کر لے گئے۔ آپؐ نے ان کے تعاقب میں (چند صحابہ کرام کو) بھیجا، انہیں (دائیں) لایا گیا۔ آپؐ نے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹنے کا حکم دیا اور ان کی آنکھوں میں (لوہے کی) گرم سلائیاں پھیری گئیں اور ان کے (پستے ہوئے) خون کو بند نہ کیا، یہاں تک کہ وہ فوت ہو گئے اور ایک روایت میں ہے کہ ان کی آنکھوں پر گرم سلائیاں پھیری گئیں اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے حکم دیا کہ لوہے کی سلائیاں کو گرم کیا جائے اور ان کی آنکھوں میں انہیں پھیرا جائے نیز آپؐ نے انہیں تجتے ہوئے پتھر پیلے میدان میں پھینکنے کا حکم دیا وہ (پاس کی شدت کی وجہ سے) پانی طلب کرتے رہے لیکن انہیں پانی نہ دیا گیا یہاں تک کہ وہ موت کی آغوش میں چلے گئے (بخاری، مسلم)

وضاحت: مسلم کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں کے پھیرنے کا حکم اس لئے دیا تھا کہ انہوں نے چرواہوں کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیری تھیں یعنی آپؐ نے قصاصاً ایسا کیا۔ اس واقعہ کے بعد ذیل کی آیات نازل ہوئیں جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ”بلاشبہ ان لوگوں کا بدلہ جو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور زمین میں لُصا (ڈالنے) کی کوشش کرتے ہیں۔ انہیں موت کے گھاٹ اتارا جائے یا صلیب پر لٹکایا جائے یا انہیں جلاوطن کیا جائے۔“ (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۸۳)

الفصل الثانی

۳۵۴۰- (۸) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَحُثُّنَا عَلَى الصَّدَقَةِ، وَيَنْهَانَا عَنِ الْمُثَلَّةِ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

دوسری فضیلت: ۳۵۴۰: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں صدقہ (دیئے) کی رغبت دلاتے اور ہمیں مثله کرنے (یعنی ٹاک، کلن، ہونٹ وغیرہ کاٹنے) سے روکتے تھے (ابوداؤد)

۳۵۴۱- (۹) وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ أَنَسٍ.

۳۵۴۱: یزید نسائی نے اس حدیث کو انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

۳۵۴۲- (۱۰) وَهَذَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَأَنْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ، فَزَأَيْنَا حُمْرَةً مَعَهَا فَرْحَانٌ، فَأَخَذْنَا فَرْحِيهَا. فَجَاءَتِ الْحُمْرَةُ، فَجَعَلَتْ تَفْرِشُ -، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: «مَنْ فَجَّعَ هَذِهِ بِوَلَدِهَا؟ رُدُّوْا وَلَدَهَا إِلَيْهَا». وَرَأَى قَرْيَةً نَمِيلُ قَدْ حَرَّقْنَاهَا، قَالَ: «مَنْ حَرَّقَ هَذِهِ؟» فَقُلْنَا نَحْنُ، قَالَ: «إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۴۲: عبدالرحمان بن عبداللہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بتایا کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ قضاء حاجت کے لئے تشریف لے گئے ہم نے ایک چڑیا کو پایا، اس کے ساتھ اس کے دو بچے تھے ہم نے اس کے دونوں بچوں کو پکڑا تو چڑیا آئی وہ اپنے پرہل کو پھیلا رہی تھی (اسی اثناء میں) نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے، آپ نے دریافت کیا، اس چڑیا کو اس کے بچوں کے بارے میں کس نے پریشان کیا ہے؟ اس کے بچے اس کے سپرد کر دیے آپ نے چوہوٹوں کے مسکن کا ملاحظہ فرمایا، جسے ہم نے جلا دیا تھا۔ آپ نے دریافت کیا، ان کو کس نے جلایا ہے؟ ہم نے عرض کیا، ہم نے (جلایا ہے) آپ نے فرمایا، بلاشبہ ہرگز درست نہیں کہ آپ کے مالک کے علاوہ (کوئی اور کسی کو) آپ کے عذاب میں مبتلا کرے (ابوداؤد)

۳۵۴۳- (۱۱) وَهَذَا أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ، وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي اخْتِلَافٌ وَفُرْقَةٌ، قَوْمٌ يُحْسِنُونَ الْقِيْلَ وَيُسَيِّئُونَ الْفِعْلَ، يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيهِمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مَرُوقٌ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَةِ، لَا

يَرْجِعُونَ حَتَّى يَزِيدَ السَّهْمُ عَلَى فَوْقِهِ - ، هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ، طُوبَى لِمَنْ قَتَلَهُمْ
وَقَتْلُوهُ، يَدْعُونَ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ وَلَيْسُوا بِمَنَافِي شَيْءٍ، مَنْ قَاتَلَهُمْ كَانَ أَوْلَى بِاللَّهِ مِنْهُمْ، قَالُوا: يَا
رَسُولَ اللَّهِ! مَا سَيَمَاهُمْ؟ قَالَ: «التَّحْلِيْقُ»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۴۳: ابوسعید خدری اور انس بن مالک رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا، مستقبل میں میری امت میں اختلاف اور تفرقہ (رودنا) ہو گا کچھ لوگ اچھی باتیں کریں گے (جبکہ) ان کے افعال برے ہوں گے۔ قرآن پاک کی تلاوت کریں گے (لیکن) قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ اسلام سے (یوں) خارج ہوں گے جیسا کہ تیر نثرانے سے پار ہو جاتا ہے۔ وہ (اسلام) کی طرف اس وقت تک واپس نہیں لوٹیں گے جب تک کہ حیر وہاں واپس نہ آجائے جہاں سے چلایا گیا تھا (تطبیق بالحال ہے یعنی ہرگز اسلام کی جانب واپس نہیں آئیں گے) یہ لوگ انسانوں بلکہ چارپایوں سے بھی بدتر ہوں گے۔ وہ لوگ مبارکباد کے لائق ہیں جو انہیں قتل کریں گے نیز وہ لوگ بھی جنہیں یہ قتل کریں گے یہ لوگ کتاب اللہ کی جانب دعوت دیں گے جب کہ ان کا ہمارے ساتھ کچھ تعلق نہیں ہو گا جو شخص ان کے ساتھ لڑائی کرے گا وہ ان کی نسبت اللہ سے قریب تر ہو گا۔ انہوں نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! ان کی علامت کیا ہو گی؟ آپؐ نے فرمایا، وہ سر منڈائے ہوں گے (ابوداؤد)

۳۵۴۴- (۱۲) وَهَنَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَجِلُّ دَمُ امْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، إِلَّا بِأَحْدَى ثَلَاثٍ، زَنًا بَعْدَ إِحْصَانٍ فَإِنَّهُ يَرْجَمُ، وَرَجُلٌ خَرَجَ مُحَارِبًا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّهُ يُقْتَلُ أَوْ يُصَلَّبُ أَوْ يُنْفَى مِنَ الْأَرْضِ أَوْ يُقْتَلُ نَفْسًا فَيُقْتَلُ بِهَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۴۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے، ایسے مسلمان شخص کا خون حلال نہیں جو یہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ البتہ تین اسباب میں سے کوئی ایک ہو تب (ان کا خون) حلال ہے۔ شادی شدہ ہونے کے بعد زنا کرنے والے کو رجم کیا جائے اور جو شخص اللہ اور اس کے پیغمبر کے ساتھ لڑائی کرے اسے قتل کیا جائے یا صلیب پر لٹکایا جائے یا اسے جلاوطن کر دیا جائے اور جو شخص کسی (مسلمان) شخص کو قتل کرے تو اسے بدلے میں قتل کیا جائے (ابوداؤد)

۳۵۴۵- (۱۳) وَهَنَ ابْنُ لَيْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ أَنَّهُمْ كَانُوا يَسِيرُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَنَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ، فَأَنْطَلَقَ بَعْضُهُمْ إِلَى حَبْلِ مَعَهُ، فَأَخَذَهُ، فَقَرَعَ - ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَجِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَرُوعَ مُسْلِمًا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۳۵: ابن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں ہمیں صحابہ کرامؓ نے بتایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں رات کے وقت چل رہے تھے، ان میں سے ایک شخص سو گیا تو کسی شخص نے اپنی رسی لی اور (اس کی طرف) چل دیا اور اسے رسی کے ساتھ ہاندھا چاہا، وہ انسان گھبرا گیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے مسلمان کو اس طرح گھبراہٹ میں ڈالے (ابوداؤد)

۳۵۴۶: (۱۴) وَهْنُ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «مَنْ أَخَذَ أَرْضًا بِجُرْيِهَا— فَقَدْ اسْتَقَالَ هِجْرَتَهُ، وَمَنْ نَزَعَ صِغَارَ كَافِرٍ مِنْ عُنُقِهِ فَجَعَلَهُ فِي عُنُقِهِ فَقَدْ وَلَّى الْإِسْلَامَ ظَهْرَهُ»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۳۶: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا، جس شخص نے خراج والی زمین کو حاصل کیا، اس نے اپنی ہجرت کو خیر یاد کہہ دیا اور جس شخص نے کفر کی ذلت کو کافر کی گردن سے اتار کر اپنی گردن پر ڈال لیا اس نے اسلام سے روگردانی کی (ابوداؤد)

وضاحت: کافر ذی سے خراجی زمین خریدنا یا پٹے پر لینا مسلم کے لئے ناجائز ہے کیونکہ اس طرح خراج کی ادائیگی جو غیر مسلموں کی ذلت کی علامت ہے، مسلم پر لازم ہوگی نیز اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ (ضعیف ابوداؤد ص ۳۸)

۳۵۴۷- (۱۵) وَهْنُ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَرِيَّةً إِلَى خَثْعَمَ—، فَأَعْتَصَمَ نَاسٌ مِنْهُمْ بِالسُّجُودِ—، فَاسْرَعَ فِيهِمُ الْقَتْلُ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَمَرَ لَهُمْ بِنُصْفِ الْعَقْلِ—، وَقَالَ: «أَنَا بَرِيٌّ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ مُقِيمٍ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُشْرِكِينَ»— قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لِمَ؟ قَالَ: «لَا تَتَرَاءَى نَارَاهُمَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۳۷: جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حصم (قبیلہ) کی جانب ایک لشکر بھیجا ان میں سے کچھ لوگوں نے سجدہ کر کے جان بچانے کی کوشش کی لیکن لشکر والوں نے انہیں جبری کے ساتھ قتل کرنا شروع کر دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کا علم ہوا تو آپؐ نے ان کے بارے میں آدمی دت کا حکم دیا۔ نیز فرمایا، میں ایسے مسلمان سے برائت کا اظہار کرتا ہوں جو مشرکوں میں اقامت پذیر ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! یعنی مسلم کو غیر مسلموں کے ہمراہ دارا کفر میں آباد نہیں ہونا چاہیے۔ آپؐ نے فرمایا، تاکہ ان کی آگ ایک دوسرے کو نظر نہ آئے (ابوداؤد)

۳۵۴۸- (۱۶) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «الْإِيمَانُ قَيْدٌ

الْفَتَكُ — ، لَا يُفْتَكُ مُؤْمِنٌ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۳۵۴۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایمان اچانک قتل کرنے سے روکتا ہے، ایماندار شخص کسی کو اچانک قتل نہ کرے (ابوداؤد)

۳۵۴۹- (۱۷) وَهَنْ جَرِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ إِلَى الْبَشَرِ — فَقَدْ حَلَّ دَمُهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۳۵۴۹: جریر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا، جب غلام شرک کے علاقے کی جانب بھاگ جائے تو اس کا خون مباح ہو جاتا ہے (ابوداؤد)

۳۵۵۰- (۱۸) وَهَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ يَهُودِيَّةً كَانَتْ تَشْتُمُ النَّبِيَّ ﷺ وَتَقَعُ فِيهِ، فَخَنَفَهَا رَجُلٌ حَتَّى مَاتَتْ، فَأَبْطَلَ النَّبِيُّ ﷺ دَمَهَا . . . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۳۵۵۰: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیا کرتی اور آپؐ میں عیب نکالا کرتی تھی، ایک شخص نے اس کا اتنا گلا دیا کہ وہ فوت ہو گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خون کو باطل قرار دیا (ابوداؤد)

وضاحت: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والا، آپؐ کو گالی دینے والا اور آپؐ کو برا بھلا کہنے والا واجب القتل ہے اس موضوع پر شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی کتاب ”الصارم المسلول علی شاتم الرسول“ نہایت مدلل اور علی کتاب ہے، اس کا مطالعہ کریں (واللہ اعلم)

۳۵۵۱- (۱۹) وَهَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «حَدُّ السَّاجِرِ صَرْبَةً بِالسَّيْفِ» . . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۳۵۵۱: جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جادوگر کی حد (اے) نکوار کے ساتھ مارنا ہے (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے۔ اس کی سند میں اسماعیل بن مسلم کی راوی ضعیف ہے۔ نیز علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جادوگر کو حد ”نکوار“ سے قتل کیا جائے گا (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۳۸، ضعیف ترمذی صفحہ ۲۸، تیسیر العزیز الحمید صفحہ ۳۹)

الفصل الثالث

۳۵۵۲- (۲۰) عَنْ أَسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَيُّمَا رَجُلٍ خَرَجَ يُفَرِّقُ بَيْنَ أُمَّتِي فَأَصْرَبُوا عَنْقَهُ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

تیسری فصل : ۳۵۵۲ : اسامہ بن شریک بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص میری امت میں تفرق پیدا کرنے کے لئے نکلا ہے اس کا سر قلم کیا جائے (نسائی)

۳۵۵۳- (۲۱) وَهَنْ شَرِيكٍ بْنُ شِهَابٍ، قَالَ: كُنْتُ أَتَمَنَّى أَنْ أَلْقَى رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَسْأَلُهُ عَنِ الْخَوَارِجِ، فَلَقِيتُ أَبَا بَرْزَةَ فِي يَوْمٍ عِيدٍ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَذْكُرُ الْخَوَارِجَ؟ قَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِأَذْنِي، وَرَأَيْتُهُ بَعْنِي: أَيْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِمَالٍ فَقَسَمَهُ، فَأَعْطَى مَنْ عَنْ يَمِينِهِ وَمَنْ عَنْ شِمَالِهِ، وَلَمْ يُعْطِ مَنْ وَرَاءَهُ شَيْئًا. فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ وَرَائِهِ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! مَا عَدَلْتَ فِي الْقِسْمَةِ. رَجُلٌ أَسْوَدُ مَطْمُومُ الشَّعْرِ، عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَبْيَضَانِ، فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَضْبًا شَدِيدًا وَقَالَ: «وَاللَّهِ لَا تَجِدُونَ بَعْدِي رَجُلًا هُوَ أَعْدَلُ مِنِّي» ثُمَّ قَالَ: «يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ كَانُوا هَذَا مِنْهُمْ، يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيهِمْ، يَعْرِفُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَعْرِقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَةِ، سَيَمَاهُمُ التَّحْلِيْقُ، لَا يَزَالُونَ يَخْرُجُونَ، حَتَّى يَخْرُجَ آخِرُهُمْ مَعَ الْمَسِيحِ الدُّجَالِ، فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ، هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ...» رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۳۵۵۳ : شریک بن شہاب بیان کرتے ہیں میں چاہتا تھا کہ میری ملاقات کسی صحابی سے ہو جائے اور میں اس سے خوارج کے بارے میں دریافت کروں چنانچہ عید کے روز میری ملاقات ابو بزرہ صحابی سے ہوئی ان کے پاس ان کے چند رفقاء بھی تھے میں نے عرض کیا: کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے خوارج کا تذکرہ کیا ہو؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا اور بتایا کہ میں نے اپنے کانوں سے سنا اور میری آنکھوں نے آپ کا مشاہدہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ مال لایا گیا آپ نے اپنے دائیں بائیں لوگوں میں اس کو تقسیم کیا اور جو لوگ آپ کے پیچھے تھے انہیں کچھ نہ دیا (اسی اثاء میں) پیچھے بیٹھے ہوئے (لوگوں میں) سے ایک شخص کھڑا ہوا اس نے (گستاخی کی اور) کہا: اے محمد! تو نے تقسیم میں انصاف نہیں کیا؟ وہ شخص سیاہ قام تھا (اس کے) سر کے بال منڈے ہوئے تھے (اس نے) دو سفید چادریں پہن رکھی تھیں (اس کا گستاخانہ کلمہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سخت ناراض ہوئے اور فرمایا: اللہ کی قسم! تم میرے بعد مجھ سے زیادہ عدل و انصاف کے ساتھ موصوف کسی شخص کو نہیں پاؤ

کے بعد ازاں آپؐ نے فرمایا، آخری دور میں ایسے لوگ ظہور پذیر ہوں گے گویا کہ یہ شخص بھی ان سے ہے۔ وہ قرآن تو پڑھیں گے جبکہ قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ اسلام سے اس طرح خارج ہوں گے جیسا کہ تیرنٹالے سے باہر چلا جاتا ہے۔ ان کی علامت سر منڈانا ہوگی وہ ہمیشہ خروج کرتے رہیں گے یہاں تک کہ ان کا آخری گروہ مسیح و جال کی معیت میں خروج کرے گا جب ہمیں ان کے ساتھ واسطہ پڑے تو انہیں موت کے گھاٹ اتار دو وہ تمام انسانوں اور جانوروں سے بدتر ہیں (نسائی)

۳۵۵۴- (۲۲) وَهَنْ أَبِي غَالِبٍ رَأَى أَبُو أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، رُؤُوسًا مَنصُوبَةً عَلَى دَرَجٍ — دِمَشَقَ، فَقَالَ أَبُو أَمَامَةَ: وَكِلَابُ النَّارِ، شَرُّ قَتْلَى تَحْتَ أَيْدِيهِمُ السَّمَاءِ، خَيْرُ قَتْلَى مَنْ قَتَلُوهُ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ﴾ .. آيَةً. فَقِيلَ لِأَبِي أَمَامَةَ: أَنْتَ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: لَوْلَمْ أَسْمَعُهُ إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا حَتَّى عَدَّ سَبْعًا مَا حَدَّثْتُكُمْ بِهِ. زَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۳۵۵۴: ابو غالب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ابو امامہؓ نے دیکھا کہ چند کھوپڑیاں دمشق کی سڑکیوں پر لٹک رہی ہیں (انہیں دیکھ کر) کہا، یہ دونوں کے کتے ہیں، آسمان کی ہمت کے نیچے یہ بدترین مقتول ہیں اور بہترین مقتول وہ ہیں جنہیں انہوں نے قتل کیا بعد ازاں انہوں نے یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) ”اس روز کچھ چہرے چمکدار اور کچھ چہرے سیاہ ہوں گے“ ابو امامہؓ سے دریافت کیا گیا، کیا آپ نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا، اگر میں نے اس بات کو صرف ایک بار یا دو بار یا تین بار بلکہ سات بار سنا ہوتا تو میں جنہیں یہ بات ہرگز نہ بتاتا (ترمذی، ابن ماجہ) ترمذی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا۔

کِتَابُ الْحُدُودِ

(حدود کا بیان)

الفصل الأول

۳۵۵۵-(۱) وَهْنُ ابْنِ مُرَيْزَةَ، وَزَيْدُ بْنُ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَحَدُهُمَا: أَقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ، وَقَالَ الْآخَرُ: أَجْلِبْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! فَأَقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ، وَأُذِّنْ لِي أَنْ أَتَكَلَّمَ. قَالَ: «تَكَلَّمْ» قَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا— عَلَى هَذَا، فَزَنَى بِأَمْرَاتِهِ، فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرُّجْمَ، فَأَقْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَبِجَارِيَةٍ لِي، ثُمَّ إِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ، فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جُلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ، وَإِنَّمَا الرُّجْمُ عَلَى أَمْرَاتِهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا أَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ، أَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدُّ عَلَيْكَ—، وَأَمَّا ابْنُكَ؛ فَعَلَيْهِ جُلْدُ مِائَةٍ، وَتَغْرِيبُ عَامٍ، وَأَمَّا أَنْتَ يَا ابْنِيسُ! فَاعْذُ عَلَى— أَمْرَةٍ هَذَا، فَإِنْ اعْتَرَفْتَ فَارْجُمْهَا، فَاعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۵۵۵: ابوہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، دو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جھگڑا لائے ان میں سے ایک نے کہا، ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے موافق فیصلہ فرمائیں۔ دوسرے نے کہا، جی ہاں! اے اللہ کے رسول! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے موافق فیصلہ فرمائیں اور مجھے بات کرنے کی اجازت دیں آپ نے اجازت دی کہ بات کرو۔ اس نے بیان کیا، میرا بیٹا اس کے ہاں مزدور تھا، اس نے اس کی بیوی سے زنا کر لیا مجھے بتایا گیا کہ میرے بیٹے (کی سزا) رجم ہے لیکن میں نے اس کے بدلے سو بکریاں اور اپنی لونڈی دی، بعد ازاں میں نے علماء سے دریافت کیا، انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے کو سو کوڑے (بطور حد) لگائے جائیں اور ایک سال کے لئے جلاوطن کر دیا جائے البتہ اس کی بیوی کو رجم کیا جائے (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خبردار! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کے موافق فیصلہ کروں گا، بکریاں اور لونڈی تجھے واپس کی جائیں البتہ تیرے بیٹے کو سو کوڑے لگائے جائیں اور ایک سال کے لئے جلاوطن کر دیا جائے اور اے انیس! آپ علی الصبح اس کی بیوی کے پاس جائیں اگر وہ (زنا کا) اقرار کرے تو اسے رجم کر دیں چنانچہ اس نے اقرار کیا تو اسے رجم کر دیا گیا (بخاری، مسلم)

۳۵۵۶-(۲) وَهْنُ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «يَا مَعْزُومُ

زَنَى وَلَمْ يُحْصِنْ، جَلْدُ مِائَةٍ وَتَعْرِيبُ عَامٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۵۵۶: زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے غیر شادی شدہ
زنا کرنے والے کو سو (کوڑے) لگانے اور ایک سال کی جلاوطنی کا حکم دیا (بخاری)

۳۵۵۷- (۳) وَمَنْ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنْ اللَّهُ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ، وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ
الْكِتَابَ، فَكَانَ مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى آيَةَ الرَّجْمِ —، رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ،
وَالرَّجْمُ فِي كِتَابِ اللَّهِ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى إِذَا أَحْصَنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ، إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ —،
أَوْ كَانَ الْحَبْلُ —، أَوْ الْأَعْتِرَافُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۵۷: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق و صداقت کے ساتھ
مبعوث فرمایا اور ان پر قرآن پاک کو نازل فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے رجم کی آیت نازل فرمائی (اس پر عمل کرتے ہوئے) رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم فرمایا اور ہم نے آپ کے بعد رجم کیا اور رجم کا حکم اللہ کی کتاب میں اس شخص پر لازم
ہے جو شخص شادی شدہ ہو کر زنا کرے بشرطیکہ شادمی موجود ہوں یا عورت حاملہ ہو جائے یا (زنا کا) اقرار کرے
(بخاری، مسلم)

وضاحت: وہ آیت جس کی تلاوت منسوخ ہو چکی ہے وہ یہ ہے۔

الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ إِذَا زَنَيَا فَاَرْجَمُوهُمَا الْبَيِّنَةُ نَكَالًا مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝

(ترجمہ) شادی شدہ مرد اور شادی شدہ عورت جب زنا کریں تو ان کو رجم کرو، یہ اللہ کی جانب سے سزا ہے اور اللہ
عالم حکمت والا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۲۵۷)

۳۵۵۸- (۴) وَمَنْ عُبَادَةُ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «خُذُوا
عَنِّي، خُذُوا عَنِّي، قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ مَسِيلًا: الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَعْرِيبُ عَامٍ، وَالنِّسَبُ
بِالنِّسَبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ».

۳۵۵۸: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھ سے (مسائل)
معلوم کرو، مجھ سے (مسائل) معلوم کرو اللہ نے ان کے لئے راستہ نکال دیا ہے۔ غیر شادی شدہ مرد، غیر شادی شدہ
عورت کے ساتھ زنا کرے تو سو کوڑے لگائے جائیں اور سال بھر کے لئے جلاوطن کیا جائے اور شادی شدہ مرد، شادی
شدہ عورت کے ساتھ زنا کرے تو سو کوڑے لگائے جائیں اور رجم کیا جائے (مسلم)

وضاحت: غیر شادی شدہ ذاتی مرد کو ایک سال جلاوطن کرنے کا حکم متعدد احادیث سے ثابت ہے اور عمر رضی

اللہ عنہ نے منبر پر غلبہ دیتے ہوئے اس کا اعلان فرمایا اور خلفاء راشدین کا اس پر عمل بھی ثابت ہے اور اس کا انکار صحابہ کرام سے ثابت نہیں ہے گویا اس پر اجماع ہے اس سے انکار کرنا درست نہیں اور شادی شدہ مرد عورت دونوں کو رجم سے پہلے سو کوڑے لگائے جائیں گے (مثل الادطار جلد ۷ صفحہ ۲۵۰)

۳۵۵۹ - (۵) وَقَدْ عَنِدَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ الْيَهُودَ جَاؤُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَذَكَرُوا لَهُ أَنَّ رَجُلًا مِّنْهُمْ وَامْرَأَةً زَنِيَا، فَقَالَ لَهُمُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَةِ فِي شَأْنِ الرَّجْمِ؟» قَالُوا: نَفْضُحُهُمْ وَيُجْلَدُونَ. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ: كَذَبْتُمْ، إِنَّ فِيهَا الرَّجْمَ. فَأَتَا بِالتَّوْرَةِ فَنَشَرُوهَا، فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ، فَقَرَأَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ: أَرْفَعُ يَدَكَ فَرَفَعَ، فَإِذَا فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ — فَقَالُوا: صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ! فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ. فَأَمَرَ بِهِمَا النَّبِيُّ ﷺ فُرْجِمَا. وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: أَرْفَعُ يَدَكَ، فَرَفَعَ فَإِذَا فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ تَلُوحٌ، فَقَالُوا: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ فِيهَا آيَةَ الرَّجْمِ، وَلَكِنَّا نَتَكَاثَمُ بَيْنَنَا، فَأَمَرَ بِهِمَا فُرْجِمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۵۹: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے انہوں نے آپ کو بتایا کہ ان میں ایک مرد نے ایک عورت سے زنا کیا ہے۔ آپ نے ان سے دریافت کیا، تم رجم کے بارے میں تورات میں کیا پاتے ہو؟ انہوں نے بتایا: (تورات میں ہے کہ) ہم ان کو ذلیل کریں اور انہیں سو کوڑے لگائیں۔ عبد اللہ بن سلام نے کہا: تم جھوٹ کہتے ہو تورات میں رجم کا حکم ہے چنانچہ وہ تورات لائے انہوں نے اسے کھولا تو ان میں سے ایک شخص نے رجم کی آیت پر اپنا ہاتھ رکھا اور آیت کے مائل اور بائیں کو پڑھا یعنی رجم کی آیت کو نہ پڑھا عبد اللہ بن سلام نے کہا: تم اپنا ہاتھ اٹھاؤ چنانچہ اس نے (ہاتھ) اٹھایا تو وہاں رجم کی آیت تھی اس پر انہوں نے اقرار کیا: اے محمد! صحیح ہے تورات میں رجم کی آیت ہے۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے بارے میں رجم کا حکم فرمایا اور ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا: اپنا ہاتھ اٹھا۔ اس نے اٹھایا تو وہاں رجم کی آیت نمایاں تھی اس نے اقرار کیا: اے محمد! یقیناً تورات میں رجم کی آیت ہے لیکن ہم باہم (مشورہ کر کے) اس کو چھپاتے رہے ہیں چنانچہ آپ نے ان دونوں کے بارے میں حکم دیا (اور) انہیں رجم کیا گیا (بخاری، مسلم)

۳۵۶۰ - (۶) وَقَدْ أَبَى هُرَيْرَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي زَنَيْتُ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ فَتَنَحَّى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِي أَعْرَضَ قَبْلَهُ، فَقَالَ: إِنِّي زَنَيْتُ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَلَمَّا شَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «أَبْكَ جُنُونٌ؟» قَالَ: لَا. فَقَالَ: «أَحْصَنْتَ؟» قَالَ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «اذْهَبُوا بِهِ فَأَرْجُمُوهُ» قَالَ ابْنُ شَهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي مِنْ سَمِيعِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ:

فَرَجَمْنَاهُ بِالْمَدِينَةِ، فَلَمَّا اَذْلَقْتَهُ — الْحِجَارَةَ هَرَبَ حَتَّى اَذْرَكَاهُ بِالْحَرَّةِ، فَرَجَمْنَاهُ حَتَّى مَاتَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةِ لِلْبُخَارِيِّ: عَنْ جَابِرٍ بَعْدَ قَوْلِهِ: قَالَ: نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ بِالْمُصَلَّى، فَلَمَّا اَذْلَقْتَهُ الْحِجَارَةَ فَرَفَأْذَرَكَ، فَرُجِمَ حَتَّى مَاتَ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ خَيْرًا وَصَلَّى عَلَيْهِ.

۳۵۶۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، آپؐ مسد میں تھے۔ اس نے آپؐ کو آواز دیتے ہوئے کہا، اے اللہ کے پیغمبر! میں نے زنا کیا ہے۔ آپؐ نے اس سے چہو پھیر لیا، وہ آپؐ کے چہرے کی جانب پھر گیا جس طرف آپؐ نے چہو پھیرا تھا اور اقرار کیا، میں نے زنا کیا ہے۔ آپؐ نے اس سے چہو پھیر لیا جب وہ چار بار گواہی دے چکا تو آپؐ نے اس کو بلایا اور دریافت کیا، کیا تو پاگل ہے؟ اس نے کہا نہیں! آپؐ نے فرمایا، تو شادی شدہ ہے؟ اس نے کہا، ہاں! اے اللہ کے رسول! آپؐ نے فرمایا، اسے لے جاؤ اور رجم کرو۔ ابن شہاب نے بیان کیا، مجھے اس شخص نے بتایا، جس نے جابر بن عبد اللہ سے سنا۔ اس نے کہا، ہم نے اس کو مینہ منوہ میں رجم کیا اور جب اس پر پتھر گرنے لگے تو وہ بھاگ گیا یہاں تک کہ ہم نے اس کو پتھر لے میدان میں جا لیا اور اس کو رجم کیا اور وہ فوت ہو گیا (بخاری، مسلم) اور بخاری کی ایک روایت میں جابر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ اس کے اقرار کرنے کے بعد آپؐ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا (اور) اسے عید گاہ میں رجم کیا گیا جب اس پر پتھروں (کی بارش) ہونے لگی تو وہ بھاگ گیا، لیکن اسے پکڑ لیا گیا اور اسے رجم کیا گیا یہاں تک کہ وہ فوت ہو گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حق میں اچھے کلمات فرمائے اور اس کی نماز جنازہ ادا کی۔

۳۵۶۱- (۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا أَتَى مَا عِزُّ بْنُ مَالِكٍ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَهُ: «لَعَلَّكَ قَبِلْتَ أَوْ عَمَزْتَ أَوْ نَظَرْتَ؟» قَالَ: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «أَبْكَيْتَهَا؟» لَا يَكْنِي — قَالَ: نَعَمْ، فَعِنْدَ ذَلِكَ أَمَرَ بِرَجْمِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۵۶۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب ما عیز بن مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے اس سے دریافت کیا، شاید تو نے بوس و کنار کیا ہو یا تو نے ہاتھ پائی کی ہو یا تو نے اسے دیکھا ہو؟ اس نے کہا نہیں، اے اللہ کے رسول! آپؐ نے دریافت کیا، کیا تو نے اس سے جماع کیا ہے؟ آپؐ کلمتہ نہیں کہہ رہے تھے۔ اس نے اثبات میں جواب دیا، تو اس وقت آپؐ نے اس کو رجم کرنے کا حکم دیا (بخاری)

۳۵۶۲- (۸) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ مَا عِزُّ بْنُ مَالِكٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! طَهَّرْنِي فَقَالَ: «وَيَحْكَ إِرْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ وَتُبْ إِلَيْهِ». قَالَ: فَرَجَعَ غَيْرَ

بَعِيدٌ، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! طَهِّرْنِي. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مِثْلَ ذَلِكَ، حَتَّى إِذَا كَانَتِ الرَّابِعَةُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فِيمَ أَطَهَّرُكَ؟» قَالَ: مِنَ الزَّنا. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَبِهْ جُنُونٌ؟» فَأُخْبِرَ أَنَّهُ لَيْسَ بِمَجْنُونٍ. فَقَالَ: «أَشْرَبَ خَمْرًا؟» فَقَامَ رَجُلٌ فَاسْتَنَكَّهَا - فَلَمْ يَجِدْ مِنْهُ رِيحَ خَمَرٍ. فَقَالَ: «أَزْنَيْتَ؟» قَالَ: نَعَمْ. فَأَمَرَهُ فَرُجِمَ، فَلَبِثُوا يَوْمَيْنِ، أَوْ ثَلَاثَةً، ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «اسْتَغْفِرُوا لِمَا عَزَبَ مِنْ مَالِكٍ، لَقَدْ نَابَ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ أُمَّةٍ لَوْ سِعَتْهُمْ» ثُمَّ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ عَامِدٍ مِنَ الْأَرْدِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! طَهِّرْنِي. فَقَالَ: «وَيَحِلُّكَ أَرْجِعِي فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ» فَقَالَتْ: تُرِيدُ أَنْ تُرَدِّدَنِي - كَمَا رَدَدْتَ مَا عَزَبَ مِنْ مَالِكٍ. إِنِّهَا - حُلِّيَ مِنَ الزَّنا. فَقَالَ: «أَنْتِ؟» قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ لَهَا: «حَتَّى تَضِيعَ مَا فِي بَطْنِكَ» قَالَ: فَكَفَّلَهَا رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ حَتَّى وَضَعَتْ، فَأَتَى النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: قَدْ وَضَعَتْ الْعَامِدِيَّةُ فَقَالَ: «إِذَا لَا تُرْجِمُهَا وَتَدْعُ وَلَدَهَا صَغِيرًا، لَيْسَ لَهُ مَنْ يُرْضِعُهُ» فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: إِلَى رِضَاعِهِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ! قَالَ: فَرَجَمَهَا. وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّهُ قَالَ لَهَا: «أَذْهَبِي حَتَّى تَلِدِي» فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَ: «أَذْهَبِي فَأَرْضِعِيهِ حَتَّى تَقْطِيعِيهِ». فَلَمَّا فَطَمَتْهُ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فِي يَدِهِ كِسْرَةٌ خَبْزٌ - فَقَالَتْ: هَذَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَدْ فَطَمْتُهُ، وَقَدْ أَكَلِ الطَّعَامَ، فَدَفَعَ الصَّبِيَّ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، ثُمَّ أَمَرَهَا فَحَفِرَ لَهَا إِلَى صَدْرِهَا، وَأَمَرَ النَّاسَ فَرَجَمُوهَا. فَبُقِلَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بِحَجَرٍ فَرَمَى رَأْسَهَا، فَتَنَضَّحَ الدَّمُ - عَلَى وَجْهِ خَالِدٍ، فَسَبَّهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَهْلًا يَا خَالِدُ! قَوْلَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ نَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ - لَغُفِرَ لَهُ» ثُمَّ أَمَرَهَا فَصُلِّيَ عَلَيْهَا وَدُفِنَتْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۳: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ماعز بن مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! مجھے پاک کیجئے، آپ نے فرمایا، تجھ پر اللہ رحم کرے واپس جا، اللہ سے مغفرت طلب کر اور توبہ کر۔ بریدہ نے بیان کیا، وہ شخص زیادہ دور نہیں گیا تھا کہ واپس آیا اور عرض کیا، اے اللہ کے رسول! مجھے پاک کر دیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کا جواب دیا، یہاں تک کہ جب چوتھی مرتبہ اس نے کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا، میں تجھے کس (گناہ) سے پاک کروں؟ اس نے جواباً کہا، زنا سے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا، کیا یہ دیوانہ ہے؟ آپ کو بتایا گیا کہ یہ دیوانہ نہیں ہے۔ آپ نے دریافت کیا، کیا اس نے شراب پی رکھی ہے؟ چنانچہ ایک شخص کھڑا ہوا، اس نے اس کے (منہ) کو سونگھا لیکن اس سے شراب کی بو نہیں آ رہی تھی پھر آپ نے دریافت کیا، کیا تو نے زنا کیا ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ نے اس کے بارے میں حکم دیا کہ اسے رجم کیا جائے (چنانچہ اسے رجم کیا گیا) صحابہ کرام وہ دن یا تین دن خاموش رہے۔ بعد ازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے فرمایا، ماعز بن مالک کے لئے مغفرت طلب کرو یقیناً اس نے ایسی توبہ کی

ہے کہ اگر اسے ایک جماعت پر تقسیم کیا جائے تو ان سب کو شامل ہو جائے۔

اس کے بعد آپؐ کی خدمت میں عادیہ ازد (قبیلہ) کی ایک عورت آئی اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! مجھے پاک کیجئے! آپؐ نے فرمایا، تجھ پر اللہ کی رحمت ہو تو چلی جا اور اللہ سے مغفرت مانگ اور توبہ کر۔ اس نے عرض کیا، آپؐ مجھے بار بار اس طرح واپس لوٹانا چاہتے ہیں جیسا کہ آپؐ نے ماعز بن مالک کو واپس کر دیا تھا یقیناً میں تو زنا سے حاملہ ہوں آپؐ نے دریافت کیا، تو (حاملہ) ہے؟ اس نے عرض کیا، جی ہاں! آپؐ نے اس سے فرمایا، اپنے پیٹ (کے حمل) کو وضع کرنے کے بعد (آنا) راوی نے بیان کیا کہ ایک انصاری نے اس کی کفالت کی (ذمہ داری اٹھائی) یہاں تک کہ اس نے وضع حمل کیا۔ تب وہ انصاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اس نے عرض کیا کہ عادیہ عورت نے وضع حمل کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا، اس حالت میں ہم اسے رجم نہیں کریں گے کہ اس کے بچے کو بچپن میں اس طرح چھوڑ دیں کہ اسے دودھ پلانے والا کوئی نہ ہو۔ چنانچہ ایک انصاری کھڑا ہوا، اس نے کہا، اے اللہ کے نبی! اس کی رضاعت کی ذمہ داری مجھ پر ہے۔ راوی نے بیان کیا، آپؐ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے اس سے کہا، تو چلی جا یہاں تک کہ بچے کو جنم دے۔ جب بچہ پیدا ہوا تو آپؐ نے فرمایا، جا اسے دودھ پلا یہاں تک کہ اس کو دودھ پلانا بند کر دے۔ جب اس نے اس کو دودھ پلانا ختم کر دیا تو وہ بچے کو آپؐ کے پاس لائی اس (بچے) کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھا اس نے کہا، اے اللہ کے رسول! میں نے اس کو دودھ (پلانا) ختم کر دیا ہے۔ اب یہ کھانا کھانے لگا ہے چنانچہ آپؐ نے بچے کو ایک مسلمان شخص کے سپرد کیا اور اس کے بارے میں (رجم) کا حکم دیا۔ اس کے لئے اس کی چھاتی کے برابر گڑھا کھودا گیا اور لوگوں کو (اسے رجم کرنے کا) حکم دیا انہوں نے اسے رجم کیا چنانچہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ایک پتھر لیکر آئے اور اس کے سر پر پھینکا جس سے خون کے چھینٹے خالد کے چہرے پر گرے تو خالد نے اسے برا بھلا کہا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے خالد! رک جائیے، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس عورت نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر محصول (TAX) لینے والا ایسی توبہ کرے تو اسے معاف کر دیا جائے پھر آپؐ نے اس کے بارے میں حکم دیا (کہ اس کا جنازہ تیار کیا جائے) چنانچہ آپؐ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی اور اسے دفن کر دیا گیا (مسلم)

وضاحت: حدیث کے طرق میں تعارض ہے ایک روایت میں ہے کہ بچے کے دودھ پلانے کی ذمہ داری ایک انصاری نے اٹھائی اور عادیہ عورت کو اسی وقت رجم کر دیا گیا جبکہ دوسری روایت میں ہے کہ آپؐ نے رجم کو اس وقت تک مؤخر کر دیا جب تک بچہ دودھ پیتا رہا اور جب بچے کا دودھ بند کر دیا گیا اور اس کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھا دیا گیا تو اسے رجم کیا گیا۔ ان دونوں روایات کے درمیان مطابقت قائم کرتے ہوئے علامہ شوکانیؒ نے فرمایا ہے کہ یہ دونوں روایات صحیح ہیں اور ایک ہی واقعہ ہے لیکن رجم کی تاخیر والی روایت دوسری روایت سے زیادہ واضح اور صحیح ہے۔ تو ہم یقین کے ساتھ کہتے ہیں کہ بچے کے دودھ چھڑانے کے بعد اس کو رجم کیا گیا اور جس شخص نے اس کی رضاعت کی ذمہ داری لی تھی، آپؐ نے اس کی ذمہ داری کو تسلیم نہ کیا اور اس کے رجم کو مؤخر کر دیا۔ صحابہ کرامؓ کے درمیان اس قسم کا اختلاف اکثر طور پر دیکھنے میں آیا ہے۔ بھول، غلطی سے کوئی شخص مبرا نہیں ہے (خیل الاوطار جلد ۷ صفحہ ۲۸۸)

۳۵۶۳- (۹) وَهَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا زَنَتِ أَمَةٌ أَحَدَكُمْ، فَتَبَيَّنْ زَنَاهَا، فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُتْرَبْ عَلَيْهَا -، ثُمَّ إِنْ زَنَتِ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُتْرَبْ، ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّلَاثَةَ فَتَبَيَّنْ زَنَاهَا فَلْيَبْعْهَا وَلَوْ يَحْبِلُ مِنْ شَعْرٍ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۶۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کی لونڈی زنا کرے اور اس کا زنا کرنا آشکار ہو جائے تو وہ اسے حد کے کوڑے لگائے لیکن اسے برا بھلا نہ کہے، اس کے بعد اگر وہ (پھر) زنا کرے تو اس پر زنا کی حد لگائے اور اسے ڈانٹ نہ پلائے پھر اگر تیسری بار زنا کرے اور اس کا زنا معلوم ہو جائے تو اسے اگرچہ بالوں کی رسی کے بدلے (پتھر پڑے) تو بیچ دے۔
وضاحت: معلوم ہوا کہ آقا کو حاکم وقت سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ خود اس پر حد نافذ کر سکتا ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۸۹)

۳۵۶۴- (۱۰) وَهَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! أَقِيمُوا عَلَى أَرْقَابِكُمُ الْحَدَّ مَنْ أَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يُحْصِنْ؛ فَإِنَّ أَمَةً لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ زَنَتِ فَأَمْرُنِي أَنْ أَجْلِدَهَا، فَإِذَا هِيَ حَدِيثُ عَهْدٍ بِنَفَاسٍ، فَخَشِيتُ إِنْ أَنَا جَلَدْتُهَا أَنْ أَقْتُلَهَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: «أَحْسَنْتَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ: قَالَ: «ذَعَمَهَا حَتَّى يَنْقَطِعَ دَمُهَا ثُمَّ أَقِمَ عَلَيْهَا الْحَدَّ؛ وَأَقِيمُوا الْحُدُودَ عَلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ».

۳۵۶۳: علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! تم اپنے غلاموں پر، وہ شادی شدہ ہوں یا غیر شادی شدہ، حد لگاؤ۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک لونڈی نے زنا کیا، آپؐ نے مجھے حکم دیا کہ میں اس کو (حد کے) کوڑے لگاؤں۔ لیکن اسے تو ابھی نفاس کا خون آ رہا تھا۔ میں ڈر گیا کہ اگر میں نے اسے کوڑے لگائے تو (کیس) میں اسے قتل نہ کر دوں۔ میں نے اس بات کا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا، آپؐ نے فرمایا: تو نے اچھا کیا (مسلم) اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے، آپؐ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو یہاں تک کہ اس (کے نفاس) کا خون ختم ہو جائے پھر اس پر حد قائم کرو۔ نیز اپنے ماتحت لوگوں پر حدود کا نفاذ کرو۔

وضاحت: شرعاً لونڈی اور غلام کی حد آزاد سے نصف ہے لیکن رجم میں چونکہ نصف ممکن نہیں اس لئے لونڈی یا غلام کو جو شادی شدہ ہیں، رجم نہیں کیا جائے گا (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۸۹)
ابوداؤد کی روایت کی سند میں عبدالاعلیٰ بن عامر راوی قاتل حجت نہیں ہے (المخرج والتدلیل جلد ۶ صفحہ ۳۳۳ میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۳۰، تخریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۳۶۳)

الفصل الثانی

۳۵۶۵- (۱۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ مَا عِزُّ الْأَسْلَمِيِّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ زَنَى، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ جَاءَ مِنْ شَيْبَةَ الْأَخَرِ، فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ جَاءَ مِنْ شَيْبَةَ الْأَخَرِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهُ قَدْ زَنَى، فَأَمَرَ بِهِ فِي الرَّابِعَةِ، فَأُخْرِجَ إِلَى الْحَرَّةِ، فَرَجِمَ بِالْحِجَارَةِ، فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ، فَرُيْشَتُهُ، حَتَّى مَرَّ بِرَجُلٍ مَعَهُ لَحْيٌ جَمَلٌ — فَضْرَبَهُ بِهِ، وَضْرَبَهُ النَّاسُ حَتَّى مَاتَ. فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ فَرَجِحٌ وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ وَمَسَّ الْمَوْتِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هَلَّا تَرَكْتُمُوهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَفِي رِوَايَةٍ: «هَلَّا تَرَكْتُمُوهُ لَعَلَّهُ أَنْ يَتُوبَ فَيَتُوبَ اللَّهُ عَلَيْهِ»

دوسری فصل : ۳۵۶۵ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں 'ما عیز' اسلمی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے اقرار کیا کہ اس نے زنا کیا ہے۔ آپ نے اس سے اعراض فرمایا، پھر وہ دوسری جانب سے آیا اور زنا کا اقرار کیا لیکن آپ نے اس سے اعراض فرمایا، پھر وہ آپ کی دوسری جانب سے آیا اور اقرار کیا کہ اے اللہ کے رسول! میں نے زنا کیا ہے۔ آپ نے چوتھی بار (اقرار کے بعد) اس کے بارے میں حکم دیا کہ اسے رجم کیا جائے اسے پھر لیے میدان (کی جانب) لے جایا گیا (وہاں) اسے پتھروں کے ساتھ رجم کیا گیا جب اس نے پتھروں کی چٹوٹی کی تکلیف کو محسوس کیا تو تیزی سے بھاگ نکلا، وہ ایک شخص کے پاس سے گزرا جس کے پاس اونٹ کے جڑے کی ہڈی تھی اس نے اسے اس ہڈی کے ساتھ مارا اور دیگر لوگوں نے بھی اس کو مارا یہاں تک کہ وہ فوت ہو گیا چنانچہ اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوا کہ اس نے جب پتھروں کے واقع ہونے کے وقت موت کو محسوس کیا تو وہ بھاگا تھا (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم نے اسے کیوں نہ چھوڑ دیا؟ (ترمذی، ابن ماجہ) اور ایک روایت میں ہے (کہ آپ نے فرمایا) تم نے اسے کیوں نہ چھوڑ دیا؟ شاید وہ توبہ کرتا اور اللہ اس کی توبہ قبول فرماتا۔

وضاحت : معلوم ہوا کہ جو شخص کسی گناہ کا اقرار کرتا ہے، اگر وہ اقرار سے رجوع کر لے تو اس کا رجوع کرنا درست ہے اور اس کو اس جرم کی سزا نہیں دی جائے گی گویا اس کا بھاگنا اقرار سے منحرف ہونا تھا۔ اس بناء پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم نے اس کو کیوں نہ چھوڑ دیا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ "تم نے اسے کیوں نہ چھوڑ دیا" حد ساقط کرنے کے لئے نہیں، بلکہ مزید تحقیق و تفتیش کے لئے تھا کہ اگر کوئی شبہ دریافت ہو تو فیصلے پر نظر ثانی کی جا سکے (واللہ اعلم)

۳۵۶۶- (۱۲) وَعَنْ أَبِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ: «أَحَقُّ مَا بَلَغَنِي عَنْكَ؟» قَالَ: وَمَا بَلَغَكَ عَنِّي؟ قَالَ: «وَبَلَغَنِي أَنَّكَ قَدْ وَقَعْتَ عَلَى جَارِيَةٍ آلِ

فَلَانٍ، قَالَ: نَعَمْ، فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ، فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۶۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز بن مالک سے دریافت فرمایا: تیرے بارے میں جو خبر ملی ہے کیا وہ درست ہے؟ اس نے پوچھا کہ آپ کو میرے بارے میں کیا خبر پہنچی ہے؟ آپ نے فرمایا: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تو نے فلاں قبیلے کی لوتیڑی سے زنا (کے جرم) کا ارتکاب کیا ہے۔ اس نے اقرار کیا اور چار بار گواہی دی تو آپ نے اس کے بارے میں حکم دیا (کہ اسے رجم کیا جائے) چنانچہ اسے رجم کر دیا گیا (مسلم) وضاحت: یہ حدیث مسند احمد، ابوداؤد، نسائی اور ترمذی میں مذکور ہے البتہ صاحب مشکوٰۃ نے یہ کہہ کر کہ اسے مسلم نے روایت کیا ہے، اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ یہ حدیث پہلی فصل میں ذکر کی جانا چاہیے تھی، دوسری فصل میں اس کا ذکر ہونا مناسب نہیں ہے۔ نیز اس حدیث میں اشکال ہے وہ یہ ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تھا کہ ماعز سے زنا کا جرم واقع ہوا ہے۔ آپ نے اس سے انکار کر دیا چاہا تاکہ اس کے اقرار کی روشنی میں اس پر حد نافذ کی جاسکے اور اس سے پہلے جو حدیثیں ذکر ہوئی ہیں، ان سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے اس جرم کا علم نہ تھا بلکہ ماعز آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے اس فعل کا اقرار کیا اور آپ نے کئی بار اس سے روگردانی کی تاکہ وہ اپنے اقرار سے رجوع کر لے۔ اس اشکال کا جواب یہ ہے کہ حدیث میں اختصار ہے۔ اس لئے کہ یہ بات بعید نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ماعز کا واقعہ بتایا گیا ہو لیکن آپ نے اس کو اپنے پاس بلایا اور چاہا کہ وہ انکار کر دے تاکہ اس پر حد نہ لگائی جائے لیکن اس نے انکار نہ کیا بلکہ بار بار اقرار کیا تو آپ نے اسے حد رجم سے بچانے کیلئے یہ بھی کہا کہ کہیں تو پاگل تو نہیں ہے؟ نیز اس ساری تفتیش کا مقصد صرف یہ تھا کہ کہیں ماعز بے گناہ یا کسی شبہ کی بناء پر رجم نہ کر دیا جائے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۸۹)

۳۵۶۷- (۱۳) وَهْنُ يَزِيدَ بْنِ نَعِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ مَاعِزًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَقْرَأَهُ عِنْدَهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَأَمَرَ بِرَجْمِهِ وَقَالَ لَهُ زَالٍ: «لَوْ سَمَرْتَهُ بَنُو بَكٍّ كَانَ خَيْرًا لَكَ»، قَالَ ابْنُ الْمُثَنِّكِدِ: إِنَّ هَذَا أَمَرَ مَاعِزًا أَنْ يُأْتِيَ النَّبِيَّ ﷺ فَيُخْبِرَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۶۷: یزید بن نعیم اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ ماعز بن مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے آپ کے پاس چار بار (زنا) کا اقرار کیا۔ آپ نے اس کو رجم کرنے کا حکم دیا اور حدال سے کہا کہ "اگر تو اس کی پردہ پوشی کرنا تو تیرے لئے بہتر تھا" ابن مسکدر نے بیان کیا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ حدال نے ماعز کو مشورہ دیا تھا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جائے اور آپ کو (حقیقت) بتائے (ابوداؤد)

۳۵۶۸- (۱۴) وَهْنُ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «تَعَاَفُوا الْمُحْدُوْدَ- فِيمَا بَيْنَكُمْ، فَمَا بَلَغْنِي

مِنْ حَدِّ فَقَدْ وَجِبَ»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۳۵۶۸: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آپس میں ایک دوسرے کے قاتل حد قصور کو معاف کر دیا کرو کیونکہ جب میرے پاس حد (کا معاملہ) پہنچے گا تو حد کا نفاذ واجب ہو جائے گا (ابوداؤد نسائی)

۳۵۶۹- (۱۵) وَهْنُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَقْبِلُوا ذَوِي الْهَيْئَاتِ عَشْرَاتِهِمْ إِلَّا الْحُدُودَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۶۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سمجھدار لوگوں کی غلطیوں کو ماسوائے حدود کے معاف کر دیا کرو (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن زید راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۵۵)

۳۵۷۰- (۱۶) وَهْنُهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذْرُءُوا الْحُدُودَ عَنِ الْمُسْلِمِينَ مَا اسْتَطَعْتُمْ، فَإِنْ كَانَ لَهُ مَخْرَجٌ، فَخَلُّوا سَبِيلَهُ، فَإِنَّ الْإِمَامَ أَنْ يَخْطِئَ فِي الْعُقُوبَةِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَخْطِئَ فِي الْعُقُوبَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: قَدْ رَوَى عَنْهَا وَلَمْ يُرْفَعْ وَهُوَ أَصَحُّ.

۳۵۷۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ممکن حد تک مسلمانوں سے حدود کو ہٹاتے رہو، اگر حد سے بچاؤ کا کوئی راستہ نکلا ہے تو مجرم کو جانے دو۔ اس لئے کہ امام معاف کرنے میں غلطی کر جائے تو اس سے بہتر ہے کہ وہ سزا دینے میں غلطی کرے (ترمذی) امام ترمذی نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کا عائشہ سے موقوفہ روایت ہونا زیادہ صحیح ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یزید بن ابی زیاد راوی ضعیف ہے (اعل و معرفت الرجال جلد ۱ صفحہ ۵۶، تاریخ الکبیر جلد ۸ صفحہ ۳۲۰، الجرح والتعديل جلد ۳ صفحہ ۳۳۳، النفعاء والمتروکین صفحہ ۶۵۱، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۳۳، تقريب التذیب جلد ۲ صفحہ ۳۱۵، تنقيح الرواة جلد ۳ صفحہ ۹۰، ضعیف ترمذی صفحہ ۱۳۳)

۳۵۷۱- (۱۷) وَهْنُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: اسْتُكْرِهْتُ امْرَأَةً - عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ - فَدَرَأْتُ عَنْهَا الْحَدَّ، وَأَقَامَهُ عَلَى الَّذِي أَصَابَهَا، وَلَمْ يَذْكُرْ أَنَّهُ جَعَلَ لَهَا مَهْرًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۵۷۱: وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک عورت سے زنا باہر

لایا گیا تو آپؐ نے عورت پر سے حد کو معاف کر دیا اور اس شخص پر حد نافذ کی، جس نے اس سے زنا کیا تھا اور اس بات کا (کہیں) ذکر نہیں کہ آپؐ نے اس (عورت) کو حق مہر دیا ہو (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے نیز سند میں عبد الجبار بن وائل نے اپنے والد سے نہیں سنا (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۹۰، ضعیف ترمذی صفحہ ۱۴۷)

۳۵۷۲- (۱۸) وَصْنُهُ: أَنَّ امْرَأَةً خَرَجَتْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ تُرِيدُ الصَّلَاةَ، فَتَلَقَّاهَا رَجُلٌ فَتَجَلَّلَهَا -، فَقَضَى حَاجَتَهُ مِنْهَا، فَصَاحَتْ وَأَنْطَلَقَ، وَمَرَّتْ عَصَابَةً - مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَتْ: إِنَّ ذَلِكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا، فَأَخَذُوا الرَّجُلَ، فَأَتَوْا بِهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ لَهَا: «إِذْهَبِي فَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ» وَقَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا: «ارْجُمُوهُ» وَقَالَ: «لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَقَبِلَ مِنْهُمْ». رَوَاهُ الْيَرْبُوعِيُّ -، وَأَبُو دَاوُدَ .

۳۵۷۲: وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک عورت نماز ادا کرنے کے ارادے سے اپنے گھر سے نکلی، اسے ایک آدمی ملا، اس نے اس کو دھانپ لیا اور اس سے اپنی خواہش کو پورا کیا، وہ عورت پہنچی رہی لیکن وہ آدمی چلا گیا۔ وہاں سے مہاجرین کا ایک گروہ گزرا۔ اس عورت نے ان سے بیان کیا کہ ایک آدمی نے میرے ساتھ زنا کیا ہے چنانچہ وہ لوگ اس کو پکڑ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے۔ آپؐ نے اس عورت سے کہا: تم جاؤ اللہ تعالیٰ نے تمہیں معاف کر دیا ہے (پھر) آپؐ نے اس (عورت) کو معاف کر دیا کہ اسے رجم کر دیا اور فرمایا: اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ایسی توبہ مدینہ والے کر لیں تو ان (سب) کی توبہ قبول ہو جائے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

وضاحت: امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔ اس لئے کہ اس کی سند مضبوط ہے۔ البتہ اختصار ہے۔ کمل الفاظ یوں ہیں کہ وہ شخص جس نے اس عورت کے ساتھ زنا کیا تھا، وہ چلا گیا۔ (اسی دوران) ایک دوسرا شخص اس کے پاس سے گزرا اور وہاں سے مہاجرین کی ایک جماعت گزر رہی تھی اس عورت نے (ان سے) کہا کہ اس شخص نے میرے ساتھ زنا کیا ہے چنانچہ مہاجرین نے اس آدمی کو پکڑ لیا، جس کے بارے میں عورت نے کہا تھا کہ اس نے اس کے ساتھ زنا کیا ہے۔ جب اس شخص کو عورت کے سامنے لایا گیا تو عورت کہنے لگی: ہاں! یہی وہ آدمی ہے۔ چنانچہ مہاجرین کی جماعت اس شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی۔ جب آپؐ نے اس شخص کو رجم کرنے کا حکم دیا تو وہ شخص کھڑا ہو گیا جس نے واقعتاً اس عورت کے ساتھ زنا کیا تھا۔ تب اس نے اقرار کیا کہ اے اللہ کے رسول! دراصل میں ہی اس (عورت) سے اس فعل بھڑانہ کا مرتکب ہوا ہوں۔ چنانچہ آپؐ نے اس عورت سے کہا کہ تو چلی جا، اللہ تعالیٰ نے تجھے معاف کر دیا ہے اور مشتبہ شخص کے بارے میں اچھے کلمات ادا فرمائے اور جس شخص نے حقیقتاً بدکاری کی تھی، اس کے بارے میں آپؐ نے حکم دیا کہ اسے رجم کر دیا جائے اور آپؐ نے فرمایا: اس شخص

نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اہل مدینہ ایسی توبہ کریں تو ان (سب) کی توبہ قبول ہو جائے۔ یہ حدیث اگرچہ حسن درجہ کی ہے لیکن یہ جملہ کہ تم اسے رجم کرو، صحیح نہیں ہے اور رائج بات یہی ہے کہ اس شخص کو رجم نہیں کیا گیا تھا۔ (صحیح ترمذی علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۷۵) اس حدیث کو امام احمدؒ نے مسند احمد میں جلد ۶ صفحہ ۳۹۹ میں ذکر کیا ہے اور اس حدیث میں یہ وضاحت موجود ہے کہ آپؐ نے اس عورت کے ساتھ ان دونوں مردوں کو بھی چھوڑ دیا۔ اور فرمایا کہ ”اے رجم نہ کرو، اس نے بارگاہ الہی میں توبہ کی ہے۔“ البتہ اس حدیث میں جلا وطنی کی سزا کا ذکر ہے۔ اس حدیث کو امام بیہقی نے سنن کبیری ۲۸۵۸ میں ذکر کیا ہے اور حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۳۵۷۳- (۱۹) وَفِي جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا زَنَى بِامْرَأَةٍ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَجُلِدَ الْحَدَّ، ثُمَّ أَخْبِرَ أَنَّهُ مُخَصَّنٌ فَأَمَرَ بِهِ فَرَجِمَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۷۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ایک عورت کے ساتھ زنا کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں حکم دیا کہ اس کو حد کے کوڑے لگائے جائیں پھر آپؐ کو بتایا گیا، وہ خوشامد شدہ ہے تب آپؐ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا (ابوداؤد)

۳۵۷۴- (۲۰) وَفِي سَعِيدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِرَجُلٍ - كَانَ فِي الْحَيِّ - مُخَذَجٍ - سَقِيمٍ، فَوَجَدَ عَلَى أَمَةٍ مِنْ إِمَائِهِمْ يَخْبُثُ بِهَا - فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «خُذُوا لَهُ عَشْكَالًا فِيهِ مِائَةُ شِمْرَاحٍ -، فَاضْرِبُوهُ ضَرْبَةً». رَوَاهُ فِي «مَشْرِحِ السَّنَةِ» وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ نَحْوَهُ.

۳۵۷۴: سعید بن سعد بن عبادہ بیان کرتے ہیں کہ سعد بن عبادہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کو لائے جو قبیلے میں ناقص اقلیت اور بیمار تھا لیکن اسے ان کی لونڈیوں میں سے کسی لونڈی کے ساتھ زنا کرتے پایا گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کیلئے ایسا جھاڑن حاصل کرو، جس میں سو شاخیں ہوں اور وہ اسے ایک بار مارو (شرح السنہ اور ابن ماجہ میں بھی اس کی مثل ہے)

وضاحت: یہ حدیث صحیح ہے اور اس قسم کے بیمار انسان پر اسی انداز میں حد نافذ ہوگی۔ جیسا کہ ”سورۃ ص“ میں ایوب علیہ السلام کے واقع میں ذکر ہے۔ جکا ترجمہ ہے ”اور اپنے ہاتھ میں جھاڑو لو اس سے مارو اور قسم نہ توڑو“ بے شک ہم نے ان کو ثابت قدم پایا (وہ) خوب بندے تھے۔ بیشک وہ رجوع کرنے والے تھے۔“ ایوب علیہ السلام نے کسی وجہ سے قسم اٹھائی تھی کہ وہ اپنی بیوی کو سو کوڑے لگائیں گے۔ اللہ پاک نے انہیں فرمایا کہ آپ سو شاخوں والا جھاڑو ایک بار انہیں ماریں تو آپ کی قسم پوری ہو جائے گی۔ (واللہ اعلم)

۳۵۷۵ - (۲۱) وَهْنِ عِكْرَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ وَجَدَ تَمَوَّهُ يَعْمَلُ عَمَلِ قَوْمٍ لَوْ طُفُّوا فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۵۷۵: عکرمہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص کو تم قوم لوط کے عمل میں جلا پاؤ تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کرو (ترمذی، ابن ماجہ)

۳۵۷۶ - (۲۲) وَهْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَتَى بِهِيمَةً فَاقْتُلُوهُ وَاقْتُلُوا مَعَهُ». قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: مَا شَأْنُ الْبَهِيمَةِ؟ قَالَ: مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي ذَلِكَ شَيْئًا، وَلَكِنْ أَرَاهُ كَرِهَ أَنْ يُؤْكَلَ لَحْمُهَا أَوْ يُسْتَفْعَ بِهَا وَقَدْ فُعِلَ بِهَا ذَلِكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۵۷۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے چپائے کے ساتھ بد فعلی کی تو اس کو اور اس کے ساتھ چپائے کو بھی قتل کر دو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ چپائے کو کس لئے قتل کیا جائے؟ انہوں نے بتایا کہ میں نے اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہیں سنا البتہ میرا خیال ہے کہ آپ نے اس کا گوشت کھانے یا اس سے قائمہ حاصل کرنے کو مکروہ سمجھا ہے جبکہ اس کے ساتھ بد فعلی ہوئی ہے (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

۳۵۷۷ - (۲۳) وَهْنِ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ أَخَافَ مَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي عَمَلِ قَوْمٍ لَوْ طُفُّوا»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۵۷۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ مجھے اپنی امت سے زیادہ خطرہ اس بات کا ہے کہ کہیں وہ قوم لوط کے عمل میں جلا نہ ہو جائے (ترمذی، ابن ماجہ)

۳۵۷۸ - (۲۴) وَهْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي بَكْرِ بْنِ كَبْشَةَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَقْرَأَهُ زَنَى بِامْرَأَةٍ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَجَلَدَهُ مِائَةً، وَكَانَ يَكْرَاهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ النَّبِيَّةَ عَلَى الْمَرْأَةِ فَقَالَتْ: كَذَبَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَجَلَدَ حَدَّ الْفِرْيَةِ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۷۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ (قبیلہ) بکر بن کبشہ سے ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کے پاس آیا۔ اس نے چار بار زنا کا اقرار کیا۔ آپؐ نے اسے سو کوڑے لگانے کا حکم دیا، وہ شخص غیر شادی شدہ تھا۔ بعد ازاں عورت کے پاس میں اس شخص سے گواہی کا مطالبہ کیا۔ عورت نے کہا، اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! اس نے جھوٹ کہا ہے تو اس پر تمہاری حد بھی لگائی گئی۔ (ابوداؤد)

وضاحت: یہ روایت منکر ہے اس حدیث کی سند میں قاسم بن فیاض انباری ہے (تطبیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۷۹) میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۷۹، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۳۶)

۳۵۷۹ - (۲۵) وَهَنَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا نَزَلَ عُذْرِي - ، قَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَذَكَرَ ذَلِكَ، فَلَمَّا نَزَلَ مِنَ الْمِنْبَرِ أَمَرَ بِالرُّجُلَيْنِ وَالْمَرْأَةِ، فَضَرَبُوا حَذُّهُمْ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۷۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب میری برائت کی آیات نازل ہوئیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے، آپؐ نے برائت کا ذکر فرمایا، جب آپؐ منبر سے نیچے اترے تو آپؐ نے دو مردوں اور ایک عورت کے بارے میں حکم دیا (کہ انہیں تمہاری حد لگائی جائے) تو انہیں تمہاری حد لگائی گئی۔ (ابوداؤد)

وضاحت: دو مردوں سے مراد حسان بن ثابت اور طلحہ بن اخطاب ہیں اور عورت سے مراد حنہ بنت مصلح ہے۔ حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں عبد اللہ بن ابی رکیس النافعی کا بھی ذکر کیا ہے نیز اس حدیث کی سند میں محمد بن اسحاق معنی ہے جو مدلس ہونے کی وجہ سے قابل احتجاج نہیں ہے (تطبیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۷۹)

الفصل الثالث

۳۵۸۰ - (۲۶) هَنَ نَافِعٌ أَنْ صَفِيَّةَ بِنْتُ أَبِي عُبَيْدٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عَبْدًا مِنْ رَفِيقِي الْإِمَارَةِ وَقَعَ عَلَى وَلِيدَةٍ مِنَ الْخَمِيسِ فَاسْتَكْرَهَهَا، حَتَّى افْتَضَّهَا - فَجَلَدَهُ عُمَرُ وَلَمْ يَجْلِدْهَا، مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ اسْتَكْرَهَهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل: ۳۵۸۰: نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ صفیہ بنت ابی عبید نے اس کو بتایا کہ بیت المال کے

غلاموں میں سے ایک غلام (مال غنیمت کی) لوبڈی سے جبرا زنا کر بیٹھا۔ جس سے اس کا پردہ بکارت ضائع ہو گیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے (اس) غلام کو کوڑے لگائے جبکہ لوبڈی کو کوڑے نہ لگائے گئے، اس لئے کہ اس پر یہ (فصل) جبرا ہوا تھا (بخاری)

وضاحت: فحش سے مراد مال غنیمت کا وہ پانچواں حصہ ہے جس میں سے غلیظہ وقت کو تصرف کی اجازت ہے۔

نیز بخاری شریف میں مذکور ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اس غلام کو پچاس کوڑے مارنے کا حکم دیا اور چھ ماہ کے لئے جلاوطن کر دیا۔ معلوم ہوا کہ عمر رضی اللہ عنہ کا یہ نظریہ تھا کہ غلام کو آزادی کی طرح جلاوطن بھی کیا جائے۔ البتہ اس کی جلاوطنی کی سزا آزاد انسان سے نصف ہے (تفصیح الرواۃ جلد ۳ صلیہ ۹)

۳۵۸۱- (۲۷) وَقَدْ بَزَّيْدُ بْنُ نَعِيمٍ بَيْنَ هَازِلٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ مَا عَزُ بْنُ مَالِكٍ يَتِيمًا فِي حَجَرٍ أَيْنَ فَأَصَابَ جَارِيَةً مِّنَ الْحَيِّ، فَقَالَ لَهُ أَيْنَ: إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبِرْهُ بِمَا صَنَعْتَ لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ لَكَ وَإِنَّمَا يُرِيدُ بِذَلِكَ رَجَاءً أَنْ يَكُونَ لَهُ مَحْرَجًا. فَأَتَاهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي زَنَيْتُ، فَأَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللَّهِ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَعَادَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي زَنَيْتُ، فَأَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللَّهِ، حَتَّى قَالَهَا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّكَ قَدْ قُلْتَهَا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فِيمَنْ؟» قَالَ: بِفُلَانَةٍ. قَالَ: «هَلْ ضَاغَعْتَهَا؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «هَلْ بَاشَرْتَهَا؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «هَلْ جَامَعْتَهَا؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَأَمَرَهُ أَنْ يُرْجَمَ، فَأُخْرِجَ بِهِ إِلَى الْحَرَّةِ، فَلَمَّا رُجِمَ، فَوَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ فَجَزَعَ فَخَرَجَ يَشْتَدُّ، فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُنَيْسٍ، وَقَدْ عَجَزَ أَصْحَابُهُ، فَتَزَعَّ لَهُ بِوُطْطِيفٍ بَعِيرٍ -، فَرَمَاهُ بِهِ فَقَتَلَهُ، ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: «هَلَّا تَرَكْتُمُوهُ، لَعَلَّهُ أَنْ يَتُوبَ. فَيَتُوبَ اللَّهُ عَلَيْهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۸۱: یزید بن نعیم بن حذال اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مامزین مالک یتیم تھا اور وہ میرے والد کی گھرانی میں تھا۔ اس نے قبیلہ کی ایک لڑکی سے زنا کیا۔ میرے والد نے اس سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اس (غلط) کام کی اطلاع دے تاکہ آپ میرے لئے مغفرت کی دعا کریں۔ مقصد یہ تھا کہ شاید اس کیلئے نجات کا کوئی راستہ نکل آئے۔ چنانچہ وہ آپ کی خدمت میں پیش ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بلاشبہ میں نے زنا کیا ہے، آپ مجھ پر اللہ کی کتاب (کا فیصلہ) نافذ فرمائیں۔ آپ نے اس سے روگردانی کی لیکن وہ (پہلی بات کو) دہراتا رہا اور کہتا رہا: اے اللہ کے رسول! بلاشبہ مجھ سے زنا (کا جرم سرزد) ہو گیا ہے۔ آپ مجھ پر اللہ کی کتاب کا فیصلہ نافذ فرمائیں۔ اس نے چار بار اسی بات کو دہرایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ تو نے چار بار اقرار کیا ہے، بتا تو نے کس کے ساتھ (زنا کیا ہے؟) اس نے بتایا کہ فلاں عورت کے ساتھ۔ آپ نے دریافت کیا: کیا تو نے اس کے ساتھ مباشرت کی ہے؟ (یعنی بدن کے ساتھ بدن ملایا ہے) اس نے جواب دیا: جی ہاں! آپ نے دریافت کیا: کیا تو نے اس کے ساتھ جماع کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! راوی نے بیان کیا کہ آپ نے اس شخص کے ہارے میں حکم دیا کہ اسے رجم کیا جائے۔ چنانچہ اسے چھری ڈاوی میں لے جایا گیا، جب اسے رجم کیا جا رہا تھا اور وہ چھروں کے گٹنے کی تکلیف محسوس کرنے لگا تو وہ گھبراہٹ کے عالم میں دوڑنے لگا۔ لیکن عبداللہ بن انیس نے اسے جالیا جب کہ اس کے دیگر رفقاء اس کو مل سکے۔ اس نے اونٹ کی پٹلی کی پٹی لی اور اس کو اس کی جانب پھینکا اور اسے قتل کر دیا۔ بعد ازاں وہ نبی صلی

اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا۔ آپ نے فرمایا، تم نے اسے کیوں نہ چھوڑ دیا تاکہ وہ توبہ کرتا اور اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا (ابوداؤد)

۳۵۸۲- (۲۸) وَهْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ قَوْمٍ يَظْهَرُ فِيهِمُ الزِّنَا إِلَّا أُخِذُوا بِالسِّنَةِ - وَمَا مِنْ قَوْمٍ يَظْهَرُ فِيهِمُ الرِّشَاءُ - إِلَّا أُخِذُوا بِالرَّعْبِ» رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۳۵۸۲: عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، جس قوم میں زنا (کاجرم) عام ہو جائے تو انہیں قطعہ سالی میں جٹا کر دیا جاتا ہے اور جس قوم میں رشوت عام ہو جائے تو ان پر خوف مسلط کر دیا جاتا ہے۔ (احمد)

۳۵۸۳- (۲۹) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَأَبْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَلْعُونٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلِ قَوْمِ لُوطٍ». رَوَاهُ رَزِينٌ.

۳۵۸۳: ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ ملعون ملعون ہے جو قوم لوط کا عمل کرتا ہے (رزین)

۳۵۸۴- (۳۰) وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَحْرَقَهُمَا، وَأَبَا بَكْرٍ هَدَمَ عَلَيْهِمَا حَائِطًا.

۳۵۸۴: اور اس کی ایک روایت میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مذکور ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو جلا دیا اور ابو بکرؓ نے ان دونوں پر دیوار گرائی۔

وضاحت: دونوں سے مراد قاتل اور مفعول ہیں۔ حافظ ابن حجرؒ نے "الدرایہ" میں اس روایت کو جس میں جلائے کا ذکر ہے انتہائی درجہ ضعیف قرار دیا ہے نیز انہوں نے دیوار گرانے والی حدیث کے بارے میں کہا ہے کہ مجھے یہ روایت کتب احادیث میں نہیں ملی۔

۳۵۸۵- (۳۱) وَهْنُهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَنْظُرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى رَجُلٍ أَتَى رَجُلًا أَوْ امْرَأَةً فِي دُبْرِهِمَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۳۵۸۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ اس شخص کی طرف رحمت کی نظر سے نہیں دیکھتا جو کسی مرد یا عورت سے اس کی پیٹھ میں بد فعلی کرتا ہے (ترمذی) امام ترمذی نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۵۸۶- (۳۲) وَصَّيْنَاهُ، أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ أَتَى بِبَيْمَةٍ فَلَا حَدَّ عَلَيْهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: وَهَذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ وَهُوَ: «مَنْ أَتَى بِبَيْمَةٍ فَأَقْتُلُوهُ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ».

۳۵۸۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جو شخص چپائے سے بد فعلی کرتا ہے اس پر کوئی حد نہیں ہے (ترمذی، ابوداؤد) امام ترمذی نے سفیان ثوری سے بیان کیا ہے کہ امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث پہلی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ جس میں ذکر ہے کہ جو شخص چپائے کے ساتھ بد فعلی کرے، اسے قتل کر دو نیز لیل طم کا عمل بھی اسی پر ہے۔

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ ابن عباس کا قول سنہ کے لحاظ سے زیادہ صحیح ہے جبکہ مرفوع حدیث میں مذکور ہے کہ تم چپائے اور اس شخص کو چپائے کے ساتھ بد فعلی کرے (دونوں) کو قتل کر دو۔ صحیح نہیں ہے۔ اس میں مضمون الی مضمون راجع تفتیں قبول کرتا تھا۔ امام بخاری نے اس کو منکر الحدیث قرار دیا ہے (بخاری اللطاف جلد ۱ صفحہ ۸۹)

وضاحت: حدیث کا مضموم یہ ہے کہ ایسے فعل کے مرتکب کو حد اقل نہیں کیا جائے گا۔ حاکم وقت کو چاہیے کہ اگر کوئی شخص ایسے فتنہ فعل کا ارتکاب کرے تو اسے مناسب سزا دی جائے (واللہ اعلم)

۳۵۸۷- (۳۳) وَهَنَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَقِيمُوا حُدُودَ اللَّهِ فِي الْقَرِيبِ وَالْبَعِيدِ، وَلَا تَأْخُذْكُمْ فِي اللَّهِ لَوْمَةٌ لَّائِمٌ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۵۸۷: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قریب اور بعید سب پر اللہ کی حدود کو قائم کرو اور اللہ کے بارے میں تم پر کسی لامت کرنے والے کی لامت کا اثر نہیں ہونا چاہیے (ابن ماجہ)

۳۵۸۸- (۳۴) وَهَنَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِقَامَةُ حَدِّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ مَطَرٍ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً فِي بِلَادِ اللَّهِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۵۸۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حدود الہیہ میں سے کسی حد کو قائم کرنا چالیس رات بارش برسنے سے بہتر ہے (ابن ماجہ، نسائی)

۳۵۸۹- (۳۵) وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۳۵۸۹: نیز امام نسائی نے اس حدیث کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

بَابُ قَطْعِ السَّرَقَةِ

(چوروں کے ہاتھ کاٹنے کا بیان)

الفصل الأول

۳۵۹۰- (۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا تُقَطَّعُ يَدُ السَّارِقِ إِلَّا بِرُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ».

پہلی فصل: ۳۵۹۰: عائشہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا، چور کا ہاتھ دینار کے چوتھائی حصہ یا اس سے زائد (کی چوری کرنے) پر ہی کاٹا جائے (بخاری، مسلم) وضاحت: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دینار کا چوتھائی حصہ تین درہم کے برابر تھا۔ اس لحاظ سے دینار بارہ درہم کا ہوا اور ایک حدیث میں ذکر ہے کہ ڈھال کی قیمت سے کم میں چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے۔ عائشہ سے روایت کیا گیا کہ ڈھال کی قیمت کتنی ہے؟ انہوں نے بتایا، ڈھال کی قیمت دینار کا چوتھائی حصہ ہے۔ معلوم ہوا کہ تمام روایات میں مطابقت ہے، تناقض نہیں ہے۔ (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۹۳)

۳۵۹۱- (۲) وَحَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «قَطَّعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَ سَارِقٍ فِي مَجَنٍّ، ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمٍ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ».

۳۵۹۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈھال (کی چوری کرنے) پر چور کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا اور ڈھال کی قیمت تین درہم تھی (بخاری، مسلم)

۳۵۹۲- (۳) وَحَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَعَنَ اللَّهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقَطَّعُ يَدُهُ، وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقَطَّعُ يَدُهُ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ».

۳۵۹۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، چوری کرنے والے پر اللہ کی لعنت ہو۔ کوئی ایڑا چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے اور اگر کوئی رسی چرائے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے (بخاری، مسلم)

وضاحت : یہ حدیث تین درہم والی حدیث کے مخالف نہیں ہے اس لئے کہ امش راوی بیان کرتے ہیں کہ انڈے سے مقصود لوہے کا انڈا ہے اور رسی سے مقصود کشتی کی رسی ہے اور ان کی قیمت تین درہم سے کہیں زیادہ ہوتی ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپؐ نے مبالغہ کے طور پر فرمایا ہو کہ کتنی معمولی چیز کی چوری پر ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے؟ اور اللہ کی اس پر لعنت ہو یعنی انڈا اور رسی معمولی قیمت کی چیزیں ہیں اور یہ بات بھی قرین قیاس ہے کہ چوری کی بری عادت سے روکنے کے لئے فرمایا گیا ہو کیونکہ چھوٹی موٹی چیزوں کی چوری سے عادت پڑ جاتی ہے۔ اگرچہ ان چیزوں کی قیمت تین درہم سے کم ہو حتیٰ کہ ہاتھ کٹنے تک کی قیمت آ جاتی ہے (مرقاۃ جلد ۷ صفحہ ۵۶)

الفصل الثانی

۳۵۹۳- (۴) **عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثْرٍ...» رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.**

دوسری فصل : ۳۵۹۳: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: درخت پر پھل پھل اور ٹھونڈ (کی چوری میں) ہاتھ نہ کاٹا جائے (مالک، ترمذی، ابو داؤد، دارمی، ابن ماجہ) **وضاحت :** چونکہ درختوں پر پھل محفوظ نہیں اس لئے ان کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اور بالخصوص جبکہ اس کی مالیت تین درہم سے کم ہو (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۹۳)

۳۵۹۴- (۵) **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «أَنْهُ سُبُلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعْلَقِ قَالَ: «وَمَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ أَنْ يُؤْوِيَهُ الْجَرِينُ - فَبَلَّغَ ثَمَنَ الْمَجْنِ؛ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.**

۳۵۹۳: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ سے اس پھل کی چوری کے بارے میں دریافت کیا گیا (جو درخت پر) لٹک رہا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: جو شخص پھل کے ڈھیر سے کچھ چراتا ہے اور وہ ڈھال کی قیمت کے برابر ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے (ابو داؤد، نسائی)

۳۵۹۵- (۶) **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ الْمَكِّيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ مُعْلَقٍ - ، وَلَا فِي حَرِيسَةٍ جَبَلٍ - ، فَإِذَا آوَاهُ الْمَرَاخُ - وَالْجَرِينُ - ، فَالْقَطْعُ فِيمَا بَلَغَ ثَمَنَ الْمَجْنِ». رَوَاهُ مَالِكٌ.**

۳۵۹۵: عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی حنین مکی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، درخت پر معلق پھل اور پھاڑ میں موجود جانوروں کی چوری کی صورت میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا (اور) جو وہ ڈیر یا ہاڑے میں آکر چوری کریں اور چوری کے مال کی قیمت و حمال کی قیمت کے برابر ہو جائے تو چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے (مالک) وضاحت: یہ حدیث مرسل بلکہ معضل ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے یا عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ بہر حال روایت موقوف ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۹۳)

۳۵۹۶- (۷) وَهَنَ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَ عَلَى الْمُتَنَبِّهِ قَطْعٌ، وَمَنْ اَنْتَهَبَ نَهْبَةً، مَشْهُورَةً فَلَيْسَ مِنَّا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۹۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لوٹنے والے کا ہاتھ نہ کاٹا جائے اور جو شخص قابل ذکر لوٹ والے وہ ہم میں سے نہیں ہے (ابوداؤد)

۳۵۹۷- (۸) وَهَنَهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ -، وَلَا مُتَنَبِّهِ، وَلَا مُخْتَلِسٍ - قَطْعٌ». رَوَاهُ الْيَرْمُذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۵۹۷: جابر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا، خیانت کا ارتکاب کرنے والے، (مال) لوٹنے والے اور چھپتے مارنے والے کا ہاتھ نہ کاٹا جائے (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

۳۵۹۸- (۹) وَرَوَى فِي «شرح السنّة»: أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ، فَنَامَ فِي الْمَسْجِدِ، وَتَوَسَّدَ رِدَاءَهُ، فَجَاءَ سَارِقٌ، وَأَخَذَ رِدَاءَهُ، فَأَخَذَهُ صَفْوَانٌ، فَجَاءَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَأَمَرَ أَنْ تُقَطَّعَ يَدُهُ. فَقَالَ صَفْوَانٌ: إِنِّي لَمْ أُرِدْ هَذَا، هُوَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَهَلَّا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ»

۳۵۹۸: شرح السنہ میں مروی ہے کہ صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ آئے وہ مسجد میں سو خواب ہو گئے (انہوں نے) اپنی چادر کا کچھ بنایا تھا۔ ایک چور آیا اس نے (ان کی) چادر کو اٹھا لیا لیکن صفوان بن امیہ نے چور کو پکڑ لیا اور اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے۔ آپ نے اس (چور) کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ صفوان نے عرض کیا کہ میرا مقصد یہ نہیں تھا۔ میں چادر اس کو بطور صدقہ دیتا ہوں۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خبردار! میرے پاس لانے سے پہلے تو ایسا کر سکتا تھا۔

وضاحت: امام کے پاس فیملہ لانے سے پہلے وہ شخص معاف کر سکتا ہے، جس کا مال چرایا گیا ہے لیکن امام کے

پاس فیملہ لانے کے بعد اختیار ختم ہو جاتا ہے (واللہ اعلم)

۳۵۹۹- (۱۰) وَرَوَى نَحْوُهُ ابْنُ مَاجَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ، عَنْ أَبِيهِ.

۳۵۹۹: ابن ماجہ نے اس کی کس عبد اللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ سے اس نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔

۳۶۰۰- (۱۱) وَالذَّارِمِيُّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۳۶۰۰: داری نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

۳۶۰۱- (۱۲) وَهَنُ بُسْرِ بْنِ أَرْطَاةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تُقَطِّعُ الْأَيْدِي فِي الْغَزْوِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالذَّارِمِيُّ. وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، إِلَّا أَنَّهُمَا قَالَا: «فِي السَّفَرِ» بَدَلُ «الْغَزْوِ».

۳۶۰۱: ہر بن ارطاطہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا: 'لَا تُقَطِّعُ الْأَيْدِي فِي الْغَزْوِ'۔ رواہ الترمذی، والذاری، وأبو داؤد، والنسائی، إلا أنہما قالا: 'فِي السَّفَرِ' بدل 'الْغَزْوِ'۔

۳۶۰۲- (۱۳) وَهَنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي السَّارِقِ: «إِنْ سَرَقَ فَأَقْطَعُوا يَدَهُ، ثُمَّ إِنْ سَرَقَ فَأَقْطَعُوا رِجْلَهُ، ثُمَّ إِنْ سَرَقَ فَأَقْطَعُوا يَدَهُ، ثُمَّ إِنْ سَرَقَ فَأَقْطَعُوا رِجْلَهُ»... رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السَّنَنِ».

۳۶۰۲: ابو سلمہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چور کے بارے میں فرمایا: 'اگر وہ چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ دو۔ اگر پھر چوری کرے تو اس کا پاؤں کاٹ دو اور اگر وہ پھر چوری کرے تو اس کا دوسرا ہاتھ کاٹ دو (اور) اگر وہ پھر بھی چوری کرے تو اس کا دوسرا پاؤں بھی کاٹ دو۔' (شرح السنہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن عمر بن واقد الواقدی راوی غایت درجہ ضعیف ہے (الضعفاء الصغیر ص ۳۳۳) تاریخ الکبیر جلد ۱ ص ۵۳۳، المرح والتمذیل جلد ۸ ص ۴۷، الجرحین جلد ۲ ص ۲۹۰، تاریخ بغداد جلد ۳ ص ۱۷۱، میزان الاعتدال جلد ۳ ص ۲۳، تقریب التہذیب جلد ۲ ص ۶۳، تنقیح الرواة جلد ۳ ص ۹۵

۳۶۰۳- (۱۴) وَهَنُ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جِئْتُ بِسَارِقٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ:

«اقْطَعُوهُ» فَقُطِعَ. ثُمَّ جِئَ بِهِ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ: «اقْطَعُوهُ» فَقُطِعَ. ثُمَّ جِئَ بِهِ الثَّلَاثَةَ، فَقَالَ: «اقْطَعُوهُ» فَقُطِعَ. ثُمَّ جِئَ بِهِ الرَّابِعَةَ، فَقَالَ: «اقْطَعُوهُ» فَقُطِعَ. فَأَتَى بِهِ الْخَامِسَةَ فَقَالَ: «اقْطَعُوهُ» - فَأَنْطَلَقْنَا بِهِ، فَقَتَلْنَاهُ، ثُمَّ اجْتَرَزْنَاهُ، فَأَلْقَيْنَاهُ فِي بَيْتٍ، وَرَمَيْنَا عَلَيْهِ الْحِجَارَةَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۳۶۰۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور لایا گیا۔ آپ نے فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹ دو۔ پس اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ پھر اس کو دوسری بار لایا گیا۔ آپ نے فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹ دو پس اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ پھر اس کو تیسری بار لایا گیا۔ آپ نے فرمایا: اس کا پاؤں کاٹ دو۔ پھر اس کو چوتھی بار لایا گیا۔ آپ نے فرمایا: اس کا دوسرا پاؤں بھی کاٹ دو۔ پس وہ کاٹ دیا گیا۔ پھر اسے پانچویں بار لایا گیا۔ آپ نے فرمایا: اسے قتل کر دو۔ چنانچہ ہم اسے لے گئے اور ہم نے اسے قتل کر دیا۔ پھر ہم نے اس (کی لاش) کو گھسیٹ کر کتوں میں ڈال دیا اور ہم نے اس پر چھر پھینکے (ابوداؤد نسائی)

وضاحت: امام نسائی نے اس حدیث کو بحکم قرار دیا ہے۔ نیز انہوں نے ذکر کیا ہے کہ میں اس مسئلے کے بارے میں صحیح حدیث کا علم نہیں رکھتا پس کسی چور کو قتل کرنا شرعاً جائز نہیں، خواہ وہ کتنی باری چوری کا مرتکب کیوں نہ ہو (تنقیح الرواة جلد ۲ صفحہ ۵۵، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۳۸)

۳۶۰۴ - (۱۵) وَرَوَى فِي «شَرْحِ السَّنَةِ» فِي قَطْعِ السَّارِقِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «اقْطَعُوهُ ثُمَّ اخْجِسُوهُ».

۳۶۰۳: اور شرح السنہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے چور کے ہاتھ کاٹنے کے بارے میں ذکر ہے کہ اس کا ہاتھ کاٹنے کے بعد اس کے خون کو بند کر دو۔

۳۶۰۵ - (۱۶) وَهَذَا فَضَالَةُ بْنُ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِسَّارِقٍ، فَقَطَعَتْ يَدَهُ، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَعُلِقَتْ فِي عُنُقِهِ ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبْنُ مَاجَةَ.

۳۶۰۵: فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور کو لایا گیا۔ اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ پھر آپ نے اس کے ہاتھ کے بارے میں حکم دیا کہ اسے اس کی گردن میں لٹکا دیا جائے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں عمر بن علی اور حجاج بن ارمطہ دونوں راوی مدلس ہیں (ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۰۵، ارواح الغلیل ۲۳۳۲، ضعیف ترمذی صفحہ ۸۵)

۳۶۰۶- (۱۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا سَرَقَ الْمَمْلُوكُ فَبِعْهُ وَلَوْ بِشَيْءٍ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتَّيَمِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۶۰۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب غلام چوری کرے تو اسے اگرچہ معمولی قیمت کے عوض فروخت کرنا پڑے تو اسے فروخت کر دیں (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ) وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے۔ امام نسائی نے اس کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ عمر بن ابوسلمہ اوی حدیث میں قوی نہیں ہے (ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۰۵، ضعیف الجامع الصغیر صفحہ ۵۸۶)

الفصل الثالث

۳۶۰۷- (۱۸) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسَارِقٍ فَقَطَعَهُ، فَقَالُوا: مَا كُنَّا نَرَاكَ تَبْلُغُ بِهِ هَذَا... قَالَ: «لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُهَا». رَوَاهُ التَّيَمِيُّ.

تیسری فصل: ۳۶۰۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور لایا گیا آپ نے (اس کا ہاتھ) کاٹنے کا حکم دیا۔ اس کے (دریاء نے) کہا کہ ہمارا خیال نہ تھا کہ آپ اس حد تک پہنچیں گے۔ آپ نے فرمایا: اگر فاطمہ (بنت محمد) بھی چوری کرے تو میں اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دوں گا (نسائی)

۳۶۰۸- (۱۹) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ يُغْلِمُ لَهُ. فَقَالَ: اقْطَعْ يَدَهُ، فَإِنَّهُ سَرَقَ مِرْآةَ لِامْرَأَتِي. فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَا قَطْعَ عَلَيْهِ وَهُوَ خَادِمُكُمْ، اخْذُوا مَتَاعَكُمْ... رَوَاهُ مَالِكٌ.

۳۶۰۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اپنے غلام کو لایا اور آپ سے عرض کیا کہ آپ اس غلام کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیں) اس نے میری بیوی کا آئینہ چوری کیا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اس لئے کہ یہ شخص تمہارا خادم ہے۔ اس نے گھر میں سے ضرورت کے سامان کو اٹھایا ہے۔ (مالک)

وضاحت: اس حدیث میں آپ نے ہاتھ نہ کاٹنے کی علت کی طرف اشارہ کیا ہے کہ تمہارے غلام کو جب تمہارے گھر میں داخل ہونے کی اجازت ہے تو گھر کا سامان اس سے محفوظ نہیں ہے جبکہ ہاتھ تباہ کاٹا جاتا ہے جب محفوظ سامان کی چوری ہو (تفہیم الرداء جلد ۳ صفحہ ۵۵)

۳۶۰۹- (۲۰) وَهَنَ ابْنُ ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا أَبَا ذَرٍّ! قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ! قَالَ: «كَيْفَ أَنْتَ إِذَا أَصَابَ النَّاسَ مَوْتُ يَكُونُ الْبَيْتُ فِيهِ بِالْوَصِيفِ، يَعْنِي الْقَبْرِ - قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «عَلَيْكَ بِالصَّبْرِ» قَالَ حَمَّادُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ: تَقَطَّعَ يَدُ النَّبَاشِ - لِأَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْمَيِّتِ بَيْتَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۶۰۹: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخاطب کیا، اے ابوذر! میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں، آپ نے فرمایا، تیرا کیا حال ہوگا جب لوگ کثرت کے ساتھ فوت ہوں گے کہ قبر کی جگہ ایک غلام کے بدلے میں میسر آئے گی۔ میں نے عرض کیا، اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ”صبر اختیار کرنا ہوگا“ حادین ابی سلیمان، حدیث کے راوی نے بیان کیا کہ کفن چور کے ہاتھ کو بھی کاٹا جائے اس لئے کہ وہ میت کے گھر میں داخل ہوا۔ (ابوداؤد)

وضاحت: امام ابوداؤد نے اس لئے قبر کو گھر کہا گیا ہے کہ نبیؐ نے قبر کو گھر قرار دیا ہے اور گھر یعنی محفوظ جگہ سے چوری کرنے والے کا ہاتھ اس وقت کاٹا جائے گا، جب چوری کا مال نصاب کو پہنچ جائے (واللہ اعلم)

بَابُ الشَّفَاعَةِ فِي الْحُدُودِ

(حدود میں سفارش کا بیان)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۳۶۱- (۱) قَدْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ قُرَيْشَ أَهْمَهُمْ شَأْنَ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومَةِ - الَّتِي سَرَقَتْ، فَقَالُوا: مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؟ فَقَالُوا: وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ جِبُّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَتَشْفَعُ فِي حِدَّةٍ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ؟» ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا، إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكَوْهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ! وَإِنَّمَا اللَّهُ، لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ، قَالَتْ: كَانَتْ امْرَأَةٌ مَخْزُومَةً تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ وَتَجْعَلُهُ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِقَطْعِ يَدِهَا، فَأَتَى أَهْلَهَا أُسَامَةُ فَكَلَّمَهُ، فَكَلَّمَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيهَا، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ يَنْحَوُّ مَا تَقْدَمُ.

پہلی فصل: ۳۶۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ قریش کو غزوہ عورت کی حالت دار نے غناک کر دیا جو چوری کی مرتکب ہوئی تھی، انہوں نے (ہام) مشورہ کیا کہ اس عورت کے بارہ میں کون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرے گا؟ پھر انہوں نے فیصلہ کیا کہ اسامہ بن زید جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت پیارے ہیں، ان کے سوا کون آپ کے سامنے (ہات کرنے کی) جرات کر سکتا ہے؟ چنانچہ اسامہ نے آپ سے بات کی۔ (اس کی بات سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا تو حدود الیہ میں سے ایک حد کے بارہ میں سفارش کرنے کی جرأت کر رہا ہے؟ پھر آپ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور فرمایا، تم سے پہلے لوگ اس لئے جاہ و برباد ہوئے کہ جب ان میں سے اونچے درجے کا انسان چوری کرتا تو وہ اسے بھڑو دیتے اور جب ان میں سے کوئی نیچے درجے کا انسان چوری کرتا تو اس پر حد نافذ کرتے۔ اللہ کی قسم! اگر محمد کی بیٹی فاطمہ سے چوری (کا جرم) سرزد ہوا ہوتا تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹنے کا حکم دیتا۔ (بخاری، مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ غزوہ عورت گھروں سے سامان وغیرہ عاریتاً حاصل کرتی اور پھر انکار کر دیتی (اس بناء پر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ چنانچہ اس کے اقارب اسامہ کے پاس آئے۔ انہوں نے اس سے (سفارش کی) بات کی۔ اسامہ نے اس عورت کے بارہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی۔ بعد ازاں اس نے حدیث کو اس طرح بیان کیا، جس طرح حدیث کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

وضاحت : مخرومہ عورت کا نام فاطمہ بنت اسود ہے۔ اس کے بارہ میں یہ ذکر ہے کہ وہ عارتہ اشیاء لے کر انہیں واپس کرنے سے انکار کر دیتی تھی۔ اس بنیاد پر آپؐ نے اس کا ہاتھ کانٹے کا حکم نہیں دیا تھا بلکہ اس کا ذکر کرنے سے مقصود یہ ہے کہ اس کا تعارف پیش کیا جائے کہ وہ اس دفع کے ساتھ مشہور تھی لیکن اس کا ہاتھ چوری کرنے کی وجہ سے کانٹا گیا اور اس حدیث میں اس کا چوری کرنا ذکر ہے اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث میں وارد ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے چادر چوری کی تھی (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۹۶)

الفصل الثانی

۳۶۱۱- (۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهُ دُونَ حَدِّ مَنْ حُدِّدَ اللَّهُ - فَقَدْ ضَادَّ اللَّهَ. وَمَنْ خَاصَمَ فِي بَاطِلٍ وَهُوَ يَعْلَمُهُ - لَمْ يَزَلْ فِي سَخَطِ اللَّهِ تَعَالَى حَتَّى يَنْزِعَ. وَمَنْ قَالَ فِي مُؤْمِنٍ مَا لَيْسَ فِيهِ - أَسْكَنَهُ اللَّهُ رِذَّةَ الْخِيَالِ - حَتَّى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ»... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَفِي رِوَايَةٍ لِلنَّبِيِّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ»: «مَنْ أَعَانَ عَلَى خُصُومَةٍ لَا يَذِرُنِي أَحَقُّ أَمْ بَاطِلٌ؟ فَهُوَ فِي سَخَطِ اللَّهِ حَتَّى يَنْزِعَ».

دوسری فصل : ۳۶۱۱: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ نے فرمایا، جس شخص کی سفارش حدود الیہ میں سے کسی حد (کے خلاف میں) رکاوٹ ہو تو اس نے اللہ تعالیٰ کی مخالفت کی اور جس شخص نے غلط بات (کے ثابت کرنے) میں جھگڑا کیا حالانکہ وہ جانتا ہے کہ یہ بات باطل ہے۔ وہ جب تک اس بات سے نہ رکے گا، ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہے گا اور جس شخص نے کسی ایماندار آدمی کے بارہ میں ایسی بات کہہ دی جو اس میں نہیں ہے، اللہ تعالیٰ اس کو دوزخیوں کے خون اور پیپ کی جگہ میں ٹھمرائے گا۔ یہاں تک کہ وہ اپنی کسی ہوئی بات کی سزا بھگت لے۔ (احمد، ابوداؤد) اور نبیؐ کی شعب الایمان میں روایت ہے کہ جس شخص نے جھگڑے میں اعانت کی جبکہ اسے اس کے بارے میں علم نہیں ہے کہ وہ سچ ہے یا جھوٹ ہے تو وہ جب تک اس بات سے کنارہ کش نہیں ہوتا، اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہے گا۔

۳۶۱۲- (۳) وَعَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الْمُخَزُومِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى بِلِصٍّ قَدْ اعْتَرَفَ إِعْتِرَافًا، وَلَمْ يُوَجَدْ مَعَهُ مَتَاعٌ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا إِحَالُكَ سَرَقْتَ». قَالَ: بَلَى، فَأَعَادَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، كُلُّ ذَلِكَ يَعْتَرِفُ، فَأَمَرَ بِهِ فَقُطِعَ، وَجِيءَ بِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اسْتَغْفِرُ اللَّهَ، وَتُبْ إِلَيْهِ». فَقَالَ: أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ، وَأَتُوبُ إِلَيْهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ، ثَلَاثًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ»

هَكَذَا وَجَدْتُ فِي «الْأُصُولِ الْأَرْبَعَةِ» وَ«جَامِعِ الْأُصُولِ» وَ«شُعَبِ الْإِيمَانِ» وَ«مَعَالِمِ السُّنَنِ» عَنْ أَبِي أُمِيَّةٍ.

۳۳۳: ابو امیہ مخزومی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور کو لایا گیا جس نے چوری کا اقرار کیا تھا لیکن اس کے پاس (چوری کا) سامان نہیں تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: 'تیرے بارے میں میرا خیال ہے کہ تو نے چوری نہیں کی۔ اس نے چوری کا اقرار کیا، آپ نے دو بار یا تین بار اس بات کو دہرایا (کہ تو نے میرے خیال میں چوری نہیں کی لیکن) وہ ہر بار چوری کا اعتراف کرتا رہا۔ آپ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ چنانچہ اسے لایا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تلقین کی کہ تو اللہ سے مغفرت طلب کر اور توبہ کر۔ اس نے کہا: میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا: اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ) صاحب مشکوٰۃ کہتے ہیں کہ اسی طرح میں نے اس حدیث کو اصول اربعہ، جامع الاصول، شعب الایمان اور معالم السنن میں ابو امیہ سے پایا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے علامہ خطابی نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کی سند میں کلام ہے اور حدیث کو جب کوئی مجہول راوی بیان کرے تو وہ حدیث حجت نہیں ہوتی (ضعیف سنن ابن ماجہ ۳۰۶، ارواء الغلیل جلد ۷ صفحہ ۳۴۱)

۳۶۱۳- (۴) وَفِي نُسْخِ «الْمَصَابِيحِ»: عَنْ أَبِي رِمَّةَ بِالرَّاءِ وَالثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ، بِذَلِكَ الْهَمْزَةِ وَالْيَاءِ.

۳۳۳: اور مصابیح کے نسخوں میں (یہ حدیث) ابو رش سے سے مروی ہے۔ یعنی (حرف) "را" اور "ثاء" حمزہ اور یاء کے بدل سے یعنی امیہ کی بجائے رش ہے۔

وضاحت: صحابہ کرامؓ میں ابو رش نام کا کوئی صحابی نہیں تھا، اس کو تصحیف پر محمول کیا جائے گا۔
(تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۹۷)

بَابُ حَدِّ الْخَمْرِ (شراب پینے کی حد کا بیان)

الفصل الأول

۳۶۱۴ - (۱) هُنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَرَبَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيدِ وَالْيَعَالِ، وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَرْبَعِينَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل : ۳۶۱۴ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے کے سبب چڑیوں اور جوتوں سے بیٹھا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے لگائے۔ (بخاری، مسلم)

۳۶۱۵ - (۲) وَفِي رِوَايَةٍ هَهُنَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَصْرِبُ فِي الْخَمْرِ بِالْيَعَالِ وَالْجَرِيدِ أَرْبَعِينَ.

۳۶۱۵ : اور انس رضی اللہ عنہ سے ایک روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم شراب پینے کے سبب چالیس کوڑے اور جوتے مارا کرتے تھے۔

۳۶۱۶ - (۳) وَفِي السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ يُؤْتَى بِالشَّارِبِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَامْرَأَةٍ أَيْنَ بَكْرٍ، وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ، فَنَقُومُ عَلَيْهِ بِأَيْدِينَا، وَنَعَالِنَا، وَأُزْدِيتُنَا، حَتَّى كَانَ آخِرُ امْرَأَةِ عُمَرَ، فَجَلَدَ أَرْبَعِينَ، حَتَّى إِذَا عَتَوْا وَفَسَقُوا جَلَدَ ثَمَانِينَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۶۱۶ : سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور ابو بکر کے دور خلافت اور عمرؓ کے دور خلافت کے آغاز میں شرابی انسان کو لایا جاتا، ہم اسے گھونٹوں، جوتوں اور اپنی چادروں سے مارتے تھے لیکن عمرؓ کے دور خلافت کے آخر میں شرابی کو چالیس کوڑے لگائے جاتے اور جب لوگ زیادہ ہی سرکش ہو گئے اور فسق و فجور میں مبتلا ہو گئے تو عمرؓ نے اسی (۸۰) کوڑے لگائے۔ (بخاری)

الفصل الثاني

۳۶۱۷ - (۴) هُنْ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ

فَاجْلِدُوهُ، فَإِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقتُلُوهُ، قَالَ: ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بَعْدَ ذَلِكَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فِي الرَّابِعَةِ، فَضَرَبَهُ وَلَمْ يَقْتُلْهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل: ۳۶۱۷: جابر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ جو شخص شراب پیئے، اسے کوڑے لگائے جائیں اور اگر چوتھی بار پیئے تو اسے قتل کر دیا جائے اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ایسے شخص کو لایا گیا جس نے چوتھی بار شراب پی تھی آپ نے اسے کوڑے لگائے لیکن قتل نہ کیا (ترمذی) وضاحت: چوتھی بار شراب پینے والے انسان کو قتل کرنا جائز نہیں اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد طرق سے ثابت ہے کہ کسی مسلمان کو قصاصاً قتل کرنا، شادی شدہ زانی کو رجم کرنا اور مرتد کو قتل کرنا جائز ہے۔ ان کے علاوہ اور کسی صورت میں مسلمان کو قتل کرنا مباح نہیں ہے (واللہ اعلم)

۳۶۱۸ - (۵) وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، عَنْ قَبِيصَةَ بِنِ ذُوئِبٍ.

۳۶۱۸: نیز ابو داؤد نے اس حدیث کو قبصہ بن ذویب سے بیان کیا ہے۔

۳۶۱۹ - (۶) وَفِي أُخْرَى لَهُمَا، وَلِلنَّسَائِيِّ، وَابْنِ مَاجَةَ، وَالذَّارِمِيِّ، عَنْ نَفَرٍ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، مِنْهُمْ ابْنُ عُمَرَ، وَمُعَاوِيَةُ، وَابْنُ هُرَيْرَةَ، وَالْكَرْبِيُّ، إِلَى قَوْلِهِ: «فَاقتُلُوهُ».

۳۶۱۹: اور ابو داؤد اور ترمذی کی ایک دوسری روایت میں نیز نسائی، ابن ماجہ اور دارمی میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی ایک جماعت سے جن میں عبداللہ بن عمرؓ، معاویہؓ، ابو ہریرہؓ اور شریکؓ ہیں، آپ کے اس قول تک بیان کیا کہ ”شرابی کو قتل کر دو۔“

۳۶۲۰ - (۷) وَقَدْ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَزْهَرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتِي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. إِذَا أَتَى بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ، فَقَالَ لِلنَّاسِ: «اضْرِبُوهُ، فَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالنَّعَالِ. وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالْعَصَا. وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالْمِيتْعَةِ. قَالَ ابْنُ وَهْبٍ: يَعْنِي الْجَرِيدَةَ الرُّطْبَةَ، ثُمَّ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تُرَابًا مِّنَ الْأَرْضِ، فَرَمَى بِهِ فِي وَجْهِهِ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۰: عبدالرحمان بن اذہر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مشاہدہ کر رہا تھا جب آپ کے پاس ایک شرابی لایا گیا تو آپ نے لوگوں سے کہا، اے سزا دو، تو ان میں سے کسی نے اسے جوتے مارے، کسی نے لاشی سے مارا اور کسی نے کجھور کی چمڑی سے مارا۔ ابن وہب نے بیان کیا، اس سے مقصود ”کجھور کی ترو تازہ چمڑی ہے“ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین سے مٹی کو اٹھایا اور اس کے چہرے پر پھینک دیا (ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسامہ بن زید راوی ضعیف ہے نیز ذہری نے عبدالرحمان بن اذہر سے نہیں سنا (المرج والتعذیل جلد ۲ صفحہ ۱۰۳۲، الغناء والمتروکین صفحہ ۵۲، تہذیب الکمال جلد ۲ صفحہ ۳۳۳، میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۱۷۲، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۵۲، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۹۸)

۳۶۲۱- (۸) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أُنِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ - . فَقَالَ: «أَصْرَبُوهُ» فَمِنَّا الصَّارِبُ بِبَدَمِهِ، وَالصَّارِبُ بِتَوْبِهِ. وَالصَّارِبُ بِتَغْلِيمِهِ. ثُمَّ قَالَ: «يَكْتُمُوهُ» - فَأَقْبَلُوا عَلَيْهِ يَقُولُونَ: مَا اتَّقَيْتَ اللَّهَ، مَا أَحْشَيْتَ اللَّهَ، وَمَا اسْتَحْيَيْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: أَخْزَاكَ اللَّهُ. قَالَ: «لَا تَقُولُوا هَكَذَا، لَا تَعِينُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانُ، وَلَكِنْ قُولُوا: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۶۲۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شرابی کو لایا گیا آپ نے فرمایا، اے سزا دو! تو ہم میں سے کچھ لوگ اسے گھونے مار رہے تھے اور کچھ اسے کپڑے سے مار رہے تھے جبکہ کچھ لوگ اسے جوتے مار رہے تھے بعد ازاں آپ نے فرمایا، اس کو سرزنش کرو تو لوگوں نے اسے (ڈانٹ پلائے ہوئے) کہا تو نے تنوی اختیار نہیں کیا، تو اللہ سے بے خوف ہو گیا، تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی شرم نہیں کی۔ کچھ لوگوں نے کہا، تجھے اللہ ذلیل کرے۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا، ایسی بات کہہ کر اس کے خلاف شیطان کی معاونت نہ کرو البتہ یہ کہو اے اللہ! اس کو معاف کر اس پر رحم کر۔ (ابوداؤد)

۳۶۲۲- (۹) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: شَرِبَ رَجُلٌ، فَسَكِرَ، فَلَقِيَ يَمِيلُ فِي الْفَجِّ - ، فَأَنْطَلَقَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا حَادَى دَارَ الْعَبَّاسِ؛ انْقَلَتْ فَدَخَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ، فَالْتَزَمَهُ - ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَضَحِكَ وَقَالَ: «أَفَعَلَهَا؟» وَلَمْ يَأْمُرْ فِيهِ بِشَيْءٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۶۲۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک شخص نے شراب پی، وہ نشے میں دھت ہو گیا اسے اس حالت میں پایا گیا کہ وہ داؤی میں جھک جھک کر چل رہا تھا، اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا جب وہ

عباسؑ کے گھر کے برابر پہنچا تو (ہاتھ) چمڑا کر عباسؑ کے پاس چلا گیا اور سفارش کیلئے اس کے ساتھ چمٹ گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس کا تذکرہ ہوا، آپؐ مسکرائے اور دریافت کیا، اس نے یہ انداز اختیار کیا ہے؟ اور آپؐ نے اس کے بارے میں کچھ نہیں کہا۔ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے، ابن جریر راوی لفظ ”عن“ کے ساتھ روایت کرتا ہے۔
(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۲۷۵، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۷۷)

الفصل الثالث

۳۶۲۳ - (۱۰) عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ النُّخَعِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: مَا كُنْتُ لِأَقِيمَ عَلَى أَحَدٍ حَدًّا فَيَمُوتَ، فَأَجِدُ فِي نَفْسِي مِنْهُ شَيْئًا، إِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ، فَإِنَّهُ لَوْ مَاتَ وَدَيْتُهُ، وَذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَسْنَهُ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل: ۳۶۲۳: عمیر بن سعید نخعی بیان کرتے ہیں کہ میں نے علیؑ سے سنا، اس نے بیان کیا، اگر میں کسی شخص پر حد لگاؤں اور وہ (اس سے) فوت ہو جائے تو میرے دل پر اس کا کچھ بوجھ نہیں ہو گا البتہ اگر شرابی انسان (حد لگانے سے) فوت ہو جائے تو میں اس کی دیت ادا کروں گا اس لئے کہ آپؐ نے اس کی حد کا تعین نہیں فرمایا (بخاری، مسلم)

۳۶۲۴ - (۱۱) وَعَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدَّبَلِيِّ، قَالَ: إِنْ عُمَرَ اسْتَشَارَ فِي حَدِّ الْخَمْرِ. فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: أَرَى أَنْ تَجْلِدَهُ ثَمَانِينَ جَلْدَةً، فَإِنَّهُ إِذَا شَرِبَ سَكِرَ، وَإِذَا سَكِرَ هَذَى، وَإِذَا هَذَى افْتَرَى -، فَجَلَدَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فِي حَدِّ الْخَمْرِ ثَمَانِينَ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۳۶۲۴: ثور بن زید دبلی بیان کرتے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے شراب کی حد کے بارے میں مشورہ لیا، علیؑ نے مشورہ دیا، میرا خیال ہے کہ آپؐ اسی (۸۰) کوڑے لگائیں۔ اس لئے کہ جب (کوئی شخص) شراب پیتا ہے تو اسے نشہ ہوتا ہے اور نشہ کی حالت میں وہ اول قول بکتا ہے اور جب وہ اول قول بکتا ہے تو (کسی پر) تہمت لگاتا ہے چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے شراب کی حد اسی (۸۰) کوڑے مقرر کر دی (مالک)

وضاحت: اس حدیث کی سند مضطرب ہے کیونکہ ثور بن زید کی عمر سے ملاقات ثابت نہیں (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۹۹)

بَابُ مَا لَا يُدْعَى عَلَى الْمُحَدِّودِ

(اس بات کا بیان کہ جس پر حد لگائی گئی ہے اس کے لئے بددعا نہ کی جائے)

الفصل الأول

۳۶۲۵ - (۱) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ يُلْقِبُ حِمَارًا، كَانَ يُضَجِّكُ النَّبِيُّ ﷺ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ جَلَدَهُ فِي الشَّرَابِ، فَأَتَى بِهِ يَوْمًا، فَأَمَرَ بِهِ فُجِّلَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: اللَّهُمَّ اَلْعَنَهُ، مَا أَكْثَرَ مَا يُؤْتِي بِهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَلْعَنُوهُ، فَإِنَّ اللَّهَ مَا عَلِمْتُ أَنَّهُ يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ...» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل: ۳۳۵: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کا نام عبد اللہ تھا اس کا لقب "حمار" یعنی گدھا تھا، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنساتا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو شراب کی حد لگائی تھی چنانچہ ایک روز اسے لایا گیا آپ نے اس کے بارے میں حکم دیا، اسے کوڑے لگائے گئے۔ حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا "اے اللہ! اس پر لعنت کر (شراب نوشی میں) کس قدر کثرت کے ساتھ اسے لایا جاتا ہے (یہ سن کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس پر لعنت نہ کرو، اللہ کی قسم! میرے علم کے مطابق یہ شخص اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کرتا ہے (بخاری)

۳۶۲۶ - (۲) وَعَنْ أَبِي مُرَيْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَى النَّبِيُّ ﷺ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ، فَقَالَ: «اضْرِبُوهُ» فَعَمِنَا الضَّارِبُ بِيَدِهِ، وَالضَّارِبُ بِتَغْلِيهِ، وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: أَخْزَاكَ اللَّهُ. قَالَ: «لَا تَقُولُوا هَكَذَا، لَا تُعِينُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۳۶: ابو مرزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شرابی لایا گیا آپ نے فرمایا "اس کی پٹائی کرو تو ہم میں سے کسی نے اسے گھونسا مارا، کسی نے جوتا اور کسی نے اسے کپڑا مارا جب وہ واپس لوہا تو بعض لوگوں نے کہا "اللہ تجھے ذلیل کرے۔ آپ نے فرمایا "یہ کلمہ کہہ کر اس کے خلاف شیطان کی معاونت نہ کرو (بخاری)

الفصل الثانی

۳۶۲۷ - (۳) عَنْ أَبِي مُرَيْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ الْأَنْسَلَمِيُّ - إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ،

فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَنَّهُ أَصَابَ امْرَأَةً حَرَامًا، أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، كُلُّ ذَلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ، فَأَقْبَلَ فِي الْحَافِصَةِ، فَقَالَ: «أَبْكُنْهَا؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «حَتَّى غَابَ ذَلِكَ مِنْكَ فِي ذَلِكَ مِنْهَا» قَالَ: نَعَمْ قَالَ: «كَمَا يَغِيبُ الْبُرُودُ فِي الْمَكْحَلَةِ وَالرِّشَاءُ فِي الْبُثْرِ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «هَلْ تَدْرِي مَا الزَّيْنَاءُ؟» قَالَ: نَعَمْ؛ أَتَيْتُ مِنْهَا حَرَامًا مَا يَأْتِي الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ حَلَالًا. قَالَ: «فَمَا تَرِيدُ بِهَذَا الْقَوْلِ؟» قَالَ: أَرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي، فَأَمَرَ بِهِ فَرَجَمَ، فَسَمِعَ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِهِ يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: انْظُرْ إِلَى هَذَا الَّذِي سَتَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَلَمْ تَدْعُهُ نَفْسُهُ حَتَّى رَجَمَ رَجَمَ الْكَلْبِ، فَسَكَتَ عَنْهُمَا، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً حَتَّى مَرَّ بِحِيفَةِ حِمَارٍ شَائِلٍ — بِرَجُلِهِ، فَقَالَ: «أَيْنَ فَلَانٌ وَفَلَانٌ؟» فَقَالَا: نَحْنُ ذَابِنِ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ: «انْزِلَا فَكَلَا مِنْ حِيفَةِ هَذَا الْحِمَارِ» فَقَالَا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! مَنْ يَأْكُلُ مِنْ هَذَا؟ قَالَ: «فَمَا يَلْتَمَأُ مِنْ عَرِضٍ أُخِيضَكُمَا أَيْفَا أَشَدُّ مِنْ أَكْلِ يَمْنَةٍ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّهُ الْآنَ لَيْفَى أَنْهَارِ الْجَنَّةِ فِيهَا... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل: ۳۳۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اسلمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے بارے میں اس نے چار بار گواہی دی کہ اس نے ایک عورت سے زنا کیا ہے۔ آپ نے ہر بار اس سے اعراض کیا، آپ نے پانچویں بار اس سے دریافت کیا، کیا تو نے اس سے جماعت کی ہے؟ اس نے جواب دیا جی ہاں! آپ نے دریافت کیا، یہاں تک کہ تیرا اگلا ناسل، عورت کی شرمگاہ میں چھپ گیا؟ اس نے کہا جی ہاں! آپ نے دریافت کیا، جیسا کہ سرخ سرودہ والی میں چھپ جاتا ہے اور رسی کوئیں میں چھپ جاتی ہے؟ اس نے کہا جی ہاں! آپ نے دریافت کیا، تجھے زنا کا علم ہے؟ اس نے کہا جی ہاں! میں نے عورت سے حرام طریقہ سے وہ کام کیا ہے جو خاوند اپنی بیوی سے حلال طریقے سے کرتا ہے۔ آپ نے دریافت کیا، اس بات سے تیرا مقصد کیا ہے؟ اس نے واضح کیا کہ میرا مقصود یہ ہے کہ آپ مجھے پاک کر دیں چنانچہ آپ نے اس کے بارہ میں حکم دیا (کہ اسے رجم کیا جائے) چنانچہ اسے رجم کیا گیا۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا کہ آپ کے صحابہ کرام میں سے ایک شخص نے دوسرے شخص سے کہا، اس شخص کے بارے میں غور کریں جس پر اللہ نے پردہ ڈالا تھا لیکن اس کے لمس نے اسے نہ چھوڑا یہاں تک کہ وہ یوں رجم ہوا جیسے کتا رجم ہوتا ہے۔ آپ ان دونوں کی گفتگو پر خاموش رہے پھر آپ ذرا چلے، آپ موار گدھے کی لاش پر سے گزرے جس کا پاؤں کھڑا تھا۔ آپ نے دریافت کیا، فلاں فلاں شخص کہاں ہیں؟ انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہم دونوں ہیں! آپ نے حکم دیا، تم اتر کر اس گدھے کی لاش کھاؤ۔ انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! اسے کون کھا سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا، ابھی اپنے بھائی کی جو توہین تم نے کی ہے وہ اس کے کھانے سے بدتر ہے، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بلاشبہ وہ شخص اس وقت جنت کی نشوونما میں غوطے لگا رہا ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے اس میں عبدالرحمان بن صامت راوی مجہول ہے (میزان الاحوال جلد ۲ صفحہ ۵۵۵، مشکوٰۃ علامہ الہانی جلد ۳ صفحہ ۷۷۷)۔

۳۶۲۸- (۴) وَقَدْ خُزِّمَ بْنَ ثَابِتٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَصَابَ ذَنْبًا أُقِيمَ عَلَيْهِ حَدُّ ذَلِكَ الذَّنْبِ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ» رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ».

۳۳۳۸: خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی گناہ کا مرکب ہوا اس پر اس گناہ کی حد لگائی گئی تو وہ حد اس کے لئے کفارہ ہے (شرح السنہ) وضاحت: بخاری اور ترمذی نے اس روایت کو ضعیف کہا ہے (تفہیم الرواة جلد ۱ صفحہ ۱۰۰)

۳۶۲۹- (۵) وَقَدْ عَلَيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَصَابَ حَدًّا فَعُجِّلَ عَقُوبَتُهُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّهُ أَعْدَلُ مِنْ أَنْ يُنْتَقَى عَلَى عَبْدِهِ الْعُقُوبَةُ فِي الْآخِرَةِ، وَمَنْ أَصَابَ حَدًّا فَسَتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَفَا عَنْهُ فَإِنَّهُ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يَعُودَ فِي شَيْءٍ قَدْ عَفَا عَنْهُ...» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۳۳۹: علی رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں: جو شخص کسی قاتل حد فعل کا مرکب ہوا اس کی سزا اسے جلد ہی دنیا میں مل گئی تو اللہ کا عدل اس بات کا متقاضی ہے کہ آخرت میں دوبارہ اس بندے کو سزا نہ ملے اور جو شخص کسی قاتل حد فعل کا مرکب ہوا اللہ نے اس پر پردہ ڈال دیا اور اسے معاف کر دیا تو اللہ کی کرم نوازی کا یہ تقاضا ہے کہ وہ ایسے کام پر اس سے باز پرس نہ کرے۔ جس کو اس نے معاف کر دیا تھا (ترمذی، ابن ماجہ) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے۔

بَابُ التَّعْزِيرِ (تعزیر کا بیان)

الفصل الأول

۳۶۳۰- (۱) عَنْ أَبِي بُرْزَةَ بْنِ نَبَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلْدَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۳۰: ابوہریرہ بن نبیرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: دس کوڑوں سے زائد صرف حدود الہیہ میں لگائے جائیں (بخاری)

الفصل الثاني

۳۶۳۱- (۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَّقِ الْوَجْهَ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل: ۳۳۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کسی کو مارے تو چہرے (پر مارنے) سے پرہیز کرے (ابوداؤد)

۳۶۳۲- (۳) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ: يَا يَهُودِي! فَأَضْرِبْهُ عَشْرِينَ... وَإِذَا قَالَ: يَا مُخَنَّثُ! فَأَضْرِبْهُ عَشْرِينَ... وَمَنْ وَقَعَ عَلَى ذَاتِ مَحْرَمٍ فَأَقْتُلُوهُ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۳۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: جب کوئی شخص دوسرے شخص سے کہے 'اے یہودی! تو اس کو بیس کوڑے لگاؤ اور جب کہے 'اے مخنث! تو اس کو بیس کوڑے لگاؤ اور جو شخص محرم عورت سے جماع کرے تو اسے قتل کر دو (ترمذی) امام ترمذی نے حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ترمذی ص ۳۹)

۳۶۳۳- (۴) وَقَدْ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا وَجَدْتُمْ الرَّجُلَ قَدْ غَلَّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ -؛ فَأَحْرِقُوا مَتَاعَهُ وَأَصْرِبُوهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبْنُو دَاوُدَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۶۳۳: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم کسی شخص کو پاؤ کہ اس نے اللہ کی راہ میں خیانت کی ہے تو اس کا سامان جلا دو اور اسے سزا دو (ترمذی، ابوداؤد) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو واقد لیشی راوی مکر الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۰۲، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۰۲، ضعیف ترمذی صفحہ ۱۶۸) یہ باب تیسری فصل سے خالی ہے۔

بَابُ بَيَانِ الْخَمْرِ وَوَعِيدِ شَارِبِهَا

(شراب کیا ہے؟ اور شرابی کے بارے میں وعید کا بیان)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۳۶۳۴ - (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ: التَّخْلَةُ وَالْعِنْبَةُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل: ۳۳۳۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، شراب دو درختوں، کھجور اور انگور سے ہے (مسلم)
وضاحت: اگرچہ کھجور اور انگور کے علاوہ دیگر چیزوں سے بھی شراب تیار کی جاتی ہے لیکن چونکہ ان سے تیار ہونے والی شراب سب سے زیادہ شیس ہوتی ہے اس لئے ان کا ذکر کیا گیا ہے (واللہ اعلم)

۳۶۳۵ - (۲) وَهْنُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَطَبَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «إِنَّهُ قَدْ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ، وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ: الْعِنْبِ، وَالتَّمْرِ، وَالْحِنْطَةِ، وَالتَّيْعِيرِ، وَالْعَسَلِ. وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۳۳۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے منبر رسول پر خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے بیان کیا کہ جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو پانچ چیزوں، انگور، کھجور، گندم، جو اور شدہ سے شراب (تیار کی جاتی تھی) اور شراب وہ شے ہے جو عقل کو دھماپ لے (بخاری)

۳۶۳۶ - (۳) وَهْنُ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ حِينَ حُرِّمَتْ، وَمَا نَجِدُ خَمْرَ الْأَعْنَابِ إِلَّا قَلِيلًا، وَعَامَّةُ خَمْرِنَا الْبُسْرُ - وَالتَّمْرُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۳۳۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب شراب حرام ہوئی تو اس وقت انگور کی شراب بہت کم دستیاب تھی اور ہماری عام شراب غام اور پختہ کھجوروں سے تیار ہوتی تھی (بخاری)

۳۶۳۷- (۴) وَقَدْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْبَيْعِ وَهُوَ نَبِيذُ الْعَسَلِ، فَقَالَ: «كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۳۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شد کی بیخ کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ آپ نے فرمایا: ہر نشہ آور مشروب حرام ہے (بخاری، مسلم)

۳۶۳۸- (۵) وَقَدْ ابْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا قَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَتَّبْ؛ لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۳۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جو شخص دنیا میں شراب پیا رہا وہ اسی حالت میں فوت ہو گیا تاہم نہیں ہوا تو آخرت میں اسے شراب نہیں ملے گی (مسلم)

۳۶۳۹- (۶) وَقَدْ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا قَدِيمَ مِنَ الْيَمَنِ، فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ شَرَابٍ يَشْرَبُونَهُ بِأَرْضِهِمْ مِنَ الدَّرَّةِ يُقَالُ لَهُ الْجَزْرُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَوْ مُسْكِرٌ هُوَ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، إِنْ عَلَى اللَّهِ عَهْدٌ لِمَنْ يَشْرَبُ الْمُسْكِرَ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا طِينَةُ الْخَبَالِ؟ قَالَ: «عَرَقُ أَهْلِ النَّارِ - أَوْ عَصَاةُ أَهْلِ النَّارِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۳۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص یمن سے آیا اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شراب کے بارے میں دریافت کیا جو وہ اپنے علاقے میں مکئی سے بنا کر پیتے تھے، جسے ”جزر“ کہا جاتا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا وہ نشہ آور ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ بلاشبہ اللہ نے اس بات کا ذمہ لیا ہے کہ جو شخص نشہ آور (مشروب) پئے گا تو وہ اس کو ”طینۃ الخبال“ پلائے گا۔ صحابہ کرام نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! ”طینۃ الخبال“ سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: (اس سے مراد) دوزخیوں کا پھیندہ وغیرہ ہے جو ان کے بدن سے خارج ہو گا (مسلم)

۳۶۴۰ - (۷) وَهَنَّ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ خَلِيطِ التَّمْرِ وَالبُسْرِ، وَعَنْ خَلِيطِ الزَّبْتِ وَالتَّمْرِ، وَعَنْ خَلِيطِ الزُّهُو - وَالرُّطْبِ - وَقَالَ: «انْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ عَلَى جِدَّةٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۴۰: ابوالثنا رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پختہ اور خام کھجور، مٹھہ اور پختہ کھجور اور خام اور پختہ تانہ کھجور کو ملا کر بنائے ہوئے نیزے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ ہر ایک کی الگ الگ نیزہ بناؤ (مسلم)

۳۶۴۱ - (۸) وَهَنَّ أَنَسُ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْخَمْرِ يَتَخَذُ خَلًا؟ فَقَالَ: «لَا»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۴۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کیا شراب کا سرکہ بنالیا جائے؟ آپ نے نفی میں جواب دیا (مسلم)

۳۶۴۲ - (۹) وَهَنَّ وَائِلُ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّ طَارِقَ بْنَ سُوَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْخَمْرِ، فَنَهَاهُ. فَقَالَ: إِنَّمَا أَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ، فَقَالَ: «إِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلَكِنَّهُ دَاءٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۴۲: وائل حضرمی بیان کرتے ہیں کہ طارق بن سويد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کے بارے میں دریافت کیا؟ آپ نے اسے روک دیا اس نے کہا میں اس سے علاج کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا (شراب) دوا نہیں ہے وہ تو بیماری ہے (مسلم)

الْفَصْلُ الثَّلَاثُونَ

۳۶۴۳ - (۱۰) هَنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ صَلَاةَ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ. فَإِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ صَلَاةَ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ. فَإِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ صَلَاةَ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ. فَإِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ صَلَاةَ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا، فَإِنْ تَابَ لَمْ يَنْتَبِذْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَعَاهُ مِنْ نَهْرِ الْجَبَالِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل : ۳۶۳۳ : عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'شراب پینے والے کی چالیس روز نماز قبول نہیں ہوتی۔ اگر وہ تائب ہو جائے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے اگر وہ پھر شراب پی لے تو چالیس روز اس کی نماز قبول نہیں ہوتی اگر وہ تائب ہو جائے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے اگر وہ پھر شراب پی لے تو چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی اگر وہ تائب ہو جائے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے اگر وہ چوتھی بار شراب پی لے تو چالیس روز تک اللہ اس کی نماز قبول نہیں کرتا اگر تائب ہو جائے تو اللہ اس کی توبہ قبول نہیں کرتا اور اسے دوزخیوں کے خون اور پیپ کی نھر سے پلائے گا (ترمذی)

۳۶۴۴- (۱۱) وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالذَّارِمِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ.

۳۶۳۳ : نیز نسائی، ابن ماجہ، دارمی نے اس حدیث کو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے۔

۳۶۴۵- (۱۲) وَهَنْ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۶۳۵ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ارشاد نبویؐ ہے، جس (مشروب) کا کثیر نشہ لائے اس کا قلیل بھی حرام ہے (اگرچہ قلیل نشہ آور نہ ہو) (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

۳۶۴۶- (۱۳) وَهَنْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَا أَسْكَرَ مِنْهُ الْفَرْقُ - فَمِلْهُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ» رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۶۳۶ : عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں آپؐ نے فرمایا، جس مشروب کے "فرق" سے نشہ آئے اس کا ہتھیلی (یعنی چلو) کے برابر بھی حرام ہے (احمد، ترمذی، ابوداؤد)

وضاحت : "فرق" سے مراد سولہ (۴) رطل ہیں جو قریباً "پانچ لیٹر کے برابر ہے۔ حدیث سے مقصود یہ ہے کہ جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ آور ہے اس کا ایک گھونٹ بھی حرام ہے (مکتبۃ سعید العلم جلد ۲ صفحہ ۳۲۶)

۳۶۴۷- (۱۴) وَهْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنَّ مِنَ الْجَنْطَةِ حُمْرًا، وَمِنَ الشَّعِيرِ حُمْرًا، وَمِنَ التَّمْرِ حُمْرًا، وَمِنَ الزُّبَيْبِ حُمْرًا، وَمِنْ

الْعَسَلِ خَمْرًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۳۳۷: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ گندم، جو، خشک کھجور، مندہ اور شدہ سے شراب تیار ہوتی ہے (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا۔

۳۶۴۸ - (۱۵) وَهْنُ ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ عِنْدَنَا خَمْرٌ لَيْتِيمٌ، فَلَمَّا نَزَلَتْ (الْمَائِدَةُ) - سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْهُ، وَقُلْتُ: إِنَّهُ لَيْتِيمٌ. فَقَالَ: «أَهْرَيْقُوهُ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۳۳۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہمارے پاس ایک یتیم کی شراب تھی جب سورت مائدہ نازل ہوئی تو میں نے اس شراب کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا؟ اور میں نے واضح کیا کہ شراب ایک یتیم (انسان) کی ہے۔ آپ نے اس کے بہانے کا حکم فرمایا (ترمذی)

۳۶۴۹ - (۱۶) وَهْنُ أَنَسٍ، عَنْ ابْنِ طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ قَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! ابْنِي اشْتَرَيْتُ خَمْرًا لِأَيْتَامٍ فِي حَجْرِي. قَالَ: «أَهْرِقِ الْخَمْرَ وَاكْسِرِ الدِّنَارَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَضَعْفُهُ. وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ دَاوُدَ: أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ أَيْتَامٍ وَرِثُوا خَمْرًا. قَالَ: «أَهْرِقُهَا». قَالَ: «أَفَلَا أَجْعَلُهَا خَلًّا؟» قَالَ: «لَا».

۳۳۳۹: انسؓ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں اس نے عرض کیا، اے اللہ کے پیغمبر! میری کفالت میں یتیم ہیں میں نے ان کے لئے شراب خریدی تھی۔ آپ نے شراب کے بہانے اور ٹکڑوں کے توڑنے کا حکم دیا (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان یتیموں کے بارے میں دریافت کیا، جنہیں ورثے میں شراب ملی تھی؟ آپ نے اس کے بہانے کا حکم دیا۔ انہوں نے دریافت کیا میں اس کو سرکہ میں بدل سکتا ہوں؟ آپ نے نفی میں جواب دیا۔ وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۳۳۳)

الفصل الثالث

۳۶۵۰ - (۱۷) هَنَّ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ كُلِّ

مُسْبِكِرٌ وَمُفْتَبِرٌ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

تیسری فصل: ۳۶۵۰: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرنشہ آور اور سستی پیدا کرنے والی چیز (کے استعمال) سے منع فرمایا (ابوداؤد)
وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں شریح حشوب راوی مختلف یہ ہے (الدرر الکبیر جلد ۴ صفحہ ۲۷۳۰، البحر والتحدیل جلد ۴ صفحہ ۳۲۸، المجموع جلد ۴ صفحہ ۳۷۱، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۸۳، تقریب التہذیب جلد ۴ صفحہ ۳۵۵، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۷۱)

۳۶۵۱- (۱۸) وَفَن دَلِمَ الْجَمْعِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا بِأَرْضٍ بَارِدَةٍ، وَنَعَالِجُ فِيهَا عَمَلًا شَدِيدًا، وَإِنَّا نَتَّخِذُ شَرَابًا مِنْ هَذَا الْقَمْعِ نَتَّقَوِي بِهِ عَلَى أَعْمَالِنَا، وَعَلَى بَرْدِ بِلَادِنَا، قَالَ: «هَلْ يُسْكِرُ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: «فَاجْتَنِبُوهُ». قُلْتُ: إِنَّ النَّاسَ غَيْرُ تَارِكِيهِ. قَالَ: «فَإِنْ لَمْ يَتْرَكُوهُ فَقَاتِلُوهُمْ»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۶۵۱: دلیم حمیری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (دریافت کرتے ہوئے) عرض کیا 'اے اللہ کے رسول! ہم سرد علاقے کے (باشعے) ہیں، ہم وہاں سخت محنت و مشقت کرتے ہیں، ہم گندم سے شراب تیار کرتے ہیں اور اس کے استعمال سے ہم وہاں کام کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں اور اپنے علاقے کی سرد لمبوں سے محفوظ رہتے ہیں۔ آپ نے دریافت کیا، کیا وہ نشہ آور ہے؟ میں نے جواب دیا، جی ہاں! آپ نے فرمایا 'اس سے کنارہ کش رہو۔ میں نے عرض کیا، عوام الناس کبھی اس سے کنارہ کش نہیں ہو سکتے۔ آپ نے حکم دیا، اگر وہ اس کو نہ چھوڑیں تو تم ان سے لڑائی کرو (ابوداؤد)

۳۶۵۲- (۱۹) وَفَن عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَالْكُؤْبَةِ - وَالْغُبَيْرَاءِ -، وَقَالَ: «كُلُّ مُسْبِكِرٍ حَرَامٌ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۶۵۲: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب، قمار بازی، کھیل، دھول اور بخار کی شراب سے روکا ہے۔ نیز فرمایا ہرنشہ آور چیز حرام ہے۔ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن اسحاق راوی مدلس اور ولید بن عبیدہ راوی مجہول ہے، پس حدیث معطل ہے (البحر والتحدیل جلد ۴ صفحہ ۳۸۷، طبقات ابن سعد جلد ۴ صفحہ ۳۲۱، الضعفاء والمتروکین صفحہ ۵۳، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۶۸، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۳۴، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۵۵)

۳۶۵۳- (۲۰) وَفَنَّهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٍ -، وَلَا قَمَارٌ -، وَلَا مَنَانٌ، وَلَا مُذْمِنٌ خَمْرٍ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: «وَلَا وَلَدٌ زَنِيَّةٌ» بَدَلُ «قَمَارٍ».

۳۶۵۳: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: والدین کا نافرمان، قمار باز، حسان جتانے والا اور شراب کا رسیا، جنت میں نہیں جائیں گے اور اس کی ایک روایت میں قمار باز کی جگہ ولد الزنا کا ذکر ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں جاہلان راوی بھول ہے۔ جاہلان کا سماع عبداللہ سے اور سالم کا سماع جاہلان سے ثابت نہیں نیز ولد الزنا کے بارے میں کوئی مرفوع حدیث ثابت نہیں۔ (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۷۷۳) تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۰۵

۳۶۵۴- (۲۱) وَفَنَ ابْنِ أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى بَعَثَنِي رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ، وَهَدَىٰ لِلْعَالَمِينَ، وَأَمَرَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ بِمَحَقِّ الْمَعَازِفِ، وَالْمَزَامِيرِ، وَالْأَوْتَانِ، وَالصُّلْبِ -، وَأَمَرَ الْجَاهِلِيَّةِ -، وَحَلَفَ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ: بِعِزَّتِي لَا يَشْرَبُ عَبْدٌ مِنْ عِبِيدِي جُرْعَةً مِنْ خَمْرٍ إِلَّا سَقَيْتُهُ مِنَ الصَّدِيدِ بِمِثْلِهَا، وَلَا يَتْرُكُهَا مِنْ مَخَافَتِي إِلَّا سَقَيْتُهُ مِنْ حِيَاضِ الْقُدْسِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۳۶۵۴: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ارشاد نبویؐ ہے: بلاشبہ اللہ نے مجھے جہاں والوں کے لئے رحمت اور ہدایت بنا کر بھیجا اور میرے پروردگار نے مجھے آلات لبو، آلات غنائتوں، سیلوں اور جاہلیت کے امور کے مٹانے کیلئے بھیجا ہے اور میرے پروردگار عزوجل نے قسم اٹھا کر فرمایا: مجھے میری عزت کی قسم! میرے بندوں میں سے جو بندہ شراب کا گھونٹ پیئے گا تو میں اس کو خون اور پیپ سے اس کی مثل پلاؤں گا اور جو شخص میرے ڈر سے اس کو چھوڑے گا تو میں اس کو پاک حوض سے پانی پلاؤں گا۔ (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں فرج بن فضالہ راوی ضعیف ہے نیز علی بن یزید الحائلی راوی منکر الحدیث ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۰۶) میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۹۱

۳۶۵۵- (۲۲) وَفَنَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «ثَلَاثَةٌ قَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْجَنَّةَ: مُذْمِنُ الْخَمْرِ، وَالْعَاقُ، وَالَّذِي يُقْرِئُ أَهْلَهُ الْخَبَثَ...» رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۶۵۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین شخص ایسے ہیں جن پر

اللہ نے جنت حرام کی ہے۔ ہمیشہ شراب پینے والا والدین کا نافرمان اور وہ بے غیرت جو اپنے گھر میں بے حیائی کو برقرار رکھتا ہے (احمد نسائی)

۳۶۵۶- (۲۳) وَهْنُ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ: مُدْمِنُ الْخَمْرِ، وَقَاطِعُ الرَّجِيمِ، وَمُضْذِقُ بِالسَّحْرِ»... رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۳۶۵۶: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تین شخص جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔ ہمیشہ شراب پینے والا، قطع رحمی کرنے والا اور جادو کے اثرات پر ایمان رکھنے والا (احمد)

۳۶۵۷- (۲۴) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مُدْمِنُ الْخَمْرِ إِنْ مَاتَ لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى - كَعَابِدٍ وَتَنٍ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۳۶۵۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ارشاد نبویؐ ہے، شراب پر مدامت کرنے والا جب فوت ہوگا تو بت پرست کی طرح اللہ سے ملاقات کرے گا (احمد)

۳۶۵۸- (۲۵) وَزَوَى ابْنُ مَاجَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۳۶۵۸: اور ابن ماجہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۳۶۵۹- (۲۶) وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ. وَقَالَ: ذَكَرَ الْبُخَارِيُّ فِي التَّارِخِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ.

۳۶۵۹: اور بیہقی نے شعب الایمان میں محمد بن عبید اللہ سے اس نے اپنے والد سے بیان کیا نیز اس نے ذکر کیا کہ بخاریؒ نے تاریخ میں محمد بن عبد اللہ سے اس نے اپنے والد سے بیان کیا ہے۔

۳۶۶۰- (۲۷) وَهْنُ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: مَا أَبَالِي شَرِبْتُ الْخَمْرَ أَوْ عَبَدْتُ هَذِهِ السَّارِيَةَ دُونَ اللَّهِ... رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۳۶۶۰: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اس میں کچھ فرق محسوس نہیں ہوتا کہ میں شراب نوشی کروں یا اللہ کے سوا اس ستون کی عبادت کروں (نسائی)

کِتَابُ الْإِمَارَةِ وَالْقَضَاءِ

(امارت اور قضاء کا بیان)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۳۶۶۱- (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ، وَمَنْ يُطِيعِ الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي، وَمَنْ يَعْصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي؛ وَإِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ - يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ، وَيُتَّقَى بِهِ، فَإِنْ أَمَرَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَعَدَلَ فَإِنَّ لَهُ بِذَلِكَ أَجْرًا، وَإِنْ قَالَ بَعْضُهُ فَإِنَّ عَلَيْهِ مِنْهُ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل : ۳۶۶۱ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس شخص نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس شخص نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس شخص نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی بلاشبہ (امامت کبریٰ پر فائز) امام ڈھال ہے اس کے حکم سے جہاد کیا جاتا ہے اور اس کے ذریعہ خطرات سے محفوظ حاصل کیا جاتا ہے۔ اگر وہ اللہ سے ڈرنے کا حکم دے اور عدل کرے تو اس کیلئے اس کے سبب سے ثواب ہوگا اور اگر اس کے برعکس وہ ظلم کا حکم دے تو اس سبب سے اس پر (دیا) ہوگا (بخاری، مسلم)

۳۶۶۲- (۲) وَعَنْ أُمِّ الْحَصَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ أَمَرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُجْدَعٌ - يَقُودُكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ، فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۶۳ : ام الحسین رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم پر ناک (یا) کان کاغلام بھی امیر بنایا جائے جو اللہ کی کتاب کی روشنی میں تمہاری قیادت کرے تو تم اس کی بات سنو اور اطاعت کرو (مسلم)

۳۶۶۴- (۳) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَإِنْ اسْتَعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَانَ رَأْسُهُ رَبِيبَةً...» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۶۶۵ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سنو اور اطاعت کرو اگرچہ تم پر حبشی غلام (امیر) مقرر ہو جائے اگرچہ اس کا سر (وجہ چھوٹا ہونے کے) مثلاً جیسا ہو (بخاری)

۳۶۶۴ - (۴) وَهْنُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ، فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۶۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمان شخص کے لئے ضروری ہے کہ وہ سب و اطاعت کرے (خواہ اس حکم کو) وہ پسند کرے یا اسے ناگوار خاطر گزرے جب کہ اسے اللہ کی نافرمانی کا حکم نہ دیا جائے اور جب اسے اللہ کی نافرمانی کا حکم دیا جائے تو اطاعت نہ کی جائے۔ (بخاری، مسلم)

۳۶۶۵ - (۵) وَهْنُ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةٍ؛ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۶۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اللہ کی) نافرمانی میں اطاعت نہیں ہے اطاعت تو اچھے کاموں میں ہے (بخاری، مسلم)

۳۶۶۶ - (۶) وَهْنُ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَايَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ، وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ - وَعَلَى أَثَرَةِ عَلَيْنَا -، وَعَلَى أَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ -، وَعَلَى أَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ إِنَّمَا كُنَّا، لَا نَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَّا يُؤْمِنُ. وَفِي رِوَايَةٍ: وَعَلَى أَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا - عِنْدَكُمْ مِنَ اللَّهِ فِيهِ بُرْهَانٌ.

۳۶۶۶: عبادة بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی کہ ہم سنیں گے اور اچھی و آسانی میں، خوشی و ناخوشی میں اطاعت کریں گے اور اگر ہم پر (کسی کو) ترجیح دی جائے گی تو ہمیں اطاعت کریں گے اور ہم ان لوگوں سے امارت نہیں چھینیں گے جو اس پر قابض ہوں گے اور ہم جہاں کہیں بھی ہوں گے، حق بات کہیں گے۔ اللہ (کے احکام کے بارے) میں ہم کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خائف نہ ہوں گے اور ایک روایت میں ہے ہم امارت پر قابضوں سے امارت نہیں چھینیں گے البتہ جبہ ان میں ظاہر کفر و کھین کے اور اس میں اللہ کی جانب سے دلیل موجود ہوگی (بخاری، مسلم)

۳۶۶۷ - (۷) وَهْنُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِذَا تَابَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُولُ لَنَا: «فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں جب ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی کہ میں گے اور اطاعت کریں گے تو آپ نے ہمیں تلقین فرمائی کہ استطاعت کے مطابق اطاعت ہوگی (بخاری، مسلم)

۳۶۶۸- (۸) وَفَعْنِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْصُرْ، فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ يَفَارِقُ الْجَمَاعَةَ شَبْرًا فَيَمُوتُ إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةٍ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۷۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اپنے امیر میں اس بات کو دیکھے جس کو وہ پسند نہ کرے تو مبرا کرے، اس لئے کہ جو شخص بھی جماعت (کے نظم) سے ہلکتا ہوا اور پھر اسی حالت میں فوت ہو گیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا (بخاری، مسلم)

۳۶۶۹- (۹) وَفَعْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ، وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ، فَمَاتَ؛ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةٍ. وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِيَّةٍ -، يَغْضَبُ لِعَصْبِيَّةٍ، أَوْ يَدْعُو لِعَصْبِيَّةٍ أَوْ يَنْصُرُ عَصْبِيَّةً، فَقَبِلَ؛ فَقَبِلَ جَاهِلِيَّةً. وَمَنْ خَرَجَ عَلَى أُمَّتِي بِسَيْفِهِ، يَضْرِبُ بِرَّهَا وَفَاجِرَهَا، وَلَا يَتَحَاشَى مِنْ مُؤْمِنِهَا، وَلَا يَقِي لِدَيْ عَهْدٍ عَهْدَهُ؛ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۲۷۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (یہ) فرماتے ہوئے سنا، جو شخص (امیر کی) اطاعت سے الگ ہوا اور جماعت (کے نظم) سے علیحدہ ہوا، وہ اسی حالت میں فوت ہوا تو وہ جاہلیت کی موت مرا اور جو شخص اندھا دھند یعنی نامعلوم جھڑے کے نیچے لڑتا رہا، مصیبت کے پیش نظر سے میں آیا، مصیبت کی بنیاد پر دعوت دیتا رہا یا مصیبت کی وجہ سے مدد کرتا رہا اور قتل ہو گیا تو اس کا قتل ہونا جاہلیت کے انداز کا ہے اور جو شخص میری امت کے خلاف تلوار لے کر نکلا، نیک و بد سب کو تہ تیغ کرتا ہے اور کسی مومن انسان کی اسے کچھ پرواہ نہیں اور نہ ہی اسے کسی عہد والے کے عہد کا کچھ پاس ہے تو وہ مجھ سے نہیں اور نہ ہی میرا اس سے کچھ تعلق ہے (مسلم)

۳۶۷۰- (۱۰) وَفَعْنِ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «خِيَارُ أُمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ، وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ، وَتُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ - وَشِرَارُ أُمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُبْغِضُونَهُمْ، وَتُبْغِضُونَهُمْ، وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ» قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَلَا تُنَادِيهِمْ - عِنْدَ ذَلِكَ؟ قَالَ: «لَا، مَا أَقَامُوا فِيكُمْ الصَّلَاةَ، لَا، مَا

أَقَامُوا فِيكُمْ الصَّلَاةَ إِلَّا مَنْ وَلِيَ عَلَيْهِ وَالٍ ، قَرَأَهُ يَأْنِي شَيْئًا مِّنْ مَّعْصِيَةِ اللَّهِ ؛ فَلْيَكْرِهُ مَا
يَأْنِي مِّنْ مَّعْصِيَةِ اللَّهِ ، وَلَا يَنْزِعَنَّ يَدَا مِنْ طَاعَةٍ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۳۶۷۰ : عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا
تمہارے بہترین امیر وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت کرتے ہیں اور تم ان کے حق میں دعائیں کرتے
ہو اور وہ تمہارے لئے دعائیں کرتے ہیں اور تمہارے بدترین امیر وہ ہیں جن سے تم دشمنی کرتے ہو اور وہ تم سے دشمنی
کرتے ہیں اور تم ان پر لعنت کرتے ہو اور وہ تم پر لعنت کرتے ہیں (راوی نے بیان کیا) ہم نے عرض کیا اے اللہ کے
رسول! کیا ہم اس وقت انہیں معزول نہ کر دیں۔ آپؐ نے فرمایا! نہیں! جب تک کہ وہ تم میں "اقامتِ صلوة" کا فریضہ
سرا انجام دیتے رہیں جب تک کہ وہ اقامتِ صلوة پر کاربند رہیں۔ خبردار! جس شخص پر کوئی شخص امیر بنایا گیا اس نے امیر
کو دیکھا کہ وہ کسی حد تک اللہ کی نافرمانی کا مرتکب ہوتا ہے تو وہ اس کی نافرمانی کرنے کو کراہت سے دیکھے لیکن اپنا ہاتھ
اس کی اطاعت سے نہ کھینچے (مسلم)

۳۶۷۱ - (۱۱) وَهَنَ أَمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «يَكُونُ
عَلَيْكُمْ أَمْرَاءٌ ، تَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ ، فَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ بَرَى . وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ ، وَلَكِنْ مَنْ
رَضِيَ وَتَابَعَ . قَالُوا : أَفَلَا نَقَاتِلُهُمْ ؟ قَالَ : «لَا ؛ مَا صَلَّوْا ؛ لَا ؛ مَا صَلَّوْا ؛ أَيْ : مَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهِ
وَأَنْكَرَ بِقَلْبِهِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۳۶۷۱ : ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! تم پر کچھ امیر مقرر ہوں گے
جن (کی کچھ باتوں) کو تم اچھا سمجھو گے اور (کچھ) کو برا سمجھو گے۔ جس شخص نے (ان کی بری باتوں کا) انکار کیا وہ بری
ہے اور جس نے ان کو برا جانا وہ محفوظ رہا البتہ جس نے ان کو پسند کیا اور ان کے مطابق چلا۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت
کیا! کیا ہم ان سے لڑائی کریں؟ آپؐ نے فرمایا! نہیں! جب تک وہ نماز کے نظام کو قائم رکھیں۔ نہیں! جب تک وہ نماز
کے نظام کو قائم رکھیں (جس نے ان کو دل سے برا جانا) اس سے مقصود دل کے ساتھ کمرہ چلتا اور دل سے انکار کرتا ہے۔
(مسلم)

۳۶۷۲ - (۱۲) وَهَنَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ لَنَا
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً ، وَأُمُورًا تُنْكِرُونَهَا» قَالُوا : فَمَا تَأْمُرُنَا يَا
رَسُولُ اللَّهِ ؟ قَالَ : «أَدُّوا إِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ - ، وَسَلُّوْا اللَّهَ حَقَّكُمْ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۳۶۷۲ : عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا کہ مستقبل
قرب میں تم میرے بعد ترجیحات کو محسوس کرو گے اور ایسے کام دیکھو گے جنہیں تم اچھا نہیں سمجھو گے۔ صحابہ کرامؓ نے

دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا، تم ان کے حقوق ادا کرو اور اپنے حقوق کے بارہ میں اللہ سے دعا کرو (بخاری، مسلم)

۳۶۷۳ - (۱۳) وَهْنٌ وَائِلٌ بْنُ حُجْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلَ سَلَمَةَ بْنَ يَزِيدَ الْجُعْفِيُّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا أَمْرَاءُ يَسْأَلُونَنَا حَقَّهُمْ، وَيَمْنَعُونَنَا حَقَّنَا، فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: «اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا، فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِلْتُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۷۳: وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سلمہ بن یزید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتے ہوئے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ بتائیں! اگر امراء ہم پر مقرر ہوں جو ہم سے اپنے حقوق کا مطالبہ کریں (لیکن) ہمیں ہمارے حقوق نہ دیں تو آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا، سنو اور اطاعت کرو اس لئے کہ ان پر وہ ذمہ داریاں ہیں جو ان پر ڈال دی گئی ہیں اور تم پر وہ ذمہ داریاں ہیں جو تم پر ڈال دی گئی ہیں (مسلم)

۳۶۷۴ - (۱۴) وَهْنٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ - لَقِيَ اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا حُجَّةَ لَهُ. وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ؛ مَاتَ مَيْتَةً جَاهِلِيَّةً». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۷۴: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا، جس شخص نے (اپنا) ہاتھ امیر کی اطاعت سے کھینچ لیا وہ قیامت کے دن اللہ سے ملاقات کرے گا کہ اس کے پاس کوئی دلیل نہ ہوگی اور جو شخص فوت ہوا اور اس کی گردن میں امیر کی بیعت نہیں، وہ جاہلیت کی موت مرا (مسلم)

۳۶۷۵ - (۱۵) وَهْنٌ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ، فَيَكْثُرُونَ». قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: «فُوا - بَيْعَةَ الْأَوَّلِ فَأَلَّوْا، أَعْطَوْهُمْ حَقَّهُمْ، فَإِنَّ اللَّهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ». مَتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۷۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، انبیاء علیہم السلام نبی اسرائیل کی اصلاح کرتے رہے جب ایک نبی فوت ہوتا تو دوسرا نبی اس کا خلیفہ بن جاتا، بلاشبہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں۔ البتہ کثرت کے ساتھ خلفاء ہوں گے۔ صحابہ کرام نے دریافت کیا، آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا،

پہلے خلیفہ، پھر پہلے کی بیعت کا ایفا کر یعنی ہر دور میں جس کی بیعت پہلے ہو، اس کی اطاعت کرو حقوق پورے کرو بلاشبہ اللہ ان سے ان کی رعیت کے بارے میں دریافت کرے گا (بخاری، مسلم)

۳۶۷۶- (۱۶) وَهْنُ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا بُوِيعَ لِخَلَيفَتَيْنِ؛ فَاقْتُلُوا الْآخِرَ مِنْهُمَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۷۶: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب دو امیروں کی بیعت کی جائے تو بعد والے امیر کو قتل کر دو (مسلم)

۳۶۷۷- (۱۷) وَهْنُ عُرْفَجَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّهُ سَيَكُونُ هَنَاتٌ - وَهَنَاتٌ، فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُفَرِّقَ أَمْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَهِيَ جَمِيعٌ؛ فَاصْرَبُوهُ بِالسَّيْفِ كَانَتْهُمَا مَنْ كَانَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۷۷: عرفجہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا، مستقبل میں فتنے اور فسادات ہوں گے پس جو شخص امت کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنا چاہے تو اسے تمہ تیغ کر دو چاہے کچھ بھی ہو (مسلم)

۳۶۷۸- (۱۸) وَهْنُهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ أَتَاكُمْ وَأَمْرُكُمْ جَمِيعٌ عَلَى رَجُلٍ وَاحِدٍ، يُرِيدُ أَنْ يَشُقَّ عَصَاكُمْ، أَوْ يُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ؛ فَاقْتُلُوهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۷۸: عرفجہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا جو شخص تمہارے پاس آئے جبکہ تمہارا نظام ایک شخص کے سپرد ہے، وہ تمہارے اتفاق کو نیست و نابود اور تمہارے اتحاد کو پارہ پارہ کرنا چاہتا ہے تو تم اسے قتل کر دو (مسلم)

۳۶۷۹- (۱۹) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ بَايَعَ إِمَامًا، فَأَعْطَاهُ صَفَقَةً يَدِهِ - ، وَثَمَرَةً قَلْبِهِ - ، فَلْيُطْعَمْهُ إِنْ اسْتَطَاعَ - ، فَإِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ؛ فَاصْرَبُوا عُنُقَ الْآخِرِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۷۹: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص امیر کی بیعت کرے، اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں تھما دے اور اپنے دلی جذبات کو اس کے تابع بنا دے تو استطاعت کے مطابق اس کی اطاعت کرو اور اگر کوئی دوسرا شخص اس سے امارت چھیننے کے لئے کوشاں ہو تو اس کو تمہ تیغ کر دو (مسلم)

۳۶۸۰ - (۲۰) وَهَذَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَسْأَلِ الْأَمَارَةَ، فَإِنَّكَ إِن أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وَكَلْتَ إِلَيْهَا -، وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أَعِنْتُ عَلَيْهَا... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۸۰: عبد الرحمن بن سمو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی کہ تجھے امارت کی خواہش نہیں کرنا ہوگی اگر تیری خواہش پر تجھے امارت عطا ہوئی تو تجھے حیرے حال پر چھوڑ دیا جائے گا اور اگر بلا خواہش تجھے امارت تفویض کی گئی تو تیری معاونت ہوگی (بخاری، مسلم)

۳۶۸۱ - (۲۱) وَهَذَا أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِنَّكُمْ سَتَحْرُصُونَ عَلَى الْأَمَارَةِ، وَتَسْتَكُونُونَ نِدَامَةَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَنِعْمَ الْمَرْضَعَةُ وَيَنْسَبُ الْفَاطِمَةُ... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۶۸۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، مستقبل میں تم امارت کی خواہش کرو گے جبکہ قیامت کے دن امارت (کا عہدہ) باعث ندامت ہو گا پس دور امارت کس قدر بھلا دکھائی دیتا ہے اور معزیت کا دور کس قدر دلغراش ہوتا ہے (بخاری)

۳۶۸۲ - (۲۲) وَهَذَا أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي؟... قَالَ: فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مَنْكِبِي، ثُمَّ قَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ! إِنَّكَ ضَعِيفٌ، وَإِنَّهَا أَمَانَةٌ، وَإِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِزْيٌ وَنِدَامَةٌ، إِلَّا مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا، وَأَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ فِيهَا». وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ لَهُ: «يَا أَبَا ذَرٍّ، إِنِّي أَرَاكَ ضَعِيفًا، وَإِنِّي أَحِبُّ لَكَ مَا أَحِبُّ لِنَفْسِي، لَا تَأْمُرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ، وَلَا تَوَلِّ مَالَ يَتِيمٍ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۸۲: ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا 'اے اللہ کے رسول! آپ مجھے کوئی عہدہ کیوں نہیں دیتے آپ نے اپنا ہاتھ میرے کندھے پر رکھتے ہوئے فرمایا 'اے ابو ذر! یقیناً تو کمزور ہے اور عہدہ امانت ہے بلاشبہ قیامت کے دن عہدہ رسوائی اور ذلت کا باعث ہو گا سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے اس کے حقوق کو سوچ سمجھ کر حاصل کیا اور ذمہ داریوں کو صحیح طور پر نبایا اور ایک روایت میں ہے آپ نے اس سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا 'اے ابو ذر! میں تجھے کمزور سمجھتا ہوں اور میں حیرے لئے وہی کچھ پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں' تجھے وہ انسانوں پر بھی حکومت نہیں کرنا ہوگی اور نہ یتیم کے مال کے تحفظ کی ذمہ داری اپنے سر لیتا ہوگی (مسلم)

۳۶۸۳ - (۲۳) **وَقَالَ أَبُو مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِي عَمِّي. فَقَالَ أَحَدُهُمَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَمَرْنَا عَلَى بَعْضِ مَا وَلَّاكَ اللَّهُ. وَقَالَ الْآخَرُ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ: «إِنَّا وَاللَّهِ لَا نُوَلِّي عَلَى هَذَا الْعَمَلِ أَحَدًا سَأَلَهُ، وَلَا أَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ». وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: «لَا نُسْتَعْمِلُ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۳۶۸۳: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اور میرے دو بچا زاد بھائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ان میں سے ایک نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہمیں کسی ایسے علاقے کا امیر نامزد فرمائیں جس کو اللہ نے آپ کے زیر نگیں کر دیا ہے۔ دوسرے نے بھی ایسی ہی خواہش کا اظہار کیا۔ آپ نے فرمایا، اللہ کی قسم! بلاشبہ ہم کسی ایسے انسان کو امیر نامزد نہیں کرتے جو امارت کا طلب گار ہو یا جو اس کی لالچ رکھتا ہو اور ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا، ہم ایسے شخص کو عمدہ عطا نہیں کرتے جو عمدے کا خواہشمند ہو (بخاری، مسلم)

۳۶۸۴ - (۲۴) **وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّهُمْ كَرَاهِيَةً لِهَذَا الْأَمْرِ - حَتَّى يَقَعَ فِيهِ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۳۶۸۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم لوگوں میں سے بہترین ان لوگوں کو پاؤ گے جو امارت سے شدید نفرت کریں گے یہاں تک کہ وہ اس میں داخل ہو جائیں (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس حدیث کے مفہوم میں اختلاف ہے ایک صورت یہ ہے کہ جو شخص امارت کا خواہشمند نہیں جب بلا طلب اسے امارت ہاتھ آجائے گی تو وہ امارت کو ناپسندیدہ نہیں سمجھے گا جب کہ اللہ کی اعانت اس کے شامل حال ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ سلف صالحین کو جب امارت کے منصب پر بٹھا دیا گیا تو انہوں نے اس کی حفاظت کیلئے جنگ کی۔ دوسری صورت یہ ہے کہ جب تک امارت کے منصب پر فائز نہ ہو، امارت کو مکروہ گردانے۔ لیکن جب بلا طلب امارت مل جائے تو اس کو مکروہ نہ سمجھے۔ تیسری صورت یہ ہے کہ امارت کے منصب کو امارت لئے سے پہلے جو اچھا نہیں سمجھتے اس حالت میں وہ بہترین لوگوں میں شمار ہوتے ہیں اور جب امارت کے منصب پر سرفراز ہو جاتے ہیں تو اس وقت ان کا شمار بہترین لوگوں میں نہیں ہوتا (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۱)

۳۶۸۵ - (۲۵) **وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَلَا مَأْمُومَ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ، وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ، أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۳۶۸۵: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خبردار! تم سب ذمہ دار ہو اور تم سب سے اپنے ماتحت لوگوں کے بارے میں پوچھا جائے گا پس لوگوں کا امیر ذمہ دار ہے اور اس سے عوام کے بارے میں سوال ہو گا اور گھر کا فرد اعلیٰ اپنے گھر والوں کی جانب سے جواب دہ ہے اور اس سے اس کے گھر والوں کے بارے میں پوچھا جائے گا اور عورت اپنے خاوند کے گھر اور اس کی اولاد کی نگران ہے اس سے ان کے بارے میں سوال ہو گا اور آدمی کا غلام اپنے آقا کے مال کا محافظ ہے اور اس سے اس کے بارے میں سوال ہو گا۔ خبردار! تم میں سے ہر شخص نگران ہے اور تم میں سے ہر شخص سے اس کے ماتحت لوگوں کے بارے میں سوال ہو گا (بخاری، مسلم)

۳۶۸۶- (۲۶) وَهَنَ مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ وَاِلٍ يَلِي رَعِيَّةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَيَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهُمْ؛ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۸۶: معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، جو حاکم مسلمانوں کے کسی گروہ پر حکومت کرتا ہے اگر وہ اس حالت میں فوت ہوا کہ ان کے ساتھ دھوکہ کرتا رہا تو اللہ اس پر جنت کو حرام کر دے گا (بخاری، مسلم)

وضاحت: گناہ کی سزا ملنے کے بعد جنت میں داخل ہو گا اس حدیث کا مفہوم زجر و توبہ پر مبنی ہے (واللہ اعلم)

۳۶۸۷- (۲۷) وَهَنَهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللَّهُ رَعِيَّةً، فَلَمْ يَحْطَظْ بِبَصِيحَةٍ - ، إِلَّا لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۸۷: معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، جس شخص کو اللہ رحمت کا حاکم بناتا ہے لیکن وہ رحمت کی خیر خواہی نہیں کرتا تو وہ شخص جنت کی خوشبو نہیں پائے گا (بخاری، مسلم)

وضاحت: یہ حکم اس وقت ہے جب حاکم کی موت کفر پر ہو یا وہ رحمت پر ظلم کو جائز سمجھتا ہو یا سابقین اولین کے ساتھ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۴۳)

۳۶۸۸- (۲۸) وَهَنَ عَائِذُ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنْ شَرَّ الرِّعَاءِ الْخَطْمَةُ»... زَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۸۸: عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، بلاشبہ بدترین حکمران وہ ہیں جو رحمت پر ظلم کرنے والے ہیں (مسلم)

۳۶۸۹- (۲۹) وَفَنَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ؛ فَاشَقَّقْ عَلَيْهِ. وَمَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَفَرَّقَ بِهِمْ؛ فَافْرِقْ بِهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۸۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص میری امت کی کسی ذمہ داری پر متعین ہوا پھر اس نے میری امت کو مشقت میں ڈالا تو اسے اللہ! تو اس کو مشقت میں ڈال اور جو شخص میری امت کے کسی کام پر سرگراں ہوا اور اس نے میری امت سے فراقی کا برتاؤ کیا پس تو اس پر نری فرما (مسلم)

۳۶۹۰- (۳۰) وَفَنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْمُسْلِمِينَ — عِنْدَ اللَّهِ عَلَى مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ عَنْ يَمِينِ الرَّحْمَنِ، وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٍ، الَّذِينَ يَغْدِلُونَ فِي حُكْمِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ وَمَا وَلَوْاهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۹۰: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصاف کرنے والے (حکام) اللہ کے ہاں اللہ کی دائیں جانب نور کے منبروں پر بیٹھے ہوں گے۔ جبکہ اللہ کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں۔ (انصاف کرنے والوں سے) مراد وہ لوگ ہیں جو اپنے دائرہ اقتدار میں اور اپنے اہل و عیال میں اور رحمت کے محاطات میں عدل و انصاف کرتے ہیں (مسلم)

۳۶۹۱- (۳۱) وَفَنَ ابْنِ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ، وَلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيفَةٍ، إِلَّا كَانَتْ لَهُ بَطَانَتَانِ — بَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَاهُ عَنْهُ، وَبَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالنَّهْيِ وَتَنْهَاهُ عَنْهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۶۹۱: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نبی کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا اور جس شخص کو منصب خلافت تفویض کیا تو اس کے دو خصوصی شیر ہوتے ہیں ایک شیر اسے اچھی بات کا حکم دیتا ہے اور اچھے کام کی ترغیب دلاتا ہے اور دوسرا شیر اسے برائی کا حکم دیتا ہے اور برے کام کی ترغیب دلاتا ہے جبکہ برے کاموں سے وہی شخص محفوظ رہ سکتا ہے جس کو اللہ محفوظ فرمائے (بخاری)

۳۶۹۲- (۳۲) وَفَنَ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعِيدٍ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشَّرْطِ — مِنَ الْأَمِيرِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۳۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قیس بن سعد رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں وہی مقام رکھتے تھے جو کسی حاکم (کے ہاں) کسی پولیس افسر کا ہوتا ہے (بخاری)

۳۶۹۳- (۳۳) وَهْنُ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَهْلَ فَازَسَ قَدْ مَلَكَوْا عَلَيْهِمْ بِنْتُ كِسْرَى. قَالَ: «لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَوْ أَمَرَهُمْ امْرَأَةٌ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۳۳: ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی کہ ایرانیوں نے کسری کی بیٹی کو اپنا بادشاہ مقرر کر لیا ہے تو آپؐ نے فرمایا: وہ لوگ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے جنہوں نے حکومت کی باگ ڈور کسی عورت کے ہاتھ میں دے دی (بخاری)

وضاحت: ایک حدیث میں عورت کو خاندان کے گھر میں رہتے ہوئے گھر کے داخلی امور کا حاکم قرار دیا ہے۔ اس لئے اس حکم کو عام حکم سے مستثنیٰ قرار دیا جائے گا جبکہ عوامی حکومت کی سربراہ عورت نہیں ہو سکتی۔ البتہ عورتوں سے مختلف امور میں مشورہ لینا اور ان کی صلاحیتوں کے مطابق معاشرہ میں انہیں ذمہ داریاں سونپنا شرعاً جائز ہے جیسا کہ تعلیمی اداروں میں انہیں ذمہ داریاں تفویض کی جاتی ہیں (واللہ اعلم)

الفصل الثانی

۳۶۹۴- (۳۴) هِنَ الْحَارِثِ الْأَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمْرُكُمْ بِخَمْسٍ: بِالْجَمَاعَةِ وَالسَّمْعِ، وَالطَّاعَةِ، وَابْتِهَاجَةِ، وَالْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. وَإِنَّ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قَدْ شَبَّهَ؛ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ، إِلَّا أَنْ يُرَاجَعَ». وَمَنْ دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ؛ فَهُوَ مِنْ جُنَى جَهَنَّمَ، وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل: ۳۳۳: حارث اشعری بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں پانچ باتیں جماعت، 'سمع' اطاعت، ہجرت اور جماعتی کیمیل اللہ کا حکم دیتا ہوں بلاشبہ جو شخص ایک جماعت سے ایک ہفت کے برابر دور ہوا اس نے اسلام کا پٹہ الزام اپنی گردن سے اتار دیا مگر یہ کہ وہ جماعت میں واپس آ جائے اور جس شخص نے جاہلیت کا نعرہ بلند کیا، اس کا شمار دوزخیوں میں ہو گا اگرچہ وہ روزے رکھے، نمازیں ادا کرے اور مسلمان ہونے کا دعویٰ کرے (امم ترمذی)

وضاحت: ہجرت سے مقصود فتح مکہ سے پہلے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کرنا، دلوں کو

دارالاسلام کی طرف ہجرت کرنا، دارالہدیت سے دارالسنہ کی طرف ہجرت کرنا اور معصیت سے تائب ہونا ہے اور جماعت سے مقصود صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور سلف صالحین کی جماعت ہے (تطبیح الرواة جلد ۲ صفحہ ۳۳)

۳۶۹۵- (۳۵) وَهْنُ زِيَادِ بْنِ كُتَيْبٍ الْعَدَوِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ أَبِي بَكْرَةَ تَحْتَ مِنْبَرِ ابْنِ عَامِرٍ وَهُوَ يَخْطُبُ. وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ رِقَاقٌ. فَقَالَ أَبُو بِلَالٍ: اُنْظُرُوا إِلَيَّ أَمِيرِنَا يَلْبَسُ ثِيَابَ الْفُسَّاقِ. فَقَالَ أَبُو بَكْرَةَ: أَسْكُتْ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ أَهَانَ سُلْطَانَ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ أَهَانَهُ اللَّهُ» رَوَاهُ الْبَرْمَزِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۳۶۹۵: زیاد بن کسب عدوی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابوبکر کے ساتھ منبر کے قریب تھا۔ ابن عامر خطبہ دے رہا تھا اس نے ہاریک لباس زیب تن کر رکھا تھا۔ اس پر ابوبلال نے کہا: ہمارے اس امیر کو دیکھو! جس نے لہاق کا لباس پہن رکھا ہے۔ ابوبکر نے کہا: خاموش رہ! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا: جس نے زمین پر اللہ کے حاکم کی اہانت کی، اللہ اس کی اہانت کرے گا (ترمذی) اس نے حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

۳۶۹۶- (۳۶) وَهْنُ النَّوَيسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ الشُّبَّةِ».

۳۶۹۶: نواس بن سمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ کی نافرمانی ہوئی ہو تو مخلوق کی اطاعت نہ کی جائے (شرح الشبہ)

۳۶۹۷- (۳۷) وَهْنُ أَبِي مُرَيْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ أَمِيرٍ عَشْرَةَ، إِلَّا يُؤْتَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْلُولًا»، حَتَّى يَفُكَّ عَنْهُ - الْعَدْلُ أَوْ يُوبَقَهُ - الْجَوْرُ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۳۶۹۷: ابو مریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دس انسانوں پر امیر ہے، اسے قیامت کے دن گمے میں طوق ڈال کر لایا جائے گا یہاں تک کہ اس کا عدل اسے نجات دلا دے گا یا اس کا ظلم اسے تباہ و برباد کر دے گا (دارمی)

۳۶۹۸- (۳۸) وَهْنُهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَنِلٌ لِلْأَمْزَاءِ، وَنِلٌ لِلْعُرَفَاءِ -، وَنِلٌ لِلْأَمْنَاءِ، لَيَتَمَنَّيْنَ أَقْوَامٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ نَوَاصِيَهُمْ - مُعَلَّقَةٌ بِالثَّرِيَاءِ، يَتَجَلَّجَلُونَ - بَيْنَ

السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ، وَأَنَّهُمْ لَمْ يَلَوْا عَمَلًا ، رَوَاهُ فِي «شَرْحِ الشُّعْبَةِ» وَرَوَاهُ أَحْمَدُ ، وَفِي رَوَايَةٍ :
«أَنَّ ذَوَاتِهِمْ كَانَتْ مُعَلَّقَةً بِالْثَرِيَّا ، يَتَذَبَذَبُونَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ، وَلَمْ يَكُونُوا عَمِلُوا عَلَى
شَيْءٍ»

۳۶۹۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'امراء کے لئے جہاں ہے اور
(قبائل کے) ذمہ دار لوگوں کے لئے جہاں ہے۔ خزانچوں کے لئے جہاں اور بھادی ہے۔ قیامت کے دن کچھ لوگ اس
بات کی آراء کریں گے کہ ان کی پیشانیوں کے ہل ثریا ستارے کے ساتھ لٹکا دیئے جائے، وہ آسمان اور زمین کے درمیان
حرکت کرتے رہے لیکن انہیں اقتدار نہ ملے۔ (شرح السنہ - احمد) اور احمد کی روایت میں ہے کہ ان کے ہل ثریا ستارے
کے ساتھ باندھ دیئے جائے اور وہ آسمان و زمین کے درمیان حرکت کرتے رہے لیکن وہ کسی کام پر حاکم نہ بنائے جائے۔

۳۶۹۹- (۳۹) وَفِي غَالِبِ الْقَطَّانِ ، عَنْ زَيْجُلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «إِنَّ الْعِرَاقَةَ حَقٌّ لَا بُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ عُرْقَاءٍ ، وَلَكِنَّ الْعُرْقَاءَ
فِي النَّارِ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۳۶۹۹: غالب قطان ایک شخص سے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا 'قبیلوں کے لئے ذمہ دار مقرر کرنا ضروری ہیں۔ قبیلوں کے چوہدریوں کے بغیر گزارہ ممکن نہیں لیکن قبائل کے
ذمہ دار دوزخ میں جائیں گے (ابوداؤد)
وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں ایک سے زیادہ راوی بحمول ہیں (تطبیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۳۳)
ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۹۰)

۳۷۰۰- (۴۰) وَفِي كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :
«أُعِيذُكَ بِاللَّهِ مِنْ أَمَارَةِ السُّفَهَاءِ» . قَالَ : وَمَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ؟ قَالَ : «أَمْرَاءٌ سَيَكُونُونَ مِنْ
بَعْدِي ، مَنْ دَخَلَ ، عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ ، فَلْيَسُوا مِنِّي وَلَسْتُ
مِنْهُمْ ، وَلَنْ يَرُدُّوا عَلَى الْحَوْضِ ، وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ
عَلَى ظُلْمِهِمْ ، فَأُولَئِكَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ ، وَأُولَئِكَ يَرُدُّونَ عَلَى الْحَوْضِ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ،
وَالسَّائِقِيُّ .

۳۷۰۰: کعب بن عجرہ بیان کرتے ہیں میرے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کرتے ہوئے فرمایا 'میں تجھے

بے وقوفوں کی امارت سے اللہ کی پند میں دیتا ہوں۔ اس نے دریافت کیا، وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا، میرے بعد امراء ہوں گے جو لوگ ان کے پاس گئے اور ان کی جموئی ہاتوں کو بھی سچا کہا اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کی اور ان کے ظلم کے باوجود ان کی اعانت کی تو وہ مجھ سے نہیں ہیں اور میں ان سے نہیں ہوں اور وہ کبھی میرے حوض کوثر پر وارد نہیں ہوں گے اور جو لوگ ان کے پاس نہ گئے اور نہ ان کی جموئی ہاتوں کو سچا کہا اور نہ ان کے ظلم پر ان کی اعانت کی، پس ایسے لوگ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں اور یہ لوگ میرے حوض کوثر پر وارد ہوں گے (ترمذی، نسائی)

۳۷۰۱ - (۴۱) وَفِينِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَاً، وَمَنْ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ، وَمَنْ أَتَى السُّلْطَانَ أَفْتِنَ»... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ دَاوُدَ: «مَنْ لَزِمَ السُّلْطَانَ أَفْتِنَ» - وَمَا أَزْدَادَ عَبْدَ مَنِ السُّلْطَانِ ذُنُوبًا إِلَّا أَزْدَادَ مِنَ اللَّهِ بَعْدًا.

۳۷۰۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما صراحی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، جس شخص نے جنگل میں سکونت اختیار کی، اس کا مزاج درشت ہوا اور جو شکار کے درپے ہو گیا وہ عبادت اور جماعت سے غافل رہا اور جس شخص نے حاکم کے ہاں آنا جانا برکھا تو وہ فتنے میں مبتلا ہوا (احمد، ترمذی، نسائی) اور ابو داؤد کی روایت میں ہے جس شخص نے خود کو حاکم کے ساتھ وابستہ رکھا، وہ فتنے میں مبتلا ہوا اور جس قدر کوئی شخص کسی حاکم کے قریب ہوتا ہے اسی قدر اللہ سے دور ہوتا ہے۔

وضاحت: دراصل مؤلف نے ابن عباسؓ اور ابو ہریرہؓ سے مروی دو الگ الگ حدیثوں کو ایک کر دیا ہے۔ ابن عباسؓ سے مروی حدیث لفظ فتنے میں مبتلا ہوا تک ہے اور دوسری حدیث ”جو شخص حاکم کے ہاں آتا جاتا ہے“ ابو ہریرہؓ سے مروی ہے ابن عباسؓ سے نہیں ہے۔ مؤلف کو چاہیے تھا کہ دونوں احادیث کو طبعاً طبعاً بیان کرتے ابن عباسؓ سے مروی حدیث میں جو ابو داؤد میں ہے انصاری، ابو ہریرہؓ سے بیان کرتے ہیں اور ابو موسیٰ راوی معروف نہیں ہے اور ابو ہریرہؓ سے مروی حدیث میں جو ابو داؤد میں ہے انصاری، ابو ہریرہؓ سے بیان کرتے ہیں۔ پس شیخ اگر صحابی ہے تو اس کی جماعت قصلاً وہ نہیں ہے اور اگر صحابی نہیں ہے تو اس حدیث سے استدلال پکڑنا جائز نہیں (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۵۵)

۳۷۰۲ - (۴۲) وَفِينِ ابْنِ مَعْبُدٍ كَرَبَ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ضَرَبَ عَلَى مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «أَفْلَحْتَ يَا قَدْئِمٌ إِنْ مِتُّ وَلَمْ تَكُنْ أَمِيرًا، وَلَا كَاتِبًا، وَلَا غَرِيفًا»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۷۰۲: مقدم بن معدی کرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے دونوں کندھوں پر ہاتھ مارے ہوئے فرمایا، اے قديم! اگر تم امیر، منشی اور قلیہ کے ذمہ دار انسان نہ ہونے کی حالت میں فوت ہوئے تو تم کامیاب ہو (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں صالح بن یحییٰ راوی کے بارے میں امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس میں ”نظر“ ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۸۵، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۸۵، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۸۹) علامہ البانی نے بھی اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مکتوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۰۹۳)

۳۷۰۳ - (۴۳) وَهْنٌ عُقْبَةُ بَيْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ صَاحِبُ مَكْبَسٍ» يَعْنِي: الَّذِي يُعَيِّرُ النَّاسَ... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۷۰۳: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہو گا جو تجار سے محمول وصول کرتا ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس محمول سے مراد موجودہ دور کا محمول نہیں ہے کیونکہ جو تجارتی مال شرمیں داخل ہوتا ہے اس پر محمول چوگی کا معرف رفاہ عامہ کے لئے ہوتا ہے۔ اس لئے اس محمول کو ناجائز قرار نہیں دیا جاسکتا (اللہ اعلم) نیز اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۹)

۳۷۰۴ - (۴۴) وَهْنٌ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَقْرَبَهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا إِمَامٌ عَادِلٌ. وَإِنْ أَبْغَضَ النَّاسُ إِلَى اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَشَدَّهُمْ عَذَابًا». وَفِي رِوَايَةٍ: «وَأَبْعَدَهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا إِمَامٌ جَائِرٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۳۷۰۴: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن اللہ کے ہاں سب سے زیادہ محبوب اور سب سے زیادہ مقرب ایسا امام ہو گا جو عدل و انصاف کرتا رہا اور قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ برا اور انتہائی شدید عذاب میں مبتلا اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ سے بہت دور وہ امام ہو گا جو لوگوں پر ظلم کرتا رہا (ترمذی) امام ترمذی نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۳)

۳۷۰۵ - (۴۵) وَهْنُهُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَفْضَلُ الْجِهَادِ مَنْ قَالَ كَلِمَةً حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۷۰۵: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، افضل جہاد اس شخص کا ہے جو ظالم بادشاہ کے سامنے سچی بات کہتا ہے (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

۳۷۰۶ - (۴۶) وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتَّسْلِيُّ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ .

۳۷۰۶: نیز احمد اور نسائی نے اس حدیث کو طارق بن شہاب سے بیان کیا ہے۔

۳۷۰۷ - (۴۷) وَهَنْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِالْأَمِيرِ خَيْرًا جَعَلَ لَهُ وَزِيرًا صَدِيقًا، إِنْ نَسِيَ ذِكْرَهُ، وَإِنْ ذَكَرَ أَعَانَهُ — وَإِذَا أَرَادَ بِهِ غَيْرَ ذَلِكَ جَعَلَ لَهُ وَزِيرًا سَوِيًّا، إِنْ نَسِيَ لَمْ يُذَكِّرْهُ، وَإِنْ ذَكَرَ لَمْ يُعِنِّهِ»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسْلِيُّ.

۳۷۰۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی حاکم کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کو جو بولنے والا وزیر عطا کرتے ہیں اگر حاکم بھولتا ہے تو وہ اسے یاد دلاتا ہے اور اگر اسے یاد ہوتا ہے تو وہ اس کی مدد کرتا ہے اور جب اللہ اس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ نہیں فرماتے تو اس کے لئے برا وزیر میا فرماتے ہیں اگر وہ بھولتا ہے تو اسے یاد نہیں دلاتا اور اگر اسے یاد ہوتا ہے تو اس کی مدد نہیں کرتا (ابوداؤد، نسائی)

۳۷۰۸ - (۴۸) وَهَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْأَمِيرَ إِذَا ابْتَغَى الرِّبَّةَ — فِي النَّاسِ أَفْسَدَهُمْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۷۰۸: ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: بے شک حاکم جب لوگوں کے عیوب و عیوب نے شروع کر دے تو وہ لوگوں کو اپنا مخالف بنا لیتا ہے (ابوداؤد)

۳۷۰۹ - (۴۹) وَهَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّكَ إِذَا اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ أَفْسَدْتَهُمْ»... رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۳۷۰۹: معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: جب تک لوگوں کے عیوب و عیوب نے شروع کر دے گا تو تو انہیں فساد میں مبتلا کر دے گا (بیہقی شعب الایمان)

۳۷۱۰ - (۵۰) وَهَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَيْفَ أَنْتُمْ وَأَئِمَّةٌ مِّنْ بَعْدِي، يَسْتَأْذِنُونَ بِهَذَا الْفِيءِ؟» قُلْتُ: أَمَا وَاللَّهِ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، أَضْعُ سِتْفِي عَلَى عَائِشَةٍ ثُمَّ أَضْرِبُ بِهِ حَتَّى أَلْقَاكَ. قَالَ: «أَوَلَا أَذْلُكَ عَلَى خَيْرٍ مِّنْ ذَلِكَ؟ تَضْرِبُ حَتَّى تَلْقَانِي». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۷۱۰: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا کیا حال ہو گا؟ جبکہ میرے بعد کچھ امراء ایسے ہوں گے جو لٹی کے مال کو (اپنے لئے) خاص کر لیں گے میں نے عرض کیا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے میں اپنی تلوار اپنے کندھے پر رکھوں گا پھر تلوار مارتا چلا جاؤں گا یہاں تک کہ میری آپ سے ملاقات ہو جائے گی (یعنی میں فوت ہو جاؤں گا) آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بہتر بات نہ بتاؤں؟ (وہ یہ ہے) کہ تو صبر کر یہاں تک کہ تیری مجھ سے ملاقات ہو (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں خالد بن وحیان راوی مجمل ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۸) تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۸۹

الفصل الثالث

۳۷۱۱- (۵۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «اتَذَرُونَ مِنَ السَّابِقُونَ إِلَى ظِلِّ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟» قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «الَّذِينَ إِذَا أُعْطُوا الْحَقَّ قَبِلُوهُ، وَإِذَا سُئِلُوا بِذَلُولِهِ، وَحَكَمُوا لِلنَّاسِ كَحُكْمِهِمْ لَا أَنْفُسِهِمْ».

تیسری فصل: ۳۷۱۱: عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں آپ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ قیامت کے دن اللہ کے سامنے میں سب سے پہلے جانے والے کون لوگ ہوں گے؟ صحابہ کرام نے جواب دیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: وہ لوگ ہوں گے کہ جب حق ان کے سامنے پیش کیا جائے تو اسے قبول کریں اور جب ان سے حق بات (کہنے کا) مطالبہ کیا جائے تو وہ بلا جھجک کہیں اور وہ لوگوں کے لئے وہی فیصلہ کرتے ہیں جو فیصلہ اپنے لئے (پسند) کرتے ہیں (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن سید راوی میں کلام ہے تاہم اس کی مؤید روایات پہلی فصل میں گزر چکی ہیں (البرج والتعديل جلد ۵ صفحہ ۸۲، البروج جلد ۲ صفحہ ۱، الضعفاء والمتروکین صفحہ ۳۴، التاريخ الكبير جلد ۵ صفحہ ۵۷، ميزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳، تقريب التذنب جلد ۲ صفحہ ۲۴۳، تنقيح الرواة جلد ۳ صفحہ ۸۹)

۳۷۱۲- (۵۲) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «ثَلَاثَةٌ أَخَافُ عَلَى أَمْنِي: الْإِسْتِسْقَاءُ بِالْأَنْوَاءِ، وَحَيْفُ السُّلْطَانِ، وَتَكْذِيبُ الْقَدَرِ».

۳۷۱۳: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا: میں اپنی امت کے لئے تین چیزوں کا خطرہ محسوس کرتا ہوں ستاروں کو بارش (کا سبب) قرار دینا، حاکم کا (رعایا پر) ظلم کرنا اور تقدیر کو جھٹلانا (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن قاسم راوی کو امام احمد نے ضعیف قرار دیا ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۴۱۸)

۳۷۱۳- (۵۳) وَفَنَ ابْنُ ذَرَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سِتَّةَ أَيَّامٍ إِعْقِلْ يَا أَبَا ذَرٍّ! مَا يُقَالُ لَكَ بَعْدَهُ». فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ السَّابِعُ. قَالَ: «أَوْصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ فِي سِرِّ امْرَأِكَ وَعَلَانِيَتِهِ، وَإِذَا أَسَاتَ فَاحْشِينَ، وَلَا تَسْأَلَنَّ أَحَدًا شَيْئًا وَإِنْ سَقَطَ سَوَطُكَ، وَلَا تَقْبِضْ أَمَانَةً، وَلَا تَقْبِضْ بَيْنَ اثْنَيْنِ».

۳۷۱۳: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ روز فرمایا: اے ابوذر! آج کے دن کے بعد جو تجھے کہا جائے گا (اسے) محفوظ کرنا ہو گا جب ساتواں دن ہوا تو آپ نے فرمایا: میں تجھے پرہیز اور ظاہر سب امور میں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور جب تو پراکام کر بیٹھے تو اچھا کام بھی کر اور کسی شخص سے کسی چیز کا سوال نہ کر اگرچہ حیرا کوڑا کر جائے (جبکہ تو سواری پر سوار ہو) اور کسی کی امانت اپنے قبضہ میں نہ رکھنا اور دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرنا (احمد)

وضاحت: آپ نے خصوصیت کے ساتھ ابوذر کو حکم دیا کہ وہ کسی کی امانت اپنے پاس نہ رکھے اور فیصلہ نہ فرمائے۔ اس کا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ ابوذر کے بارے میں نسیاتی طور پر بھانپ گئے تھے کہ یہ شخص ان دونوں کاموں کی اہلیت نہیں رکھتا اس لئے آپ نے خاص طور پر انہیں ان امور کی انجام دہی سے روکا (واللہ اعلم)

۳۷۱۴- (۵۴) وَفَنَ ابْنُ أُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «مَا مِنْ رَجُلٍ يَلِي أَمْرَ عَشْرَةٍ فَمَا فَوْقَ ذَلِكَ، إِلَّا آتَاهُ اللَّهُ - عَزَّ وَجَلَّ مَغْلُولًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَذُّهُ إِلَى عُنُقِهِ فَكَّهُ بِرَّةً، أَوْ أَوْبَقَهُ إِنْثَمُهُ، أَوْ لَهَا مَلَامَةٌ، وَأَوْسَطُهَا نَدَامَةٌ، وَأَجْرُهَا خِزْيٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

۳۷۱۴: ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: جو شخص دس یا دس سے زائد (افراد) پر حاکم بنا تو قیامت کے دن اللہ عزوجل اس کو اس حالت میں لائیں گے کہ اس کا ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ جکڑا ہوا ہو گا۔ تو اس وقت اس کے نیک کام اسے نجات دلائیں گے یا اس کے گناہ اسے بہاد کر دیں گے۔ امارت آغاز میں باعث ملامت ہوتی ہے اور درمیان میں باعث ندامت اور آخر کار قیامت کے دن رسوائی کا باعث ہوگی (احمد)

۳۷۱۵- (۵۵) وَفَنَ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا مُعَاوِيَةُ! إِنْ وُلِّيتَ أَمْرًا فَاتَّقِ اللَّهَ وَاعْدِلْ». قَالَ: فَمَا زِلْتُ أَظُنُّ أَنِّي مُبْتَلَى بِعَمَلٍ، لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ حَتَّى ابْتَلَيْتُ.

۳۷۱۵: معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے معاویہ! اگر تجھے حاکم بنایا جائے تو تو اللہ سے ڈرتے رہنا اور انصاف کرنا۔ معاویہ نے بیان کیا کہ میں بیشہ اس یقین کے ساتھ رہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق میں حاکم بنایا جاؤں گا یہاں تک کہ مجھے حاکم بنایا گیا (احمد، بیہقی دلائل النبوة)

۳۷۱۶- (۵۶) وَهَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَعَوُّذُوا بِاللَّهِ مِنْ رَأْسِ السَّبْعِينَ - ، وَإِمَارَةِ الصَّبْيَانِ» ... رَوَى الْأَحَادِيثُ الْبَشَّةُ، أَحْمَدُ، وَرَوَى الْأَبِيهَقِيُّ حَدِيثَ مُعَاوِيَةَ فِي «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ».

۳۷۱۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم ۷۷ھ کے آغاز کے فتنوں اور نومر جاہل حاکموں سے اللہ کی پناہ طلب کرو (احمد)

وضاحت: نومر جاہل حکام سے مراد یزید بن معاویہ اور مروان بن حکم اور ان جیسے لوگ مراد ہیں۔ معلوم ہوا کہ کم مرد آلے کسی انسان کو قاضی نہ بنایا جائے اور ۷۷ھ سے اس لئے پناہ طلب کرنے کا حکم دیا ہے کہ اس دور میں عظیم فتنے رونما ہوئے جن میں حسین کا قتل، جنگ حرہ اور اس جیسے دیگر واقعات شامل ہیں (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۸)

۳۷۱۷- (۵۷) وَهَنْ يَحْيَى بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَمَا تَكُونُونَ، كَذَلِكَ يُؤْمَرُ عَلَيْكُمْ».

۳۷۱۸: یحییٰ بن ہاشم، یونس بن ابی اسحاق سے وہ اپنے والد سے بیان کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جیسے تم ہوتے ہو اسی طرح کے تم پر حاکم مقرر کیے جاتے ہیں (بیہقی شعب الایمان) نیز اس نے کہا کہ یہ حدیث سند کے لحاظ سے منقطع ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یحییٰ بن ہاشم راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۰۹)

۳۷۱۸- (۵۸) وَهَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ السُّلْطَانَ ظِلُّ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ، يَأْوِي إِلَيْهِ كُلُّ مَظْلُومٍ مِنْ عِبَادِهِ، فَإِذَا عَدَلَ كَانَ لَهُ الْأَجْرُ، وَعَلَى الرُّعْيَةِ الشُّكْرُ، وَإِذَا جَارَ، كَانَ عَلَيْهِ الْإِصْرُ - ، وَعَلَى الرُّعْيَةِ الصَّبْرُ».

۳۷۱۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چھک حاکم زمین پر اللہ کا سایہ ہوتا ہے اللہ کے بندوں میں سے مظلوم افراد اس کا سہارا تلاش کرتے ہیں جب حاکم وقت انصاف کرے گا تو اسے اجر و ثواب ملے گا اور رعیت اس کے لئے شکر گزار ہوگی اور جب حاکم وقت ظلم کرے گا تو (ظلم کا) گناہ اس پر ہوگا اور رعیت کے لئے مبرک کرنا ہوگا (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: حدیث کی سند میں سعید بن مسعود بن شان راوی ضعیف ہے امام بخاری نے اس کو مکرر الحدیث قرار دیا ہے (المخرج والتحریر جلد ۳ صفحہ ۳۳، النفعاء الصغیر صفحہ ۳۵، النفعاء والمتروکین صفحہ ۲۶۸، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۳، تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۲۹۸)

۳۷۱۹- (۵۹) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَفْضَلَ عِبَادِ اللَّهِ عِنْدَ اللَّهِ مَنَزَلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِمَامٌ عَادِلٌ رَفِيقٌ. وَإِنْ شَرُّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنَزَلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِمَامٌ جَائِرٌ خَرِقٌ».

۳۷۱۹: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ارشاد نبوی ہے 'یقیناً قیامت کے دن اللہ کے بندوں میں سے اللہ کے ہاں وہ شخص مرتبہ و مقام کے لحاظ سے افضل ہو گا جو (دنیا میں) عدل و انصاف کرنے والا ایسا حکمران تھا جو (رحمت کے ساتھ) نرم برتاؤ کرتا تھا اور یقیناً قیامت کے دن اللہ کے ہاں وہ شخص انتہائی زلت میں ہو گا جو (دنیا میں) ظالم اور تشدد و تشدد کا حکمران تھا (یعنی شعب الایمان)

۳۷۲۰- (۶۰) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ نَظَرَ إِلَى أَخِيهِ نَظْرَةً يُخِيفُهُ، أَخَافَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَى الْأَحَادِيثُ الْأَرْبَعَةُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ»، وَقَالَ فِي حَدِيثٍ يَخْبِي هَذَا: مُنْقَطِعٌ، وَرَوَاتُهُ ضَعِيفٌ.

۳۷۲۰: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اپنے بھائی کو خوفناک نگاہوں سے دیکھتا ہے تو قیامت کے دن اللہ اس کو خوف زدہ کرے گا (یعنی شعب الایمان)

وضاحت: یہ روایت ضعیف ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۸۸)

۳۷۲۱- (۶۱) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ: أَبَا اللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا مَالِكُ الْمُلُوكِ، وَمَلِكُ الْمُلُوكِ، قُلُوبُ الْمُلُوكِ فِي يَدِي، وَإِنَّ الْعِبَادَ إِذَا أَطَاعُونِي، حَوَّلْتُ قُلُوبَ مُلُوكِهِمْ عَلَيْهِمْ بِالرَّحْمَةِ وَالرَّافَةِ. وَإِنَّ الْعِبَادَ إِذَا عَصَوْنِي، حَوَّلْتُ قُلُوبَهُمْ بِالسَّخَطَةِ وَالنِّقْمَةِ، فَسَامُوهُمْ سُوءَ الْعَذَابِ، فَلَا تَشْغَلُوا أَنْفُسَكُمْ بِالدُّعَاءِ عَلَى الْمُلُوكِ، وَلَكِنْ اشْغَلُوا أَنْفُسَكُمْ بِالذِّكْرِ وَالتَّضَرُّعِ كَيْ أَكْفِيَكُمْ مُلُوكَكُمْ». رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ فِي «الْحِلْيَةِ».

۳۷۲۱: ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

میں اللہ ہوں، صرف میں ہی معبود برحق ہوں، میں حکمرانوں کا مالک ہوں، میں بادشاہوں کا بادشاہ ہوں، حکمرانوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں اور جب بندے میری اطاعت کرتے ہیں تو میں حکمرانوں کے دلوں کو اپنے بندوں کے لئے پھیر دیتا ہوں وہ ان پر شفقت اور نرمی کرتے ہیں لیکن جب میرے بندے میری نافرمانی کرتے ہیں تو میں حکمرانوں کے دلوں کو پھیر دیتا ہوں، وہ ان پر ناراض ہوتے ہیں اور انہیں مختلف سزاؤں میں مبتلا کرتے ہیں اور وہ انہیں بدترین قسم کے عذاب سے دوچار کرتے ہیں۔ پس تم اپنے آپ کو (اس بات میں) مشغول نہ کرو کہ تم حکمرانوں کے لئے بد دعا کرو۔ البتہ تم خود کو اللہ کے ذکر اور آہ و زاری میں مشغول رکھو تاکہ میں تمہیں تمہارے حکمرانوں سے محفوظ کروں (ابو نعیم فی الحلیۃ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں دھب بن راشد عایت درجہ ضعیف ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۸۸)

بَابُ مَا عَلَى الْوَلَاةِ مِنَ التَّيْسِيرِ

(اس بات کا بیان کہ حکام کو رعایا پر آسانی کرنی چاہیے)

الفصل الأول

۳۷۲۲- (۱) وَهْنُ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي بَعْضِ أَمْرِهِ. قَالَ: «بَشِّرُوا وَلَا تُنْفِرُوا، وَبَشِّرُوا وَلَا تُعْصِرُوا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل : ۳۷۲۲ : ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کو اپنے کسی کام کے لئے بھیجتے تو فرماتے، تم لوگوں کو خوشخبری کا پیغام دو اور انہیں تکفیر نہ کرو ان کے ساتھ نرمی کرو اور (انہیں) مشکلات میں نہ ڈالو (بخاری، مسلم)

۳۷۲۳- (۲) وَهْنُ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَبَشِّرُوا وَلَا تُعْصِرُوا وَسَكُنُوا - وَلَا تُنْفِرُوا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۲۳ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم نرمی کرو اور (انہیں) مشکلات میں نہ ڈالو، سکون پہنچاؤ اور نفرت نہ دلاؤ (بخاری، مسلم)

۳۷۲۴- (۳) وَهْنُ ابْنِ أَبِي بُرْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ جَدَّهُ أَبَا مُوسَى وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ. فَقَالَ: «يَبَشِّرَا وَلَا تُعْصِرَا، وَبَشِّرَا وَلَا تُنْفِرَا، وَتَطَاوَعَا - وَلَا تَخْتَلِفَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۲۴ : ابو بردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے دادا ابو موسیٰ اشعری اور معاذ کو یمن بھیجا اور فرمایا، تم دونوں لوگوں سے آسانی کا برتاؤ کرنا انہیں تکلیف میں نہ ڈالنا اور لوگوں کو خوش رکھنا، تکفیر نہ کرنا نیز تم ایک دوسرے کی موافقت کرنا اور مخالفت سے باز رہنا (بخاری، مسلم)

۳۷۲۵- (۴) وَهْنُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْعَادِرَ - يَنْصَبُ لَهُ لَوَاءً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَقَالُ: هَذِهِ غَدْرَةُ فَلَانِ بْنِ فَلَانٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۲۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، 'مہر مہنی کرنے والے کیلئے قیامت کے دن جہنم اُتار دیا جائے گا اور اعلان کیا جائے گا یہ فلاں بن فلاں انسان کو اس کی مہر مہنی کی سزا ہے (بخاری، مسلم)

۳۷۲۶- (۵) وَهَذَا أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لِكُلِّ غَادِرٍ لَوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۲۶: انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، 'ہر وہ شخص جو وعدہ خلافی کرنے والا ہے قیامت کے دن اس کی پہچان کراتے ہوئے اس پر جہنم لگا دیا جائے گا (بخاری، مسلم)

۳۷۲۷- (۶) وَهَذَا أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لِكُلِّ غَادِرٍ لَوَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». وَفِي رَوَايَةٍ: «لِكُلِّ غَادِرٍ لَوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لَهُ بِقَدْرِ غَدْرِهِ، أَلَا وَلَا غَادِرَ أَعْظَمُ غَدْرًا مِنْ أَمِيرٍ غَامَةٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۷۲۷: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، 'ہر مہر مہنی انسان کی مہر کے نزدیک قیامت کے دن جہنم ہو گا اور ایک روایت میں ہے، 'ہر مہر مہنی کے لئے اس کی مہر مہنی کے بقدر بطور علامت جہنم نمایاں ہو گا۔ خبردار! سربراہ مملکت سے بھی کسی مہر مہنی کی مہر مہنی نہیں ہے (مسلم)

الفصل الثانی

۳۷۲۸- (۷) هَذَا عَمْرُو بْنُ مَرْثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ وَلَّاهُ اللَّهُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ، فَاسْتَحَبَّ دُونَ حَاجَتِهِمْ، وَخَلَّتْهُمْ، وَفَقَّرَهُمْ؛ اسْتَحَبَّ اللَّهُ دُونَ حَاجَتِهِ، وَخَلَّتْهُمْ، وَفَقَّرَهُمْ... فَجَعَلَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا عَلَى خَوَائِجِ النَّاسِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ. وَفِي رَوَايَةٍ لَهُ وَلِأَحْمَدَ: «أَغْلَقَ اللَّهُ لَهُ أَبْوَابَ السَّمَاءِ دُونَ خَلَّتْهُمْ، وَحَاجَتِهِ، وَمَسْكَنَتِهِ».

دوسری فصل: ۳۷۲۸: عمرو بن مارتہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے معاویہ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا، 'جس شخص کو اللہ مسلمانوں کے معاملات میں سے کسی کام پر حاکم بنا دیتا ہے اور وہ لوگوں کی حاجات، شکایات اور ان کے مسائل حل نہیں کرتا تو اللہ اس کی ضرورتوں، اس کی شکایات اور اس کے مسائل کو حل نہیں فرماتا۔ چنانچہ معاویہ نے (اس حدیث کے سننے کے بعد) ایک شخص کو لوگوں کی ضرورتوں اور

حکایات سننے پر مقرر کر دیا (ابوداؤد ترمذی) اور ترمذی کی ایک روایت اور احمد کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ ”اللہ اس کی ضرورتوں اور اس کی حاجات اور اس کے مسائل کے لئے آسمان کے دروازوں کو بند فرماتا ہے“

الفصل الثالث

۳۷۲۹- (۸) عَنْ أَبِي الشَّامَةِ الْأَزْدِيِّ، عَنِ ابْنِ عَمٍّ لَهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ أَتَى مُعَاوِيَةَ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ شَيْئًا، ثُمَّ أَغْلَقَ بَابَهُ دُونَ الْمُسْلِمِينَ، أَوْ الْمَظْلُومِ، أَوْ ذِي الْحَاجَةِ؛ أَغْلَقَ اللَّهُ دُونَهُ أَبْوَابَ رَحْمَتِهِ عِنْدَ حَاجَتِهِ وَفَقَرِهِ أَفْقَرُ مَا يَكُونُ إِلَيْهِ».

تیسری فصل : ۳۷۲۹ : ابوشامہ ازدی اپنے چچا زاد بھائی جو اصحاب رسولؐ میں سے تھے بیان کرتے ہیں کہ وہ معاویہؓ کے پاس آئے اور ان کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا، جو شخص لوگوں کے معاملات میں سے کسی کام پر حاکم مقرر ہوتا ہے پھر وہ مظلوم لوگوں اور ضرورت مند انسانوں کے لئے دروازہ بند کر دیتا ہے تو اللہ اس کی ضرورت اور محتاجی کے وقت جبکہ وہ بہت زیادہ ضرورت مند ہو گا اس سے اپنی رحمت کے دروازوں کو بند کر دے گا۔ (بیہقی شعب الایمان)

۳۷۳۰- (۹) وَفَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا بَعَثَ عُمَّالَهُ شَرْطَ عَلَيْهِمْ: أَنْ لَا تَرْكَبُوا بِرَدُونَا - ، وَلَا تَأْكُلُوا نَقِيًّا - ، وَلَا تَلْبَسُوا زَقِيفًا - ، وَلَا تَعْلِقُوا أَبْوَابَكُمْ دُونَ حَوَائِجِ النَّاسِ ، فَإِنْ فَعَلْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ ؛ فَقَدْ حَلَّتْ بِكُمْ الْعُقُوبَةُ ، ثُمَّ يُسَيِّعُهُمْ - رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» .

۳۷۳۰ : عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب اپنے ماتحت حکام کا تعین فرماتے تو ان پر پابندی لگاتے کہ ہمیں ترکی گھوڑے پر سوار نہیں ہونا ہوگا نہ تم نے میدے کی روٹی کھائی ہوگی اور نہ ہی تم نے باریک لباس پہننا ہوگا اور نہ تم لوگوں کی ضرورتوں کو حل کرنے کی بجائے دروازے بند کرنا اگر تم ان کاموں میں سے کوئی کام بھی کرو گے تو تم پر اللہ کا عذاب نازل ہوگا پھر عذاب میں الوداع کہتے۔ (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت : اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی البتہ کثرت العمل میں یہ حدیث عاصم بن ابی النضر سے موی ہے اس نے عثر سے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔ اور عاصم کی حدیث بخاری اور مسلم میں مقرونا موجود ہے اس مضمون کی روایت مصنف ابن ابی شیبہ اور سند ابن عساکر میں بھی ہے۔ (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۹)

بَابُ الْعَمَلِ فِي الْقَضَاءِ وَالْخَوْفِ مِنْهُ

(قضاء کے منصب اور اس سے ڈرنے کا بیان)

الفصل الأول

۳۷۳۱- (۱) وَهْنُ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَفْضِيَنَّ حَكْمَ بَيْنِ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضَبَانُ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۷۳۱: ابو بکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: کسی قاضی کو ختم کی حالت میں دو انسانوں کے درمیان فیصلہ نہیں کرنا چاہیے (بخاری، مسلم)

۳۷۳۲- (۲) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَنَهْذَ - فَأَصَابَ -؛ فَلَهُ أَجْرَانِ، وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَنَهْذَ فَأَخْطَا؛ فَلَهُ أَجْرٌ وَاحِدٌ».

۳۷۳۲: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب قاضی فیصلہ کرنے میں اپنی پوری کوشش صرف کر دے اور اس کا فیصلہ درست ہو تو اس کیلئے دوہرا ثواب ہے اور جب اجتہاد کے ساتھ فیصلہ کرے لیکن اس کا فیصلہ غلط ہو تو اس کو ایک ثواب ملے گا۔ (بخاری، مسلم)

الفصل الثاني

۳۷۳۳- (۳) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ جُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ؛ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سَكِينٍ»... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

دوسری فصل: ۳۷۳۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص لوگوں کے (درمیان) فیصلے کرنے پر مقرر کیا گیا وہ گویا بغیر چمچری کے ذبح کیا گیا۔ (احمد، ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ)

۳۷۳۴- (۴) وَهْنُ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ ابْتَغَى الْقَضَاءَ وَسَأَلَ؛ وَكَلَّ إِلَى نَفْسِهِ -، وَمَنْ أَكْبَرَهُ عَلَيْهِ؛ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ مَلَكًا يُسَيِّدُهُ»... رَوَاهُ

الْبَرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۷۳۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے قضاء کے منصب کو طلب کیا اور اس کا سوال کیا، اس شخص کو اس کے سپرد کر دیا جائے گا اور جس شخص کو قضاء کے منصب پر مجبور کیا گیا تو اللہ تعالیٰ (اس کی محنت کیلئے) اس کے ساتھ ایک فرشتہ لگا دیتے ہیں۔ جو اس کو راہ صواب کی جانب (اٹک) کرتا رہتا ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے۔ بلال بن مرواس راوی مجہول الحال ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۳۵۲) نیز عبدالاعلیٰ ثعلبی راوی ضعیف ہے (المخرج والتدیل جلد ۱ صفحہ ۳۳۳، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۳۰، تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۳۷۳، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۱۷۸، ضعیف الجامع الصغیر صفحہ ۵۷۳)

۳۷۳۵- (۵) وَهْنُ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْقَضَاءُ ثَلَاثَةٌ: وَاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ، وَاثْنَانِ فِي النَّارِ. فَأَمَّا الَّذِي فِي الْجَنَّةِ؛ فَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَقَضَى بِهِ، وَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَجَارَى الْحَكِيمَ؛ فَهُوَ فِي النَّارِ، وَرَجُلٌ قَضَى لِلنَّاسِ عَلَى جَهْلٍ، فَهُوَ فِي النَّارِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۷۳۵: بريدة رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قاضی تین قسم کے ہیں، ایک قاضی جنت میں ہوگا جبکہ وہ قاضی دونوں میں ہوں گے۔ وہ قاضی جنت میں ہے جس نے حق و صداقت کو معلوم کیا اس کے مطابق فیصلہ کیا اور وہ قاضی جس نے حق و صداقت کو معلوم کیا لیکن فیصلہ کرنے میں ظلم کیا وہ دونوں میں ہے اور جس قاضی نے لوگوں کے درمیان ناواقفیت کے ساتھ فیصلہ کیا وہ بھی دونوں میں ہے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۳۷۳۶- (۶) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ ظَلَبَ قَضَاءَ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى يَنَالَهُ، ثُمَّ غَلَبَ عَدْلُهُ جَوْرَةً؛ فَلَهُ الْجَنَّةُ. وَمَنْ غَلَبَ جَوْرُهُ عَدْلَهُ؛ فَلَهُ النَّارُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۷۳۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے مسلمانوں کے درمیان فیصلہ کرنے کے منصب کو طلب کیا اور وہ اس پر سرفراز ہوا اور اس کا عدل اس کے ظلم پر غالب رہا تو اس کیلئے جنت ہے اور جس کا ظلم اس کے عدل پر غالب آگیا تو وہ جہنمی ہے۔ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ موسیٰ بن بحدہ اور اس کے استاذ یزید بن عبدالرحمان دونوں راوی مجہول ہیں (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۰، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۰، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۵۲)

۳۷۳۷- (۷) وَهَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ: «كَيْفَ تَقْضِي إِذَا عَرَضَ لَكَ قَضَاءٌ؟» قَالَ: أَقْضِي بِكِتَابِ اللَّهِ. قَالَ: «فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِي كِتَابِ اللَّهِ؟» قَالَ: فَيَسْتَشِيرُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. قَالَ: «فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ؟» قَالَ: أَجْتَهِدُ رَأْيِي وَلَا آلُو — قَالَ: فَضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى صَدْرِهِ، وَقَالَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِمَا يَرْضَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ». زَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۷۳۷: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں 'رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اس کو یمن کی جانب بھیجا تو اس سے دریافت کیا کہ جب حیرے سامنے کوئی فیصلہ پیش ہوگا تو تو کیسے فیصلہ کرے گا؟ اس نے جواب دیا کہ میں اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ آپ نے دریافت کیا 'اگر تو فیصلہ اللہ کی کتاب میں نہ پائے؟ اس نے جواب دیا 'رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ آپ نے دریافت کیا 'اگر تو یہ فیصلہ سنت رسول میں بھی نہ پائے؟ اس نے جواب دیا 'میں کوشش کر کے اپنی رائے کے مطابق فیصلہ کروں گا اور ہرگز کوئی نہیں کروں گا (روای نے بیان کیا کہ) اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا 'اللہ کا شکر ہے جس نے اللہ کے رسول کے حامد کو ایسے فیصلے کی توفیق عطا کی جس پر اللہ کے رسول راضی ہیں (ترمذی، ابوداؤد، دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حارث بن عمرو راوی ضعیف ہے۔ (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۴۳۹) فقہاء اس حدیث سے اصول فقہ میں استدلال کرتے ہیں لیکن آئمہ حدیث بخاری، ترمذی، دلقطنی، ابن الجوزی اور عراقی وغیرہ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے تحقیقی بحث "احادیث ضعیفہ" میں ملاحظہ فرمائیں۔ (مکتوۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۵۰۳)

۳۷۳۸- (۸) وَهَنْ عَلِيِّ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ قَاضِيًا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! تُرْسِلُنِي وَأَنَا حَدِيثُ الْيَسَنِ، وَلَا عِلْمَ لِي بِالْقَضَاءِ؟ فَقَالَ: «إِنَّ اللَّهَ سَيَهْدِي قَلْبَكَ، وَوَيْتُ لِسَانِكَ، إِذَا تَقَاضَى إِلَيْكَ رَجُلَانِ؛ فَلَا تَقْضِ لِلأَوَّلِ حَتَّى تَسْمَعَ كَلَامَ الْآخَرِ، فَإِنَّهُ آخَرُى أَنْ يَتَيْنَ لَكَ الْقَضَاءُ». قَالَ: فَمَا شَكَّكَتُ فِي قَضَائِهِ بَعْدُ — زَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

وَسَنَذَكُرُ حَدِيثَ أُمِّ سَلَمَةَ: «إِنَّمَا أَقْضَى بَيْنَكُمْ بِرَأْيِي» فِي بَابِ: «الْأَقْضِيَّةِ وَالشَّهَادَاتِ» إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

۳۷۳۸: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (ملک) یمن کی جانب قاضی بنا کر

بیمہ میں نے عرض کیا 'اے اللہ کے رسول! آپ مجھے بھیج رہے ہیں جبکہ میں عمر رسیدہ نہیں ہوں اور مجھے قضاے واقفیت بھی نہیں ہے آپ نے فرمایا 'اللہ تیرے دل کی راہنمائی فرمائے گا اور حیرتی زبان کو استقامت عطا کرے گا۔ جب وہ شخص حیرے سامنے فیصلہ لے کر آئیں تو جب تک تو دوسرے کی بات نہ سن لے پہلے کی بات سن کر فیصلہ نہ کرنا اس طرح عین ممکن ہے کہ فیصلہ (کی نوعیت) حیرے سامنے واضح ہو جائے۔ انہوں نے کہا اس کے بعد مجھے کسی فیصلے میں شک لاحق نہ ہوا۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

اور ام سلمہؓ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ "میں تمہارے درمیان اپنی رائے سے فیصلہ کرتا ہوں۔" کو ہم انشاء اللہ تعالیٰ باب الاغنیۃ واشادات میں ذکر کریں گے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ترمذی ص ۵۳۳)

الفصل الثالث

۳۷۳۹۔ (۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ حَاكِمٍ يَحْكُمُ بَيْنَ النَّاسِ، إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَلَكٌ آخَذَ بِقَفَاهُ -، ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، فَإِنْ قَالَ: أَلْقِيَ الْقَاهُ فِي مَهْوَاةٍ - أَرْبَعِينَ خَرِيفًا... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالتَّيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

تیسری فصل: ۳۷۳۹: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو حاکم بھی لوگوں میں فیصلے کرتا ہے وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ ایک فرشتے نے اس کو اس کی گدی سے پکڑا ہوا ہوگا اور فرشتہ آسمان کی جانب (اللہ کے حکم کا انتظار کرتے ہوئے) اپنا سر اٹھائے ہوئے ہوگا۔ اگر اللہ کا حکم ہوگا اس کو دوزخ کے گڑھے میں گرا دے گا تو وہ اس کو گرا دے گا چنانچہ وہ چالیس سال تک بیٹھ جاتا رہے گا۔ (احمد، ابن ماجہ، بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں مجالد بن سعید راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ ص ۳۳۸، ضعیف ابن ماجہ ص ۱۷۹، التلخیص الرغیب جلد ۳ ص ۳۳)

۳۷۴۰۔ (۱۰) وَهْنُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «لَيَأْتِيَنَّ عَلَى الْقَاضِي الْعَدْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَتَمَنَّى أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ بَيْنَ اثْنَيْنِ فِي تَمَرَةٍ قَطُّ... رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۳۷۴۰: عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں 'آپ نے فرمایا: قاضی قیامت کے دن اس بات کی آرزو کرے گا کہ کاش! اس نے کبھی ایک کجور کے بارے میں بھی فیصلہ نہ کیا ہوتا۔ (احمد)

وضاحت: یہ حدیث عمران بن حطانؓ سے بیان کرتا ہے اس راوی کی نہ تو متابعت ہے اور نہ ہی اس کا صلح مانکہ سے ثابت ہے۔ البتہ مجمع الزوائد میں اس کی سند کو حسن قرار دیا گیا ہے۔ (مثل الاوطار جلد ۸ صفحہ ۳۷۷)

۳۷۴۱- (۱۱) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ مَعَ الْقَاضِي مَا لَمْ يَجْرَ، فَإِذَا جَارَ تَخَلَّى عَنْهُ وَلِزِمَهُ الشَّيْطَانُ». رَوَاهُ الْبُزْجَانِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَفِي رِوَايَةٍ: «إِذَا جَارَ وَكَلَهُ إِلَى نَفْسِهِ».

۳۷۴۱: عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ اللہ کی قاضی کے ساتھ ہے جب تک کہ وہ ظلم نہ کرے۔ جب وہ ظلم کرتا ہے تو اللہ کی قاضی اس سے چلی جاتی ہے اور شیطان اس کے ساتھ چھٹ جاتا ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ) نیز ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ جب وہ ظلم کرتا ہے تو اللہ اس کو اس کے سپرد کر دیتا ہے۔

۳۷۴۲- (۱۲) وَهْنُ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ: أَنَّ مُسْلِمًا وَيَهُودِيًّا اخْتَصَمَا إِلَى عُمَرَ، فَرَأَى الْحَقَّ لِلْيَهُودِيِّ، فَقَضَى لَهُ عُمَرُ بِهِ. فَقَالَ لَهُ الْيَهُودِيُّ: وَاللَّهِ لَقَدْ قَضَيْتَ بِالْحَقِّ، فَضَرَبَهُ عُمَرُ بِالْكَرَّةِ، وَقَالَ: وَمَا يُدْرِيكَ؟ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ: وَاللَّهِ إِنَّا نَجِدُ فِي التَّوْرَةِ أَنَّهُ لَيْسَ قَاضٍ يَقْضِي بِالْحَقِّ، إِلَّا كَانَ عَنْ يَمِينِهِ مَلَكٌ، وَعَنْ شِمَالِهِ مَلَكٌ، يُسَيِّدَانِهِ وَيُؤَفِّقَانِهِ لِلْحَقِّ مَا ذَامَ مَعَ الْحَقِّ، فَإِذَا تَرَكَ الْحَقَّ عَرَجًا وَتَرَكَاهُ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۳۷۴۲: سعید بن مسیبؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی مڑکی جانب ایک جھگڑا لے کر گئے، مڑ نے محسوس کیا کہ یہودی حق پر ہے۔ تو اس کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ اس پر یہودی نے مڑ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا، اللہ کی قسم! حیران فیصلہ صحیح ہے۔ اس پر مڑ نے اس کو وہ مارا اور اس سے دریافت کیا کہ تجھے کیسے معلوم ہوا؟ یہودی نے جواب دیا، اللہ کی قسم! ہم "تورات" میں پاتے ہیں کہ حق فیصلہ کرنے والے قاضی کے دائیں جانب ایک فرشتہ اور بائیں جانب ایک فرشتہ ہوتا ہے وہ دونوں اسے راہ صواب پر رہنے اور اسے حق کی قاضی سے ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں، جب تک کہ وہ حق کی ساتھ منسلک رہتا ہے لیکن جب وہ حق کو چھوڑ جاتا ہے تو دونوں فرشتے اس کی جانب چلے جاتے ہیں اور اسے چھوڑ دیتے ہیں۔ (مالک)

۳۷۴۳- (۱۳) وَهْنُ ابْنِ مَوْهَبٍ: أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ لِابْنِ عُمَرَ: أَقْضِ بَيْنَ النَّاسِ. قَالَ: أَوْتَعَانِي؟ — يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! قَالَ: وَمَا تَكْرَهُ مِنْ ذَلِكَ وَقَدْ كَانَ

أَبْنُكَ يَقْضِي؟ قَالَ: لَا بَنِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ كَانَ قَاضِيًا فَقَضَى بِالْعَدْلِ؛ فَبِالْحَرِيِّ أَنْ يَنْقَلِبَ مِنْهُ كَفَافًا»... فَمَا رَاجَعَهُ بَعْدَ ذَلِكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۷۴۳: عبد اللہ بن مویب بیان کرتے ہیں کہ عثمان بن عفان نے ابن عمر سے کہا کہ آپ لوگوں کے فیصلے کیا کریں انہوں نے عرض کیا، اے امیر المؤمنین! کیا آپ مجھے معاف نہیں کریں گے۔ انہوں نے دریافت کیا، آپ کیوں اسے بغیر کراہت دیکھتے ہیں جب کہ آپ کے والد فیصلے کیا کرتے تھے انہوں نے جواب دیا، اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا، جس قاضی نے عدل و انصاف کے ساتھ فیصلے کئے وہ اس لائق ہے کہ برابر برابر رہ جائے (یعنی نہ اس کے نامہ اعمال میں نیکیاں ہیں اور نہ برائیاں) اس جواب کے بعد انہوں نے اس سے تکرار نہیں کی۔ (ترمذی)

وضاحت: امام ترمذی نے حدیث کی سند کو غیر متصل قرار دیا ہے۔ عبد اللہ بن مویب نے عثمان سے نہیں سنا نیز اس حدیث کی سند ضعیف ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۲، ضعیف ترمذی صفحہ ۱۵۲)

۳۷۴۴ - (۱۴) وَفِي رَوَايَةِ رَزِينٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لِعُثْمَانَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! لَا أَقْضِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ؛ قَالَ: فَإِنَّ أَبَاكَ كَانَ يَقْضِي. فَقَالَ: إِنَّ ابْنِي لَوَاشْكَلَ عَلَيْهِ شَيْءٌ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، وَلَوْ اشْكَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْءٌ سَأَلَ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَإِنِّي لَا أَحْجُ مِنْ أَسْأَلِهِ، وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ عَادَ بِاللَّهِ، فَقَدْ عَادَ بِعَظِيمٍ». وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «مَنْ عَادَ بِاللَّهِ - فَأَعِيدُوهُ». وَإِنِّي أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ تَجْعَلَنِي قَاضِيًا فَاعْفَاءً، وَقَالَ: لَا تُخَيِّرْ أَحَدًا.

۳۷۴۴: اور رزین کی روایت میں نافع سے مذکور ہے کہ ابن عمر نے عثمان سے کہا، اے امیر المؤمنین! میں دو انسانوں کے درمیان فیصلہ نہیں کرتا، انہوں نے بتایا کہ آپ کے والد تو فیصلے کیا کرتے تھے ابن عمر نے کہا، میرے والد اگر کسی مشکل میں مبتلا ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتے اور اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی الجھن پیش آتی تو آپ جبریل علیہ السلام سے دریافت کرتے اور میں اب کس سے دریافت کروں؟ اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا، جس شخص نے اللہ کے ساتھ پناہ طلب کی اس نے عظیم ذات کے ساتھ پناہ طلب کی، نیز میں نے آپ سے سنا ہے آپ نے فرمایا، جو شخص اللہ کے ساتھ پناہ طلب کرے اس کو پناہ دے اور میں قاضی کے منصب سے اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں چنانچہ عثمان نے ان کو معاف کر دیا نیز ان سے کہا کہ اس بات کا تو کسی سے ذکر نہ کرنا۔

وضاحت: رزین کی روایت کی سند معلوم نہیں ہو سکی (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۲)

بَابُ رِزْقِ الْوَلَاةِ وَهَدَايَاهُمْ (حکام کے مشاہرات اور ان کو ملنے والے تحائف کا بیان)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۳۷۴۵- (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا أُعْطِيَكُمْ وَلَا أَمْنَعُكُمْ، أَنَا قَاسِمٌ أَضَعُ حَيْثُ أَمِرتُ». ... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل: ۳۷۴۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نہ تمہیں دیتا ہوں اور نہ ہی تم سے روکتا ہوں میں تو تقسیم کرنے والا ہوں، وہاں خرچ کرتا ہوں جہاں مجھے حکم دیا جاتا ہے۔ (بخاری)

۳۷۴۶- (۲) وَعَنْ خَوْلَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ رَجُلًا يَتَخَوَّضُونَ فِي مَالِ اللَّهِ بِغَيْرِ حَقٍّ، فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۷۴۶: خولہ انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کچھ لوگ بلا جواز اللہ کے مال میں تصرف کرتے ہیں، قیامت کے دن وہ دوزخ میں ہوں گے (بخاری)

وضاحت: اسلامی بیت المال میں تصرف کرنے والوں کو آگاہ کیا گیا ہے کہ وہ بیت المال میں جمع شدہ مال کو صحیح مستحقین میں ضرورت کے مطابق صرف کریں نیز بیت المال میں زکوٰۃ کے علاوہ خراج، جزیہ اور غنیمت وغیرہ کا مال بھی جمع ہوتا ہے اس لئے اس کے خرچ کرنے میں نہایت احتیاط سے کام لیا جائے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۲۳)

۳۷۴۷- (۳) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا اسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقَدْ عَلِمَ قَوْمِي أَنَّ جَرَفَتِي لَمْ تَكُنْ تَعْجُرُ عَنْ مَوْؤَنَةِ أَهْلِي -، وَشَغِلْتُ بِأَمْرِ الْمُسْلِمِينَ، فَسَيَأْكُلُ آلُ أَبِي بَكْرٍ مِنْ هَذَا الْمَالِ -، وَتَحْتَزِفُ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ ... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۷۴۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے تو انہوں نے کہا، میری قوم جانتی ہے کہ میرا کاروبار میرے اہل و عیال کی معیشت سے کوتاہ نہیں تھا اب میری مشغولیت مسلمانوں کے امور

سراجم دینے کے لئے ہے اس لئے ابو بکر کے اہل و عیال بیت المال سے اخراجات لیں گے اور ابو بکر مسلمانوں کے امور سراجم دینے میں مصروف رہیں گے (بخاری)

۳۷۴۸ - (۴) عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ اسْتَعْمَلَنَاهُ عَلَى عَمَلٍ، فَرَزَقْنَاهُ رِزْقًا، فَمَا أَخَذَ بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ غُلُولٌ»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل: ۳۷۴۸: بریدہ رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا، جس شخص کو ہم کوئی ذمہ داری سونپیں اور اس کا وظیفہ مقرر کر دیں تو اس (وظیفے) کے علاوہ جو مال وہ لے گا وہ خیانت ہوگی (ابوداؤد)

۳۷۴۹ - (۵) وَهْنٌ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: عَمِلْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَعَمَلْنِي... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۷۴۹: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں (آپ کی جانب سے مقرر کردہ) کام سراجم دیا تو آپ نے مجھے اس کا معاوضہ عطا کیا (ابوداؤد)

وضاحت: چونکہ یہ حدیث بخاری، مسلم میں ہے اس لئے اس کو پہلی فصل میں لانا چاہیے تاہن صاحب مصابیح کے نقش قدم پر چلتے ہوئے صاحب مشکوٰۃ نے دوسری فصل میں ہی ذکر کر دی ہے (تنقیح الروایۃ جلد ۳ صفحہ ۴۳)

۳۷۵۰ - (۶) وَهْنٌ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ، فَلَمَّا سِيرْتُ، أَرْسَلَ فِيَّ أَثَرِي، فَرُدِدْتُ. فَقَالَ: «أَتَدْرِي لِمَ بَعَثْتُ إِلَيْكَ؟ لَا تُصْنِئُ شَيْئًا بَغَيْرِ إِذْنِي، فَإِنَّهُ غُلُولٌ» وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غُلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ﴿—﴾ لِهَذَا دَعَوْتُكَ فَاْمِضْ لِعَمَلِكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۷۵۰: معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن بھیجا۔ جب میں روانہ ہوا تو آپ نے میرے تعاقب میں ایک شخص کو بھیجا، میں واپس آیا تو آپ نے دریافت کیا، تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تمہارے پیچھے کس لئے ایک شخص کو بھیجا؟ میں نے اس لئے تجھے بلایا تھا کہ تو میری اجازت کے بغیر (کسی سے) کچھ نہ لینا کیونکہ اس طرح مال لینا خیانت ہے اور جو شخص خیانت کرے گا قیامت کے دن خیانت کے ساتھ آئے گا، اب تو اپنے کام پر روانہ ہو جا (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں داؤد بن یزید اوردی راوی ضعیف ہے کسی بھی امام نے اس کو ثقہ قرار نہیں دیا (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۱، تنقیح الروایۃ جلد ۳ صفحہ ۴۱)

۳۷۵۱ - (۷) وَفِي الْمُسْتَوْدِ بْنِ شَدَادٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ كَانَ لَنَا عَامِلًا فَلْيَكْتَسِبْ زَوْجَةً، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ خَادِمٌ فَلْيَكْتَسِبْ خَادِمًا، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَسْكَنٌ فَلْيَكْتَسِبْ مَسْكَنًا»... وَفِي رِوَايَةٍ: «مَنْ اتَّخَذَ غَيْرَ ذَلِكَ - فَهُوَ غَالٌ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۷۵۱: مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ نے فرمایا: جو شخص ہمارا ملازم ہے وہ بیوی حاصل کرے اگر اس کے پاس خادم نہیں ہے تو وہ خادم حاصل کرے اگر اس کا گھر نہیں ہے تو وہ گھر حاصل کرے اور ایک روایت میں ہے کہ جو شخص ان کے علاوہ حاصل کرے گا وہ غائن ہے (ابوداؤد) وضاحت: اسلامی حکومت کے ملازم کے لئے سہولت ہے کہ وہ بیت المال سے حق مراور دیگر ضروری اخراجات مثلاً رہائشی مکان اور خادم کے اخراجات وغیرہ لے سکتا ہے (واللہ اعلم)

۳۷۵۲ - (۸) وَفِي عَبْدِ بْنِ عَمِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ لَنَا عَلَى عَمَلٍ، فَكَتَمْنَا مِنْهُ مَخِيضًا - فَمَا فَوْقَهُ فَهُوَ غَالٌ، يَأْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِقْبَلْ عَنِّي عَمَلَكُ - قَالَ: «وَمَا ذَاكَ؟» قَالَ: سَمِعْتُكَ تَقُولُ: كَذَا وَكَذَا قَالَ: «وَأَنَا أَقُولُ ذَلِكَ، مَنْ اسْتَعْمَلَنَاهُ عَلَى عَمَلٍ، فَلْيَأْتِ بِقَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ فَمَا أُوتِيَ مِنْهُ أَخَذَهُ، وَمَا نَهَى عَنْهُ انْتَهَى». رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَاللَّفْظُ لَهُ.

۳۷۵۲: عدی بن عمیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے لوگو! تم میں سے جو شخص ہمارے کسی شعبہ میں ملازم ہے وہ اگر ہم سے سوئی یا اس سے بھی اونٹنی چھپائے گا تو وہ غائن ہے۔ قیامت کے دن وہ اس چیز کو اٹھائے ہوئے لائے گا۔ آپؐ کی یہ بات سن کر ایک انصاری کھڑا ہوا اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! مجھے ملازمت سے سبکدوش کر دیں۔ آپؐ نے دریافت کیا، سبب کیا ہے؟ اس نے بتایا کہ میں نے آپؐ سے سنا ہے، آپؐ نے فلاں فلاں بات کہی ہے آپؐ نے فرمایا، میں نے یہ بات کہی ہے کہ جس شخص کو ہم کسی ملازمت پر مقرر کریں وہ تمھوڑا زیادہ (سب کچھ ہمارے سامنے) لائے اور جو کچھ اس کو اس سے دیا جائے، اسے قبول کرے اور جس سے اس کو روکا جائے اس سے رک جائے (مسلم، ابوداؤد) الفاظ ابوداؤد کے ہیں۔

وضاحت: یہ حدیث مسلم میں ہے لیکن علامہ بغوی نے اس کو دوسری فصل میں ذکر کیا ہے جبکہ اس کو پہلی فصل میں ذکر کرنا چاہیے تھا۔ ان سے سو ہو گیا ہے۔ حدیث کے مضمون سے معلوم ہوا کہ اسلامی حکومت کے ملازمین کے لئے تحفے وغیرہ لینا ناجائز ہے (واللہ اعلم)

۳۷۵۳ - (۹) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرَّائِشَ وَالْمُرْتَشِيَّ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۷۵۳: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے اور لینے والے پر لعنت کی ہے (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۳۷۵۴ - (۱۰) وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۳۷۵۴: نیز ترمذی نے اس حدیث کو عبد اللہ بن عمروؓ اور ابو ہریرہؓ سے بیان کیا ہے۔

۳۷۵۵ - (۱۱) — وَرَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» عَنْ ثَوْبَانَ، وَزَادَ: «وَالرَّائِشَ» يَعْنِي: الَّذِي يَمْشِي بَيْنَهُمَا.

۳۷۵۵: نیز اس حدیث کو احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ثوبان سے روایت کیا اور اس میں اضافہ ہے کہ ”جو شخص رشوت دینے والے اور لینے والے کے مابین رشوت کی بات طے کراتا ہے وہ بھی ملعون ہے۔“
وضاحت: اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اس کی سند میں یث بن ابی سلیم ہے، اس میں کلام ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۴۳)

۳۷۵۶ - (۱۲) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَرْسَلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «أَنِ اجْمَعْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ وَثِيَابَكَ، ثُمَّ اثْنِي». قَالَ: فَاتَيْتُهُ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ. فَقَالَ: «يَا عَمْرُو! إِنِّي أَرْسَلْتُ إِلَيْكَ لِأَتَعَنَّكَ فِي وَجْهِ يُسَلِّمُكَ اللَّهُ وَيُعِثَّكَ، وَأَرْعَبَ لَكَ رُعْبَةً مِنَ الْمَالِ». فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا كَانَتْ هِجْرَتِي لِلْمَالِ، وَمَا كَانَتْ إِلَّا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ. قَالَ: «نِعْمًا بِالْمَالِ الصَّالِحِ — لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ». وَرَوَى أَحْمَدُ نَحْوَهُ. وَفِي رِوَايَتِهِ: قَالَ: «نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ».

۳۷۵۶: عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری جانب پیغام بھیجا کہ اپنے ہتھیار اور لباس لے کر میرے پاس آئیں انہوں نے بیان کیا، چنانچہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ وضو فرما رہے تھے آپ نے (مجھے مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا، اے عمرو! میں نے تیری جانب پیغام بھیجا، تاکہ تجھے کسی کام کے لئے بھیجوں، اللہ تعالیٰ تجھے سلامت رکھے گا اور تجھے غنیمت سے نوازے گا اور میں تجھے غامدوں میں سے (یہ سن کر) میں

نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے مال (کے حصول) کے لئے ہجرت نہیں کی، ہجرت صرف اللہ اور اس کے رسول (کی رضا) کیلئے کی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: صالح انسان کے لئے حلال مال بہتر ہے (شرح السنہ) احمد نے اس کی مثل بیان کیا اور اس کی روایت میں ہے کہ صالح انسان کیلئے حلال مال بہتر ہے۔
وضاحت: معلوم ہوا کہ حلال مال صالح انسان کے لئے نیک اعمال سرانجام دینے میں معاون ہوتا ہے اور اللہ کی نعمت ہوتا ہے۔

الفصل الثالث

۳۷۵۷- (۱۳) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ شَفَعَ لِأَحَدٍ شَفَاعَةً، فَأَهْدَى لَهُ هَدِيَّةً عَلَيْهَا، فَقَبِلَهَا؛ فَقَدْ أَتَى بَابًا عَظِيمًا مِنْ أَبْوَابِ الرَّبِّ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

تیسری فصل: ۳۷۵۷: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی شخص کے لئے سفارش کرے اور وہ اسے سفارش کی وجہ سے تحفہ دے اور سفارش کرنے والا اس تحفہ کو قبول کرے تو وہ سود کے دروازوں میں سے ایک بڑے دروازے میں داخل ہوا (ابوداؤد)

بَابُ الْأَقْصِيَّةِ وَالشَّهَادَاتِ

(فیصلوں اور شہادتوں کا بیان)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۳۷۵۸ - (۱) **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ، لَادَّعَى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَأَمْوَالَهُمْ - وَلَكِنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِي «شَرْحِهِ لِلنَّوَوِيِّ» أَنَّهُ قَالَ: وَجَاءَ فِي رِوَايَةِ «الْبَيْهَقِيِّ» بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ أَوْ صَحِيحٍ، زِيَادَةٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوعًا: «لَكِنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدَّعَى، وَالْيَمِينَ عَلَى مَنْ أَنْكَرَ».**

پہلی فصل : ۳۷۵۸ : ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، اگر لوگوں کو ان کے محض دعووں پر دے دیا جائے تو لوگ دوسروں کے خون اور مال کے بارے میں دعویٰ کرنے لگیں گے۔ البتہ دعا علیہ پر قسم ہے (مسلم) اور نووی شرح مسلم میں ہے اس نے بیان کیا کہ یہی کی روایت میں حسن یا صحیح سند سے ابن عباس کی مرفوع روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ دلیل مدعی کے ذمہ ہے اور قسم اس شخص پر ہے جو دعویٰ کا انکار کرے۔

۳۷۵۹ - (۲) **وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ صَبْرٍ - وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ - يَفْتَقِطُ بِهَا مَالَ أَمْرِيءٍ مُسْلِمٍ، لَقِيَ اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانٌ». فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقَ ذَلِكَ: «إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا» - إِلَى آخِرِ آيَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۳۷۵۹ : ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص عدا "جھوٹی قسم اٹھاتا ہے (اور) جھوٹی قسم کے ساتھ مسلمان بھائی کا مال چھینتا چاہتا ہے تو قیامت کے دن وہ اللہ سے ملاقات کرے گا، تو اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہو گا، اس کی تصدیق اللہ کے اس فرمان سے ہو رہی ہے (جس کا ترجمہ ہے) "بلاشبہ وہ لوگ جو اللہ سے کئے گئے اقراروں اور اپنی قسموں کو بچ ڈالتے ہیں اور ان کے عوض تھوڑی سی قیمت حاصل کرتے ہیں، ان کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں۔ ان سے اللہ نہ تو کلام کرے گا اور نہ قیامت کے روز ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کو دردناک عذاب ہو گا" (بخاری، مسلم)

۳۷۶۰- (۳) وَفَنَ ابْنِ أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِمِثْلِهِ - فَقَدْ أَوْجَبَ اللَّهُ لَهُ النَّارَ، وَحَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ» فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «وَإِنْ كَانَ قِضِيًّا مِنْ أَرَاكِ»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۷۶۰: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جھوٹی قسم اٹھا کر کسی مسلمان شخص کا حق چھینتا ہے، اللہ نے اس کے لئے دوزخ کو واجب کر دیا ہے اور جنت اس پر حرام کر دی ہے۔ ایک شخص نے آپ سے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! اگرچہ معمولی چیز ہو؟ آپ نے فرمایا: اگرچہ پیلو کے درخت کی ٹہنی ہو (مسلم)

۳۷۶۱- (۴) وَفَنَ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ الْحَقُّ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ - ، فَأَقْضِي لَهُ عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ مِنْهُ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ؛ فَلَا يَأْخُذْهُ، فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۶۱: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ میں انسان ہوں اور تم میرے پاس فیصلہ لاتے ہو اور شاید تم میں سے کچھ لوگ یہ نسبت دوسروں کے اپنی دلیل بیان کرنے میں زیادہ فصیح ہوں تو میں ان کی بات سن کر اس کے مطابق ان کے حق میں فیصلہ کر دیتا ہوں پس میں جس شخص کو فیصلہ کرتے ہوئے اس کے بھائی کے حق میں سے کچھ دوں تو وہ اس کو ہرگز نہ لے بلاشبہ میں اس کو دوزخ سے ایک حصہ دے رہا ہوں (بخاری، مسلم)

۳۷۶۲- (۵) وَفَنَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ أَبْغَضَ الرَّجُلُ إِلَى اللَّهِ الْأَلَدُ الْخَصِمُ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۶۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کو وہ شخص سب سے زیادہ ناپسند ہے جو جھگڑنے میں بہت تیز ہے (بخاری، مسلم)

۳۷۶۳- (۶) وَفَنَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى بِمِثْلٍ وَشَاهِدٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۷۶۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اور گواہ کے ساتھ فیصلہ فرمایا (مسلم)

وضاحت: حد اور قصاص کے علاوہ حقوق اور اموال کے مقدموں میں اگر مدعی کے پاس صرف ایک گواہ ہو تو دوسرے گواہ کی جگہ اس مدعی کے قسم اٹھانے سے اس کے حق میں فیصلہ کر دیا جائے گا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۶۱)

۳۷۶۴ - (۷) وَهَنَ عُلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ حَضْرُمُوتَ ، وَرَجُلٌ مِّنْ كِنْدَةَ - ، إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ الْحَضْرُمِيُّ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنَّ هَذَا غَلْبَنِي عَلَى أَرْضٍ لِّي . فَقَالَ الْكِنْدِيُّ : هِيَ أَرْضِي وَفِي يَدِي ، لَيْسَ لَهَا فِيهَا حَقٌّ . فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْحَضْرُمِيِّ : «الْكَبْبَةُ؟» قَالَ : لَا ، قَالَ : «فَلَكُ بَيْتُهُ» قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنَّ الرَّجُلَ فَاجِرٌ ، لَا يُبَالِي عَلَى مَا حَلَفَ عَلَيْهِ ، وَلَيْسَ يَتَوَرَّعُ ، مِنْ شَيْءٍ - . قَالَ : «لَيْسَ لَكَ مِنْهُ إِلَّا ذَلِكَ» . فَأَنْطَلَقَ لِيُحْلِفَ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمَّا أَذْبَرَ : «لَيْتَنِي حَلَفَ عَلَى مَا لِيَأْكُلَهُ ظُلْمًا ؛ لِيَلْقِيَنَّ اللَّهَ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۳۷۶۴: ملقمہ بن وائل رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضر موت (يمن کے شہر) سے ایک شخص اور کندہ قبیلہ سے ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ حضرمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ شخص میری زمین پر قابض ہو گیا ہے اور کندی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ میری زمین ہے اور اس پر میرا قبضہ ہے۔ اس (حضرمی) کا اس زمین پر کچھ حق نہیں ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرمی سے کہا: کیا تیرے پاس کوئی دلیل ہے؟ اس نے نفی میں جواب دیا آپ نے فرمایا تو پھر وہ قسم اٹھائے اس نے اعتراض کیا: اے اللہ کے رسول! بلاشبہ وہ شخص فاسق ہے، قسم اٹھانے کی اس کو کچھ پرواہ نہیں، اسے کسی شے سے دریغ نہیں۔ آپ نے فرمایا: تیرے لئے اس سے صرف قسم ہی ہے جب (کندی) قسم اٹھانے کے لئے چلا تو جب اس نے منہ پھیرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اس نے ظلم مال ہضم کرنے کے لئے قسم اٹھائی تو جب وہ اللہ سے ملاقات کرے گا تو اللہ اس سے اعراض فرمائے گا (مسلم)

۳۷۶۵ - (۸) وَهَنَ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : «مَنْ ادَّعَى مَا لَيْسَ لَهُ ؛ فَلَيْسَ مِنَّا ، وَلَيَتَبَوَّأَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۳۷۶۵: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا: جو شخص ایسی چیز پر دعویٰ کرے جو اس کی نہیں ہے تو وہ ہم میں سے نہیں ہے اور وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنائے (مسلم)

۳۷۶۶ - (۹) وَهَنَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «إِلَّا أَخْبِرْكُمْ بِخَيْرِ الشَّهَادَةِ؟» الَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّهَا» . . . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۳۷۶۷: زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جیسے بہترین گولہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ (بہترین گولہ) وہ شخص ہے جو گواہی کے مطالبہ سے پہلے گواہی دے (مسلم)

۳۷۶۷- (۱۰) وَهْنُ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ نَسَبُ شَهَادَةِ أَحَدِهِمْ يَمِينُهُ، وَيَمِينُهُ شَهَادَتُهُ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۶۷: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے زمانہ کے لوگ سب سے بہتر ہیں، پھر وہ لوگ جو ان کے بعد ہوں گے، پھر وہ لوگ جو ان کے بعد ہوں گے۔ اس کے بعد کچھ لوگ آئیں گے جن کی گواہی ان کی قسم سے اور ان کی قسم ان کی گواہی سے سبقت لے جائے گی (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس حدیث میں تین امدار کے لوگوں کو بہترین قرار دیا گیا ہے یعنی صحابہ کرام، تابعین عظام اور تبع تابعین۔ ان کے بعد آنے والے لوگ دین اسلام کا کچھ خیال نہیں کریں گے وہ فوراً "بلا پس و پیش" قسم اٹھانے اور گواہی دینے کے لئے آمادہ ہوں گے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۷)

۳۷۶۸- (۱۱) وَهْنُ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَرَضَ عَلَى قَوْمٍ الْيَمِينِ، فَاسْرَعُوا، فَأَمَرَ أَنْ يُسْهَمَ بَيْنَهُمْ فِي الْيَمِينِ أَيُّهُمْ يَحْلِفُ... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۷۶۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو قسم اٹھانے کے لئے فرمایا: وہ قسم اٹھانے میں آپ کو بہت جلد باز نظر آئے تو آپ نے حکم دیا کہ قسم اٹھانے میں ان کے درمیان قرعہ اندازی کی جائے کہ کون قسم اٹھائے (بخاری)

وضاحت: اس حدیث کی وضاحت یہ ہے کہ مثال کے طور پر دو شخص ایک چیز میں جھگڑا کریں جب کہ وہ چیز ان دونوں میں سے کسی کے قبضہ میں نہیں ہے اور ان دونوں کے پاس ثبوت بھی نہیں ہے تو ان کے درمیان قرعہ اندازی کے ساتھ فیصلہ کیا جائے چنانچہ ابو داؤد نسائی میں ان الفاظ کے ساتھ حدیث مروی ہے کہ دو شخص ایک سامان کے بارے میں جھگڑ پڑے جبکہ ان میں سے کسی کے پاس دلیل نہ تھی۔ آپ نے فرمایا: قسم اٹھانے پر قرعہ اندازی کو نیز یہ احتمال بھی ہے کہ وہ لوگ دعا علیہ ہیں اور ان کے قبضہ میں سامان ہے اور مدعی کے پاس دلیل نہیں ہے، مدعی اور مدعا علیہ کسی قسم اٹھانے کے لئے تیار ہیں تو اس صورت میں قرعہ اندازی ہوگی کہ کون قسم اٹھائے؟ جس کے نام کا قرعہ نکل آئے گا وہ قسم اٹھا کر اس کا مالک بن جائے گا (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۷)

الفصل الثانی

۳۷۶۹- (۱۲) وَهَنَّ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الْبَيْتَةُ عَلَى الْمُدْعَى، وَالْيَمِينُ عَلَى الْمُدْعَى عَلَيْهِ»، زَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل : ۳۷۷۰ : عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'مدعی دلائل لائے اور مدعا علیہ قسم اٹھائے (ترمذی)

۳۷۷۰- (۱۳) وَهَنَّ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: فِي رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَيْهِ فِي مَوَارِيثَ لَمْ تَكُنْ لِهَمَا بَيِّنَةٌ إِلَّا دَعَوَاهُمَا. فَقَالَ: «مَنْ قَضَيْتَ لَهُ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ؛ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ». فَقَالَ الرَّجُلَانِ: كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! حَقِّي هَذَا لِصَاحِبِي، فَقَالَ: «لَا، وَلَكِنْ أَذْهَبَا، فَاقْتَسِمَا، وَتَوَخَّيَا الْحَقَّ، ثُمَّ اسْتَهِمَا -، ثُمَّ لِيُجْلِلْ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْكُمَا صَاحِبَهُ... وَفِي رِوَايَةٍ، قَالَ: «إِنَّمَا أَقْضِي بَيْنَكُمَا بِرَأْيِي فِيمَا لَمْ يَنْزِلْ عَلَيْهِ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ».

۳۷۷۰ : ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان دو آدمیوں کے بارے میں بیان کرتی ہیں جو آپ کے پاس ایک وراثت کے بارے میں مقدمہ لائے تھے۔ دونوں مدعی تھے ' (ان دونوں میں سے) دلیل کسی کے پاس نہ تھی آپ نے فرمایا 'جس شخص کو میں اس کے بھائی کے حق میں سے فیصلہ کر کے دوں تو میں اس کو دوزخ کا ٹکڑا دے رہا ہوں (آپ کے اس فرمان کے بعد) دونوں نے کہا 'اے اللہ کے رسول! میرا حق میرے رفیق کو دے دیں۔ آپ نے انکار کیا اور فرمایا 'تم دونوں جاؤ اور انصاف کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے تقسیم کر دو پھر (حق کے بارے میں) قمر اندازی کرو اس کے بعد تم میں سے ہر شخص اپنے رفیق کے لئے (اس کے حصہ کو) حلال قرار دے اور ایک دواہت میں ہے 'آپ نے فرمایا 'میں تم دونوں میں اس جھگڑے کے بارے میں اپنی رائے کے مطابق فیصلہ کرتا ہوں جس کے بارے میں مجھ پر کوئی حکم نازل نہیں ہوا (ابوداؤد)

۳۷۷۱- (۱۴) وَهَنَّ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلَيْنِ تَدَاْعِيَا دَابَّةً، فَأَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا الْبَيْتَةَ أَنَّهَا دَابَّتُهُ تَنَجَّهَا -، فَقَضَىٰ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلَّذِي فِي يَدِهِ. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۳۷۷۱ : جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ دو آدمیوں نے ایک چھپائے کے بارے

میں جھگڑا کیا۔ ان دونوں نے دلائل دیئے کہ چہاچہ اس کا ہے، اس کے پاس ہے اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے حق میں فیصلہ کیا جس کے وہ قبضہ میں تھا (شرح مشن)
وضاحت: حافظ ابن حجرؒ نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (تفصیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۸)

۳۷۷۲- (۱۵) وَحَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا بَعْضُهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَبَعَثَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا شَاهِدَيْنِ، فَقَسَمَهُ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَلِلنَّسَائِيِّ، وَابْنِ مَاجَةَ: أَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا بَعْضُهَا لِبِوَاحِدٍ مِنْهُمَا بَيْتَةً، فَجَعَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُمَا.

۳۷۷۲: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو آدمیوں نے ایک چھپائے پر اپنا حق جتلیا اور ہر ایک نے دو گواہ بھی پیش کر دیئے۔ آپؐ نے چھپائے کو ان کے درمیان نصف نصف تقسیم کر دیا (ابوداؤد) اور ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ دو آدمیوں نے ایک لونٹ کے بارے میں دعویٰ کیا جبکہ ان دونوں میں سے کسی کے پاس دلیل نہ تھی تو آپؐ نے اس کو دونوں میں تقسیم فرما دیا۔
وضاحت: ابوداؤد کی روایت کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۵۸)

۳۷۷۳- (۱۶) وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا فِي دَابَّةٍ، وَلَيْسَ لَهَا بَيْتَةٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اسْتَمِئِمَا عَلَى الْيَمِينِ» - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۷۷۳: ابو مرزوقہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ دو آدمیوں نے ایک چھپائے کے بارے میں جھگڑا کیا۔ دونوں کے پاس دلیل نہ تھی اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم پر قرعہ اندازی کرو (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۳۷۷۴- (۱۷) وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ حَلَفَهُ: «إِحْلِفْ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، مَا لَكَ عِنْدَكَ شَيْءٌ» يَعْنِي لِلْمُدَّعِي. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۷۷۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے کہا، جس سے طغ لیا کہ تو قسم یوں اٹھا "قسم ہے اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں" کہ مدعی کا حیرے ذمہ کچھ نہیں ہے (ابوداؤد)
وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۵۹)

۳۷۷۵- (۱۸) وَحَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ

مِنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ — ، فَجَحَدْنِي — ، فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ : « أَلَاكَ بَيْتَةٌ ؟ » ، قُلْتُ : لَا . قَالَ لِلْيَهُودِيِّ : « أَحْلِفْ » ، قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِذْنٌ يَحْلِفُ وَيَذْهَبُ بِمَا لِي ، فَاتَّزَلَّ اللَّهُ تَعَالَى : « إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا » — آيَةٌ : رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ، وَابْنُ مَاجَةَ .

۳۷۷۵ : اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے اور ایک اور یہودی کے درمیان زمین کا تنازع تھا اس نے میرے دعویٰ کا انکار کیا تو میں اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا آپ نے (مجھ سے) دریافت کیا تمہارے پاس کوئی دلیل ہے؟ میں نے نفی میں جواب دیا (تو) آپ نے یہودی سے کہا تو قسم اٹھا میں نے عرض کیا یہ تو قسم اٹھا لے گا اور میری زمین غصب کر جائے گا تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) ”جو لوگ اللہ کے اقراروں اور اپنی قسموں کو سچ ڈالتے ہیں اور ان کے عوض تموڑی سے قیمت حاصل کرتے ہیں ان کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں۔ ان سے اللہ تعالیٰ نہ تو کلام کرے گا اور نہ قیامت کے روز ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہو گا“ (ابوداؤد ابن ماجہ)

۳۷۷۶ - (۱۹) وَهَنَهُ ، أَنَّ رَجُلًا مِّنْ كِنْدَةَ ، وَرَجُلًا مِّنْ حَضْرَمَوْتَ ، اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي أَرْضٍ مِّنَ الْيَمَنِ . فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنْ أَرْضِي اغْتَصَبْنِيهَا أَبُو هَذَا ، وَهِيَ فِي يَدِهِ . قَالَ : « هَلْ لَكَ بَيْتَةٌ ؟ » ، قَالَ : لَا ، وَلَكِنْ أَحْلِفْهُ ، وَاللَّهِ مَا يَعْلَمُ أَنَّهَا أَرْضِي اغْتَصَبْنِيهَا أَبُوهُ ؟ فَتَهَيَّأَ الْكِنْدِيُّ لِلْيَمَنِ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : « لَا يَقْطَعُ أَحَدٌ مَّالًا بِيَمِينٍ ، إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ آجِزٌ » . فَقَالَ الْكِنْدِيُّ : هِيَ أَرْضُهُ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۳۷۷۶ : اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کندہ (قبیلہ) کے ایک شخص اور حضرموت (مقام) کے ایک شخص کے درمیان یمن کی زمین کے بارے میں جھگڑا ہو گیا۔ وہ دونوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضری شخص نے بیان کیا: اے اللہ کے رسول! مجھ سے میری زمین کو اس کے والد نے غصب کیا (اور) اس کے قبضہ میں ہے۔ آپ نے پوچھا: کیا تمہارے پاس کوئی دلیل ہے؟ اس نے نفی میں جواب دیا (اور کہا) البتہ میں اس سے قسم لیتا ہوں (اس کے الفاظ یوں ہوں) ”اللہ کی قسم! اسے علم نہیں ہے کہ وہ میری زمین ہے (اور) اس کے والد نے اس کو مجھ سے غصب کیا تھا“ چنانچہ کندی قسم اٹھانے کے لئے تیار ہو گیا (یہ دیکھ کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص قسم اٹھا کر کسی کے مال پر غاصبانہ قبضہ کرتا ہے وہ اللہ سے کوڑھی ہونے کی حالت میں ملاقات کرے گا (یہ سن کر) کندی نے اقرار کیا کہ زمین اس کی ہے (ابوداؤد)

۳۷۷۷- (۲۰) وَهَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكِبَائِرِ الْيَتْرُكُ بِاللَّهِ، وَعَقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَالْيَمِينُ الْغَمُوسَ، وَمَا حَلَفَ خَالِفٌ بِاللَّهِ يَمِينَ صَبْرٍ، فَأَدْخَلَ فِيهَا مِثْلَ جَنَاحٍ بِعَوْضَةٍ - ، إِلَّا جُعِلَتْ نُكْتَةً فِي قَلْبِهِ - إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۷۷۷: عبد اللہ بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی قسم اٹھانا ہے اور جو شخص بھی اللہ کی قسم چٹکی سے اٹھاتا ہے اور اس میں پھر کے پر کے برابر بھی جھوٹ داخل کرتا ہے تو وہ قسم اس کے دل میں قیامت تک کیلئے ایک داغ بن جاتی ہے (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے۔

۳۷۷۸- (۲۱) وَهَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَحْلِفُ أَحَدٌ عِنْدَ مَنْبَرِي هَذَا عَلَى يَمِينِ آيَةٍ، وَلَوْ عَلَى سِوَاكِ أَخْضَرَ إِلَّا تَبَوَّأَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ، أَوْ وَجِبَتْ لَهُ النَّارُ». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۷۷۸: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص میرے اس منبر کے پاس جھوٹی قسم اٹھاتا ہے اگرچہ سبز مسواک کے بارے میں (قسم اٹھائے) تو وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے یا فرمایا: اس کیلئے دوزخ واجب ہو گئی۔ (مالک، ابوداؤد، ابن ماجہ)

۳۷۷۹- (۲۲) وَهَنْ خُرَيْمِ بْنِ قَاتِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَامَ قَائِمًا، فَقَالَ: «عُدَلْتُ شَهَادَةَ الزُّورِ بِالْإِشْرَافِ بِاللَّهِ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَرَأُ: ﴿فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ، وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ حُنْفَاءَ لِلَّهِ غَيْرَ مُشِيرِكِينَ بِهِ﴾... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۷۷۹: خرم بن قاتک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی۔ آپ نے فارغ ہونے کے بعد کھڑے ہو کر تین بار فرمایا: جھوٹی گواہی اللہ کے ساتھ شرک کرنے کے برابر ہے۔ بعد ازاں آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ یہ ہے) ”یہ تھا (تھیں) کعبہ کا مقصد اور جو کوئی اللہ کی قائم کردہ حرمتوں کا

احرام کرے تو اس کے رب کے نزدیک خود اسی کے لئے بہتر ہے اور تمہارے لئے موٹی جانور حلال ہیں ماسوا ان چیزوں کے جو تمہیں بتائی جا چکی ہیں۔ پس جنوں کی گندگی سے بچو، جموٹی ہاتھوں سے پرہیز کرو، یکسو ہو کر اللہ کے بندے بنو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو“ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۶۵۳)

۳۷۸۰ - (۲۳) وَرَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ عَنْ أَيَمَنِ بْنِ حُرَيْمٍ، إِلَّا أَنَّ ابْنَ مَاجَةَ لَمْ يَذْكُرِ الْقِرَاءَةَ.

۳۷۸۰: نیز احمد اور ترمذی نے اس حدیث کو ایمن بن حُریم سے روایت کیا ہے مگر ابن ماجہ نے قرآن پاک کی آیت طہارت کرنے کا ذکر نہیں کیا۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، زیادہ سننری مجمل راوی ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۲۵۹)

۳۷۸۱ - (۲۴) وَهَنَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ، وَلَا خَائِنَةٍ، وَلَا مَجْلُودٍ حَدًّا»، وَلَا ذِي غِمَرٍ - عَلَى أَخِيهِ، وَلَا ظَنِينٍ - فِي وَلَائِهِ وَلَا قَرَابَةٍ، وَلَا الْقَانِيعَ مَعَ أَهْلِ الْبَيْتِ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. وَيَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ الدِّمَشْقِيُّ الرَّائِي مُنْكَرُ الْحَدِيثِ.

۳۷۸۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ”خائن مرد اور عورت کی گواہی جائز نہیں، نہ اس کی، جس پر حد لگی ہے، نہ اس کی جس کی اپنے بھائی کے ساتھ دشمنی ہے، نہ اس کی جو ولاء میں شتم ہے، نہ اس کی جو قرابت میں شتم ہے اور نہ اس شخص کی جو کسی گھر میں پلتا ہے (ترمذی)“

امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے نیز یزید بن زیاد دمشقی راوی مکر الحدیث ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالاعلیٰ راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۹) نیز یحییٰ بن سعید قاری راوی ضعیف ہے (المجرح والتعديل جلد ۹ صفحہ ۳۶) میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۷۸، تنقيح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۹ ضعیف ترمذی صفحہ ۲۵۸)

۳۷۸۲ - (۲۵) وَهَنَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ، وَلَا خَائِنَةٍ، وَلَا زَانٍ، وَلَا زَانِيَةٍ، وَلَا ذِي غِمَرٍ عَلَى أَخِيهِ». وَرَدَّ شَهَادَةَ الْقَانِيعِ لِأَهْلِ الْبَيْتِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۷۸۲: عموں شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خائن مرد اور عورت کی گواہی جائز نہیں، نہ ذاتی مرد اور عورت کی، نہ اس کی جس کی اپنے بھائی کے ساتھ دشمنی ہے اور نہ ہی گھر میں لپٹے والے کی گواہی، گھر والوں کیلئے قاتل قبول ہے۔ (ابوداؤد)

۳۷۸۳- (۲۶) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: وَلَا تَجُوزُ شَهَادَةُ بَدَوِيٍّ عَلَى صَاحِبِ قَرْيَةٍ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۷۸۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، جنگل میں رہنے والے کی گواہی بہت سی رہنے والے کے خلاف جائز نہیں ہے (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۳۷۸۴- (۲۷) وَهْنُ عَرْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ، فَقَالَ الْمُقْضَى عَلَيْهِ لَمَّا آذَبَ: حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَلُومُ عَلَى الْعَجْزِ وَلَكِنْ عَلَيْكَ بِالْكَيْسِ، فَإِذَا عَلَبَكَ أَمْرٌ فَقُلْ: حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۷۸۳: عرف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کیا۔ جس شخص کے خلاف فیصلہ ہوا اس نے واپس لوٹے ہوئے کہا، مجھے اللہ کافی ہے اور وہ اچھا وکیل ہے۔ (یہ سن کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ کو تہائی پر ملامت کرتا ہے، تجھے احتیاط کرنی چاہیے۔ جب کوشش کے باوجود کوئی چیز خلاف توقع ظاہر ہو تو کہنا چاہیے ”مجھے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے“ (ابوداؤد)

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ کو تہائی کرنے والے کا ”حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ“ کہنا درست نہیں اور جو شخص محتاط انداز اختیار کرتا ہے اس کے باوجود اس کے خلاف فیصلہ ہو تو اس کے لئے جائز ہے کہ وہ مندرجہ بالا کلمات کے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۳۰)

۳۷۸۵- (۲۸) وَهْنُ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَسَّ رَجُلًا فِي تَهْمَةٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ: ثُمَّ خَلَى عَنْهُ.

۳۷۸۵: بھز بن حکیم اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو تہمت کے سبب بند کر دیا (ابوداؤد) ترمذی اور نسائی میں اضافہ ہے کہ بعد ازاں آپ نے اسے رہا کر دیا۔

الفصل الثالث

۳۷۸۶- (۲۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنَّ الْخَصْمَيْنِ يُقْعَدَانِ بَيْنَ يَدَيِ الْحَاكِمِ ... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.

تیسری فصل : ۳۷۸۶ : عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا کہ دونوں جھگڑالانے والے (مدعی اور مدعا علیہ) حاکم کے سامنے بیٹھیں (احمد، ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث میں معتب بن ثابت بن عبد اللہ راوی ضعیف ہے (المرجع والتحدیل جلد ۸ صفحہ ۳۰۷) البروسین جلد ۳ صفحہ ۲۸، میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۱۱۸، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۲۵۱، تنلیع الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۰، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۵۴

کِتَابُ الْجِهَادِ

(جہاد کا بیان)

الفصل الأول

۳۷۸۷- (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَأَقَامَ الصَّلَاةَ، وَصَامَ رَمَضَانَ؛ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، جَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَوْ جَلَسَ فِي أَرْضِهِ الَّتِي وَلَدَ فِيهَا» - ، قَالُوا: أَفَلَا يُبَشِّرُ بِهِ - النَّاسُ؟ قَالَ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللَّهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَإِذَا سَأَلْتُمْ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ الْفَرْدَوْسَ فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَأَعْلَى الْجَنَّةِ، وَفَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمَنِ، وَمِنْهُ تَفْجَرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل: ۳۷۸۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا، نماز قائم کی اور رمضان کے روزے رکھے اللہ تعالیٰ پر لازم ہے کہ اسے جنت میں داخل فرمائے (چاہے) اس نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا یا اپنی آبادی میں رہا، جہاں وہ پیدا ہوا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: (اے اللہ کے رسول) اجازت ہو تو ہم لوگوں کو خوشخبری سنائیں۔ آپ نے جواب دیا: بلاشبہ جنت کی سوشلیس ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو ان لوگوں کے لئے تیار کیا ہے جو اللہ کے راستے میں جہاد کرتے ہیں۔ وہ مخلوق کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین اور آسمان کے درمیان ہے۔ پس جب تم اللہ سے سوال کرو تو اس سے جنت الفردوس کا سوال کرو۔ اس لئے کہ وہ افضل و اعلیٰ جنت ہے۔ اس کے اوپر اللہ تعالیٰ کا عرش ہے اور اسی سے جنت کی نہریں نکلتی ہیں (بخاری)

۳۷۸۸- (۲) وَقَعَهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ اللَّيَالِي بِآيَاتِ اللَّهِ، لَا يَقْتَرِمُ مِنْ صِيَامِهِ وَلَا صَلَاةٍ حَتَّى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۸۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے مجاہد کی مثال اس صائم کی ہے جو روزے رکھتا ہے، قیام کرتا ہے، قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہے، روزے اور (صل) نماز میں کوتاہی نہیں کرتا۔ یہاں تک کہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والا مجاہد واپس لوٹ آئے۔ (بخاری، مسلم)

۳۷۸۹ - (۳) وَمَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْتَدَبَ اللَّهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا إِيمَانُ بِي وَتَصْدِيقٌ بِرُسُلِي؛ أَنْ أَرْجِعَهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ، أَوْ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۸۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے ضمانت دی ہے کہ جو شخص اللہ کے راستے میں جہاد کے لئے نکلا ہے، اس کو صرف مجھ پر اور پیغمبروں پر ایمان کا جذبہ گھر سے باہر نکال ہے تو میں ایسے شخص کو ثواب یا مال غنیمت کے ساتھ واپس لاؤں گا یا اسے جنت میں داخل کروں گا (بخاری، مسلم)

۳۷۹۰ - (۴) وَمَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا أَنْ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَا تَطِيبُ أَنْفُسُهُمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي، وَلَا أَحَدٌ مَّا أَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ؛ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَعَزَّوْا فِي سَبِيلِ اللَّهِ. وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوِدِدْتُ أَنْ أُقْتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، ثُمَّ أُحْيَى، ثُمَّ أُقْتَلَ، ثُمَّ أُحْيَى، ثُمَّ أُقْتَلَ، ثُمَّ أُحْيَى، ثُمَّ أُقْتَلَ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۹۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ کچھ مسلمان ایسے ہیں جو مجھ سے پیچھے رہنے کو پسند نہیں کرتے (مگر میں ان کے لئے سواروں کا انتظام نہیں کر پاتا۔ میں کبھی کسی لشکر سے پیچھے نہ رہوں جو اللہ کے راستے پر جہاد کے لئے نکلا ہے، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں پسند کرتا ہوں کہ میں اللہ کے راستے میں قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں (بخاری، مسلم)

۳۷۹۱ - (۵) وَمَنْ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «رِبَاطُ يَوْمٍ - فِي سَبِيلِ اللَّهِ، خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۹۱: سهل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کی راہ میں خود کو سرحدی چوکی میں (پہرے کے لئے وقف کرنا) دنیا اور جو کچھ دنیا پر ہے، اس سے بہتر ہے (بخاری، مسلم)

۳۷۹۲ - (۶) وَمَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَعَدُوَّةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۹۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے راستے میں صبح جانا اور شام کو جانا دینا اور جو کچھ دنیا میں ہے، سے بہتر ہے (بخاری، مسلم)

۳۷۹۳- (۷) وَقَدْ سَلَّمَ الْفَارِسِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَفِيَّامِهِ، وَإِنْ مَاتَ جَرَى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُهُ وَأُجِرَى عَلَيْهِ رِزْقُهُ، وَأَمِنَ الْفِتَانَ»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۷۹۳: سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا: اللہ کے راستے میں ایک دن اور ایک رات سرحد کا پہرا دینا ایک ماہ کے روزوں اور اس (کی راتوں) کے قیام سے بہتر ہے اگر وہ (اس حالت میں) فوت ہو جائے تو جو عمل وہ کر رہا تھا وہ برابر جاری رہتا ہے اور وہ قبر کے فتنہ سے محفوظ رہتا ہے (مسلم)

۳۷۹۴- (۸) وَقَدْ أَبَى عُبَيْسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا اغْبَرْتُ قَدَمًا عَبْدِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ؛ فَتَمَسَّهُ النَّارُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۷۹۳: ابو عبس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے قدم اللہ کے راستے میں غبار آلود ہوئے اس پر دوزخ کی آگ حرام ہو گئی (مسلم)

۳۷۹۵- (۹) وَقَدْ أَبَى هُرَيْرَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَقَاتِلُهُ فِي النَّارِ أَبَدًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۷۹۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کافر اور اس کا قاتل (دونوں) دوزخ میں اکٹھے نہیں ہوں گے (مسلم)

وضاحت: یہ تب ہے جب قاتل کا خاتمہ ایمان پر ہو گا (تطبیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۲)

۳۷۹۶- (۱۰) وَقَضَاهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مِنْ خَيْرِ مَعَايِشِ النَّاسِ لَهُمْ، رَجُلٌ مُمَسِّكٌ عِنَانَ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، يَطِيرُ عَلَى مَتْنِهِ -، كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً - أَوْ فَرْعَةً -، طَارَ عَلَيْهِ يَبْتَغِي الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَظَانَّهُ -، أَوْ رَجُلٌ فِي غَنِيْمَةٍ فِي رَأْسِ شَعْفَةٍ - مِنْ هَذِهِ

الشَّعْفِ، أَوْ بَقْلٍ وَادٍ مِّنْ هَذِهِ الْأَوْدِيَةِ، يُقِيمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ وَيَتَّبِعُ رَبَّهُ حَتَّى يَأْتِيَهُ
الْيَقِينُ - ؛ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِي خَيْرٍ. زَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۷۹۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگوں میں سے اس شخص کی زندگی نہایت بہتر ہے جس نے اللہ کے راستے میں اپنی سواری کی لگام کو تھاما ہوا ہے جب بھی وہ کسی خطرے، فسادِ رسی کی اطلاع پاتا ہے تو اس کی چٹہ پر بیٹھ کر برق رفتاری سے اوھر جاتا ہے۔ وہ قتل یا موت کے مواقع تلاش کرتا ہے یا وہ شخص جو چند بکریوں کے ساتھ کسی پہاڑی کی چوٹی پر مقیم ہے یا کسی وادی میں ڈیرے ڈالے ہوئے ہے وہ مرتے دم تک نماز ادا کرتا ہے، زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں (مستغرق) رہتا ہے تو ایسا شخص لوگوں کے شر سے محفوظ رہتا ہے (مسلم)

۳۷۹۷- (۱۱) وَهَنَّ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: وَمَنْ
جَهَّزَ غَارِيًّا فِي سَبِيلِ اللَّهِ؛ فَقَدْ غَزَا. وَمَنْ خَلَفَ غَارِيًّا فِي أَهْلِهِ - ؛ فَقَدْ غَزَاهُ. مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ.

۳۷۹۷: زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں، ارشلو نبوی (ﷺ) ہے، جس شخص نے اللہ کے راستے میں جہاز کرنے والے کو ساز و سامان مہیا کیا، اس نے بھی جہاد کیا اور جس شخص نے کسی مجاہد کے اہل و عیال کی کفالت کی اس نے بھی جہاد کیا (بخاری، مسلم)

۳۷۹۸- (۱۲) وَهَنَّ بَرِيْدَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَحُرْمَةُ نِسَاءِ
الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ، وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِينَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ
الْمُجَاهِدِينَ فِي أَهْلِهِ فَيُخَوِّنُهُ فِيهِمْ؛ إِلَّا وَقِفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَأْخُذُ مِنْ عَمَلِهِ مَا شَاءَ، فَمَا
ظَنُّكُمْ؟... زَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۷۹۸: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو لوگ اپنے گھروں میں اقامت پذیر ہیں وہ مجاہدین کی بیویوں کا احرام اس طرح کیا کریں جس طرح وہ اپنی ماؤں کا احرام کرتے ہیں اور جو لوگ جہاد میں شریک نہیں، گھروں میں مقیم ہیں، ان میں سے جب کوئی شخص کسی مجاہد کے اہل و عیال میں خیانت کا مرتکب ہوتا ہے تو اسے قیامت کے دن (میدانِ حشر) میں کھڑا کیا جائے گا اور مجاہد جس قدر چاہے گا اس کے اعمالِ صالحہ اس سے چھین لے گا۔ تمہارا کیا خیال ہے (وہ کسی عمل کو اس کے پاس باقی رہنے دے گا؟) (مسلم)

۳۷۹۹- (۱۳) وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ، فَقَالَ: هَذِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعُمِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُومَةٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۷۹۹: ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص (نبی کے پاس) لگام والی اونٹنی لایا اور عرض کیا: یہ اللہ کے راستے میں ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن تجھے اس کے بدلے سات سو اونٹیاں ملیں گی وہ سب لگام والی ہوں گی (مسلم)

۳۸۰۰- (۱۴) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ بَعْثًا إِلَى بَنِي لَحْيَانَ مِنْ هَذِيلٍ. فَقَالَ: «لِيَتَّبِعْتُ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ أَحَدَهُمَا، وَالْآخَرُ بَيْنَهُمَا»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۰۰: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (قبیلہ) ”بنو حزیل“ (کے قبیلے) ”بنو لیحان“ کی جانب ایک لشکر روانہ کیا۔ آپ نے فرمایا: دو انسانوں میں سے ایک جہاد کے لئے نکلے اور ثواب ان دونوں کے درمیان برابر ہوگا (مسلم)

۳۸۰۱- (۱۵) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَنْ يَبْرَحَ هَذَا الدِّينُ قَائِمًا، تَقَاتِلَ عَلَيْهِ عَصَابَةُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۰۱: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دین اسلام ہمیشہ قائم رہے گا۔ قیامت تک مسلمانوں کی ایک جماعت اس کی خاطر جہاد کرتی رہے گی (مسلم)

وضاحت: مسلمانوں کی جماعت سے مراد وہ لوگ ہیں جو اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت پر عمل پیرا ہیں، اس میں وہ علماء کرام بھی شامل ہیں جو ہر دور میں دین اسلام کی حفاظت اور اس کی نشر و اشاعت کے لئے مقدور ہر کوشش کرتے رہتے ہیں۔

۳۸۰۲- (۱۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَكَلُمُ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَاللَّهِ أَعْلَمُ بِمَنْ يَكَلِّمُ فِي سَبِيلِهِ»، إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجَرُّهُ يَتَعَبُ - دَمًا، النَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ، وَالرَّيْحُ رِيحُ الْمَسْكِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۸۰۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص بھی اللہ کے راستے میں زخمی ہو جاتا ہے (اور اللہ کو خوب علم ہے کہ کون شخص اس کے راستے میں زخمی ہوا؟) تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے زخم سے خون بہہ رہا ہو گا۔ جکا رنگ تو خون جیسا ہی ہو گا اور منک کستوری کی سی ہو گی (بخاری، مسلم)

۳۸۰۳- (۱۷) وَهَنَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ، يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَلَهُ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ، إِلَّا الشَّهِيدُ يَتَمَتَّى أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا، فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ، لِمَا يَرَى مِنَ الْكَرَامَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۸۰۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص جنت میں داخل ہو گیا وہ دنیا کی جانب لوٹنے کو اچھا نہیں جانے گا اگرچہ اس کو زمین کی تمام چیزیں حاصل ہو جائیں۔ ماسوا شہید کے، وہ آرزو کرے گا کہ دنیا میں واپس جائے اور دس بار شہید کیا جائے کیوں کہ وہ شہید کی عزت و کرامت ملاحظہ کر چکا ہو گا (بخاری، مسلم)

۳۸۰۴- (۱۸) وَهَنَ مَسْرُوقُ قَالَ: سَأَلَنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزُقُونَ﴾ — الْآيَةِ. قَالَ: «إِنَّا قَدْ سَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ. فَقَالَ: «أَرْوَاهُمْ فِي أَجْوَابِ طَبْرِ خُضِرٍ، لَهَا قَنَادِيلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ، تَنْسَرُجُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ، ثُمَّ تَأْوِي إِلَى تِلْكَ الْقَنَادِيلِ، فَاطْلُعُ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ إِطْلَاعَةً، فَقَالَ: هَلْ تَشْتَهَوْنَ شَيْئًا؟ قَالُوا: أَيْ شَيْءٍ نَشْتَهُي وَنَحْنُ نَسْرُجُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْنَا. فَفَعَلَ ذَلِكَ بِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَلَمَّا رَأَوْا أَنَّهُمْ لَنْ يُتْرَكُوا مِنْ أَنْ يَسْأَلُوا. قَالُوا: يَا رَبِّ! نُرِيدُ أَنْ تَرُدَّ أَرْوَاحَنَا فِي أَجْسَادِنَا حَتَّى نُقْتَلَ فِي سَبِيلِكَ مَرَّةً أُخْرَى، فَلَمَّا رَأَى أَنْ لَيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تَرْكُوا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۰۴: مسروق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا (جس کا ترجمہ ہے) ”جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ان کو مرے ہوئے نہ سمجھنا (وہ مرے ہوئے نہیں ہیں) بلکہ اللہ کے نزدیک وہ زندہ ہیں اور ان کو رزق مل رہا ہے“ عبداللہ بن مسعود نے جواب دیا کہ ہم نے اس کے بارے میں (نبی) سے دریافت کیا تھا آپ نے فرمایا، ان شہداء کی ارواح ہر پڑھندوں کے پیٹوں میں ہیں۔ ان کے لئے عرش کے ساتھ قالوس معلق ہیں۔ وہ جہاں چاہتے ہیں جنت میں (اڑتے) پھرتے ہیں۔ بعد ازاں ان قالوس میں قرار

حاصل کرتے ہیں۔ ان کے پروردگار نے ان کی جانب متوجہ ہو کر دریافت کیا، تمہیں کچھ چاہیے؟ انہوں نے جواب دیا۔ ہمیں اور کیا چاہیے جب کہ ہم جنت میں جہاں چاہتے ہیں (اڑتے) پھرتے ہیں۔ تین بار اللہ نے ان سے دریافت کیا، ہر بار انہوں نے یہی جواب دیا۔ جب انہوں نے محسوس کیا کہ ان سے دریافت کیا جاتا رہے گا تو انہوں نے عرض کیا، اے ہمارے پروردگار! ہم چاہتے ہیں کہ تو ہماری ارواح کو ہمارے جسموں میں واپس لوٹا دے تاکہ ہم تیرے راستے میں ایک بار پھر قتل ہوں چنانچہ جب اللہ نے ان سے یہ اقرار لے لیا کہ انہیں کچھ ضرورت نہیں تو ان سے سوال کرنا بند کر دیا گیا (مسلم)

۳۸۰۵- (۱۹) وَقَدْ أَبَى قَتَادَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ فِيهِمْ، فَذَكَرَ لَهُمْ أَنَّ الْجَهَنَّمَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَالْإِيمَانُ بِاللَّهِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، يُكْفَرُ عَنِّي خَطَايَايَ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَنَعَمْ، إِنْ قُتِلْتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُخْتَصِبٌ، مُقْبِلٌ غَيْرٌ مُذِيرٍ. ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَيْفَ قُلْتَ؟» فَقَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَيْكْفَرُ عَنِّي خَطَايَايَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَنَعَمْ، وَأَنْتَ صَابِرٌ مُخْتَصِبٌ، مُقْبِلٌ غَيْرٌ مُذِيرٍ، إِلَّا الَّذِينَ فَإِنْ جَبَرِيلُ قَالَ لِي ذَلِكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۰۵: ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر انہیں بتایا کہ اللہ کے راستے میں جلا کر دیا اور اللہ پر ایمان لانا افضل ہے۔ (یہ سن کر) ایک شخص کھڑا ہوا اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ بتائیں اگر میں اللہ کے راستے میں قتل ہو جاؤں تو کیا میرے گناہ معاف ہو جائیں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہمیت میں جواب دیتے ہوئے فرمایا، اگر تو اللہ کے راستے میں میرے گناہ معاف ہو جائیں گے، تو اب طلب کرتے ہوئے، پیش قدمی کرتے ہوئے، بغیر پاپا ہوئے قتل ہو جائے گا تو تیرے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کیا، تو نے کیا دریافت کیا تھا؟ اس نے جواب دیا، آپ بتائیں اگر میں اللہ کے راستے میں قتل ہو جاؤں تو کیا میرے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہاں! جب تو میرے کرنے والا، ثواب طلب کرنے والا، پیش قدمی کرنے والا ہو، پاپا ہونے والا نہ ہو البتہ قرض معاف نہیں ہو گا (ابھی) جبریل علیہ السلام نے مجھ سے اس بارے میں بات کی ہے (مسلم)

۳۸۰۶- (۲۰) وَقَدْ عَدَّ اللَّهُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُكْفِرُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا الدِّينَ»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۰۶: عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کے راستے میں شہید ہونا، قرض کے علاوہ تمام گناہوں کا کفارہ ہے (مسلم)

۳۸۰۷- (۲۱) وَمَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يُضْحَكُ اللَّهُ تَعَالَى إِلَى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْأُخْرَى، يَذْخُلَانِ الْجَنَّةَ: يُقَاتِلُ هَذَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلُ، ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيَسْتَشْهَدُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۸۰۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ دو انسانوں کے بارے میں ہنستا ہے ان میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دیتا ہے وہ دونوں جنت میں داخل ہو جاتے ہیں۔ یہ یوں ہے کہ ایک شخص اللہ کے راستے میں جھگڑتا ہے، قتل ہو جاتا ہے پھر (قتل اسلام لے آتا ہے تو) اللہ قاتل کی توبہ قبول کر لیتا ہے اور وہ (میدانِ جنگ میں) شہید ہو جاتا ہے (مسلم)

۳۸۰۸- (۲۲) وَمَنْ سَهْلُ بْنُ حَنِيفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ؛ بَلَغَهُ اللَّهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ، وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۰۸: سهل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے اللہ سے صدقِ دل سے شہادت کا سوال کیا، اللہ اس کو شہداء کے منازل میں پہنچا دے گا اگرچہ وہ بستر پر ہی فوت ہوا (مسلم)

۳۸۰۹- (۲۳) وَمَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ الرُّبَيْعَ بِنْتَ الْبَرَاءِ، وَهِيَ أُمُّ حَارِثَةَ بِنِ سُرَاقَةَ، أَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَا تُحَدِّثُنِي عَنْ حَارِثَةَ، وَكَانَ قَتْلُ يَوْمَ بَدْرٍ، أَصَابَهُ سَهْمٌ غَرَبَ—، فَإِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ صَبْرْتُ، وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ اجْتَهَدْتُ عَلَيْهِ فِي الْبُكَاءِ. فَقَالَ: «يَا أُمَّ حَارِثَةَ! إِنَّهَا جَنَّاتٌ فِي الْجَنَّةِ، وَإِنَّ ابْنَكَ أَصَابَ الْفِرْدَوْسُ الْأَعْلَى». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۸۰۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ربیع بنت براء، حارثہ کی والدہ بی بی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ مجھے حارثہ کے بارے میں بتائیں، وہ جنگِ بدر میں شہید ہو گیا تھا اس کو نامعلوم تیر کا تھا پس اگر وہ جنت میں ہے تو میں مبر کرتی ہوں اور اگر جنت میں نہیں تو میں مبالغہ کے ساتھ اس پر روتی ہوں۔ آپ نے جواب دیا، اے ام حارثہ! جنتیں بہت سی ہیں، حیرا بیٹا جنتِ الفردوس میں ہے (بخاری)

۳۸۱۰- (۲۴) وَمَنْهُ قَالَ: «إِنْ طَلَّقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ حَتَّى سَبَقُوا الْمُشْرِكِينَ إِلَى بَدْرٍ، وَجَاءَ الْمُشْرِكُونَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَوُومُوا إِلَى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ». قَالَ عُمَيْرُ بْنُ الْحَطَّامِ: بَنِي بَنِي—! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَمَا يَحْمِلُكَ عَلَى

قَوْلِكَ: بَخْ بَخْ؟ قَالَ: لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِلَّا رَجَاءُ أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِهَا. قَالَ: «فَأَنْتَ مِنْ أَهْلِهَا» قَالَ: فَأَخْرَجَ تَمْرَاتٍ مِنْ قَرْنِهِ —، فَجَعَلَ يَأْكُلُ مِنْهُنَّ. ثُمَّ قَالَ: لَيْسَ أَنَا حَيْثُ حَتَّى أَكُلَ تَمْرَاتِي إِنَّهَا لَحَيَاةٌ طَوِيلَةٌ قَالَ: فَرُمِيَ بِمَا كَانَ مَعَهُ مِنَ التَّمْرِ، ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتَّى قُتِلَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرامؓ نکلے وہ بدر (مقام) میں مشرکوں سے پہلے پہنچ گئے اور مشرکین (بھی) آگئے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم ایسی جنت میں (جانے کے لئے) کھڑے ہو جاؤ جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے (یہ سن کر) عمر بن حام نے کہا، واہ واہ! تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا، یہ بات تو نے کیوں کہی ہے؟ اس نے جواب دیا، اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! صرف اس امید پر کہا کہ میں جنتی ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا، اس میں کچھ شبہ نہیں کہ تو جنتی ہے راوی نے بیان کیا، اس نے اپنے ترکش سے چند کھجوریں نکالیں اور انہیں کھانا شروع کیا، بعد ازاں اس نے کہا، اگر میں ان کھجوروں کے کھانے تک زندہ رہوں تو بلاشبہ یہ زندگی لمبی ہے۔ راوی نے بیان کیا کہ اس نے کھجوروں کو جو اس کے ہاتھ میں تھیں پیٹ لیا پھر اس نے ان سے جنگ کی یہاں تک کہ وہ شہید ہو گیا (مسلم)

۳۸۱- (۲۵) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا تَعْدُونَ الشَّهِيدَ فَيَكُنُّ؟» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ. قَالَ: «إِنْ شَهِدَا أُمَّتِي إِذَا لَقِيتُ: مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ مَاتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ — فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُونَ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ مَاتَ فِي الْبَطْنِ — فَهُوَ شَهِيدٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم اپنے (خیال) میں شہید کس کو سمجھتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! جو شخص اللہ کے راستے میں قتل ہو جائے وہ شہید ہے۔ آپ نے فرمایا، اس طرح تو میری امت کے شہید کم رہ جائیں گے (اس لئے سن لو) جو شخص اللہ کے راستے میں قتل ہو گیا وہ شہید ہے اور جو شخص اللہ کے راستے میں فوت ہو گیا وہ شہید ہے اور جو شخص طاعون کی بیماری میں فوت ہو گیا وہ شہید ہے اور جو شخص پیٹ کی (بیماری) میں فوت ہوا وہ شہید ہے (مسلم)

۳۸۱۲- (۲۶) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ غَازِيَةٍ، أَوْ سَرِيَّةٍ، تَغْزُو، فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ، إِلَّا كَانُوا قَدْ تَعَجَّلُوا ثَلَاثِي أَجُورِهِمْ. وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ، أَوْ سَرِيَّةٍ، تُخْفِقُ — وَتَصَابُ —، إِلَّا تَمَّ أَجُورُهُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۲: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو دستہ اور لشکر جہاد کرتا ہے، (مال) غنیمت حاصل کرتا ہے اور صحیح سالم رہتا ہے تو انہوں نے اپنے ثواب کا وہ تہائی حصہ جلدی حاصل کر لیا اور جو دستہ اور لشکر غنیمت حاصل نہیں کر پاتا اور (جہاد میں) کام آتا ہے تو انہیں ان کا اجر و ثواب مکمل ملے گا (مسلم)

۳۸۱۳- (۲۷) وَهَنَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهِ نَفْسَهُ؛ مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ مِنْ نِفَاقٍ»، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اس حال میں فوت ہوا کہ اس نے جہاد کیا، نہ اس کے دل میں جہاد کا خیال آیا تو وہ ایک قسم کی منافقت پر فوت ہوا (مسلم)

۳۸۱۴- (۲۸) وَهَنَ ابْنُ مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرَى مَكَانَهُ، فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ قَالَ: «مَنْ قَاتَلَ لِنُكُوزِ كَلِمَةِ اللَّهِ هِيَ الْعُلَيَّا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۸۲: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے دریافت کیا: ایک شخص (حصول) غنیمت کے لئے جہاد کرتا ہے (جب کہ) ایک شخص شہرت (حاصل کرنے) کے لئے جہاد کرتا ہے اور ایک شخص اس لئے جہاد کرتا ہے تاکہ اس کی شہادت کی نمائش ہو تو اللہ کے راستے میں کون ہے؟ آپ نے فرمایا: جس شخص نے اس لئے جہاد کیا تاکہ صرف اللہ کا حکم بلند ہو تو وہ اللہ کے راستے میں ہے (بخاری، مسلم)

۳۸۱۵- (۲۹) وَهَنَ أَنَسُ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَجَعَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ، فَقَدْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ: «إِنَّ بِالْمَدِينَةِ أَقْوَامًا، مَا سِرْتُمْ مَسِيرًا، وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ». وَفِي رِوَايَةٍ: «إِلَّا شَرَكُوكُمْ فِي الْآخِرِ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ؟ قَالَ: «وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ حَبَسَهُمُ الْعُدْرُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۸۱۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ تبوک سے واپس لوٹے، جب مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا: بلاشبہ مدینہ میں کچھ لوگ ایسے ہیں کہ تم نے جہاں (کیں) کا بھی سفر کیا ہے اور جس وادی کو بھی عبور کیا ہے وہ تمہارے ساتھ رہے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ وہ اجر و ثواب میں تمہارے

ساتھ شریک ہیں۔ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مدینہ میں رہتے ہوئے؟ آپ نے فرمایا: ہاں مدینہ میں رہتے ہوئے کیوں کہ ان کو کسی عذر نے روک لیا تھا (بخاری)

۳۸۱۶- (۳۰) وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ جَابِرٍ.

۳۸۸: نیز مسلم نے اس حدیث کو جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۳۸۱۷- (۳۱) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ. فَقَالَ: «أَحَىٰ وَالْبَدَاكُ؟». قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «فِيهِمَا فَجَاهِدْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ: «فَارْجِعْ إِلَيَّ وَالذِّكُّ فَأَحْسِنْ صُحْبَتَهُمَا».

۳۸۸: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ سے جہاد میں (شرکت کی) اجازت طلب کی۔ آپ نے پوچھا: کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟ اس نے اثبات میں جواب دیا آپ نے فرمایا: پوری ہمت سے ان کی خدمت کر (بخاری، مسلم) اور ایک روایت میں ہے ”اپنے والدین کے پاس جا اور ان کی اچھی طرح خدمت کر۔“

وضاحت: جب کسی شخص کے والدین مسلمان ہوں اور زندہ ہوں تو ان کی خدمت فرض میں ہے۔ جہاد فرض میں ہوا فرض کفایہ دونوں صورتوں میں والدین کی خدمت مقدم ہے اور ان کی اجازت کے بغیر جہاد میں نہیں جاسکتا اگر جائے گا تو اس حدیث کی روشنی میں گناہگار ہو گا خواہ اس کے جہاد میں جانے سے اس کے والدین کو کچھ تکلیف نہ پہنچے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۵)

۳۸۱۸- (۳۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ: لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ، وَلَكِنْ جِهَادٌ وَبَيْتٌ، وَإِذَا اسْتَنْفَرْتُمْ فَانْفِرُوا — مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۸۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فتح مکہ کے دن فرمایا: مکہ کے فتح ہونے کے بعد ہجرت نہیں ہے البتہ جہاد اور اس کی نیت کرنا ہے اور جب تم سے جہاد کے لئے روانہ ہونے کا مطالبہ کیا جائے تو تم روانہ ہو جاؤ (بخاری، مسلم)

وضاحت: فتح مکہ کے بعد دواؤ الکفر سے دارالاسلام کی جانب ہجرت کرنا نیز جہاد کے لئے وطن سے مفارقت اختیار کرنا، طلب علم کے لئے ہجرت کرنا اور فتنوں سے محفوظ رہنے کے لئے ہجرت کرنا درست ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۵)

الفصل الثانی

۳۸۱۹- (۳۳) **وَمَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ، ظَاهِرِينَ عَلَى مَنْ نَاوَاهُمْ، حَتَّى يُقَاتِلَ آخِرُهُمُ الْمَسِيحُ الدَّجَالُ».** رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل: ۳۸۱۹: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت سے ایک جماعت حق (کی حفاظت) کے لئے ہمیشہ جہاد کرتی رہے گی، اپنے مخالفین پر غالب رہے گی یہاں تک کہ ان کا آخری (دست) مسیح دجال سے جنگ کرے گا (ابوداؤد)

۳۸۲۰- (۳۴) **وَمَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ لَمْ يَغْزُ، وَلَمْ يُجْهَزْ غَزَايَا، أَوْ يَخْلُفَ غَزَايَا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ، أَصَابَهُ اللَّهُ بِقَارِعَةٍ - قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ».** رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۸۲۰: ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جس شخص نے نہ جہاد کیا نہ کسی مجاہد کو سامان دیا اور نہ کسی مجاہد کے بعد اس کے اہل و عیال کی ضروریات کا خیال رکھا تو قیامت سے پہلے اللہ اس کو کسی شدید قسم کی مصیبت میں گرفتار کرے گا (ابوداؤد)

۳۸۲۱- (۳۵) **وَمَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «جَاهِدُوا الْمُشْرِكِينَ بِأَمْوَالِكُمْ، وَأَنْفُسِكُمْ، وَالسِّيْتِكُمْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.**

۳۸۲۱: انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: اپنے مال، اپنی جان اور اپنی زبان کے ساتھ مشرکین سے جہاد کرو (ابوداؤد، ترمذی، دارمی)

۳۸۲۲- (۳۶) **وَمَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطِيعُوا الطَّعَامَ، وَاضْرِبُوا الْهَامَ - تَوَرَّنُوا الْجَنَانَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.**

۳۸۲۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: السلام علیکم (کہنے کو) عام

کہ، کھانا کھلاؤ اور (کھاری) کھوپڑیوں پر کھواریں چلاؤ، تم بہشت کے وارث بنو گے (ترمذی)
امام ترمذی نے حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۳۸۲۳ - (۳۷) وَهَنْ فَضَالَةُ بْنُ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «كُلُّ مَيِّتٍ يُحْتَمُّ عَلَى عَمَلِهِ إِلَّا الَّذِي مَاتَ مُرَابِطًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ؛ فَإِنَّهُ يُنَمَّنَى لَهُ عَمَلُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَيَأْمَنُ فِتْنَةُ الْقَبْرِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۸۲۳: فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، ہر فوت ہونے والے شخص کا عمل ختم ہو جاتا ہے سوائے اس شخص کے جو اللہ کے راستے میں پہرے داری کرتے ہوئے فوت ہوا تو ایسے شخص کے عمل میں قیامت تک اضافہ ہوتا رہے گا اور وہ قبر کے فتنے سے امن میں رہے گا (ترمذی، ابوداؤد)

۳۸۲۴ - (۳۸) وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ.

۳۸۲۴: نیز داری نے اس حدیث کو عقبہ بن عامر سے روایت کیا۔

۳۸۲۵ - (۳۹) وَهَنْ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَوَاقٍ نَافِقَةً - فَقَدْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَوْ نَكِبَ نَكْبَةً - فَإِنَّهَا تَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَغْزَرِ مَا كَانَتْ، لَرُيْنِهَا الزُّعْفَرَانَ، وَرِيحُهَا الْيَمْسُكُ. وَمَنْ خَرَجَ بِهِ خُرَاجٌ - فِي سَبِيلِ اللَّهِ؛ فَإِنَّ عَلَيْهِ طَابَعُ الشَّهَادَةِ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَائِيُّ.

۳۸۲۵: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، جس شخص نے اللہ کے راستے میں اونٹنی کا دودھ دہنے کے درمیان وقفہ کے بغیر جہاد کیا، اس کے لئے جنت واجب ہو گئی اور جس شخص کو اللہ کے راستے میں زخم یا چوٹ لگی، وہ زخم یا چوٹ قیامت کے دن اتنا بڑا ہو گا جتنا دنیا میں بڑے سے بڑا تھا۔ خون کا رنگ زعفران جیسا اور خوشبو، کستوری جیسی ہو گی اور جس شخص کے اللہ کے راستے میں پھوڑا نمودار ہوا بلاشبہ یہ اس پر شہداء کا نشان ہے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

۳۸۲۶ - (۴۰) وَهَنْ خَرِيمٌ بْنُ فَاتِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ؛ كُتِبَ لَهُ بِسَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالتَّسَائِيُّ.

۳۸۲۶: خرم بن فاک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے اللہ کے راستے میں خرچ کیا اس کے لئے سات سو گنا اجر و ثواب اس کے نامہ اعمال میں ثبت ہوگا (ترمذی، نسائی)

۳۸۲۷- (۴۱) وَهْنُ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَفْضَلُ الصَّدَقَاتِ ظِلُّ فَسْطَاطٍ - فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَمِنْحَةُ خَادِمٍ - فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَوْ طَرُوقَةٌ فَحَلٌ - فِي سَبِيلِ اللَّهِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

۳۸۲۷: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، افضل صدقہ اللہ کے راستے میں سائے کے لئے خیمہ لگانا اور اللہ کے راستے میں خادم کا عطیہ دینا ہے یا اللہ کے راستے میں جنتی کے لئے سائہ دینا ہے (ترمذی)

۳۸۲۸- (۴۲) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يُلْجُ النَّارَ مَنْ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ حَتَّى يَمُوتَ اللَّيْلُ فِي الصُّرْعِ، وَلَا يَجْتَمِعُ عَلَى عَبْدٍ غَبَارٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدُخَانٌ جَهَنَّمَ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ. وَزَادَ النَّسَائِيُّ فِي أُخْرَى: «فِي مَشْرِئِ مُسْلِمٍ أَبَدًا». وَفِي أُخْرَى: «فِي جَوْفِ عَبْدٍ أَبَدًا، وَلَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْإِيمَانُ فِي قَلْبِ عَبْدٍ أَبَدًا».

۳۸۲۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اللہ کے ڈر سے روکا وہ دوزخ میں داخل نہیں ہوگا جب تک دودھ تھنوں میں واپس نہ جائے اور کسی بندے پر اللہ کے راستے کا غبار اور جہنم کا دھواں (دونوں) جمع نہیں ہو سکتے (ترمذی) اور نسائی کی دوسری روایت میں اضافہ ہے کہ ”کسی مسلمان کے متھنوں میں بھی جمع نہیں ہو سکتے اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ کسی بندے کے پیٹ میں جمع نہیں ہو سکتے یزہل اور ایمان کسی بندے کے دل میں بھی جمع نہیں ہو سکتے۔“

۳۸۲۹- (۴۳) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عَيْنَانِ لَا تَمْسُهُمَا النَّارُ: عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ، وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

۳۸۲۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دو آنکھیں دوزخ کی آگ سے محفوظ ہوں گی ایک وہ آنکھ جو اللہ کے ڈر سے پرہیز ہوئی دوسری وہ آنکھ جو اللہ کے راستے میں رات بھر بھروسہ دیتی رہی (ترمذی)

۳۸۳۰- (۴۴) وَهَنْ أَيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِشُعْبٍ فِيهِ عُيَيْنَةٌ مِنْ مَاءٍ عَذْبَةٍ، فَأَعَجَبَتْهُ، فَقَالَ: لَوْ اعْتَرَلْتُ النَّاسَ. فَأَقَمْتُ فِي هَذَا الشُّعْبِ. فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «لَا تَفْعَلْ؛ فَإِنَّ مَقَامَ أَحَدِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ سَبْعِينَ عَامًا، أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَيُدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ؟ أَعَزُّوْا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فُوتَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۸۳۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے ایک صحابی ایک وادی کے پاس سے گزرا وہاں ٹیلے پانی کا ایک چھوٹا سا چشمہ تھا، اسے وہ بہت پسند آیا چنانچہ اس نے کہا، کاش! میں لوگوں سے الگ ہو کر اس وادی میں اقامت پذیر ہو جاؤں چنانچہ اس نے اس بات کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپ نے اس کو ایسا کرنے سے منع فرمایا کہ اللہ کی راہ میں تم میں سے کسی شخص کا اقامت گزیر ہونا، اپنے گھر میں ستر سال کی نماز سے بہتر ہے۔ کیا تم (اس بات کو) پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں معاف فرما کر جنت میں داخل فرمائے؟ تم اللہ کی راہ میں جہاد کرو، جس شخص نے اللہ کی راہ میں ادنیٰ سے ایک بار دودھ نکالنے کے وقت کے برابر جہاد کیا تو وہ جنت کا حقدار ہو گیا (ترمذی)

۳۸۳۱- (۴۵) وَهَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ يَوْمٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالتَّسَنُّيُّ.

۳۸۳۱: عثمان رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، اللہ کی راہ میں ایک دن سرحد کا پہرہ دینا، دیگر امور خیر سے ہزار دن بہتر ہے (ترمذی، نسائی)

۳۸۳۲- (۴۶) وَهَنْ أَيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «عَرَضَ عَلَيَّ أَوَّلُ ثَلَاثَةِ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ: شَهِيدٌ، وَعَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ، وَعَبْدٌ أَحْسَنَ عِبَادَةَ اللَّهِ وَنَصَحَ لِمَوْلَاهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۸۳۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھ پر تین ایسے شخص پیش کئے گئے جو اول جنت میں داخل ہوں گے شہید، پاک دامن سوال سے کنارہ کش اور وہ غلام جو احسن انداز سے اللہ کی عبادت کرتا ہے اور اپنے آقا کی خیر خواہی کرتا ہے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عامر بن عتبہ راوی غیر معروف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۳۳، ضعیف ترمذی صفحہ ۱۸۹)

۳۸۳۳ - (۴۷) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُبَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «طُولُ الْقِيَامِ». قِيلَ: فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «جُهْدُ الْمُقِلِّ». قِيلَ: فَأَيُّ الْهَجْرَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «مَنْ هَجَرَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ». قِيلَ: فَأَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «مَنْ جَاهَدَ الْمُشْرِكِينَ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ». قِيلَ: فَأَيُّ الْقَتْلِ أَشْرَفُ؟ قَالَ: «مَنْ أَهْرَيْقَ دَمَهُ وَعَقَرَ جَوَادَهُ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

وَفِي رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «إِيمَانٌ لَا شَكَّ فِيهِ، وَجِهَادٌ لَا غُلُولَ فِيهِ، وَحُجَّةٌ مَبْرُورَةٌ». قِيلَ: فَأَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «طُولُ الْقُنُوتِ». ثُمَّ اتَّفَقَا فِي الْبَاقِي.

۳۸۳۳: عبد اللہ بن حبیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا، کونسا عمل زیادہ فضیلت والا ہے؟ آپ نے فرمایا، لمبا قیام کرنا۔ دریافت کیا گیا، کونسا صدقہ زیادہ فضیلت والا ہے؟ آپ نے فرمایا، کم مال والے کا مشقت برداشت کر کے صدقہ کرنا۔ دریافت کیا گیا، کوئی ہجرت زیادہ فضیلت والی ہے؟ آپ نے فرمایا، جو شخص ان کاموں کو ترک کر دے جن کو اللہ نے اس کے لئے حرام قرار دیا ہے۔ دریافت کیا گیا، کونسا جہاد زیادہ فضیلت والا ہے؟ آپ نے فرمایا، جو شخص مشرکوں کے ساتھ اپنے مال و جان کے ساتھ جہاد کرے۔ دریافت کیا گیا، کونسا قتل ہونا زیادہ شرف والا ہے؟ آپ نے فرمایا، وہ شخص جس کا خون گرایا گیا اور اس کا گھوڑا مارا گیا (ابوداؤد) اور نسائی کی روایت میں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا، کون سی نماز افضل ہے؟ آپ نے فرمایا، جس کا قیام طویل ہو اس کے بعد بقیہ امور میں ابوداؤد اور نسائی کا اتفاق ہے۔

وضاحت: ابوداؤد کی روایت کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۱۳۳)

۳۸۳۴ - (۴۸) وَعَنِ الْمُقَدِّمِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لِلشَّهِيدِ عِنْدَ اللَّهِ سِتٌّ خِصَالٌ: يُعْفَرُ لَهُ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ، وَيُرَى مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ -، وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ، الْيَاقُوتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَيُزَوَّجُ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ زَوْجَةً مِنَ الْحُورِ الْعِينِ، وَيُسَفَّعُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَقْرَبَائِهِ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۸۳۴: مقدم بن معدی کرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کے ہاں شہید انسان کے لئے چھ انعامات ہیں۔ خون کے پہلے قطرے کے گرنے پر اس کو معاف کر دیا جاتا ہے، اسے جنت میں اس کا مقام دکھایا جاتا ہے، وہ عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے، وہ قیامت کی بڑی گھبراہٹ سے امن میں ہو گا اور اس کے

سر پر وقار کا تاج رکھا جاتا ہے جس کا ایک یا قوت دنیا و مائینما سے بہتر ہے اور اس کا نکاح (۷۳) خوبصورت بڑی آنکھوں والی حوروں سے کر دیا جاتا ہے اور اس کے (۷۰) قریبی رشتہ داروں کے بارے میں اس کی سفارش قبول ہوتی ہے (ترمذی، ابن ماجہ)

۳۸۳۵ - (۴۹) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ لَقِيَ اللَّهَ بِغَيْرِ أَثَرٍ مِنْ جِهَادٍ لَقِيَ اللَّهَ وَفِيهِ ثَلَاثَةٌ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۸۳۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص کی اللہ سے ملاقات ہوگی اور اس (کے جسم) پر جہاد کا نشان نہیں ہے تو اس کی اللہ سے ملاقات اس حالت میں ہوگی کہ اس میں نقص ہے (ترمذی، ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں اسماعیل بن رافع راوی ضعیف ہے (ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۲۳) التعلیق الرغیب جلد ۲ صفحہ ۲۰۰ میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۳

۳۸۳۶ - (۵۰) وَهْنُهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الشَّهِيدُ لَا يَجِدُ أَلَمَ الْقَتْلِ إِلَّا كَمَا يَجِدُ أَحَدُكُمْ أَلَمَ الْقَرْصَةِ» - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالتَّيَمِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۳۸۳۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شہید انسان قتل ہونے کی تکلیف اس قدر محسوس کرے گا جس قدر تم میں سے ایک شخص چوئی کے کانٹے کی تکلیف محسوس کرتا ہے (ترمذی، نسائی، دارمی) ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

۳۸۳۷ - (۵۱) وَهْنُ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ مِنْ قَطْرَتَيْنِ، وَآثَرَيْنِ: قَطْرَةٌ دُمُوعٍ مِنْ حَشِيَّةِ اللَّهِ، وَقَطْرَةٌ دَمٍ يَهْرَاقُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَمَّا الْآثَرَانِ: فَأَثَرُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَأَثَرُ فِي قَرِيضَةٍ مِنْ قَرَائِصِ اللَّهِ تَعَالَى». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۳۸۳۷: ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، دو قطرے اور دو نشانوں سے زیادہ اللہ کو کوئی چیز پسند نہیں ہے دو قطرے سے مراد اللہ کے دُور سے آنسوؤں کا قطرہ اور اللہ کی راہ میں گرایا جانے والا خون کا قطرہ ہے اور دو نشانوں سے مقصود پاؤں کا نشان جو اللہ کی راہ میں لگا اور وہ نشان جو اللہ کے فرائض میں سے کسی فریضہ کی ادائیگی میں لاحق ہوا (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اللہ کی راہ میں نشانات سے مراد جہاد کرتے ہوئے جسم کے کسی حصہ پر زخم کا آ جانا ہے اور کسی فریضہ کی ادائیگی میں نشانات سے مراد ٹھنڈے پانی کے ساتھ وضو کرنے سے اعضاء کا پھٹ جانا نیز سرج میں پاؤں کا غبار آلود ہونا وغیرہ مراد ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۳۸)

۳۸۳۸- (۵۲) وَمَنْ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَرْكَبَ الْبَحْرَ إِلَّا حَاجًّا، أَوْ مُعْتَمِرًا، أَوْ غَارِزًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ؛ فَإِنَّ تَحْتَ الْبَحْرِ نَارًا، وَتَحْتَ النَّارِ بَحْرًا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۸۳۸: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، 'سندر کا سفر صرف حج یا عمرہ یا جہاد فی سبیل اللہ کے لئے کرو کیونکہ سندر کے نیچے آگ ہے اور آگ کے نیچے سندر ہے (ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۳۷) اس حدیث کی سند میں کچھ راوی مجہول ہیں، امام بخاری نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۳۸)

۳۸۳۹- (۵۳) وَمَنْ أَمَّ حَزَامَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْمَائِدُ - فِي الْبَحْرِ الَّذِي يُصْنِبُهُ الْقَيْءُ لَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ، وَالْغَرِيقُ لَهُ أَجْرُ شَهِيدَيْنِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۸۳۹: ام حزام رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں آپ نے فرمایا، 'سندر کا سفر کرتے ہوئے جس شخص کا سر چکراتا ہے اور اسے قے آتی ہے تو اس کو ایک شہید کا ثواب ملتا ہے اور جو شخص سندر میں ڈوب جاتا ہے تو اسے بھی دو شہیدوں کا ثواب ملتا ہے (ابوداؤد)

۳۸۴۰- (۵۴) وَمَنْ أَبَى مَالِكُ الْأَشْعَرِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ فَصَلَ - فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَمَاتَ أَوْ قُتِلَ، أَوْ وَقَصَّ - فَرَسُهُ أَوْ بَعِيرُهُ، أَوْ لَدَغَتْهُ هَامَةٌ - ، أَوْ مَاتَ عَلَى فَرَسِهِ بِأَيِّ حَتْفٍ شَاءَ اللَّهُ؛ فَإِنَّهُ شَهِيدٌ، وَإِنَّ لَهُ الْجَنَّةَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۸۴۰: ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، جو شخص اللہ کی راہ میں گھر سے نکلا (اور) وہ فوت ہو گیا یا قتل کیا گیا یا اس کے گھوڑے یا اس کے اونٹ نے اس کو گرا دیا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی یا کسی زہریلے جانور نے اسے ڈس لیا یا وہ بستر پر ہی کسی قسم کی موت سے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے مطابق فوت ہو گیا، تو وہ انسان شہید ہے اور اس کے لئے جنت ہے (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں بقیہ بن ولید اور اس کے استاذ عبدالرحمان بن ثابت دونوں ضعیف ہیں (المخرج والتحریر جلد ۲ صفحہ ۱۷۲، تہذیب الکمال جلد ۳ صفحہ ۱۹۲، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۳۱ و جلد ۲ صفحہ ۵۳۵، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۳۶)

۳۸۴۱۔ (۵۵) **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «قِفْلَةٌ - كَفَرَوَةٌ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.**

۳۸۴۱: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاد سے واپس لوٹنے کا ثواب جہاد کے لئے جانے کے برابر ہے (ابوداؤد)

۳۸۴۲۔ (۵۶) **وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لِلْعَازِي أَجْرُهُ، وَلِلْجَاعِلِ - أَجْرُهُ وَأَجْرُ الْعَازِي». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.**

۳۸۴۲: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاد کرنے والے انسان کو جہاد کا ثواب ملے گا اور وہ شخص جو کسی جہاد کرنے والے کو اجرت دیتا ہے، اس کو اس اجرت دینے کا ثواب بھی حاصل ہو گا اور جہاد کرنے والے کے برابر بھی ثواب ملے گا (ابوداؤد)

۳۸۴۳۔ (۵۷) **وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «سَتُنْفَعُ عَلَيْكُمْ الْأَمْصَارُ، وَسَتَكُونُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ، يُقَطَّعُ عَلَيْكُمْ فِيهَا بَعُوثٌ، فَيَكْرَهُ الرَّجُلُ الْبَعَثَ، فَيَتَخَلَّصُ مِنْ قَوْمِهِ، ثُمَّ يَتَصَفَّحُ الْقَبَائِلَ يَغْرِضُ نَفْسَهُ عَلَيْهِمْ، مَنْ أَكْفِيهِ بَعَثَ كَذًّا - إِلَّا وَذَلِكَ الْأَجِيرُ إِلَى آخِرِ قَطْرِهٍ مِنْ دَمِهِ» ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.**

۳۸۴۳: ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا: غزیرہ بہت سے شہروں کو تم فتح کرو گے اور ایسے لشکر ہوں گے جن میں نظم و ضبط ہو گا، ان لشکروں میں سے چند دستوں کو حتمین کیا جائے گا۔ پس ایک شخص لشکر کے ساتھ بلا اجرت جانے کو پسند نہیں کرے گا وہ اپنی قوم سے الگ ہو کر ایسے قبائل کو تلاش کرے گا جن کے سامنے وہ اپنے آپ کو پیش کرے گا اور کہے گا: کون ایسا شخص ہے کہ میں اس کے قائم مقام لشکر میں جاتا ہوں اور وہ مجھے اپنا اجیر مقرر کر لے؟ آپ نے فرمایا: خبردار! ایسا شخص اپنے خون کے آخری قطرے تکب اجیر ہے (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں ابو سہرہ راوی ضعیف ہے امام بخاری نے اس کو منکر الحدیث قرار دیا ہے۔ (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۳۹، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۳۹، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۳۸)

۳۸۴۴- (۵۸) وَمَنْ يَعْلَىٰ بِنِ أُمِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَذَّنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْعَزْوِ وَأَنَا شَيْخٌ كَبِيرٌ لَيْسَ لِي خَادِمٌ، فَالْتَمَسْتُ أَجِيرًا يَكْفِينِي، فَوَجَدْتُ رَجُلًا سَمَّيْتُ لَهُ ثَلَاثَةَ دَنَانِيرَ فَلَمَّا حَضَرْتُ غَنِيمَةً، أَرَدْتُ أَنْ أَجْرِيَ لَهُ سَهْمَهُ، فَجِئْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَذَكَرْتُ لَهُ. فَقَالَ: «مَا أَجِدُ لَهُ فِي عَزْوَتِهِ هَذِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا دَنَانِيرُهُ الَّتِي تُسَمَّى... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۸۴۴: یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کرنے کا اعلان فرمایا جبکہ میں بہت بوڑھا تھا۔ میرا کوئی خادم نہ تھا میں نے ایک اجیر کو تلاش کیا جو میری طرف سے کافی ہو جائے پس میں نے ایک شخص کو ڈھونڈ نکالا جس کے ساتھ میں نے عین دیناروں کا تعین کیا۔ پس جب (مال) غنیمت جمع ہوا تو میں نے ارادہ کیا کہ اسے غنیمت سے حصہ دلاؤں چنانچہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ کے سامنے اس بات کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا، میں اس کے اس جہاد میں اس کے لئے دنیا و آخرت میں سوائے متعین دنانیر کے مزید کچھ اشتقاق نہیں پاتا۔ (ابوداؤد)

وضاحت: صحیح حدیث میں وارد ہے کہ مسلم بن اکوع، طحطاہ کی جانب سے اجیر تھا جب عبدالرحمان بن عصفہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں پر ڈاکہ ڈالا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سوار اور پیادہ کے دو حصے دینے تھے حالانکہ وہ اجیر تھا۔ ان دونوں حدیثوں میں بظاہر تضاد ہے لیکن اس تضاد کو ختم کرنے کی صورت یہ ہے کہ اس اجیر کو غنیمت میں سے حصہ دیا جائے گا جو جہاد کی نیت کرتا ہے اور جو شخص صرف اجرت کی نیت رکھتا ہے جہاد کی نیت نہیں رکھتا، اس کو حصہ نہیں دیا جائے گا (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۳۹)

۳۸۴۵- (۵۹) وَمَنْ أَبَىٰ هُرَيْرَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنْ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! رَجُلٌ يُرِيدُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَهُوَ يَتَّبِعُنِي عَرَضًا مِنْ عَرَضِ الدُّنْيَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا أَجْرَ لَهُ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۸۴۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! ایک شخص جہاد فی سبیل اللہ کا ارادہ رکھتا ہے (اس کے ساتھ) وہ دنیوی فوائد کا بھی طلبگار ہے؟ آپ نے فرمایا، اس کے لئے کچھ ثواب نہیں (ابوداؤد)

وضاحت: اگر اصل مقصد دنیوی فوائد کا حصول ہے تو پھر وہ ثواب کا مستحق نہیں ہے اور اگر اصل مقصد اللہ کے کلمہ کو بلند کرنا ہے اور دنیوی فوائد کا حصول ثانوی ہے تو وہ ثواب کا حقدار ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۳۹)

۳۸۴۶- (۶۰) وَمَنْ مُعَاذِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْعَزْوُ عَزْوَانِ،

فَأَمَّا مَنِ ابْتَغَىٰ وَجْهَ اللَّهِ، وَأَطَاعَ الْإِمَامَ، وَأَتَّقَى الْكَرِيمَةَ -، وَيَأْسَرَ الشَّرِيكَ -، وَاجْتَنَبَ
الْفُسَادَ؛ فَإِنَّ نَوْمَهُ وَنُبْهَهُ أَجْرٌ كُلُّهُ. وَأَمَّا مَنْ غَزَا فُخْرًا، وَرِيَاءً، وَسُمْعَةً، وَعَصَى الْإِمَامَ،
وَأَفْسَدَ فِي الْأَرْضِ؛ فَإِنَّهُ لَمْ يَرْجِعْ بِالْكَفَافِ. رَوَاهُ مَالِكٌ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۳۸۳۶: معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمادہ قسم کا ہے (پہلی قسم
میں) وہ شخص ہے جو اللہ کی رضا کا طالب ہے، امام کی اطاعت کرتا ہے، اپنی پسندیدہ چیز کو قربان کرتا ہے، اپنے ساتھی
سے نری (کا برتاؤ) کرتا ہے اور خرابیوں سے کنارہ کش رہتا ہے تو اس کی نیند اور اس کا بیدار رہنا سب ثواب ہے اور
(دوسری قسم میں) وہ شخص ہے جو ریاکاری اور شہرت کے لئے جنگ کرتا ہے، امام کی نافرمانی کرتا ہے اور زمین میں دغا
فلا کرتا ہے یقیناً وہ شخص کسی بدلے یعنی ثواب کے ساتھ نہیں لوٹے گا (مالک، ابوداؤد، نسائی)

۳۸۴۷ - (۶۱) وَهْنٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ!
أَخْبِرْنِي عَنِ الْجِهَادِ، فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو! إِنْ قَاتَلْتَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا؛ بَعَثَكَ اللَّهُ
صَابِرًا مُحْتَسِبًا. وَإِنْ قَاتَلْتَ مُرَائِيًا مُكَابِرًا؛ بَعَثَكَ اللَّهُ مُرَائِيًا مُكَابِرًا. يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو!
عَلَىٰ أَيِّ حَالٍ قَاتَلْتَ، أَوْ قَاتِلْتَ؛ بَعَثَكَ اللَّهُ عَلَىٰ تِلْكَ الْحَالِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۸۴۷: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے جماد کے بارے
میں بتائیں؟ آپ نے فرمایا: اے عبداللہ بن عمرو! اگر تو ثابت قدمی کے ساتھ اور ثواب کے ارادہ سے لڑائی کرے گا تو
اللہ تجھے صابر اور ثواب (کے انعامات) سے نواز کر اٹھائے گا اور اگر تو ریاکاری اور حصول مال یا فخر کے لئے لڑائی کرے گا
تو اللہ تجھے ریاکار اور فخر کرنے والا بنا کر اٹھائے گا۔ اے عبداللہ بن عمرو! جس حال میں تو لڑائی کرے گا اور قتل ہو گا،
اللہ تجھے اسی حالت میں اٹھائے گا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے محمد بن ابوالوضاح راوی کے بارے میں امام بخاری نے کہا ہے کہ
اس میں "نظر" ہے اور حتان بن خارجہ راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۶۸)

۳۸۴۸ - (۶۲) وَهْنٌ عُقْبَةُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَعَجَزْتُمْ
إِذَا بَعَثْتُ رَجُلًا فَلَمْ يَمُضْ لِأَمْرِي أَنْ تَجْعَلُوا مَكَانَهُ مَنْ يَمُضِي لِأَمْرِي؟». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.
وَذَكَرَ حَدِيثٌ فَضَالَةٌ: «وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ». فِي كِتَابِ الْإِيمَانِ.

۳۸۳۸: عقبہ بن مالک رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا، کیا تم (خود کو) عاجز پاتے ہو کہ جب میں کسی شخص کو (کسی کام پر) مقرر کروں (اور) وہ میرے حکم کے مطابق کام نہ کرے تو تم اس کی جگہ پر ایسے شخص کا تقرر کرو جو میرے حکم کے مطابق کام کرے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۳)

نیز فضالہ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ ”مجاہد وہ شخص ہے جو اپنے نفس سے جہاد کرتا ہے“ کتاب الایمان میں ذکر ہو چکی ہے۔

الفصل الثالث

۳۸۴۹- (۶۳) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ، فَمَرَّ رَجُلٌ بِغَارٍ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ وَبَقِلٍ، فَحَدَّثَ نَفْسَهُ بِأَنْ يَقِيمَ فِيهِ وَيَتَخَلَّى مِنَ الدُّنْيَا، فَاسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي ذَلِكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ بِالْيَهُودِيَّةِ، وَلَا بِالنَّصْرَانِيَّةِ، وَلَكِنِّي بُعِثْتُ بِالْحَنِيفِيَّةِ السَّمْحَةِ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَغَدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؛ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلَمَقَامٌ أَحَدِكُمْ فِي الصَّفِّ؛ خَيْرٌ مِنْ صَلَاحِهِ سِتِينَ سَنَةً». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

تیسری فصل: ۳۸۴۹: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک لشکر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں نکلے تو ایک شخص کا گذر ایک غار کے پاس سے ہوا، اس کو اس میں پانی اور سبزہ نظر آیا تو اس کو خیال آیا کہ وہ دنیا سے کنارہ کش ہو کر یہاں اقامت گزریں ہو جائے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں یسوع اور عیسائیت کے ساتھ نہیں بھیجا گیا ہوں، میں تو دین حنیف دے کر بھیجا گیا ہوں جس میں آسمانیاں ہیں۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے اللہ کی راہ میں صبح یا شام کھانا دینا اور جو کچھ اس میں ہے، سے بہتر ہے اور تم میں سے کسی شخص کا جہاد کے لئے صف میں کھڑا ہونا ساٹھ سال کی نمازوں سے بہتر ہے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں علی بن یزید الحائلی راوی غایت درجہ ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۸)

۳۸۵۰- (۶۴) وَهَنَ عِبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ غَزَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَمْ يَتَوَّأْ عَقَالًا - فَلَهُ مَا نَوَى». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۳۸۵۰: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ارشاد نبویؐ ہے، جس شخص نے اللہ کے راستے میں جہاد

کرتے ہوئے صرف ایک رسی کے حصول کا ارادہ کیا تو اس کی نیت کے مطابق وہ صرف ایک رسی کا حقدار ہے (نسائی)
وضاحت: اس حدیث میں رغبت دلائی گئی ہے کہ صرف اللہ کی رضا کے لئے اللہ کے راستے میں جہاد کیا جائے
فتویٰ مال و متاع کی نیت نہ کی جائے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۳۰)

۳۸۵۱- (۶۵) وَهَنَّ ابْنُ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ». فَعَجِبَ لَهَا أَبُو سَعِيدٍ. فَقَالَ: «أَعِدَّهَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَأَعَادَهَا عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «وَأُخْرَى يَزْفَعُ اللَّهُ بِهَا الْعَبْدَ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ، مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ». قَالَ: وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۵۱: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے اللہ کو رب تسلیم کیا، دین اسلام کو اپنایا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا رسول تسلیم کیا تو اس کے لئے جنت واجب ہو گئی (اس بات کو سن کر ابوسعید متعجب ہوئے اور عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ دوبارہ میرے سامنے یہ کلمات فرمائیں۔ آپ نے اس کے سامنے ان کلمات کو دہرایا۔ نیز فرمایا، ایک دوسری بات ہے جس کے کرنے سے اللہ اپنے بندے کو جنت میں منازل عطا کرے گا ہر دو منزلوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہو گا جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے اس نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا، اللہ کی راہ میں جہاد، اللہ کی راہ میں جہاد، اللہ کی راہ میں جہاد (مسلم)

۳۸۵۲- (۶۶) وَهَنَّ ابْنُ مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ الشُّيُوفِ». فَقَامَ رَجُلٌ رَثٌ الْهَيْئَةَ فَقَالَ: يَا أَبَا مُوسَى! أَنْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ هَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ. فَرَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: أَقْرَأْ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ، ثُمَّ كَسَرَ جَنْفَ سَيْفِهِ، فَأَلْفَاهُ -، ثُمَّ مَشَى بِسَيْفِهِ إِلَى الْعَدُوِّ فَضْرَبَ بِهِ حَتَّى قُتِلَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۵۲: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ جنت کے دروازے تلواروں کے سائے تلے ہیں (آپ کا یہ کلام سن کر) ایک شخص کھڑا ہوا جو پرانہ حال تھا اس نے ابوموسیٰ اشعری سے دریافت کیا، اے ابوموسیٰ! کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات فرماتے سنا ہے؟ اس نے جواب دیا جی ہاں! (یہ سن کر) وہ شخص اپنے رفقاء کی جانب پلٹا اور ان سے مخاطب ہو کر کہا، میں تم پر سلام کتابوں اس کے بعد اس نے تلوار کے میان کو توڑ کر اسے پھینک دیا بعد ازاں تلوار لے کر دشمن کی جانب گیا، تلوار چلاتا رہا یہاں تک کہ شہید ہو گیا (مسلم)

۳۸۵۳- (۶۷) وَمَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِأَصْحَابِهِ: وَإِنَّهُ لَمَّا أُصِيبَ إِخْوَانُكُمْ يَوْمَ أُحُدٍ؛ جَعَلَ اللَّهُ أَرْوَاحَهُمْ فِي جَوْفِ طَيْرٍ خَضِرٍ، تَرُدُّ أَنْهَارَ الْجَنَّةِ تَأْكُلُ مِنْ ثِمَارِهَا، وَتَأْوِي إِلَى قَنَادِيلٍ مِنْ ذَهَبٍ مُعَلَّقَةٍ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ، فَلَمَّا وَجَدُوا طَيْرَ مَاكِلِهِمْ، وَمَشَرَبِهِمْ، وَمَقِيلِهِمْ. قَالُوا: مَنْ يُبَلِّغُ إِخْوَانَنَا عَنَّا أَنَّا أَحْيَاءُ فِي الْجَنَّةِ، لِنَلَّا يَزْهَدُوا فِي الْجَنَّةِ، وَلَا يَنْكَلُوا— عِنْدَ الْحَزَبِ. فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: أَنَا أَبْلِغُهُمْ عَنْكُمْ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءُ﴾— إِلَى آخِرِ الْآيَاتِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۸۵۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: جب احد کے میدان میں ہمارے بھائی شہید ہوئے تو اللہ نے ان کی ارواح کو سبز پرندوں کے اندر داخل فرمایا، وہ جنت کی نہروں پر وارد ہوتے ہیں، جنت کے پھل کھاتے ہیں اور سونے کے قالوسوں میں رہائش پذیر ہوتے ہیں جو عرش کے سامنے میں معلق ہیں جب وہ عمدہ قسم کے ماکولات، مشروبات اور عمدہ خواب گاہوں سے ہم کنار ہوتے تو انہوں نے کہا، ہماری جانب سے ہمارے بھائیوں کی یہ خبر کون پہنچائے گا کہ ہم جنت میں زندگی گزار رہے ہیں تاکہ وہ بھی جنت کی جانب رغبت کریں اور جہاد میں بڑی اختیار نہ کریں؟ اس پر اللہ پاک نے انہیں بتایا کہ میں تمہاری طرف سے اس بات کو ان تک پہنچا دیتا ہوں تو اللہ تعالیٰ نے ذیل کی آیات نازل فرمائیں (جن کا ترجمہ ہے) ”جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ان کو مرے ہوئے نہ سمجھتا (وہ مرے ہوئے نہیں ہیں) بلکہ اللہ کے نزدیک وہ زندہ ہیں اور ان کو رزق مل رہا ہے۔ جو کچھ خدا نے ان کو اپنے فضل سے بخش رکھا ہے اس میں خوش ہیں اور جو لوگ ان کے پیچھے رہ گئے اور (شہید ہو کر) ان میں شامل نہیں ہو سکے ان کی اس حالت پر بھی وہ خوش ہوتے ہیں کہ قیامت کے دن ان کو نہ کچھ خوف ہو گا اور نہ وہ غمناک ہوں گے اور اللہ کے انعامات اور فضل سے خوش ہو رہے ہیں اور بوجہ اس کے کہ اللہ مومنوں کا اجر ضائع نہیں کرتے“ (ابوداؤد)

۳۸۵۴- (۶۸) وَمَنْ ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الْمُؤْمِنُونَ فِي الدُّنْيَا عَلَى ثَلَاثَةِ أَجْزَاءٍ: الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَزَانُوا، وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَالَّذِي يَأْمَنُ النَّاسُ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ الَّذِي إِذَا أَشْرَفَ عَلَى طَمْعٍ تَرَكَهُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ»... رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۳۸۵۴: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا میں ایمانداروں کی تین قسمیں ہیں (پہلی قسم میں) وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں، پھر وہ شک و شبہ سے دور

رہے ہیں اور اللہ کی راہ میں مال و جان کے ساتھ جہاد کرتے ہیں (دوسری قسم میں) وہ لوگ ہیں جن سے دوسرے لوگوں کا مال و جان محفوظ ہے (تیسری قسم میں) وہ لوگ ہیں کہ جب انہیں ان کی مطلوبہ حرام چیز لئے کا موقع ملتا ہے تو اللہ عزوجل (کی رضا) کے لئے اس کو چھوڑ دیتے ہیں (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں رشید بن سعد راوی ضعیف ہے (النعفاء الصغیر صفحہ ۳۲) الجرح والتعديل جلد ۳ صفحہ ۲۲۲۰، الجرحین جلد ۳ صفحہ ۳۰۳، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۹، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۲۵۵، نیز رشید بن کرب راوی بھی ضعیف ہے (الدرر الکبیر جلد ۳ صفحہ ۳۳۲) الجرح والتعديل جلد ۲ صفحہ ۲۲۸، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۲۵۵)

۳۸۵۵ - (۶۹) وَقَدْ عَنِدَ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمِيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ نَفْسٍ مُسْلِمَةٍ يَفْبِضُهَا رَبُّهَا، تُحِبُّ أَنْ تَرْجَعَ إِلَيْكُمْ، وَأَنْ لَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، غَيْرُ الشَّهِيدِ... قَالَ ابْنُ أَبِي عَمِيْرَةَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَأَنْ أَقْتُلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؛ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي أَهْلُ الْوَيْرِ وَالْمَدِيرِ... رَوَاهُ النَّسَائِيُّ»

۳۸۵۵: عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی مسلمان شخص سوائے شہید انسان کے ایسا نہیں ہے کہ اس کا پروردگار اس کی مدد قبض فرمائے (پھر) وہ ہماری طرف آنے کو پسند کرے اگرچہ اسے دنیا و مافیہا دے دیا جائے۔ ابن ابی عمیرہ نے بیان کیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اللہ کی راہ میں شہید ہونا اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ مجھے غیموں اور عمارتوں میں رہنے والے لوگوں کا مالک بنادیا جائے (نسائی)

۳۸۵۶ - (۷۰) وَقَدْ حَسَنَاءُ بِنْتُ مُعَاوِيَةَ، قَالَتْ: حَدَّثَنَا عَمِيْرٌ، قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: مَنْ فِي الْجَنَّةِ؟ قَالَ: «الَّتِي فِي الْجَنَّةِ، وَالشَّهِيدُ فِي الْجَنَّةِ، وَالْمَوْلُودُ فِي الْجَنَّةِ، وَالْوَتِيدُ فِي الْجَنَّةِ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ»

۳۸۵۶: حسناء بنت معاویہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں مجھے میرے بچا نے بتایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: جنت میں کون لوگ جائیں گے؟ آپ نے فرمایا: 'غیر جنت میں' شہید جنت میں، بچے جنت میں اور زعمہ درگزر کیے گئے جنت میں جائیں گے (ابوداؤد)

۳۸۵۷ - (۷۱) وَقَدْ عَلِيٌّ، وَأَبِي الدُّرْدَاءِ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبِي أَمَانَةَ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ

عُمَرُ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ، كُلُّهُمْ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ أَرْسَلَ نَفَقَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَقَامَ فِي بَيْتِهِ؛ فَلَهُ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُمِائَةِ دِرْهَمٍ. وَمَنْ غَزَا بِنَفْسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَنْفَقَ فِي وَجْهِهِ ذَلِكَ؛ فَلَهُ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُمِائَةِ أَلْفِ دِرْهَمٍ» ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ﴾ — رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۸۵۷: علی، ابوالدراء، ابوہریرہ، ابوالاسود، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عمرو، جابر بن عبداللہ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اللہ کی راہ میں خرچ ارسال کرتا ہے (اور) خود گھر میں اقامت پذیر رہتا ہے تو اس کو ایک درہم کے عوض سات سو درہم ملیں گے اور جس شخص نے خود اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور مال خرچ کیا تو اس کو ایک درہم کے عوض سات لاکھ درہم ملیں گے بعد ازاں آپ نے یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) ”اللہ جس کے لئے چاہتا ہے کئی گنا زیادہ عطا کرتا ہے اور وہ بڑی وسعت والا اور سب کچھ جاننے والا ہے“ (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے، ظیل بن عبداللہ راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ ص ۲۷۷ ضعیف ابن ماجہ ص ۲۳۲)

۳۸۵۸ - (۷۲) وَهْنُ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «الشُّهَدَاءُ أَرْبَعَةٌ: رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَدُّ الْإِيمَانِ، لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللَّهَ حَتَّى قُتِلَ؛ فَذَلِكَ الَّذِي يَرْفَعُ النَّاسَ إِلَيْهِ أَعْيُنُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَكَذَا، وَرَفَعَ رَأْسَهُ حَتَّى سَقَطَتْ قَلَنْسُوتهُ، فَمَا أَدْرَى أَقَلَنْسُوهُ عُمَرُ أَرَادَ، أَمْ قَلَنْسُوهُ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: «وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَدُّ الْإِيمَانِ، لَقِيَ الْعَدُوَّ، كَانَمَا ضُرِبَ جِلْدُهُ بِشَوْكٍ طَلْعَ -، مِنَ الْجَبَنِ -، أَنَاهُ سَهْمٌ غَزَبٌ فَقَتَلَهُ؛ فَهُوَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّانِيَةِ. وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا، لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللَّهَ حَتَّى قُتِلَ؛ فَذَلِكَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّالِثَةِ. وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ اسْرَفَ عَلَى نَفْسِهِ، لَقِيَ الْعَدُوَّ، فَصَدَّقَ اللَّهَ حَتَّى قُتِلَ؛ فَذَلِكَ فِي الدَّرَجَةِ الرَّابِعَةِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۳۸۵۸: فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عمر بن خطاب سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا، شہید چار قسم کے ہیں (ایک) وہ مومن انسان جس کا ایمان مضبوط ہے، وہ کفار سے جہاد کرتا ہے اور اللہ کوچ کر دکھاتا ہے یہاں تک کہ (اللہ کی راہ میں) شہید کر دیا گیا، پس یہ وہ

فہم ہے جس کی طرف لوگ قیامت کے دن اپنی آنکھوں کو اس طرح بند کریں گے (چنانچہ آپ نے اس کیفیت کو بیان کرتے ہوئے) اپنا سر بلند کیا یہاں تک کہ آپ کی ٹوپی گر گئی (راوی بیان کرتا ہے) میں نہیں جانتا کہ فضالہ نے عرش کی ٹوپی کا ارادہ کیا ہے یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹوپی کا ارادہ کیا ہے۔ اس نے بیان کیا (دوسرا) وہ مومن فہم جو مضبوط ایمان والا ہے اس نے کافروں سے جہاد کیا مگر اس طرح گویا اس کے جسم میں بزدلی کی وجہ سے کانٹے دار درخت کا کانٹا آویزاں ہوا (یعنی وہ بزدلی سے کانٹے لگا) اس اثنا میں اس کو ایک ایسا حیر لگا جس کے مارنے والے کا علم نہیں، اس حیر نے اسے شہید کر دیا پس یہ انسان دوسرے درجہ میں ہے اور (تیسرا) وہ فہم جو مومن ہے جس کے اعمال صالحہ کے ساتھ ساتھ برے اعمال بھی ہیں وہ کافروں سے جہاد کرتا ہے اور اللہ کو سچ کر دکھایا، یہاں تک کہ شہید کر دیا گیا۔ پس یہ فہم تیسرے درجہ میں ہے اور (چوتھا) وہ فہم جو ایماندار ہے اس نے بحر پر انداز میں غلطیوں کی ہیں وہ کفار سے جہاد کرتا ہے اور اللہ کو سچ کر دکھایا، یہاں تک کہ شہید کر دیا گیا پس یہ فہم چوتھے درجہ میں ہے (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن فریب کہا ہے۔

وضاحت: سند میں ابن ابیہ راوی میں کلام ہے اور ابویزید خروانی مجہول ہے (المجروح والتحریر جلد ۵ صفحہ ۷۸۳) الجرحین جلد ۲ صفحہ ۲۷۱، تاریخ الکبیر جلد ۵ صفحہ ۵۷۳، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۷۵، ترمذی، تہذیب جلد ۱ صفحہ ۳۴۳، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۲، ضعیف ترمذی صفحہ ۱۴۰)

۳۸۵۹۔ (۷۳) وَفَنَّ عُبَيْدُ بْنُ عَبِيدٍ السُّلَمِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْقَتْلَى ثَلَاثَةٌ: مُؤْمِنٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَإِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتَّى يُقْتَلَ». قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِيهِ: «فَذَلِكَ الشَّهِيدُ الْمُتَمَنِّحُ» - فِي خِيَمَةِ اللَّهِ تَحْتَ عَرْشِهِ، لَا يَفْضُلُهُ النَّبِيُّونَ إِلَّا بِدَرَجَةِ النَّبُوَّةِ. وَمُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا، جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، إِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتَّى يُقْتَلَ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِيهِ: «مُتَّصِبٌ» - مَحَتْ ذُنُوبَهُ وَخَطَايَاهُ، إِنْ السَّيْفُ مَحَا لِلْخَطَايَا، وَأَدْخَلَ مِنْ أَيْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ. وَمَنَافِقٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، فَإِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتَّى يُقْتَلَ، فَذَلِكَ فِي الثَّانِي، إِنْ السَّيْفُ لَا يَمَحُو الْيَتَاقُ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۳۸۵۹: جب بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، معتقل تین قسم کے ہیں۔ (ایک) وہ مومن جو اپنی جان اور مال کے ساتھ اللہ کے راستے میں جہاد کرتا ہے جب وہ کفار سے جہاد کرتا ہے تو لڑتے لڑتے قتل ہو جاتا ہے۔ آپ نے اس کے بارے میں فرمایا، یہ وہ شہید ہے جس کا احسان لیا گیا ہے یہ فہم اللہ کے عرش کے نیچے اللہ کے نیچے میں ہو گا۔ انبیاء علیہم السلام اس سے صرف درجہ نبوت کے لحاظ سے افضل ہوں گے۔ (دوسرا) وہ مومن جس کے پاس اعمال صالحہ کے ساتھ ساتھ برے اعمال بھی ہیں اس نے اللہ کی راہ میں اپنی جان

اور اپنے مال کے ساتھ جہاد کیا جب کفار سے ملا تو لڑائی کی یہاں تک کہ قتل ہو گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اس کے جہاد کرنے نے) اسے گناہوں سے پاک صاف کر دیا، اس کے گناہوں اور غلطیوں کو ٹاپود کر دیا یقیناً جہاد کی نگوار غلطیوں کو ٹاپود کرنے والی ہے اور وہ جنت کے دروازوں میں سے جس دروازے سے چاہے گا جنت میں داخل کیا جائے گا اور (تیسرا) وہ منافق شخص ہے جس نے اپنی جان اور مال کے ساتھ جہاد کیا جب اس کی ملاقات دشمن سے ہوئی تو اس نے لڑائی کی یہاں تک کہ وہ قتل ہو گیا پس یہ شخص دوزخی ہے بلاشبہ نگوار غنائ کو ختم نہیں کر سکتی۔ (داری)

۳۸۶۰- (۷۴) وَفِينِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ، فَلَمَّا وُضِعَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَا تُصَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَإِنَّهُ رَجُلٌ فَاجِرٌ، فَالْتَمَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِلَى النَّاسِ، فَقَالَ: «هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلِ الْإِسْلَامِ؟» - فَقَالَ رَجُلٌ: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! حَرَسَ لَيْلَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَحَفَا عَلَيْهِ التُّرَابَ، وَقَالَ: «أَصْحَابُكَ يَظُنُّونَ أَنَّكَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَأَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ»، وَقَالَ: «وَبِأَعْمَرُ! إِنَّكَ لَا تُسْأَلُ عَنْ أَعْمَالِ النَّاسِ؛ وَلَكِنْ تُسْأَلُ عَنِ الْفِطْرَةِ... رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۳۸۶۰: ابن عاصم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے جنازے کے ساتھ باہر نکلے جب جنازہ رکھا گیا تو عمرؓ نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس کا نماز جنازہ ادا نہ کریں کیوں کہ یہ شخص فاسق و فاجر تھا (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور آپؐ نے دریافت کیا: کیا تم میں سے کسی نے اس کو اسلام کا کوئی عمل کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ ایک شخص نے کہا: جی ہاں! اے اللہ کے رسول! اس نے رات بھر اللہ کی راہ میں سپردِ جان تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ ادا کی اور اس کی قبر پر مٹی ڈالی اور فرمایا: میرے رفقاء کا خیال ہے کہ تو دوزخی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تو جنتی ہے اور آپؐ نے فرمایا: اے عمرؓ! تجھ سے لوگوں کے اعمال کے بارے میں سوال نہیں ہو گا بلکہ فطرت (اعتقاد) کے بارے میں سوال ہو گا (یعنی شعب الایمان)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے قابل استدلال نہیں، ابن عاصم سے مراد عبدالرحمن بن عاصم کوفی ہے (میزان

الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۳، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۳)

بَابُ إِعْدَادِ آلَةِ الْجِهَادِ

(جہاد کے لئے وسائل مہیا کرنے کا بیان)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۳۸۶۱- (۱) عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: «وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ» - أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرُّمْيُ، أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرُّمْيُ، ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل: ۳۸۶۱: عتبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپؐ نے منبر پر رہے تھے اور جہاں تک ہو سکے ان کے (مقابلہ کے) لئے مستعد رہو، 'خبردار! قوت سے مقصود حیران دہی ہے' 'خبردار! قوت سے مقصود حیران دہی ہے' (مسلم)

۳۸۶۲- (۲) وَفَضْلُهُ. قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «سَتَفْتَحُ عَلَيْكُمْ الرُّومَ وَبَنِي كَيْكَيْكُمُ اللَّهُ؛ فَلَا يَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَلْهُوَ بِأَسْهُمِهِ» ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۶۲: عتبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپؐ نے فرمایا، 'مستقبل میں تم روم کو فتح کرو گے اور اللہ تمہاری حفاظت فرمائے گا۔ تم میں سے کوئی شخص ایسا نہ ہو جو حیران دہی کے مشغلہ میں قادر نہ ہو' (مسلم)

۳۸۶۳- (۳) وَفَضْلُهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ عَلِمَ الرُّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ؛ فَلَيْسَ مِنَّا، أَوْ قَدْ عَصَى». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۶۳: عتبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپؐ نے فرمایا، 'جس شخص نے حیران دہی میں تربیت حاصل کی بعد ازاں اسے چھوڑ دیا یعنی اس کی مشق کو درخود اختیار نہ سمجھا وہ ہم میں سے نہیں ہے یا اس نے معصیت کا ارتکاب کیا' (مسلم)

وضاحت: قوت کا معلوم اگرچہ ہمارے ہمارے ہمارے تمام وسائل کو بروئے کار لانے کا نام ہے لیکن حیران دہی سے

دشمن کو شکست خوردگی کا احساس شدید تر ہوتا ہے اور پھر حیراندازی کرنا کچھ مشکل کام بھی نہیں ہے اس سبب سے خاص طور پر کمر اس کی رغبت دلائی گئی ہے اور اس کی مشق کے احتیاط کا حکم دیا گیا ہے (تفہیم الرداء جلد ۳ صفحہ ۳۳)

۳۸۶۴- (۴) وَهَنَ سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى قَوْمٍ مِنْ أَسْلَمَ يَتَنَاضَلُونَ - بِالسُّوقِ. فَقَالَ: «ارْمُوا بَنِي إِسْمَاعِيلَ! فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ زَامِيًا، وَأَنَا مَعَ بَنِي فَلَانٍ، لِأَحَدِ الْفَرِيقَيْنِ. فَاْمْسِكُوا بِأَيْدِيهِمْ، فَقَالَ: «مَا لَكُمْ؟» قَالُوا: وَكَيْفَ نَرْمِي وَأَنْتَ مَعَ بَنِي فَلَانٍ؟ قَالَ: «ارْمُوا وَأَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۸۶۳: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۳۳ سلم "قبیلہ کے کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جو بازار میں (مقابلہ کرتے ہوئے) حیراندازی کر رہے تھے آپ نے (سرت بھرے جذبات میں) فرمایا 'اسماعیل علیہ السلام کی اولاد! تم حیراندازی کرتے رہو بلاشبہ تمہارا والد حیرانداز تھا اور دونوں جماعتوں میں سے ایک کا ہم لے کر آپ نے فرمایا' میں (اس مقابلہ میں) ان کے ساتھ ہوں تو دوسرے فریق نے اپنے ہاتھ دھک لئے۔ آپ نے (ان سے) دریافت کیا 'تمہیں کیا ہے؟' (تم حیراندازی سے رک گئے ہو) انہوں نے جواب دیا 'ہم کیسے ان کی جانب حیراندازی کریں جب کہ آپ ان کے ساتھ ہیں' آپ نے فرمایا 'تم حیراندازی (کا مقابلہ) کرتے رہو' میں تم سب کے ساتھ ہوں (بخاری)

۳۸۶۵- (۵) وَهَنَ أَنَسُ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ يَتَرَمَّسُ - مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَتَرَمَّسُ وَاجِدًا، وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ حَسَنَ الرَّمِيِّ، فَكَانَ إِذَا رَمَى تَشَرَّفَ - النَّبِيُّ ﷺ، فَيَنْظُرُ إِلَى مَوْضِعِ نَبْلِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۸۶۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو طلحہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہی دھماکے کے ساتھ بچاؤ اختیار کرتے تھے اور ابو طلحہ عمدہ حیرانداز تھے وہ جب حیراندازی کرتے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے حیر کرنے کے مقام کو دیکھنے کے لئے سر اٹھا کر دیکھتے (بخاری)

۳۸۶۶- (۶) وَهَنَهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْبَرَكَةُ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ»، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۸۶۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں 'نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' گھوڑوں کی پیٹائیوں میں خیر و برکت ہے (بخاری، مسلم)

۳۸۶۷- (۷) وَقَدْ جَرَّ بِرَبْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَلْبُؤُ نَاصِيَةَ فَرَسٍ بِأَصْبَعِهِ، وَيَقُولُ: «الْخَيْلُ مَعْقُودٌ بِنَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ: الْأَجْرُ وَالْغَنِيمَةُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۶۷: جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلی سے گھوڑے کی پیشانی کے بالوں کو لپیٹ رہے تھے اور فرماتے تھے: قیامت تک کے لئے گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر و برکت رکھ دی گئی ہے (اس سے مقصود اجر و ثواب اور نعمت ہے) (مسلم)

۳۸۶۸- (۸) وَقَدْ أَبَى مُرَبِّزَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ احْتَبَسَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِيْمَانًا بِاللَّهِ وَتَصَدِّيقًا بِوَعْدِهِ؛ فَإِنْ شَبَعَهُ، وَرَيْهَ، وَرَوَّهَ، وَبَوَّلَهُ فِي مِيزَانِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ».

۳۸۶۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اللہ کی راہ میں اللہ پر ایمان اور اللہ کے وعدہ پر یقین رکھتے ہوئے گھوڑا وقف کیا تو گھوڑے کی حکم سیری، آمد و رفت، اس کا گوبر اور اس کا پیشاب قیامت کے دن اس کے ترازو میں رکھ کر (تولا) جائے گا (بخاری)

۳۸۶۹- (۹) وَصَفَهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَكْرَهُ الشَّكَالَ فِي الْخَيْلِ وَالشَّكَالَ: أَنْ يَكُونَ الْفَرَسُ فِي رَجْلِهِ الْيُمْنَى بِيَاضٍ وَفِي يَدَيْهِ الْيُسْرَى، أَوْ فِي يَدَيْهِ الْيُمْنَى وَرِجْلِهِ الْيُسْرَى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۶۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑوں میں ”شکال“ گھوڑے کو معیوب گردانتے تھے ”شکال“ کی تعریف کسی راوی نے کی ہے کہ جس گھوڑے کے دائیں پاؤں اور بائیں ہاتھ میں سفیدی ہو یا دائیں ہاتھ اور بائیں پاؤں میں سفیدی ہو (مسلم)

وضاحت: تجربوں سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ اس طرح کے گھوڑے عمدہ نہیں ہوتے (واللہ اعلم)

۳۸۷۰- (۱۰) وَقَدْ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي أُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفِيَاءِ، وَأَمَدَهَا - ثِيَّةُ الْوَدَاعِ، وَبَيْنَهُمَا سِتَّةُ أَمْيَالٍ، وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثِّيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ، وَبَيْنَهُمَا مِيلٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۸۷۰: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں 'رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تھمیر شدہ گھوڑوں کے درمیان حنیاء (مقام) سے حنیۃ الوداع (مقام) تک دوڑ کا مقابلہ کرایا ان کے درمیان چھ میل کی مسافت ہے اور ان گھوڑوں کے درمیان جو تھمیر شدہ نہ تھے حنیۃ الوداع (مقام) سے مسجد بنو ذریق تک دوڑ کا مقابلہ کرایا ان کے درمیان ایک میل کی مسافت ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: گھوڑوں کو تھمیر کرنے کا طریق یہ ہے کہ انہیں خوب چارہ ڈالا جائے یہاں تک کہ وہ فریہ ہو جائیں پھر ان کی خوراک کو کم کر دیا جائے بعد ازاں انہیں تنگ و تاریک کمرے میں باندھ کر ان پر جل ڈالے جائیں کہ انہیں پییدہ آجائے اس طرح گھوڑے ہلکے پھلکے ہو جاتے ہیں اور تیز دوڑنے لگتے ہیں جماد کے گھوڑوں کو مقابلہ میں دوڑانا مستحب ہے اسی طرح حیران دہی اور دیگر اسلحہ وغیرہ میں مشق کے لئے مقابلہ کرانا مباح بلکہ مستحب ہے۔ (تفہیم الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۳۳)

۳۸۷۱- (۱۱) وَهَنَ أَنَسُ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ نَاقَةٌ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَسْمَى الْعَضْبَاءَ - ، وَكَانَتْ لَا تُسَبِّحُ، فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُودٍ - لَهُ، فَسَبَّحَهَا، فَاسْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيَّ الْمُسْلِمِينَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ حَقًّا عَلَى اللَّهِ - أَنْ لَا يَرْتَفِعَ شَيْءٌ بَيْنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۸۷۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا نام "عضباء" تھا اور کوئی جانور اس سے آگے نہیں نکل سکتا تھا چین ایک اعرابی اپنے اونٹ پر (سوار ہو کر) آیا اور اس سے آگے گزر گیا مسلمانوں کو یہ بات ناگوار گزری (ان کے غم و غصہ کو دور کرنے کے لئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بے شک اللہ کا دستور ہے کہ جب دنیا میں کوئی چیز بلند ہوتی ہے تو اللہ اس کو نیچا بھی کر دیتا ہے (بخاری)

الفصل الثانی

۳۸۷۲- (۱۲) هَنَّ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَدْخُلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ - ثَلَاثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةِ: صَانِعُهُ يَحْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْحَيَّرَ، وَالرَّامِيَ بِهِ، وَمُنْتَلَهُ - فَأَرْمُوا، وَارْكَبُوا، وَأَنْ تَرْمُوا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوا، كُلُّ شَيْءٍ يَلْهُو بِهِ الرَّجُلُ بَاطِلٌ، إِلَّا رَمِيَهُ بِقَوْسِهِ، وَتَأْدِيَتِهِ فَرَسَهُ، وَمَلَأَعْبَتَهُ إِمْرَأَتَهُ، فَإِنَّهُمْ مِنَ الْحَقِّ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ، وَالْذَاوِيُّ: «وَمَنْ تَرَكَ الرُّمِيَّ بَعْدَمَا عَلِمَهُ رَهْبَةً عَنْهُ - ، فَإِنَّهُ نِعْمَةٌ تَرَكَهَا». أَوْ قَالَ: «كَفَرَهَا».

دوسری فصل : ۳۸۷۲ : عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا، بے شک اللہ تعالیٰ ایک تیر کے ساتھ تین انسانوں کو جنت کا مستحق بناتا ہے (ایک) وہ جو تیر تیار کرتا ہے اور اس کے تیار کرنے میں ثواب کا طلبگار ہے (دوسرا) وہ جو تیر چلاتا ہے (تیسرا) وہ جو تیر پکڑتا ہے پس تم تیر اندازی کرو اور سوار ہونے کی مشق کرو اور تم تیر اندازی کا فن حاصل کرو یہ مجھے اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ تم سواری (کے فن) پر محنت کرو، ہر کھیل کود، سوائے کمان کے ساتھ تیر اندازی اور گھولائے کو سوار جانے اور بیوی کے ساتھ کھیل تماشہ کرنے کے باطل ہیں لیکن یہ درست ہیں (ترمذی، ابن ماجہ) ابو داؤد اور واری میں اضافہ ہے،

کہ جس شخص نے تیر اندازی کا فن سیکھنے کے بعد اسے معمول سمجھتے ہوئے چھوڑ دیا۔ اس نے اللہ کی نعمت کو فراموش کر دیا یا اللہ کے احسانات کا ناشکر گزار بنا۔

۳۸۷۳ - (۱۳) وَمَنْ ابْنِ نَجِيحٍ السَّلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ بَلَغَ بِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؛ فَهُوَ لَهُ دَرَجَةٌ فِي الْجَنَّةِ، وَمَنْ رَمَى بِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَهُوَ لَهُ عِذْلٌ مُحَرَّرٌ - وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ؛ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ». وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ الْفَضْلُ الْأَوَّلُ، وَالنَّسَائِيُّ الْأَوَّلُ وَالثَّانِي، وَالتِّرْمِذِيُّ الثَّانِي وَالثَّلَاثُ، وَفِي رِوَايَتَيْهِمَا: «مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ» بَدَلُ «فِي الْإِسْلَامِ».

۳۸۷۳ : ابو نجیح سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، جس شخص نے اللہ کی راہ میں تیر نشانہ پر لگایا اس کو جنت میں ایک درجہ حاصل ہو گا اور جس شخص نے اللہ کی راہ میں تیر اندازی کی، اس کو غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب حاصل ہو گا اور جو شخص اسلام میں بوڑھا ہوا تو قیامت کے دن اس کا بڑھاپا اس کے لئے روشنی کا باعث ہو گا (بیہقی شعب الایمان) اور ابو داؤد نے پہلے جملہ کو اور نسائی نے پہلے اور دوسرے کو اور ترمذی نے دوسرے اور تیسرے کو روایت کیا اور ان کی روایت میں ”اسلام کی جگہ“ کی بجائے ”جو شخص اللہ کی راہ میں بوڑھا ہوا“ مذکور ہے۔

۳۸۷۴ - (۱۴) وَمَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا سَبَقَ إِلَّا فِي نَصْلِ - أَوْ حَفِيفٍ - أَوْ حَافِرٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۸۷۴ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، (انعام) مقابلہ صرف نیزہ بازی، اونٹوں یا گھوڑوں کے دوڑانے میں ہے (ترمذی، ابو داؤد، نسائی)

۳۸۷۵- (۱۵) وَقَنَّهٗ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ، فَإِنْ كَانَ يُؤْمِنُ أَنْ يَسْبِقَ؛ فَلَا خَيْرَ فِيهِ -، وَإِنْ كَانَ لَا يُؤْمِنُ أَنْ يَسْبِقَ؛ فَلَا بَأْسَ بِهِ»... رَوَاهُ فِي «مَشْرِجِ السَّنَةِ». وَفِي رَوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: «مَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ، يَغْنِي وَهُوَ لَا يَأْمَنُ أَنْ يُسْبِقَ؛ فَلَيْسَ بِقِمَارٍ. وَمَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ، وَقَدْ آمَنَ أَنْ يَسْبِقَ -؛ فَهُوَ قِمَارٌ».

۳۸۷۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے دو گھوڑوں کے درمیان گھوڑا داخل کیا اگر اس کو اس کے بارے میں اطمینان ہے کہ (سباق میں) اس سے (دوسرا کوئی اور گھوڑا) سبقت نہیں لے جا سکتا تو اس میں بھلائی نہیں ہے اور اگر اس کے سبقت لے جانے کا یقین نہیں تو اس میں کچھ حرج نہیں۔ (شرح السنہ) اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ جو شخص دو گھوڑوں کے درمیان گھوڑا داخل کرے اور اسے اس کے بارے میں خوف ہو کہ (کوئی دوسرا گھوڑا) اس پر سبقت لے جا سکتا ہے تو (یہ) قمار نہیں ہے اور جو شخص دو گھوڑوں کے درمیان ایک گھوڑا داخل کرے اور اسے یقین ہو کہ وہ سبقت لے جائے گا، اس گھوڑے سے آگے نہیں نکل سکتا تو وہ قمار ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے (ضعیف سنن ابن ماجہ علامہ البانی ص ۲۳۰ اردو انجیل ص ۱۵۹ الروض النضر جلد ۱ ص ۱۳۹) گھوڑ دوڑ میں دونوں کی جانب سے شرط ہو کہ اگر زید کا گھوڑا آگے نکل گیا تو خالد اس کو دو ہزار دے گا اور اگر خالد کا گھوڑا آگے نکل گیا تو زید اس کو دو ہزار دے گا، ناجائز ہے البتہ اگر ان دونوں کے علاوہ کوئی تیسرا شخص کہے کہ جس کا گھوڑا سبقت لے جائے گا اس کو ایک ہزار انعام دیا جائے گا تو یہ جائز ہے ہاں دونوں کی جانب سے شرط کی صورت میں تیسرا شخص جو محکم ہے اگر اس کا گھوڑا سبقت لے جائے گا تو دونوں کا وہیہ وہ لے جائے گا اور ہار جانے کی صورت میں اس پر کچھ نہیں لازم ہو گا (واللہ اعلم)

۳۸۷۶- (۱۶) وَقَنَّ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا جَلْبَ وَلَا جَنْبَ». زَادَ يَحْيَىٰ فِي حَدِيثِهِ: «فِي الرِّهَانِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَائِي، وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مَعَ زِيَادَةٍ فِي بَابِ «الْغَضَبِ».

۳۸۷۶: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، (گھوڑ دوڑ میں) شور کرنا جائز نہیں اور پہلو میں دوسرا گھوڑا رکھنا بھی جائز نہیں بجلی (راوی) کی حدیث میں ”گھوڑ دوڑ میں“ کے لفظ کا اضافہ ہے (ابوداؤد نسائی) اور ترمذی نے اس حدیث کو زائد الفاظ کے ساتھ ”بلب الغضب“ میں ذکر کیا ہے۔
وضاحت: گھوڑ دوڑ میں ”جلب“ یہ ہے کہ دوڑنے والے گھوڑے کے دوڑتے وقت اس کے قریب شور کیا

جائے تاکہ وہ مقابلہ میں شریک دوسرے گھوڑوں سے آگے نکل جائے اور ”جلب“ یہ ہے کہ مقابلہ والے گھوڑے کے پہلو میں ایک دوسرا گھوڑا رکھا جائے اور جب دوڑنے کی آخری حد قریب آجائے تو تازہ دم گھوڑے پر منتقل ہوا جائے تاکہ وہ مقابلہ میں شریک دوسرے گھوڑوں سے آگے نکل جائے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۳۶)

۳۸۷۷- (۱۷) وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «خَيْرُ الْخَيْلِ الْأَدْهَمُ - الْأَقْرَحُ - الْأَرْنَمُ -، ثُمَّ الْأَقْرَحُ الْمُحْجَلُ - طُلُقُ الْيَمِينِ -، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَدْهَمَ؛ فَكُمَيْتٌ - عَلَى هَذِهِ الشَّيْءِ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالذَّارِمِيُّ.

۳۸۷۷: ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا، بہترین گھوڑا مٹکی رنگ کا ہے جس کی پیشانی کے درمیان معمول سفیدی ہو (اور) جس کی ناک اور اوپر کا ہونٹ سفید ہو۔ اس کے بعد وہ گھوڑا جس کی پیشانی میں معمول سفیدی ہو نیز ہاتھوں اور پاؤں میں سفیدی ہو (البتہ) ایک پاؤں گھوڑے کے رنگ کی مانند ہو اگر گھوڑے کا رنگ مٹکی نہ ہو تو وہ گھوڑا جس کا رنگ سرخ و سیاہ ہو اور دم اور ایال سیاہ ہوں، اسی علیہ کا ہو۔ (ترمذی واری)

۳۸۷۸- (۱۸) وَعَنْ أَبِي وَهَبٍ الْجَشْمِيُّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عَلَيْكُمْ بِكُلِّ كُمَيْتٍ أَعْرَ مُحْجَلٍ -، أَوْ أَشْقَرَ أَعْرَ مُحْجَلٍ، أَوْ أَدْهَمَ أَعْرَ مُحْجَلٍ»، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَاتُبِيُّ.

۳۸۷۸: ابو وہب جشمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم سرخ سیاہی مال رنگ یا سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والے گھوڑے یا سرخ و سیاہ رنگ، سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والے گھوڑے یا سیاہ رنگ، سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والے گھوڑے کو حاصل کرو (ابوداؤد، نسائی) وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے، اس میں عقیل بن ثیب روای محمول ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۸۸)

۳۸۷۹- (۱۹) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُمْنُ الْخَيْلِ فِي الشُّقْرِ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۸۷۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سرخ رنگ والے گھوڑے برکت والے ہیں (ترمذی، ابوداؤد)

۳۸۸۰- (۲۰) وَهْنٌ عُبَيْةُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَقْصُوا نَوَاصِيَ الْخَيْلِ، وَلَا مَعَارِفَهَا -، وَلَا أَذْنَابَهَا فَإِنَّ أَذْنَابَهَا مَذَابِهَا -، وَمَعَارِفَهَا دِفَاءُهَا -، وَنَوَاصِيهَا مَعْقُودٌ فِيهَا الْخَيْرُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۸۸۰: عتبہ بن عبد السلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا، گھوڑوں کی پیشانی، گردن اور دم کے بال نہ کاٹو کیونکہ دموں کے بال ان کے بچے ہیں اور گردن کے بال ان کو سردی سے بچاتے ہیں اور ان کی پیشانیوں میں خیر و برکت ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایک راوی مجہول ہے (تفہیم المرداة جلد ۳ صفحہ ۴۶)

۳۸۸۱- (۲۱) وَهْنٌ أَبِي وَهْبٍ الْجَشْمِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ارْتَبِطُوا الْخَيْلَ، وَامْسَحُوا بِنَوَاصِيهَا وَأَعْجَازِهَا - أَوْ قَالَ: أَكْفَالِهَا - وَقَلْدُوهَا -، وَلَا تَقْلُدُوهَا الْأَوْتَانِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۸۸۱: ابودوب جشمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، گھوڑوں کو ہاتھ رکھا کرو اور ان کی پیشانیوں اور ٹانگوں پر ہاتھ پھیرا کرو یا فرمایا، گھوڑے کے پچھلے حصہ پر ہاتھ پھیرا کرو اور ان کی گردنوں میں رسی ڈالو اور ان کی گردنوں میں کمان کی مانند نہ ڈالو (ابوداؤد، نسائی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۴۶)

۳۸۸۲- (۲۲) وَهْنٌ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَبْدًا مَأْمُورًا، مَا اخْتَصَمْنَا دُونَ الثَّانِيَةِ بِشَيْءٍ إِلَّا بِثَلَاثٍ: أَمَرْنَا أَنْ نُسَبِّحَ الْمُضَوَّءَ، وَأَنْ لَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ، وَأَنْ لَا نَتْرَى حِمَارًا عَلَى فَرَسٍ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۸۸۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اللہ کے) بندے تھے انہیں (اللہ کے) پیغامات پہنچانے کا حکم دیا گیا تھا۔ آپ نے ہمیں دیگر لوگوں کے علاوہ کوئی خاص حکم نہیں دیا البتہ تین باتوں کا حکم دیا ہے۔ ہمیں مبالغہ کے ساتھ وضو کرنے کا حکم دیا ہے اور ہمیں صدقہ کھانے سے روکا ہے نیز ہمیں روکا ہے کہ ہم گدھوں کو گھوڑیوں پر نہ چڑھائیں (ترمذی، نسائی)

وضاحت: مبالغہ کے ساتھ وضو کرنے اور گدھوں کو گھوڑیوں پر چڑھانے سے بھی کو روکا ہے لیکن اہل بیت کو بالخصوص لازمی طور پر روکا ہے جیسا کہ انہیں صدقہ کھانے سے روکا گیا ہے اس لئے کہ صدقہ لوگوں کی میل پکیں ہے۔

گھوڑیوں پر گدے چڑھانے سے ٹھہر پڑا ہوتے ہیں اس خطرہ کے پیش نظر کہ کہیں گھوڑے ٹاپد نہ ہو جائیں، ایسا کرنے سے منع کیا ہے جبکہ ٹھہروں کی بہ نسبت گھوڑے زیادہ افادت کے حامل ہوتے ہیں نیز ان کا گوشت بھی حلال ہے جب کہ ٹھہر کا گوشت حرام ہے (تفہیم الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۲)

۳۸۸۳- (۲۳) وَهْنٌ عَلَيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَهْدَيْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَعْلَةً، فَرَكِبَهَا، فَقَالَ عَلِيٌّ: لَوْ حَمَلْنَا الْحَمِيرَ عَلَى الْخَيْلِ فَكَانَتْ لَنَا مِثْلُ هَذِهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَائِيُّ.

۳۸۸۳: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھہر کا ہدیہ دیا گیا۔ آپ اس پر سوار ہوئے تو علیؑ نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ کاش! ہم گدھوں کو گھوڑیوں پر چڑھاتے تو ہمیں اس طرح کے ٹھہر میسر آسکتے (ان کی یہ بات سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ کام وہ لوگ کرتے ہیں جو علم نہیں رکھتے۔ (ابوداؤد، نسائی)

۳۸۸۴- (۲۴) وَهْنٌ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ قَبِيْعَةً سَيْفٍ - رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ فِصَّةٍ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۸۸۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، دارمی)

۳۸۸۵- (۲۵) وَهْنٌ هُوْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ جَدِّهِ مَزِيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى سَيْفِهِ ذَهَبٌ وَفِصَّةٌ، رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۸۸۵: ہود بن عبد اللہ بن سعد اپنے دادا مزیدہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کی تلوار پر سونا اور چاندی لگا ہوا تھا (ترمذی، امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: نور ہشتی نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کی سند قابل اعتبار نہیں ہے (تفہیم الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۲)

۳۸۸۶- (۲۶) وَهْنُ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ عَلَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانٍ قَدْ ظَاهَرَ بَيْنَهُمَا... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۸۸۶: سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ احد کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ”زرہ“ ایک دوسری کے اوپر پہن رکھی تھیں (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۳۸۸۷ - (۲۷) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَتْ رَايَةُ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ سَوْدَاءَ - ، وَلَوَاؤُهُ أَيْضُ . . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ .

۳۸۸۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا جھنڈا سیاہ رنگ کا جبکہ چھوٹا جھنڈا سفید رنگ کا تھا (ترمذی، ابن ماجہ)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں یزید بن حیان راوی بہت غلطیاں کرتا تھا (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۳)
تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۳

۳۸۸۸ - (۲۸) وَهْنُ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ: بَعَثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ إِلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، يَسْأَلُهُ عَنْ رَايَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ: كَانَتْ سَوْدَاءَ مُرَبَّعَةً مِّنْ نِّجْرَةٍ . . . رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ دَاوُدَ .

۳۸۸۸: موسیٰ بن عبیدہ، احمد بن قاسم کا غلام بیان کرتا ہے کہ مجھے محمد بن قاسم نے براء بن عازب کی جانب بھیجا کہ ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے بارے میں دریافت کروں۔ اس نے بتایا کہ آپ کا جھنڈا سیاہ رنگ کا وحاری دار مربع شکل کا تھا (احمد، ترمذی، ابوداؤد)
وضاحت: مربع کے علاوہ بقیہ الفاظ کے ساتھ یہ حدیث صحیح ہے (صحیح جامع ترمذی علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۳۶)
نیز اس حدیث کی سند میں اسحاق بن ابراہیم ابو یعقوب ثقفی راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۱۸۶)

۳۸۸۹ - (۲۹) وَهْنُ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ وَلَوَاؤُهُ أَيْضُ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ .

۳۸۸۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کا جھنڈا سفید رنگ کا تھا (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)
وضاحت: شریک راوی نے غلطی سے سفید کہہ دیا۔ اصل میں جھنڈا سیاہ تھا (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۳۸)

الفصل الثالث

۳۸۹۰ - (۳۰) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ النِّسَاءِ مِنَ الْخَيْلِ . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ .

تیسری فصل : ۳۸۹۰ : اس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپؐ کو بیویوں کے بعد گھوڑوں سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہ تھی (نسائی)

۳۸۹۱- (۳۱) وَهَنْ عَلَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ بَيْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَوْسٌ عَرَبِيَّةٌ فَرَأَى رَجُلًا بِيَدِهِ قَوْسٌ فَارِسِيَّةٌ—، قَالَ: «مَا هَذِهِ؟ أَلْقِيهَا، وَعَلَيْكُمْ بِهِذِهِ وَأَشْبَاهُهَا وَرِمَاجُ الْقَنَا— فَإِنَّهَا يُؤَيِّدُ اللَّهُ لَكُمْ بِهَا فِي الدِّينِ وَيُمْكِّنُ لَكُمْ فِي الْبِلَادِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۸۹۱: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں عربی کمان تھی۔ آپؐ نے ایک شخص کو دیکھا جس کے ہاتھ میں فارسی کمان تھی آپؐ نے دریافت کیا 'یہ کیا ہے؟ اس کو پھینک دو اور اس بھی عربی کمان اور کھل نیزے کو لازم پکڑو بلاشبہ اللہ دین اسلام میں تمہیں ان کے ساتھ تقویت عطا فرمائے گا اور تمہیں شہروں پر تسلط عطا فرمائے گا (ابن ماجہ)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں اشعث بن سعید راوی غایت درجہ ضعیف ہے (المجرح والتعديل جلد ۲ صفحہ ۹۸۰، البروجین جلد ۱ صفحہ ۱۷۲، میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۶۳، ضعیف سنن ابن ماجہ علامہ البانی صفحہ ۲۲، ضعیف الجامع الصغیر صفحہ ۵۲۳)

بَابُ آدَابِ السَّفَرِ

(سفر کے آداب کا بیان)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۳۸۹۲- (۱) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يُخْرَجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل: ۳۸۹۲: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے لئے جمعرات کے دن (گھر سے) باہر نکلے اور آپ جمعرات کے دن سفر کرنے کو محبوب جانتے تھے (بخاری)

۳۸۹۳- (۲) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ - مَا أَعْلَمَ؛ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ»... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۸۹۳: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر لوگ اکیلے (سفر کرنے) میں ان غراہیوں کو معلوم کر لیں جو مجھے معلوم ہیں تو کوئی شخص رات کو اکیلا سفر نہ کرے (بخاری)

۳۸۹۴- (۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةَ رُفْقَةً - فِيهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۹۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فرشتے ان لوگوں کے ساتھ نہیں ہوتے (جو سفر کرتے ہوئے) اپنے ساتھ کتا اور گھنٹی رکھتے ہیں (مسلم)

۳۸۹۵- (۴) وَعَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الْجَرَسُ مَزَامِيرُ الشَّيْطَانِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۹۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، (جانوروں کی گردنوں میں) گھنٹیاں شیطان کی بانسریاں ہیں (مسلم)

۳۸۹۶- (۵) وَعَنْ أَبِي بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي

بَعْضِ أَسْفَارِهِ، فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَسُولًا: «لَا تُبْقِينَ فِي رَقَبَةٍ بَعِيرٍ فَلَانَةٍ مِنْ وَتَرٍ - أَوْ فَلَانَةٍ إِلَّا قُطِعَتْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۸۹۶: ابو بکر انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپ نے ایک قاصد بھیجا کہ کسی اونٹ کی گردن میں تھڑی کا قلابہ یا مطلق قلابہ نہ ہو اور اگر ہو تو اسے اتار دیا جائے (بخاری، مسلم)

۳۸۹۷-(۶) وَفِي أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخَيْصَبِ فَأَعْطُوا الْإِبِلَ حَقَّهَا مِنَ الْأَرْضِ - ، وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ - فَاسْرِعُوا عَلَيْهَا السَّيْرَ، وَإِذَا عَرَسْتُمْ - بِاللَّيْلِ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ - فَإِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَاوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ... وَفِي رِوَايَةٍ: «إِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوا بِهَا بِقِيَّهَا... زَوَاهُ مُسْلِمٌ».

۳۸۹۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب تم خوشحال میں سفر کرو تو اونٹوں (سواروں) کو زمین (کے چاروں) سے ان کا حق دو اور جب تم قحط سالی میں سفر کرو تو عیسیٰ کے ساتھ سفر مکمل کرو اور جب تم رات کے وقت (آرام کے لئے) اترو تو راستے سے دور اترو اس لئے کہ راستہ چارپایوں کے چلنے کے لئے ہے اور رات کے وقت ڈھریلے جانور وہاں جاتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ جب تم قحط سالی میں سفر کرو تو جانوروں کے کمزور ہو جانے سے پہلے جلدی سفر ختم کرلو (مسلم)

۳۸۹۸-(۷) وَفِي أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ عَلَى رَاحِلَةٍ فَجَعَلَ يَضْرِبُ يَمِينًا وَشِمَالًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلٌ ظَهَرَ فَلْيُعْذِبْهُ عَلَى مَنْ لَا ظَهَرَ لَهُ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ زَادَ فَلْيُعْذِبْهُ عَلَى مَنْ لَا زَادَ لَهُ» قَالَ: قَدْ ذَكَرْتُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ حَتَّى زَانِدًا أَنَّهُ لَا حَقَّ لِأَحَدٍ مِنَّا فِي فَضْلٍ... زَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۹۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم (کسی) سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ آپ کے پاس ایک شخص سواری پر آیا وہ دائیں بائیں دیکھ رہا تھا جیسے کچھ تلاش کر رہا ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے پاس زائد سواری ہے وہ اس شخص کو دے جس کے پاس زائد راہ نہیں ہے۔ راوی نے بیان کیا کہ آپ نے مختلف قسم کے مالوں کا ذکر کیا یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا کہ زائد مال پر ہمارا کچھ حق نہیں (مسلم)

وضاحت : سفر میں چونکہ وہ شخص زیادہ پریشان ہوتا ہے جس کا زاد راہ ختم ہو جاتا ہے اس کے پاس اسباب اور وسائل نہیں ہوتے اور نہ ہی وہ مہیا کر سکتا ہے۔ اس لئے آپؐ نے حکم دیا کہ زاد مال پر کسی کا حق نہیں دگر نہ جب لوگ اپنے گھروں میں ہوں تو پھر یہ حکم نہیں ہے وہاں وسائل حاصل کرنا ناممکن نہیں ہوتا لہذا اس حدیث سے جن ملکیت کو ختم کرنا اور اشتراکیت ثابت کرنا ہرگز درست نہیں نیز یہ اخلاقی ہدایت تھی، قانونی حکم نہ تھا (واللہ اعلم)

۳۸۹۹- (۸) **وَمَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «السَّفَرُ قُطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ، يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ، فَإِذَا قَضَى نَهْمَتَهُ» - مِنْ وَجْهِهِ فَلْيَعْجَلْ إِلَى أَهْلِهِ، مَتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۳۸۹۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سفر عذاب کا ٹکڑا ہے وہ جس میں نیند کرنے اور کھانے پینے سے باز رکھتا ہے پس جب کسی شخص کا کام ہو جائے تو جلدی گھر لوٹ آئے (بخاری، مسلم)

۳۹۰۰- (۹) **وَمَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تَلَقَّى بِصَبِيَّانِ أَهْلِ بَيْتِهِ، وَإِنَّهُ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَسَبَقَ بَنِي إِلَيْهِ، فَحَمَلْنِي بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ جَاءَ بِأَحَدِ ابْنَيْ فَاطِمَةَ، فَأَرَدَنِي خَلْفَهُ، قَالَ: فَأَدْخَلْنَا الْمَدِينَةَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ ذَا بَعَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.**

۳۹۰۰: عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی سفر سے واپس تشریف لاتے تو آپؐ کے اہل بیت کے بچے آپؐ کی ملاقات کے لئے (گھر سے باہر نکل) آتے چنانچہ آپؐ ایک سفر سے واپس آئے تو پہلے میں آپؐ کو دیا گیا، آپؐ نے مجھے اپنے آگے سوار کرایا بعد ازاں فاطمہؑ کے دو بیٹوں میں سے ایک (آپؐ) کو دیا گیا تو آپؐ نے اس کو اپنے پیچھے سوار کرایا (صحابی) نے بیان کیا کہ جب ہم مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو ایک سواری پر تین شخص سوار تھے (مسلم)

۳۹۰۱- (۱۰) **وَمَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ أَقْبَلَ هُوَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «وَمَعَ النَّبِيِّ ﷺ صَفِيَّةٌ مُزْدَنَةٌ عَلَى رَاحِلَتِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.**

۳۹۰۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ اور ابو طلحہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سمیت میں تھے اور صفیہؓ آپؐ کے ساتھ آپؐ کی سواری پر آپؐ کے پیچھے سوار تھی (بخاری)

۳۹۰۲ - (۱۱) وَفَنَّهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَطْرُقُ - أَهْلُهُ لَيْلًا، وَكَانَ لَا يَدْخُلُ إِلَّا غُدُوَّةً أَوْ عَشِيَّةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۰۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (سفر سے) رات کے وقت اپنے گھر نہیں لوٹتے تھے بلکہ آپ صبح یا شام کے وقت تشریف لاتے (بخاری، مسلم)

۳۹۰۳ - (۱۲) وَفَنَّ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أَطَالَ أَحَدُكُمْ الْغَنِيَّةَ فَلَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۰۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی کانی عرصہ گھر سے غائب رہے تو رات کے وقت اپنے گھر نہ آئے (بخاری، مسلم)

وضاحت: گھر میں اچانک بلا اطلاع آنے سے روکا گیا ہے تاکہ طرفین میں بجائے محبت کے نفرت نہ ہو جائے اس لئے کہ کہیں بیوی کا ماحول یا اس کی کیفیات خاوند کو ناراض نہ کر دیں لیکن اگر اسے علم ہے اور خاوند کا آتما متوقع ہے تو پھر رات کے وقت آنے میں کچھ مضائقہ نہیں (تنبیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۵۰)

۳۹۰۴ - (۱۳) وَفَنَّهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا دَخَلْتَ لَيْلًا فَلَا تَدْخُلْ عَلَى أَهْلِكَ حَتَّى تَسْتَحِدَّ الْمُغِيْبَةَ وَتَمْسِطَ الشَّعْبَةَ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۰۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تو رات کے وقت گھر آئے تو اپنی بیوی کے پاس اس وقت تک نہ جا جب تک وہ نفلات اختیار نہ کر لے اور جس کے بال پرالندہ ہوں وہ نکلی نہ کر لے (بخاری، مسلم)

۳۹۰۵ - (۱۴) وَفَنَّهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ نَحَرَ جَرُوزًا أَوْ بَقْرَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۰۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے ایک اونٹ یا ایک گائے ذبح کی (بخاری)

۳۹۰۶ - (۱۵) وَفَنَّ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَقْدُمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا نَهَارًا فِي الضُّحَى، فَإِذَا قَدِمَ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلَّى فِيهِ رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ جَلَسَ فِيهِ لِلنَّاسِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۰۶: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے، دن میں چاشت کے وقت واپس آتے جب مدینہ منورہ پہنچتے تو پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے وہاں دو رکعت (نفل) ادا کرتے بعد ازاں لوگوں سے ملاقات کے لئے تشریف فرما ہوتے (بخاری، مسلم)

۳۹۰۷ - (۱۶) وَهْنٌ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ لِي: «ادْخُلِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۰۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو آپ نے مجھ سے کہا، مسجد میں جا کر دو رکعت نفل ادا کر (بخاری)

الفصل الثلثون

۳۹۰۸ - (۱۷) عَنْ صَخْرِ بْنِ وَدَاعَةَ الْغَامِذِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُمَّ بَارِكْ لَأُمِّي فِي بُكُورِهَا» - وَكَانَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً أَوْ جَيْشًا بَعْثَهُمْ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ، وَكَانَ صَخْرٌ تَاجِرًا. فَكَانَ يَبْعَثُ تِجَارَتَهُ أَوَّلَ النَّهَارِ، فَأَتَرَنِي وَكَثُرَ مَالُهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل: ۳۹۰۸: عہدین دواعہ غامدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! میری امت کے لئے اس کے شروع دن میں برکت عطا فرما اور جب آپ کسی چھوٹے یا بڑے لشکر کو بھیجتے تو شروع دن میں بھیجتے اور صبح تاجر انسان تھا وہ اپنا تجارتی مال شروع دن میں بھیجتا، اسے بہت فائدہ ہوتا چنانچہ وہ بہت مال دار ہو گیا (ترمذی، ابوداؤد، دارمی)

۳۹۰۹ - (۱۸) وَهْنٌ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عَلَيْكُمْ بِالذَّلْجَةِ - فَإِنَّ الْأَرْضَ تُطَوَّى بِاللَّيْلِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۰۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رات کے ابتدائی حصہ میں سفر کرو، اس لئے کہ رات کے وقت سفر جلدی طے ہوتا ہے (ابوداؤد)

۳۹۱۰ - (۱۹) وَهْنٌ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الرَّايِبُ شَيْطَانٌ - ، وَالرَّايِبَانِ شَيْطَانَانِ - وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ» ... رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالسَّائِقِيُّ.

۳۹۰: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اکیلا سفر کرنے والا شیطان ہے، وہ سفر کرنے والے شیطان ہیں اور تین سفر کرنے والے قافلہ ہیں (مالک، ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

۳۹۱۱- (۲۰) وَهْنُ ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فِي سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوا أَحَدَهُمْ»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۱: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تین شخص سفر کریں تو وہ اپنے میں سے ایک کو امیر بنائیں (ابوداؤد)

۳۹۱۲- (۲۱) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «خَيْرُ الصَّحَابَةِ أَرْبَعَةٌ، وَخَيْرُ السَّرَايَا أَرْبَعُمَائَةٍ، وَخَيْرُ الْجِيُوشِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ، وَلَنْ يُغْلَبَ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا مِنْ قَلَةٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۹۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا: بہترین رتھ چار ہیں اور بہترین چھوٹا لشکر وہ ہے جس میں چار سو افراد ہوں اور بہترین بڑا لشکر وہ ہے جس میں چار ہزار افراد ہوں اور بارہ ہزار افراد کا لشکر تعداد کی کمی کے سبب شکست سے دوچار نہیں ہو سکتا (ترمذی، ابوداؤد، دارمی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۳۹۱۳- (۲۲) وَهْنُ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَخَلَّفُ فِي الْمَسِيرِ، فَيَرْجِي - الضَّعِيفَ، وَيُزِدُّ - ، وَيَدْعُو لَهُمْ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے چلتے تھے، مجھے ہوؤں کو دلیری دے کر چلاتے تھے، اپنے پیچھے سوار کر لیتے اور ان کے لئے دعا فرماتے (ابوداؤد)

۳۹۱۴- (۲۳) وَهْنُ ابْنِ ثَعْلَبَةَ الْخُسَيْنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ إِذَا نَزَلُوا مَنَزِلًا تَفَرَّقُوا فِي الشَّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ تَفَرَّقَكُمْ فِي هَذِهِ الشَّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ إِنَّمَا ذَلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ». فَلَمْ يَنْزِلُوا بَعْدَ ذَلِكَ مَنَزِلًا إِلَّا انْضَمَّ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، حَتَّى يُقَالَ: لَوْ بَسِطَ عَلَيْهِمْ ثَوْبٌ لَعَمَّهُمْ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۳: ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ جب کسی منزل میں اترتے تو گھائیوں اور وادیوں میں متفرق ہو جاتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ تمہارا گھائیوں اور وادیوں میں متفرق ہونا شیطان کی جانب سے ہے۔ آپ کے اس فرمان کے بعد جب لوگ کسی منزل میں اترتے تو سٹ کر رہے یہاں تک کہ کہا جاتا، اگر ان پر چادر بچھا دی جائے تو سب کو ڈھانپ لے (ابوداؤد)

۳۹۱۵- (۲۴) وَهَنَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا يَوْمَ بَدْرٍ، كُلُّ ثَلَاثَةِ عَلَيٍّ بَعِيرٍ، فَكَانَ أَبُو لُبَابَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ زَمِيلَي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: فَكَانَتْ إِذَا جَاءَتْ عَقَبَةٌ - رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَا: نَحْنُ نَمِشِي عَنْكَ. قَالَ: وَمَا أَنْتُمَا بِأَقْوَى مِنِّي، وَمَا أَنَا بِأَعْنَى عَنِ الْآجِرِ مِنْكُمَا. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ».

۳۹۱۵: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ بدر میں ہم تین شخص ایک اونٹ پر سوار تھے چنانچہ ابولبابہ اور علی بن ابی طالب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی تھے راوی نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کے اترنے) کی باری آئی تو وہ دونوں کہتے کہ ہم آپ کی طرف سے پیدل چلتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، تم مجھ سے زیادہ قوی نہیں ہو اور نہ میں تم سے اجر و ثواب میں بے پرواہ ہوں (شرح السنہ)

۳۹۱۶- (۲۵) وَهَنَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: لَا تَتَخَذُوا ظُهُورَ دَوَابِكُمْ مَنَابِرَ - ، فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى إِنَّمَا سَخَّرَهَا لَكُمْ لِيُبَلِّغَكُمْ إِلَى بَلَدٍ لَمْ تَكُونُوا بِالْغِيَةِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنْفُسِ ، وَجَعَلَ لَكُمْ الْأَرْضَ فَعَلَيْهَا فَاقْضُوا حَاجَاتِكُمْ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۱۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، تم چارہایوں کی کمر کو منبر نہ بناؤ بے شک اللہ نے انہیں تمہارے تابع کیا ہے تاکہ وہ تمہیں ایسے مقامات تک لے جائیں جہاں تم انتہائی مشقت کے بغیر نہیں پہنچ سکتے تھے اور اللہ نے تمہارے لئے زمین کو بنایا پس تم زمین پر اپنے کام کرو (ابوداؤد)

۳۹۱۷- (۲۶) وَهَنَ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا إِذَا نَزَلْنَا مَتَرًا لَا نُسَبِّحُ حَتَّى نَحُلَّ الرِّيحَ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۱۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم کسی منزل پر اترتے تو جب تک ہم (چارہایوں سے) سامان نہ اتار لیتے، نسل نماز ادا نہیں کرتے تھے (ابوداؤد)

۳۹۱۸- (۲۷) وَهَنَ بُرَيْدَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْشِي إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مَعَ جِمَارٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ارْكَبْ! وَتَأَخَّرَ الرَّجُلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا،

أَنْتَ أَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِكَ، إِلَّا أَنْ تَجْعَلَهُ لِي». قَالَ: جَعَلْتُهُ لَكَ، فَزَكَبَ. رَوَاهُ الْبَرْمَذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۹۸: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدل چل رہے تھے اچانک ایک شخص آپ کے پاس آیا اس کے ساتھ گدھا تھا۔ اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس پر سوار ہو جائیں اور وہ (غور) پیچھے ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (سوار ہونے سے) انکار کیا اور فرمایا: تو اپنے چارپائے کے اگلے حصہ پر سواری کرنے کا زیادہ حق رکھتا ہے البتہ اگر تو مجھے اجازت دے تو پھر ہو سکتا ہے؟ اس نے کہا: میں نے آپ کو اجازت دی (پھر) آپ اس پر سوار ہوئے (ترمذی، ابوداؤد)

۳۹۱۹- (۲۸) وَهْنٌ سَعِيدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَكُونُ إِبِلٌ لِلشَّيَاطِينِ وَبَيُوتٌ لِلشَّيَاطِينِ». فَأَمَّا إِبِلُ الشَّيَاطِينِ فَقَدْ رَأَيْتُهَا: يَخْرُجُ أَحَدُكُمْ يَنْجِنَاتٍ مَعَهُ قَدْ أَسْمَنَهَا فَلَا يَعْلَمُو بِعَيْزِهَا مِنْهَا وَيَمُرُّ بِأَجْبِيهِ قَدْ أَنْقَطَعَ بِهِ فَلَا يَحْمِلُهُ... وَأَمَّا بَيُوتُ الشَّيَاطِينِ فَلَمْ أَرَهَا... كَانَ سَعِيدٌ يَقُولُ: لَا أَرَاهَا إِلَّا هَذِهِ الْأَقْفَاصُ الَّتِي يَسْتُرُ النَّاسُ بِالِدِيَّاجِ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۹: سعید بن ابی ہند، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کچھ اونٹ اور کچھ گھر شیطانوں کے لئے ہوتے ہیں۔ شیطانوں کے اونٹ تو میں نے دیکھ لئے ہیں، تم میں سے ایک شخص عموماً تم کی اونٹیاں لے کر نکلتا ہے جن کو اس نے موٹا تاند کر رکھا ہے لیکن ان میں سے کسی اونٹنی پر سوار نہیں ہوتا اور اپنے ایسے بھائی کے پاس سے گزرتا ہے جو چل نہیں سکتا، اس کو سوار نہیں کراتا اور شیطانوں کے گھر میں نے نہیں دیکھے۔ سعید رلوی کتا تھا میرا خیال ہے کہ ان سے مراد وہ کبلے ہیں جن کو لوگ ریٹھی کپڑوں کے ساتھ دھلپتے ہیں۔ (ابوداؤد)

وضاحت: موجودہ دور میں کبادوں کی جگہ عموماً قسم کی کاریں ہیں جو بہت قیمتی ہوتی ہیں اور اعمار عمر کے لئے انہیں خریدا جاتا ہے (واللہ اعلم) اس حدیث کی سند میں سعید بن ابی ہند کا ابو ہریرہ سے سماع ثابت نہیں اس لئے یہ روایت منقطع ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۵۳)

۳۹۲۰- (۲۹) وَهْنٌ سَهْلُ بْنُ مُعَاذٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَضَيَّقَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ وَقَطَعُوا الطَّرِيقَ، فَبَعَثَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ مُنَادِيًا يُنَادِي فِي النَّاسِ: «إِنَّ مِنْ ضَيِّقٍ مَنَزِلًا، أَوْ قَطْعٍ طَرِيقًا، فَلَا جِهَادَ لَهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۲۰: سهل بن معاذ اپنے والد سے روایت کرتا ہے اس نے بیان کیا: ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں جہاد کیا۔ لوگوں نے اترنے کے مقامات کو تنگ بنا دیا اور راستوں کو بند کر دیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منادی کرنے

والے کو بھیجا کہ لوگوں میں (یہ) منادی کرے ”بے شک جس شخص نے اترنے کے مقامات کو تنگ کیا یا راستہ بند کیا“ اس کا جہاد نہیں ہے“ (ابوداؤد)

۳۹۲۱۔ (۳۰) وَهْنُ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: وَإِنْ أَحْسَنَ مَا دَخَلَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ أَوَّلَ اللَّيْلِ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۲۱: جابر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”سب سے اچھا وقت جس میں آدمی سفر سے واپسی پر گھر والوں کے پاس پہنچتا ہے رات کا ابتدائی حصہ ہے“ (ابوداؤد)

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

۳۹۲۲۔ (۳۱) هَنَّ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ فَعَرَسَ بَلِيلٍ إِصْطَبَعَ عَلَى يَمِينِهِ، -، وَإِذَا عَرَسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهُ وَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى كَفِّهِ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل: ۳۹۲۲: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے اور رات آرام کے لئے اترتے تو دائیں جانب پر لیٹتے تھے اور جب صبح سے ذرا پہلے آرام کے لئے اترتے تو اپنی کلائی کو اٹھا کر رکھتے اور اپنا سر اپنی پھیلی پر رکھتے (مسلم)

۳۹۲۳۔ (۳۲) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ فِي سِرِّيَّةٍ، فَوَافَقَ ذَلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَدَا أَصْحَابَهُ، وَقَالَ: أَتَخَلَّفُ وَأُصَلِّيَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ الْحَقُّهُمْ، فَلَمَّا صَلَّيَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَأَاهُ، فَقَالَ: «مَا مَعَكَ أَنْ تَعْدُوَ مَعَ أَصْحَابِكَ؟» فَقَالَ: أَرَدْتُ أَنْ أُصَلِّيَ مَعَكَ ثُمَّ الْحَقُّهُمْ. فَقَالَ: «لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَا أَدْرَكَتْ فَضْلَ عَدْوَتِهِمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۹۲۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن رواحہ کو ایک لشکر میں بھیجا اس روز جمعہ کا دن تھا اس کے رفقاء صبح ہی چلے گئے اس نے خیال کیا کہ میں ٹھہرا ہوں (اور) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کر کے ان کے ساتھ جا لوں گا جب اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی تو آپ نے اسے دیکھا آپ نے (اس سے) دریافت کیا ”تو اپنے رفقاء کے ساتھ کیوں نہیں گیا؟“ اس نے جواب دیا ”میں نے چاہا کہ آپ کی اقتداء میں نماز ادا کر کے ان کے ساتھ جا لوں گا“ آپ نے فرمایا ”اگر تو زمین کی تمام چیزوں کو خرچ کرے تو ان کے صبح کے وقت چل پڑنے کے ثواب کو نہیں پاسکے گا (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ”عکم“ کا ”نعم“ سے سراح ثابت نہیں نیز حجاج بن ارطاء راوی ضعیف ہے (المرجع والتعديل جلد ۳ صفحہ ۶۷۲، الضعفاء الصغیر صفحہ ۷۵، المجموعین جلد ۲۲۵، تاریخ بغداد جلد ۸ صفحہ ۲۳۵، میزان الاحتمال جلد ۲ صفحہ ۴۵۸)

۳۹۲۴- (۳۳) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةَ رُقُقَةً فِيهَا جِلْدُ نَمْرٍ»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۲۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ”فرشتے ایسے قافے کے ساتھ نہیں ہوتے جس میں چیتے کا چمڑا ہو (ابوداؤد)“
وضاحت: اس حدیث کی سند میں عمران بن داؤد راوی ضعیف ہے (میزان الاحتمال جلد ۳ صفحہ ۲۳۶)

۳۹۲۵- (۳۴) وَهْنُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سَيِّدُ الْقَوْمِ فِي السَّفَرِ خَادِمُهُمْ، فَمَنْ سَبَقَهُمْ بِخِدْمَةٍ لَمْ يَسْبِقُوهُ بِعَمَلٍ إِلَّا الشَّهَادَةُ» رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۳۹۲۵: سهل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ”سفر میں قوم کا سردار ان کا خادم ہے پس جو شخص خدمت کرنے میں ان سے سبقت لے جائے تو وہ لوگ اس سے سوائے شہادت کے کسی (دوسرے) عمل کے ساتھ سبقت نہیں لے جاسکتے (یعنی شعب الایمان)“
وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے نیز اس حدیث کو سیوطی نے ضعیف قرار دیا ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۵۳)
ضعیف الجامع الصغیر جلد ۳ صفحہ ۲۳۲

بَابُ الْكِتَابِ إِلَى الْكُفَّارِ وَدُعَائِهِمْ إِلَى الْإِسْلَامِ

(کفار کی جانب خطوط تحریر کرنے اور انہیں اسلام کی دعوت دینے کا بیان)

الفصل الأول

۳۹۲۶- (۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ إِلَى قَيْصَرَ يَدْعُوهُ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَبَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَيْهِ ذُحَيْةَ الْكَلْبِيِّ، وَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمٍ يُضْرَى لِيَدْفَعَهُ إِلَى قَيْصَرَ، فَإِذَا فِيهِ: «بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرْقَلِ عَظِيمِ الرُّومِ. سَلَامٌ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى، أَمَا بَعْدُ، فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدَاعِيَةِ الْإِسْلَامِ. أَسْلِمَ تَسْلَمَ. وَأَسْلِمَ يُؤْتِكَ اللَّهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ، وَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَعَلَيْكَ إِثْمُ الْأَرِيسِيِّينَ - وَهِيَ أَهْلُ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَنْ لَا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا. وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ، فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا: أَشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رَوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ، قَالَ: «مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ» وَقَالَ: «إِنَّمَا الْيَرِيسِيُّونَ» وَقَالَ: «بِدَاعِيَةِ الْإِسْلَامِ».

پہلی فصل : ۳۹۲۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر روم کی جانب خط لکھا، اسے اسلام کی دعوت دی اور اس کی جانب وجہ کتبیں کو خط دے کر بھیجا اور اس کو حکم دیا کہ وہ اسے قیصر کے امیر کو دے تاکہ وہ اسے قیصر روم تک پہنچا سکے۔ اس کی عبارت یہ تھی: شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا بخشنے والا مہربان ہے، محمد اللہ کے بندے اور اس کے پیغمبر کی جانب سے روم کے حاکم ہرقل کی جانب، اس شخص پر سلام ہو جو اللہ کی ہدایت کی اتباع کرے بعد ازاں میں آپ کو اسلام کی دعوت دیتا ہوں آپ اسلام لائیں (تو) آپ محفوظ رہیں گے اور اسلام قبول کرنے سے اللہ تعالیٰ آپ کو دو گنا ثواب مرحمت فرمائے گا اور اگر آپ نے اسلام سے انحراف کیا تو آپ کے سبب ایمان نہ لانے والی رحمت کا گناہ آپ پر ہو گا اور اے اہل کتاب! جو بات ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں مسئلہ ہے اس کی طرف آؤ۔ وہ یہ ہے کہ اللہ کے سوا ہم کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنائیں اور ہم میں سے کوئی کسی کو اللہ کے سوا اپنا کارساز نہ سمجھے اگر یہ لوگ (اس بات کو) نہ مانیں تو (ان سے) کہہ دو کہ تم گواہ رہو کہ ہم اللہ کے فرمانبردار ہیں (بخاری، مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے آپ نے لکھوایا، محمد اللہ کے پیغمبر کی جانب سے ہے اور (الایمین کی بجائے) الایمن تحریر ہے (جب کہ دونوں کا مفہوم ایک ہے) اور لفظ (وامیہ کی جگہ) ”دعایہ“ تحریر ہے۔

وضاحت: دوم کے بادشاہ کا لقب 'قیر' فارس کے بادشاہ کا لقب 'کسری' حبشہ کے بادشاہ کا لقب 'نباشی' ترک کے بادشاہ کا لقب 'خاقان' قبلیوں کے بادشاہ کا لقب 'فرعون' مصریوں کے بادشاہ کا لقب 'عزیز' اور 'عزیر' کے بادشاہ کا لقب 'تاج' تھا اور چونکہ خطوط میں اختصار ہوتا ہے 'اس' لے اس خط میں جہاں اختصار ہے وہاں وضاحت و بلاغت کے لحاظ سے نہایت عمدہ تحریر ہے (تفہیم الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۵۴)

۳۹۲۷- (۲) وَهَنَهُ، أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَى كِسْرَى مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ، فَدَفَعَهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى فَلَمَّا قَرَأَ مَرْزُوقَهُ، قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّبِ: فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُعْرِضُوا كُلُّ مُعْرِضٍ .. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۲۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا کتب عبد اللہ بن حذافہ سہمی کے ہاتھ کسریٰ کی جانب ارسال کیا اور اسے حکم دیا کہ وہ یہ خط بحرین کے رئیس کو دے دے چنانچہ بحرین کے رئیس نے وہ خط کسریٰ کی جانب بھجوا دیا جب اس نے خط پڑھا تو اس کو پھاڑ ڈالا ابن المسیب راوی نے بیان کیا کہ ان کے حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بد دعا کی کہ وہ کلوے کلوے ہو جائیں (بخاری)

وضاحت: اہدیز بن ہرمز بن نوشرہاں نے آپ کے خط کو کلوے کلوے کیا تھا اس کو اس کے بیٹے شیرویہ نے قتل کر ڈالا بیان کیا جاتا ہے کہ جب اہدیز کو اپنی موت کا یقین ہو گیا تو اس نے دواخانہ کی الماری میں سے زہری ڈبہ پر تحریر کیا کہ یہ دوا قوت باہ کے لئے بہت مفید ہے اور اس کا بیڑا شیرویہ ایسی ادویات کا بیڑا دلدادہ تھا چنانچہ والد کو قتل کرنے کے بعد دواخانہ سے اس نے وہ ڈبہ لی جس پر لکھا ہوا تھا کہ یہ دوا مقوی باہ ہے اسے استعمال کیا اور اس سے وہ فوراً ہلاک ہو گیا نتیجہ میں حکومت ختم ہو گئی اور غصہ نے ان کے ہاں ڈیرے ڈال لئے یہ سب کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بد دعا کا نتیجہ تھا (تفہیم الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۵۴)

۳۹۲۸- (۳) وَهَنَ أَنَسُ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ إِلَى كِسْرَى وَإِلَى قَيْصَرَ وَإِلَى النُّجَاشِيِّ وَإِلَى كُلِّ جَبَّارٍ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ، وَلَيْسَ بِالنُّجَاشِيِّ الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ - ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۲۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ، قیسر، نباشی، اور ہر سردار کی جانب خط تحریر کیا (اور انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دی (خیال رہے) اس نباشی سے مراد وہ نباشی نہیں جس کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غائبانہ نماز جنازہ پڑھا تھا (مسلم)

۳۹۲۹- (۴) وَفَن سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَمَرَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْ سَرِيَّةٍ أَوْ صَاهُ فِي خَاصَّتِهِ يَتَقَوَّى اللَّهُ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا، ثُمَّ قَالَ: «اغْزُوا بِسْمِ اللَّهِ، فِي سَبِيلِ اللَّهِ، قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ، اغْزُوا فَلَا تَغْلُوا، وَلَا تَغْلِرُوا، وَلَا تَمَلُّوا، وَلَا تَقْلُوا وَلَيْدًا، وَإِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى ثَلَاثٍ يَخْصَالٍ - أَوْ خِلَالٍ - فَأَيَّتُهُنَّ مَا أَجَابُوكَ فَأَقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، فَإِنْ أَجَابُوكَ فَأَقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ، وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ فَلَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ، وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ، فَإِنْ أَبَوْا أَنْ يَتَحَوَّلُوا مِنْهَا فَاتَّخِذْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ، يَجْزِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللَّهِ الَّذِي يَجْزِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ، وَلَا يَكُونُ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ، فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَاسْلُهِمُ الْجَزِيَّةَ، فَإِنْ هُمْ أَجَابُوكَ فَأَقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ، فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَاسْتَعِزَّ بِاللَّهِ وَقَاتِلْهُمْ، وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهِ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهِ، وَلَكِنْ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ أَصْحَابِكَ، فَإِنْ كُنْتُمْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّتَكُمْ وَذِمَّةَ أَصْحَابِكُمْ أَهْوَوْنَ مِنْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ، وَإِنْ حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ، وَلَكِنْ أَنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي: أَنْصِيبُ حُكْمَ اللَّهِ فِيهِمْ أَمْ لَا؟» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۲۹: سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں 'اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی چھوٹے یا بڑے لشکر کا امیر مقرر فرماتے تو اس کو اپنے معاملات میں اللہ سے ڈرنے اور اپنے ساتھی مسلمانوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی وصیت فرماتے۔ نیز فرماتے 'اللہ کے راستے میں اللہ کے نام کے ساتھ جہاد کرو۔ اس شخص سے لڑائی کرو جو اللہ کے ساتھ کفر کرتا ہے۔ جہاد کرو تو خیانت نہ کرو، حمد لکھنی نہ کرو (لاشوں کا) مسئلہ نہ کرو کسی بچے کو قتل نہ کرو اور جب تمہاری ملاقات تمہارے دشمنوں سے ہو تو انہیں تین باتوں کی دعوت دو۔ ان میں سے جس بات کو وہ تسلیم کریں اس کو مان لو، اور ان پر حملہ نہ کرو، پہلے انہیں اسلام کی جانب بلاؤ اگر وہ اسلام لے آئیں تو ان کے اسلام کو قبول کرو اور ان پر حملہ کرنے سے رک جاؤ بعد ازاں انہیں کہو کہ وہ دارالحرب چھوڑ کر دارالہجرت میں منتقل ہو جائیں۔ نیز انہیں بتاؤ کہ اگر وہ منتقل ہو جائیں گے تو ان کو مہاجرین کے حقوق میرے آئیں گے اور ان پر مہاجرین کی سی ذمہ داری عائد ہوں گی اگر وہ دارالہجرت کی جانب منتقل ہونے سے انکار کریں تو انہیں بتاؤ کہ ان کا معاملہ جنگل میں بودباش رکھنے والے مسلمانوں کا سا ہو گا۔ ان پر اللہ کے وہی احکام نافذ ہوں گے جو دیگر ایمانداروں پر نافذ ہوتے ہیں مگر انہیں قیمت اور فنی کے مال میں سے کچھ نہیں ملے گا۔ ہاں اگر وہ مسلمانوں کے ساتھ ہو کر جہاد کریں گے تو انہیں حصہ ملے گا اگر وہ اس بات کو تسلیم نہ کریں تو ان سے جزیہ ادا کرنے کا مطالبہ کرو۔ اگر وہ جزیہ ادا کرنا تسلیم کریں تو ان سے جزیہ لاؤ اور

انہیں کچھ نہ کہو۔ اگر وہ جزیہ دینے سے انکار کریں تو اللہ سے مدد طلب کرتے ہوئے ان کے ساتھ جنگ کرو اور جب تم کسی قلعہ کا محاصرو کرو اور وہ تم سے تقاضا کریں کہ تم انہیں اللہ اور اس کے پیغمبر کا ذمہ (ضمانت) دو تو تم انہیں اللہ اور اس کے پیغمبر کا ذمہ نہ دو بلکہ اپنا اور اپنے رفقاء کا ذمہ دو کیونکہ اگر تم اپنے اور اپنے رفقاء کے ذمہ کو توڑ ڈالو تو یہ اللہ اور اس کے رسول کے ذمہ کو توڑنے کے مقابلہ میں معمولی ہے اور اگر تم کسی قلعہ کے کینوں کا محاصرو کرو اور وہ تم سے یہ تقاضا کریں کہ تم انہیں اللہ کے حکم پر اٹاؤ تو تم انہیں اللہ کے فیصلے پر نہ اٹاؤ بلکہ اپنے فیصلہ پر اٹاؤ کیونکہ تمہیں علم نہیں کہ تم ان کے بارہ میں اللہ کے فیصلے کو پہنچ پاؤ گے یا نہیں (مسلم)

وضاحت: اپنے فیصلہ پر اٹارنے کا حکم دینے سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت میں اجتہاد بھی ایک دلیل ہے خواہ اجتہاد صحیح ہو یا غلط بہر حال قیامت تک اجتہاد کا دروازہ کھلا ہے البتہ یہ مسئلہ تفصیل طلب ہے کہ اجتہاد کی اجازت کن اہل علم کو ہے؟ (واللہ اعلم)

۳۹۳۰ - (۵) وَهَنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ الَّتِي لَقِيَ فِيهَا الْعَدُوَّ أَنْظَرَ حَتَّى مَالَتْ الشَّمْسُ، ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! لَا تَتَمَنَّا لِقَاءَ الْعَدُوِّ، وَاسْأَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ، فَإِذَا لَقِيتُمْ فَاصْبِرُوا، وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السِّيُوفِ» ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ مَنِّزِلَ الْكِتَابِ، وَمُجِيرِ السَّحَابِ، وَهَازِمِ الْأَحْزَابِ، أَهْزِمْهُمْ وَأَنْصُرْنَا عَلَيْهِمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۳۰: عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض غزوات میں جن میں آپؐ نے دشمنوں سے مقابلہ کیا، سورج کے زوال کا انتظار کیا بعد ازاں آپؐ لوگوں میں کھڑے ہوئے اور آپؐ نے اعلان کیا، اے لوگو! تم دشمن کے ساتھ لڑائی کی آرزو نہ کرو بلکہ اس سے عافیت طلب کرو جب تم دشمن سے ملو تو میرے کام لو اور اس بات کا یقین رکھو کہ جنت تمہاروں کے سامنے کے پیچھے ہے پھر آپؐ نے (ذیل کے الفاظ کے ساتھ) دعا کی، اے اللہ! کتاب کو نازل کرنے والے، بادلوں کو چلانے والے، (کافروں کی) جماعتوں کو شکست دینے والے، انہیں شکست سے دوچار کر اور ہمیں ان پر غلبہ عطا فرما (بخاری، مسلم)

۳۹۳۱ - (۶) وَهَنَّ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا غَزَا بِنَا قَوْمًا لَمْ يَكُنْ يَغْزُو بِنَا حَتَّى يُصْبِحَ - وَنَنْظُرَ إِلَيْهِمْ، فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا كَفَّ عَنْهُمْ، وَإِنْ لَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا أَغَارَ عَلَيْهِمْ، قَالَ: فَخَرَجْنَا إِلَى خَيْبَرَ، فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِمْ لَيْلًا، فَلَمَّا أَصْبَحَ وَلَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا رَكِبَ وَرَكِبْتُ خَلْفَ أَبِي طَلْحَةَ وَإِنْ قَدِمِي لَتَمْسُقْ قَدَمِي نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: فَخَرَجُوا إِلَيْنَا بِمَكَاتِلِهِمْ وَمَسَاحِيهِمْ -، فَلَمَّا رَأَوْا النَّبِيَّ ﷺ قَالُوا: مُحَمَّدٌ، وَاللَّهِ مُحَمَّدٌ وَالْحَمْدُ -، فَلَجَأُوا إِلَيَّ الْجَحْصَنِ، فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا

بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذِرِينَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۳۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمیں لیکر کسی قوم سے لڑائی کرتے تو اس وقت تک لڑائی نہ کرتے جب تک صبح صادق نمودار نہ ہو جاتی اور ان کا جائزہ لیتے اگر اذان (کے کلمات) سنتے تو ان پر حملہ نہ کرتے اور اگر اذان نہ سنتے تو ان پر حملہ کر دیتے۔ انسؓ نے بیان کیا چنانچہ ہم خیر (کی جانب) گئے ہم وہاں رات کے وقت پہنچے جب صبح نمودار ہوئی اور آپؐ نے اذان (کے کلمات) نہ سنے تو آپؐ (سواری پر) سوار ہوئے اور میں طلحہ کے پیچھے سوار ہوا جبکہ میرا قدم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم کو چھو رہا تھا۔ انسؓ نے بیان کیا کہ خیر کے لوگ ہماری طرف اپنے ٹوکروں اور اپنی کدالوں کے ساتھ نکلے جب انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو انہوں نے شور مچا دیا، محمدؐ ہے، اللہ کی قسم محمدؐ ہے اور فکر ہے۔ چنانچہ وہ قلعہ میں پناہ گزین ہوئے اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا تو آپؐ نے فرمایا، اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ خیر پناہ و پناہ ہو گیا، اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جب ہم کسی قوم کی آبادی میں اترتے ہیں تو ان لوگوں کی صبح غم ناک ہوتی ہے جن کو برے انجام سے پہلے سے خبردار کر دیا گیا تھا (بخاری، مسلم)

۳۹۳۲ - (۷) وَهِيَ النُّعْمَانُ بْنُ مُقَرَّبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْتُ الْقِتَالَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَانَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ أَوَّلَ النَّهَارِ أَنْتَظِرُ حَتَّى تَهْبُ الْأَرْوَاحُ - وَتَحْضُرُ الصَّلَاةُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۳۳: نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں لڑائیوں میں حاضر ہوا آپؐ کا (محمل) تھا کہ اگر آپؐ شروع دن میں لڑائی کا آغاز نہ فرماتے تو انتظار کرتے یہاں تک کہ ہوائیں چلنے لگتیں اور نماز کا وقت ہو جاتا (بخاری)

الفصل الثانی

۳۹۳۳ - (۸) وَهِيَ النُّعْمَانُ بْنُ مُقَرَّبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْتُ - مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَكَانَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ أَوَّلَ النَّهَارِ أَنْتَظِرُ حَتَّى تَرْوِلَ الشَّمْسُ وَتَهْبُ الرِّيَّاحُ وَيَنْزِلَ النَّصْرُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل: ۳۹۳۳: نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں غزوات میں شریک ہوتا رہا جب آپؐ شروع دن میں جگہ نہ کرتے تو انتظار فرماتے یہاں تک کہ سورج ڈھل جاتا، ہوائیں چلنے لگتیں اور فتح و نصرت کا نزول ہوتا (ابوداؤد)

۳۹۳۴- (۹) وَهَنْ قَتَادَةَ، عَنْ التَّعْمَانِ بْنِ مُقَرَّبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ - فَكَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ أَمْسَكَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَإِذَا طَلَعَتْ قَاتِلٌ، فَإِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ أَمْسَكَ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ، فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ قَاتِلٌ حَتَّى الْعَصْرِ، ثُمَّ أَمْسَكَ حَتَّى يُصَلِّيَ الْعَصْرَ، ثُمَّ يُقَاتِلُ. قَالَ قَتَادَةُ: كَانَ يُقَالُ: عِنْدَ ذَلِكَ يَهْتِجُ رِيَّاحُ النَّصْرِ، وَيَدْعُو الْمُؤْمِنُونَ لِحَبِوَسِهِمْ فِي صَلَاتِهِمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۹۳۳: قتادہ رحمہ اللہ نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جنگیں لڑتا رہا جب صبح صادق طلوع ہوتی تو آپؐ سورج نکلنے تک جنگ سے رکے رہتے جب سورج طلوع ہو جاتا تو آپؐ لڑائی شروع فرماتے جب دوسرا وقت ہوتا تو سورج کے نڈال تک رکے رہتے اور جب سورج ڈھل جاتا تو عصر کی نماز تک لڑائی کرتے رہتے بعد اذان نماز عصر ادا کرنے تک رکے رہتے اس کے بعد لڑائی شروع کرتے قتادہ نے بیان کیا کہ کما جاتا تھا کہ اس وقت حج و نصرت کی ہوائیں چلتی ہیں اور مومن اپنے لشکروں کے لئے نمازوں میں دعا کرتے ہیں (ترمذی)

وضاحت: قتادہ دلس راوی ہے اس کی ملاقات نعمان سے ثابت نہیں ہے، پس سند میں انقطاع ہے۔
(میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۸۵، ضعیف ترمذی صفحہ ۸۷)

۳۹۳۵- (۱۰) وَهَنْ عَصَامِ الْمَزْنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سِيرِيَّةٍ، فَقَالَ: «إِذَا رَأَيْتُمْ مَسْجِدًا أَوْ سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلَا تَقْتُلُوا أَحَدًا»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۹۳۵: عصام مزی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک دستہ میں بھیجا اور آپؐ نے فرمایا: جب تم کسی مسجد کو دیکھو یا مؤذن کی اذان سنو تو تم وہاں کسی شخص کو قتل نہ کرو (ترمذی، ابوداؤد) وضاحت: ابوداؤد کی روایت کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۵)

الفصل الثالث

۳۹۳۶- (۱۱) هَنْ أَبِي وَائِلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَتَبَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ إِلَى أَهْلِ فَارَسَ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ إِلَى رُسْتَمٍ وَمِهْرَانَ فِي مَلَا فَارَسَ. سَلَامٌ عَلَيَّ مِنْ أَتْبَعَ الْهَدْيِ. أَمَا بَعْدُ فَإِنَّا نَدْعُوكُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، فَإِنِ ابْتَيْتُمْ فَأَعْطُوا الْجَزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَأَنْتُمْ صَاحِرُونَ، فَإِنِ ابْتَيْتُمْ فَإِن مَعِيَ قَوْمًا يُحِبُّونَ الْقَتْلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَا يُحِبُّ فَارَسُ الْخَمَرِ، وَالسَّلَامُ عَلَيَّ مِنْ أَتْبَعَ الْهَدْيِ. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ».

تیسری فصل : ۳۹۳۶ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خالد بن ولید نے اہل فارس کی جانب خط تحریر کیا (جس کا مضمون تھا) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ خالد بن ولید کی جانب سے رستم، مہران اور دیگر اکابرین فارس کے نام! اس شخص پر سلام ہو جو ہدایت کی تابعداری کرے، اس کے بعد! ہم تمہیں اسلام کی دعوت دیتے ہیں اگر تم انکار کرو تو تم مطیع ہو کر جزیہ ادا کرو اگر تم جزیہ ادا کرنے سے انکار کرو تو (یقین کر لو) کہ میرے ساتھ ایسے لوگ ہیں جو اللہ کے راست میں قتل ہونے کو اتنا پسند کرتے ہیں جتنا فارس کے لوگ شراب کو پسند کرتے ہیں اور سلام ان لوگوں پر ہو جو ہدایت کی تابعداری کریں (شرح السنہ)

وضاحت : اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی۔ البتہ ابن جریر طبریؒ نے اس حدیث کا مضمون سند کے ساتھ ذکر کیا ہے جس میں سیف بن عمرو تبی راوی ضعیف اور مجالد بن سعید راوی کا آخری عمر میں حافظہ تبدیل ہو گیا تھا وہ قوی نہیں ہے اور ابو مخنف لوط بن یحییٰ کوفی شیبی اور حاکم ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۵۵ جلد ۳ صفحہ ۳۸۸)

بَابُ الْقِتَالِ فِي الْجِهَادِ (جہاد میں لڑائی کرنے کا ذکر)

الفصل الأول

۳۹۳۷- (۱) عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ - يَوْمَ أُحُدٍ: أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ، فَأَيْنَ أَنَا؟ قَالَ: «فِي الْجَنَّةِ» فَالْقَى تَمْرَاتٍ فِي يَدِهِ ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۹۳۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے احد کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا، 'آپ مجھے بتائیں کہ اگر میں قتل ہو جاؤں تو کہاں ہوں گا؟' آپ نے فرمایا، 'تو جنت میں ہو گا چنانچہ اس کے ہاتھ میں جو کجوریں تھیں اس نے ان کو گرا دیا پھر اس نے لڑائی کی یہاں تک کہ شہید ہو گیا' (بخاری، مسلم)

۳۹۳۸- (۲) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُرِيدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرَى بِغَيْرِهَا -، حَتَّى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ - يَعْنِي غَزْوَةَ تَبُوكَ - غَزَاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ، وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا، وَمَقَارًا - وَعَدُّوا كَثِيرًا، فَجَلَّى لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ، لِيَتَأَهَّبُوا أَهْبَةً غَزْوِهِمْ، فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِي يُرِيدُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۳۸: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی طرف جہاد کا ارادہ فرماتے تو اس کے علاوہ کا تو یہ فرماتے یہاں تک کہ جنگ جوک ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جنگ شدید گرمی میں لڑی، سڑ بھی دور دراز کا تھا، جنگلات کو عبور کرنا تھا اور دشمن تعداد میں بھی زیادہ تھا تو آپ نے مسلمانوں کے سامنے تمام معاملہ واضح کر دیا تاکہ وہ جہاد کے لئے پورے ساز و سامان کے ساتھ لیس ہو کر نکلیں آپ نے ان کو واضح طور پر بتا دیا، 'جہاد میں آپ جانا چاہتے تھے' (بخاری)

۳۹۳۹- (۳) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْحَرْبُ خُدْعَةٌ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۳۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، 'لڑائی میں دھوکہ دینا درست ہے' (بخاری، مسلم)

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ لڑائی میں ہوشیاری اور سمجھداری سے کام لیا جائے اور دشمن کو مغلوب کرنے کے لئے حیلہ سازی کی جائے البتہ عمدہ یعنی درست نہیں (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۵)

۳۹۴۰- (۴) وَهْنٌ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْزُو بِأَمِّ سُلَيْمٍ، وَنِسْوَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ مَعَهُ، إِذَا غَزَا يَسْقِيَنَّ الْمَاءَ وَيُدَاوِيَنَّ الْجَرْحَى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۴۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد کے لئے نکلے تو ام سلیم اور انصار کی عورتوں کو اپنے ساتھ لے جاتے وہ نمازیوں کو پانی پلاتیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتیں (مسلم)

وضاحت: معلوم ہوا کہ ضرورت کے پیش نظر غیر محرم لوگوں کی مرہم پٹی کی جاسکتی ہے اور ان کے لئے کھانے پینے کا انتظام کیا جاسکتا ہے (واللہ اعلم)

۳۹۴۱- (۵) وَهْنٌ أُمُّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَخْلَفَهُمْ فِي رَحَالِهِمْ، فَاصْنَعْ لَهُمُ الطَّعَامَ، وَأَدَاوِي الْجَرْحَى، وَأَقْوَمُ عَلَى الْمَرْضَى ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۴۱: ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں سات جنگوں میں شریک ہوئی، میں فوجیوں کے کیمپ میں ان کے پیچھے ان کے لئے کھانا تیار کرتی، زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی اور بیماروں کا خیال رکھتی تھی (مسلم)

۳۹۴۲- (۶) وَهْنٌ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۴۲: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا (بخاری، مسلم)

۳۹۴۳- (۷) وَهْنٌ الصُّغْبِ بْنِ جَثَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَهْلِ الدَّارِ يُبَيِّتُونَ - مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَيَصَابُ مِنْ نِسَائِهِمْ وَذُرَارِيهِمْ، قَالَ: «هُمْ مِنْهُمْ». وَفِي رِوَايَةٍ: «هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۴۳: صحابہ بن جثامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کسی محلہ کے مشرکوں پر شیخون مارا جاتا ہے جس میں ان کی عورتیں اور بچے بھی مارے جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: وہ بھی مشرکوں جیسا حکم رکھتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ ان کا حکم ان کے باپ دادوں جیسا ہے (بخاری، مسلم)

۳۹۴۴- (۸) وَهَنَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَطَعَ نَحْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَحَرَّقَ، وَلَهَا يَقُولُ حَسَنًا:

وَهَانَ عَلَى سَرَاةٍ بَنِي لُؤَيٍّ حَرَبِيٌّ بِالسَّوِيرَةِ مُسْتَطِيرٌ
وَفِي ذَلِكَ نَزَلَتْ ﴿مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَيْنَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ﴾ —
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۴۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نظیر کے کجور کے درختوں کو کاٹنے اور جلانے کا حکم دیا۔ اسی بارے میں (شاعر اسلام) حسان کہتا ہے! بنو لوی (قریش) کے سرداروں نے پورہ (مقام) میں مختل آل کو کوئی اہمیت نہ دی اور اسی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) ”اے مومنو! کجور کے درخت جو تم نے کاٹ ڈالے یا ان کو اپنی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا وہ (سب) خدا کے حکم سے تھا۔“
(بخاری، مسلم)

وضاحت: بنو لوی (قریش) نے بنو نظیر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں بڑکایا تھا اور مدد کا وعدہ کیا تھا مگر بعد میں ان کی کوئی مدد نہ کی۔

۳۹۴۵- (۹) وَهَنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ: أَنَّ نَافِعًا كَتَبَ إِلَيْهِ يُخْبِرُهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَغَارَ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ غَارَتَيْنِ — فِي نَعْمِهِم بِالْمَرْيَسِيِّعِ — فَقَتَلَ الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَى الذَّرِيَّةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۴۵: عبد اللہ بن عون رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ”نافعؓ نے ان کی جانب تحریر کیا جس میں یہ ذکر تھا کہ عبد اللہ بن عمرؓ نے اسے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو مصطلق پر حملہ کیا تو وہ ”ماریس“ کے مقام پر اپنے چچاؤں میں بے خبر تھے تو آپؐ نے لڑائی کرنے والوں کو قتل کر دیا اور (ان کی) لڑائی کو قیدی بنا لیا (بخاری، مسلم)

۳۹۴۶- (۱۰) وَهَنَ ابْنُ أُسَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَنَا يَوْمَ بَدْرٍ حِينَ صَفَّفْنَا لِقُرَيْشٍ وَصَفُّوا لَنَا: «إِذَا أَكْبَرْتُمْ — فَعَلَيْكُمْ بِالْبَيْلِ». وَفِي رِوَايَةٍ: «إِذَا أَكْبَرْتُمْ فَأَرْمُوهُمْ وَاسْتَبِقُوا بَيْلَكُمْ»... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وَحَدِيثُ سَعِيدٍ: «هَلْ تَنْصَرُونَ»، سَنَدُكَرَةً فِي بَابِ «فَضْلِ الْفُقَرَاءِ».

وَحَدِيثُ الْبَرَاءِ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَهْطًا فِي بَابِ «الْمُعْجَزَاتِ» إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

۳۹۳۶: ابو اسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر میں ہمیں حکم دیا جب ہم نے قریش کی سامنے صفیں باندھیں اور انہوں نے ہمارے مقابلہ کے لئے صفیں برابر کیں کہ ”جب وہ ہمارے قریب آجائیں تو حیران دہانی شروع کر دیا“ اور ایک روایت میں ہے کہ جب وہ ہمارے نزدیک ہو جائیں تو ان پر حیران دہانی لیکن کچھ حیران ہی رہنے دیا (بخاری) اور سعد سے (مروی) حدیث جس میں ہے کہ ”تمہاری مدد صرف فقراء کی وجہ سے کی جاتی ہے“ کا ذکر فقراء کی فضیلت کے باب میں کریں گے اور براء سے مروی حدیث کہ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دستہ بھیجا“ کا ذکر معجزات کے باب میں کریں گے (انشاء اللہ تعالیٰ)

الفصل الثانی

۳۹۴۷- (۱۱) وَهْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: عَبَّانَا - النَّبِيُّ ﷺ يَبْذُرُ لَيْلًا. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

دوسری فصل: ۳۹۴۷: عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ بدر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں رات کے وقت تیار کیا اور لشکر ترتیب دیا (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن حمید رازی ضعیف ہے (المرجع والتعديل جلد ۷ صفحہ ۳۷۵) البروجین جلد ۲ صفحہ ۳۰۳ میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۵۳۰ تقریب التذیب جلد ۲ صفحہ ۱۵۶ تاریخ بغداد جلد ۲ صفحہ ۲۳۸ نیز سلمہ بن فضل ابرش راوی ضعیف اور محمد بن اسحاق راوی مدلس ہے اس نے (حدیث) کے سینہ کے ساتھ روایت میں کی ہے۔

۳۹۴۸- (۱۲) وَهْنُ الْمُهَلَّبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنْ يَتَّبِعْكُمْ الْعَوْدُ فَلْيُكُنْ شِعَارَكُمْ: حِمٌّ لَا يَنْصَرُونَ»... رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۹۴۸: مہلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر دشمن تم پر شب خون مارے تو تمہارا امتیازی نشان ”حم“ لا ینصرون“ ہونا چاہیے (جس کا ترجمہ ہے) ”حم“ نہ فتح و نصرت سے ہٹکار نہیں ہوں گے“ (ترمذی، ابوداؤد)

۳۹۴۹- (۱۳) وَهْنُ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ شِعَارُ الْمُهَاجِرِينَ: عَبْدُ اللَّهِ، وَشِعَارُ الْأَنْصَارِ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۴۹: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مہاجرین کا امتیازی نشان ”عبداللہ“ اور انصار کا امتیازی نشان ”عبدالرحمن“ تھا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے نیز حجاج بن اریطہ راوی حکم فیہ ہے اور حسن بصریؒ نے سرف سے ”عن“ کے ساتھ روایت کیا ہے جبکہ حسن بصریؒ راوی مدلس ہے (الجرح والتعذیل جلد ۳ صفحہ ۶۷۳ الجرحین جلد ۲ صفحہ ۲۲۵ تاریخ بغداد جلد ۸ صفحہ ۲۳۵ میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۵۸ تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۵۹)

۳۹۵۰- (۱۴) وَهْنٌ سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَجِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، زَمَنَ النَّبِيِّ ﷺ فَبَيْتْنَاهُمْ نَقْلُهُمْ، وَكَانَ بِشَعَارُنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ: أَيْتٌ أَيْتٌ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۵۰: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے نانہ نبویؐ میں ابو بکر صدیقؓ کی سمیت میں جنگ لڑی۔ ہم نے دشمنوں پر رات کے وقت حملہ کیا اور انہیں موت کے گھاٹ اتار دیا۔ اس رات ہمارا اہتمامی نشان ”ایٹ ایٹ“ یعنی ”مارو مارو“ تھا (ابوداؤد)

۳۹۵۱- (۱۵) وَهْنٌ قَيْسُ بْنُ عَبْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ يَكْرَهُونَ الصَّوْتُ عِنْدَ الْقِتَالِ ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۵۱: قیس بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ لڑائی کرتے وقت شور و شغب کو ناپسند جانتے تھے (ابوداؤد)

۳۹۵۲- (۱۶) وَهْنٌ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «اقْتُلُوا شُرُوحَ الْمُشْرِكِينَ، وَاسْتَحْيُوا شُرَحَّهُمْ»، أَيْ صَنَيْنَاهُمْ. رَوَاهُ الْبَرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۹۵۲: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ مشرکین کے بوڑھوں کو قتل کرو اور ان کے بچوں کو چھوڑ دو (ترمذی، ابوداؤد)

وضاحت: وہ بوڑھے جو جنگ میں اپنی رائے اور تدبیر کے ذریعہ مدد دیتے ہوں وہ واجبِ قتل ہیں (اللہ اعلم) نیز اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۵۴، ضعیف ترمذی صفحہ ۱۸۶)

۳۹۵۳- (۱۷) وَهْنٌ عُرْوَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أُسَامَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ عَهْدَ إِلَيْهِ قَالَ: «أَغْرَ عَلَى ابْنِي - صَبَاحًا وَحَرَقَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۵۳: عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مجھے اسامہؓ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے عہد لیا (اور) فرمایا ”ابنی“ مقام پر صبح کے وقت حملہ آور ہونا اور آگ جلا دینا (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں صالح بن ابی اخطر راوی ضعیف ہے (المرجع والتحدیل جلد ۳ صفحہ ۱۷۲)
تقریب التذیب جلد ۱ صفحہ ۳۵۸ الضعفاء والمتروکین صفحہ ۳۰۲ میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۸۸

۳۹۵۴- (۱۸) وَقَدْ أَبَىٰ أَسِيدُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ: «إِذَا أَكْتَبُوكُمْ فَأَرْمُوهُمْ، وَلَا تَسْلُوا السُّيُوفَ حَتَّىٰ يَغْشَوْكُمْ»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۵۳ : ابواسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ بدر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دشمن تمہارے قریب آجائے تو ان پر تھوں کی پوچھا کر دو اور جب تک وہ تمہارے سروں تک نہ آئیں اس وقت تک کھواریں نہ نکالو (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں اسحاق بن نجیح راوی مجہول ہے (العلل و معرّفۃ الرجال جلد ۱ رقم ۳۷۷)
المرجع والتحدیل جلد ۲ صفحہ ۸۳۲ تاریخ الکبیر جلد ۳ صفحہ ۳۹۳ الجردین جلد ۳ صفحہ ۳۳ میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۰۰
تقریب التذیب جلد ۳ صفحہ ۳ تاریخ بغداد جلد ۳ صفحہ ۳۲۳ ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۵۵

۳۹۵۵- (۱۹) وَقَدْ رَبَّاجُ بْنُ الرَّبِيعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ فَرَأَى النَّاسَ مُجْتَمِعِينَ عَلَى شَيْءٍ، فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ: «انْظُرُوا عَلَامَ اجْتِمَاعِهِمْ هَؤُلَاءِ؟» فَجَاءَ - فَقَالَ: عَلَى امْرَأَةٍ قَتِيلٍ فَقَالَ: «مَا كَانَتْ هَذِهِ لِقَاتِلٍ، وَعَلَى الْمَقْدَمَةِ خَالِدُ ابْنِ الْوَلِيدِ، فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ: «قُلْ لِحَالِدٍ: لَا تَقْتُلْ امْرَأَةً وَلَا عَسِيفًا»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۵۵ : ربیع بن ربیع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں ایک جنگ میں تھے آپ نے دیکھا کہ لوگ کسی چیز کے گرد اکٹھے ہیں۔ آپ نے ایک شخص کو بھیجا اور اس سے کہا 'معلوم کرو کہ لوگ کس لئے جمع ہیں اس نے بتایا ایک عورت پر جمع ہیں جو قتل ہو چکی ہے۔ آپ نے فرمایا یہ عورت تو لڑائی کرنے والی نہ تھی (سے کیوں قتل کیا گیا؟) "مقدمۃ البیث" پر خالد بن ولید مصیبن تھے آپ نے ایک شخص کو ان کی جانب بھیجا اور حکم دیا کہ خالد سے کہو کہ کسی عورت اور مزدور کو قتل نہ کرے (ابوداؤد)

۳۹۵۶- (۲۰) وَقَدْ أَنَسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنْ طَلِقُوا بِاسْمِ اللَّهِ، وَبِاللَّهِ وَعَلَىٰ مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ، لَا تَقْتُلُوا شَيْخًا فَانِيًا - ، وَلَا طِفْلًا صَغِيرًا، وَلَا امْرَأَةً، وَلَا تَقْلُوا، وَصُمُوا غَنَائِمَكُمْ، وَأَصْلِحُوا، وَأَحْسِنُوا فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۵۶ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اللہ کے نام کے ساتھ اور

اللہ کی مدد کے ساتھ اور اللہ کے رسول کے دین کے تقاضوں کے مطابق ایسے بوڑھے انسان کو قریب الکرہ ہے (قتل نہ کرو) اور چھوٹے بچے کو اور عورت کو قتل نہ کرو اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرو بلکہ مال غنیمت کو جمع کرو نیز اصلاح کرو اور اعمال صالحہ کرو۔ بے شک اللہ اعمال صالحہ کرنے والوں کو محبوب جانتا ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں خالد بن فرز راوی ثقہ نہیں ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۳۷۳)

۳۹۵۷- (۲۱) وَهْنٌ عَلَيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ تَقَدَّمَ عُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَتَبِعَهُ ابْنُهُ وَأَخُوهُ، فَنَادَى: مَنْ يُبَارِزُ؟ فَانْتَدَبَ لَهُ شَيْبَابٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: مَنْ أَنْتُمْ؟ فَأَخْبَرُوهُ. فَقَالَ: لَا حَاجَةَ لَنَا فِيكُمْ، إِنَّمَا أَرَدْنَا بَنِي عِمْنًا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قُمْ يَا حَمْرَةَ! قُمْ يَا عَلِيُّ! قُمْ يَا عُيَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ» فَأَقْبَلَ حَمْرَةَ إِلَى عُتْبَةَ، وَأَقْبَلَتْ إِلَى شَيْبَةَ، وَاخْتَلَفَ بَيْنَ عُيَيْدَةَ وَالْوَلِيدِ صَرَبَتَانِ، فَأَتَخَنَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ، ثُمَّ مَلْنَا عَلَى الْوَلِيدِ فَقَتَلْنَاهُ، وَاحْتَمَلْنَا عُيَيْدَةَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۹۵۷: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ بدر کے روز عتبہ بن ربیعہ میدان میں آیا اور اس کے پیچھے اس کا بیٹا اور اس کا بھائی نکلا، اس نے اعلان کیا کہ کون مقابلہ میں آئے گا؟ چنانچہ اس کا مقابلہ کرنے کیلئے انصار سے چند نوجوان نکلے۔ عتبہ نے دریافت کیا، تم کون ہو؟ انہوں نے اس کو (اپنے بارے میں) بتایا۔ اس نے کہا، ہمیں تم سے کیا واسطہ؟ ہمارا مقصود تو ہمارے چچا زاد بھائی ہیں (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے حمزہ! اے علی! اے عیدہ بن حارث! تم نکلو! چنانچہ حمزہ عتبہ کے مقابلہ میں آئے اور میں شیبہ کے سامنے ہوا۔ عیدہ اور ولید کی ایک دوسرے کو ضربیں لگیں۔ ان دونوں میں سے ہر ایک نے دوسرے کو گھائل کر دیا اس کے بعد ہم ولید پر پل پڑے اور اسے قتل کر دیا اور ہم عیدہ کو گھا کر لے آئے (احمد، ابوداؤد)

۳۹۵۸- (۲۲) وَهْنٌ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ، فَحَاصَ النَّاسُ حَبِصَةَ - فَأَتَيْنَا الْمَدِينَةَ، فَأَخْتَفَيْنَا بِهَا، وَقُلْنَا: هَلَكْنَا، ثُمَّ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! نَحْنُ الْفَرَارُونَ. قَالَ: «بَلْ أَنْتُمْ الْعَكَارُونَ - وَأَنَا فَتَكُم» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَفِي رِوَايَةٍ أَبِي دَاوُدَ نَحْوُهُ وَقَالَ: «لَا، بَلْ أَنْتُمْ الْعَكَارُونَ» قَالَ: فَذَنُونَا فَقَبِلْنَا يَدَهُ فَقَالَ: «أَنَا فِتْنَةُ الْمُسْلِمِينَ».

وَسَنَذَكُرُ حَدِيثَ أُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: كَانَ يَسْتَفْتَحُ. وَحَدِيثَ أَبِي الدَّرْدَاءِ «إِنِّي فِي ضُعْفَانِكُمْ» فِي بَابِ «فَضْلِ الْفُقَرَاءِ» إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

۳۹۵۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا، لوگ میدان چھوڑ گئے اور ہم مدینہ منورہ واپس آکر چھپ گئے اور ہم نے (دل میں) کہا کہ ہم چاہتے ہو گئے بعد ازاں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہم بھاگ کر آنے والے ہیں آپ نے فرمایا، نہیں بلکہ تم تو پلٹ کر جانے والے ہو اور میں تمہاری جائے پناہ ہوں (ترمذی) اور ابو داؤد کی روایت بھی اس کی مثل ہے اور آپ نے فرمایا، نہیں! بلکہ تم پلٹ کر جانے والے ہو (راوی نے بیان کیا) کہ ہم آپ کے قریب پہنچے اور آپ کے ہاتھ کا بوسہ لیا۔ آپ نے فرمایا، میں مسلمانوں کی جائے پناہ ہوں اور ہم غقریب امیہ بن عبد اللہ سے مروی حدیث کہ ”فتح کی دعا فرماتے تھے“ اور ابو الدرواء سے مروی حدیث کہ ”مجھے تم ضعیف لوگوں میں تلاش کرو“ فقراء کے فضائل کے باب میں ذکر کریں گے (انشاء اللہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یزید بن ابی یزید راوی مکمل فیہ ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۸)

الفصل الثالث

۳۸۵۹ - (۲۳) وَهَنُ ثَوْبَانَ بْنِ يَزِيدَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَصَبَ الْمَنْجَنِيْقَ عَلَى أَهْلِ الطَّائِفِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ مُرْسَلًا.

تیسری فصل: ۳۸۵۹: ثوبان بن یزید بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف والوں کے خلاف منجیق نصب کیا۔ ترمذی نے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

وضاحت: ثوبان بن یزید کا ذکر صحابہ اور تابعین میں نہیں ملتا۔ صحیح ثور بن یزید ہے جیسا کہ جامع ترمذی وغیرہ میں ہے اور اس حدیث کی سند میں ایک راوی بھول ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۷۷، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۸)

بَابُ حُكْمِ الْأُسْرَاءِ (قیدیوں کے احکام کا بیان)

الفصل الأول

۳۹۶۰- (۱) وَعن أبي هريرة رضي الله عنه، عن النبي ﷺ قال: «عَجِبْتُ لِمَنْ قَوْمٌ يُدْخِلُونَ الْجَنَّةَ فِي السَّلَاسِلِ» - وَفِي رِوَايَةٍ: «يُقَادُّونَ إِلَى الْجَنَّةِ بِالسَّلَاسِلِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل: ۳۹۶۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: اللہ ان لوگوں پر تعجب کرتا ہے جو بیڑوں میں جنت میں داخل کئے جاتے ہیں اور ایک روایت میں ہے جنہیں بیڑیاں (ڈال کر) جنت کی طرف چلایا جاتا ہے (بخاری)

وضاحت: ان سے مراد وہ کفار ہیں جو مسلمانوں کی قید میں آ جاتے ہیں قیدی ہونے کے بعد وہ بخوشی اسلام لاتے ہیں اور اسلام پر ہی فوت ہوتے ہیں (واللہ اعلم)

۳۹۶۱- (۲) وَعن سلمة بن الأكوع رضي الله عنه، قال: أتى النبي ﷺ عَيْنٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَهُوَ فِي سَفَرٍ، فَجَلَسَ عِنْدَ أَصْحَابِهِ يَتَحَدَّثُ، ثُمَّ انْقَلَبَ - فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أُظْلِمُوا وَأَقْتُلُوا، فَقَتَلْتُمْ فَتَقَلَّبْنِي - سَلْبُهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ».

۳۹۶۱: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مشرکوں کا جاسوس آیا، آپ سفر میں تھے وہ آپ کے صحابہ کرام کے پاس بیٹھا باتیں کرتا رہا بعد ازاں چلا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کے بارے میں) حکم دیا کہ اسے تلاش کرو اور اسے قتل کرو چنانچہ میں نے اسے قتل کیا، آپ نے مجھے اس کا ”سلب“ دیا (بخاری، مسلم)

وضاحت: معلوم ہوا کہ مقتول کے ہتھیار، کپڑے وغیرہ قاتل کو ملیں گے اور اس سے ٹس نہیں نکالا جائے گا اسی مال و اسباب کو ”سلب“ کہا جاتا ہے (زاد المعاد صفحہ ۱۹۳، المنہج صفحہ ۳۸۳)

۳۹۶۲- (۳) وَعنهُ، قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ هَوَازِنَ -، فَبَيْنَا نَحْنُ نَتَضَحَّى - مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ، فَأَنَاحَهُ، وَجَعَلَ يَنْظُرُ،

وَفِينَا ضَعْفَةً وَرِقَّةً مِّنَ الظُّلُمِ، وَبَعْضُنَا مُشَاةٌ إِذْ خَرَجَ يَشْتَدُ فَأَتَى جَمَلَهُ، فَأَنَارَهُ فَاشْتَدَّ بِهِ الْجَمَلُ، فَخَرَجْتُ اشْتَدُّ حَتَّى أَخَذْتُ بِخِطَامِ الْجَمَلِ، فَأَنَحْتُهُ ثُمَّ اخْتَرَطْتُ سَيْفِي، فَضَرَبْتُ رَأْسَ الرَّجُلِ، ثُمَّ جُنْتُ بِالْجَمَلِ أَقْوَدَهُ وَعَلَيْهِ رَحْلُهُ وَسِلَاحُهُ، فَاسْتَقْبَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالنَّاسُ. فَقَالَ: «مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ؟» قَالُوا: ابْنُ الْأَكْوَعِ فَقَالَ: «لَهُ سَلْبُهُ أَجْمَعُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۳: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جنگ ”ہوازن“ لڑی۔ ایک دلع کا ذکر ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تاشہ کر رہے تھے اچانک ایک شخص سرخ اونٹ پر سوار ہو کر آیا اس نے اونٹ کو بٹھایا اور اس نے (غور سے) دیکھنا شروع کر دیا جبکہ ہم میں کمزوری تھی اور سواریاں بھی کم تھیں اور ہم میں کچھ لوگ پیدل چلنے والے تھے اچانک وہ شخص بھاگنے لگا اور اپنے اونٹ کے پاس پہنچا، اسے اٹھایا، اونٹ اس کو لے کر حیز حیز چل پڑا میں بھی حیز بھاگا یہاں تک کہ میں نے (اس کے) اونٹ کی لگام کو پکڑ لیا اور اسے بٹھا دیا۔ اس کے بعد میں نے اپنی تلوار (نہمان سے) نکالی اور اس شخص کے سر کو قلم کر دیا اس کے بعد میں اونٹ کو ہانکتا ہوا لایا۔ اس پر اس کا اسباب اور اس کافر کے ہتھیار تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر لوگوں سے میرا سامنا ہوا تو آپ نے دریافت کیا، اس شخص کو کس نے قتل کیا؟ صحابہ کرام نے بتایا ابن الاکوع نے آپ نے فرمایا، اس کا تمام ”سلب“ (مال و اسباب) اس کے لئے ہے (بخاری، مسلم)

۳۹۶۳- (۴) وَفِي ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلْتُ بَنُو قُرَيْظَةَ عَلَى حُكَيْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ - فَجَاءَ عَلِيَّ جَمَّارٍ، فَلَمَّا دَنَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قُومُوا إِلَيَّ سَيِّدُكُمْ» فَجَاءَ فَجَلَسَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ هَؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَيَّ حُكَيْمًا». قَالَ: فَإِنِّي أَحْكُمُ أَنْ تُقْتَلَ الْمُقَابِلَةُ وَأَنْ تُنْسَبَ الذَّرِيَّةُ. قَالَ: «لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ الْمَلِكِ». وَفِي رِوَايَةٍ: «بِحُكْمِ اللَّهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب بنو قریظہ نے سعد بن معاذ کے فیصلہ پر بات چھوڑ دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کی طرف پیغام بھیجا، وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے جب وہ قریب پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے سردار کو گدھے سے اتارنے کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ وہ تعریف لائے اور بیٹھ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ لوگ تمہارا فیصلہ تسلیم کرتے ہیں۔ سعد نے کہا، میرا فیصلہ یہ ہے کہ لڑائی کی اہلیت رکھنے والے لوگوں کو قتل کر دیا جائے اور بچوں کو قیدی بنا لیا جائے۔ آپ نے فرمایا، بلاشبہ ان کے بارے میں تمہارا فیصلہ ”اللہ بادشاہ“ کا فیصلہ ہے اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ کا فیصلہ ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس حدیث سے یہ استدلال کرنا ہرگز درست نہیں کہ کسی شخص کے آنے پر قیام تعطیلی جائز ہے۔ قاضی عیاضؒ کا کہنا ہے کہ ”یہ حدیث اس صورت سے متعلق ہے کہ کوئی شخص خود بیٹھا رہے اور لوگ اس کے پاس کھڑے رہیں۔“ آپؒ نے ان لوگوں سے کہا کہ تم کھڑے ہو جاؤ اور اس شخص کو گدھے سے اتارو اس لئے کہ یہ شخص دشمنی ہے اگر احکاماً کھڑے ہونے کا ذکر ہوتا تو ”امی سید کم“ کی بجائے ”لمسد کم“ کے الفاظ ہوتے۔ اس فرق کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے (واللہ اعلم)

۳۹۶۸- (۵) **وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْلًا قَبِلَ نَجْدًا، فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ، يُقَالُ لَهُ: ثُمَامَةُ بْنُ أَنَالٍ، سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟» فَقَالَ: عِنْدِي يَا مُحَمَّدُ! خَيْرٌ، إِنْ تَقْتُلَ تَقْتُلَ ذَا دِمٍ —، وَإِنْ تُنْعِمَ تُنْعِمَ عَلَيَّ شَاكِرٌ، وَإِنْ كُنْتُ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطِ مِنْهُ مَا شِئْتَ. فَتَرَكَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى كَانَ الْعَدُوُّ، فَقَالَ لَهُ: «مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟» فَقَالَ: عِنْدِي مَا قُلْتُ لَكَ: إِنْ تُنْعِمَ تُنْعِمَ عَلَيَّ شَاكِرٌ، وَإِنْ تَقْتُلَ تَقْتُلَ ذَا دِمٍ، وَإِنْ كُنْتُ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطِ مِنْهُ مَا شِئْتَ. فَتَرَكَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى كَانَ بَعْدَ الْعَدُوِّ، فَقَالَ لَهُ: «مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟» فَقَالَ: عِنْدِي مَا قُلْتُ لَكَ: إِنْ تُنْعِمَ تُنْعِمَ عَلَيَّ شَاكِرٌ، وَإِنْ تَقْتُلَ تَقْتُلَ ذَا دِمٍ، وَإِنْ كُنْتُ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطِ مِنْهُ مَا شِئْتَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَطْلِقُوا ثُمَامَةَ» فَأَنْظَلُوا إِلَى نَخْلٍ قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَأَغْتَسَلَ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، يَا مُحَمَّدُ! وَاللَّهِ مَا كَانَ عَلَيَّ وَجْهُ الْأَرْضِ وَجْهًا أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ، فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهَكَ أَحَبَّ الْوُجُوهِ — كُلَّهَا إِلَيَّ، يَا اللَّهُ مَا كَانَ مِنْ دِينٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ دِينِكَ، فَأَصْبَحَ دِينُكَ أَحَبَّ الدِّينِ كُلِّهِ إِلَيَّ. وَوَاللَّهِ مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ، فَأَصْبَحَ بَلَدُكَ أَحَبَّ الْبِلَادِ كُلِّهَا إِلَيَّ. وَإِنْ خِيَلْتُكَ حَدِيثِي وَأَنَا أُرِيدُ الْعُمْرَةَ، فَمَاذَا تَرَى؟ فَبَشَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَأَمَرَهُ أَنْ يَغْتَمِرَ، فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ، قَالَ لَهُ قَائِلٌ، أَصَبَوْتُ؟ — فَقَالَ: لَا، وَلَكِنِّي أَسْلَمْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَلَا وَاللَّهِ لَا يَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةٌ حِنْطَةٍ حَتَّى يَأْذَنَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَاخْتَصَرَهُ الْبُخَارِيُّ.**

۳۹۶۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر نجد کی جانب بھیجا وہ لشکر بنو حنیفہ کے ایک آدمی کو گرفتار کر کے لایا جس کا نام ثمامہ بن انال تھا وہ یمامہ (کے علاقے) کا رئیس تھا۔ انہوں نے اسے مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس گئے اور اس سے دریافت کیا ”اے ثمامہ! تمہارا کیا خیال ہے؟“ اس نے جواب دیا اے محمد! میرا خیال اچھا ہے (اس لئے کہ آپ

عالم نہیں ہیں) اگر آپ (مجھے) قتل کر دیں گے تو آپ ایسے شخص کو قتل کریں گے جس کے خون کا بدلہ لیا جائے گا) اور اگر آپ احسان کریں گے تو آپ کے احسان کا شکریہ ادا کیا جائے گا اور اگر آپ مال چاہتے ہیں تو طلب کریں، جتنا چاہتے ہیں، دیا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو چھوڑ کر (چلے گئے) جب دوسرا دن ہوا تو آپ نے اس سے دریافت کیا، 'تمہارا تیرا کیا خیال ہے؟ اس نے جواب دیا میں نے اپنا خیال آپ کو بتا دیا تھا اگر آپ احسان کریں گے تو آپ کے احسان کا شکریہ ادا کیا جائے گا اور اگر آپ قتل کریں گے تو ایسے شخص کو قتل کریں گے جس کے خون کا بدلہ لیا جائے گا اور اگر آپ مال (لیٹا) چاہتے ہیں تو جس قدر آپ چاہتے ہیں آپ کو مال دیا جائے گا (یہ جواب سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، 'تمہارا کہول دو' چنانچہ وہ مسجد کے قریب کھجوروں کے (باغ میں) گیا اس نے فصل کیا پھر وہ مسجد میں داخل ہوا اور اس نے اقرار کیا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اے محمد! اللہ کی قسم! روئے زمین پر کوئی چروایا نہ تھا جو آپ کے چرے سے زیادہ برا لگتا ہو (لیکن) اب آپ کا چرو تمام چروں سے اچھا لگتا ہے۔ اللہ کی قسم! آپ کے دین سے زیادہ کوئی دین برا نہیں لگتا تھا۔ اب آپ کا دین مجھے تمام ایمان سے زیادہ پیارا لگتا ہے۔ اللہ کی قسم! آپ کے شر سے زیادہ مجھے کوئی شر برا نہیں لگتا تھا۔ اب آپ کا شر مجھے تمام شروں سے بتر لگتا ہے اور آپ کے لشکر نے مجھے اس وقت گرفتار کیا، جب میں عمرو ادا کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ آپ کی کیا رائے ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے خوشخبری دی اور عمرو ادا کرنے کا حکم دیا جب وہ مکہ میں آیا تو کسی کہنے والے نے اس سے کہا، 'کیا تو صابی ہو گیا ہے؟ اس نے کہا، 'نہیں! البتہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسلام میں داخل ہو گیا ہوں، اللہ کی قسم! تمہارے پاس تمہارے کی گندم کا ایک دانہ بھی نہیں آئے گا جب تک اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجازت نہ دیں گے (مسلم) نیز بخاری نے اس حدیث کو مختصر بیان کیا ہے۔

۳۹۶۵- (۶) وَقَدْ جُبِّرَ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي أُسَارَى

بَدْرٍ: «لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَبْدِ حَيٍّ ثَمَّ كَلَّمَنِي فِي هَؤُلَاءِ التَّنِي - لَتَرَكْتُهُمْ لَهُ... زَوَاهُ الْبُخَارِيُّ»

۳۹۶۵: جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے قیدیوں کے بارے میں (اس رائے کا) اظہار کیا کہ اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور وہ مجھ سے ان گندے لوگوں کے بارے میں گفتگو یعنی سفارش کرتا تو میں اس کے کہنے پر (بلا فدیہ) ان کو رہا کر دیتا (بخاری)

وضاحت: مطعم بن عدی جنگ بدر سے پہلے فوت ہو گیا تھا اس کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر احسان تھا کہ جب آپ طائف سے غم زدہ اور زخمی ہو کر واپس لوٹے تھے تو اس شخص نے آپ کو اپنی پناہ میں لیا تھا اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ بنو ہاشم کے خلاف قتال کی تحریر کو ختم کرانے کے سلسلہ میں اس شخص نے مرکزی کردار ادا کیا تھا (مکتوۃ سعید اللہ جلد ۲ صفحہ ۳۹۷)

۳۹۶۶- (۷) وَفِي أَنْبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ ثَمَانِينَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ هَبَطُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ جَبَلِ التَّنِيمِ مُسْلِمِينَ، يُرِيدُونَ غِرَّةَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابِهِ، فَأَخَذَهُمْ سِلَاحًا، فَاسْتَحْيَاهُمْ. وَفِي رِوَايَةٍ: فَأَعْقَبَهُمْ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَهُوَ الَّذِي مَكَّفَ آيِدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَآيَدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِطَرْفِ مَكَّةَ﴾ ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۶۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مکہ مکرمہ کے باشندوں میں سے اسی (۸۰) افراد تنعم پہاڑ کی جانب سے مسلح ہو کر آئے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کو بے خبری کی حالت میں نقصان پہنچانا چاہتے تھے۔ آپ نے انہیں قیدی بنایا لیکن انہیں قتل نہ کیا اور ایک روایت میں ہے آپ نے انہیں آزاد کر دیا اس واقعہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی (جس کا ترجمہ ہے) ”اور وہی تو ہے جس نے مکہ کی وادی میں ان کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے روک دیے“ (مسلم)

۳۹۶۷- (۸) وَفِي قِتَادَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: ذَكَرْنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ بِأَرْبَعَةِ وَعِشْرِينَ رَجُلًا مِنْ صُنَادِيدِ قُرَيْشٍ —، فَقَذَفُوا فِيهِ طَوْيًّا — مِنْ أَطْوَاءِ بَدْرٍ حَبِيبٌ مُجِيبٌ، وَكَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلَى قَوْمٍ أَقَامَ بِالْعَرَضَةِ — ثَلَاثَ لَيَالٍ، فَلَمَّا كَانَ يَبْدُرُ الْيَوْمَ الثَّلَاثُ أَمَرَ بِرَاحِلَتِهِ، فَشَدَّ عَلَيْهَا رَحْلَهَا، ثُمَّ مَشَى وَاتَّبَعَهُ أَصْحَابُهُ، حَتَّى قَامَ عَلَى شَفَةِ الرَّكْبِيِّ —، فَجَعَلَ يُنَادِيهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ: «يَا فَلَانُ بْنُ فَلَانٍ! وَيَا فَلَانُ بْنُ فَلَانٍ! أَسِرُّكُمْ أَنْكُمْ أَطَعْتُمْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ؟ فَإِنَّا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدْنَا رَبَّنَا حَقًّا؛ فَهَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمْ رَبُّكُمْ حَقًّا؟» فَقَالَ عُمَرُ: «يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا نَتَكَلَّمُ مِنْ أَجْسَادٍ لَا أَرْوَاحَ لَهَا؟» قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ» وَفِي رِوَايَةٍ: «مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ مِنْهُمْ، وَلَكِنْ لَا يُجِيبُونَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَزَادَ الْبُخَارِيُّ: قَالَ قِتَادَةُ: أَحْيَاهُمُ اللَّهُ حَتَّى أَسْمَعَهُمْ قَوْلَهُ، تَوْبِيخًا وَتَضَعِيرًا وَنَقْمَةً وَحَسْرَةً وَنَدَمًا.

۳۹۶۷: قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، انس بن مالک نے ہمیں ابو طلحہ سے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے موقع پر قریش کے چوبیس سرداروں کے بارے میں حکم دیا چنانچہ انہیں بدر کے خباثت والے پختہ کتوں میں سے ایک بدبو دار کتوں میں پھینک دیا گیا۔ آپ کی عادت تھی کہ جب آپ کسی قوم پر غالب آتے تو ان کے علاقہ میں تین رات قیام فرماتے، جب بدر میں رہے ہوئے تیسرا دن ہوا تو آپ نے حکم دیا چنانچہ آپ کی سواری پر پالان ٹھیک کر کے ہاندھا گیا پھر آپ روانہ ہوئے تو آپ کے ساتھ آپ کے صحابہ کرام بھی تھے۔ آپ کوئیں کے کنارے کھڑے ہوئے تھے، ان کا اور ان کے باپ دادوں کا نام لے کر انہیں پکار رہے، اے فلاں کے بیٹے فلاں! اے فلاں کے بیٹے فلاں! اب تو تم چاہتے ہو گے کہ کاش! تم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے؟ بلاشبہ ہم سے

ہمارے پروردگار نے جو وعدہ کیا تھا، ہم نے اس کو درست پایا ہے۔ کیا تم سے تمہارے رب نے جو وعدہ کیا تھا، تم نے اس کو سچا پایا ہے؟ مڑنے (یہ کلمات سن کر) کہا: اے اللہ کے رسول! آپ ایسی لاشوں سے مخاطب ہوتے ہیں جن میں روح نہیں ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے جو بات میں کہہ رہا ہوں وہ تم ان سے زیادہ نہیں سن رہے ہو اور ایک روایت میں ہے کہ ”تم ان سے زیادہ نہیں سن رہے ہو لیکن وہ میری بات کا جواب نہیں دے سکتے“ (بخاری، مسلم) اور بخاری میں اضافہ ہے کہ ثناء نے بیان کیا: اللہ نے ان کو ذمہ کیا اور ان کو آپؐ کی باتیں سنوائیں، اس سے مقصود ان کو ڈانٹنا، ذلیل کرنا اور ناراضگی کا اظہار کرنا تھا تاکہ وہ حسرت کریں اور بچتائیں۔

۳۹۶۸۔ (۹) وَهَنَ مَرْوَانُ وَالْيَمُورُ بْنُ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ حِينَ جَاءَهُ وَقَدْ هَوَازَنَ مُسْلِبَيْنِ، فَسَأَلُوهُ أَنْ يُرَدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالُهُمْ، وَسَبَّيَهُمْ. فَقَالَ: «فَاخْتَارُوا أَحَدِي الطَّائِفَتَيْنِ: أَمَّا السَّبْيُ، وَإِمَّا الْمَالُ». قَالُوا: فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا. فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ؛ فَإِنِ إِخْوَانُكُمْ قَدْ جَاؤُوا تَائِبِينَ، وَإِنِّي قَدْ زَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَطِيبَ ذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى حِظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفْعَلُ، اللَّهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ»، فَقَالَ النَّاسُ: قَدْ طَبَقْنَا ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّا لَا نَذَرِي مَنْ إِذِنْ مِنْكُمْ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ، فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرْفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ». فَارْجَعَ النَّاسُ، فَكَلَّمَهُمْ عُرْفَاؤُهُمْ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ قَدْ طَبَقُوا وَآذَنُوا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۶۸: مروان اور مسور بن مخرمہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ”ہوازن“ قبیلے کا وفد اسلام لانے کے بعد آیا اور انہوں نے آپؐ سے درخواست کی کہ آپؐ انہیں ان کا مال اور قیدی واپس کر دیں (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپؐ نے فرمایا: مدحیوں میں سے ایک چیز جن لو قیدی یا مال۔ انہوں نے عرض کیا: ہم قیدی (واپس لینا) چاہتے ہیں (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی شایان شان مدح فرمائی بعد ازاں آپؐ نے فرمایا: تمہارے بھائی توبہ کر کے تمہارے پاس آئے ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ ان کے قیدی انہیں واپس کر دوں۔ تم میں سے جو شخص بخوشی مفت ایسا کرنا چاہے وہ ایسا کرے اور تم میں سے جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کے عوض ہم اسے سب سے پہلے ملنے والے مال، فنی سے دیں تو وہ اسی شرط پر قیدی واپس کر دے۔ لوگوں نے (برلا) اعلان کیا: اے اللہ کے رسول! ہم نے بخوشی اس کی اجازت دی یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمیں معلوم نہیں، تم میں سے کس شخص نے اس کو قبول کیا اور کس نے قبول نہیں کیا؟ تم واپس جاؤ، تمہارے نمائندے تم سے گفتگو کر کے مجھے اطلاع دیں چنانچہ لوگ واپس چلے گئے تو ان کے نمائندوں نے ان سے گفتگو کی بعد ازاں (ان

(کے) ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انہوں نے آپ کو اطلاع دی کہ انہوں نے بخوشی آپ کا فیصلہ قبول کر لیا ہے (چنانچہ قیدی واپس کر دیے گئے) (بخاری)

۳۹۶۹۔ (۱۰) وَهْنُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ ثَقِيفٌ حَلِيفًا لِبَنِي عُقَيْلٍ فَأَسْرَتْ ثَقِيفٌ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَأَسْرَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ فَأَوْثَقُوهُ فَطَرَحُوهُ فِي الْحَرَّةِ، فَمَرَّ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَنَادَاهُ: يَا مُحَمَّدُ! يَا مُحَمَّدُ! فِيمَ أَخَذْتَ؟ قَالَ: «بِجَرِيرَةِ حُلَفَائِكُمْ ثَقِيفٌ» فَتَرَكَهُ وَمَضَى، فَنَادَاهُ: يَا مُحَمَّدُ! يَا مُحَمَّدُ! فَرَجِمَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَرَجَعَ، فَقَالَ: «مَا شَأْنُكَ؟» قَالَ: إِنِّي مُسْلِمٌ. فَقَالَ: «لَوْ قُلْتَهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ أَفَلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ»، قَالَ: فَقَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ أَسَرْتَهُمَا ثَقِيفٌ.. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۶۹: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں تھیف قبیلہ بنو عقیل کا حلیف تھا تھیف قبیلہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے دو آدمیوں کو قید کر لیا اور صحابہ کرام نے بنو عقیل قبیلہ کے ایک شخص کو قید کر لیا، اس کو جکڑ کر پھرلی زمین میں پھینک دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے قریب سے گزرے تو اس نے آپ کو آواز دی اے عمر! مجھے کس جرم میں گرفتار کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا میرے حلیف بنو تھیف کے جرم میں، یہ جواب دے کر آپ اس کو چھوڑ کر چل دیے اس نے پھر آپ کو آواز دی، اے عمر! اے عمر! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر رحم آگیا۔ آپ واپس گئے اور اس سے پوچھا، کیا بات ہے؟ اس نے کہا، میں تو مسلمان ہوں۔ آپ نے فرمایا، اگر تو اس وقت یہ بات کہہ دیتا جب تو آواز دے رہا تھا تو ہر طرح سے کامیاب تھا۔ راوی نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے عوض ان دو آدمیوں کو آزاد کرایا جن کو بنو تھیف نے قید کر لیا تھا (مسلم)

الفصل الثانی

۳۹۷۰۔ (۱۱) هُنَّ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا بَعَثَ أَهْلُ مَكَّةَ فِي فِدَاءِ أُسْرَائِهِمْ بَعَثَتْ زَيْنَبُ - فِي فِدَاءِ أَبِي الْعَاصِ - بِمَالٍ، وَبَعَثَتْ فِيهِ بِقَلَادَةٍ لَهَا كَانَتْ عِنْدَ خَدِيجَةَ أَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلَى أَبِي الْعَاصِ، فَلَمَّا رَأَاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَقَّ لَهَا! رِقَّةً شَدِيدَةً، وَقَالَ: «إِنَّ زَيْنَبَ أَنْ تَطْلُقُوا لَهَا أَسِيرَهَا، وَتَرُدُّوا عَلَيْهَا الَّذِي لَهَا!»، فَقَالُوا: نَعَمْ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَخَذَ عَلَيْهِ أَنْ يُخَلِّيَ سَبِيلَ زَيْنَبَ إِلَيْهِ، وَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ وَرَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: «كُونَا بِبَطْنِ يَاحِجٍ - حَتَّى تَمُرَّ بِكُمَا زَيْنَبُ فَتَصْحَبَا حَتَّى تَأْتِيَا بِهَا». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل : ۳۹۷۰ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب مکہ والوں نے اپنے قیدیوں کا فدیہ بھیجا تو زینبؓ نے ابوالعاص کے فدیہ میں کچھ مال اور وہ ہار بھیجا جو اسے خدیجہؓ نے ابوالعاص کے ساتھ رخصت کرتے ہوئے دیا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہار دیکھا تو آپؐ پر شدید رقت طاری ہو گئی اور آپؐ نے فرمایا: اگر تم زینبؓ کے قیدی کو رہا کر دو اور اس کے ہار کو بھی واپس کر دو؟ صحابہ کرامؓ نے اس بات کو منظور کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوالعاص سے عہد لیا کہ وہ زینبؓ کو آپؐ کی جانب بھجوا دے گا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ اور ایک انصاری کو روانہ کیا (ان سے) کہا کہ تم ”ہطن یلعج“ (مقام) میں جاؤ تمہارے پاس زینبؓ آجائے گی تم اس کو اپنے ساتھ لے آنا (احمد، ابوداؤد)

وضاحت : مطوم ہوا کہ مسلمانوں کے امام کیلئے جائز ہے کہ وہ کسی اجنبی عورت کو ضرورت کے پیش نظر لائے کیلئے ایسے دو یا تین افراد کو بھیجے جو اس کے عرم نہیں ہیں جب کہ فتنہ کا اندیشہ نہ ہو (واللہ اعلم)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں محمد بن اسحاق راوی مدلس ہے اور عن کے لفظ کے ساتھ روایت کر رہا ہے (المجرع والتحدیل جلد ۲ صفحہ ۲۸۷، طبقات ابن سعد جلد ۲ صفحہ ۳۲۱، النفعاء والمتروکین صفحہ ۵۳، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۶۸، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۳۳، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۵)

۳۹۷۱۔ (۱۲) وَمَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا أَسْرَ أَهْلَ بَدْرٍ قَتَلَ عُقْبَةَ بْنَ أَبِي مُعَيْطٍ، وَالتَّضَرَّ بْنَ الْحَارِثِ، وَمَنْ عَلَى ابْنِ غَزَّةَ الْجُمَحِيِّ. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ الشَّيْخِ» [وَالشَّافِعِيُّ وَابْنُ إِسْحَاقَ فِي «الْبَيْتَرَةِ»]

۳۹۷۲ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جنگ بدر میں (کفار کو) قید کیا تو عقبہ بن ابی معیط اور نصر بن حارث کو قتل کر دیا اور ابو عزمہ جعفی پر احسان کرتے ہوئے بلا عوض رہا کر دیا (شرح السنہ، شافعی) نیز ابن اسحق نے ”السموہ“ میں بیان کیا ہے۔

۳۹۷۳۔ (۱۳) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا أَرَادَ قَتْلَ عُقْبَةَ بْنَ أَبِي مُعَيْطٍ، قَالَ: مَنْ لِلْبَيْتِيَّةِ؟ قَالَ: «النَّارُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۷۴ : ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقبہ بن ابی معیط کے قتل کا ارادہ کیا تو اس نے سوال کیا کہ میرے بچوں کا کون (کفیل) ہو گا؟ آپؐ نے فرمایا: آگ (ابوداؤد)

۳۹۷۵۔ (۱۴) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «أَنَّ جَبْرِئِيلَ - هَبَطَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ: خَيْرُهُمْ - يَعْنِي أَصْحَابَكَ - فِي أُسَارَى بَدْرٍ: الْقَتْلُ أَوِ الْفِدَاءُ عَلَى أَنْ يَقْتُلَ مِنْهُمْ

قَابِلًا مِّثْلَهُمْ» قَالُوا الْفِدَاءُ وَيُقْتَلُ مِنَّا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۹۷۳: علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام آپؐ پر نازل ہوئے اور آپؐ سے کہا: بدر کے قیدیوں کے بارے میں آپؐ اپنے صحابہ کرامؓ کو اختیار دیں کہ وہ انہیں قتل کریں یا فدیہ لے لیں مگر اس صورت میں یہ شرط ہے کہ آئندہ سال ان میں سے اتنے ہی شہید ہوں گے۔ صحابہ کرامؓ نے کہا: ہم فدیہ لیتے ہیں اور ہمیں منظور ہے کہ ہم میں سے شہید ہوں (ترمذی) امام ترمذیؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

وضاحت: معلوم ہوا کہ صحابہ کرامؓ شہادت کے بہت زیادہ دلائل تھے چنانچہ جنگ احد میں ستر صحابہ کرامؓ جام شہادت نوش فرما گئے اگرچہ فدیہ لینا اللہ کو پسند نہ تھا، اللہ کو صرف یہ بات پسند تھی کہ قیدیوں کو رحمہ فتح کیا جائے جیسا کہ سورت الانفال کی اس آیت کے منہوم سے واضح ہوتا ہے (جس کا ترجمہ ہے) ”کسی پیغمبر کے لئے یہ لائق نہیں کہ اس کے ہاں (کفار) قیدی ہوں جب تک کہ وہ ان کا خون نہ بہائے“ (واللہ اعلم)

۳۹۷۴ - (۱۵) وَهْنٌ عَطِيَّةُ الْقَرْظَى، قَالَ: كُنْتُ فِي سَبْيِ قُرَيْظَةَ عُرِضْنَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَكَانُوا يَنْظُرُونَ، فَمَنْ أَتَيْتِ الشَّعْرَ قُتِلَ، وَمَنْ لَمْ يَنْتَبِثْ لَمْ يُقْتَلْ -، فَكَشَفُوا عَائِنِي فَوَجَدُوا لَمْ تَنْتَبِثْ، فَجَعَلُونِي فِي السَّبْيِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۹۷۳: عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں ”بنو قریظہ“ کے قیدیوں میں سے تھا ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیا گیا، ہمیں دیکھا جا رہا تھا جس شخص کے (زیر ناف) بال اگے ہوئے تھے اسے قتل کر دیا گیا اور جس کے بال اگے ہوئے نہ تھے اسے قتل نہ کیا گیا چنانچہ انہوں نے میری زیر ناف جگہ کا کپڑا اٹھا کر دیکھا تو بال اگے ہوئے نہ تھے تو مجھے قیدیوں میں داخل کر دیا (ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی)

۳۹۷۵ - (۱۶) وَهْنٌ عَلَيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ عَبْدَانِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ - يَغْنِي يَوْمَ الْحَدِيثِ قَبْلَ الصُّلْحِ - فَكَتَبَ إِلَيْهِ مَوَالِيَهُمْ. قَالُوا: يَا مُحَمَّدُ! وَاللَّهِ مَا خَرَجُوا إِلَيْكَ رَغْبَةً فِي دِينِكَ، وَإِنَّمَا خَرَجُوا هَرَبًا مِنَ الرِّقِّ. فَقَالَ نَاسٌ: صَدَقُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ! رُدُّهُمْ إِلَيْهِمْ، فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ: «مَا أَرَاكُمْ تَنْتَهُونَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ! حَتَّى يَبْعَثَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ مَنْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ عَلَى هَذَا» وَأَبَى أَنْ يَرُدَّهُمْ وَقَالَ: «هُمْ عُنَاءُ اللَّهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۷۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ”صدیقیہ“ کے دن صلح سے پہلے چند غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب نکلے ان کے آگاہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب تحریر بھیجی (جس میں) انہوں نے کہا: اے محمدؐ! اللہ کی قسم! یہ لوگ تیرے دین کی جانب رغبت کرتے ہوئے تیرے پاس نہیں آئے ہیں یہ تو غلامی سے بھاگ کر آئے ہیں۔ کچھ

لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ سچ کہتے ہیں آپ! انہیں واپس کر دیں (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہو گئے اور آپ نے فرمایا: اے قریش! میرا خیال ہے کہ تم باز نہیں آؤ گے جب تک اللہ تم پر ان لوگوں کو مسلماً نہ کرے جو اس غور پر تمہاری گردنیں قلم کریں چنانچہ آپ نے انہیں واپس کرنے سے انکار کر دیا اور اعلان فرمایا: یہ اللہ کے آزاد کردہ ہیں (ابوداؤد)

الفصل الثالث

۳۹۷۶ - (۱۷) **عن** ابن عمر رضی اللہ عنہما، قال: بعث النبي ﷺ خالد بن الوليد إلى بني جذيمة، فدعاهم إلى الإسلام، فلم يحسنوا أن يقولوا: أسلمنا، فجعلوا يقولون: صباناً صباناً. فجعل خالد يقتل وناسير، ودفع إلى كل رجل منّا أسيرة، حتى إذا كان يوم أمر خالد أن يقتل كل رجل منّا أسيرة. فقلت: والله لا أقتل أسيري، ولا يقتل رجل من أصحابي أسيرة، حتى قدمنا على النبي ﷺ فذكرناه. فرجع بذي، فقال: «اللهم إني أبرأ إليك مما صنع خالد» مرتين. رواه البخاري.

تیسری فصل: ۳۹۷۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو ”ہجو جزمہ“ کی جانب بھیجا۔ خالد بن ولید نے انہیں اسلام کی دعوت دی لیکن انہوں نے ٹھیک طرح ”اسلمنا“ نہ کہا بلکہ انہوں نے کہا: ہم اپنے دین سے دوسرے دین میں داخل ہو گئے ہیں (ان کے یہ الفاظ سن کر) خالد بن ولید نے انہیں قتل کرنا اور قید کرنا شروع کر دیا اور ہم میں سے ہر شخص کو اس کا قیدی سوچ دیا۔ اس کے بعد ایک دن خالد بن ولید نے حکم دیا کہ ہم میں سے ہر شخص اپنے قیدی کو قتل کرے۔ میں نے کہا: میں تو اپنے قیدی کو قتل نہیں کروں گا اور (اسی طرح) میرے رفقاء میں سے بھی کوئی شخص اپنے قیدی کو قتل نہیں کرے گا یہاں تک کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے اس کا تذکرہ آپ سے کیا، آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور دوبار فرمایا: اے اللہ! خالد نے جو کام کیا ہے، میں حیرت بارگاہ میں اس سے اپنی برائت کا اظہار کرتا ہوں (بخاری)

وضاحت: خالد بن ولید نے ان کے الفاظ ”صباناً“ سے یہ سمجھا کہ وہ دین اسلام کو برا کہتے ہیں اس لئے ان پر ناراض ہوئے اور انہیں قتل کرنا شروع کر دیا جبکہ ”صباناً“ کے الفاظ کہنے سے ان کا مقصد یہ تھا کہ ہم حقیقتاً مسلمان ہو گئے ہیں۔ قریش کہ مسلمان ہونے والوں کو صابی کہا کرتے تھے اور یہ لفظ مشہور قحطی دہ ہے کہ جب ثمامہ بن اھال اسلام لانے کے بعد کہ مکرمہ عمرو ادا کرنے کیلئے آئے تو قریش کہہ لے ان سے کہا کہ تو صابی ہو گیا ہے تو انہوں نے جواباً کہا: نہیں! میں تو مسلمان ہو گیا ہوں ”صباناً“ کا اصل معنی ایک دین سے دوسرے دین میں داخل ہونا ہے۔ خالد نے ان کے قول کو ظاہر پر محمول کرتے ہوئے انہیں قتل کیا تھا۔ جب یہ خبر آپ کے پاس پہنچی تو آپ نے خالد سے ناراض ہوتے ہوئے برائت کا اظہار کیا۔ مقصود یہ ہے کہ جلت اختیار کرنے سے بچنا چاہیے اور الفاظ کے صحیح معانی معلوم کرنے کے لئے احتیاط کرنی چاہیے (تنفیع الرواة جلد ۳ صفحہ ۴۴)

بَابُ الْأَمَانِ (امان دینے کا بیان)

الفصل الأول

۳۹۷۷ - (۱) هُنَّ امَّ هَانِيٍّ وَبْنْتُ ابْنِ طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ، فَوَجَّاهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ، فَسَلَّمْتُ، فَقَالَ: «مَنْ هَذِهِ؟» فَقُلْتُ: أَنَا امَّ هَانِيٍّ وَبْنْتُ ابْنِ طَالِبٍ. فَقَالَ: «مَرْحَبًا بِامَّ هَانِيٍّ». فَلَمَّا قَرَعَ مِنْ غُسْلِهِ، قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِي رَكَعَاتٍ - مَلْتَجِفًا فِي ثَوْبٍ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ زَعَمَ ابْنُ أُمِّي - عَلَيَّ أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا أَجَرْتُهُ فَلَانَ بْنِ هُبَيْرَةَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتَ يَا امَّ هَانِيٍّ!»، قَالَتْ امَّ هَانِيٍّ: وَذَلِكَ صُحِّي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ، قَالَتْ: أَجَرْتُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَحْمَاسِيِّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قَدْ أَمَنَّا مِنْ أَمْنِي».

پہلی فصل: ۳۹۷۷: ام حاتم بنت ابی طالب بیان کرتی ہیں کہ میں فتح مکہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی (جب) میں وہاں پہنچی تو آپ ﷺ غسل فرما رہے تھے اور آپ کی بیٹی فاطمہؓ نے ایک کپڑے کے ساتھ آپ کو پردے میں کیا ہوا تھا۔ میں نے سلام کہا تو آپ نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ میں نے جواب دیا: میں ام حاتم ابو طالب کی بیٹی ہوں۔ آپ نے فرمایا: ام حاتم! میں تجھے خوش آمدید کہتا ہوں جب آپ غسل سے فارغ ہوئے تو آپ نے کپڑے ہو کر ایک کپڑے میں لپٹ کر آٹھ رکعت (نفل) ادا کئے پھر آپ (میری جانب) متوجہ ہوئے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرا بھائی ملای کہتا ہے کہ وہ ایک شخص فلاں بن ہبیرہ کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں جس کو میں نے پناہ دے رکھی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ام حاتم! جس شخص کو تو نے پناہ دی ہے اسے ہم بھی پناہ دیتے ہیں۔ ام حاتم نے بیان کیا کہ یہ چاشت کا وقت تھا (بخاری، مسلم) اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ ام حاتم نے کہا: میں اپنے دیہدوں میں سے دو کو پناہ دیتی ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو تو نے امان دی ہم نے بھی اس کو امان دی۔

وضاحت: ام حاتم کا نام فاختہ ہے فتح مکہ کے سال مسلمان ہوئی اور ہبیرہ ان کے خاوند کا نام ہے۔ حافظ ابن حجر بیان کرتے ہیں کہ حدیث میں لفظ ”عم“ گرا ہوا ہے یعنی جس شخص کو پناہ دی گئی وہ ہبیرہ کے چچا کا بیٹا تھا۔ گویا کہ وہ ام حاتم کے سرال کے رشتہ وادوں میں سے تھا اور جن دو دیہدوں کو ام حاتم نے پناہ دی ان سے مراد حارث بن حشام اور دھیر بن ابی المیہ ہیں۔ حدیث میں لفظ ابن ہبیرہ ہے یہ صحیح نہیں ہے اس سے مقصود تو ام حاتم کا بیٹا ہے اور ملای ام حاتم کے بیٹے کو قتل کرنے کا ارادہ نہیں کر سکتے تھے کیونکہ ان کی بہن مسلمان ہو گئی تھی اس کا خاوند بھاگ گیا

تھا اور بچے ام حانی کے پاس تھے۔ نیز اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ عورت کا امان دینا بھی صحیح ہے (تفہیم الرواة جلد ۳ صفحہ ۴۴)

الفصل الثانی

۳۹۷۸- (۲) وَفَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: **«إِنَّ الْمَرْأَةَ لَتَأْخُذَ لِلْقَوْمِ، بِغَيْثِ نَجِيرٍ عَلَى الْمُسْلِمِينَ»**. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل : ۳۹۷۸ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ عورت کفار کو مسلمانوں کی طرف سے پناہ دے سکتی ہے (ترمذی)
وضاحت : اس حدیث کی سند میں یحییٰ بن اکثم اور کثیر بن زید راوی حکم فیہ ہیں (تفہیم الرواة جلد ۳ صفحہ ۴۷)

۳۹۷۹- (۳) وَفَنِ عَمْرِو بْنِ الْحَقِيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: **«مَنْ أَمَّنَ وَجَلًّا عَلَى نَفْسِهِ فَقَتَلَهُ؛ أُعْطِيَ لَوَاءَ الْغَدْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»**. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ».

۳۹۷۹ : عمرو بن حق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا: جو شخص کسی انسان کو اس کی جان کی امان دیتا ہے پھر اسے قتل کر دیتا ہے تو قیامت کے دن اسے غداری کا جھنڈا پکڑایا جائے گا (شرح السنہ)

۳۹۸۰- (۴) وَفَنِ سَلِيمِ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: كَانَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ وَبَيْنَ الرَّؤْمِ عَهْدٌ، وَكَانَ يَسِيرُ نَحْوَ بِلَادِهِمْ، حَتَّى إِذَا انْقَضَى الْعَهْدُ، أَغَارَ عَلَيْهِمْ، فَجَاءَ رَجُلٌ عَلَى قَرْمِشٍ أَوْ بِرْقُونٍ، وَهُوَ يَقُولُ: **«اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، وَقَاءٌ لَا غَدْرَ»**. فَنَظَرُوا إِذَا هُوَ عَمْرُو بْنُ عَبْسَةَ، فَسَأَلَهُ مُعَاوِيَةُ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: **«مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ، فَلَا يَحْلُلُّ عَهْدًا، وَلَا يَشُدُّهُ، حَتَّى يَمُتِيَ أَمَدُهُ أَوْ يَنْبِذَ إِلَيْهِمْ عَلَى سَوَاءٍ»**. - قَالَ: فَرَجَعَ مُعَاوِيَةُ بِالنَّاسِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۹۸۰ : سلیمان بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ معاویہ اور رومیوں کے درمیان معاہدہ تھا اور معاویہ رومیوں کے علاقے کی طرف جا رہے تھے کہ جب معاہدے کی مدت ختم ہو گئی تو وہ اچانک ان (رومیوں) پر حملہ کر دیں گے۔ (اس دوران) ایک شخص عام گھوڑے یا تڑی گھوڑے پر آیا۔ اس نے کہا: اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا

ہے۔ معاہدہ پورا کیا جائے، غداری نہ کی جائے۔ لوگوں نے اس شخص کو غور سے دیکھا تو وہ عموماً بن عسہ تھے۔ معاہدہ نے ان سے ان کے بارے میں دریافت کیا؟ انہوں نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا، جس شخص کا کسی قوم کے ساتھ معاہدہ ہو تو جب تک اس کی مدت ختم نہ ہو اس معاہدے کو نہ توڑے اور نہ بھتہ کرے اور اگر مناسب سمجھے تو دشمن کے ساتھ برابری کی سطح پر معاہدہ کو ختم کر دے۔ راوی نے کہا، یہ بات سن کر معاہدہ لوگوں کو واپس لے آئے (ترمذی، ابوداؤد)

وضاحت: معلوم ہوا کہ صلح کی مدت کے آخری ایام میں دشمن کی طرف اچانک فوج کو روانہ کرنا جائز نہیں بلکہ انتظار ضروری ہے یہاں تک کہ مدت ختم ہو جائے یا برابری کی سطح پر معاہدہ ختم کر دیا جائے۔

۳۹۸۱ - (۵) وَقَدْ أَبَى رَافِعُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنِي قُرَيْشٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي قَلْبِي الْإِسْلَامُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي وَاللَّهِ لَا أَرْجِعُ إِلَيْهِمْ أَبَدًا. قَالَ: «إِنِّي لَا أَخِيسُ بِالْعَهْدِ -، وَلَا أَخِيسُ الْبُرْدَ -، وَلَكِنْ أَرْجِعُ فَإِنْ كَانَ فِي نَفْسِكَ الَّذِي فِي نَفْسِكَ الْآنَ فَارْجِعْ» قَالَ: فَذَهَبْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَاسْتَلَمْتُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۸۱: ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قریش نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو میرے دل میں اسلام گھر کر گیا میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں ان کی جانب ہرگز نہیں جاؤں گا آپ نے فرمایا، میں عہد شکنی نہیں کرتا اور نہ میں قاصدوں کو روکتا ہوں تجھے واپس جانا چاہیے اگر تیرے دل میں وہی بات ہوئی جو اب تیرے دل میں ہے تب تو واپس آ جانا۔ اس نے بیان کیا کہ میں واپس چلا گیا بعد ازاں میں واپس آیا اور مسلمان ہو گیا (ابوداؤد)

۳۹۸۲ - (۶) وَقَدْ نَعِيمُ بْنُ مَسْعُودٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ لِرَجُلَيْنِ جَاءَا مِنْ عِنْدِ مُسَيْلَمَةَ - : «أَمَّا وَاللَّهِ لَوْلَا أَنَّ الرُّسُلَ لَا تَقْتُلُ لَضَرَبْتُ أَعْنَاقَكُمَا». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۹۸۲: نعیم بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو آدمیوں سے کہا جو مسیلہ (کذاب) کے پاس سے آئے تھے۔ خبردار، اللہ کی قسم اگر یہ بات نہ ہوئی کہ ہمد قتل نہیں کئے جاتے تو میں تم دونوں کی گردنیں اڑا دیتا (احمد، ابوداؤد)

۳۹۸۳ - (۷) وَقَدْ عَمِرُ بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ «أَوْفُوا بِحِلْفِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَإِنَّهُ لَا يَزِيدُكُمْ - يَعْنِي: الْإِسْلَامَ - إِلَّا شِدَّةً، وَلَا تُعَدِّتُوا حِلْفًا فِي الْإِسْلَامِ». رَوَاهُ [الترمذی] مِنْ طَرِيقِ ابْنِ ذَكْوَانَ عَنْ عَمْرِو وَقَالَ: [حَسَنٌ].

وَذِكْرَ حَدِيثِ عَلِيٍّ : «الْمُسْلِمُونَ تَكَافَأُوا فِي كِتَابِ الْقَضَائِصِ».

۳۹۸۳: عمومین شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ (دیجے ہوئے) فرمایا، جاہلیت کے عطف کو پورا کرو اسلام تو جاہلیت کے عطف کو مزید بڑھاتا ہے (لیکن) اسلام میں کوئی نیا عطف نہ کرو۔ تردی نے ابن ذکوان کے طریق سے عمومین شعیب سے بیان کیا اور حدیث کو حسن قرار دیا ہے اور علیؑ سے مروی حدیث ”مسلمانوں کے خون برابر ہیں“ کو کتاب القصاص میں ذکر کیا گیا ہے۔

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

۳۹۸۴ - (۸) قَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ ابْنُ النُّوَاحَةِ وَابْنُ أَثَالٍ رَسُولًا مُسَيَّلَمَةً إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ لَهُمَا: «أَتَشْهَدَانِ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟» فَقَالَا: نَشْهَدُ أَنَّ مُسَيَّلَمَةً رَسُولُ اللَّهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَمَنْتُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَلَوْ كُنْتُ قَاتِلًا رَسُولًا لَقَتَلْتُكُمَا». قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَمَضَتْ السُّنَّةُ أَنَّ الرَّسُولَ لَا يُقْتَلُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

تیسری فصل: ۳۹۸۳: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابن النواحة اور ابن اثال، مسیلہ کذاب کے دو قاصد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آئے آپ نے ان سے پوچھا، کیا تم دونوں گواہی دیجے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں ان دونوں نے جواب دیا، ہم گواہی دیجے ہیں کہ مسیلہ اللہ کا رسول ہے (ان کی یہ بات سن کر) آپ نے فرمایا، میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں اور اگر میں کسی قاصد کو قتل کرتا تو تم دونوں کو ضرور قتل کرتا۔ عبد اللہ بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ اہلجی کو قتل نہ کیا جائے (احمد)

بَابُ قِسْمَةِ الْغَنَائِمِ وَالْغُلُولِ فِيهَا (تقسیم غنائم اور اس میں غلط تصرف کرنا)

الفصل الأول

۳۹۸۵- (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِأَحَدٍ مِنْ قَبْلِنَا، ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ رَأَى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَطَيَّبَهَا - لَنَا... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۹۸۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا ہم سے پہلے کسی (امت) کے لئے غنائم حلال نہ تھے ہمارے لئے اس وجہ سے حلال ہوئے کہ اللہ نے ہماری کمزوری اور عاجزی کا احساس کیا تو ان کو ہمارے لئے حلال کر دیا (بخاری، مسلم)

۳۹۸۶- (۲) وَهَذَا أَبُو قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَامَ حُنَيْنٍ -، فَلَمَّا التَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ، فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَضَرَبْتُهُ مِنْ وَرَائِهِ عَلَى حَبْلِ عَاتِقِهِ بِالْيَتِيفِ، فَقَطَعْتُ الدَّرْعَ، وَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمِنِي ضَمًّا وَجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ، ثُمَّ أَدْرَكَنِي الْمَوْتُ فَأَرْسَلَنِي، فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقُلْتُ: مَا بَالُ النَّاسِ؟ قَالَ: أَمَرَ اللَّهُ، ثُمَّ رَجَعُوا وَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «مَنْ قَتَلَ قَبِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيْتَةٌ فَلَهُ سَلْبُهُ» فَقُلْتُ: مَنْ يَشْهَدُنِي؟ ثُمَّ جَلَسْتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مِثْلَهُ [فَقُلْتُ: مَنْ يَشْهَدُنِي؟ ثُمَّ جَلَسْتُ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مِثْلَهُ] -، فَقُمْتُ، فَقَالَ: «مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ؟» فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ رَجُلٌ: صَدَقَ، وَسَلْبُهُ عِنْدِي فَأَرْضِهِ مِنِّي. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَا هَذَا اللَّهُ، إِذَا لَا يَعْبُدُ إِلَّا - أَسَدٌ مِنَ أَسَدِ اللَّهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَيُعْطِيكَ سَلْبَهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «صَدَقَ فَأَعْطِهِ» فَأَعْطَانِيهِ، فَأَتَيْتُهُ بِهِ - مَخْرَفًا - فَنِي بَنِي سَلَمَةَ، فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَا لِي تَأْتَلْتُهُ - فِي الْإِسْلَامِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۸۶: ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم جنگ حنین میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سمیت میں لکے جب لڑائی شروع ہوئی تو مسلمانوں کو معمولی سی شکست کا سامنا کرنا پڑا چنانچہ میں نے ایک مشرک (انسان) کو دیکھا وہ ایک مسلمان (مخلص) پر غالب تھا میں نے پیچھے سے اس کی گردن اور کندھے کے درمیانی پٹھے پر کھوار ماری میں نے اس کی ذرہ کاٹ دی وہ میری جانب لپکا اور اس نے مجھے اتنے زور کے ساتھ دھایا کہ میں نے اس سے موت کو محسوس کیا لیکن موت اس پر وارد ہو گئی اس نے مجھے چھوڑ دیا پھر میں عمر بن خطاب سے ملا میں نے ان سے پوچھا کہ لوگوں کو کیا ہوا

ہے؟ انہوں نے جواب دیا، اللہ کی تقدیر! بعد ازاں (ہلست خورہ) لوگ واپس آ گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے۔ آپؐ نے فرمایا، جس شخص نے کسی دشمن کو قتل کیا ہے، کیا اس کے پاس اس بات کا ثبوت ہے؟ تاکہ اس کا مال و اسباب اس کو ملے۔ میں نے کہا کہ میرا گواہ کون ہے؟ (یہ کہہ کر) میں بیٹھ گیا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بات کو دہرایا (اس پر) میں کھڑا ہوا اور پہلی بات کہی (اور) پھر بیٹھ گیا۔ تیسری بار جب آپؐ نے فرمایا، تو میں کھڑا ہوا۔ آپؐ نے دریافت کیا، ابوثناہ! کیا بات ہے؟ میں نے آپؐ کو (واقعہ) بتایا۔ ایک شخص نے کہا کہ یہ سچا ہے اس کا مال و اسباب میرے پاس ہے اس کو کہیں کہ مال و اسباب میرے پاس رہنے دے۔ ابوبکرؓ نے کہا، نہیں اللہ کی قسم! ایسا نہیں ہو سکا کہ اللہ کے شیعروں میں سے ایک شیر اللہ اور اس کے رسول کی جانب سے لڑے (اور مال غنیمت اسے نہ ملے) آپؐ تجھے (یعنی ابوثناہ کو) اس (دشمن) کا مال و اسباب عطا کریں۔ یہ سن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابوبکرؓ نے ٹھیک کہا ہے۔ مال و اسباب ابوثناہ کو دے دیں۔ (ابوثناہ کا کہنا ہے) کہ چنانچہ آپؐ نے اس کا مال و اسباب مجھے عطا کر دیا اور میں نے اس کے عوض ہوسلہ میں ایک باغ خریدا۔ پس یہ پہلا مال تھا جس کو میں نے اسلام میں حاصل کیا۔ (بخاری)۔

۳۹۸۷ - (۳) وَقَيْنَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَسْهَمَ لِرَجُلٍ وَلِفَرَسِهِ ثَلَاثَةَ أَسْهَمٍ : سَهْمًا لَهُ وَسَهْمَيْنِ لِفَرَسِهِ . . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۳۹۸۷ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاہد اور اس کے گھوڑے کے لئے تین حصے مقرر فرمائے ایک حصہ مجاہد کا اور دو حصے گھوڑے کے (بخاری، مسلم)

۳۹۸۸ - (۴) وَقَيْنَ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ، قَالَ: كَتَبَ نَجْدَةُ الْحَرَوْرِيُّ - إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنِ الْعَبْدِ وَالْمَرْأَةِ يَحْضُرَانِ الْمَغْنَمَ، هَلْ يُقَسَّمُ لَهُمَا؟ فَقَالَ لِيَزِيدَ أَكْتُبْ إِلَيْهِ أَنَّهُ لَيْسَ لَهُمَا سَهْمٌ إِلَّا أَنْ يُحْذَيَا - . وَفِي رِوَايَةٍ: كَتَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَنَّكَ كَتَبْتَ إِلَيَّ تَسْأَلُنِي: هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ؟ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ؟ فَقَدْ كَانَ يَغْزُو بِهِنَّ يَدَاوِينَ الْمَرْضَى وَيُحْذِيَن مِنَ الْغَنِيمَةِ، وَأَمَّا السَّهْمُ فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ بِسَهْمٍ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۳۹۸۸ : یزید بن ہرمز رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، نجدہ حوری نے ابن عباسؓ کی جانب ایک تحریر ارسال کی، اس نے ان سے غلام اور عورت کے بارے میں استفسار کیا تھا کہ (اگر) وہ دونوں غنیمت (تقسیم کرنے) کے وقت موجود ہوں تو کیا ان کو حصہ دیا جائے انہوں نے یزیدؓ سے کہا کہ اس کی طرف تحریر بھیجیں کہ ان دونوں کا کچھ حصہ نہیں البتہ انہیں (بطور علیہ کے) قموڑا سال دیا جاسکتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ ابن عباسؓ نے اس کی جانب لکھا کہ تو نے میری جانب تحریر بھیجی اور مجھ سے پوچھا ہے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کے لئے عورتوں کو لے جایا کرتے تھے؟ اور ان کو حصہ دیتے تھے؟ جواب یہ ہے کہ آپؐ ان کو جہاد میں لے جاتے تھے، وہ بیماروں کا علاج کرتیں اور انہیں غنیمت سے علیہ کے طور پر کچھ مال دیا جاتا تھا مگر آپؐ نے ان کا کوئی خاص حصہ مقرر نہیں فرمایا تھا (مسلم)

۳۹۸۹- (۵) وَمَنْ سَلَمَهُ بَنُ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَطْنَهُ - مَعَ رِيَّاحِ غَلَامٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا مَعَهُ، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا إِذَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْفَزَارِيُّ قَدْ أَغَارَ عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقُمْتُ عَلَى أَكْمَةٍ، فَاسْتَقْبَلْتُ الْمَدِينَةَ فَتَدَيْتُ ثَلَاثًا: يَا صَبَاحَهُ - ثُمَّ خَرَجْتُ فِي آثَارِ الْقَوْمِ أَرْمِيهِم بِالنَّبْلِ، وَارْتَجِزْ وَأَقُولُ:

أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمَ يَوْمَ الرُّضْعِ
فَمَا زِلْتُ أَرْمِيهِمْ، وَأَعْقِرُ بِهِمْ حَتَّى مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ بَعِيرٍ مِنْ ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا
خَلَقْتُهُ وَرَأَى ظَهْرِي -، ثُمَّ اتَّبَعْتُهُمْ أَرْمِيهِمْ، حَتَّى الْقَوْمَ أَكْثَرُ مِنْ ثَلَاثِينَ بَرْدَةً وَثَلَاثِينَ رُمَحًا،
يَسْتَخْفُونَ -، وَلَا يَنْظُرُونَ شَيْئًا إِلَّا جَعَلْتُ عَلَيْهِ أَرَامًا - مِنَ الْحِجَارَةِ، يَعْرِفُهَا
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ -، حَتَّى رَأَيْتُ فَوَارِسَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلِجَنِّ أَبُو قَتَادَةَ فَارِسُ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ الرَّحْمَنِ - فَقَتَلَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَيْرُ فَرَسَانَا الْيَوْمَ أَبُو قَتَادَةَ،
وَخَيْرُ رَجَالِنَا سَلَمَةُ». قَالَ: ثُمَّ أَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَهْمَيْنِ: سَهْمَ الْفَارِسِ وَسَهْمَ
الرَّاجِلِ، فَجَمَعَهُمَا إِلَيَّ جَمِيعًا، ثُمَّ أَرْدَفَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَرَأَاهُ عَلَى الْعَصْبَاءِ رَاجِعَيْنِ
إِلَى الْمَدِينَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۸۹: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اونٹ رہار کے ساتھ بھیج دیئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے اور میں اس کے ساتھ تھا۔ صبح کے وقت عبدالرحمن فزاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں پر حملہ کر دیا (اور انہیں لوٹ کر لے گیا) میں اونچی جگہ پر آن کھڑا ہوا، میں نے مدینہ منورہ کی جانب منہ کیا اور میں نے تین بار آواز دی ہائے اولوگو! صبح کے وقت ہم لوٹے گئے بعد ازاں میں نے ان کا تعاقب کیا، میں انہیں حیرا رہا تھا اور میں یہ گیت گا رہا تھا کہ ”میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کا دن کینوں (کی ہلاکت) کا دن ہے“ میں ان پر حیر پھینکا رہا اور انہیں دھمی کرتا رہا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جتنے اونٹ تھے میں نے ان کو (چمڑا کر) اپنے پیچھے (محفوظ) کر لیا پھر میں ان کے پیچھے پیچھے حیرا رہا یہاں تک کہ انہوں نے تیس چاروں اور تیس نیزوں سے زیادہ پھینک دیئے وہ خود کو ہلکا کر رہے تھے، جس چیز کو وہ پھینکتے تھے میں اس پر (بطور) علامت کے پھر رکھتا جا رہا تھا تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام ان کو پہچان لیں یہاں تک کہ میری نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمارے سواروں پر پڑی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاص شاہسوار ابو قتادہ عبدالرحمن فزاری، جو چلا اور اسے قتل کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج کے دن ہمارا بہترین (ہمارے) سوار قتادہ ہے اور ہمارا بہترین ہمارے پیادہ سلمہ ہے۔ راوی نے بیان کیا کہ بعد ازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سوار اور پیادہ دونوں حصے اکٹھے عطا کئے اور جب ہم مدینہ منورہ کو واپس لوٹے تو آپ نے مجھے اپنی ”عصباہ“

ہای اونٹنی پر اپنے پیچھے سوار کر لیا اور ہم مدینہ منورہ واپس لوٹے (مسلم)
وضاحت: مال غنیمت میں سے سوار کے دو حصے اور پیادہ کے لئے ایک حصہ ہوتا ہے لیکن اس لڑائی کے مہم جو
کیونکہ سلمہ بن اکوع تھے اس لئے ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے آپؐ نے انہیں سوار اور پیادہ کے دو حصے دیا۔ معلوم
ہوا کہ حاکم وقت اپنی صوابدید کے مطابق جہاد میں شریک لشکر کے کسی خاص بہادر مجاہد کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے
اسے عام مجاہدوں سے زیادہ مال دے سکتا ہے۔ تاکہ مجاہدین میں زیادہ بہادری سے لڑنے کا شوق اور جذبہ پیدا ہو۔

۳۹۹۰- (۶) وَفِي ابْنِ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُنْقِلُ بَعْضُ مَنْ
يَبْتَغِي مِنَ السَّرَايَا لِأَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً - يَسْوِي قِسْمَةَ عَامَّةِ الْجَيْشِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۹۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن دستوں کو بھیجتے ان میں سے بعض
(مجاہدین کو) خاص طور پر لشکر کے عام فوجیوں کے حصے کے علاوہ بھی عطیات دیتے تھے (بخاری، مسلم)

۳۹۹۱- (۷) وَقَعَهُ، قَالَ: نَفَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَفْلًا يَسْوِي نَصِيبَنَا مِنَ الْخُمْسِ،
فَأَصَابَنِي شَارِفٌ، وَالشَّارِفُ: الْمَسِينُ الْكَبِيرُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۹۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہمارے حصے میں سے حصہ
کے علاوہ زائد علیہ دیا چنانچہ مجھے زیادہ عمر کا ایک بوڑھا اونٹ ملا (بخاری، مسلم)

۳۹۹۲- (۸) وَقَعَهُ، قَالَ: ذَهَبَتْ فَرَسٌ لِي - فَأَخَذَهَا الْعَدُوُّ، فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُونَ
فَرَدَّ عَلَيْهِ - فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. وَفِي رِوَايَةٍ: أَبْنَى عَبْدُ لِي، فَلَجِحَ بِالرُّومِ، فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ
الْمُسْلِمُونَ، فَرَدَّ عَلَيْهِ - خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ ... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۹۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اس کا گھوڑا غائب ہو گیا، دشمن نے اسے پکڑ لیا۔ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جب مسلمان دشمنوں پر غالب آئے تو گھوڑا ابن عمر کو واپس مل گیا اور ایک روایت میں ہے
کہ ابن عمر کا غلام بھاگ کر روم چلا گیا۔ جب (رومیوں پر) مسلمانوں کا تسلط ہوا تو خالد بن ولید نے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے بعد وہ گھوڑا ابن عمر کو واپس کر دیا (بخاری)

۳۹۹۳- (۹) وَفِي جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ
عَفَّانَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقُلْنَا: أَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ مِنْ خُمْسِ خَيْبَرَ، وَتَرَكْتَنَا، وَنَحْنُ بِمَنْزِلَةِ

وَاجِدَةٌ مِّنْكَ؟ فَقَالَ: إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْئٌ - وَاجِدَةٌ، قَالَ جُبَيْرٌ: وَلَمْ يُقْسِمِ
النَّبِيُّ ﷺ لِبَنِي عَبْدِ شَمْسٍ وَبَنِي نَوْفَلٍ شَيْئًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۹۳: جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور عثمان بن عفان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم نے عرض کیا: آپؐ نے خیر کے شمس سے بنو مطلب کو عطا کیا ہے لیکن ہمیں کچھ نہیں دیا حالانکہ ہمارا اور ان کا آپ سے ایک ہی رشتہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا: بنو حاشم اور بنو مطلب (دونوں) ایک ہیں۔ جبیرؓ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو عبد شمس اور بنو نوفل کو مال تقسیم کرتے وقت کچھ نہ دیا (بخاری)

وضاحت: قریش اور بنو کنانہ نے بنو حاشم اور بنو مطلب کا بائیکاٹ کر رکھا تھا کہ ان کے ساتھ رشتہ داری اور خرید و فروخت کا سلسلہ اس وقت تک منقطع رکھیں گے جب تک وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے سپرد نہ کر دیں۔ چنانچہ بنو حاشم اور بنو مطلب جاہلیت اور اسلام دونوں میں اکٹھے رہے جبکہ بنو نوفل اور بنو عبد شمس ان کے خلاف رہے ہیں (ژاد الحاد صفحہ ۱۴۳)

۳۹۹۴- (۱۰) وَهَنَ ابْنُ مُرَيْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَيُّمَا قَرْيَةٍ اتَّبَعْتُمُوهَا وَأَقَامْتُمْ فِيهَا، فَسَهَّمْتُكُمْ فِيهَا. وَأَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَبَتِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ؛ فَإِنَّ خُمُسَهَا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ، ثُمَّ هِيَ لَكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۹۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس بستی میں تم آؤ اور اس میں اقامت اختیار کرو تو اس میں تمہارا حصہ ہے اور جس بستی والے اللہ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کریں تو اس کا "شمس" اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہے اور باقی تمہارے لئے ہے (مسلم)

وضاحت: جنگ کے بغیر جو بستی فتح ہو اور وہاں سے جو مال حاصل ہو، وہ مال فتنی ہے اس سے "شمس" نہیں نکالا جاتا اور نہ ہی یہ مال قانین اور مجاہدین کے درمیان تقسیم کیا جائے گا بلکہ یہ تمام کا تمام بیت المال کا حق ہے تفصیل کے لئے سورت العشر کی آیت نمبر ۱۱ ملاحظہ فرمائیں اور جو بستی جنگ کے بعد فتح ہو تو وہاں سے حاصل ہونے والے مال کو مال غنیمت کہا جاتا ہے اس میں سے "شمس" نکال کر باقی مال فوج میں تقسیم کر دیا جاتا ہے اور یہ "شمس" بیت المال کا حق ہے جیسا کہ سورت الانفال کی آیت نمبر ۱ سے واضح ہے۔

۳۹۹۵- (۱۱) وَهَنَ خَوْلَةُ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُونَ فِي مَالِ اللَّهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۹۵: خولہ انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو لوگ اللہ کے مال میں بلا حقد و تصرف کرتے ہیں، قیامت کے دن ان کے لئے دوزخ ہوگی (بخاری)

۳۹۹۶- (۱۲) وَهَذَا آيَةُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، فَذَكَرَ الْغُلُولَ، فَعَظَّمَهُ وَعَظَّمَ أَمْرَهُ، ثُمَّ قَالَ: «لَا أَلْفَيْنَ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ بَعِيرٌ لَهُ رِغَاءٌ، يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اغْنِنِي، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ. لَا أَلْفَيْنَ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ، فَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اغْنِنِي، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ. لَا أَلْفَيْنَ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ نَفْسٌ لَهَا صَبَاحٌ، فَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اغْنِنِي، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ. لَا أَلْفَيْنَ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ رِقَاعٌ تَخْفِقُ، فَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اغْنِنِي، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ. لَا أَلْفَيْنَ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ صَامِتٌ—، فَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اغْنِنِي، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ، وَهُوَ أَتَمُّ.

۳۹۹۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ہم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر (خطبہ دیا) آپ نے غنیمت کے مال میں خیانت کا ذکر کیا اور اسے عظیم (گناہ) گردانا اور اس خیانت کو کبیرہ گناہ قرار دیا۔ پھر فرمایا: میں تم میں سے کسی شخص کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن (میدانِ حشر میں) آئے تو اس کی گردن پر ایسا اونٹ ہو جو آواز نکال رہا ہو۔ وہ شخص کہے گا: اے اللہ کے رسول! میری مدد فرمائیں؟ میں کون گا؟ میں حیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا میں نے تجھ تک بات پہنچا دی تھی۔ پھر فرمایا: میں تم میں سے کسی کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن (میدانِ حشر میں) آئے اور اس کی گردن پر گھوڑا ہنستا ہو۔ وہ شخص کہے گا: اے اللہ کے رسول! میری مدد کریں؟ میں جواب دوں گا؟ میں حیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا میں نے تجھ تک بات پہنچا دی تھی۔ پھر فرمایا: میں تم میں سے کسی شخص کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن (میدانِ حشر میں) آئے کہ اس کی گردن پر مال غنیمت سے چرایا ہوا غلام چلا رہا ہو۔ وہ شخص کہے گا: اے اللہ کے رسول! میری مدد کیجئے؟ میں کون گا؟ میں حیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا میں نے تجھ تک بات پہنچا دی تھی۔ پھر فرمایا: میں تم میں سے کسی شخص کو ایسی حالت میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن (میدانِ حشر میں) آئے کہ اس کی گردن پر کپڑے حرکت کر رہے ہوں اور وہ التجا کر رہا ہو، اے اللہ کے رسول! میری مدد کیجئے؟ میں جواب دوں گا؟ میں حیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا میں نے تجھ تک بات پہنچا دی تھی۔ پھر فرمایا: میں تم میں سے کسی شخص کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن میدانِ حشر میں آئے کہ اس کی گردن پر سونا چاندی وغیرہ لدا ہوا ہو وہ التجا کر رہا ہو، اے اللہ کے رسول! میری مدد کیجئے؟ میں جواب دوں گا؟ میں حیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا میں نے تجھ تک بات پہنچا دی تھی (بخاری، مسلم) اور یہ الفاظ مسلم

۳۹۹۷- (۱۳) وَفَنَّهُ، قَالَ: أَهْدَى رَجُلٍ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ غُلَامًا يُقَالُ لَهُ: مِدْعَمٌ فَبَيْنَمَا مِدْعَمٌ يَحْطُرُ رَحْلاً لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ أَصَابَهُ سَهْمٌ غَائِرٌ فَقَتَلَهُ، فَقَالَ النَّاسُ: هَيْبَتًا لَهُ الْجَنَّةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَلَّا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِي أَخَذَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ؛ لَتَشْتَعِلَ عَلَيْهِ نَارًا». فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ النَّاسُ جَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ أَوْ شِرَاكَيْنِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «شِرَاكٌ مِنْ نَارٍ أَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۹۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غلام بطور ہدیہ دیا جس کا نام ”مدغم“ تھا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ”مدغم“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری سے کھادہ اتار رہا تھا اچانک (اس کو نامعلوم جانب سے آنے والا) تیر کا جس سے وہ مارا گیا۔ لوگوں نے کہا، مبارک ہو یہ شخص جنتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہرگز نہیں! اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، بے شک وہ چادر جس کو اس نے جگ خیر کے مال غنیمت کی تقسیم سے پہلے اٹھایا تھا وہ اس پر آگ بن کر محسوس ہے جب لوگوں نے یہ بات سنی تو ایک شخص ایک تیرہ یا دو تیرے آپ کے پاس لایا۔ آپ نے فرمایا، یہ ایک یا دو تیرے، آگ کے ہیں۔ (بخاری، مسلم)

۳۹۹۸- (۱۴) وَفَنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ عَلَى ثَقَلِ النَّبِيِّ ﷺ - رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ كِرْكِرَةٌ، فَمَاتَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هُوَ فِي النَّارِ، فَذَهَبُوا يَنْظُرُونَ فَوَجَدُوا عَبَاءَةً قَدْ غُلِّهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۹۸: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان (اٹھانے) پر ایک آدمی مقرر تھا جس کا نام ”کرکرہ“ تھا وہ فوت ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ شخص دو ذبیح ہے لوگ (اس کا سامان) دیکھنے گئے تو انہیں ہچ چلا کہ اس نے ایک چادر کی خیانت کی تھی (بخاری)

۳۹۹۹- (۱۵) وَفَنَّ ابْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا نَصِيبُ فِي مَغَازِينِنَا الْعَسَلِ وَالْعَنْبَ فَنَأْكُلُهُ وَلَا نَرْفَعُهُ... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۹۹: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم لڑائیوں میں اگر شہد اور انعمور پاتے تو انہیں کھا لیتے تھے بیت المال میں جمع نہیں کراتے تھے (بخاری)

۴۰۰۰- (۱۶) وَفَنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُغْفَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَصَبْتُ جِرَابًا مِنْ شَحْمِ يَوْمِ خَيْبَرَ، فَالْتَزَمْتُهُ، فَقُلْتُ: لَا أُعْطَى الْيَوْمَ أَحَدًا مِنْ هَذَا شَيْئًا، فَالْتَمْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَسَمُّ إِلَيَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَذَكَرَ حَدِيثُ ابْنِ هُرَيْرَةَ «مَا أُعْطِيَكُمْ» فِي بَابِ «رِزْقِ

۴۰۰۰: عبداللہ بن مسفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خیر کی جنگ میں چلی کا ایک حصہ مجھے ملا، میں اس سے چٹ گیا اور میں نے کہا کہ آج اس چلی سے کسی کو کچھ نہیں دوں گا میں نے گھوم کر دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری جانب (دیکھتے ہوئے) مسکرا رہے تھے (بخاری، مسلم)
ابو ہریرہ سے مروی حدیث کہ ”میں تمہیں نہیں دتا“ (رزق الولاۃ) کے باب میں ذکر کی گئی ہے۔

الفصل الثانی

۴۰۰۱- (۱۷) وَهَنَ ابْنِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ فَضَّلَنِي عَلَى الْأَنْبِيَاءِ - أَوْ قَالَ: فَضَّلَ أُمَّتِي عَلَى الْأُمَمِ - وَأَحَلَّ لَنَا الْغَنَائِمَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل: ۴۰۰۱: ابوالامہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام پر برتری عطا کی ہے یا فرمایا: میری امت کو تمام امتوں پر برتری دی گئی ہے اور ہمارے لئے غنائم جائز قرار دیے گئے ہیں (ترمذی)

۴۰۰۲- (۱۸) وَهَنَ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ - يَعْنِي: يَوْمَ حُنَيْنٍ -: «مَنْ قَتَلَ كَافِرًا فَلَهُ سَلْبُهُ». فَقَتَلَ أَبُو طَلْحَةَ يَوْمَئِذٍ عَشْرِينَ رَجُلًا، وَأَخَذَ أَسْلَابَهُمْ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۴۰۰۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ حنین کے دن فرمایا: جو شخص کسی کافر کو قتل کر دے گا اس کا جنگی سامان اس کو ملے گا۔ چنانچہ ابو طلحہ نے میں (کافروں) کو قتل کیا اور ان کا سامان اپنے بچے میں لیا (دارمی)

۴۰۰۳- (۱۹) وَهَنَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ، وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِي السَّلْبِ لِلْقَاتِلِ. وَلَمْ يُخَيِّسِ السَّلْبَ ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۰۰۳: عوف بن مالک اشجعی اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قانون مقرر کیا کہ مقتول کا ساز و سامان قاتل کو ملے گا اور اس سے پانچواں حصہ وصول نہیں کیا (ابوداؤد)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسماعیل بن عیاش راوی ضعیف ہے (میزان الاحوال جلد ۱ صفحہ ۲۴۰)

۴۰۰۴- (۲۰) وَهَنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَغَلْنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ سَيْفَ ابْنِي جَهْلٍ، وَكَانَ قَتْلُهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۰۰۴: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (جنگ) بدر کے دن ابو جہل کی تلوار کا علیہ دیا اس لئے کہ میں نے ابو جہل کو قتل کیا تھا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو سعید نے عبداللہ بن مسعود سے نہیں سنا اس لئے حدیث منقطع ہے (تطبیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۵۸، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۲۱)

۴۰۰۵- (۲۱) وَقَدْ عُمِّرَ مَوْلَى أَبِي اللَّحْمِ، قَالَ: شَهِدْتُ خَيْرَ مَعَ سَادَتِي، فَكَلَّمُوا فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَلَّمُوهُ ابْنِي مَمْلُوكٌ فَأَمَرَنِي فَقُلْتُ سَيِّئًا، فَإِذَا أَنَا أَجْرُهُ -، فَأَمَرَنِي بِشَيْءٍ مِنْ خُرَّتِي الْمَتَاعِ -، وَعَرَضْتُ عَلَيْهِ رُقِيَّةً كُنْتُ أَرْقِي بِهَا الْمَجَانِينَ، فَأَمَرَنِي بِطَرَحِ بَعْضِهَا وَحَبْسِ بَعْضِهَا. رَوَاهُ الْبَرْمُذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ إِلَّا أَنَّ رَوَاتِهِ إِنْتَهَتْ عِنْدَ قَوْلِهِ. الْمَتَاعِ.

۳۰۰۵: عمرؓ ابی اللحم رضی اللہ عنہ کا غلام بیان کرتا ہے کہ میں اپنے مالکوں کے ساتھ خیر (کی جنگ) میں شامل ہوا انہوں نے میرے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی اور وضاحت کی کہ میں غلام ہوں تو آپؐ نے میرے بارے میں حکم دیا مجھے تلوار پہنائی مگر جسے میں (قد کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے) سمجھ رہا تھا تو آپؐ نے حکم دیا کہ اسے معمولی چیزیں دے دی جائیں اور میں نے آپؐ کے حضور ایک ”دم“ پیش کیا جو میں دیوانوں پر کیا کرتا تھا تو آپؐ نے مجھے بعض الفاظ کے حذف کرنے اور بعض کے باقی رکھنے کا حکم دیا (ترمذی، ابوداؤد) البتہ ابوداؤد کی روایت لفظ ”متاع“ تک ہے۔

وضاحت: ”ابی اللحم“ کا معنی ہے گوشت سے انکار کرنے والا یعنی زناہ جاہلیت میں جس جانور کو بتوں کے نام پر ذبح کیا جاتا تھا وہ اس کا گوشت نہیں کھاتا تھا۔ نیز اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب غلام میدان جنگ میں شریک ہو تو اس کو مال غنیمت سے حصہ نہیں ملے گا البتہ یہ امام کی صوابدید پر منحصر ہے کہ اگر وہ اسے کچھ بطور انعام دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔

۴۰۰۶- (۲۲) وَقَدْ مُجِّعَ بْنَ جَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُسِمَتْ خَيْرٌ عَلَى أَهْلِ الْحُدَيْبِيَّةِ، فَقَسَمَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثِينَ عَشْرَ سَهْمًا -، وَكَانَ الْجَيْشُ أَلْفًا وَخَمْسِمِائَةً، فِيهِمْ ثَلَاثُمِائَةِ فَارِسٍ، فَأَعْطَى الْفَارِسَ سَهْمَيْنِ، وَالرَّاجِلَ سَهْمًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. وَقَالَ: حَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ أَصَحُّ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ، وَأَتَى الزُّهْمُ فِي حَدِيثِ مُجِّعٍ أَنَّهُ قَالَ: ثَلَاثُمِائَةِ فَارِسٍ، وَإِنَّمَا كَانُوا مِائَتَيْنِ فَارِسٍ.

۳۰۰۶: مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خیر کے غنایم کو مدینہ میں شریک اصحاب پر تقسیم کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت کے اٹھارہ حصے کئے جبکہ لشکر کی تعداد پندرہ سو تھی ان میں تین سو سوار تھے

اور سواروں کو دھے دیئے گئے جبکہ پیادہ کو ایک حصہ دیا (ابوداؤد) اور امام ابوداؤد نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر سے مروی حدیث صحیح ہے اس پر عمل ہے اور اس حدیث میں وہم ہے کہ سواروں کی تعداد تین سو تھی جبکہ (فی الحقیقت) وہ دو سو تھے۔

وضاحت: اس حدیث کی علت یعقوب بن مجع راوی ہے اور مجع سے اس کے بیٹے کے علاوہ کسی دوسرے راوی نے حدیث بیان نہیں کی نیز یعقوب بن مجع غیر معروف راوی ہے اور پھر عبداللہ بن عمر کی حدیث میں دو حصے گھوڑے کے اور ایک حصہ سوار کا مذکور ہے اور سواروں کی تعداد دو سو ہے اور پیادہ کی تعداد تیرہ سو ہے۔ ابوداؤد کی روایت میں وہم سے مقصود یہ ہے جیسا کہ علامہ ابن قیمؒ نے اپنی کتاب زادالعاد میں بیان کیا ہے کہ دراصل تعداد تو پندرہ سو ہے ایک سو غلام ہیں اور باقی چودہ سو میں سے دو سو سوار ہیں جن کو چھ حصے ملے اور بارہ حصے باقی پیدل فوج کو ملے جن کی تعداد بارہ سو ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۷۲)

۴۰۰۷ - (۲۳) وَفَنَ حَبِيبُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْفَهْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ نَقَلَ الرُّبْعَ فِي الْبَدَاةِ - ، وَالثَّلْثَ فِي الرُّجْعَةِ .. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۰۰۷: حبيب بن مسلمہ فہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ نے جاتے ہوئے چوتھائی حصہ دیا اور واپس لوٹتے ہوئے تہائی حصہ دیا (ابوداؤد)

۴۰۰۸ - (۲۴) وَفَنَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُنْقَلُ الرُّبْعُ بَعْدَ الْخُمْسِ ، وَالثَّلْثُ بَعْدَ الْخُمْسِ إِذَا قَفَلَ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۰۰۸: حبيب بن مسلمہ فہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مال غنیمت میں سے) ٹکڑے ٹکڑے کے بعد چوتھائی حصہ تقسیم کرتے اور واپس آتے ہوئے ٹکڑے ٹکڑے کے بعد تیسرا حصہ تقسیم کرتے (ابوداؤد) وضاحت: مقصود یہ ہے کہ جب بڑے ٹکڑے میں سے ایک چھوٹا ٹکڑا جاتے ہوئے الگ ہوتا ہے اور وہ ٹکڑے بچنے سے پہلے دشمن پر حملہ آور ہوتا ہے تو غنیمت میں سے اسے چھٹا حصہ دیا جائے گا اور تین چوتھائی حصہ میں باقی تمام ٹکڑے شریک ہو گا اور واپس آتے ہوئے جب بڑے ٹکڑے میں سے چھوٹا ٹکڑا دشمن پر حملہ آور ہو تو انہیں مال غنیمت میں سے ٹکڑے ٹکڑے کے بعد تیسرا حصہ دیا جائے گا اور باقی دو تہائی سارے ٹکڑے کو دیا جائے گا (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۷۳)

۴۰۰۹ - (۲۵) وَفَنَ أَبِي الْجُوَيْرِيَةِ الْجَرْمِيُّ، قَالَ: أَصَبْتُ بِأَرْضِ الرُّومِ جَرَّةَ حَمْرَاءَ، فِيهَا دَنَابِيرٌ فِي إِمْرَةٍ مُعَاوَبَةٍ، وَعَلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ، يُقَالُ لَهُ: مَعْنُ بْنُ يَزِيدَ، فَاتَّيْتُهَ بِهَا، فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَعْطَانِي مِنْهَا مِثْلَ مَا

أَعْطَى رَجُلًا مِنْهُمْ، ثُمَّ قَالَ: لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا نَقْلُ إِلَّا بَعْدَ الْخُمْسِ لَا عَظْمِيكَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۰۰۹: ابو الجوزیہ جری بیان کرتے ہیں معاویہ کے (دور) امارت میں دوم (کے علاقے) میں مجھے سرخ رنگ کا ایک ٹکڑا ملا جس میں دھار تھے اور ہمارے امیر بنو سلیم (قبیلہ) کے ایک صحابی تھے جس کا نام معن بن یزید تھا۔ چنانچہ دھار میں ان کے پاس لایا انہوں نے ان کو (وہاں کے) مسلمانوں میں تقسیم کر دیا اور مجھے بھی اتنے ہی دھار دیئے جتنے کہ ان میں سے ایک شخص کو دیئے پھر انہوں نے بتایا کہ اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا کہ آپؐ نے فرمایا، علیہ فمیں (تکالنے) کے بعد ہے تو میں تجھے کچھ مال علیہ دے دیتا (ابوداؤد)

۴۰۱۰ - (۲۶) وَهَنَ ابْنُ مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمْنَا فَوَاقِنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ، فَاسْتَهَمَ لَنَا. أَوْ قَالَ: فَأَعْطَانَا مِنْهَا. وَمَا قَسَمَ لِأَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَيْبَرَ مِنْهَا شَيْئًا، إِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهُ، إِلَّا أَصْحَابَ سَفِينَتَيْنَا جَعْفَرًا وَأَصْحَابَهُ، أَسْهَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۰۱۱: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم خیبر کے فتح ہونے کے وقت (جسہ سے ہجرت کر کے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آئے۔ آپؐ نے ہمیں خیبر (کے غنائم) سے حصہ دیا اور خیبر کے فتح کرنے میں جو لوگ موجود تھے انہیں آپؐ نے حصہ دیا اور جو موجود نہ تھے ان کو حصہ نہیں دیا البتہ ہم لوگ جعفرؓ اور اس کے رفقاء جو (جسہ سے) کشتی میں سوار ہو کر آئے تھے ان کو حصہ دیا (ابوداؤد)

وضاحت: ابن حبان رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ آپؐ نے ان کو فیس میں سے حصہ دیا تھا تاکہ ان کے دل اسلام کی جانب مزید جھک جائیں اور انہیں غنیمت میں سے حصہ نہیں دیا لیکن یہ تو جیسہ صحیح معلوم نہیں ہوئی حقیقت یہ ہے کہ آپؐ نے اصحاب الفینہ کے ساتھ یہ خصوصی سلوک کیا تھا اور انہیں غنیمت میں سے حصہ دیا تھا حالانکہ وہ فتح خیبر میں شریک نہ تھے (تطبیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۷۳)

۴۰۱۱ - (۲۷) وَهَنَ يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَوَفَّى يَوْمَ خَيْبَرَ، فَذَكَرُوا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: «صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ» فَتَغَيَّرَتْ وَجْهُ النَّاسِ لِذَلِكَ. فَقَالَ: «إِنَّ صَاحِبَكُمْ غُلِّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ» فَفَتَشْنَا مَتَاعَهُ فَوَجَدْنَا خَرَزًا مِنْ خَرَزِ يَهُودَ لَا يُسَاوِي دِرْهَمَيْنِ. رَوَاهُ مَالِكٌ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَائِيُّ.

۴۰۱۲: یزید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ خیبر میں ایک صحابی فوت ہو گیا تو صحابہ کرامؓ نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا، تم اس کا جنازہ ادا کرو۔ صحابہ کرامؓ کے چہرے خنجر ہو گئے آپؐ نے فرمایا، تمہارے اس ساتھی نے مال غنیمت میں سے خیانت کی ہے صحابہ کرامؓ کہتے ہیں کہ ہم نے اس کے سالن کی تلاش لی تو ہمیں یہودیوں کے مکانوں میں سے ایک مکان ملا جو دو درہم کا بھی نہ تھا (مالک، ابوداؤد، نسائی) وضاحت: ابوداؤد کی روایت کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۴۳)

۴۰۱۲ - (۲۸) وَقَدْ عَنِدَ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَصَابَ غَنِيمَةً، أَمَرَ بِلَالًا فَنَادَى فِي النَّاسِ، فَيَجِئُونَ بِغَنَائِمِهِمْ، فَيُخِمُّسُهُ وَيُقَسِّمُهُ، فَجَاءَ رَجُلٌ يَوْمًا بَعْدَ ذَلِكَ بِزِمَامٍ مِّنْ شَعْرٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذَا فِيمَا كُنَّا أَصْبَنَاهُ مِنَ الْغَنِيمَةِ، قَالَ: «أَسَمِعْتَ بِلَالًا نَادَى ثَلَاثًا؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَمَا مَنَعَكَ أَنْ تَجِيءَ بِهِ؟» فَأَعْتَذَرَ. قَالَ: «كُنْ أَنْتَ تَجِيءُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - ، فَلَنْ أَقْبَلَ عَنْكَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۰۴: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب غنیمت ملتی تو بلالؓ کو حکم دیتے اور وہ لوگوں میں منادی کرتا تو لوگ غنیمت کا مال لے آتے۔ آپؐ اس سے پانچواں حصہ نکال کر باقی مال لوگوں میں تقسیم فرما دیتے۔ ایک روز ایک شخص مال غنیمت کے تقسیم ہونے کے بعد بالوں سے (نی ہوئی) لگام لایا اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! یہ ہمیں مال غنیمت میں ملا تھا آپؐ نے پوچھا، کیا تو نے بلالؓ کی آواز سنی تھی، جب اس نے تین بار منادی کی تھی؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا، تو اسے کیوں نہ لایا۔ اس نے معذرت کی۔ آپؐ نے فرمایا، اب تو قیامت کے دن اسے لائے گا، میں (کسی صورت میں) تجھ سے اسے قبول نہیں کر سکتا (ابوداؤد)

۴۰۱۳ - (۲۹) وَقَدْ عَمَرُو بَيْنَ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ حَرَقُوا مَتَاعَ الْغَالِ وَضَرَبُوهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۰۴: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابو بکرؓ اور عمرؓ نے خیانت کرنے والے کے مال کو جلا دیا اور اسے کوڑے بھی لگائے (ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند میں زبیر بن محمد حمیری راوی کے بارے میں امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ شای راوی اس سے منکر روایات بیان کرتے ہیں اور امام بخاریؒ نے صحیح بخاری میں اس حدیث کے ضعف کی طرف اشارہ کیا ہے نیز امام نسائی اور دیگر محدثین نے بھی اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۷۳، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۷۳-۱۷۴، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۶۲)

۴۰۱۴ - (۳۰) وَقَدْ سَمَرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ يَكْتُمُ غَلًا - فَإِنَّهُ مِثْلُهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۰۱۳: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص خیانت کرنے والے کی پردہ پوشی کرتا ہے وہ بھی خائن جیسا ہے (ابوداؤد)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں سلیمان بن موسیٰ اور جعفر بن سعد اور خبیب بن سلیمان راوی حکم فیہ ہیں (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۷۴، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۲۱)

۴۰۱۵ - (۳۱) وَهْنُ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ شَرَى الْمَغَانِمِ - حَتَّى تُقَسَمَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۰۱۵: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنائم کو تقسیم کرنے سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرمایا (ترمذی)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن ابراہیم ہاشمی مجہول راوی ہے۔ (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۷۴، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۷۴)

۴۰۱۶ - (۳۲) وَهْنُ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: نَهَى أَنْ تُبَاعَ السِّهَامُ حَتَّى تُقَسَمَ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۴۰۱۶: ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے غنیمت کے حصول کو تقسیم کرنے سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرمایا (دارمی)

۴۰۱۷ - (۳۳) وَهْنُ خَوْلَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ هَذِهِ الْمَالَ خَصْرَةٌ خُلُوءٌ، فَمَنْ أَصَابَهُ بِحَقِّهِ بَوْرُكٌ لَهُ فِيهِ، وَرَبٌّ مُتَخَوِّصٌ - فِيمَا شَاءَتْ بِهِ نَفْسُهُ مِنْ مَالِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ لَيْسَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا النَّارُ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۰۱۷: خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، بلاشبہ مال خوشنما (اور) لذیذ ہے جو شخص اس کو درست طریقہ سے حاصل کرے گا اس کے لئے اس میں برکت ہوگی اور بہت سے ایسے لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کے مال میں اپنی چاہت کے مطابق تصرف کرتے ہیں، قیامت کے دن ان کے لئے صرف آگ ہوگی (ترمذی)

۴۰۱۸ - (۳۴) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَنَفَّلَ سَيْفَةً ذَا الْقَعَارِ يَوْمَ بَدْرٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ: وَهُوَ الَّذِي رَأَى فِيهِ الرُّوْيَا يَوْمَ أُحُدٍ.

۴۰۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے موقع پر ذوالفقار ثانی تلواریں اپنے لئے مخصوص کر لی (ابن ماجہ) ترقی میں اضافہ ہے کہ یہ وہی تلواریں ہیں جس کے بارے میں آپؐ نے اہل بدر کے لئے فرمایا۔

وضاحت: دراصل یہ تلواریں عام بنی ہاشم کی تھیں جو جنگ بدر میں بحالت کفر قتل ہو گئیں تھیں اس کے بعد یہ تلواریں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہی بعد ازاں علیؑ کے قبضہ میں رہی (تفہیم الروایۃ جلد ۳ صفحہ ۱۷۴)

۴۰۹ - (۳۵) وَفَن رُوَيْفِعُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَرْكَبُ ذَا بَيْتٍ مِنْ فِتْنَةِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى إِذَا أَعْجَفَهَا - رَدَّهَا فِيهِ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَلْبَسُ ثَوْبًا مِنْ فِتْنَةِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى إِذَا أَحْلَقَهُ - رَدَّهُ فِيهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۰۹: رُوَيْفِعُ بْنُ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جس شخص کا اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان ہے وہ مسلمانوں کے مال فتنی میں سے کسی چارپائے پر سوار نہ ہو کہ جب وہ لاغر ہو جائے تو اسے واپس کر دے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ مسلمانوں کے مال فتنی میں سے کوئی کپڑا اپنے استعمال میں نہ لائے کہ جب وہ بوسیدہ ہو جائے تو اسے واپس لوٹا دے (ابوداؤد)

۴۰۲۰ - (۳۶) وَفَن مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْمُجَالِيدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى، قَالَ: قُلْتُ: هَلْ كُنْتُمْ تَخْمِسُونَ الطَّعَامَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: أَصَبْنَا طَعَامًا يَوْمَ خَيْبَرٍ، فَكَانَ الرَّجُلُ يَجِيءُ فَيَأْخُذُ مِنْهُ مِقْدَارَ مَا يَكْفِيهِ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۰۲۰: محمد بن ابی الجاہد، عبداللہ بن ابی اوفی سے بیان کرتا ہے کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے دریافت کیا، تم (صحابہ کرام) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ”کھانے والی اشیاء“ میں سے پانچواں حصہ نکالتے تھے؟ اس نے بیان کیا کہ ہمیں جنگ خیبر میں کھانے کی چیزیں ملیں، ہر شخص آتا اور اپنی ضرورت کے مطابق اس میں سے لے لیتا اور واپس چلا جاتا (ابوداؤد)

وضاحت: ”کھانے کی اشیاء“ میں سے تقسیم اور ”پانچواں حصہ“ نکالنے سے پہلے مہاجرین، امیر کی اجازت سے ضرورت کے مطابق کھانے پینے کی اشیاء اپنے اور چوپایوں کے استعمال میں لاسکتے ہیں (واللہ اعلم)

۴۰۲۱ - (۳۷) وَفَن ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ جَيْشًا غَنِمُوا فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ طَعَامًا وَعَسَلًا، فَلَمْ يُؤْخَذْ مِنْهُمُ الْخُمْسُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۰۲۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک فکر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کھائے کا سامان اور شد حاصل کیا تو ان سے ”پانچواں حصہ“ نہیں لیا گیا (ابوداؤد)

۴۰۲۲- (۳۸) وَهْنُ الْقَاسِمِ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: كُنَّا نَأْكُلُ الْجَزُورَ فِي الْعَزْوِ، وَلَا نُقْسِمُهُ، حَتَّى إِذَا كُنَّا نَرْجِعُ إِلَى رِحَالِنَا وَأَخْرَجْنَا مِنَهُ - مَمْلُوءَةً. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۰۲۲: قاسم، عبد الرحمن کا غلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرام سے بیان کرتا ہے کہ بعض صحابہ کرام نے اسے بتایا کہ ہم جہلوں میں اونٹ کا گوشت بغیر تقسیم کے اپنے استعمال میں لاتے تھے اور جب ہم اپنے گھروں کو واپس لوٹتے تو ہماری خوریوں میں گوشت سے بھری ہوتی تھیں (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں قاسم راوی حکم فیہ اور ابن حشف غایت درجہ مجہول راوی ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۶۷ تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۷۵، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۶۳)

۴۰۲۳- (۳۹) وَهْنُ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «أَدُوا الْخِيَاطَ وَالْمِخْيَطَ - ، وَأَيَّاكُمْ وَالْغُلُولَ، فَإِنَّهُ عَارٌ عَلَى أَهْلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۳۰۲۳: عبادة بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ دعا کے اور سوئی کو بھی مال غنیمت میں پہنچا دو اور خود کو خیانت سے دور رکھو، اس لئے کہ خیانت قیامت کے دن غارن کیلئے (باعث) رسوائی ہوگی (دارمی)

۴۰۲۴- (۴۰) وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ.

۳۰۲۳: نیز اس حدیث کو امام نسائی نے عمرو بن شعیب سے اس نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے۔

۴۰۲۵- (۴۱) وَهْنُ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: دَنَا النَّبِيُّ ﷺ مِنْ بَعْضِ فَاخَذَ وَبَرَةً مِنْ سَنَابِهِ، ثُمَّ قَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّهُ لَيْسَ لِي مِنْ هَذَا الْفَيْءِ شَيْءٌ وَلَا هَذَا - وَرَفَعَ أَصْبَعَهُ - إِلَّا الْخُمْسَ، وَالْخُمْسُ مَرْدُودٌ عَلَيْكُمْ، فَأَدُوا الْخِيَاطَ وَالْمِخْيَطَ» فَقَامَ رَجُلٌ فِي يَدِهِ كَبَّةٌ مِنْ شَعْرِ، فَقَالَ: أَخَذْتُ هَذِهِ لِأَصْلِحَ بِهَا بَرْدَعَةً. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَمَّا مَا كَانَ لِي وَلِئِنِّي عَبْدُ الْمُطَلِّبِ فَهُوَ لَكَ» فَقَالَ: «أَمَّا إِذَا بَلَغْتَ مَا أَرَى فَلَا أَرَبَ لِي فِيهَا، وَنَبَذَهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۰۴۵: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دوا سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ کے قریب گئے۔ آپؐ نے اس کی کوہاں سے کچھ ہال (ہاتھ میں) لئے اور فرمایا، اے لوگو! ہال نئی میں سے میرے لئے کوئی چیز جائز نہیں حتیٰ کہ یہ بھی نہیں اور اپنی انگلی کو بلند فرمایا (اور کہا) سوائے ”پانچویں حصے“ کے اور ”پانچویں حصہ“ بھی تم پر ہی تقسیم ہو گا پس دھاگا اور سوئی تک کو بھی ہال غنیمت میں پہنچا (آپؐ کی یہ بات سن کر) ایک شخص کھڑا ہوا جس کے ہاتھ میں ہالوں کا گچھا تھا اس نے عرض کیا کہ میں نے اس کو اس لئے حاصل کیا ہے تاکہ میں اس کے ساتھ اونٹ کی جمل کو درست کروں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں اپنا حصہ اور نبی عبدالمطلب کا حصہ تو تجھے معاف کر سکتا ہوں۔ اس نے کہا، جب معاملہ اس حد تک (کھین) ہے جس کا میں مشاہدہ کر رہا ہوں تو مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ اس نے اس کو پھینک دیا (ابوداؤد)

۴۰۲۶ - (۴۲) وَفَنَ عَمْرَوِ بْنِ عَبْسَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى بَيْعِيرٍ مِنَ الْمُغَنِيمِ، فَلَمَّا سَلَّمَ أَخَذَ وَبَرَةً مِنْ جَنْبِ الْبَيْعِيرِ، ثُمَّ قَالَ: «وَلَا يَجِلُّ لِي مِنْ غَنَائِمِكُمْ مِثْلُ هَذَا إِلَّا الْخُمْسُ، وَالْخُمْسُ مَرْدُودٌ فِيكُمْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۰۴۶: عمرو بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کے ایک اونٹ کو (سڑہ یا کر) نماز کی امامت کرائی۔ جب آپؐ نے سلام پھیرا تو آپؐ نے اونٹ کے پہلو سے کچھ ہال (ہاتھ میں) لئے اور فرمایا، تمہارے غنائم سے میرے لئے ”پانچویں حصے“ کے علاوہ اس قدر بھی جائز نہیں اور وہ بھی تمہیں لوٹا دیا جاتا ہے (ابوداؤد)

۴۰۲۷ - (۴۳) وَفَنَ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبَى بَيْنَ بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ آتَيْتُهُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَؤُلَاءِ إِخْوَانُنَا مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، لَا تَنْكِرُ فَضْلَهُمْ لِمَكَانِكَ الَّذِي وَضَعَكَ اللَّهُ مِنْهُمْ، أَرَأَيْتَ إِخْوَانُنَا مِنْ بَنِي الْمُطَّلِبِ أَعْطَيْتَهُمْ وَتَرَكْنَا، وَإِنَّمَا قَرَابَتُنَا وَقَرَابَتُهُمْ وَاحِدَةٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ هَكَذَا» وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ. وَفِي رَوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهُ وَفِيهِ: «إِنَّا وَبَنُو الْمُطَّلِبِ لَا تَفْتَرِقُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ، وَإِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ شَيْءٌ وَاحِدٌ» وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ.

۴۰۲۷: جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”ذوی القربی“ کا حصہ بنو حاشم اور بنو مطلب کے درمیان تقسیم کروا تو میں اور عثمان بن عفان آپؐ کے پاس آئے اور ہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! یہ ہمارے حاشمی بھائی ہیں ہم آپؐ کی وجہ سے ان کی محنت کا انکار نہیں کر سکتے اس لئے کہ اللہ

نے آپ کو ان میں رکھا ہے (لیکن) آپ یہ بتائیں کہ آپ نے ہمارے بھائیوں بنو مطلب کو (ذی القربیٰ کا) حصہ دیا ہے اور ہمیں نہیں دیا حالانکہ قرابت واری میں ہم اور وہ برابر ہیں (یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسری میں داخل کرتے ہوئے اشارہ کیا اور فرمایا: بلاشبہ بنو حاشم اور بنو مطلب اس طرح ایک ہیں (شافعی) اور ابو داؤد اور نسائی کی روایت میں اس کی خل ہے نیز اس میں مذکور ہے بلاشبہ ہم اور بنو مطلب جاہلیت اور اسلام میں الگ الگ نہیں ہوئے بلاشبہ ہم اور وہ ایک شے ہیں اور آپ نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسری میں داخل فرما کر سمجھایا۔

الفصل الثالث

۴۰۲۸ - (۴۴) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: إِنِّي وَاقِفٌ فِي الصُّبْحِ يَوْمَ بَدْرٍ، فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي، فَإِذَا بِعَلَّامِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ حَدِيثَةً أَسْنَانُهُمَا -، فَتَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُونَ بَيْنَ أَصْلَحَ مِنْهُمَا -، فَعَمَزَنِي أَحَدُهُمَا، فَقَالَ: يَا عِمٌّ! هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَمَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ يَا ابْنَ أَخِي؟ قَالَ: أَخْبَرْتُ أَنَّهُ يُسَبُّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَئِنْ رَأَيْتُهُ لَا يُفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَهُ حَتَّى يَمُوتَ الْأَعْجَلُ مِنَّا -، فَتَعَجَّبْتُ لَذَلِكَ، قَالَ: وَعَمَزَنِي الْآخَرُ، فَقَالَ لِي مِثْلَهَا، فَلَمْ أَنْسُبْ - أَنْ نَظَرْتُ إِلَى ابْنِ جَهْلٍ يُجُولُ فِي النَّاسِ، فَقُلْتُ: أَلَا تَرَيَانِ؟ هَذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي تَسْلَانِي عَنْهُ. قَالَ: فَأَبْتَدَرَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا، فَضَرَبَاهُ حَتَّى قَتَلَاهُ، ثُمَّ أَنْصَرَفَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَأَخْبَرَاهُ، فَقَالَ: «أَيُّكُمَا قَتَلَهُ؟» فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا: أَنَا قَتَلْتُهُ، فَقَالَ: «كِلَاكُمَا قَتَلَهُ». وَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسَلْبِهِ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْجُمُوحِ. وَالرَّجُلَانِ - مُعَاذُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْجُمُوحِ، وَمُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل: ۴۰۲۸: عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں (بٹک) بدر کے دن صف میں کھڑا تھا (اٹھاک) میں نے اپنے دائیں بائیں دیکھا تو وہ انصاری لڑکے کھڑے تھے جن کی عمر کچھ زیادہ نہ تھی میں نے آرزو کی کہ میں ان سے زیادہ قوی آدمیوں کے درمیان ہوتا۔ ان میں سے ایک نے مجھے دبا کر دریافت کیا: اے بچا! کیا آپ ابو جہل کو پہچانتے ہیں (عبدالرحمان کہتے ہیں) کہ میں نے اثبات میں جواب دیا (اور کہا) اے بچہ! تیرا اس سے کیا مطلب؟ اس نے بتایا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہتا ہے۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر میں نے اس کو دیکھ لیا تو میں اس سے الگ نہیں ہوں گا جب تک ہم میں سے وہ شخص مر نہ جائے جس کی موت کا وقت زیادہ قریب ہے۔ عبدالرحمان کہتے ہیں کہ (اس کی یہ بات سن کر) میں حجب ہوا۔ انہوں نے کہا کہ دوسرے جوان نے بھی مجھے دبا کر وہی بات کہی، جو پہلے جوان نے کہی تھی۔ زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ میں نے ابو جہل کو دیکھا، وہ لوگوں میں پکڑ لگا رہا ہے میں نے (ان دونوں لڑکوں سے) کہا: کیا تم دیکھ نہیں رہے ہو؟ وہ

(مفصّل) تمہارا مقصود ہے جس کے بارے میں تم دونوں مجھ سے دریافت کر رہے تھے (عبدالرحمن کہتے ہیں) کہ وہ (ڑکے) نہایت سرعت کے ساتھ اپنی تلواریں لے کر اس کی طرف لپکے اور مار مار کر اسے ختم کر دیا۔ بعد ازیں وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں پہنچے اور آپ کو بتایا۔ آپ نے دریافت کیا، تم دونوں میں سے کس نے اسے قتل کیا ہے؟ ان میں سے ہر ایک نے کہا، میں نے اسے قتل کیا ہے۔ آپ نے دریافت کیا، تم نے اپنی تلواروں کو صاف تو نہیں کیا؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا آپ نے دونوں کی تلواروں کی جانب دیکھ کر فرمایا، تم دونوں نے اسے قتل کیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ابو جہل کے) ”جنگلی اسباب“ کا فیصلہ معاذ بن عمرو بن جموح کے حق میں فرمایا۔ دونوں کو خیر خواہوں سے مقصود معاذ بن عمرو بن جموح اور معاذ بن عفرہ ہیں (بخاری، مسلم)

وضاحت: چونکہ معاذ بن عمرو بن جموح کی تلوار پر قتل کرنے کے آثار زیادہ نمایاں تھے اس لئے جنگلی اسباب اس کو دیا اور دونوں کو خوش کرتے ہوئے فرمایا کہ تم دونوں نے قتل کیا ہے اس لئے کہ دونوں نے بیک وقت حملہ کیا تھا اور اس کے قتل میں بھرپور کردار ادا کرنے کی کوشش کی تھی (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۷۷)

۴۰۲۹- (۴۵) وَهَنَّ أَنَسُ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ: «مَنْ

يَنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ؟» فَانْظَلَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتَّى بَرَدَ - قَالَ: فَأَخَذَ بِلَحْيَتِهِ، فَقَالَ: أَنْتَ أَبُو جَهْلٍ. فَقَالَ: وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ. وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: فَلَوْ غَيْرَ أَكَّارٍ - قَتَلْنِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۲۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں، جنگ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کون دیکھ کر ہمیں (بتائے گا) کہ ابو جہل کا کیا ہوا؟ (آپ کا ارشاد سن کر) عبداللہ بن مسعود چلے۔ انہوں نے دیکھا کہ ابو جہل کو عفرہ (بھی عورت) کے بیٹوں نے تلواریں ماری ہیں اور وہ قریب المرگ ہے انہوں نے اس کی داڑھی کو پکڑ کر دریافت کیا، تو ابو جہل ہے؟ اس نے جواب دیا، اس شخص سے بڑھ کر جسکو تم نے قتل کیا ہے، کوئی سردار نہیں۔ اور ایک روایت میں ہے اس نے کہا، کاش! زراعت پیشہ لوگوں کے علاوہ (کوئی دوسرا شخص) مجھے قتل کرتا (بخاری، مسلم)

۴۰۳۰- (۴۶) وَهَنَّ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَهْطًا وَأَنَا جَالِسٌ، فَتَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْهُمْ رَجُلًا وَهُوَ أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ، فَقُمْتُ، فَقُلْتُ: مَا لَكَ عَنْ فَلَانٍ؟ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَوْ مُسْلِمًا» ذَكَرَ ذَلِكَ - سَعْدٌ ثَلَاثًا وَأَجَابَهُ بِمِثْلِ ذَلِكَ، ثُمَّ قَالَ: «إِنِّي لَأَعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرَهُ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةً أَنْ يُكَبَّ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا: قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَتَرَى: أَنَّ الْإِسْلَامَ الْكَلِمَةُ، وَالْإِيمَانُ الْعَمَلُ الصَّالِحُ.

۴۰۳۰: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند افراد کو علیہ دیا جبکہ میں بیٹھا ہوا تھا آپ نے ان میں سے ایک شخص کو (علیہ) نہ دیا حالانکہ وہ (فحش) مجھے ان سب سے زیادہ پسندیدہ تھا چنانچہ میں نے کھڑے ہو کر عرض کی کیا بات ہے آپ نے فلاں کو نہیں دیا۔ اللہ کی قسم! میں اسے مومن سمجھتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مومن نہیں مسلم کو! سعد نے اپنی بات کو تین بار دہرایا آپ نے بھی اپنے ارشاد کو تین بار دہرایا۔ بعد ازاں آپ نے وضاحت کی کہ بے شک میں ایک شخص کو علیہ دیتا ہوں حالانکہ اس کی بجائے (دوسرا شخص) مجھے زیادہ بہتر لگتا ہے اس خدشہ کے پیش نظر کہ کہیں یہ شخص اس بات سے اوجھڑے منہ ددخ میں نہ گرایا جائے (بخاری، مسلم) اور ان دونوں کی ایک اور روایت میں ہے کہ زہری راوی نے بیان کیا کہ اس بات سے ہم نے سمجھا کہ ”اسلام“ صرف کلمہ شہادت کے اقرار کا نام ہے جبکہ ”ایمان“ عمل صالح کا نام ہے۔

وضاحت: بظاہر اس حدیث کا مضمون جبریل علیہ السلام کی حدیث کے خلاف ہے زہری کا مقصد یہ ہے کہ جب کوئی شخص کلمہ شہادت کا اقرار کرے تو اس پر مسلمان ہونے کا حکم لگایا جائے گا اور مومن اس کو اس وقت کہا جائے گا جب وہ شریعت اسلامی کے مطابق عمل کرے گا اور عمل میں دل اور اعضاء کے اعمال شامل ہیں اور جبریل علیہ السلام کی حدیث میں اسلام سے مقصود کامل اسلام ہے جس کا ذکر اس آیت میں ہے جس کا ترجمہ ہے ”جو شخص اسلام کے علاوہ (کوئی اور) دین اپنائے گا تو اس سے اس کو قبول نہیں کیا جائے گا“ حدیث کے مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کی تالیف قلبی کرتے ہوئے انہیں عطیات سے نوازتے تھے جو بظاہر اسلام لاتے تو جب آپ نے تالیف قلب کے لئے لوگوں کو عطیات دیئے اور ”جعل“ نامی انسان کو محروم کیا حالانکہ وہ مہاجرین میں سے تھا تو سعد نے نہ رہا کیا انہوں نے اس سلسلہ میں آپ سے گفتگو کی وہ سمجھتے تھے کہ ”جعل“ ان سے زیادہ مستحق ہے تو آپ نے سعد کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ دوسرے لوگوں کو علیہ دیئے کی وجہ یہ ہے کہ کہیں یہ لوگ مرتد نہ ہو جائیں (بخاری)

۴۰۳۱- (۴۷) وَفِينِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ - يُعْنِي يَوْمَ بَدْرٍ - فَقَالَ: «إِنَّ عُمَانَ أَنْطَلَقَ فِي حَاجَةِ اللَّهِ، وَحَاجَةُ رَسُولِهِ، وَإِنِّي أَبَايَعُ لَهُ، فَضَرْبَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسَهْمٍ، وَلَمْ يَضْرِبْ بِشَيْءٍ وَلَا خِدَ غَابَ غَيْرُهُ. رَوَاهُ أَبُو ذَاوُدَ.

۴۰۳۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جنگ بدر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا بلاشبہ عثمانؓ اللہ اور اس کے رسولؐ کے کام گئے ہوئے ہیں اور میں ان کی طرف سے بیعت کرتا ہوں چنانچہ آپ نے ان کو (بیعت سے) حصہ عطا کیا مگر نہ اس کے علاوہ جو لوگ موجود نہ تھے انہیں حصہ نہیں دیا گیا (ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند میں کلب بن وائل راوی مختلف یہ ہے اور اس کا استاذ حالی بن قیس مستور ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۷۷۷) نیز ابن عمرؓ سے مروی روایت میں ہے کہ عثمانؓ اس لئے جنگ بدر میں شریک نہ ہوئے کہ ان کی بیوی رقیہؓ بیمار تھیں لیکن عثمانؓ کے لئے آپ نے جو ہاتھ نکالا اور کیا یہ عثمانؓ کا ہاتھ ہے اور اسکی بیعت کا ذکر کیا یہ صلح حدیبیہ کے موقع پر ہوا تھا اس حدیث میں آپ کے بیعت لینے کے بارے میں عثمانؓ کا ذکر بعض رواۃ کا دہر سے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۷۷۷)

۴۰۳۲ - (۴۸) وَفَن رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَجْعَلُ فِي قَسَمِ الْمَغَانِمِ عَشْرًا مِّنَ الشَّأْءِ بِيَعِيرٍ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۴۰۳۲: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں 'رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غنائم کی قسم میں دس کھیروں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیتے تھے (نسائی)
وضاحت: غنائم لفظ صحیح نہیں ہے 'غنائم کا لفظ صحیح ہے (تفہیم الرواة جلد ۳ صفحہ ۷۷۷)

۴۰۳۳ - (۴۹) وَفَن ابْنِ مُرَيْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «غَزَائِنِي مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، فَقَالَ لِقَوْمِهِ: لَا يَتَّبِعُنِي رَجُلٌ مَّلَكَ بُضْعُ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَنْتَبِهَا وَلَمَّا يَنْتَبِهَا - وَلَا أَحَدٌ بَنَى بَيْوتًا وَلَمْ يَرْفَعْ سُقُوفَهَا، وَلَا رَجُلٌ، اشْتَرَى غَنَمًا أَوْ خِلْفَاتٍ - وَهُوَ يَنْتَظِرُ وَلَازِمًا، فَغَزَا، فَلَدْنَا مِنَ الْقَرْيَةِ صَلَاةَ الْعَصْرِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ، فَقَالَ لِلْمُسْلِمِينَ: إِنَّكَ مَأْمُورَةٌ وَأَنَا مَأْمُورٌ، اللَّهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيْنَا، فَحَبِسَتْ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَجَمَعَ الْغَنَائِمَ، فَجَاءَتْ - يَعْنِي النَّارُ - لِتَأْكُلَهَا، فَلَمْ تَقْطَعْهَا، فَقَالَ: إِنْ فِتَكُمْ غُلُولًا، فَلْيَبِغُنِي مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ رَجُلٌ، فَلَزَقْتُ يَدَ رَجُلٍ بَيْنَهُ، فَقَالَ: فِتْكُمْ الْغُلُولُ، فَجَاوَزُوا بِرَأْسِ مِثْلِ رَأْسِ بَقَرَةٍ مِنْ الذَّهَبِ، فَوَضَعَهَا، فَجَاءَتْ النَّارُ فَآكَلَتْهَا. زَادَنِي رَوَايَةً: «فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِأَحَدٍ قَبْلَنَا، ثُمَّ أَحَلَّ اللَّهُ لَنَا الْغَنَائِمَ، زَايَ ضَعْفَنَا وَعَجَزْنَا فَاحْلُهَا لَنَا... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۳۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے ایک پیغمبر جہاد کے لئے نکلے انہوں نے اپنی قوم سے کہا 'میرے ساتھ وہ شخص نہ چلے جو کسی عورت کے ساتھ نکاح کر چکا ہے' اس کا ارادہ اسے گھر لانے کا ہے لیکن ابھی تک گھر نہیں لایا اور وہ شخص بھی نہ چلے جس نے گھر تعمیر کر لیا ہے اور ابھی چھت نہیں ڈال سکا اور وہ شخص بھی نہ چلے جس نے (حاملہ) بکریاں یا حاملہ اونٹیاں خریدی ہوئی ہیں اور وہ ان کے (بچے) بننے کا منتظر ہے اس (پیغمبر) نے جہاد کیا۔ وہ (پیغمبر) نماز عصر کے وقت یا اس کے قریب بمقام کے نزدیک ہوا۔ اس نے سورج سے کہا 'بلاشبہ تو حکم کا پابند ہے اور مجھے بھی حکم ملا ہے۔ اے اللہ! سورج کو ہمارے لئے ٹھہرا دے چنانچہ سورج ٹھہر گیا۔ یہاں تک کہ اللہ نے اس کو فتح سے ہٹا کر کیا۔ اس نے غنائم کو جمع کرنے کا حکم دیا چنانچہ آگ غنائم کو بھسم کرنے آئی لیکن اس نے مال غنیمت کو نہ جلا دیا۔ اس پیغمبر نے کہا یقیناً تم میں خیانت ہے' ہر قبیلہ میں سے ایک شخص میرے ہاتھ پر بیعت کرے۔ چنانچہ ایک شخص کی ہتھیلی اس پیغمبر کی ہتھیلی سے چٹ گئی۔ پیغمبر نے بتایا 'تم میں خیانت ہے۔ چنانچہ وہ لوگ گائے کے سر کے برابر سونے کا ایک گولہ لائے اور اسے قیمت میں شامل کر دیا (اس کے رکھنے کے بعد) آگ آئی اس نے قیمت کے مال کو جلا دیا۔ ایک روایت میں اضافہ ہے کہ ہم سے پہلے کسی

کے لئے خاتمِ حلال نہ تھے۔ اللہ نے ہمارے لئے خاتم کو جائز قرار دیا۔ اللہ نے ہمارے ضعف اور ہماری عاجزی کو معلوم کیا تو خاتم کو ہمارے لئے حلال قرار دیا (بخاری، مسلم)

وضاحت: وغیرہ سے تصور یوح بن لون ہیں۔ سند احمد کی روایت میں وضاحت موجود ہے اس کی سند حسن ہے لیکن اس میں حصر ہے کہ سورج کسی وغیرہ کے لئے اپنی رفتار سے نہیں رکا لیکن صرف یوح بن لون وغیرہ کے لئے رکا ہے۔ حلقی اور دیگر کتب میں مذکور ہے کہ اسماء بنت عمیس بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طے کے کھٹے پر ٹھک لگا کر سوئے ہوئے تھے آپ سے عصر کی نماز فوت ہو گئی تو سورج کو واپس لوٹایا گیا یہاں تک کہ آپ نے نماز ادا کی۔ امام احمد نے اس حدیث کو بے اصل کہا ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے اپنی کتب منہاج السنہ جلد ۴ ص ۸۶-۸۷ پر اس کو موضوع قرار دیتے ہوئے نہایت عمدہ بحث کی ہے۔

۴۰۳۴- (۵۰) وَهَنَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمٌ خَيْرٌ أَقْبَلَ نَفَرٌ مِّنْ صَحَابَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا: فُلَانٌ شَهِيدٌ، وَفُلَانٌ شَهِيدٌ، حَتَّى مَرُّوا عَلَى رَجُلٍ، فَقَالُوا: فُلَانٌ شَهِيدٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَلَّا إِنِّي زَأَيْتُهُ فِي النَّارِ فِي بَرْدَةٍ غَلِيظَةٍ» أَوْ عَبَاءَةَ - ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! إِذْ هَبْ فَنَادِ فِي النَّاسِ: إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ ثَلَاثًا» قَالَ: فَخَرَجْتُ فَنَادَيْتُ: «أَلَا أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ، ثَلَاثًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ».

۴۰۳۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں مجھے عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جنگِ خیبر کے دن صحابہ کرام میں سے کچھ لوگ آئے انہوں نے کہا 'فلاں شہید ہے' فلاں شہید ہے یہاں تک کہ انہوں نے ایک شخص کا ذکر کیا اور کہا 'فلاں شہید ہے' (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'ہرگز نہیں۔ چادر یا چننے کی خیانت کے سبب میں نے اسے دوزخ میں دیکھا ہے۔ بعد ازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'خطاب کے بیٹے! جاؤ لوگوں میں تین بار اعلان کرو کہ جنت میں صرف ایماندار لوگ داخل ہوں گے مرنے بیان کیا' میں گیا اور میں نے تین بار اعلان کیا کہ جنت میں صرف ایماندار لوگ داخل ہوں گے (مسلم)

بَابُ الْجَزِيَةِ (جزیہ کا بیان)

الفصل الأول

۴۰۳۵ - (۱) هُنَّ بِجَالَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ كَاتِبًا لِحُزْرٍ بْنِ مُعَاوِيَةَ عِمِّ الْأَخْنَفِ، فَاتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ: فَرَقَوْنَا بَيْنَ كُلِّ ذِي مَحْرَمٍ مِنَ الْمُجَنُوسِ - وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ أَخَذَ الْجَزِيَةَ مِنَ الْمُجَنُوسِ حَتَّى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَذَهَا مِنْ مُجَنُوسٍ هَجَرَ... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَذَكَرَ حَدِيثُ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، إِذَا أَمَرَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ، فَمِنْ دَبَابِ الْكِتَابِ إِلَى الْكُفَّارِ.

پہلی فصل: ۴۰۳۵: بجاہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں اسف کے چچا حوزہ بن مطویہ کا فقی تھا ہمارے پاس عمر کا کتبہ بن کی وقت سے ایک سال قبل پہنچا کہ مجوسیوں کے عمر (جوڑوں) کے درمیان طہر کی کرواد اور عمر نے اس وقت تک مجوسیوں سے ٹیکس وصول نہ کیا جب تک عبدالرحمن بن عوف نے گواہی نہ دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "ہجر" (شر) کے مجوسیوں سے ٹیکس لیا تھا (بخاری) اور بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث (جس میں ہے) کہ "جب کسی شخص کو کسی لشکر پر امیر مقرر کرتے ہیں" گفتار کی جانب خطوط روانہ کرنے کے باب میں ذکر ہو چکی ہے۔

وضاحت: عمر رضی اللہ عنہ نے خبر واحد پر یقین کیا مطوم ہوا کہ جلیل القدر صحابی سے بھی بعض چیزیں مخفی رہ سکتی ہیں جیسا کہ مجوسیوں سے ٹیکس وصول کرنے کا مسئلہ عمر کو مطوم نہ تھا انہیں عبدالرحمن بن عوف نے اس کے بارے میں مطلع کیا مجوسیوں میں بنی بنی سے نکاح جائز ہے۔ قبیح فعل کو انہوں نے ختم کروا دیا (المستصفی جلد ۱ صفحہ ۱۸۱، التیسرے جلد ۳ صفحہ ۸۶، الاحکام لائین جلد ۱۵۵، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۷۸)

الفصل الثاني

۴۰۳۶ - (۲) هُنَّ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْيَمَنِ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ - يَعْنِي: مُحْتَلِمٍ - دِينَارًا أَوْ عِدْلَهُ مِنَ الْمُعَاوِرَةِ: ثِيَابٌ تَكُونُ بِالْيَمَنِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل : ۳۰۳۶ : حقہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انیس یمن کی جانب روانہ کیا تو ان کو حکم دیا کہ وہ ہر پہاڑ سے ایک پتھر یا اس کے برابر (یعنی) معافری پکڑے وصول کرے (ابوداؤد)

۴۰۳۷ - (۳) **وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَلَا تَصْلُحُ قِبْلَتَانِ فِي أَرْضٍ وَاحِدَةٍ - ، وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ جَزْيَةٌ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.**

۳۰۳۷ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک ملک میں دو قبیلے درست نہیں ہیں اور کسی مسلمان پر جزیہ نہیں ہے (احمد، ترمذی، ابوداؤد)

وضاحت : مقصود یہ ہے کہ یہودیوں اور عیسائیوں کو جزیرۃ العرب سے نکال دیا جائے جیسا کہ ایک دوسری حدیث میں اس کا ذکر ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۷۹)

۴۰۳۸ - (۴) **وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى أَكْبِيدِ دَوْمَةَ فَاحْذَوْهُ، فَاتَّوَابَهُ، فَحَقَّنَ لَهُ دَمَهُ، وَصَالَحَهُ عَلَى الْجَزْيَةِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.**

۳۰۳۸ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو اکبید دومہ کی جانب بھیجا کہ وہ اسے گرفتار کر کے لائے تو آپ نے اس کی جان بخش دی اور اس سے جزیہ ادا کرنے پر مصالحت ہو گئی (ابوداؤد)

۴۰۳۹ - (۵) **وَعَنْ حَزْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ جَدِّهِ، ابْنِ أَبِيهِ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا الْعُسُورُ: عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى، وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ عُشُورٌ... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.**

۳۰۳۹ : حرب بن عبید اللہ اپنے نانا سے وہ اپنے والد سے بیان کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تجارتی مال سے محصول یہودیوں اور عیسائیوں سے لیا جائے، مسلمانوں کے مال پر محصول نہیں ہے (احمد، ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں اضطراب ہے۔ اس لئے حدیث صحیح نہیں ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۷۹)

ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۰۳

۴۰۴۰ - (۶) **وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا نَمُرُّ بِقَوْمٍ، فَلَا هُمْ يُضَيِّفُونَا، وَلَا هُمْ يُؤَدُّونَ مَا لَنَا عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَقِّ، وَلَا نَحْنُ نَأْخُذُ مِنْهُمْ. فَقَالَ**

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «إِنَّ أَبَوَايَا أَن تَأْخُذُوا كُرْهًا فَخَلُّوْا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۰۴۰: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں 'میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہمارا کرنا ایسے لوگوں کے پاس سے ہوتا ہے' وہ نہ ہماری ممان نوازی کرتے ہیں اور نہ ہی وہ ہمارے حقوق کی لڑائی کرتے ہیں جو ان کے ذمہ ہیں اور ہم بھی ان سے (برہدستی) نہیں لیتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر وہ حقوق دینے سے انکار کریں تو تم ان سے جبراً اپنے حقوق حاصل کرو (تفسیر)

الفصل الثالث

۴۰۴۱ - (۷) عَنْ أَسْلَمَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ضَرَبَ الْجِزْيَةَ عَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ أَرْبَعَةَ دِينَائِرٍ، وَعَلَى أَهْلِ الْوَرِقِ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا، مَعَ ذَلِكَ أَرْزَاقُ الْمُسْلِمِينَ. وَصِيَاةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ — رَوَاهُ مَالِكٌ.

تیسری فصل : ۴۰۴۱: اسلم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مڑنے سونا (Gold) رکھنے والوں کو چار دینار اور چاندی رکھنے والوں پر چالیس درہم جزیہ لگایا۔ اس کے علاوہ مسلمانوں کے کھانے کے اخراجات اور تین دن کی ممان نوازی ان کے ذمہ لگائی (مالک)

بَابُ الصُّلْحِ (صلح كباين)

الفصل الأول

٤٠٤٢ - (١) فِي الْمَسْجِدِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكِيمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ عَامَ الْحَدِيثِ فِي بَضْعِ عَشْرَةِ مِائَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَلَمَّا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ - ، قُلْدَ الْهَدْيِ - ، وَأَشْعَرَ - ، وَأَحْرَمَ مِنْهَا بِعُمَرَةَ، وَسَارَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالثَّنِيَّةِ الَّتِي يُهْبِطُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا، بَرَكْتَ بِهِ رَاحِلَتُهُ، فَقَالَ النَّاسُ: حَلَّ حَلٌّ - ، خَلَّاتٍ - الْقَصْوَاءُ - ! خَلَّاتٍ الْقَصْوَاءُ! فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا خَلَّاتٍ الْقَصْوَاءُ، وَمَا ذَاكَ لَهَا يَخْلُقُ، وَلَكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيلِ» ثُمَّ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَسْأَلُونَنِي خُطَّةً يُعْظَمُونَ فِيهَا حُرْمَاتِ اللَّهِ إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا» ثُمَّ زَجَرَهَا، فَوَثَبَتْ، فَعَدَلَ عَنْهُمْ، حَتَّى نَزَلَ بِأَقْصَى الْحَدِيثِ عَلَى ثَمَدٍ - قَلِيلِ الْمَاءِ يَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ تَبَرُّضًا - ، فَلَمْ يَلْبَثْ النَّاسُ حَتَّى نَزَحُوهُ - ، وَشَكَّى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْعَطَشُ، فَانْتَرَعَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ، ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهُ فِيهِ، فَوَاللَّهِ مَا زَالَ يَجِيئُ لَهُمْ بِالرَّيِّ حَتَّى صَدَرُوا عَنْهُ، فَبَيْنَا هُمْ كَذَلِكَ، إِذْ جَاءَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ الْخَزَاعِيُّ فِي نَفَرٍ خَزَاعَةٍ، ثُمَّ أَتَاهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ، وَسَأَلَ الْحَدِيثَ إِلَى أَنْ قَالَ: إِذْ جَاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَكْتُبْ: هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ». فَقَالَ سُهَيْلُ: وَاللَّهِ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ مَا صَدَدْنَاكَ عَنِ النَّبِيِّ، وَلَا قَاتَلْنَاكَ، وَلَكِنْ أَكْتُبْ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَاللَّهِ إِنِّي لِرَسُولِ اللَّهِ وَإِنْ كَذَبْتُمُونِي. أَكْتُبْ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ» فَقَالَ سُهَيْلُ: وَعَلَى أَنْ لَا يَأْتِيكَ مِنْ رَجُلٍ وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتُهُ عَلَيْنَا. فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِصَّةِ الْكِتَابِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: «قَوْمُوا فَانْحَرُوا، ثُمَّ احْلِقُوا» ثُمَّ جَاءَ نِسْوَةُ مَوْصِنَاتٌ فَانْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمْ الْمُؤْمِنَاتُ مِنْهَا جَرَاتِ» - الْآيَةُ، فَتَنَاهَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ يَرُدُّوهُنَّ، وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرُدُّوا الصَّدَاقَ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَجَاءَهُ أَبُو بَصِيرٍ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ وَهُوَ مُسْلِمٌ، فَأَرْسَلُوا فِي طَلَبِهِ رَجُلَيْنِ، فَدَفَعَهُ إِلَى الرَّجُلَيْنِ، فَخَرَجَا بِهِ، حَتَّى إِذَا بَلَغَا ذَا الْحُلَيْفَةِ نَزَلُوا يَأْكُلُونَ مِنْ تَمَرٍ لَهُمْ، فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ لِأَحَدِ الرَّجُلَيْنِ: وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَى سَيْفَكَ هَذَا يَا فَلَانُ جَيْدًا، أَرَأَيْتَ أَنْظُرَ إِلَيْهِ. فَأَمْكَنَهُ مِنْهُ، فَضْرَبَهُ حَتَّى بَرَدَ - وَفَرَّ الْآخَرُ حَتَّى أَتَى الْمَدِينَةَ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ يَعْدُو، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَقَدْ رَأَى هَذَا دُعْرًا؟» فَقَالَ: قِيلَ وَاللَّهِ صَاحِبِي، وَإِنِّي لَمَقْتُولٌ. فَجَاءَ أَبُو بَصِيرٍ، فَقَالَ

النَّبِيُّ ﷺ: «وَبَلَّ أَمَّهُ مَسْعَرُ حَرْبٍ— لَوْ كَانَ لَهُ أَحَدٌ— فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ عَرَفَ أَنَّهُ سَيَرُدُّهُ إِلَيْهِمْ، فَخَرَجَ حَتَّى أَتَى بَيْتَ الْبَحْرِ—، قَالَ: وَأَنْقَلَتِ أَبُو جَنْدَلٍ بَيْنَ سُهَيْلٍ، فَلَجِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ، فَجَعَلَ لَا يَخْرُجُ مِنْ قُرَيْشٍ رَجُلٌ قَدْ أَسْلَمَ إِلَّا لَجِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ، حَتَّى اجْتَمَعَتْ مِنْهُمْ عِصَابَتُهُ، فَوَاللَّهِ مَا يَسْمَعُونَ بِغَيْرِ خَرَجَتْ لِقُرَيْشٍ إِلَى الشَّامِ إِلَّا اعْتَرَضُوا لَهَا، فَقَتَلُوهُمْ، وَأَخَذُوا أَمْوَالَهُمْ. فَأَرْسَلْتُ قُرَيْشًا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ تُنَادِيهِ اللَّهُ وَالرَّجَمَ لَمَّا أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ—، فَمَنْ آتَاهُ فَهُوَ آمِنٌ، فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْهِمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل: ۳۰۴۲: سورہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور مولان بن حکم رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے سال نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ہزار سے کچھ زیادہ صحابہ کرام کے ساتھ نکلے جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذوالحلیفہ (ماہ) ہجرت میں پہنچے تو قریشی کے جلاوطن کی گردلوں میں پہنچے ڈالے (اور) لوٹنوں کا شعلہ کیا کیا۔ وہاں سے عمرہ کا احرام باندھا اور چل پڑے۔ جب اس گھٹلی میں پہنچے جس کے آگے کفار کا سامنا تھا تو آپ کی سواری بیٹھ گئی۔ لوگوں نے آواز لگائی اٹھ کھڑی ہو، اٹھ کھڑی ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، قسواء ہی لوٹنی کبھی رکی نہیں ہے، نہ ہی اس کی یہ علت ہے۔ البتہ اسے اس ذات نے روکا ہے جس نے ”اہرمہ“ کے ہاتھی کو روکا تھا بعد ازاں آپ نے فرمایا، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، وہ مجھ سے اگر ایسی کسی بات کا مطالبہ کریں گے جس میں وہ اللہ کی رحمتوں کی تعظیم کرتے ہوں گے تو میں ان کی وہ بات تسلیم کر لوں گا۔ بعد ازاں آپ نے قسواء (اونٹنی) کو ڈانٹا تو وہ اچھلی (اور کھڑی ہو گئی) آپ کہہ والوں کے راستے سے ہٹ کر (روانہ ہوئے) اور حدیبیہ کے آخری کنارے پر اترے جہاں معمولی پانی والا کنواں تھا۔ لوگ وہاں سے تھوڑا تھوڑا پانی حاصل کر رہے تھے تھوڑی دیر میں لوگوں نے اس کا تمام پانی تھوڑا تھوڑا حاصل کر کے ختم کر دیا۔ (جب) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیاس کی شکایت پہنچی تو آپ نے اپنے ترشش سے ایک تیر نکالا اور لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اس تیر کو اس (کتوں) میں رکھیں۔ (راوی نے کہا) اللہ کی قسم! (تیر رکھنے سے) بہت زیادہ پانی مسلسل جوش سے نکلنے لگا۔ یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو کر واپس لوٹے وہ اسی حال میں تھے کہ بدل بن درقاء خزاعی، بنو خزاعہ کی ایک جماعت کے ساتھ آیا۔ بعد ازاں آپ کے پاس عروہ بن مسعود آیا اور سارا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ جب سہیل بن عمرو آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا، لکھو کہ یہ وہ معاہدہ ہے جو محمد اللہ کے رسول کے ساتھ کیا ہے۔ سہیل نے (اعتراض کرتے ہوئے) کہا، اللہ کی قسم! اگر ہم اس بات پر یقین رکھتے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو آپ کو بیت اللہ میں داخل ہونے سے نہ روکتے اور نہ آپ سے لڑائی کرتے البتہ آپ محمد بن عبد اللہ تحریر کریں (یہ سن کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کی قسم! میں اللہ کا پیغمبر ہوں اگرچہ تم مجھے جھٹلاتے ہو۔ (اگر تم اصرار کرتے ہو) تو ”محمد بن عبد اللہ“ ہی لکھ دو۔ سہیل نے کہا، (لکھا جائے) ہماری طرف سے جو شخص آپ کے پاس آئے گا اگرچہ وہ آپ کے دین پر ہو تو آپ اسے ہماری طرف واپس کرنے کے پابند ہوں گے۔ جب ”صلح ہند“ کی تحریر لکھنے سے فارغ ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رفقاء سے فرمایا، انھو! قربانیاں فدیہ کرو! پھر سر کے بال منڈواؤ۔ بعد میں چند عورتیں آئیں جو ایمان لا چکی تھیں۔ اس پر

اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) ”اے ایمان والو! جب تمہارے پاس مومن عورتیں (دارالحرب سے) ہجرت کر کے آئیں تو تم ان کا استحان کر لیا کرو“ ان کے ایمان کو اللہ خوب جانتا ہے۔ پس اگر تم کو معلوم ہو جائے کہ وہ مومنات ہیں تو ان کو کفار کے پاس واپس نہ بھیجو، کیونکہ نہ تو وہ عورتیں ان کافروں کے لئے حلال ہیں اور نہ وہ کافران عورتوں کے لئے حلال ہیں اور جو کچھ ان کافروں نے (ان پر) خرچ کیا ہو وہ ان کو ادا کرو اور تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ان عورتوں کو حق مرد واپس کر دو۔“ بعد ازاں آپؐ مدینہ منورہ واپس آ گئے (اس دوران) آپؐ کے پاس قریش قبیلہ سے ”ابوبصیر“ نامی ایک آدمی مسلمان ہو کر آیا۔ کفار مکہ نے اس کو واپس لانے کے لئے دو آدمیوں کو بھیجا۔ آپؐ نے ”ابوبصیر“ کو ان دونوں کے حوالے کر دیا چنانچہ وہ اس کو لے کر مکہ کمرہ کی جانب چل پڑے۔ جب وہ ذوالحلیفہ (ہستی) میں پہنچے تو وہ (دونوں آدمی) وہاں رک کر کھجوریں کھانے لگے تو ”ابوبصیر“ نے ان دونوں میں سے ایک آدمی سے کہا، اے فلاں! اللہ کی قسم! مجھے یہ تلوار بہت عمدہ معلوم ہوتی ہے، ذرا مجھے دکھاؤ، میں اسے غور سے دیکھنا چاہتا ہوں۔ اس نے وہ تلوار (ابوبصیر) کو پکڑا دی چنانچہ اس نے اس کو تلوار ماری اور وہ مر گیا اور دوسرا آدمی بھاگ کر مدینہ منورہ پہنچ گیا اور دوڑتا ہوا مسجد نبویؐ میں داخل ہوا۔ (اسے دیکھ کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس شخص نے کسی خوف کا مشاہدہ کیا ہے؟ اس نے (جلدی سے) کہا، اللہ کی قسم! میرا ساتھی قتل ہو چکا ہے بلاشبہ میں بھی قتل ہو جاؤں گا (اتنے میں) ”ابوبصیر“ بھی آپؐ کو دیکھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ”اس کی ماں مرے“ یہ شخص تو لڑائی بھڑکانے والا ہے۔ اگر کوئی شخص اس کا معاون ہو جائے۔ جب (ابوبصیر) نے اس بات کو سنا تو اسے یقین ہو گیا کہ آپؐ ضرور اسے کفار کی طرف واپس کر دیں گے۔ چنانچہ وہ وہاں سے نکلا اور ساحل سمندر پر پہنچا (اس دوران) ”ابوجندل“ بن سہیل بھی بیڑیاں توڑ کر نکلا اور ”ابوبصیر“ سے آ ملا۔ پھر جو شخص بھی قریش مکہ سے مسلمان ہو کر نکلتا، وہ ”ابوبصیر“ کے ساتھ آ ملا۔ یہاں تک کہ وہاں ان کی ایک جماعت قائم ہو گئی (راوی نے بیان کیا) اللہ کی قسم! جب وہ قریش کے کسی قافلے کے بارے میں سنتے کہ وہ شام کی جانب جا رہا ہے تو اس قافلے پر حملہ کرتے، قافلے والوں کو موت کے گھاٹ اتار دیتے اور ان کے مالوں پر قبضہ کر لیتے۔ (چنانچہ) قریش نے گمراہ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پیغام بھیجا، آپؐ کو اللہ اور رشتہ داری کا واسطہ دے کر کہا کہ آپؐ ان کو پیغام بھیجیں اور (مدینہ منورہ بلا لیں) جو بھی شخص آپؐ کے پاس آ جائے وہ امن والا ہے۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف پیغام بھیجا (کہ وہ مدینہ منورہ آ جائیں) (بخاری)

۴۰۴۳- (۲) وَفِي الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّحَ النَّبِيُّ ﷺ الْمُسْهِرَكَيْنِ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلَى ثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ: عَلَى أَنْ أَتَاهُ مِنَ الْمُسْهِرَكَيْنِ رَدُّهُ إِلَيْهِمْ، وَمَنْ أَتَاهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَمْ يَرْدُوهُ، وَعَلَى أَنْ يَدْخُلَهَا مِنْ قَابِلٍ - وَفِيَّتُمْ بِهَا ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، وَلَا يَدْخُلَهَا إِلَّا بِجُلْبَانِ السَّلَاحِ وَالسَّيْفِ وَالْقَوْسِ - وَنَحْوِهِ، فَجَاءَ أَبُو جَنْدَلٍ يَحْجُلُ فِي قِيَوْمِهِ، فَرَدَّهُ إِلَيْهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۴۳: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں صلح حدیبیہ کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین

سے تین باتوں پر مصالحت کی کہ جو مشرک آپ کے پاس آئے گا آپ اس کو ان کی جانب واپس لوٹا دیں گے اور جو مسلمان ان کے پاس جائے گا وہ اسے واپس نہیں لوٹائیں گے نیز اس بات پر کہ آپ آئندہ سال مکہ مکرمہ میں داخل ہوں گے اور وہاں تین دن قیام کریں گے اور ہتھیار، کتوار، کمان وغیرہ میان میں ڈال کر آئیں گے چنانچہ (اس کے بعد) جب ابو جندل بیڑوں میں چلا ہوا آیا تو آپ نے اس کو کفار کی جانب واپس کر دیا (بخاری، مسلم)

۴۰۴۴۔ (۳) وَهَنَ أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ قُرَيْشًا صَالَحُوا النَّبِيَّ ﷺ فَاشْتَرَطُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنْ مَنْ جَاءَ مِنْكَ لَمْ نُرُدَّهُ عَلَيْكُمْ، وَمَنْ جَاءَكُمْ مِنَّْا زِدَدْتُمُوهُ عَلَيْنَا فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَنْتَ تَبْذُرُ هَذَا؟ قَالَ: «نَعَمْ! إِنَّهُ مَنْ ذَهَبَ مِنَّْا إِلَيْهِمْ فَأَبْعَدَهُ اللَّهُ، وَمَنْ جَاءَنَا مِنْهُمْ سَيَجْعَلُ اللَّهُ لَهُ فَرْجًا وَمَخْرَجًا... رَوَاهُ مُسْلِمٌ».

۴۰۴۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قریش نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس شرط پر مصالحت کی کہ تمہاری جانب سے جو شخص ہمارے پاس آئے گا ہم اسے تمہاری جانب واپس نہیں لوٹائیں گے اور ہماری جانب سے جو شخص تمہارے پاس پہنچے گا تمہیں اسے ہماری جانب واپس بھیجنا ہو گا۔ صحابہ کرام نے (آپ سے) دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! کیا یہ یہ شرط تحریر کریں؟ آپ نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے فرمایا، ہماری جانب سے جو شخص ان کے پاس چلا گیا اللہ نے اسے دور کر دیا اور ان کی جانب سے جو شخص ہمارے پاس آیا یقیناً اللہ اس کے لئے کشادگی اور راستہ نکالے گا (مسلم)

۴۰۴۵۔ (۴) وَهَنَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ فِي بَيْعَةِ النَّسَاءِ: إِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَمْتَحِنُهُنَّ بِهَذِهِ الْآيَةِ: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ﴾ — فَمَنْ أَقْرَبَتْ بِهَذَا الشَّرْطِ مِنْهُنَّ قَالَ لَهَا: «قَدْ بَايَعْتِكِ» كَلَامًا يُكَلِّمُهَا بِهِ، وَاللَّهُ مَا مَسَّتْ يَدُهُ يَدُ امْرَأَةٍ فَقَطَّ فِي الْمُبَايَعَةِ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۴۵: عائشہ رضی اللہ عنہا نے عورتوں کی بیعت کے بارے میں بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی روشنی میں ان کا امتحان لیا (جس کا ترجمہ ہے) ”اے پیغمبر! جب تمہارے پاس مومن عورتیں اس بات پر بیعت کرنے کو آئیں کہ وہ اللہ کے ساتھ نہ تو شرک کریں گی، نہ چوری کریں گی، نہ بدکاری کریں گی، نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی نہ اپنے ہاتھ پاؤں میں کوئی ہتھان پابندہ لائیں گی اور نہ نیک کاموں میں تمہاری نافرمانی کریں گی تو ان سے بیعت لے لو اور ان کے لئے اللہ سے بخشش مانگو“ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ پس ان میں سے جو عورت اس شرط کا اقرار کرتی تو آپ اس سے (مخاطب ہو کر) فرماتے، میں نے تجھ سے بیعت لے لی ہے آپ اس کے ساتھ (صرف) زبانی کلام فرماتے (عائشہ کہتی ہیں) اللہ کی قسم! بیعت لیتے ہوئے کبھی آپ کا ہاتھ کسی عورت کے ہاتھ کو نہیں لگا (بخاری، مسلم)

الفصل الثانی

۴۰۴۶- (۵) هِنَ الْمَسُورِ، وَمَرْوَانَ: أَنَّهُمَا اضْطَلَحُوا عَلَى وَضْعِ الْحَرْبِ عَشْرَ مِائِينَ يَأْمَنُ فِيهَا النَّاسُ، وَعَلَى أَنَّ بَيْنَنَا عَيْنَةً مَكْفُوفَةً -، وَأَنَّهُ لَا إِسْلَاحَ - وَلَا إِغْلَاحَ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل : ۴۰۴۶: مسود بن عزمہ اور مروان بن حکم بیان کرتے ہیں کہ قریش نے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ) دس برس تک لڑائی بند کرنے پر مصالحت کی تاکہ لوگوں کو اس دوران امن میسر آئے اور یہ کہ ہم اس عہد کی حفاظت کریں گے۔ نیز پوشیدہ چوری اور خیانت نہ کرنے پر بھی مصالحت ہوئی (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں محمد بن اسحاق راوی مدلس ہے اور اس نے لفظ ”عن“ کے ساتھ روایت کی ہے۔ اس صلح کے وقت بنو خزاعہ قبیلہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور بنو مکرہ قریش کے ساتھ شامل ہو گئے لیکن بنو مکرہ نے رات کی تاریکی میں بنو خزاعہ پر حملہ کر دیا اور قریش نے بھی بنو مکرہ کی معاونت کی۔ اس طرح انہوں نے اس معاہدہ کی خلاف ورزی کی۔ اس سلسلہ میں عمرو بن سالم خزاعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فریاد رسی کیلئے پہنچا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر لے کر مکہ پر چڑھائی کر دی اور مکہ فتح ہو گیا۔ یہ واقعہ سن ۸ ہجری کا ہے جبکہ صلح حدیبیہ سن ۶ ہجری میں قرار پائی اور ”عمرة القضاء“ سن ۷ ہجری میں ادا کیا گیا (البرج والتعديل جلد ۷ صفحہ ۱۰۸، الصفاء والمتروکین جلد ۹ صفحہ ۳۸، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۷۳، زاد المعاد صفحہ ۱۵۱-۱۵۸، فتح الباری جلد ۷ صفحہ ۴۴۰)

۴۰۴۷- (۶) وَهَنَ صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَبْنَاءِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، عَنْ آبَائِهِمْ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَلَا مَنْ ظَلَمَ مَعَاهِدًا، أَوْ انْتَقَصَهُ، أَوْ كَلَفَهُ فَوْقَ طَاقَتِهِ، أَوْ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بِغَيْرِ طِبِّ نَفْسٍ؛ فَإِنَّا حَاجِبُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۰۴۷: صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ صحابہ کرام کے بیٹوں میں سے کسی ایک سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: خبردار! جس شخص نے کسی ذی کافر پر ظلم کیا یا اس سے عہد شکنی کی یا (جزیہ وغیرہ میں) اسے طاقت سے زیادہ تکلیف پہنچائی یا اس کی رضامندی کا خیال نہ رکھتے ہوئے اس سے کچھ چھین لیا تو قیامت کے دن میں اس کی طرف سے جھگڑا کروں گا۔ (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں ایک سے زائد مجهول راوی ہیں (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۸۱)

۴۰۴۸- (۷) وَهَنَ أُمَيَّةُ بِنْتُ رُفَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي نِسْوَةٍ، فَقَالَ لَنَا: «فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ وَأَخْلَقْتُمْ» قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَرْحَمُ بِنَانًا بِأَنْفُسِنَا، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! بَايَعْنَا - تَعْنِي: صَافِحْنَا - قَالَ: «إِنَّمَا قَوْلِي لِمَائَةِ امْرَأَةٍ كَقَوْلِي لِامْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ»

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ وَأَبْنُ مَاجَةَ وَمَالِكٌ فِي الْمَوْطَأِ كُلُّهُمْ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنِّدِ أَنَّهُ سَمِعَ مِنْ أَثَعَةَ الْحَدِيثِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا يَعْرِفُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ الْمُثَنِّدِ قَالَهُ ابْنُ الْجَزَرِيِّ.

۴۰۳۸: امیر بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے چند عورتوں کی سمیت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی چنانچہ آپؐ نے ہمیں کہا، ”جہاں تک تم سے ہو سکے اور تم طاقت رکھو“ (یعنی بیعت میں شامل تمام باتوں پر عمل اگلی اپنی طاقت کے مطابق کرنے کا حکم دیا تاکہ انہیں آسانی رہے اور وہ خوش ہو جائیں) امیرہؓ نے دل میں کہا، اللہ اور اس کے رسول ہماری جانوں پر ہم سے زیادہ رحیم ہیں (امیرہؓ کہتی ہیں) میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہم سے بیعت لیں یعنی ہم سے مصافحہ کریں۔ آپؐ نے فرمایا، ایک سو (۱۰۰) عورتوں سے لڑائی بیعت لینا اسی طرح ہے جیسے ایک عورت سے بیعت لینا اس حدیث کو بیان کیا.....

وضاحت: منقولہ کے تمام سطحوں میں خالی جگہ ہے۔ یہ بیان ہمیں کیا گیا کہ یہ حدیث کس کتاب میں ہے لیکن ابن ہزریؒ نے حاشیہ میں ترمذیؒ نقلی، ابن ماجہ، اور مالک کا ذکر کیا ہے۔ ان سب نے محمد بن منکدر سے روایت کیا ہے۔ اس نے امیرہؓ سے سنا ہے۔ امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے (تطبیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۷۲)

الفصل الثالث

۴۰۴۹- (۸) عَنْ ابْنِ عَازِبٍ، قَالَ: اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ذِي الْقَعْدَةِ فَأَمَى أَهْلَ مَكَّةَ أَنْ يَدْعُوهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ، حَتَّى قَاضَاهُمْ عَلَى أَنْ يَدْخُلَ - يَعْنِي: مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ - يُقِيمُ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ. فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ، كَتَبُوا: هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ. قَالُوا: لَا نَقْرُبُهَا، فَلَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مَنَعْنَاكَ، وَلَكِنْ أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ. فَقَالَ: «أَنَا رَسُولُ اللَّهِ، وَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ». ثُمَّ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: «أُمِّحْ: رَسُولُ اللَّهِ» - قَالَ: لَا وَاللَّهِ، لَا أُمَحُّوكَ أَبَدًا. فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَيْسَ يُحْسِنُ يَكْتُبُ، فَكَتَبَ - : «هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ بِالسَّيْفِ إِلَّا السَّيْفُ فِي الْقِرَابِ، وَأَنْ يُخْرِجَ مِنْ أَهْلِهَا بِأَحَدٍ إِنْ أَرَادَ أَنْ يَتَّبَعَهُ، وَأَنْ لَا يَمْنَعَ مِنْ أَصْحَابِهِ أَحَدًا إِنْ أَرَادَ أَنْ يُقِيمَ بِهَا، فَلَمَّا دَخَلَهَا - ، وَمَضَى الْأَجَلُ - ، اتَّوَّأ عَلِيًّا، فَقَالُوا: قُلْ لِصَاحِبِكَ: أَخْرِجْ عَنَّا، فَقَدْ مَضَى الْأَجَلُ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل: ۴۰۳۹: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالقعدہ میں مہوا دار کرنا چاہا لیکن مکہ والوں نے آپؐ کو کہ کمرہ میں داخل ہونے سے روک دیا۔ یہاں تک کہ ان سے ملے ہوا

کہ آپؐ آئندہ سال آئیں اور مکہ مکرمہ میں تین دن قیام فرمائیں۔ جب کنارے صلح نامہ تحریر کرنا چاہا تو آپؐ نے تحریر کروانا چاہا کہ اس معاہدے پر ”محمد رسول اللہ“ نے صلح کی ہے۔ انہوں نے اعتراض کیا کہ ہم آپؐ کی رسالت تسلیم نہیں کرتے، اگر ہم آپؐ کو اللہ کا رسول تسلیم کرتے تو آپؐ کو ہرگز منع نہ کرتے، آپؐ تو بس محمد بن عبد اللہ ہیں۔ (یہ سن کر) آپؐ نے فرمایا: میں اللہ کا رسول ہوں اور محمد بن عبد اللہ بھی ہوں۔ اس کے بعد آپؐ نے علیؑ کو حکم دیا کہ وہ ”رسول اللہ“ کے الفاظ مٹا دے۔ انہوں نے جواب دیا نہیں، اللہ کی قسم! میں ہرگز ان الفاظ کو نہیں مٹاؤں گا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قلم ہاتھ میں لیا، آپؐ ہمز انداز میں نہیں لکھ سکتے تھے لیکن آپؐ نے تحریر کیا کہ یہ صلح محمد بن عبد اللہ نے کی ہے کہ (آئندہ برس) جب وہ مکہ مکرمہ میں داخل ہونگے تو کھوار کو میان میں رکھیں گے اور مکہ والوں میں سے آپؐ کسی شخص کو اپنے ساتھ نہیں لے جائیں گے اگرچہ وہ آپؐ کے ساتھ جانا بھی چاہے اور اگر آپؐ کے صحابہ کرامؓ میں سے کوئی شخص مکہ مکرمہ میں رہنا چاہے تو آپؐ اسے نہیں روکیں گے۔ جب آپؐ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور مدت اقامت ختم ہوگئی تو کفار، علیؑ کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ اپنے پیغمبر کو کہیں کہ وہ یہاں سے نکل جائیں کیونکہ مدت اقامت ختم ہو چکی ہے۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سرفرایا۔ (بخاری مسلم)

وضاحت: ابوہریرہؓ بائی نے اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے کہا ہے کہ آپؐ پہلے لکھنا نہیں جانتے تھے لیکن بعد میں آپؐ نے لکھنا سیکھ لیا۔ ”اندلس“ کے اس دور کے علماء نے انکی اس بات کو شیخ قرار دیا اور اسے زندقہ کہا اور اس کے بارے میں اس رائے کا اظہار کیا کہ ان کی یہ بات نص قرآن کے خلاف ہے۔ علامہ بائیؒ نے انہیں یہ کہہ کر خاموش کرا دیا کہ قرآن پاک کی آیت کا مفہوم واضح ہے کہ آپؐ قرآن پاک کے نازل ہونے سے پہلے لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے، اگر آپؐ لکھنا پڑھنا جانتے ہوتے تو آپؐ کا قرآن پاک کو پیش کرنا غیر معمولی کام نہ ہوتا۔ اسی لئے اسے معجزہ قرار دیا گیا ہے اور اگر نزول قرآن کے بعد آپؐ کو لکھنا پڑھنا آگیا تھا اس میں کچھ مضائقہ بھی نہیں۔ نیز بخاری کی اس حدیث سے بھی یہی بات معلوم ہو رہی ہے۔ (واللہ اعلم)

بَابُ إِخْرَاجِ الْيَهُودِ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ

(جزیرہ عرب سے یہودیوں کے نکالنے کا بیان)

الفصل الأول

۴۰۵۰ - (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ، خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «إِنْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ» فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَا بَيْتَ الْمَدْرَاسِ - ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ يَهُودَ! أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا، إَعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ، وَأَتَى أُرِيدُ أَنْ أَجْلِبَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَرْضِ، فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ» ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل : ۴۰۵۰ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں 'ایک دفعہ کا ذکر ہے' ہم مسجد میں تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے حکم دیا کہ یہودیوں کی جانب چلیں۔ ہم آپ کی معیت میں چلے اور ان کے مدرسہ میں پہنچے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں زور دے کر کہا 'اے یہودیو! مسلمان ہو جاؤ تم محفوظ رہو گے اور یقین کر لو کہ یہ زمین اللہ اور اس کے رسول (کے قبضہ) میں ہے اور میں تمہیں اس سرزمین سے جلاوطن کرنا چاہتا ہوں۔ پس تم میں سے جس شخص کو اس کے مال کے بدلے کچھ دستیاب ہوتا ہے تو وہ اسے فروخت کر دے (بخاری، مسلم)

۴۰۵۱ - (۲) وَفِي ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَامَ عُمَرُ خَطِيْبًا، فَقَالَ: إِنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ عَامِلَ يَهُودَ خَيْرَ عَلَى أَمْوَالِهِمْ، وَقَالَ: «يُفْرِكُمْ مَا أَفْرَكُمُ اللَّهُ». وَقَدْ رَأَيْتُ إِجْلَاءَهُمْ. فَلَمَّا أَجْمَعَ عُمَرُ عَلَى ذَلِكَ آتَاهُ أَحَدُ بَنِي أَبِي الْحَقِيقِ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! أَتُخْرِجُنَا وَقَدْ أَقْرَنَّا مُحَمَّدًا وَعَامَلْنَا عَلَى الْأَمْوَالِ؟ فَقَالَ عُمَرُ: أَطْنَنْتُ أَنْتَ نَبِيَّتَ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «كَيْفَ بَكَ إِذَا أُخْرِجْتَ مِنْ خَيْرٍ، تَعْدُو بِكَ قُلُوبُكَ» - لَيْلَةً بَعْدَ لَيْلَةٍ؟ - فَقَالَ: هَذِهِ كَانَتْ هُرَيْلَةَ - مِنْ أَبِي الْقَاسِمِ. فَقَالَ: كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللَّهِ! فَاجْلَاهُمْ عُمَرُ، وَأَعْطَاهُمْ قِيَمَةَ مَا كَانَ لَهُمْ مِنَ الثَّمَرِ مَالًا، وَإِبِلًا، وَعَرُوضًا مِنْ أَقْتَابٍ - وَجِبَالٍ وَغَيْرِ ذَلِكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۰۵۱ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عمرؓ کھڑے ہوئے 'خطبہ دیا اور بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کے یہودیوں سے ان کی زمینوں کے بارے میں مزارعت کا معاملہ کیا اور کہا کہ جب تک تمہیں اللہ برقرار رکھے گا ہم بھی تمہیں برقرار رکھیں گے۔ عمرؓ نے کہا 'میری رائے ہے کہ تمہیں (اس جگہ سے) جلاوطن کر دوں جب عمرؓ

نے ان کو جلاوطن کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا تو ان کے پاس ابوالفتح کے بیٹوں میں سے ایک آیا۔ اس نے کہا: اے امیرالمومنین! آپ ہمیں (اس جگہ سے) جلاوطن کر رہے ہیں حالانکہ (اس جگہ پر) ہمیں محمدؐ نے آباد کر رکھا تھا اور زمینوں میں کام کرنے کا معاملہ کیا تھا تو عمرؓ نے کہا: تیرا کیا خیال ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد: گرائی کو فراموش کر گیا ہوں، جب تجھ سے انہوں نے فرمایا تھا کہ تیرا اس وقت کیا حال ہوگا جب تجھے خیر سے جلاوطن کیا جائے گا؟ تیری جوان اونٹنی مسلسل کئی راتیں تجھے اٹھا کر تیز چلتی رہے گی۔ اس نے کہا: یہ تو آپؐ کا مزاحیہ جملہ تھا۔ عمرؓ نے (دور دے کر) کہا: اللہ کے دشمن! تو جھوٹ بولتا ہے۔ چنانچہ عمرؓ نے انہیں جلاوطن کر دیا اور انہیں پھلوں کی قیمت کے بدلے مال، اونٹ، سامان، پالان اور رسیاں وغیرہ دیں (بخاری)

وضاحت: عمرؓ نے انہیں اس وجہ سے جلاوطن کیا کہ انہوں نے اپنے بیٹے عبداللہؓ کو ان کی جانب بھیجا تھا تاکہ خیر کے پھلوں کو ان کے اور مسلمانوں کے درمیان تقسیم کرے لیکن رات کے وقت عبداللہؓ پر حملہ کیا گیا اور ان کے دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کے جوڑ اکھاڑ دیے گئے تو عمرؓ نے ان کی شرارتوں سے بچاؤ کے لئے یہی مناسب سمجھا کہ انہیں جلاوطن کر دیا جائے چنانچہ انہیں تہاء اور اربحاء کی جانب جلاوطن کر دیا گیا۔ (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۸۳)

۴۰۵۲ - (۳) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَوْصَى بِثَلَاثَةٍ:

قَالَ: أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَأَجِيزُوا الْوَلَدَ نَحْوَمَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ، - قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ - أَوْ قَالَ: فَانْتَبَهَتْهَا - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۰۵۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں کی وصیت فرمائی: آپؐ نے حکم دیا کہ مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دینا اور وفد کو اسی طرح عطیات دینا جس طرح میں انہیں عطیات دیتا ہوں۔ ابن عباسؓ نے کہا کہ تیسری بات سے آپؐ نے خاموشی اختیار کی یا انہوں نے بتایا کہ تیسری بات مجھے یاد نہیں رہی (بخاری، مسلم)

وضاحت: موطا امام مالک میں تیسری بات کا اشارہ ملتا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: میری قبر کو میلہ گاہ نہ بنانا کہ اس کی عبادت ہونے لگے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۸۳)

۴۰۵۳ - (۴) وَهْنُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ، حَتَّى لَا أَدْعَ فِيهَا إِلَّا مُسْلِمًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَفِي رِوَايَةٍ: «لَنْ عِشْتُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا تُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ».

۴۰۵۳: جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے عمر بن خطاب نے بتایا، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، یقیناً میں یہودیوں اور عیسائیوں کو جزیرہ العرب سے نکال دوں گا، یہاں تک کہ اس میں صرف مسلمانوں کو رہنے دوں گا (مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ (آپ نے فرمایا) اگر میں زندہ رہا اور اللہ نے چاہا تو میں یہودیوں اور عیسائیوں کو جزیرہ العرب سے نکال دوں گا۔

الفصل الثانی

لَيْسَ فِيهِ إِلَّا حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ «لَا تَكُونُ قِبْلَتَانِ» وَقَدْ مَرُّ فِي بَابِ الْجَزِيرَةِ.

دوسری فصل: اس فصل میں ذکر کے لائق ابن عباس سے مروی حدیث جس میں ہے کہ ”ایک ملک میں دو قبیلے نہیں ہو سکتے....“ کے سوا کوئی حدیث نہیں اور وہ جزیرہ کے باب میں گزر چکی ہے۔

الفصل الثالث

۶۰۵۴- (۵) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَجْلَى الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمَّا ظَهَرَ عَلَى أَهْلِ خَيْبَرَ أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ الْيَهُودَ مِنْهَا، وَكَانَتِ الْأَرْضُ لَمَّا ظَهَرَ عَلَيْهَا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُسْلِمِينَ، فَسَأَلَ الْيَهُودَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَتْرَكَهُمْ عَلَى أَنْ يَكْفُوا الْعَمَلَ وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نُقِرُّكُمْ عَلَى ذَلِكَ مَا شِئْنَا». فَأَقْرُوا وَاحْتَى أَجْلَاهُمْ عُمَرُ فِي إِمَارَتِهِ إِلَى تَيْمَاءَ وَأَرِيحَاءَ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل: ۴۰۵۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عمر نے یہودیوں اور عیسائیوں کو حجاز کے علاقے سے جلاوطن کر دیا اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر والوں پر غالب آئے تو انہوں نے ارادہ کیا کہ وہاں سے یہودیوں کو جلاوطن کر دیا جائے اور اس علاقے پر جب غلبہ حاصل ہوا تھا تو یہ زمین اللہ اس کے رسول اور مسلمانوں کی تھی۔ (یعنی اسلامی حکومت کی ملکیت تھی) یہودیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں درخواست پیش کی کہ وہ (زمینوں اور باغات میں) کام کریں گے اور انہیں پھلوں سے نصف حصہ دیا جائے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تک ہم پسند کریں گے ہمیں یہاں رہنے دیں گے چنانچہ وہ وہاں آباد رہے یہاں تک کہ عمر نے ان کو اپنے دور خلافت میں (شام کے ملک) میں ”تیماء اور اریحاء“ بستیوں کی جانب جلاوطن کر دیا (بخاری، مسلم)

بَابُ الْفَقَىٰ (مال فقی کا بیان)

الفصل الأول

۴۰۵۵ - (۱) عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بْنِ الْحَذَثَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ خَصَّ رَسُولَهُ ﷺ فِي هَذَا الْفَقَى بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرُهُ، ثُمَّ قَرَأَ ﴿وَمَا آفَاءَ اللَّهِ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿فَقَدِيرٌ﴾ - فَكَانَتْ هَذِهِ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً سَتِيهِمْ مِنْ هَذَا الْمَالِ، ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلُ مَالِ اللَّهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل : ۴۰۵۵ : مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب نے بیان کیا بلاشبہ اللہ نے مال فقی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاص کیا تھا۔ آپ کے سوا کسی اور کو یہ اختیار نہ دیا گیا۔ بعد ازاں انہوں نے یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) ”اور جو مال اللہ نے اپنے پیغمبر کو ان لوگوں سے (بغیر لڑائی کے) دلایا ہے اس میں تمہارا کچھ حق نہیں۔ کیونکہ اس کے لئے نہ تم نے گھوڑے دوڑائے اور نہ اونٹ۔ لیکن اللہ اپنے پیغمبروں کو جزا دیتا ہے سلا کرتا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے“ چنانچہ یہ مال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خاص تھا۔ آپ اس مال سے اپنے اہل کے لئے سال کا خرچ لیتے تھے اور بقیہ مال آپ اللہ کے مال کی طرح خرچ کرتے تھے (بخاری، مسلم)

۴۰۵۶ - (۲) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا آفَاءَ اللَّهِ عَلَى رَسُولِهِ مِمَّا لَمْ يُوجِبِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ، فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَاصَّةً، يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً سَتِيهِمْ، ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السَّلَاحِ وَالْكَرَاعِ - عُدَّةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۵۶ : عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنو نضیر کا مال وہ مال تھا جو اللہ نے اپنے رسول کو خاص طور پر عطا کیا تھا اس لئے کہ مسلمانوں نے اس کے حصول کے لئے گھوڑے، اونٹ (وغیرہ) نہیں دوڑائے تھے چنانچہ یہ مال خالصتاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تھا۔ آپ سال بھر اس مال سے اپنے گھروالوں پر خرچ کرتے تھے اور باقی مال کو جہاد کی تیاری کے لئے ہتھیاروں اور گھوڑوں کی خرید پر صرف فرماتے تھے۔ (بخاری، مسلم)

الفصل الثانی

۴۰۵۷ - (۳) وَهُنَّ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَنَاهُ الْفَقَىءَ قَسَمَهُ فِي يَوْمِهِ، فَأَعْطَى الْأَهْلَ - حَظَّيْنِ، وَأَعْطَى الْأَعَزَبَ حَظًّا، فَذُعِيتُ فَأَعْطَانِي حَظَّيْنِ، وَكَانَ لِي أَهْلٌ، ثُمَّ دُعِيَ بَعْدِي عُمَارُ بْنُ يَاسِرٍ فَأَعْطَانِي حَظًّا وَاحِدًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل : ۴۰۵۷ : عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب مال لئی آتا تو آپ اسی دن اسے تقسیم فرما دیتے تھے، شادی شدہ کو دو حصے اور غیر شادی شدہ کو ایک حصہ دیتے۔ مجھے بلایا گیا تو آپ نے مجھے دو حصے عطا کیے کیونکہ میں شادی شدہ تھا بعد ازاں میرے بعد عمار بن یاسر کو بلایا گیا، اسے آپ نے ایک حصہ دیا (ابوداؤد)

۴۰۵۸ - (۴) وَهْنُ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَوَّلَ مَا جَاءَهُ شَيْءٌ بَدَأَ بِالْمُحَرَّرِينَ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۰۵۸ : عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ کے پاس مال آتا تو پہلے ان غلاموں کو دیتے جو آزاد ہو چکے تھے (ابوداؤد)
وضاحت : اس حدیث کی سند میں ہشام بن سعد راوی حکم فیہ ہے۔ (تفہیم الرواة جلد ۳ صفحہ ۸۳)

۴۰۵۹ - (۵) وَهْنُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنِّي بِطَبِئَةٍ - فِيهَا خَرَرٌ، فَقَسَمَهَا لِلْحُرَّةِ وَالْأَمَةِ. قَالَتْ عَائِشَةُ: كَانَ أَبِي يَقْسِمُ لِلْحُرِّ وَالْعَبْدِ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۰۵۹ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چھوٹی سی جھیلی لائی گئی، جس میں موتی تھے۔ آپ نے آزاد عورتوں اور لونڈیوں میں تقسیم فرما دیے۔ عائشہ نے بیان کیا کہ میرے والد آزادوں اور غلاموں میں تقسیم فرماتے تھے۔ (ابوداؤد)

۴۰۶۰ - (۶) وَهْنُ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بْنِ الْحَدَثَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - يَوْمًا الْفَقَىءَ، فَقَالَ: مَا أَنَا أَحَقُّ بِهَذَا الْفَقَىءِ مِنْكُمْ، وَمَا أَحَدٌ مِنَّا بِأَحَقُّ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا أَنَا عَلَى مَنَازِلِنَا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَسَمَ رَسُولُهُ ﷺ، فَالرَّجُلُ

وَقَدَّمَهُ، - وَالرَّجُلُ وَبِلَاؤُهُ، وَالرَّجُلُ وَوَعِيلُهُ، وَالرَّجُلُ وَحَاجَتُهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۰۶۰: مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب نے ایک دن مال فنی کا ذکر کیا اور فرمایا: میں اس مال کا تم سے زیادہ حقدار نہیں اور ہم میں سے کوئی شخص کسی دوسرے سے اس کا زیادہ حقدار نہیں ہے۔ البتہ ہم سب کتاب اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقسیم کے مطابق اپنے اپنے مراتب پر ہیں۔ ایک شخص کو اس کے قدیم مسلمان ہونے اور دوسرے شخص کو اس کی آزمائشوں کا خیال رکھتے ہوئے، تیسرے شخص کو اس کے اہل و عیال کے لحاظ سے اور چوتھے شخص کو اس کی ضروریات کے پیش نظر (مال فنی میں سے حصہ دیا جائے گا) (ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن اسحاق راوی مدلس ہے اور وہ لفظ ”عن“ کے ساتھ بیان کر رہا ہے (المخرج والتعديل جلد ۱ صفحہ ۱۰۰۸، تہذیب التہذیب جلد ۳ صفحہ ۳۸۸، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۶۸، الغناء والمتروکین صفحہ ۵۳)

۴۰۶۱ - (۷) وَقَضَاهُ، قَالَ: قَرَأَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ﴿إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ﴾ حَتَّى بَلَغَ ﴿عَلَيْكُمْ حِكْمٌ﴾ - فَقَالَ: هَذِهِ لِهَؤُلَاءِ. ثُمَّ قَرَأَ ﴿وَاعْلَمُوا أَنَّ مَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ﴾ حَتَّى بَلَغَ ﴿وَأَبْنِ السَّبِيلِ﴾ - ثُمَّ قَالَ: هَذِهِ لِهَؤُلَاءِ. ثُمَّ قَرَأَ ﴿مَا آفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَى﴾ حَتَّى بَلَغَ ﴿لِلْفُقَرَاءِ﴾ - ثُمَّ قَرَأَ ﴿وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ﴾ - ثُمَّ قَالَ: هَذِهِ اسْتَوْعَبَتِ الْمُسْلِمِينَ عَامَّةً، فَلَيْسَ عِشْتُ فَلْيَاتَيْنِ الرَّاعِي وَهُوَ بِسَرٍّ جَمِيرٍ - نَصِيْبُهُ مِنْهَا، لَمْ يَعْرِقْ فِيهَا جَبِيْهَةً. رَوَاهُ فَنِي «شَرْحِ السُّنَنِ».

۳۰۷: مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب نے اس آیت کو تلاوت فرمایا (جس کا ترجمہ ہے) ”صدقات (یعنی زکوٰۃ و خیرات) تو مفلسوں، محتاجوں اور جو کارکن صدقات پر متعین ہیں (ان کا حق ہے) اور ان لوگوں کا جن کی تالیف قلب مقصود ہے اور غلاموں کو آزاد کرانے میں اور قرضداروں کے قرض ادا کرنے میں اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں کی مدد کیلئے (یہ مال خرچ کرنا چاہیے)“ یہ حقوق اللہ کی طرف سے مقرر کئے گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ بڑا جاننے والا اور بڑی حکمت والا ہے۔ ”بعد ازاں عمرؓ نے اس آیت کو تلاوت کیا (جس کا ترجمہ ہے) ”اور جان رکھو کہ جو چیز تم (کفار سے) لوٹ کر لاؤ، اس میں سے پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول کا، اہل قربت کا، قییموں کا“ مسافروں کا اور محتاجوں کا ہے۔“ اور پھر فرمایا: ”یہ مال ان کے لئے ہے۔ پھر عمرؓ نے اس آیت کو تلاوت فرمایا (جس کا ترجمہ ہے) ”جو مال اللہ نے اپنے پیغمبر کو دیات والوں سے دلایا ہے، وہ اللہ اور اس کے رسول، قربت واروں، قییموں، حاجت مندوں اور مسافروں کے لئے ہے۔“ پھر عمرؓ نے یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) ”اور ان کے لئے بھی جو ان کے بعد آئے“ جو دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں، (ان کے) گناہ معاف فرما۔ اس کے بعد عمرؓ نے کہا ”ان آیات نے تمام مسلمانوں کو اپنے اندر لے لیا ہے۔ اگر میں زندہ رہا تو

”سرو میر“ (مقام) میں رہائش پذیر چڑھایا ہے کو بھی اس کا حصہ پہنچے گا حالانکہ اس مال کے حصول میں اس کی پیشانی تک عرق آلود نہیں ہوئی۔ (شرح السنہ)

وضاحت: مگر کا مقصد یہ ہے کہ مال فنی سے پانچواں حصہ نہ نکالا جائے بلکہ تمام مال کو مسلمانوں کے عام مصالح میں صرف کیا جائے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۸۳)

۴۰۶۲ - (۸) وَفَنَّهُ، قَالَ: كَانَ فِيمَا احْتَجَّ بِهِ عُمَرُ أَنْ قَالَ: كَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثُ صَفَايَا — بَنُو النَّضِيرِ وَخَيْرٌ وَفَدُكُ — ؛ فَأَمَّا بَنُو النَّضِيرِ فَكَانَتْ حُجْسًا لِنَوَائِبِهِمْ — ، وَأَمَّا فَدُكُ فَكَانَتْ حُجْسًا لِأَبْنَاءِ السَّبِيلِ ، وَأَمَّا خَيْرٌ فَجَزَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءَ: جُزْءَيْنِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ، وَجُزْءًا نَفَقَةً لِأَهْلِهِ، فَمَا فَضَلَ عَنْ نَفَقَةِ أَهْلِهِ جَعَلَهُ بَيْنَ فَقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۰۶۳: مالک بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (مال فنی کو تقسیم نہ کرنے کے بارے میں) مگر کا استدلال یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین جائیدادیں اپنے لئے مختص کیں، وہ بنو نضیر، خیر اور فدک کی زمینیں تھیں۔ بنو نضیر کی زمین آپ کی ضروریات (مساجد اری وغیرہ) کے لئے اور فدک کی زمین مسافروں کے لئے وقف تھی اور خیر کی زمینوں کو آپ نے تین حصوں میں تقسیم کیا۔ دو تہائی مسلمانوں کے درمیان اور ایک تہائی گھریلو اخراجات کیلئے اور جو مال گھریلو اخراجات سے زائد ہوتا، اسے فقیر مساجد میں تقسیم فرماتے (ابوداؤد)۔

وضاحت: اس حدیث میں اسامہ بن زید لکھی راوی حکم فیہ اور ضعیف ہے (المرجع والتحویل جلد ۲ صفحہ ۱۴۳۲، الضعفاء والمتروکین صفحہ ۵۲، تنزیہ الکمال جلد ۲ صفحہ ۳۳۲، میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۱۴۳)

الفصل الثالث

۴۰۶۳ - (۹) عَنْ الْمُغِيرَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، جَمَعَ بَنِي مَرْوَانَ حِينَ اسْتُخْلِفَ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَتْ لَهُ فَدُكُ، فَكَانَ يُنْفِقُ مِنْهَا، وَيَعُوذُ مِنْهَا عَلَى صَغِيرِ بَنِي هَاشِمٍ، وَيَزَوِّجُ مِنْهَا أَيْشَهُمْ، وَإِنْ فَاطِمَةُ سَأَلَتْهُ أَنْ يَجْعَلَهَا لَهَا فَايَ، فَكَانَتْ كَذَلِكَ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ، فَلَمَّا وَلَّى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَمِلَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَيَاتِهِ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ، فَلَمَّا أَنْ وَلَّى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ — ، عَمِلَ فِيهَا بِمِثْلِ مَا عَمِلَ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ، ثُمَّ اقْطَعَهَا مَرْوَانُ ، ثُمَّ صَارَتْ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، فَرَأَيْتُ أَمْرًا مَنَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، لَيْسَ لِي بِحَقٍّ — ، وَإِنِّي أَشْهَدُكُمْ إِنِّي رَدَدْتُهَا عَلَى مَا كَانَتْ: يَعْنِي: عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَإِنِّي بَكَّرْتُ وَعُمَرُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

تیسری فصل : ۴۰۶۳ : مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز جب خلیفہ مقرر ہوئے تو انہوں نے ”بنو مروان“ کو اکٹھا کیا اور کہا ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ”نذک“ کی آمدنی سے خرچ کرتے تھے نیز ”بنو ہاشم“ کے نابالغ بچوں کو دیتے رہتے اس سے ان کی بیوہ عورتوں کا نکاح کرتے اور جب فاطمہؓ نے آپؐ سے مطالبہ کیا کہ آپؐ ”نذک“ (کے مل) ان کے لیے خاص کر دیں تو آپؐ نے انکار کیا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہی کیفیت رہی یہاں تک کہ آپؐ انتقال فرما گئے اور جب ابوبکرؓ خلیفہ مقرر ہوئے تو انہوں نے اس مل کو اسی طرح خرچ کیا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندگی بھر صرف فرماتے رہے یہاں تک کہ وہ انتقال فرما گئے اور جب عمر بن خطابؓ خلیفہ مقرر ہوئے تو انہوں نے بھی اس مل میں اسی طرح تصرف کیا جیسا کہ (ان کے) دونوں پیشروؤں نے کیا تھا۔ یہاں تک کہ وہ بھی انتقال فرما گئے۔ بعد ازاں مروان نے اسے اپنی جاگیر بنا لیا پھر (وہ مل) عمر بن عبدالعزیز کی تحویل میں آیا (تو انہوں نے کہا) میں سمجھتا ہوں کہ جب آپؐ نے (اپنی بیٹی) فاطمہؓ کی تحویل میں اسے نہیں دیا تو میرا بھی اس مل پر کچھ استحقاق نہیں اور میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں اس مل کو اسی حیثیت پر لے جا رہا ہوں جس پر یہ مل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکرؓ اور عمرؓ کے زمانے میں تھا (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۹۴)

کِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ

(شکار اور حلال جانوروں کا بیان)

الفصل الأول

۴۰۶۴ - (۱) عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أُرْسِلَتْ كَلْبُكَ فَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ، فَإِنْ أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَادْكُرْ كُنْهَ حَيًّا فَادْبَحْهُ، وَإِنْ أَدْرَكَتْهُ قَدْ قَتَلَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ، وَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ؛ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ، فَإِنْ وَجَدْتَ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ وَقَدْ قُتِلَ فَلَا تَأْكُلْ؛ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَيُّهُمَا قَتَلَ. وَإِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ؛ فَإِنْ غَابَ عَنْكَ يَوْمًا فَلَمْ تَجِدْ فِيهِ إِلَّا أَثَرَ سَهْمِكَ فَكُلْ إِنْ شِئْتَ، وَإِنْ وَجَدْتَهُ غَرِيفًا فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۴۰۶۳: عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا کہ جب تم اپنا کتا (شکار کے لئے) چھوڑ دو تو بسم اللہ پڑھو، اگر کتا شکار کو تمہارے لئے پکڑے رہے اور شکار تمہیں زندہ مل جائے تو تب تمہیں چاہیے کہ اسے ذبح کرو اور اگر شکار زندہ نہیں ہے اور کتے نے اس سے کھایا بھی نہیں ہے تو تمہارے لئے اس کو کھانا جائز ہے اگر اس نے (شکار میں سے کچھ) کھایا ہے تو تب تمہیں چاہیے کہ اسے نہ کھاؤ اس لئے کہ کتے نے اپنے لئے شکار کیا ہے اور اگر تمہارے کتے کے ساتھ کوئی دوسرا کتا شامل ہو گیا اور شکار زندہ نہیں بچا تو اسے نہ کھاؤ اس لئے کہ تمہیں نہیں معلوم کہ کس کتے نے اسے مارا ہے؟ اور جب تم (شکار کی جانب) حیر چیکو تو ”بسم اللہ“ پڑھو۔ اگر شکار تم سے ایک دن اوچھل رہا اور اس میں تمہارے تیر کے علاوہ (کسی دوسری چیز کا) اثر نہیں ملا تو اس شکار کو کھاؤ اور اگر تم شکار کو اس حال میں پاؤ کہ وہ پانی میں ڈوبا ہوا ہے تو اسے نہ کھایا جائے۔ (بخاری، مسلم)

وضاحت: اگر شکاری کتا خود بخود شکاری کے چھوڑے بغیر شکار کرتا ہے تو وہ شکار جائز نہیں اور اگر شکاری ”بسم اللہ“ پڑھ کر اسے چھوڑتا ہے تو شکار حلال ہے۔ یاد رہے کہ شکاری کتا وہ ہے جسے شکاری جب چھوڑے تو وہ شکار کرے اور جب وہ اسے واپس بلائے تو پلٹ آئے اور خود شکار سے نہ کھائے۔ شکاری کتے کو شکار کیلئے چھوڑنا چھری یا حیر چلانے کے مترادف ہے۔ شرط یہ ہے کہ اسے چھوڑتے وقت ”بسم اللہ“ پڑھی جائے۔ اگر شکار زندہ ہو تو اسے ذبح کیا جائے اور اگر مر چکا ہو تو بھی اسکا کھانا جائز ہے (القواعد فی الفقہ الاسلامی صفحہ ۱۲)

۴۰۶۵ - (۲) وَصَّيْهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا نُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمَعْلَمَةَ -، قَالَ: «كُلْ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ، قُلْتُ: وَإِنْ قَتَلَن؟ قَالَ: «وَأَنْ قَتَلَن، قُلْتُ: إِنَّا نُرْمِي بِالْمِعْرَاضِ - قَالَ: «كُلْ مَا خَرَقَ، وَمَا أَصَابَ بِعَرَضِهِ فَقَتَلَ فَإِنَّهُ وَقِيدٌ فَلَا تَأْكُلْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۶۵: عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہم سدھائے ہوئے کتے (شکار پر) چھوڑتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، جس شکار کو وہ تمہارے لئے روک لیں اسے تم کھاؤ۔ میں نے دریافت کیا، اگرچہ شکار مرجائے؟ آپ نے فرمایا، اگرچہ مرجائے (پھر) میں نے دریافت کیا، ہم بھالا (بار کر شکار) کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا، اگر بھالا شکار میں سوراخ کر دے تو اسے کھاؤ اور اگر اس کا تیز حصہ نہ لگے اور شکار اس کے گتے سے مر جائے تو وہ چوٹ کھا کر مرا تصور ہوگا، ایسے شکار کو نہیں کھانا چاہیے۔ (بخاری، مسلم)

۴۰۶۶ - (۳) وَهْنُ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسْنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! إِنَّا بَارِضُ قَوْمٍ أَهْلُ الْكِتَابِ أَفَنَأْكُلُ فِي آبَتِهِمْ: وَيَبَارِضُ صَيْدَ أَصِيدَ بِقَوْسِي وَيَكْلِبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلِّمٍ وَيَكْلِبِي الْمُعَلِّمَ، فَمَا يَصْلُحُ؟ قَالَ: «أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ آيَةِ أَهْلِ الْكِتَابِ، فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَهَا فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا، وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاعْبَسُوا وَكَلُوا فِيهَا، وَمَا صِدَّتْ بِقَوْسِكَ فَذَكَرْتَ إِسْمَ اللَّهِ فَكُلْ، وَمَا صِدَّتْ بِكَلْبِكَ فَذَكَرْتَ إِسْمَ الْمُعَلِّمِ فَذَكَرْتَ إِسْمَ اللَّهِ فَكُلْ، وَمَا صِدَّتْ بِكَلْبِكَ غَيْرَ مُعَلِّمٍ فَادْرَكْتَ ذَكَاتَهُ— فَكُلْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۶۶: ابو ثعلبہ خسنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ سے دریافت کیا، اے اللہ کے پیغمبر! ہم اہل کتاب کے علاقے میں ہوتے ہیں، تو کیا ان کے برتنوں میں کھا سکتے ہیں؟ اور (جب) ہم شکار کے علاقے میں ہوتے ہیں۔ تو (م) کمان اور ایسے کتے کے ساتھ شکار کرتے ہیں جو سدھایا ہوا نہیں ہوتا نیز اس کتے کے ساتھ بھی جو سدھایا ہوا ہوتا ہے تو ان حالات میں مجھے کیا کرنا چاہیے۔ آپ نے فرمایا، اگر اہل کتاب کے برتنوں کے علاوہ ہمیں اور برتن دستیاب ہوں تو ان کے برتنوں کو استعمال میں نہ لاؤ اور اگر ان کے برتنوں کے علاوہ ہمیں کوئی اور برتن دستیاب نہ ہوں تو انہیں صاف کر کے ان میں کھاؤ اور جب تم کمان کے ساتھ شکار کرو اور ”بسم اللہ“ پڑھی ہو تو (شکار) کو کھاؤ اور اگر سدھائے ہوئے کتے کے ساتھ شکار کرو اور ”بسم اللہ“ پڑھی ہو تو (شکار) کو کھاؤ اور اگر ایسے کتے کے ساتھ شکار کرو جو سدھایا ہوا نہیں ہے لیکن شکار زندہ ہے تو اس کو ذبح کر کے کھاؤ (بخاری، مسلم)

۴۰۶۷ - (۴) وَهْنُهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَعَابَ عَنْكَ فَادْرَكْتَهُ فَكُلْ مَا لَمْ يَنْتِنَ»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۰۶۷: ابو ثعلبہ خسنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم شکار کو حیرا د لیکن تیر گتے کے بعد اگر شکار نہ مل سکے اور تلاش کے بعد وہ مل جائے تو اگر وہ بدبودار نہیں ہو تو اسے کھا لو (مسلم)

۴۰۶۸ - (۵) وَهْنُهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِي الَّذِي يُدْرِكُ صَيْدَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ: «فَكُلْهُ مَا لَمْ يَنْتِنَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۰۶۸: ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کوئی شخص تین روز کے بعد اپنے شکار کو پائے اور وہ بدروادار نہیں ہوا تو اسے کھالیں (مسلم)

۴۰۶۹- (۶) وَهْنٌ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ هِنَا أَقْوَامًا حَدِيثُ عَهْدِهِمْ بِبَيْتِكَ — يَأْتُونَنَا بِالْحِمَانِ لَا نَدْرِي أَيْذُكْرُونَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا أَمْ لَا؟ قَالَ: «اذْكُرُوا أَنْتُمْ اسْمَ اللَّهِ وَكُلُوا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۰۶۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ صحابہ کرام نے آپ سے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! یہاں کچھ لوگ ہیں جو نئے مسلمان ہیں۔ وہ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں۔ ہم نہیں جانتے کہ انہوں نے ذبح کرتے وقت اس پر ”بسم اللہ“ پڑھی ہے یا نہیں؟ آپ نے فرمایا، تم اس پر ”بسم اللہ“ پڑھو اور اسے کھاؤ۔ (بخاری)

وضاحت: اس حدیث سے یہ نہ سمجھا جائے کہ کھانے کے وقت ”بسم اللہ“ پڑھ لینا ذبح کے وقت ”بسم اللہ“ نہ پڑھنے سے کفایت کرے گا۔ بلکہ مقصد یہ ہے کہ کھانے کے وقت ”بسم اللہ“ پڑھنا مستحب ہے۔ اگر ذبح کرنے والے ایسے لوگ ہیں جن کا ذبیحہ کھانا حلال ہے اور ان کے بارے میں علم نہیں کہ انہوں نے ذبح کرتے وقت ”بسم اللہ“ پڑھی ہے یا نہیں، تو اس کے کھانے میں کچھ مضائقہ نہیں۔ اس لئے کہ مسلمان کے بارے میں ”حسن عن“ رکھنا چاہیے لیکن اس حدیث سے یہ استدلال کرنا کہ ذبیحہ پر ”بسم اللہ“ پڑھنا ضروری نہیں، غلط ہے۔ نیز یہ حدیث اس قاعدہ کی دلیل بھی ہے کہ تعصبات کو صحت پر محمول کیا جائے گا جب تک صحت کے خلاف دلیل نہ ہو۔ (فتح الباری جلد ۸ صفحہ ۷۲، ۷۳)

۴۰۷۰- (۷) وَهْنٌ أَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ: سُئِلَ عَلِيُّ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: هَلْ خَصَصْتُكَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِشَيْءٍ؟ فَقَالَ: مَا خَصَصْنَا بِشَيْءٍ لَمْ يَكُنْ يَكُونُ لِلنَّاسِ إِلَّا مَا فِي قِرَابِ سَيْفِي هَذَا، فَأَخْرَجَ صَحِيفَةً فِيهَا: «لَعَنَ اللَّهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ، وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْأَرْضِ» — وَفِي رِوَايَةٍ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْأَرْضِ — وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ، وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ أَوَى مُحَدِّثًا... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۰۷۰: ابو الطفیل رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ علیؑ سے دریافت کیا گیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کوئی خاص چیز بتائی ہے؟ انہوں نے کہا کہ آپ نے ہمیں کوئی خاص چیز نہیں بتائی جو آپ نے عام لوگوں کو نہ بتائی ہوں سوائے اس (تحریر) کے جو میری اس کھوار کی میان میں ہے۔ چنانچہ انہوں نے اس میں سے ایک لکھا ہوا کاغذ نکالا، اس میں تحریر تھا کہ اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو ”غیر اللہ“ کے نام پر ذبح کرتا ہے نیز اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو زمین کی حد بندی میں چورٹی کرتا ہے اور ایک روایت میں ہے، جو شخص زمین کی حد بندی کو مٹاتا ہے اور اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو اپنے والد پر لعنت کرتا ہے نیز اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو کسی ”بدعتی“ کو جگہ دیتا ہے۔ (مسلم)

۴۰۷۱- (۸) وَهَنَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا لَا قُوا الْعَدُوَّ غَدًا، وَلَيْسَتْ مَعَنَا مَدَى— أَفَنَذِيعُ بِالْقَصَبِ؟ قَالَ: «مَا أَنْهَرَ الدَّمَ— وَذَكَرَ اسْمُ اللَّهِ؛ فَكُلُّ لَيْسَ الْبَسَنَ وَالظُّفَرُ، وَسَاحِدَتُكَ عَنْهُ: «أَمَّا الْبَسَنُ فَعِظْمٌ، وَأَمَّا الظُّفَرُ فَمَدَى الْحَبْسِ، وَأَصَبْنَا نَهَبَ إِبِلٍ وَعِظْمٌ فَتَدَّ— مِنْهَا يَغِيرُ، فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ لِهَذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ— كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ، فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَافْعَلُوا بِهِ هَكَذَا... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۷۱: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم کل کے دن دشمن سے لڑنے والے ہیں، ہمارے پاس چمراں نہیں ہیں۔ کیا ہم سرکنڈوں کے کناروں کے ساتھ نبح کر سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جو چیز خون برائے اور اس پر ”بسم اللہ“ پڑھی جائے تو اسے کھانا جائز ہے۔ البتہ دانت اور ناخن نہ ہوں اور میں تمہیں اس کے بارے میں بتاتا ہوں، دانت ہڈی ہے اور ناخن ”جیش“ کی چمراں ہیں۔ (راوی نے کہا) اور ہمیں لوٹ میں اونٹ اور بکریاں ہاتھ لگیں، جن میں سے ایک اونٹ بھاگ گیا۔ تو ایک شخص نے اس کو ایک تیر مارا اور اسے دوک لیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اونٹ بھاگ جاتے ہیں جیسا کہ جنگلی جانور ہوتے ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی قابو نہ آئے تو اسے اسی طرح تیر مارا جائے۔ (بخاری، مسلم)

۴۰۷۲- (۹) وَهَنَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ كَانَتْ— لَهُ عَنَمٌ تَرَعَى بِسَلَمٍ—، فَأَبْصَرَتْ جَارِيَةً لَنَا بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِنَا مَوْتًا— فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهِ، فَسَالَ النَّبِيُّ ﷺ، فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۰۷۲: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری چند بکریاں تھیں جو ”سَلَم“ نامی پہاڑی پر (جو مدینہ منورہ میں ہے) چرا کرتی تھیں۔ اس نے بتایا کہ ہماری لویڑی نے ایک بکری پر موت (کے آثار) دیکھے تو اس نے ایک پتھر کو توڑا اور اس کے ساتھ اس بکری کو نبح کر دیا۔ پھر اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے اس کے کھانے کا حکم دیا۔ (بخاری)

وضاحت: معلوم ہوا کہ عورت جانور نبح کر سکتی ہے نیز پتھر کے ساتھ نبح کرنا درست ہے۔ نیز جب کوئی غلو نہ ہو تو لڑکیاں تن عماما بکریاں چرانے کا کام بھی کر سکتی ہیں۔ (واللہ اعلم)

۴۰۷۳- (۱۰) وَهَنَ شَدَادُ بْنُ أَوْسٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ، فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ، وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ، وَلْيُجِدْ أَحَدُكُمْ شُفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۰۷۳: شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، بے شک اللہ نے ہر چیز کے ساتھ احسان کو واجب قرار دیا ہے۔ جب تم قتل کرو تو اس میں بھی احسان کا خیال رکھو اور جب تم ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو۔ اپنی چمری کو تیز کر لو اور ذبیحہ کو آرام پہنچاؤ (مسلم)

۴۰۷۴-(۱۱) وَفَن ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى أَنْ تُصَبَّرَ—بِهَيْئَةٍ أَوْ غَيْرِهَا لِلْقَتْلِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۰۷۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے چار پائے وغیرہ کو باندھ کر قتل کرنے اور انہیں باندھ کر ان پر نشانہ لگانے سے منع فرمایا (بخاری، مسلم)

۴۰۷۵-(۱۲) وَفَنُهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَعَنَ مَنْ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۰۷۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو ذی روح چیز کو نشانہ بنا رہا ہے۔ (بخاری، مسلم)

۴۰۷۶-(۱۳) وَفَن ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: وَلَا تَتَخَلَّوْا شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۰۷۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی ذی روح چیز کو نشانہ نہ بناؤ (البتہ حکار پر نشانہ لگانا درست ہے) (مسلم)

۴۰۷۷-(۱۴) وَفَن جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ، وَعَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۰۷۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے پر مارنے اور چہرے پر داغ لگانے سے منع فرمایا ہے (مسلم)

۴۰۷۸-(۱۵) وَفَنُهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلَيْهِ جِمَارٌ وَقَدْ وَسِمَ فِي وَجْهِهِ، قَالَ: وَلَعَنَ اللَّهُ الَّذِي وَسَمَهُ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۰۷۸: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک گدھا گزرا جس کے چرے کو داغا گیا تھا آپؐ نے فرمایا، اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو، جس نے اس کو داغا ہے۔ (مسلم)

۴۰۷۹ - (۱۶) وَهَنَّ أَنَسُ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: غَدَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ لِيُحْكِمَهُ، فَوَافَيْتُهُ فِي يَدِهِ الْيَمِينِ بِسَمِّ إِبِلِ الصَّدَقَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۷۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں عبداللہ بن ابی طلحہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا تاکہ آپ اسے گھٹی دیں۔ جب میں آپ کے پاس پہنچا تو آپ کے ہاتھ میں داغنے کا ٹپ تھا، آپ زکوٰۃ کے اونٹوں کو نشان لگا رہے تھے (بخاری، مسلم)

۴۰۸۰ - (۱۷) وَهَنَّ هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ فِي مَرْبَدٍ - فَرَأَيْتُهُ بِسَمِّ شَاءَ، حَسْبَتْهُ قَالَ: فِي أَذَانِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۸۰: هشام بن زید، انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ (جانوروں کے) باڑے میں بکریوں کو میرے خیال میں ان کے کالوں پر داغ رہے تھے۔ (بخاری، مسلم)

الفصل الثانی

۴۰۸۱ - (۱۸) وَهَنَّ عُدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ، أَحَدُنَا أَصَابَ صَيْدًا وَلَيْسَ مَعَهُ سِكِّينٌ، أَيْذَبُجْ بِالْمَرْوَةِ - وَشِقَةِ الْعَصَا؟ - فَقَالَ: «أَمْرٌ لَكُمْ بِمِ شَيْءٍ - وَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل: ۴۰۸۱: عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ بتائیں اگر ہم میں سے کسی کو شکار مل جائے اور اس کے پاس چھری نہ ہو تو کیا وہ نیزہ چر اور لاشی کے تیز ٹکڑے کے ساتھ اسے ذبح کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا، خون بہاؤ جیسے بھی ممکن ہو اور "بسم اللہ" پڑھو۔ (ابوداؤد، نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عری بن قنری راوی غیر معروف ہے اور سماک بن حرب راوی ضعیف ہے (تفہیم الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۸۸، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۳۲)

۴۰۸۲ - (۱۹) وَهَنَّ أَبِي الْعُشْرَاءِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَمَا تَكُونُ الذَّكَاءُ إِلَّا فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ؟ فَقَالَ: «لَوْ طَعَنْتَ فِي فُجْذَهَا لَأَجَزَا عَنْكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَهَذَا ذَكَاءُ الْمُتَرَدِّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا فِي الصُّرُورَةِ.

۴۰۸۲: ابو الشراء اپنے والد سے بیان کرتے ہیں اس نے دریافت کیا 'اے اللہ کے رسول! کیا ذبح (کا مقام) گدہ اور (بچے سے اوپر کا) گڑھا نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا: اگر تم جانور کی ران میں بھی نیزہ مارو تو تب بھی کافی ہے (ترمذی) ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، درائی) ابو داؤد کا قول ہے کہ یہ اس جانور کے ذبح کا ذکر ہے جو اونچائی سے گر جائے نیز امام ترمذی نے بیان کیا ہے کہ یہ ضرورت کے پیش نظر ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس حدیث کے راوی مجہول ہیں اور ابو الشراء کا کچھ علم نہیں کہ وہ کون ہے؟ پس حدیث قائل حجت نہیں ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۸۹، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۳۹، ارواء الغلیل ۲۵۳۵، ضعیف ابو داؤد صفحہ ۲، ضعیف ترمذی صفحہ ۵۵۳)

۴۰۸۳- (۲۰) وَفَنَّ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَا عَلَّمْتُ مِنْ كَلْبٍ، أَوْ بَازٍ، ثُمَّ أَرْسَلْتُهُ، وَذَكَرْتُ اسْمَ اللَّهِ فَكُلَّ مِمَّا أَمْسَكَ عَلَيْكَ». قُلْتُ: «وَأَنْ قَتَلَ؟ قَالَ: «إِذَا قَتَلَهُ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۰۸۳: عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس "کے" یا "ہار" کو تو نے (کھار کرنے کی) تربیت دی ہے بعد ازاں اسے بسم اللہ پڑھ کر چھوڑا تو جس کھار کو وہ حیرے لئے روک لے تو تجھے چاہیے کہ اسے کھالے میں لے دریافت کیا، اگر وہ اسے مار ڈالے؟ آپ نے فرمایا، جب وہ اسے مار ڈالے اور اس میں سے کچھ نہ کھائے تو اس نے اس کو حیرے لئے روکا ہے۔ (ابو داؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محالد بن سعید راوی ضعیف ہے۔ (الضعفاء والمتروکین صفحہ ۵۵۳، البحر والتبذیل جلد ۸ صفحہ ۲۵۳، ترقیب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۲۳۹، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۳۹، ضعیف ابو داؤد صفحہ ۲۷۷)

۴۰۸۴- (۲۱) وَفَنَّهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرْمِي الصَّبْدَ فَاجِدْ فِيهِ مِنَ الْغَدِ سَهْمِي. قَالَ: «إِذَا عَلِمْتَ أَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهُ وَلَمْ تَرَفِيهِ أَثَرِ سَبْعٍ فَكُلْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۰۸۴: عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں کھار کو حیرہ مارا ہوں اور دوسرے دن اس میں حیرہ پاتا ہوں؟ آپ نے فرمایا، جب تجھے یقین ہے کہ حیرے حیرے ہی اسے مارا ہے اور تجھے اس میں کسی درندے کا نشان بھی نہیں ملتا تو تجھے چاہیے کہ اسے کھالے۔ (ابو داؤد)

۴۰۸۵- (۲۲) وَفَنَّ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نُهَيْتُنَا عَنْ صَيْدِ كَلْبِ الْمُجُوسِ — رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۰۸۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں مجوسیوں کے کتے کے کھار سے روکا گیا ہے۔ (ترمذی)

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں شریک بن عبداللہ اور حجاج بن ارطاء راوی حکلم فیہ ہیں (المجمع والتعذیل جلد ۴ صفحہ ۳۰۲، تذکرۃ الحفاظ جلد ۲ صفحہ ۲۳۲، البروجین جلد ۱ صفحہ ۲۲۵، میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۵۸)

۴۰۸۶ - (۲۳) وَفَنَ ابْنُ ثَعْلَبَةَ الْحُشْنِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا أَهْلُ سَفَرٍ، نَمْرُ بِالْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَالْمَجُوسِ، فَلَا نَجِدُ غَيْرَ آبِنَتِهِمْ. قَالَ: «فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا غَيْرَهَا، فَأَغْسِلُوهَا بِالْمَاءِ ثُمَّ كُلُوا فِيهَا وَاشْرَبُوا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۰۸۶ : ابو ثعلبہ حشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہم سفر کرنے والے لوگ ہیں ہم یہودیوں، عیسائیوں اور مجوسیوں کے پاس سے گزرتے ہیں ہمیں ان کے برتنوں کے علاوہ اور برتن دستیاب نہیں ہوتے؟ آپ نے فرمایا، اگر تمہیں ان کے علاوہ برتن دستیاب نہ ہوں تو انہیں پانی کے ساتھ صاف کر دو بعد ازاں ان میں کھاؤ پیو۔ (ترمذی)

۴۰۸۷ - (۲۴) وَفَنَ قَبِيصَةَ بْنِ هَلَبٍ، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ طَعَامِ النَّصَارَى - وَفِي رِوَايَةٍ: سَأَلُهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: إِنْ مِنَ الطَّعَامِ طَعَامًا أَتَخَرَّجُ مِنْهُ - فَقَالَ: «لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِي صَدْرِكَ شَيْءٌ ضَارِعَتْ فِيهِ النَّصْرَانِيَّةُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو ذَاوُدَ.

۴۰۸۷ : قبیصہ بن ہلب اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عیسائیوں کے کھانے کے بارے میں دریافت کیا؟ اور ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص نے آپ سے دریافت کیا، بلاشبہ کچھ کھانے ایسے ہیں جن سے میں نفرت کرتا ہوں؟ آپ نے فرمایا، حیرے دل میں کوئی ایسا دوسرہ نہیں آتا چاہیے، جس سے تو نصاریٰ کی مانند ہو جائے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں ساک بن حرب اور قبیصہ بن ہلب ضعیف راوی ہیں (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۸۲، جلد ۲ صفحہ ۲۳۲)

۴۰۸۸ - (۲۵) وَفَنَ ابْنُ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الْمُجَشَّمَةِ - وَهِيَ الَّتِي تُصَبَّرُ بِالنَّبْلِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۰۸۸ : ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جالور کے کھانے سے منع کیا جس کو ہاتھ مارا گیا ہو اور ہاتھ کر اس پر حیر چلائے گئے ہوں۔ (ترمذی)

۴۰۸۹- (۲۶) وَهْنُ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ، وَعَنْ كُلِّ ذِي مَخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ، وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ، وَعَنِ الْمَجْتَمَةِ، وَعَنِ الْخَلِيسَةِ، وَأَنْ تَوَطَّاءَ الْحَبَالَى حَتَّى يَضَعْنَ مَا فِي بُطُونِهِنَّ — قَالَ: مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: سَبَّلَ أَبُو عَاصِمٍ عَنِ الْمَجْتَمَةِ، فَقَالَ: أَنْ يُنْصَبَ الطَّيْرُ أَوْ الشَّيْءُ فَيُرْمَى وَسَبَّلَ عَنِ الْخَلِيسَةِ، فَقَالَ: أَلِذْتُبُ أَوْ السَّبْعُ يُدْرِكُهُ الرَّجُلُ فَيَأْخُذُ مِنْهُ، فَيَمُوتُ فِي يَدِهِ قَبْلَ أَنْ يُذَكِّيَهَا... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۰۸۹: عراض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”خیر“ کے موقع پر ہر کھلی والے درندے، ہر بچے والے پرندے، گھریلو گدھوں کے گوشت، وہ جانور جس پر ہاندہ کر تیرہ سائے گئے ہوں اور (وہ جانور) جسے درندے کے منہ سے نکالا گیا ہو، کے کھانے سے منع فرمایا، نیز آپؐ نے قیمت سے لے کر والی حاملہ عورتوں کے ساتھ جماع کرنے سے منع فرمایا، جب تک کہ ان کا وضع حمل نہ ہو جائے۔ محمد بن یحییٰ نے بیان کیا کہ ابو عامر سے ”مَجْتَمَةُ“ کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ اس نے بتایا کہ پرندے یا کسی اور چیز کو ہاندہ دیا جائے اور اسے تیرہ مارے جائیں اور ”خَلِيسَة“ کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ تو اس نے بتایا کہ کوئی شخص بھجریے یا درندے سے کسی جانور کو چمڑائے لیکن ذبح کرنے سے پہلے وہ چمڑائے والے کے ہاتھ میں ہی مر جائے۔ (ترمذی)

۴۰۹۰ - (۲۷) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَأَبْنِ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ شَرِيطَةِ الشَّيْطَانِ: زَادَ ابْنُ عِيسَى: هِيَ الذَّبِيحَةُ يُقَطَّعُ مِنْهَا الْجِلْدُ وَلَا تُفَرَّى الْأَوْدَاجُ، ثُمَّ تُتْرَكُ حَتَّى تَمُوتَ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۰۹۰: ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان کے ”شریطہ“ سے منع کیا۔ ابن عسائی نے اضافہ کیا کہ ”شریطہ“ سے مراد وہ جانور ہے جس کی کھال کاٹ دی جائے لیکن اس کی رگیں نہ کاٹی جائیں پھر اسے چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ وہ مر جائے۔ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عمرو بن عبد اللہ صنعانی راوی متکلم فیہ ہے (الجرح والتعديل جلد ۶ صفحہ ۳۳۸ میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۷۰ تذکرۃ الحفاظ جلد ۱ صفحہ ۱۱۳)

۴۰۹۱ - (۲۸) وَهْنُ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «ذَكَاءُ الْجَنِينِ ذَكَاءُ آبَائِهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۳۰۹۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیٹ کے بیچ کا ذبح ہونا اس کی ماں کے

ذبح ہونے کے ساتھ ہے۔ (ابوداؤد واری)

وضاحت: بچہ پیٹ سے زندہ نکلے یا مرا ہوا، دونوں صورتوں میں حلال ہے (تطبیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۴۰)

۴۰۹۲۔ (۲۹) وَرَوَاهُ الْبَرْمِذِيُّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ.

۳۰۹۳: نیز ترمذی نے اس حدیث کو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

۴۰۹۳۔ (۳۰) وَفَنَ ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! نَنْحَرُ النَّاقَةَ، وَنَذْبَحُ الْبَقَرَةَ وَالشَّاةَ، فَتَجِدُ فِي بَطْنِهَا الْجَيْنَ، أَتَلْقِيهِ أَمْ نَأْكُلُهُ؟ قَالَ: وَكُلُّوهُ إِنْ يَشْتُمُّ، فَإِنْ ذَكَاتَهُ ذَكَاتُ أُمَةٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۰۹۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! ہم اونٹنی کو نحر کرتے ہیں، گائے اور بکری کو ذبح کرتے ہیں اور ان کے پیٹ میں بچہ پاتے ہیں، کیا ہم بچے کو پھینک دیں یا اسے کھائیں؟ آپ نے فرمایا، اگر پسند کرو تو اسے کھاؤ اس لئے کہ اس کی ماں کا ذبح ہونا اس کا ذبح ہونا ہے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۴۰۹۴۔ (۳۱) وَفَنَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَتَلَ عُصْفُورًا فَمَا فَوْقَهَا يَغْيِرُ حَقُّهَا؛ سَأَلَهُ اللَّهُ عَنْ قَتْلِهِ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا حَقُّهَا؟ قَالَ: «أَنْ يَذْبَحَهَا فَيَأْكُلَهَا، وَلَا يَقْطَعُ رَأْسَهَا فَيَرْمِي بِهَا»... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۰۹۴: عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے چڑیا یا اس سے بھی چھوٹے پرندے کو اس کا حق ادا کئے بغیر مارا تو اللہ اس سے اس کے قتل کے بارے میں دریافت کرے گا۔ عرض کیا گیا، اے اللہ کے رسول! ”پرندے کا حق“ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا، اسے ذبح کرے اور کھائے لیکن اس کے سر کو کاٹ کر اسے پھینک دینا درست نہیں۔ (احمد، نسائی، داری)

۴۰۹۵۔ (۳۲) وَفَنَ ابْنُ وَاقِيَةَ اللَّيْثِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يَجْبُونَ أَسْبَمَةَ الْإِبِلِ، وَيَقْطَعُونَ الْيَابِثَ الْغَنَمِ. فَقَالَ: «مَا يَقْطَعُ مِنَ الْبَيْهِنَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهِيَ مَيْتَةٌ لَا تَزْكَلُ». رَوَاهُ الْبَرْمِذِيُّ، وَابُو دَاوُدَ.

۳۰۹۵: ابوداؤد لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (جب) نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہ یعنی مدینہ والے لوگ اونٹوں کی کوبائیں کاٹ لیتے اور دنبوں کی پکیاں کاٹ لیتے (اور کھاتے تھے) آپ نے فرمایا، زندہ جانور سے جو گوشت کاٹا جائے وہ ’مروار ہے‘ اسے نہ کھایا جائے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

الفصل الثالث

۴۰۹۶ - (۳۳) عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ، أَنَّهُ كَانَ يَرْعَى لِقَحْةً يَشْعَبُ مِنْ شِعَابِ أُحُدٍ، فَرَأَى بِهَا الْمَوْتَ، فَلَمْ يَجِدْ مَا يَنْحَرُهَا بِهِ، فَأَخَذَ وَتَذًا فَوَجَّأَ بِهِ فِي لَبَتِهَا حَتَّى أَهْرَاقَ دَمَهَا، ثُمَّ أَخْبَرَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَمَالِكٌ. وَفِي رَوَايَتِهِ: قَالَ: فَذَكَّاهَا بِشِطَاطٍ.

تیسری فصل: ۴۰۹۶: عطاء بن یسار "بنو حارثہ" کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ احد کی گھاٹیوں میں سے ایک گھاٹی میں اونٹنی چرا رہا تھا۔ اس نے محسوس کیا کہ اونٹنی مرنے کے قریب ہے اس نے اس کو ذبح کرنے کیلئے کسی چیز کو نہ پایا تو اس نے ایک بیل اور اس کے سینے کے گڑھے میں زور کیا تھ دیا یہاں تک کہ اس کا خون نکل آیا بعد ازاں اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع کیا۔ آپ نے اسے حکم دیا کہ وہ اسے کھا سکتا ہے۔ (ابوداؤد، مالک) اور مالک کی روایت میں ہے اس نے بیان کیا کہ اس نے اس کو تیز نوک والی لکڑی کیا تھ ذبح کیا۔

۴۰۹۷ - (۳۴) وَفَنَ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْبَحْرِ — إِلَّا وَقَدْ ذَكَّاهَا اللَّهُ لِبَنِي آدَمَ». رَوَاهُ الدَّارَقُطَنِيُّ.

۴۰۹۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سندھ کے تمام جانوروں کو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کیلئے ذبح کر دیا ہے۔ یعنی انہیں ذبح کرنے کی ضرورت نہیں (دارقطنی) وضاحت: اس حدیث کی سند میں کئی مجہول راوی ہیں (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۸۱)

بَابُ ذِكْرِ الْكَلْبِ (کتے کے احکام کا بیان)

الفصل الأول

۴۰۹۸- (۱) ابن عمر رضی اللہ عنہما، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ صَارَ، نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلِّ يَوْمٍ قِيرَاطًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۴۰۹۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے چھپوں کی حالت یا شکار کی خاطر رکھے ہوئے کتے کے علاوہ کوئی کتا رکھا تو روزانہ اس کے عمل میں سے دو ”قیراٹ“ کم ہوتے ہیں گے (بخاری، مسلم)

۴۰۹۹- (۲) وَفَنَ ابْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ اتَّخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ صَنِيْدٍ أَوْ زَرْعٍ، انْتَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلِّ يَوْمٍ قِيرَاطًا... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ..

۴۰۹۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے چھپوں کی حالت، شکار یا کھیتی کی رکھوالی کی غرض کے علاوہ کوئی کتا رکھا تو روزانہ اس کے عمل میں سے ایک ”قیراٹ“ کم ہو گا (بخاری، مسلم)

وضاحت: بظاہر دونوں حدیثوں میں تعارض ہے لیکن ایک قیراٹ دو قیراٹ میں شامل ہے (واللہ اعلم)

۴۱۰۰- (۳) وَفَنَ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَتْلِ الْكِلَابِ، حَتَّىٰ إِنْ الْمَرْأَةُ تَقْدَمُ مِنَ الْبَادِيَةِ بِكَلْبِهَا فَتَقْتُلْهُ، ثُمَّ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ قَتْلِهَا، وَقَالَ: «عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ الْبَيْتِمْ — ذِي النُّقْطَتَيْنِ — فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ». زَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۰۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کتوں کے قتل کرنے کا حکم دیا حتیٰ کہ اگر کوئی عورت جنگل سے آئی اور اس کے ساتھ کتا ہوتا تو ہم اس (کتے) کو بھی قتل کر دیجے تھے۔ بعد ازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو قتل کرنے سے منع کر دیا اور فرمایا تم ایسے کتے کو قتل کرو جو سیاہ رنگ کا ہو اور اس میں سفیدی نہ ہو بلکہ جس کی دونوں آنکھوں کے اوپر سفید نقطے ہوں۔ (بلکہ وہ شیطان ہے۔ مسلم)

۴۱۰۱ - (۴) وَهْنُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ غَنَمٍ أَوْ مَاشِيَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۰۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شکاری اور بکریوں یا چارپایوں کی حفاظت کی غرض سے پالے گئے کتوں کے علاوہ دیگر کتوں کو قتل کرنے کا حکم دیا (بخاری، مسلم)

الْفَصْلُ الثَّانِي

۴۱۰۲ - (۵) هُنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُغْفَلٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَوْلَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ، لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا كُلِّهَا، فَأَقْتُلُوا مِنْهَا كُلَّ أَسْوَدَ بَهِيمٍ»، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ. وَرَأَى التِّرْمِذِيُّ، وَالتَّسَنُّيُّ: «وَمَا مِنْ أَهْلٍ يَبْتَغِي يَرْبِطُونَ كَلْبًا إِلَّا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِمْ كُلَّ يَوْمٍ قَبْضًا إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ حَرْبٍ أَوْ كَلْبَ غَنَمٍ».

دوسری فصل: ۴۱۰۲: عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: اگر کتے اللہ کی مخلوق میں سے ایک مخلوق نہ ہوتے تو میں ان سب کے قتل کرنے کا حکم دے دیتا۔ پس تم ہر انتہائی سیاہ رنگ کے کتے کو قتل کرو (ابوداؤد) داری، ترمذی اور نسائی میں اضافہ ہے کہ جس گھروالے، شکار، کھیت اور بکریوں کے حفاظتی کتے کے علاوہ کوئی کتا رکھتے ہیں تو ان کے اعمال میں سے روزانہ ایک "قیراہ" کی کمی ہوتی ہے۔

۴۱۰۳ - (۶) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ.

۴۱۰۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چارپایوں کو آپس میں لڑانے سے منع فرمایا ہے (ترمذی، ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابویحییٰ ثلاث راوی لین الحدیث ہے (تفصیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۴۳)

بَابُ مَا يَحِلُّ أَكْلُهُ وَمَا يَحْرُمُ

(ان اشیاء کا بیان جن کا کھانا حلال اور جن کا کھانا حرام ہے)

الفصل الأول

۴۱۰۴ - (۱) وَهْنُ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلْ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ فَأَكْلُهُ حَرَامٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل : ۴۱۰۴ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر کچلی والے درندے کا کھانا حرام ہے (مسلم)

۴۱۰۵ - (۲) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ، وَكُلِّ ذِي مَخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۰۵ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلی والے درندے اور ہر بچے والے پرندے (کے کھانے) سے منع فرمایا (مسلم)

۴۱۰۶ - (۳) وَهْنُ ابْنِ ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۰۶ : ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھریلو گدھوں کا گوشت حرام قرار دیا ہے (جبکہ جنگلی گدھوں کا گوشت حلال ہے) (بخاری، مسلم)

۴۱۰۷ - (۴) وَهْنُ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لَحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ، وَأَيْضًا فِي لَحُومِ الْخَيْلِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۰۷ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اور گھوڑوں کا گوشت کھانے کی اجازت دی (بخاری، مسلم)

۴۱۰۸ - (۵) وَهْنُ ابْنِ قَتَادَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ رَأَى جِمَارًا وَخَشِيًا فَقَعَرَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ؟»، قَالَ: مَعَنَا رِجْلُهُ، فَأَخَذَهَا فَأَكَلَهَا، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۱۰۸: ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے جنگی گدھا دیکھا اور اسے ذبح کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تمہارے پاس اس کے گوشت میں سے کچھ باقی ہے۔ ابو ثعلبہ نے جواب دیا ہمارے پاس اس کی ٹانگ ہے۔ آپ نے اس کو اس سے لیا اور رسول فرمایا (بخاری، مسلم)

۴۱۰۹ - (۶) وَفَنَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَنْفَجْنَا أَرْبَابًا - بِمَرِّ الظُّهْرَانِ -، فَأَخَذْتُهَا فَاتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا وَبَعَثَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِوَرِكَيْهَا وَفَجَذَّيْهَا فَقَبِلَهُ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۱۰۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ”مراندران“ (وادی میں) خرگوش کو بھگایا میں اسے لے کر ابو طلحہ کے پاس آیا۔ انہوں نے اسے ذبح کیا اور اس کی سرین اور ٹانگیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجیں تو آپ نے اسے قبول فرمایا (بخاری، مسلم)

۴۱۱۰ - (۷) وَفَنَ ابْنُ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الضَّبُّ لَسْتُ أَكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۱۱۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”بگڑہ“ (جانور) کو میں کھاتا ہوں اور نہ اسے حرام قرار دیتا ہوں (بخاری، مسلم)

۴۱۱۱ - (۸) وَفَنَ ابْنُ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى مَيْمُونَةَ وَهِيَ خَالَتُهُ وَخَالَتُ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُودًا -، فَقَدَمَتِ الضَّبَّ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ عَنِ الضَّبِّ. فَقَالَ خَالِدٌ: أَحْرَامُ الضَّبُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «لَا، وَلَكِنْ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي، فَأَجِدُنِي أَعَافَهُ» قَالَ خَالِدٌ: فَأَجْتَرَرْتُهُ - فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْظُرُ إِلَيَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۱۱۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ خالد بن ولید نے انہیں بتایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں میمونہ کے ہاں گئے (جبکہ) میمونہ ابن کی اور ابن عباس (دونوں) کی خالہ ہیں انہوں نے ان کے پاس پہنچی ہوئی ”بگڑہ“ دیکھی۔ میمونہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ”بگڑہ“ پیش کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”بگڑہ“ کے تناول کرنے سے اپنا ہاتھ سمجھ لیا۔ خالد نے دریافت کیا اے اللہ کے رسول کیا ”بگڑہ“ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا ”نہیں البتہ میری قوم کے علاقے میں نہیں ہوتی اس لیے میں (اس کے کھانے سے) نفرت کرتا ہوں۔ خالد نے بیان کیا میں نے اسے اٹھایا اور کھا لیا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری جانب دیکھ رہے تھے (بخاری، مسلم)

۴۱۱۲- (۹) وَهْنُ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ لَحْمَ الدَّجَاجِ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۱۲: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرغی کا گوشت تناول فرما رہے تھے (بخاری، مسلم)

۴۱۱۳- (۱۰) وَهْنُ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ كُنَّا نَأْكُلُ مَعَهُ الْجَرَادَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۱۳: ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں سات غزوات میں شریک ہوئے ہم آپ کے ہمراہ کڑی کھاتے تھے (بخاری، مسلم)

۴۱۱۴- (۱۱) وَهْنُ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: غَزَوْتُ جَيْشَ الْخَبِطِ—، وَأَمَرَ عَلَيْنَا أَبُو عُبَيْدَةَ فَجَعَلْنَا جُوعًا شَدِيدًا، فَالْقَى الْبَحْرُ حُوتًا مِثْلًا لَمْ نَرِ مِثْلَهُ يُقَالُ لَهُ: الْغَنَبُ—، فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ، فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ عَظْمًا مِنْ عِظَائِهِ فَمَرَّ الرَّايِبُ تَحْتَهُ، فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَكَرْنَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «كُلُوا رِزْقًا أَخْرَجَهُ اللَّهُ إِلَيْكُمْ، وَأَطِيعُونَا إِنْ كَانَ مَعَكُمْ» قَالَ: فَأَرْسَلْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْهُ فَأَكَلَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۱۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ”جیش الخبط“ کی جنگ لڑی، ہمارے امیر ابو عبیدہ نے شدید بھوک محسوس کی تو سمندر نے (سائل پر) مردہ مچھلی بھیجی ہم نے اتنی بڑی مچھلی نہیں دیکھی تھی اس کا نام ”غمر“ تھا ہم اسے پندرہ روز تک کھاتے رہے تو ابو عبیدہ نے اس کی ہڈیوں میں سے ایک ہڈی اٹھائی تو (سواری پر) سوار اس کے پیچھے سے گزر گیا جب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو ہم نے آپ کے سامنے اس کا تذکرہ کیا۔ آپ نے فرمایا: اللہ نے ہمارے لئے جو رزق نکالا اسے تناول کرو بلکہ اگر تمہارے پاس ہے تو ہمیں بھی کلاؤ۔ راوی نے بتایا کہ ہم نے اس میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا تو آپ نے اسے تناول فرمایا (بخاری، مسلم)

وضاحت: ایک روایت میں اٹھارہ روز، دوسری روایت میں ایک ماہ اور تیسری روایت میں پندرہ روز کا ذکر ہے ان میں مطابقت کی صورت یہ ہے کہ اٹھارہ دن کی روایت زیادہ درست ہے کسی راوی نے زائد دن حذف کر کے پندرہ دن بیان کر دیئے جبکہ دوسرے راوی نے اس میں وہ مدت بھی شامل کر دی جو مچھلی لٹنے سے پہلے گزری تھی۔

(تفہیم الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۴)

۴۱۱۵- (۱۲) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا وَقَعَ الدُّبَابُ فِي إِيْنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ؛ فَإِنْ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ شِفَاءٌ وَفِي الْآخَرِ دَاءٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۱۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے برتن میں کمی کر جائے تو اس کو اچھی طرح ڈبو دے بعد ازاں اسے نکال دے۔ اس میں کچھ شبہ نہیں کہ اس کے ایک پر میں شفاء اور دوسرے میں بیماری ہے (بخاری)

وضاحت: شدہ کی کمی، بھڑ اور کڑی وغیرہ کو بھی کمی پر محمول کیا جائے گا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۹۵)

۴۱۱۶- (۱۳) وَفِي مِيمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ فَارَةَ وَقَعَتْ فِي سَمَنْ، فَمَاتَتْ، فَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «الْقَوَاهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُّهُ». . . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۱۶: میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک چوہا بھی میں گر گیا اور مر گیا (اس کے بارے میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا؟ آپ نے فرمایا: چوہے اور اس کے گرد بھی کو پھینک دیں اور (بقیہ) بھی کو کھالیں (بخاری)

وضاحت: ایک روایت میں ہے کہ اگر کھی جما ہوا ہے تو چوہے اور اس کے ارد گرد بھی کو پھینک دیں اور بقیہ بھی کو کھالیں لیکن اگر کھی جما ہوا نہیں ہے تو اسے نہ کھائیں البتہ کسی اور استعمال میں لا سکتے ہیں۔ عبد اللہ بن عمر سے ”بیہقی“ میں موقوف روایت ہے کہ اگر کھی جما ہوا نہیں ہے تو اسے نہ کھائیں البتہ استعمال کریں اور اگر تیل میں چوہا گر جائے تو اسے چراغ میں جلایا جا سکتا ہے اور بدن پر بھی لگایا جا سکتا ہے۔

۴۱۱۷- (۱۴) وَفِي ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «أَقْتُلُوا الْحَيَّاتِ، وَأَقْتُلُوا ذَا الطُّفَيْتَيْنِ - وَالْأَبْتَر - فَإِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ الْبَصَرَ، وَتَنْسِفُ طَائِفَةَ الْحَبْلِ - قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَبَيْنَا أَنَا أَطَارِدُ حَيَّةً أَقْتُلُهَا، نَادَانِي أَبُو لُبَابَةَ: لَا تَقْتُلُهَا. فَقُلْتُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ. فَقَالَ: إِنَّهُ نَهَى بَعْدَ ذَلِكَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ -، وَهُنَّ الْعَوَامِرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۱۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا: دھاری دار سانپوں کو قتل کرو یعنی جن کی پشت پر دو سفید لکیریں ہوتی ہیں نیز دم کٹے سانپ کو قتل کرو، ان دو قسموں کے سانپ فکر کو ختم کر دیتے ہیں اور حمل کو گرا دیتے ہیں۔ ابن عمر نے بیان کیا ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں ایک سانپ کو مارنے کیلئے اس کے پیچھے دوڑ رہا تھا (کہ اچانک) مجھے ابولبابہ نے آواز دی (اور کہا) اسے قتل نہ کرنا۔ میں نے اسے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سانپوں کو قتل کا حکم دیا ہے۔ ابولبابہ نے وضاحت کی کہ اس کے بعد آپ نے گھروں میں رہنے والے سانپوں (کو قتل کرنے) سے منع کر دیا (بخاری)

وضاحت: سانپوں کی مختلف قسمیں ہیں کچھ سانپ ایسے ہیں کہ انسان ان کی جانب صرف دیکھنے سے ہی اندھا

ہو جاتا ہے اور اگر حاملہ عورت دیکھے تو اس کا حمل گر جاتا ہے اور بعض اسے زہریلے ہوتے ہیں کہ ان کو ہاتھ لگانے والا انسان مر جاتا ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۸۵۷) (۱۹۷۷ء)

۴۱۱۸ - (۱۵) وَفِي أَبِي السَّائِبِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ، إِذْ سَمِعْنَا نَحْتَ سَبْرِيرِهِ حَرَكَةً فَنَظَرْنَا، فَإِذَا فِيهِ حَيَّةٌ، فَوَثَبْتُ لِأَقْتُلَهَا وَأَبُو سَعِيدٍ يُصَلِّي، فَأَشَارَ إِلَيَّ أَنْ أَجْلِسَ، فَجَلَسْتُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، أَشَارَ إِلَيَّ بَيْتٍ فِي الدَّارِ، فَقَالَ: أَتَرَى هَذَا الْبَيْتَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ. فَقَالَ: كَانَ فِيهِ فَتًى مِنَّا حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُزْسٍ، قَالَ: فَخَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْخَنْدَقِ، فَكَانَ ذَلِكَ الْفَتَى يَسْتَأْذِنُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِأَنْصَافِ النَّهَارِ، فَيَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ، فَاسْتَأْذَنَهُ يَوْمًا، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خُذْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ فَإِنِّي أَخْشَى عَلَيْكَ قَرْيَظَةً»، فَآخَذَ الرَّجُلُ سِلَاحَهُ، ثُمَّ رَجَعَ، فَإِذَا امْرَأَتُهُ بَيْنَ الْبَابَيْنِ قَائِمَةٌ، فَأَهْوَى إِلَيْهَا بِالرُّمَحِ لِيَطْعَنَهَا بِهِ، وَأَصَابَتْهُ غَيْرُهُ. فَقَالَتْ لَهُ: أَكْفَفْتُ عَلَيْكَ رُمُحَكَ، وَأَدْخِلِ الْبَيْتَ حَتَّى تَنْظُرَ مَا الَّذِي أَخْرَجَنِي! فَدَخَلَ فَإِذَا بِحَيَّةٍ عَظِيمَةٍ مُنْطَوِيَةٍ عَلَى الْفَرَاشِ، فَأَهْوَى إِلَيْهَا بِالرُّمَحِ، فَانْتَضَمَهَا بِهِ، ثُمَّ خَرَجَ قَرْيَظَةً فِي الدَّارِ، فَاصْطَرَبَتْ عَلَيْهِ، فَمَا يُدْرِي أَيُّهُمَا كَانَ أَسْرَعَ مَوْتًا: الْحَيَّةُ أَمْ الْفَتَى؟ قَالَ: فَجِئْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَذَكَّرْنَا ذَلِكَ لَهُ، وَقُلْنَا: أَدْعُ اللَّهَ يُحْيِيهِ لَنَا. فَقَالَ: «اسْتَغْفِرُوا لِصَاحِبِكُمْ» ثُمَّ قَالَ: إِنَّ لَهُ فِيهِ الْبَيُوتَ عَوَامِرَ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَخَرِّجُوْا — عَلَيْهَا ثَلَاثًا، فَإِنْ ذَهَبَ وَالْأُفْقُوتُ فَانْتَلُوْهُ فَإِنَّهُ كَافِرٌ وَقَالَ لَهُمْ: «وَإِذَا هَبُوا فَادْفِنُوا صَاحِبَكُمْ». وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: «وَأَنَّ بِالْمَدِينَةِ جَنًّا قَدْ أَسْلَمُوا، فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَادْنُوْهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَإِنْ بَدَأَ لَكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ فَاقْتُلُوْهُ، فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۱۸ : ابوالسائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ابوسعید خدریؓ کے ہاں گئے، ہم وہاں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ہم نے ان کی چارپائی کے نیچے آہٹ سنی۔ ہم نے غور کیا تو وہاں سانپ تھا، میں اسے مارنے کے لئے اٹھا اور ابوسعیدؓ نماز پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے مجھے اشارہ کیا کہ تم بیٹھ جاؤ۔ میں (ان کے اشارے پر) بیٹھ گیا۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو انہوں نے گھر کے ایک کمرے کی جانب اشارہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں وہ کمرہ نظر آ رہا ہے؟ میں نے جواب دیا، جی ہاں! (ابوسعیدؓ) نے بیان کیا کہ اس میں ایک نوجوان تھا، جس کی نئی شادی ہوئی تھی (ابوسعیدؓ) نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں خندق کی جانب روانہ ہوئے تو یہ نوجوان دوسرے کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے کر اپنے گھر آ جاتا چنانچہ ایک روز اس نے اجازت طلب کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اجازت عطا کرتے ہوئے فرمایا: اپنے ہتھیار ساتھ لے جایا کر، میں تیرے بارے میں بتاؤں گا۔ ظہر محسوس کرتا ہوں چنانچہ اس شخص نے ہتھیار لئے اور اپنے گھر کی جانب چل دیا (جب وہ اپنے گھر کے قریب پہنچا) تو

اس نے دیکھا کہ اس کی بیوی (گھر) کے دروازے میں کھڑی ہے۔ اس نے بیوی کو مارنے کے لئے اس کی جانب نیزہ پھرایا، دراصل اس کی غیرت نے اسے (ایسا کرنے پر) اکسایا۔ اس نے اپنے خاوند سے کہا 'اپنے نیزے کو روک لے اور گھر میں داخل ہو تاکہ تجھے معلوم ہو سکے کہ میں کیوں گھر سے باہر آئی ہوں۔' وہ (اپنے گھر) میں داخل ہوا تو اچانک اس کی نگاہ ایک سانپ پر پڑی جو بستر پر کٹٹی مارے بیٹھا تھا۔ اس نے سانپ کی جانب نیزہ پھرایا اور اس کو نیزے میں پھونکا بعد ازاں وہ کمرے سے باہر نکلا اور نیزے کو صحن میں گاڑ دیا۔ سانپ اس پر بیچ و تاب کھانے لگا لیکن یہ علم نہ ہو سکا کہ سانپ اور لوحوان میں سے پہلے کون فوت ہوا۔ راوی نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ واقعہ آپ کے گوش گزار کیا اور ہم نے عرض کیا 'آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے ہمارے لئے زندہ فرمائے۔' آپ نے فرمایا 'اپنے ساتھی کے لئے استغفار کرو۔' بعد ازاں آپ نے فرمایا 'بلاشبہ ان گھروں میں سانپ رہتے ہیں جب اپنے گھروں میں کسی سانپ کو محسوس کرو تو تین بار اسے وہاں سے چلے جانے پر مجبور کرو۔ اگر وہ چلا جائے تو بہتر، ورنہ اسے مار ڈالو، وہ کافر ہے۔' نیز آپ نے ان سے فرمایا 'جاؤ اور اپنے ساتھی کو دفن کرو اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا 'بے شک مدینہ منورہ میں کچھ "جن" مسلمان ہو چکے ہیں، جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو انہیں تین دن تک مطلع کرتے رہو اگر اس کے بعد بھی وہ ہمیں نظر آئے تو اسے مار ڈالو، یقیناً وہ شیطان ہے (مسلم)۔

وضاحت: یہ حکم مدینہ منورہ کے سانپوں کیلئے خاص ہے جبکہ دیگر شہروں کے لئے یہ حکم نہیں ہے وہاں اگر سانپ نظر آجائے تو تین دن وار تک دینے کی ضرورت نہیں، اسے دیکھتے ہی مارا جاسکتا ہے۔ بعض علماء اس حکم کو عام قرار دیتے ہیں (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۴۶)۔

۴۱۱۹ - (۱۶) وَفَنَ اِمَّ شَرِيْلِكَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزْغِ۔ وَقَالَ: «كَانَ يَنْفَعُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۱۹: ام شریک رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کرکٹ کو مارنے کا حکم دیا نیز آپ نے واضح کیا کہ یہ ابراہیم علیہ السلام کی آگ میں پھونک رہا تھا (بخاری، مسلم)۔

۴۱۲۰ - (۱۷) وَفَنَ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزْغِ وَسَمَاءَ فَوْنِيْسَقَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۲۰: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کرکٹ کو مارنے کا حکم دیا اور اس کو بدترین ضرر پہنچانے والا قرار دیا (مسلم)۔

۴۱۲۱ - (۱۸) وَفَنَ اَبْنِ مُرْزِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَتَلَ وَزْغًا فِيْ اَوَّلِ صُرْبَةٍ كَسَبَتْ لَهٗ مِائَةً حَسَنَةٍ، وَفِي الثَّانِيَةِ دُوْنَ ذَلِكَ، وَفِي الثَّالِثَةِ دُوْنَ ذَلِكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۳۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے پہلی چوٹ سے ہی گرجہ کو مار دیا تو اس کے لئے سو نیکیاں ثبت ہو جاتی ہیں اور دوسری بار میں (مارنے سے) اس سے کم اور تیسری بار (میں مارنے سے) اس سے بھی کم نیکیاں ثبت ہوتی ہیں (مسلم)

۴۱۲۲- (۱۹) وَصَّيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَرَصْتُ نَمْلَةً نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَأَمَرْتُ بِفَرْيَةِ النَّمْلِ فَأَحْرَقْتُ، فَأَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَيَّ: أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَحْرَقْتَ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ تَسْبُحُ؟». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک چھوٹی نے ایک بخیرو کو کاٹا اس نے چھوٹیوں کے گھروں کو جلانے کا حکم دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی جانب وحی کی ”عجب بات ہے کہ تجھے ایک چھوٹی نے کاٹا تھا لیکن تو نے ایک جماعت کو جلا دیا؟ جو (اللہ تعالیٰ کی) تسبیح بیان کیا کرتی تھی (بخاری، مسلم)

الفصل الثانی

۴۱۲۳- (۲۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا وَقَعَتِ الْفَارَةُ فِي السَّمَنِ فَإِنْ كَانَ جَامِدًا فَالْقَوْهَا وَمَا حَوْلَهَا، وَإِنْ كَانَ مَائِعًا فَلَا تَقْرَبُوهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل: ۴۳۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب چوہا کھی میں گر جائے، اگر کھی بھا ہوا ہے تو چوہے اور اس کے ارد گرد کے کھی کو پھینک دو لیکن اگر کھی مانع ہو تو اس کے نزدیک نہ جاؤ یعنی اسے نہ کھاؤ (احمد، ابوداؤد)

وضاحت: ابوداؤد کی روایت کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۸۰)

۴۱۲۴- (۲۱) وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِي عُبَّانٍ.

۴۳۴: نیز داری نے اس حدیث کو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

۴۱۲۵- (۲۲) وَهْنُ سَفِينَةٍ، قَالَ: أَكَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَحْمَ حُبَارَى. . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۵: سفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ”حبلیوی“ (پرندے) کا گوشت کھل کیا (ابوداؤد)

وضاحت: اس کا اطلاق نہ ماہ دونوں پر ہوتا ہے یہ پرندہ خاستری رنگ اور لمبی گردن والا مرغابی سے مماثل

ہوتا ہے نیز اس حدیث کی سند میں ابراہیم بن عمر بن سفینہ مستور و ضعیف راوی ہے اور بریہ نے اپنے والد سے منکر روایات بیان کی ہیں (تفہیم الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۹۷، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۷۳)

۴۱۲۶- (۲۳) وَفِي ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الْجَلَالَةِ - وَالْبَانِيَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ: قَالَ: نَهَى عَنْ زَكُوبِ الْجَلَالَةِ.

۳۱۲۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جانور کا گوشت اور اس کا دودھ پینے سے منع فرمایا جو گندگی کھاتا ہے (ترمذی) اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے گندگی کھانے والے جانور کی سواری سے منع فرمایا۔

وضاحت: ابن عمرؓ سے مروی روایت میں محمد بن اسحاق کا عنعنہ ہے اور ابوداؤد والی روایت میں عبد اللہ بن مسلم رازی اور اس کے استاد عمرو بن قیس الاوزقی الکوفی دونوں راوی ضعیف ہیں۔ کثرت شواہد اور تعدد طرق کی بناء پر یہ روایت صحیح ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۰۳، جلد ۳ صفحہ ۲۸۵)

۴۱۲۷- (۲۴) وَفِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شَيْبَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ لَحْمِ الضَّبِّ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۱۲۷: عبد الرحمن بن شیبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ”مگھوہ“ کا گوشت کھانے سے منع فرمایا (ابوداؤد)

وضاحت: آغاز اسلام میں گھوہ کا گوشت کھانے سے منع فرمایا جبکہ یہ خیال تھا کہ ایک امت ”مگھوہ“ کی شکل میں مسخ ہو گئی تھی جبکہ صحیح حدیث یہ ہے کہ کسی مسخ شدہ امت کی نسل نہیں تو اس کے نہ کھانے کا حکم ختم ہو گیا آپؐ نے اس کے کھانے کی اجازت دے دی لیکن خود کراہت محسوس کرتے ہوئے اسے نہیں کھایا (تفہیم الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۹۳)

۴۱۲۸- (۲۵) وَفِي جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ الْهَرَّةِ وَأَكْلِ ثَمَنِهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۳۱۲۸: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ”ہی“ (کا گوشت) کھانے اور اس کی قیمت کھانے سے منع فرمایا (ابوداؤد، ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عمر بن زید صنعانی راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۹۸)

۴۱۲۹- (۲۶) **وَمَنْ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ - يَعْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ - الْحُمْرَ الْإِنْسِيَّةَ، وَلَحُومَ الْبِقَالِ، وَكُلَّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ، وَكُلَّ ذِي مَخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ. رَوَاهُ الْبَرْمَذِيُّ. وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.**

۳۱۲۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کے دن گھریلو گدھوں، بچر کے گوشت، کھلی والے درندوں اور بچوں والے پرندوں (کا گوشت) کھانے سے منع فرمایا (ترمذی) امام ترمذی نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۴۱۳۰- (۲۷) **وَمَنْ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ لَحْمِ الْخَيْلِ وَالْبِقَالِ وَالْحَمِيرِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.**

۳۱۳۰: خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں، بچروں اور گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا (ابوداؤد، نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں بقیہ بن ولید راوی حکم فیہ ہے اور صالح بن یحییٰ مقدم راوی کے بارے میں امام بخاری نے فرمایا ہے "فیہ نظر" (المخرج والتعديل جلد ۲ صفحہ ۱۷۲۸ تنزیہ الکمال جلد ۳ صفحہ ۱۹۲ تقریب التہذیب میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۰۳)

۴۱۳۱- (۲۸) **وَمَنْهُ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ، فَاتَّبَ الْيَهُودُ، فَشَكُّوا أَنَّ النَّاسَ قَدْ أَسْرَعُوا إِلَى خَضَائِرِهِمْ — فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَلَا لَا يَحِلُّ أَمْوَالُ الْمُعَاهِدِينَ إِلَّا بِحَقِّهَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.**

۳۱۳۱: خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خیر کی لڑائی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کیا۔ یہودی آئے انہوں نے شکایت کی کہ فوج ان کی کھجوروں کے پھل پر پل پڑی ہے (یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) خبردار! ذیوں کا مال سوائے شرعی جواز کے لینا جائز نہیں (ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند میں صالح بن یحییٰ بن مقدم راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۰۳)

۴۱۳۲- (۲۹) **وَمَنْ ابْنُ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أُجِلَّتْ لَنَا مَيْتَانِ وَدَمَانِ. الْمَيْتَانِ: الْحَوْتُ وَالْجَرَادُ، وَالْدَمَانِ: الْكَبِدُ وَالْقَطْحَالُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالْذَّارِقُطِيُّ.**

۳۱۳۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارے لئے دو مردار اور دو خون حلال ہیں۔ دو مردار: مچھلی اور مکڑی ہیں اور دو خون جگر اور تلی ہیں (احمد، ابن ماجہ، دارقطنی)

۴۱۳۳ - (۳۰) وَفَنَّ ابْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا أَلْقَاهُ الْبَحْرُ وَجَزَرَ - عَنْهُ الْمَاءُ فَكَلَّوْهُ. وَمَا مَاتَ فِيهِ وَطَفَا فَلَا تَاكَلُوْهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.
وَقَالَ مُحْسِي السَّنَةِ: الْأَكْثَرُونَ عَلَى أَنَّهُ مَوْقُوفٌ عَلَى جَابِرٍ.

۴۱۳۳: ابوالزبیر رحمہ اللہ جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس جانور کو سمندر باہر پھینک دے یا جس جانور کو سمندر کا پانی خشکی پر چھوڑ جائے اور اتر جائے تو اس جانور کو کھائیں اور جو جانور سمندر میں مر کر پانی پر تیرنے لگے اسے نہ کھائیں (ابوداؤد، ابن ماجہ) امام محی السنۃ نے بیان کیا ہے کہ اکثر (محدثین) کی رائے ہے کہ یہ حدیث جاڑ پر موقوف ہے۔

وضاحت: اس حدیث کے ضعیف ہونے پر تمام آئمہ حدیث کا اتفاق ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۹۹، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۷، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۶۹)

۴۱۳۴ - (۳۱) وَفَنَّ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْجَرَادِ، فَقَالَ: «أَكْثَرُ جُنُودِ اللَّهِ، لَا أَكَلُهُ وَلَا أُجْرِمُهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. وَقَالَ مُحْسِي السَّنَةِ: ضَعِيفٌ.

۴۱۳۴: سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کڑی کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ آپ نے جواب دیا، اللہ کے لشکروں میں یہ سب سے زیادہ تعداد میں ہے، میں اسے کھاتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں (ابوداؤد) اور امام محی السنۃ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث مرسل ہے، سلمان کا ذکر بعض روایہ نے نہیں کیا اور امام محی السنۃ کا اس حدیث کو ضعیف قرار دینے سے مقصود اس کا مرسل ہونا ہے یعنی یہ مرفوع صحیح نہیں ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۰۰)

۴۱۳۵ - (۳۲) وَفَنَّ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ مَسِّ الْإِدْنِكِ، وَقَالَ: «إِنَّهُ يُؤْذِنُ لِلصَّلَاةِ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السَّنَةِ».

۴۱۳۵: زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرغ کو گالی دینے سے روکا ہے اور فرمایا، بے شک وہ نماز کے لئے اذان کہتا ہے (شرح السنۃ)

۴۱۳۶ - (۳۳) وَفَنَّهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَسْبُوا الْإِدْنِكَ فَإِنَّهُ يُوقِظُ لِلصَّلَاةِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۱۳۶: زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مرغ کو گالی نہ دو (اس لئے) کہ وہ نماز کے لئے بیدار کرتا ہے (ابوداؤد)

۴۱۳۷ - (۳۴) وَمَنْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: قَالَ أَبُو لَيْلَى: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا ظَهَرَتِ الْحَيَّةُ فِي الْمَسْكَنِ فَقُولُوا لَهَا: إِنَّا نَسْأَلُكَ بِعَهْدِ نُوْحٍ وَبِعَهْدِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ أَنْ لَا تُؤْذِيَنَا، فَإِنْ عَادَتْ فَأَقْتُلُوْهَا». رَوَاهُ الْبُزْجِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۴۱۳۷: عبدالرحمان بن ابولیل بیان کرتے ہیں کہ ابولیل نے بیان کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب گھر میں سانپ دکھائی دے تو اسے کہو، ہم تجھ سے نوح علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام کے وعدہ کا حوالہ دے کر کہتے ہیں کہ تو ہمیں تکلیف نہ دے (اس کے باوجود) اگر وہ دوبارہ نظر آئے تو اسے قتل کر دو (ترمذی، ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن عبدالرحمان بن ابولیل راوی حافظہ کی کمزوری کی بناء پر ضعیف ہے (العلل و معرفۃ الرجال جلد ۱ صفحہ ۱۳۳، المعفاء والمتروکین صفحہ ۵۲۰، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۳، ترویج اصحاب جلد ۲ صفحہ ۱۷۳)

۴۱۳۸ - (۳۵) وَمَنْ عِكْرَمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا رَفَعَ الْحَدِيثَ: أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ، وَقَالَ: «مَنْ تَرَكَهُنَّ خَشْيَةً ثَابِرًا - فَلَيْسَ مِنَّا». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السَّنَةِ».

۴۱۳۸: عکرمہ رحمہ اللہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حدیث کو مرفوع بیان کیا ہے کہ بلاشبہ آپ نے سانپوں کے قتل کا حکم دیا نیز فرمایا، جس شخص نے بدلہ لینے والے سانپ کے خوف سے انہیں قتل نہ کیا تو وہ ہم میں سے نہیں ہے (شرح السنہ)

۴۱۳۹ - (۳۶) وَمَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا سَأَلْتَنَاهُمْ مِنْذُ حَازَ بَنَاهُمْ -، وَمَنْ تَرَكَ شَيْئًا مِنْهُمْ خِيفَةً فَلَيْسَ مِنَّا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ۴۱۳۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب سے ہم نے سانپوں کے ساتھ جگ شروع کی ہے اس وقت سے ان کے ساتھ صلح نہیں کی اور جو شخص ان میں سے کسی سانپ کو (بدلہ) کے ڈر سے قتل نہ کرے، وہ ہم میں سے نہیں ہے (ابوداؤد)

۴۱۴۰ - (۳۷) وَمَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهِنَّ، فَمَنْ خَافَ ثَارَهُنَّ فَلَيْسَ مِنِّي». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتَّيَمِيُّ.

۴۱۴۰: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر قسم کے سانپ کو قتل کر دو (اور) جو شخص ڈرا کہ سانپ انتقام لیں گے۔ اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں (ابوداؤد، نسائی)

۴۱۴۱- (۳۸) وَفِي الْعَبَّاسِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا نُرِيدُ أَنْ نَكْنِسَ زَمْرَمَ وَإِنْ فِيهَا مِنْ هَذِهِ الْجَنَانِ — يَعْنِي: الْحَيَاتِ الصَّغَارَ - فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَتْلِهِنَّ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۱۴۱: عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم زمرم (کنوئیں) کو صاف کرنا چاہتے ہیں اور اس میں کچھ چھوٹے چھوٹے سانپ ہیں تو آپ نے ان کو مارنے کا حکم دیا (ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند منقطع ہے کیونکہ عبد الرحمن بن سابط نے عباس سے نہیں سنا۔ (تفہیم الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۰۰، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۵۱۷)

۴۱۴۲- (۳۹) وَفِي ابْنِ مَسْعُودٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَقْتُلُوا الْحَيَاتِ كُلَّهَا إِلَّا الْجَانَّ الْأَبْيَضَ الَّذِي كَانَهُ قُضِيبُ فِضَّةٍ»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۱۴۲: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چاندی کی سلاخ کی مانند سفید سانپوں کے علاوہ کسی سانپوں کو مار ڈالو (ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند منقطع ہے، ابراہیم نے ابن مسعود سے نہیں سنا (تفہیم الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۰۱)

۴۱۴۳- (۴۰) وَفِي أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا وَقَعَ الذَّبَابُ فِي إِنَاءٍ أَحَدِكُمْ فَأَمْلَقُوهُ» - ، فَإِنْ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءٌ وَفِي الْآخَرِ شِفَاءٌ، فَإِنَّهُ يَبْقَى بِجَنَاحِهِ الَّذِي فِيهِ الدَّاءُ، فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۱۴۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کے برتن میں کھمی گر جائے تو وہ اسے ڈبوئے۔ اس لئے کہ اس کے دونوں پروں میں سے ایک پر میں بیماری اور دوسرے میں شفا ہوتی ہے اور کھمی پہلے اس پر کو ڈالتی ہے جس میں بیماری ہے، اس لئے کھمی کو مکمل طور پر ڈبو دیں (ابوداؤد)

۴۱۴۴- (۴۱) وَفِي أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا وَقَعَ الذَّبَابُ فِي الطَّعَامِ فَأَمْلَقُوهُ فَإِنْ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ سَمًّا، وَفِي الْآخَرِ شِفَاءٌ، وَإِنَّهُ يُقَلِّمُ السَّمَّ وَيُؤَخِّرُ الشِّفَاءَ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ».

۴۱۴۴: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: جب کھمی کھانے میں گر پڑے تو اسے ڈبو دیں۔ اس لئے کہ اس کے دونوں پروں میں سے ایک میں بیماری اور دوسرے میں شفا ہوتی ہے اور وہ اس پر کو آگے کرتی ہے جس میں بیماری ہے اور شفا والے پر کو پیچھے رکھتی ہے (شرح السنہ)

۴۱۴۵- (۴۲) وَفِي ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ أَرْبَعٍ مِنَ الدَّوَابِّ: النَّمْلَةِ، وَالنَّحْلَةِ، وَالْهُدُودِ، وَالصُّرَدِ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۴۱۴۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار جانوروں چوٹی، شہد کی مکھی، ہدھد اور لوبڑے کو مارنے سے منع فرمایا (ابوداؤد، داری)

الفصل الثالث

۴۱۴۶- (۴۳) فِي ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَأْكُلُونَ أَشْيَاءَ وَيَتْرَكُونَ أَشْيَاءَ تَقْدَرُ، فَبَعَثَ اللَّهُ نَبِيَّهُ، وَأَنْزَلَ كِتَابَهُ، وَأَحْلَ حَلَالَهُ، وَحَرَّمَ حَرَامَهُ، فَمَا أَحْلَ فَهُوَ حَلَالٌ، وَمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ، وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَفْوٌ، وَتِلْكَ قَوْلٌ لَا أَجِدُ فِيهَا أَوْجِيَّ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعُمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مِيتَةً أَوْ ذِمًّا - الْآيَةُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

تیسری فصل: ۴۱۴۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جاہلیت (کے دور میں) لوگ چند چیزیں کھاتے تھے اور چند چیزوں سے نفرت کرتے تھے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو مبعوث فرمایا اور ان پر کتاب نازل کی تو اس میں حلال چیزوں کو حلال قرار دیا اور حرام چیزوں کو حرام قرار دیا۔ پس جن چیزوں کو حلال قرار دیا، وہ حلال ہیں اور جن کو حرام قرار دیا، وہ حرام ہیں اور جن چیزوں سے خاموشی اختیار کی، وہ معاف ہیں اور پھر ابن عباسؓ نے یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) ”مکو کہ جو احکام مجھ پر نازل ہوئے ہیں میں ان میں سے کوئی چیز جسے کھانے والا کھائے، حرام نہیں پاتا مگر یہ کہ وہ مردار جانور ہو، مبتا ہوا خون ہو یا خنزیر کا گوشت ہو کیونکہ یہ سب ناپاک ہیں یا کوئی گناہ کی چیز ہو کہ اس پر اللہ تعالیٰ کے غیر کا نام لیا گیا ہو اور اگر کوئی مجبور ہو جائے تو اسے چاہیے کہ نافرمانی نہ کرے اور نہ حد سے باہر نکل جائے، تمہارا پروردگار بخشنے والا مہربان ہے۔“ (ابوداؤد)

۴۱۴۷- (۴۴) وَفِي زَاهِرِ الْأَسْلَمِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنِّي لَأَوْقِدُ تَحْتَ الْقُدُورِ بِلُحُومِ الْحُمْرِ— إِذْ نَادَى مُنَادِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَاكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۱۴۷: زاهر اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ان دیبکھوں کے نیچے لگ جلا رہا تھا جن میں گھریلو گدھوں کا گوشت تھا۔ اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے منادی کرنے والے نے منادی کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کر دیا ہے (بخاری)

۴۱۴۸ - (۴۵) وَقَدْ أَيْتُ نَعْلَبَةَ الْخُسَيْنِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَرْفَعُهُ: «الْجَنُّ ثَلَاثَةُ أَصْنَافٍ: صِنْفٌ لَهُمْ أَجْنَبَةٌ يَطِيرُونَ فِي الْهَوَاءِ، وَصِنْفٌ حَيَاتٌ وَكِلَابٌ، وَصِنْفٌ يَحُلُونَ وَيَطْعَنُونَ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ».

۴۱۴۸: ابو نعیمہ حسینی رضی اللہ عنہ حدیث کو مرفوع بیان کرتے ہیں کہ ”جن“ تین اقسام کے ہیں (پہلی قسم) ان جنوں کی ہے جن کے پر ہوتے ہیں اور وہ فضا میں پرواز کرتے ہیں اور (دوسری قسم) سانپ اور کتوں کی چل والے ہیں اور (تیسری قسم) ان جنوں کی ہے جو ڈیرے لگاتے ہیں اور پھر وہاں سے کوچ کر جاتے ہیں (شرح السنہ)

بَابُ الْعَقِيقَةِ (عقیقہ اور اس کے احکام)

الفصل الأول

۴۱۴۹ - (۱) عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ، فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا، وَامِطُوا عَنْهُ الْأَذَى»... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل: ۴۱۴۹: سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا: بچے کی ولادت پر عقیقہ کا حکم ہے اس کی جانب سے خون بہاؤ اور اس سے پلیدی کو دور کرو (بخاری) وضاحت: عقیقہ ساتویں دن کرنا مسنون ہے جو علماء اس کو مسنون قرار نہیں دیتے وہ احادیث صحیحہ کی مخالفت کرتے ہیں (بخاری جلد ۸ صفحہ ۵۸۸)

۴۱۵۰ - (۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُؤْتِي بِالْصَّبْيَانِ فَيَبْرِكُ عَلَيْهِمْ، وَيُحَنِّكُهُمْ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۵۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بچے لائے جاتے تو آپ ان کے حق میں برکت کی دعا فرماتے اور انہیں کھنی دیتے (مسلم)

۴۱۵۱ - (۳) وَفَنَ اسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ، قَالَتْ: فَوَلَدْتُ بِبَنَاءٍ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَوَضَعْتُهُ فِي حَجَرِهِ، ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا، ثُمَّ نَقَلَ فِي فِيهِ، ثُمَّ حَنَنَهُ، ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَكَ عَلَيْهِ، فَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وَلَدَ فِي الْإِسْلَامِ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۵۱: اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ مکہ میں تھی اور عبداللہ بن زبیر اس کے پیٹ میں تھے۔ اسماء نے کہا کہ میرے ہاں قبائ میں بچہ پیدا ہوا تو میں بچے کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی چنانچہ میں نے بچے کو آپ کی گود میں بٹھایا۔ آپ نے ایک کھجور کھجوائی اسے چپایا اور اس کے منہ میں (تھوڑی سی) تھوک کے ساتھ ڈال دیا۔ بعد ازاں اس کے حلق کے ساتھ لگا کر اسے چپایا اور اس کے حق میں برکت کی دعا کی۔ یہ پہلا بچہ تھا جو مدینہ منورہ میں مہاجرین میں سے کسی مسلمان کے ہاں پیدا ہوا۔ (بخاری، مسلم)

الفصل الثانی

۴۱۵۲- (۴) عَنْ أُمِّ كُرَيْزٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «أَقْرُوا الطَّيْرَ عَلَى مَكَانَاتِهَا»۔ قَالَتْ: وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ، وَلَا يَصْرُكُمْ ذَكَرَانَا كُنْ أَوْ إِنَانَا»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ مِنْ قَوْلِهِ: يَقُولُ: «عَنِ الْغُلَامِ» إِلَى آخِرِهِ... وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

دوسری فصل: ۴۱۵۲: اُمّ کرز رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا پرندوں کو ان کے آشیانوں میں رہنے دو۔ اُمّ کرز نے (مزید) کہا کہ میں نے آپؐ سے سنا آپؐ نے فرمایا بچے کی جانب سے (حقیقہ میں) دو بکریاں اور بچی کی جانب سے ایک بکری ہے اور اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ جانور نہ ہو یا مادہ۔ (ابوداؤد) اور ترمذی اور نسائی میں روایت کا آغاز حدیث کے دوسرے حصے ”بچے کی جانب سے دو بکریاں....“ کے جملہ سے آخر حدیث تک ہے اور امام ترمذی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

وضاحت: پرندوں کے بارے میں حکم دیا گیا ہے کہ انہیں آشیانوں سے نہ اڑایا جائے۔ صبح کی وجہ یہ ہے کہ دور جاہلیت میں جب کسی شخص کو کوئی اہم کام سرانجام دینا ہوتا تو وہ درختوں سے پرندے اڑاتا۔ اگر پرندے اڑانے والے کے دائیں جانب سے گزر جاتے تو وہ سمجھتا کہ میرے لئے کام کرنا درست ہے اور اگر بائیں جانب سے گزرتے تو وہ یہ سمجھتا کہ میرا کام پائیہ تکمیل تک نہیں پہنچے گا۔ اس وجہ سے آپؐ نے پرندوں کو ان کے گھوٹلوں سے اڑانے سے منع فرمایا (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۰۲)

۴۱۵۳- (۵) وَهَنَّ الْحَسَنُ، عَنْ سَعْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِحَقِيقَتِهِ تَذْبِيعُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ، وَيُسْتَقَى، وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ».. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ لَيْكِنْ فِي رَوَايَتِهِمَا «رَهْنَةٌ» بَدَلُ «مُرْتَهَنٌ». وَفِي رَوَايَةِ أَحْمَدَ وَأَبِي دَاوُدَ: «وَيُدْمَى» مَكَانَ: «وَيُسْتَقَى». وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ: «وَيُسْتَقَى» أَصَحُّ.

۴۱۵۳: حسن رحمہ اللہ، سرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچہ اپنے حقیقہ کے سبب رهن روز اس کی جانب سے حقیقہ کا جانور ذبح کیا جائے اور اس کا نام رکھا جائے نیز اس کے سر کے ہل موڑے جائیں (احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی) البتہ ان دونوں کی روایت میں لفظ ”رَهْنَةٌ“ ”مُرْتَهَنٌ“ کے بدل ہے۔ جس کا معنی ”گروی رکھا گیا“ ہے۔ احمد اور ابوداؤد کی روایت میں نام رکھنے کے بدل یہ ہے کہ اس سے اس کے سر پر خون لگایا جائے لیکن ابوداؤد نے بیان کیا کہ نام رکھنے کا لفظ زیادہ صحیح ہے۔

وضاحت: حدیث میں لفظ ”یدمى“ راوی کا وہم ہے جبکہ لفظ ”یستقی“ صحیح ہے یہ حدیث حسن نے سرّ سے سنی ہے اس حدیث میں بچے کے گروی ہونے سے مقصود یہ ہے کہ جس بچے کا حقیقہ نہیں ہوا وہ بچہ اپنے والدین کے لئے

سٹارش نہیں کرے گا۔ بعض علماء اس لفظ سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ حقیقہ فرض ہے البتہ نام ساتویں دن رکنا ضروری نہیں۔ امام بخاری نے اس مضمون کا باب منعقد کیا ہے کہ جس روز پچھ پیدا ہو اسی روز اس کا نام رکنا درست ہے۔ تباہی اور طبرانی صلیبر میں اس مضمون کی روایت مذکور ہے کہ اگر ساتویں روز حقیقہ نہیں ہوا تو چودھویں روز اور اگر چودھویں روز بھی حقیقہ نہیں ہوا تو اکیسویں روز حقیقہ کیا جائے لیکن اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ اس حدیث میں اسماعیل بن مسلم کی راوی ضعیف ہے۔ (فتح الباری جلد ۵ صفحہ ۵۸۷، الطل و معرفۃ الرجال جلد ۲ صفحہ ۳۷۲، البحر و التحلیل جلد ۲ صفحہ ۳۹۹، تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۷۴)

۴۱۵۴- (۶) وَهْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ - ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ الْحَسَنِ بِشَاةٍ، وَقَالَ: «بِأُفَاطِمَةَ! إِحْلِقِي رَأْسَهُ، وَتَصَدَّقِي بِزَيْتَةِ شَعْرِهِ فِقْصَةً، فَوَزْنَاهُ فَكَانَ وَزْنُهُ دِرْهَمًا أَوْ بَعْضُ دِرْهَمٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، وَاسْتَاذُهُ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ، لِأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ لَمْ يُدْرِكْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ.

۴۱۵۴: محمد بن علی بن حسین رحمہ اللہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسنؑ کے حقیقہ میں ایک بکری ذبح کی اور فرمایا: اے فاطمہ! اس کا سر موٹو اور اس کے بالوں کے وزن کے برابر چاندی کا صدقہ کر۔ چنانچہ ہم نے بالوں کا وزن کیا تو وزن ایک درہم یا درہم کا کچھ حصہ تھا (ترمذی) امام ترمذی نے بیان کیا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس کی سند متصل نہیں ہے اس لئے کہ محمد بن علی بن حسین نے علی بن ابی طالب کا زمانہ نہیں پایا۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن اسحاق راوی مدلس ہے نیز سند منقطع ہے نیز محمد بن علی سے مراد محمد باقر بن علی زین العابدین بن حسین بن ابی طالب ہیں۔ البحر و التحلیل جلد ۵ صفحہ ۳۸۷، تہذیب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۸۷، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۸۸، مشکوٰۃ سید العلم جلد ۳ صفحہ ۴۴۱)

۴۱۵۵- (۷) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - كَبِشَا كَبِشًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَعِنْدَ النَّسَائِيِّ: كَبِشَيْنِ كَبِشَيْنِ.

۴۱۵۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسنؑ اور حسینؑ کی جانب سے ایک ایک میٹھا حقیقہ کیا (ابوداؤد) اور نسائی کی روایت میں ہے کہ دو دو میٹھے حقیقہ کیا۔

۴۱۵۶- (۸) وَهْنُ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: سُبِّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ الْعَقِيقَةِ. فَقَالَ: «لَا يُحِبُّ اللَّهُ الْعُقُوقَ، كَأَنَّهُ كَرِهَ الْإِسْمَ، وَقَالَ: «مَنْ وَلَدَ لَهُ وَلَدًا فَاقْحَبْ أَنْ يَنْسُكَ عَنْهُ فَلْيَنْسُكَ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَيْنِ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةً». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۴۱۵۶: مردین شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حقیقہ کے بارے میں دریافت کیا گیا آپؐ نے فرمایا، اللہ ”عقوق“ (نافرمانی) کو اچھا نہیں جانتا گویا آپؐ نے (اس) نام کو مناسب سمجھا اور وضاحت کی کہ جس شخص کے ہاں بچہ تولد ہو تو وہ بچے کی طرف سے جانور قربان کرے۔ لڑکے کی جانب سے وہ بکریاں اور لڑکی کی جانب سے ایک بکری ذبح کرے (ابوداؤد، نسائی)

۴۱۵۷- (۹) وَهْنُ أَبِي رَافِعٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَذِنَ فِي أُذُنِ الْحَسَنِ - بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا -، حِينَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلَاةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۱۵۷: ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب فاطمہؑ کے ہاں حسن پیدا ہوئے تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کان میں نماز والی اذان کے کلمات کے (ترمذی، ابوداؤد) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبید اللہ بن عاصم رادی ضعیف ہے اور سند ابوعلیٰ میں مرفوع حدیث ہے کہ جس شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہو تو اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہی جائے تو وہ ”لم العبین“ کی بیماری سے محفوظ رہتا ہے لیکن اس کی سند میں مروان بن سالم غفاری راوی متروک ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۰۳)

الفصل الثالث

۴۱۵۸- (۱۰) هَنَّ بَرْيَدَةُ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا وَلَدَ لِأَخَدِنَا غُلَامٌ ذَبَحَ شَاةً وَلَطَخَ رَأْسَهُ بِدَمِهَا، فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامَ كُنَّا نَذْبَحُ الشَّاةَ يَوْمَ السَّابِعِ، وَنَحْلِقُ رَأْسَهُ، وَنَلَطُّهُ بِزَعْفَرَانٍ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَزَادَ رَزِينٌ: وَنُسَمِّيهِ.

تیسری فصل: ۴۱۵۸: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دور جاہلیت میں جب ہم میں سے کسی کے ہاں بچہ پیدا ہوتا تو وہ بکری ذبح کرتا اور بچے کے سر پر اس کا خون لگاتا۔ جب اسلام آیا تو ہم ساتویں دن بکری ذبح کرتے اور اس بچے کے سر کے ہاں منڈاتے اور اس پر زعفران لگاتے (ابوداؤد) اور رزین میں اضافہ ہے ”اور ہم اس کا نام رکھتے“

کِتَابُ الْأَطْعِمَةِ (کھانے پینے کے آداب کا بیان)

الفصل الأول

۴۱۵۹ - (۱) عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ غُلَامًا فِي حِجْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَتْ يَدِي تَطْبِئُ فِي الصَّحْفَةِ. فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سَيِّمِ اللَّهَ وَكُلْ بِمِيزَانِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل : ۴۱۵۹ : عمرو بن ابی سلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سرستی میں بچپن کی زندگی بسر کر رہا تھا اور میرا ہاتھ (کھانے کے دوران) پلیٹ میں (ادھر ادھر) گھومتا رہتا تھا تو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت کی کہ کھانا کھانے سے پہلے ”بسم اللہ“ پڑھا کرو اور دائیں ہاتھ سے کھانا کھاؤ اور اپنے قریب سے کھاؤ (بخاری، مسلم)

۴۱۶۰ - (۲) وَهَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَجِلُّ الطَّعَامَ أَنْ لَا يَذْكُرَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۶۰ : حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شیطان اس کھانے کو (اپنے لئے) حلال گردانتا ہے جس پر ”بسم اللہ“ نہ پڑھی جائے (مسلم)

۴۱۶۱ - (۳) وَهَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ، وَعِنْدَ طَعَامِهِ؛ قَالَ الشَّيْطَانُ: لَا مَيْتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ. وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ؛ قَالَ الشَّيْطَانُ: أَذْرَكْتُمُ الْمَيْتَ. وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ طَعَامِهِ؛ قَالَ: أَذْرَكْتُمُ الْمَيْتَ وَالْعَشَاءَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۶۱ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے کہ تمہارے لئے اس گھر میں کوئی جگہ نہیں ہے اور نہ کوئی کھانا ہے اور جب کوئی شخص داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے کہ تم نے رات رہنے کی جگہ پالی اور جب کوئی شخص کھانا کھاتے وقت اللہ کا نام نہ لے لے تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے کہ تم نے رات رہنے کے لئے جگہ حاصل کر لی اور کھانا بھی حاصل کر لیا (مسلم)

۴۱۶۲ - (۴) وَفَن ابْنُ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ خَلِيًا كُلَّ يَمِينِهِ، وَإِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرِبْ بِيَمِينِهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۶۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی شخص کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب وہ پئے تو بھی دائیں ہاتھ سے پئے (مسلم)

۴۱۶۳ - (۵) وَفَن، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدُكُمْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَشْرَبَنَّ بِهَا؛ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۶۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص بھی اپنے بائیں ہاتھ کے ساتھ نہ کھائے اور نہ پئے، اس لئے کہ شیطان بائیں ہاتھ کے ساتھ کھاتا اور پیتا ہے (مسلم)

۴۱۶۴ - (۶) وَفَن كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ بِثَلَاثَةِ أَصَابِعَ، وَيَلْعَقُ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يَمْسَحَهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۶۴: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں کے ساتھ تناول فرماتے اور (انگلیوں کی) صاف کرنے سے پہلے اپنے ہاتھ کو چاٹ لیا کرتے تھے (مسلم)

۴۱۶۵ - (۷) وَفَن جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ يَلْعَقُ الْأَصَابِعَ وَالصَّحْفَةَ، وَقَالَ: «إِنَّكُمْ لَا تَذَرُونَ: فِي آيَةِ الْبَرَكَةِ؟». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۶۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں اور پلٹ کو چاٹنے کا حکم دیا اور فرمایا: تمہیں کیا معلوم کہ کس (انگلی) میں برکت ہے (مسلم)

۴۱۶۶ - (۸) وَفَن ابْنُ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحُ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يَلْعَقَهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۶۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کھائے سے پہلے فارغ ہو جائے تو اسے چاہیے کہ اپنے ہاتھ صاف کرنے سے پہلے خود ان کو چاٹ لے یا کسی (دوسرے) کو چاٹ دے (بخاری، مسلم)

۴۱۶۷ - (۹) وَفَن جَابِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنْ

الشَّيْطَانُ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَأْنِهِ حَتَّى يَحْضُرَهُ عِنْدَ طَعَامِهِ، فَإِذَا سَقَطَتْ مِنْ أَحَدِكُمْ اللَّفْظَةُ فَلْيَمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَذَى ثُمَّ لِيَأْكُلْهَا وَلَا يَدْعُهَا لِلشَّيْطَانِ، فَإِذَا فَرَّغَ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَذَرُنِي: فِي أَيِّ طَعَامِهِ يَكُونُ الْبَرَكَةُ؟». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۴۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ نے فرمایا، بلاشبہ شیطان تمہارے کاموں کے وقت حاضر ہوتا ہے یہاں تک کہ (کھانا) کھانے کے وقت (بھی) حاضر ہوتا ہے۔ جب تم میں سے کسی شخص (کے ہاتھ) سے لقمہ گر جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے صاف کر کے کھالے اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور جب (کھانے سے) فارغ ہو جائے تو اپنی انگلیوں کو چالے کیونکہ ہمیں معلوم نہیں کہ کھانے کے کس لقمہ میں برکت ہے (مسلم)

۴۱۶۸- (۱۰) وَهْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا أَكُلُ مُتَّكِنًا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۴۸: ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں حکم دیتا ہوں کہ کھانا نہیں کھانا (بخاری)

۴۱۶۹- (۱۱) وَهْنُ قَتَادَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: مَا أَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى خِوَانٍ، وَلَا فِي سُكَّرَجَةٍ، وَلَا خُبْزَ لَهُ مُرَقٌّ. قِيلَ لِقَتَادَةَ: عَلَى مَا يَأْكُلُونَ؟ قَالَ: عَلَى الشُّفْرِ... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۴۹: قتادہ رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چوکی یا میز پر کھانا نہیں کھایا اور نہ طشتی میں کھانا کھایا ہے اور نہ ہی آپؐ کے لئے میدے کی دوٹی تیار کی گئی۔ قتادہ سے دریافت کیا گیا کہ آپؐ کس چیز پر رکھ کر کھانا کھاتے تھے؟ اس نے بتایا کہ زمین پر دسترخوان وغیرہ بچا کر کھانا تناول فرماتے تھے۔ (بخاری)

وضاحت: میز پر یا طشتی وغیرہ میں آپؐ کھانا تناول نہیں فرمایا کرتے تھے۔ اس لئے کہ اس انداز سے حکیم لوگ کھانا کھاتے ہیں اور حکمران کے طور طریقے کی مخالفت کرنا چاہیے۔ (واللہ اعلم)

۴۱۷۰- (۱۲) وَهْنُ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا أَعْلَمُ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَغِيفًا مُرَقَّقًا حَتَّى يَلْقَى بِاللَّهِ، وَلَا رَأَى شَاءَ سَمِيطًا — بِعَيْنِهِ قَطُّ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۱۷۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مجھے معلوم نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کے وقت تک میدے کی روٹی کو دیکھا ہو اور نہ کبھی آپؐ نے سالم یعنی ہوئی بکری کو دیکھا۔ (بخاری)

۴۱۷۱- (۱۳) وَهَنَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا زَايَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْبَقِيَّ - مِنْ جِئِنَ ابْتَعْتَهُ اللَّهُ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ. وَقَالَ: مَا زَايَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُنْخَلًا مِنْ جِئِنَ ابْتَعْتَهُ اللَّهُ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ. قِيلَ: كَيْفَ كُنْتُمْ تَأْكُلُونَ الشَّعِيرَ غَيْرَ مُنْخُولٍ؟ قَالَ: كُنَّا نَطْحَنُهُ وَنَنْفُخُهُ، فَيَطِيرُ مَا طَارَ، وَمَا بَقِيَ ثَرَيْنَا -، فَأَكَلْنَاهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۱۷۱: سهل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مبعوث فرمایا تو اس وقت سے فوت ہونے تک آپؐ نے کبھی میدے کی چپاتی دیکھی اور نہ چھلی دیکھی۔ دریافت کیا گیا کہ تم ”جو“ کے آلے کو بغیر چماتے کیسے کھاتے تھے؟ اس نے بتایا کہ ہم اسے پیٹے اور اس میں پھونکیں مارتے۔ پھونکوں سے جو کچھ اڑتا ہوتا اڑ جاتا اور جو بچ جاتا تو اسے ہم گوندھ کر پکاتے اور کھا لیتے۔ (بخاری)

۴۱۷۲- (۱۴) وَهَنَ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا عَابَ النَّبِيُّ ﷺ طَعَامًا قَطُّ، إِنْ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۷۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے میں کبھی عیب نہیں نکالا اگر چاہت ہوئی تو کھا لیتے اور اگر ناپسند جانتے تو اسے چھوڑ دیتے (بخاری، مسلم)

۴۱۷۳- (۱۵) وَهَنَهُ، أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَأْكُلُ أَكْلًا كَثِيرًا، فَاسْلَمَ، وَكَانَ - يَأْكُلُ قَلِيلًا، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: «إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ، وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةٍ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۱۷۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص بہت کھانا کھایا کرتا تھا۔ وہ مسلمان ہو گیا (تو پھر) کم کھانے لگا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اس کا ذکر ہوا تو آپؐ نے فرمایا، ”مومن ایک انتڑی میں کھاتا ہے اور کافر سات انتڑیوں میں کھاتا ہے۔“ (بخاری)

وضاحت: حدیث کے مفہوم کو ظاہر پر محمول کیا جائے گا اس لئے کہ مومن حلیں نہیں ہوتا اس میں قناعت ہوتی ہے جبکہ کافر میں حرص و دلالت زیادہ ہوتا ہے اور یہ بھی درست ہے کہ مومن کھانے سے پہلے ”بسم اللہ“ پڑھتا ہے شیطان اس کے ساتھ شریک نہیں ہوتا اور کافر کے ساتھ شیطان شریک ہوتا ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۰۵)

۴۱۷۴- (۱۶) و ۴۱۷۵- (۱۷) وَرَوَى مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي مُوسَى، وَأَبْنِ عُمَرَ الْمُسْنَدَيْنِ فَقَطَّ.

۴۱۷۵- ۴۱۷۴: امام مسلم نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن نقل کیا ہے۔

۴۱۷۶- (۱۸) وَفِي أُخْرَى لَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَافَهُ ضَيْفٌ وَهُوَ كَافِرٌ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ، فَشَرِبَ جَلَابَهَا، ثُمَّ أُخْرَى فَشَرِبَهَا، ثُمَّ أُخْرَى فَشَرِبَهَا حَتَّى شَرِبَ جَلَابَ سَبْعِ شَيَاطٍ، ثُمَّ إِنَّهُ أَصْبَحَ فَاسْلَمَ، فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ، فَشَرِبَ جَلَابَهَا، ثُمَّ أَمَرَ بِأُخْرَى. فَلَمْ يَسْتَقِمَّهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِي مَعَى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ».

۴۱۷۶: اور امام مسلم کی دوسری روایت جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، اس میں ذکر ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مسلمان بنا جب کہ وہ کافر تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ بکری کا دودھ دیا جائے چنانچہ دودھ دیا گیا اس نے وہ دودھ پی لیا پھر دوسری بکری کا دودھ دیا گیا اس نے اس کا (دودھ) بھی پی لیا یہاں تک کہ وہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا۔ پھر صبح ہوئی تو وہ مسلمان ہو گیا چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے ایک بکری کا دودھ دینے کے لئے حکم دیا۔ چنانچہ دودھ دیا گیا اور وہ اسے پی گیا پھر آپ نے دوسری بکری کا دودھ دینے کا حکم دیا (اور اسے چلانے کو کہا) لیکن وہ دودھ نہ پی سکا (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'مومن ایک انتری میں پیتا ہے جب کہ کافر سات انتروں میں پیتا ہے۔'

۴۱۷۷- (۱۹) وَفَضَّهُ، قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «طَعَامُ الْإِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ، وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۷۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'دو آدمیوں کا کھانا تین کو کفایت کرتا ہے اور تین کا کھانا چار کو کفایت کرتا ہے (بخاری، مسلم)'

۴۱۷۸- (۲۰) وَفَضَّ جَابِرٌ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْإِثْنَيْنِ، وَطَعَامُ الْإِثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ، وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۷۸: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا: ایک شخص کا کھانا دو کو کفایت کرتا ہے اور دو کا کھانا چار کو کفایت کرتا ہے اور چار کا کھانا آٹھ کو کفایت کرتا ہے (مسلم)

۴۱۷۹- (۲۱) وَفَنَّ عَائِشَةُ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «التَّلْبِينَةُ - مُجَمَّةٌ - لِفُؤَادِ الْمَرِيضِ، تَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحَزَنِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

- ۴۱۷۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا: ہریہ (جو کا دلہا) تیار کے دل کو آرام پہنچاتا ہے اور غم کو کم کرتا ہے (بخاری، مسلم)

۴۱۸۰- (۲۲) وَفَنَّ أَنَسُ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ خَطِيطًا دَعَا النَّبِيَّ ﷺ لِيَطْعِمَ صَنْعَةً، فَذَهَبَتْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَرَّبَ خَبِيرٌ شَعِيرَ وَمَرَقًا فِيهِ دُبَابٌ - وَقَلِيدٌ - فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَّبِعُ الدُّبَابَ مِنْ حَوَالِي الْقُضْعَةِ، فَلَمْ أَزَلْ أَحِبُّ الدُّبَابَ بَعْدَ يَوْمَئِذٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۸۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک درزی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے پر بلایا جو اس نے خود تیار کیا تھا میں بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا گیا اس نے جو کی روٹی اور شوربا جس میں کدو اور گوشت کے ٹکے کئے ہوئے کھڑے تھے آپؐ کے سامنے رکھے میں نے ملاحظہ کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیالے میں اودھ اور سرسے کدو تلاش کر رہے تھے اس روز سے میں ہمیشہ کدو کو محبوب جانتا رہا (بخاری، مسلم)

۴۱۸۱- (۲۳) وَفَنَّ عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يَخْتَرُ مِنْ كَيْفِ شَاةٍ فِي يَدِهِ، فَذُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَالْقَاهَا وَالتَّبَكُّيْنَ الَّتِي يَخْتَرُ بِهَا، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى، وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۸۱: عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ کے ہاتھ میں بکری کی دسی کا گوشت تھا آپ اس سے (کک کر) کھا رہے تھے۔ جب آپؐ کو نماز کی جگہ بلایا گیا تو آپؐ نے گوشت کے کھڑے اور چھری کو رکھ دیا جس کے ساتھ آپؐ اسے کھ رہے تھے۔ بعد ازاں آپؐ نے کھڑے ہو کر نماز لو ا کی اور (نہا) وضو نہیں کیا (بخاری، مسلم)

۴۱۸۲- (۲۴) وَفَنَّ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحِبُّ الْحُلُوءَ وَالْعَسَلَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۱۸۲: مائتہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میٹھی چیز اور شد کو پسند فرماتے تھے (بخاری)

۴۱۸۳- (۲۵) وَهْنُ جَابِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَالَ أَهْلَهُ الْأَدَمَ. فَقَالُوا: مَا عِنْدَنَا إِلَّا خَلٌّ، فَدَعَا بِهِ، فَجَعَلَ يَأْكُلُ بِهِ وَيَقُولُ: «نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ، نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۸۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروالوں سے سالن طلب کیا۔ انہوں نے جواب دیا 'ہمارے پاس تو بس سرکہ ہے۔ آپ نے اسے منگوا لیا اور اس کے ساتھ کھانا کھانے لگے اور فرمایا 'سرکہ کتنا اچھا سالن ہے (مسلم)

۴۱۸۴- (۲۶) وَهْنُ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَالْكَمَاءُ مِنَ الْمَنِّ، وَمَا وَهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: «مَنْ الْمَنِّ الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ».

۴۱۸۳: سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'کھمسی "من" میں سے ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفا بخش ہے (بخاری، مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ اس "من" سے ہے جس کو اللہ نے موسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمایا۔

۴۱۸۵- (۲۷) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ الرُّطْبَ بِالْقَنَاءِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۸۵: عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کھجور کو ٹکڑی کے ساتھ ملا کر کھاتے تھے (بخاری، مسلم)

۴۱۸۶- (۲۸) وَهْنُ جَابِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمَرِّ الظُّهْرَانِ نَجْنِي الْكَبَاثَ، فَقَالَ: «عَلَيْكُمْ بِالسُّودِ مِنْهُ؛ فَإِنَّهُ أَطْيَبُ، فَقِيلَ: أَكُنْتَ تَرْغَى الْغَنَمَ؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا رَعَاهَا؟». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۸۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ "مر الظہران" (نقام) میں تھے ہم بیلوچن رہے تھے۔ آپ نے فرمایا 'سیاہ رنگ کے بیلوچن' اس لئے کہ وہ بہت عمدہ ہوتے ہیں۔ آپ سے دریافت کیا گیا۔ کیا آپ بکریاں چرایا کرتے تھے؟ آپ نے اہت میں جواب دیتے ہوئے فرمایا 'ہر پیغمبر نے بکریاں چرائی ہیں۔ (بخاری، مسلم)

۴۱۸۷- (۲۹) وَفِي أَنْبِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مُقْعِبًا يَأْكُلُ تَمْرًا. وَفِي رَوَايَةٍ: يَأْكُلُ مِنْهُ أَكْثَلَ ذَرِيعًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۸۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ اڑوں بیٹھے کجوریں کھل فرما رہے تھے اور ایک دوایت میں ہے کہ آپ کجوریں جلدی جلدی کھل فرما رہے تھے (مسلم)

۴۱۸۸- (۳۰) وَفِي أَبِي عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَقْرَنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ حَتَّى يَسْتَاذِنَ أَصْحَابَهُ. . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۸۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنے رفقاء کی اجازت کے بغیر دو کجوریں ملا کر نہ کھائے (بخاری، مسلم)

۴۱۸۹- (۳۱) وَفِي عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَا يَجُوعُ أَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمْ التَّمْرُ. . . وَفِي رَوَايَةٍ: قَالَ: يَا عَائِشَةُ! بَيْتٌ لَا تَمْرِ فِيهِ، جِيَاعٌ أَهْلُهُ، قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۸۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایسے گھروالے جن کے پاس کجوریں ہیں وہ بھوکے نہیں رہتے اور ایک دوایت میں ہے آپ نے فرمایا، اے عائشہ! وہ گھر جس میں کجوریں نہیں ہیں وہ بھوکے ہیں۔ آپ نے یہ جملہ دو تین بار دہرایا۔ (مسلم)

وضاحت: جس گھر میں کجور کے علاوہ کوئی اور شے نہ ہو تو ان کے لئے کجوریں خوراک سے ہم البھل ہیں۔

۴۱۹۰- (۳۲) وَفِي سَعِيدٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمْرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ سُمٌّْ وَلَا سِحْرٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۹۰: سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، جو شخص صبح کے وقت سات ”عجہ“ کجوریں کھل کر کھائے، اس روز اسے زہر اور جالہ نقصان نہیں دے گا۔ (بخاری، مسلم)

۴۱۹۱- (۱۳) وَفِي عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنْ فِي عَجْوَةٍ الْعَالِيَةِ شِفَاءٌ، وَأَنْهَا يَرِيقُ أَوَّلُ الْبُكَرَةِ». . . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۷۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ”عالمیہ“ کی مجھ سمجھوں میں تھا ہے، علی الصبح نماز منہ ان کا کھانا تریاق ہے یعنی دہر کے لئے نافع ہے (مسلم) وضاحت: عالمیہ منہ کے گرد کی ہستیوں کو کہتے ہیں۔

۴۷۹: ۴۱۹۲۔ (۳۴) وَضَعَهَا، قَالَتْ: كَانَ يَأْتِي عَلَيْنَا الشَّهْرُ مَا نَتَوَقَّدُ فِيهِ نَارًا، إِنَّمَا هُوَ التَّمَرُ وَالْمَاءُ، إِلَّا أَنْ يُؤْتَى بِاللَّحْمِ . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۴۸۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ پورا مہینہ گزر جاتا اور ہمارے ہاں آگ نہ جلتی، بس سمجھوں اور پانی پر گزارہ ہوتا البتہ (کس سے) کچھ گوشت آجاتا (بخاری، مسلم)

۴۸۱: ۴۱۹۳۔ (۳۵) وَضَعَهَا، قَالَتْ: مَا شَبَّحَ آلَ مُحَمَّدٍ يَوْمَئِذٍ مِنْ حُبِّزٍ بَرٍّ إِلَّا وَاحِدَهُمَا تَمَرٌ . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۴۸۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آل محمدؐ نے بھی مسلسل دو روز تک سیر ہو کر گندم کی دہلی نہیں کھائی ہر دوسرے روز ضرور سمجھوں ہوتیں (بخاری، مسلم)

۴۸۳: ۴۱۹۴۔ (۳۶) وَضَعَهَا، قَالَتْ: تُوَفِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَا شَبَّحْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ — . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۴۸۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے اور ہم (آپؐ کی زندگی میں) سمجھوں اور پانی سے سیر نہیں ہوئے یعنی وہ بھی میت تھوڑی سی تھیں (بخاری، مسلم)

۴۸۵: ۴۱۹۵۔ (۳۷) وَفِي النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَلَسْتُ فِي طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا يَشْتُمُّ؟ لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّكُمْ ﷺ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقْلِ — مَا يَمْلَأُ بَطْنَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۸۶: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ تم جو چاہتے ہو وہی کچھ کھاتے پیتے ہو؟ لیکن میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپؐ تو وہی سمجھوں بھی استدر نہیں پاتے تھے کہ پیٹ بھر کر کھائیں (مسلم)

۴۱۹۶ - (۳۸) وَهْنُ أَبِي أَيُّوبَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ أَكَلَ مِنْهُ، وَنَعَتْ بِفَضْلِهِ إِلَيَّ، وَأَنَّهُ نَعَتْ إِلَيَّ يَوْمًا بِقِصْعَةٍ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهَا لِأَن فِيهَا ثَوْمًا، فَسَأَلْتُهُ: أَحَرَامٌ هُوَ؟ قَالَ: «لَا»، وَلَكِنْ أَكْرَهُهُ مِنْ أَجْلِ رِيحِهِ، قَالَ: فَإِنِّي أَكْرَهُ مَا كَرِهْتَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۹۶: ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں جب کھانا لایا جاتا تو آپ اس سے تناول فرماتے اور باقی ماندہ میری جانب بھیج دیتے۔ آپ نے ایک روز میری جانب ایک بوا یا مالہ بھیجا آپ نے اس سے تناول نہیں کیا تھا اس لئے کہ اس میں لسن تھا۔ میں نے آپ سے دریافت کیا، مہلا لسن حرام ہے؟ آپ نے جواب دیا، نہیں! البتہ اس کی بدبو کی وجہ سے میں اسے ناپسند جانتا ہوں۔ میں نے کہا، جس چیز کو آپ ناپسند جانتے ہیں میں بھی اسے ناپسند جانتا ہوں (مسلم)

۴۱۹۷ - (۳۹) وَهْنُ جَابِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَكَلَ ثَوْمًا أَوْ بَصَلًا، فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ قَالَ: «فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا. أَوْ لِيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ». وَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِقِدْرِ فِيهِ خَضِرَاتٌ مِنْ بَقُولٍ، فَوَجَدَ لَهَا رِيحًا، فَقَالَ: «قَرَّبُوهَا». إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِهِ، وَقَالَ: «كُلْ، فَإِنِّي أَنَاجِي مَنْ لَا تَنَاجِي». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۹۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص لسن یا پیاز کھائے وہ ہماری مسجد سے دور رہے یا اپنے گھر میں رہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ایک ہشیا لائی گئی جس میں سبزیاں تھیں۔ آپ نے اس میں سے بدبو محسوس کی تو آپ نے فرمایا، اسے فلاں شخص کے پاس لے جاؤ اور اسے کہو کہ وہ اسے کھائے اس لئے کہ جس ذات سے میں سرگوشی کرتا ہوں اس ذات سے وہ سرگوشی نہیں کرتا (بخاری، مسلم)

وضاحت: بدبو دار حلال چیزیں کھا کر مسجد میں نہیں جانا چاہیے تاکہ نمازیوں کو تکلیف نہ ہو لسن، پیاز کی طرح مولیٰ سے بھی بدبو آتی ہے۔ اس سے بھی پرہیز کرنا چاہیے نیز حد اور سکرٹ پینے والے کا بھی یہی حکم ہے (واللہ اعلم)

۴۱۹۸ - (۴۰) وَهْنُ ابْنِ مَعْدِي كَرِبَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «كَيْلُوا طَعَامَكُمْ يُبَارِكْ لَكُمْ فِيهِ... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۱۹۸: مقدم بن معدیکرب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، اپنی خوراک (دالی جنس) کو ماپ لیا کرو، ایسا کرنے سے (اس میں) تمہارے لئے برکت ہوگی۔ (بخاری)

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ خریدتے وقت جنس کو ماپ تول لیا جائے لیکن روزانہ ماپ تول کر نکالنا اور اسے

استعمال کرنا درست نہیں۔ اس لئے کہ ایک حدیث میں ہے، عائشہ بیان کرتی ہیں، میرے پاس ”جو“ تھے، میں ان میں سے ایک لبا عرصہ کھاتی رہی لیکن ایک روز میں نے انہیں ماپ لیا تو وہ جلدی ختم ہو گئے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۰۸)

۴۱۹۹ - (۴۱) وَهْنُ أَبِي أُمَامَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهُ قَالَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُودِعٍ وَلَا مُسْتَغْنَى عَنْهُ رَبَّنَا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۲۰۰: ابوالامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آپ کے سامنے سے دسترخوان اٹھایا جاتا تو آپ دعا فرماتے کہ تمام قرینیں، بہت زیادہ، عمدہ اور برکت سے بھرپور صرف اللہ کے لئے ہیں جو ختم نہ ہوں، نہ ان کو چھوڑا جائے (بلکہ ہمیشہ ہمیشہ اس کا سلسلہ جاری رہے) اور نہ اس سے بے نیازی دکھائی جائے، اے ہمارے پروردگار! (بخاری)

۴۲۰۰ - (۴۲) وَهْنُ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا، أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَسَنَدُ كُرْحِدِ بْنِ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: مَا شَبَعَ آلُ مُحَمَّدٍ، وَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الدُّنْيَا فِي «بَابِ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ»، إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

۴۲۰۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس بندے سے خوش ہوتا ہے جو کھانا کھا کر اس کی تعریف کرنا ہے یا پانی پی کر اس کی تعریف کرنا ہے (مسلم) اور آگے چل کر عائشہ اور ابو ہریرہ سے مروی دو حدیثیں (جس میں ہے) کہ ”آل عمر“ نے میرا کھانا نہیں کھایا اور ”نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا سے کوچ کیا“ کو انتہاء اللہ تعالیٰ ہم فقراء کی فضیلت کے باب میں ذکر کریں گے۔

الفصل الثانی

۴۲۰۱ - (۴۳) هَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَرَّبَ طَعَامٌ، فَلَمْ أَرِ طَعَامًا كَانَ أَعْظَمَ بَرَكَهٍ مِنْهُ أَوَّلَ مَا أَكَلْنَا، وَلَا أَقَلَّ بَرَكَهٍ فِي آخِرِهِ، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ هَذَا؟ قَالَ: «إِنَّا ذَكَّرْنَا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ حِينَ أَكَلْنَا، ثُمَّ قَعَدَ مَنْ أَكَلَ وَلَمْ يُسَمِّ اللَّهَ فَأَكَلَ مَعَهُ الشَّيْطَانُ». رَوَاهُ فِي «مَشْرِجِ السَّنَةِ».

دوسری فصل: ۴۲۰۱: ابوالایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے

آپؐ کے سامنے کھانا رکھا گیا۔ میں نے کوئی ایسا کھانا نہیں دیکھا کہ جب ہم اسے کھاتے گئے تو شروع میں وہ سب سے زیادہ برکت والا اور آخر میں وہ سب سے کم برکت والا تھا۔ ہم نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! یہ کیا ہے؟ آپؐ نے وضاحت کی کہ جب ہم نے کھانا شروع کیا تو ہم نے ”بسم اللہ“ پڑھ کر کھانا (شروع) کیا۔ اس کے بعد کچھ لوگ ایسے شریک ہو گئے جنہوں نے ”بسم اللہ“ نہ پڑھی تو ان کے ساتھ شیطان بھی کھانا کھاتے لگا (شرح احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن اسود راوی حکم فرماتے ہیں (الضعفاء الصغیر صفحہ ۴۸۰، المبرج والتعذیل جلد ۵ صفحہ ۱۸۳، تاریخ الکبیر جلد ۵ صفحہ ۵۷۳، ترقیب التذنب جلد ۱ صفحہ ۴۴۴)

۴۲۰۲ - (۴۴) وَهَنَّ عَائِشَةُ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَتَنَسَّى أَنْ يَذْكُرَ اللَّهَ عَلَى طَعَامِهِ؛ فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللَّهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ». رَوَاهُ الْبُزْجَانِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۴۲۰۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھاتے گئے (اور) وہ کھانا کھاتے وقت (شروع میں) ”بسم اللہ“ پڑھنی بھول جائے تو وہ ”بسم اللہ اولہ و آخرہ“ کے کلمات ادا کرے (ترمذی، ابوداؤد)

۴۲۰۳ - (۴۵) وَهَنَّ أُمِّيَّةُ بِنْتُ مَخْشِيٍّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يَأْكُلُ فَلَمْ يُسَمِّ حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْ طَعَامِهِ إِلَّا لُقْمَةٌ، فَلَمَّا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ، فَضَبَحَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ: «مَا زَالَ الشَّيْطَانُ يَأْكُلُ مَعَهُ، فَلَمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ اسْتَقَاءَ مَا فِي بَطْنِهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۲۰۳: امیہ بن مخشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کھانا کھاتے لگا، اس نے ”بسم اللہ“ نہ پڑھی۔ جب اس کے کھانے سے صرف ایک لقمہ باقی رہ گیا اور اس نے لقمہ اپنے منہ کی جانب اٹھایا تو اس نے ”بسم اللہ اولہ و آخرہ“ پڑھا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے یہ کہنے لگے اور آپؐ نے فرمایا، شیطان اس شخص کے ساتھ کھانا کھاتا رہا۔ جب ”بسم اللہ“ پڑھی گئی تو شیطان کے پیٹ میں جو کچھ تھا اس نے اس کی تے کر دی۔ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ شی بن عبدالرحمان راوی مجہول ہے۔ (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۳۵، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۳۳۱، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۷۷۷)

۴۲۰۴ - (۴۶) وَهَنَّ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا فَرَّغَ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ»... رَوَاهُ الْبُزْجَانِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۲۰۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ دعا فرماتے ”سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں“ جس نے ہمیں کھلایا“ پلایا اور مسلمان کیا (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ) وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے، اسماعیل بن ریح اور ریح راوی دونوں مجہول ہیں (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۲۸، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۸، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۴۳)

۴۲۰۵- (۴۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ كَالصَّائِمِ الصَّابِرِ...» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۲۰۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اللہ کی نعمتوں کو کھانے والا اور شکر ادا کرنے والا“ اس شخص جیسا ہے جو روزہ دار ہے اور صبر کر رہا ہے (ترمذی)

۴۲۰۶- (۴۸) وَرَوَاهُ — ابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ، عَنْ سَيِّدَانِ بْنِ سَنَةَ، عَنْ أَبِيهِ.

۴۲۰۶: اور (ابو داؤد) حدیث کو ابن ماجہ اور داری نے شان بن سہ سے اس نے اپنے والد سے بیان کیا ہے۔

۴۲۰۷- (۴۹) وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ قَالَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَ وَسَقَى، وَسَوَّغَهُ—، وَجَعَلَ لَهُ مَخْرَجًا»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۲۰۷: ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانے پینے سے (فارغ ہو جاتے) تو یہ دعا مانگتے ”سب حمد و ثناء اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور اس کو (مخلق سے) گزارا اور اس کے باہر جانے کا انتظام کیا“ (ابوداؤد)

۴۲۰۸- (۵۰) وَعَنْ سَلْمَانَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَرَأْتُ فِي التَّوْرَةِ أَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوءَ بَعْدَهُ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ قَبْلَهُ وَالْوُضُوءُ بَعْدَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۴۲۰۸: سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ”میں نے تورات میں پڑھا کہ کھانے میں برکت کھانے کے بعد ہاتھ منہ دھونے سے ہوتی ہے چنانچہ میں نے اس کا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپ نے فرمایا ”کھانے میں برکت کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ منہ دھونے سے ہوتی ہے“ (ترمذی، ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۴۱۷)

۴۲۰۹- (۵۱) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ، فَقَدِمَ إِلَيْهِ طَعَامٌ، فَقَالُوا: أَلَا نَاتِيكَ بِوُضُوءٍ؟ قَالَ: «إِنَّمَا أُمِرْتُ بِالْوُضُوءِ إِذَا قُمْتُ إِلَى الصَّلَاةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَنُّيُّ.

۴۲۰۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقائے حاجت سے فارغ ہوئے تو آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ صحابہ کرام نے دریافت کیا، ہم آپ کے پاس وضو بنانے کے لئے پانی نہ لائیں؟ آپ نے فرمایا، مجھے وضو بنانے کا حکم صرف اس وقت دیا گیا ہے جب میں نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوں (ترمذی ابو داؤد نسائی)

۴۲۱۰- (۵۲) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۴۲۱۰: ابن ماجہ نے اس حدیث کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۴۲۱۱- (۵۳) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ إِنِّي بِقِصْعَةٍ مِنْ ثَرِيدٍ — فَقَالَ: «كُلُوا مِنْ جَوَانِبِهَا، وَلَا تَأْكُلُوا مِنْ وَسْطِهَا؛ فَإِنَّ الْبَرَكَهَ تَنْزِلُ فِي وَسْطِهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَفِي رَوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: «إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَأْكُلُ مِنْ أَعْلَى الصَّحْفَةِ، وَلَكِنْ يَأْكُلُ مِنْ أَسْفَلِهَا، فَإِنَّ الْبَرَكَهَ تَنْزِلُ مِنْ أَعْلَاهَا».

۴۲۱۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں "ثرید" کا پیالہ لایا گیا۔ آپ نے حکم دیا کہ اس کے کناروں سے کھائیں، درمیان سے نہ کھائیں۔ اس لئے کہ درمیان میں برکت نازل ہوتی ہے۔ (ترمذی ابن ماجہ دارمی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے اور ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے تو پیالے کے اوپر سے نہ کھائے بلکہ اس کے نیچے سے کھائے اس لئے کہ برکت کھانے کے اوپر نازل ہوتی ہے۔

وضاحت: گوشت کے شوربے میں جھگوئے ہوئے روٹی کے ٹکڑوں کو ثرید کہا جاتا ہے (المعجم ص ۴۲)

۴۲۱۲- (۵۴) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ مُتَكَبِّحًا قَطُّ، وَلَا يَطْأُ عَقِبَهُ رَجُلَانِ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۲۱۲: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی عکبر لگا کر کھاتے ہوئے نہیں دیکھا گیا نیز جب آپ پلٹے تو آپ کے پیچے وہ شخص نہیں ہوتے تھے (ابو داؤد)

۴۲۱۳ - (۵۵) وَهَنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْبِزُ وَلَحْمٌ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، فَكُلَّ وَأَكَلْنَا مَعَهُ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى، وَصَلَّيْنَا مَعَهُ، وَلَمْ نَزِدْ عَلَى أَنْ مَسَحْنَا أَيْدِينَا بِالْحَصْبَاءِ... رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۴۲۱۳: عبد اللہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تھے۔ آپ کے پاس گوشت پکائی گئی۔ آپ نے اسے تناول فرمایا۔ ہم نے بھی تناول کیا۔ بعد ازاں آپ کھڑے ہوئے آپ نے نماز ادا کی۔ ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز ادا کی اور ہم نے اس سے زیادہ کچھ نہ کیا کہ ہم نے اپنے ہاتھ (دھونے کی بجائے) نکلروں کے ساتھ صاف کئے۔ (ابن ماجہ)

وضاحت: حرمہ بن یحییٰ اور ابن اسیر دونوں راویوں میں کلام ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۷۲، تاریخ الخلفاء جلد ۵ صفحہ ۵۵۳، المعجم والتحریر جلد ۵ صفحہ ۶۸۲، الجرحین جلد ۲ صفحہ ۱، الضعفاء والمتروکین صفحہ ۳۳۸)

۴۲۱۴ - (۵۶) وَهَنَّ ابْنُ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَلْحِمٌ فَرَفَعَ إِلَيْهِ الذَّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ، فَهَسَّ مِنْهَا... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۲۱۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوشت کی دسی لائی گئی اور آپ کو دسی کا گوشت پسند تھا تو آپ نے دایوں کے ساتھ اس (دسی) سے گوشت کھایا (ترمذی، ابن ماجہ)

۴۲۱۵ - (۵۷) وَهَنَّ عَائِشَةُ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَقْطَعُوا اللَّحْمَ بِالسِّكِّينِ؛ فَإِنَّهُ مِنْ صُنْعِ الْأَعَاجِمِ، وَأَنْهَسُوهُ فَإِنَّهُ أَهْنَاءُ وَأَمْرَأُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتَّبَهِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» وَقَالَا: لَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ.

۴۲۱۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چمری کے ساتھ گوشت کاٹ کر نہ کھاؤ اس لئے کہ یہ طریقہ عجیموں کا ہے بلکہ گوشت کو دایوں کے ساتھ کاٹ کر کھاؤ اس طرح وہ زیادہ خوشگوار اور نفع دہم ہوتا ہے۔ (ابوداؤد، بیہقی شعب الایمان) ان دونوں نے کہا کہ یہ حدیث قوی نہیں ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۷۲)

۴۲۱۶ - (۵۸) وَهَنَّ أُمُّ الْمُثَنِّبِرِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَعَهُ عَلِيٌّ، وَلَنَا ذَوَالِ مُعْلَقَةٍ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ وَعَلِيٌّ مَعَهُ يَأْكُلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعَلِيٍّ: «مَهْ يَا عَلِيُّ! فَإِنَّكَ نَاقَةٌ» قَالَتْ: فَجَعَلْتُ لَهُمْ سِلْقًا وَشَعِيرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا عَلِيُّ! مِنْ هَذَا قَاصِبٌ؛ فَإِنَّهُ أَوْفَقَ لَكَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الثَّرِيدُ مِنَ الْخُبْرِ، وَالثَّرِيدُ مِنَ الْحَبْسِ ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام کھانوں سے زیادہ محبوب شوربے میں ڈوبی ہوئی مدنی (ثرید) اور کجور، پنیر اور گھی سے تیار شدہ چوری (ثرید) تھی۔ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایک راوی مجهول ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۴۸)

۴۲۲۱- (۶۳) وَهْنُ أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُوا الزَّيْتُ وَادْهِنُوا بِهِ؛ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ» ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۴۳۱: ابو اسید انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیل کھاؤ اور اپنے جسم پر لگاؤ کیونکہ وہ مبارک درخت سے نکلا ہے (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

وضاحت: یہ حدیث غایت درجہ ضعیف ہے (ضعیف ابن ماجہ علامہ البانی صفحہ ۴۷۷)

۴۲۲۲- (۶۴) وَهْنُ أُمِّ هَانٍ؛ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «أَصْنَدُكَ شَيْئًا؟» قُلْتُ: لَا، إِلَّا خُبْرٌ يَابِسٌ وَخَلٌّ. فَقَالَ: «هَانِ، مَا أَفْقَرَيْتُ مِنْ أَدَمٍ فِيهِ خَلٌّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۴۳۲: ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے ہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، آپ نے دریافت کیا: تمہارے پاس کچھ کھانے کے لئے ہے؟ میں نے کہا نہیں! ہاں مگر سوکھی مدنی اور سرکہ ہے۔ آپ نے فرمایا: لاؤ! وہ گھرمال سے خالی نہیں، جس میں سرکہ ہے۔ (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

۴۲۲۳- (۶۵) وَهْنُ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَخَذَ كِسْرَةً مِنْ خُبْرِ الشَّعْبِرِ، فَوَضَعَ عَلَيْهَا تَمْرَةً، فَقَالَ: «هَذِهِ أَذَامٌ هَذِهِ» وَأَكَلَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۳: یوسف بن عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ نے بھری مدنی کا ٹکڑا پکڑا اس پر ایک کجور رکھی اور فرمایا: اس کا یہ سالن ہے (پتہ پتہ) آپ نے تناول فرمایا۔ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یوسف بن ابوامیہ راوی مجهول ہے۔ (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۴۸) ضعیف ابوداؤد (صفحہ ۳۷۷)

۴۲۲۴- (۶۶) وَهْنُ سَعْدٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَضْتُ مَرَضًا أَتَانِي النَّبِيُّ ﷺ يَعُوذُنِي، فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْ حَتَّى وَجَدَتْ بَرْدَهَا عَلَى قُوَاضِي، وَقَالَ: «إِنَّكَ رَجُلٌ مَفْقُودٌ»

اَتَبَ الْحَارِثُ بْنُ كَلْدَةَ أَخَا فَيْفٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ يَتَطَبُّبُ، فَلْيَأْخُذْ سَمَّ عَمْرَاتٍ مِنْ عَجْوَةِ الْمَدِينَةِ،
فَلْيَجَاهُزْ — بَنَوَاهُنَّ، ثُمَّ لِيَلْدُكَ — بِهِنَّ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۳۳: سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں بیمار ہو گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری بیمار پرسی کے لئے میرے پاس تشریف لائے آپؐ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھا میں نے اپنے دل میں (آپؐ کے) ہاتھ کی ٹھنک محسوس کی۔ آپؐ نے فرمایا، تم اختلاجِ قلب کے مریض ہو۔ تم حارث بن کلدہ ثقفی کے پاس جاؤ، وہ غصّ لہن طب سے واقف ہے، وہ عینہ کی سات مجھ کجوریں لے کر انہیں مٹھلیوں سمیت باریک کرے پھر وہ انہیں تیرے منہ کے کنارے سے تیرے (ہلق) میں لہن کو اتار دے۔ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۸۳)

۴۲۲۵ - (۶۷) وَهْنٌ عَائِشَةُ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْكُلُ الْبَطِيخَ بِالرُّطْبِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ: وَيَقُولُ: «يُكْسَرُ جَرُّ هَذَا يَبْرُدُ هَذَا، وَيَبْرُدُ هَذَا يَجْرُ هَذَا». وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۴۳۳۵: عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تریوز کو کجور کے ساتھ ملا کر کھایا کرتے تھے۔ (ترمذی) ابوداؤد میں اضافہ ہے آپؐ نے فرمایا، اس کی گرمی اس کی ٹھنک سے کم ہو جائے گی اور اس کی ٹھنک اس کی گرمی سے کم ہو جائے گی۔ امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔
وضاحت: ابوداؤد کی روایت کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۷۷)

۴۲۲۶ - (۶۸) وَهْنٌ أَنَسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِتَمْرٍ عَتِيقٍ، فَجَعَلَ يَفْتِشُهُ وَيُخْرِجُ السُّوسَ مِنْهُ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۳۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پرانی کجوریں لائی گئیں۔ آپؐ ان سے دوسرا دوسرا کر کھڑے نکالتے تھے (ابوداؤد)

۴۲۲۷ - (۶۹) وَهْنٌ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِجُبْنَةٍ فِي ثَبُوكَ، فَذَعَا بِالسَّيْكِتَيْنِ، فَسَمَّى وَقَطَعَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۳۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ”ثبوک“ میں خیر کا ٹکڑا لایا گیا آپؐ نے چھری طلب کی اور ”بسم اللہ“ پڑھ کر اسے کاٹا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایراجم حلالی راوی قوی نہیں ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۱۵۷)

۴۲۲۸- (۷۰) وَهَذَا سَلْمَانَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ السُّمَنِ وَالْجَبْنِ وَالْفِرَاءِ...؛ فَقَالَ: «الْحَلَالُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ، وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ، وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَمَوْثُوقٌ عَلَى الْأَصَحِّ.

۴۲۲۸: سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی 'خیر اور رنگے ہوئے چیزوں کے استعمال کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ آپ نے جواب دیا 'وہ چیزیں حلال ہیں جن کو اللہ نے اپنی کتاب میں حلال قرار دیا ہے اور وہ چیزیں حرام ہیں جن کو اللہ نے اپنی کتاب میں حرام قرار دیا ہے اور جن چیزوں سے خاموشی اختیار کی ہے وہ صحابہ ہیں۔ (ابن ماجہ، ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔ صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سیف بن یزید برجمی راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۵۸)

۴۲۲۹- (۷۱) وَهَذَا ابْنُ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَدِدْتُ أَنْ عِنْدِي خُبْرَةٌ بَيْضَاءُ سَمَرَاءَ مُلْبَقَّةٌ بِسَمْنٍ وَلَبَنٍ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، فَاتَّخَذَهَا، فَجَاءَ بِهِ، فَقَالَ: «فِي أَيِّ شَيْءٍ كَانَ هَذَا؟» قَالَ: «فِي عُكَّةٍ ضَبَّ» قَالَ: «ارْفَعَهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ: هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ.

۴۲۲۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'میں چاہتا ہوں کہ مجھے سفید گندم کی دہلی میسر ہو جو کھجور سے گوندہ کرپار کی گئی ہو۔ (آپ کی یہ آرزو سن کر قوم میں سے ایک صحابی کھڑا ہوا 'وہ اسے تیار کر کے لے آیا۔ آپ نے دریافت کیا 'کبھی کس برتن میں تھا؟ اس نے بتایا 'مگر' کے چڑے کی کپی میں تھا۔ آپ نے حکم دیا 'اسے اٹھا لو۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ) ابوداؤد نے اس حدیث کو منکر قرار دیا ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایوب بن داکل راوی ضعیف اور مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۵۵)
ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۷۸، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۷۰، ضعیف الجامع الصغیر (۳۹)

۴۲۳۰- (۷۲) وَهَذَا عَلِيٌّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الثُّومِ إِلَّا مَطْبُوحًا... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ دَاوُدَ.

۴۲۳۰: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کپاسن کھانے سے منع کیا البتہ پکا ہوا کھانا درست ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

۴۲۳۱ - (۷۳) وَهْنُ ابْنِ زَيْدٍ، قَالَ: سُمِلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ الْبَصْلِ .
فَقَالَتْ: إِنَّ آخِرَ طَعَامٍ أَكَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طَعَامٌ فِيهِ بَصْلٌ . . . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۴۲۳۱: ابو زیاد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا سے پیاز کے بارے میں دریافت کیا گیا، انہوں نے جواب دیا کہ آخری کھانا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھایا، اس میں پیاز تھا۔ (ابوداؤد)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں بقیہ بن ولید راوی پر کلام ہے (المخرج والتحریر جلد ۲ صفحہ ۲۸۸) تہذیب
اکمال جلد ۳ صفحہ ۳۳ میزان الاحوال جلد ۳ صفحہ ۳۳، تہذیب جلد ۱ صفحہ ۳۵

۴۲۳۲ - (۷۴) وَهْنُ ابْنِ بُسْرِ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَدَمْنَا زُبْدًا وَتَمْرًا، وَكَانَ يُحِبُّ الزُّبْدَ وَالتَّمْرَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۴۲۳۲: بُسر کے دو میلی بیٹے رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم نے (آپ کی خدمت میں) کھن اور کجوریں پیش کیں۔ آپ کھن اور کجوروں کو پسند فرماتے تھے (ابوداؤد)

۴۲۳۳ - (۷۵) وَهْنُ عِكْرَاشِ بْنِ ذُوْبٍ، قَالَ: أَتَيْنَا بِجَفْنَةٍ — كَثِيرَةِ الشَّرِيدِ وَالْوَدْرِ —، فَخَبَطْتُ يَدَيْ فِي نَوَاجِيْهَا، وَأَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ، فَقَبَضَ بِيَدِهِ الْبُسْرَى عَلَى يَدِي الْيُمْنَى . ثُمَّ قَالَ: «يَا عِكْرَاشُ! كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ؛ فَإِنَّهُ طَعَامٌ وَاحِدٌ» . ثُمَّ أَتَيْنَا بِطَبْقٍ فِيهِ الْوَأْنُ التَّمَرِ، فَجَعَلْتُ أَكُلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْ، وَجَالَتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الطَّبْقِ، فَقَالَ: «يَا عِكْرَاشُ! كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ؛ فَإِنَّهُ غَيْرُ لَوْنٍ وَاحِدٍ» — ثُمَّ أَتَيْنَا بِمَاءٍ فَمَسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَيْهِ وَمَسَحَ قَبْلَ كَفَيْهِ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهُ، وَقَالَ: «يَا عِكْرَاشُ! هَذَا الْوُضُوءُ مِمَّا غُيِّرَتِ النَّارُ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۴۲۳۳: عکراش بن ذؤب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہمارے پاس ایک بڑا پیالہ لایا گیا جس میں کثیر مقدار میں شریہ اور گوشت کا قیرہ تھا، میں اس میں اوپر اوپر ہاتھ مار رہا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سامنے سے کھا رہے تھے آپ نے اپنے بائیں ہاتھ کے ساتھ میرا وایاں ہاتھ پکڑا اور فرمایا، اے عکراش! ایک جگہ سے کھا، کیوں کہ کھانا ایک ہی ہے۔ اس کے بعد ہمارے پاس ایک قہال لایا گیا جس میں مختلف قسم کی کجوریں تھیں میں اپنے سامنے سے کھا رہا تھا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ تمام قہال میں گھوم رہا تھا، آپ نے کواڑ دی، اے عکراش! جہاں سے جی چاہے کھا۔ کیونکہ یہ ایک طرح کا نہیں ہے اس کے بعد (ہمارے سامنے) پانی لایا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اپنے دونوں ہاتھ صاف کئے اور دونوں ہاتھوں کی تری کو اپنے چہرے، کانوں اور سر پر پھیرا اور فرمایا، اے

عکراش! یہ وضو ہے جو آگ سے تیار کردہ چیزوں کے کھانے کے بعد کیا جاتا ہے۔ (تذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں علاء بن فضل راوی ضعیف ہے۔ (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۴۳ ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۴۳)

۴۲۳۴- (۷۶) وَهْنٌ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَخَذَ أَهْلَهُ الْوَعْلُكَ - أَمَرَ بِالْحَسَاءِ - فَصُنِعَ، ثُمَّ أَمَرَهُمْ فَحَسَوْا مِنْهُ، وَكَانَ يَقُولُ: «إِنَّهُ لَيُرْتَوَى - فَوَادَ الْحَزِينِ، وَيَسْرُو عَنْ فَوَادِ السَّقِيمِ» - كَمَا تَسْرُو أَحَدًا كُنَّ الْوَسْخُ بِالْمَاءِ عَنْ وَجْهِهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۲۳۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کو بخار ہو جاتا تو آپؐ حکم دیتے کہ حریرہ تیار کیا جائے بعد ازاں آپؐ انہیں حکم دیتے کہ وہ اسے گھونٹ گھونٹ لیں۔ آپؐ نے فرمایا: حریرہ تمکین (مٹھس) کے دل کو تقویت دیتا ہے اور بخار کے دل سے ٹھنڈی کو ختم کرتا ہے۔ جیسے تم میں سے کوئی عورت پانی کے ساتھ اپنے چہرے کے میل پچھل کو دور کرتی ہے۔ (تذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۲۲۸)

۴۲۳۵- (۷۷) وَهْنٌ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَفِيهَا شِفَاءٌ مِنَ السِّمِّ، وَالْكُمَاةُ مِنَ النَّمِّ، وَمَا وَهَّاشِفَاءٌ لِلْعَيْنِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۲۳۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عجوة“ مجھور جنت سے ہے۔ اس کے استعمال سے زہر دور ہو جاتا ہے اور ”کھمبیں“ من (دسلی) سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کو شفا بخشتا ہے (تذی)

الفصل الثالث

۴۲۳۶- (۷۸) هَنَ الْمَغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: ضِفَّتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَأَمَرَ بِجَبِّ فُسْوَى، ثُمَّ أَخَذَ الشَّفْرَةَ فَجَعَلَ يُخْرِزُ لِي بِهَا مِنْهُ، فَجَاءَ بِلَالٌ يُؤَدِّنُهُ بِالصَّلَاةِ، فَالْقَى الشَّفْرَةَ، فَقَالَ: «مَا لَهُ تَرَبَّتْ يَدَاهُ؟» قَالَ: وَكَانَ شَارِبُهُ وَفَاءً. فَقَالَ لِي: «اقْصُ عَلَى سِوَاكِ؟ - أَوْ - قُصُّ عَلَى سِوَاكِ؟ ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

تیسری فصل: ۴۲۳۶: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسمان تھا۔ آپؐ نے دستی کے گوشت کے بارے میں حکم دیا (کہ اسے بھونا جائے) اسے بھونا گیا۔ بعد ازاں آپؐ نے چھری لی۔ (آپؐ) مجھے اس چھری کے ساتھ اس سے کات کات کر دے رہے تھے کہ بلالؓ آپؐ کو نماز کی

اطلاع دینے آیا۔ آپؐ نے چھری رکھ دی اور فرمایا: اسے کیا ہے؟ اس کے دونوں ہاتھ خاک آلود ہو جائیں۔ منہ کے لبوں (موٹھوں) کے بال پوسے تھے۔ (منہ کو کتے ہیں کہ) آپؐ نے مجھ سے کہا: میں مسواک رکھ کر تیرے ہال کٹ دوں گا تو خود مسواک رکھ کر اپنے ہال کٹ لے گا؟ (ترمذی)

وضاحت: بلالؓ سے آپؐ نے فرمایا: اسے کیا ہے؟ اس سے مقصود یہ تھا کہ نماز کا وقت غاسا فراغ ہے، اتنی جلدی کی کیا ضرورت ہے۔ معلوم ہوا کہ کسی ضرورت کے پیش نظر نماز میں تاخیر کرنا درست ہے نیز چھری کے ساتھ گوشت کٹ کر کھانا بھی درست ہے (واللہ اعلم)

۴۲۳۷ - (۷۹) وَهْنٌ حُدَيْفَةٌ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا إِذَا حَضَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا - لَمْ نَضْعُ أَيْدِنَا حَتَّى يَبْدَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَيَضَعُ يَدَهُ، وَأَنَا حَضَرْنَا مَعَهُ مَرَّةً طَعَامًا، فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ كَانَتْهَا تَذْفَعُ - فَذَهَبَتْ لَتَضَعُ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ، فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهَا، ثُمَّ جَاءَ آخَرَانِ كَانَتَا يَذْفَعُ، فَأَخَذَهُ يَسْلِمُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ أَنْ لَا يَذْكُرَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ، وَأَنَّهُ جَاءَ بِهِمَا الْجَارِيَةُ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا، فَأَخَذْتُ يَدَيَّهَا، فَجَاءَ بِهَذَا الْآخَرَانِ لِيَسْتَحِلَّ بِهِ، فَأَخَذْتُ يَدَيْهِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنْ يَدَهُ فِي يَدِي مَعَ يَدَيْهَا. زَادَ فِي رِوَايَةٍ: ثُمَّ ذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ وَآكَلَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۲۳۷: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب کبھی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں کسی کھانے کی مجلس میں حاضر ہوتے تو (اس وقت تک) جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانے میں اپنا ہاتھ نہ ڈالتے ہم بھی نہ ڈالتے (حذیفہ کہتے ہیں) ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم آپؐ کی رفاقت میں کھانے پر مدعو تھے۔ ایک لوطی کئی ہوں محسوس ہو رہا تھا کہ اسے دھکیلا جا رہا ہے۔ وہ کھانے میں (اپنا) ہاتھ ڈالنے لگی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہاتھ کو پکڑ لیا۔ اس کی بعد ایک جنگلی کیا ہوں محسوس ہو رہا تھا کہ اسے دھکیلا جا رہا ہے۔ آپؐ نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا اور فرمایا: شیطان اس کھانے کو حلال گردانتا ہے، جس پر ”بسم اللہ“ نہ پڑھی جائے۔ شیطان اس لوطی کو لایا تاکہ اس کے ذریعہ اپنے لئے کھانا جائز کرے۔ میں نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔ پھر اس جنگلی کو لایا گیا تاکہ اس کے ذریعہ کھانا حلال کر لے۔ میں نے اس کا بھی ہاتھ پکڑ لیا۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ بلاشبہ شیطان کا ہاتھ میرے ہاتھ میں لوطی کے ہاتھ کے ساتھ ہے۔ ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ بعد ازاں آپؐ نے ”بسم اللہ“ پڑھی اور کھانا تناول فرمایا (مسلم)

۴۲۳۸ - (۸۰) وَهْنٌ عَائِشَةُ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَ غُلَامًا. فَالْقَى بَيْنَ يَدَيْهِ تَمْرًا فَآكَلَ الْغُلَامُ، فَآكَرَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (إِنْ كَثُرَ الْآكَلُ شَوْمٌ، وَأَمْرٌ بَرَكَةٌ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۴۲۳۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں 'رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غلام خریدنے کا ارادہ کیا۔ آپؐ نے (احتمال لینے کی غرض سے) اس کے سامنے کھجوریں رکھوائیں۔ غلام نے کثرت کے ساتھ کھجوریں کھائیں (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'بلاشبہ زیادہ کھانا محسوس ہے۔ پھر آپؐ نے اس (غلام) کو واپس کرنے کا حکم دیا (یعنی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۳)

۴۲۳۹- (۸۱) وَفَنَّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سَيِّدُ أَدَامِكُمْ الْمِلْحُ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۴۲۳۹: انس بن مالک رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'تمہارے سامانوں کا سردار نمک ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے۔ اس کی سند میں یحییٰ بن ابی یحییٰ خیاط راوی حریک ہے (میزان الاحوال جلد ۳ صفحہ ۳۲۰ ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۴۶)

۴۲۴۰- (۸۲) وَفَنَّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا وَضِيعَ الطَّعَامُ فَاحْلَعُوا نِعَالَكُمْ؛ فَإِنَّهُ أَرْوَحُ لَأَقْدَامِكُمْ».

۴۲۴۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'جب کھانا رکھا جائے تو تم اپنے جوتے اتار دو کیوں کہ جوتے اتارنے سے تمہارے پاؤں کو راحت پہنچے گی (داری)

۴۲۴۱- (۸۳) وَفَنَّ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا أُتِيَتْ بِشَرِبْدٍ أَمَرَتْ بِهِ فَعُطِيَتْ، حَتَّى تَذْهَبَ قُوْرَةُ دُخَانِهِ، وَتَقُولُ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «هُوَ أَعْظَمُ لِلْبَرَكَةِ... رَوَاهُمَا الدَّارِمِيُّ».

۴۲۴۱: اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ جب ان کے پاس 'شرید' لایا جاتا تو وہ اس کے ہارے میں گرم دہنیں (کہ اسے دھانپ دیا جائے) چنانچہ اسے دھانپ دیا جاتا یہاں تک کہ اس کی بھاپ کا جوش ختم ہو جاتا اور وہ بیان کیا کرتی تھیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ نے فرمایا 'بھاپ نکلنے سے برکت میں اضافہ ہوتا ہے۔ (داری)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں قرہ بن عبد الرحمن معافری راوی منکر الحدیث ہے (البحر والتحدیل جلد ۲ صفحہ ۳۸۸ تقریب التذیب جلد ۲ صفحہ ۴۵)

۴۲۴۲- (۸۴) وَفَنَّ نُبَيْشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَكَلَ فِيْ

قِصَّةٌ ثُمَّ لَحَسَهَا، تَقُولُ لَهُ الْقِصَّةُ: اَعْتَقَكَ اللهُ مِنَ النَّارِ كَمَا اَعْتَقْتَنِي مِنَ الشَّيْطَانِ... رَوَاهُ
رِزِّينُ

۴۴۴: بیحدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص پلیٹ میں کھائے پھر اسے
ہاٹ لے تو پلیٹ اس کے حق میں یہ دعا کرتی ہے کہ اللہ تجھے دوزخ سے چمڑائے جیسا کہ تو نے مجھے شیطان سے چمڑایا
(رِزِّین)

بَابُ الصِّيَافَةِ (سمان نوازی کا بیان)

الفصل الأول

۴۲۴۳ - (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ صَبِيَّهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ. وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقِلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصُمْتُ». وَفِي رَوَايَةٍ: بَدَلُ «الْجَارِ»: وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل : ۴۲۴۳ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے سمان کی عزت کرے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پردی کو تکلیف میں مبتلا نہ کرے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کے بلا خاموش رہے اور ایک روایت میں پردی کی بجائے یہ ہے کہ جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ صلہ رحمی کرے (بخاری، مسلم)

۴۲۴۴ - (۲) وَعَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَلْبِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ صَبِيَّهُ، جَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ»، وَالصِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، فَمَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ، وَلَا يَجِلُّ لَهُ أَنْ يَتَوَى عِنْدَهُ - حَتَّى يُخْرِجَهُ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۲۴۴ : ابو شریح کلبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے سمان کی عزت کرے۔ ایک دن ایک رات خوب اہتمام کرے اور سمان نوازی تین دن تک ہے اس کے بعد صدقہ ہے اور اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ اس کے ہاں معیم رہے یہاں تک کہ اسے غل میں ڈال دے (بخاری، مسلم)

۴۲۴۵ - (۳) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّكَ تَبْعُنَا فَتَنْزِلُ بِقَوْمٍ لَا يَفْقَرُونَ، فَمَا تَرَى؟ فَقَالَ لَنَا: «إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَأَقْبِلُوا؛ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۲۳۵: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا، 'آپ! ہمیں بھیجے ہیں تو ہم ایسے لوگوں کے پاس ٹھہرتے ہیں جو ہماری صمان نوازی نہیں کرتے، آپ! کیا حکم ہے؟' آپ! نے ہمیں حکم دیا کہ اگر تم کسی قوم کے صمان ہو، وہ تمہارے لئے صمان نوازی کا مناسب اہتمام کریں تو تم اسے قبول کرو، اگر وہ مناسب اہتمام نہ کریں تو ان سے صمان نوازی کا مناسب حق وصول کر سکتے ہو (بخاری، مسلم)

۴۲۴۶- (۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ لَيْلَةٍ، فَإِذَا هُوَ بِأَيِّ بَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ: «مَا أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ هَذِهِ السَّاعَةَ؟» قَالَا: الْجُوعُ. قَالَ: «وَأَنَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَخْرَجَنِي الَّذِي أَخْرَجَكُمْ، قُومُوا، فَقَامُوا مَعَهُ، فَأَتَى رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَإِذَا هُوَ لَيْسَ فِي بَيْتِهِ، فَلَمَّا رَأَتْهُ الْمَرْأَةُ قَالَتْ: مَرَحِبًا وَأَهْلًا. فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَيْنَ فُلَانٌ؟» قَالَتْ: ذَهَبَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا مِنَ الْمَاءِ. إِذْ جَاءَ الْأَنْصَارِيُّ فَظَنَرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَصَاحِبَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، مَا أَحَدُنَا الْيَوْمَ أَكْرَمَ أَصْيَافًا مِنِّي، قَالَ: فَانْطَلَقَ فَجَاءَهُمْ بَعْدُ فِيهِ بُسْرٌ وَتَمْرٌ وَرُطْبٌ، فَقَالَ: «كُلُوا مِنْ هَذِهِ، وَآخِذُوا الْمُدِيَّةَ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِيَّاكَ وَالْحُلُوبَ» - فَذَبَحَ لَهُمْ، فَأَكَلُوا مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذَلِكَ الْعِدْقِ، وَشَرِبُوا، فَلَمَّا أَنْ شَبِعُوا وَرَوُّوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَسْأَلُنَّ عَنْ هَذَا النَّعِيمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ الْجُوعُ، ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوا حَتَّى أَضَابَكُمْ هَذَا النَّعِيمُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَذَكَرَ حَدِيثُ أَبِي مَسْعُودٍ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي «بَابِ الْوَلِيْمَةِ».

۴۲۴۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دن یا ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (گھر سے) باہر تشریف لائے تو آپ! کی ملاقات ابو بکر اور عمر سے ہوئی آپ! نے (ان سے) دریافت کیا، اس وقت تم کیوں گھروں سے نکلے ہو؟ ان دونوں نے جواب دیا، 'ہموک کی وجہ سے! آپ! نے فرمایا، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مجھے بھی اسی چیز نے نکالا ہے جس نے تمہیں نکالا ہے۔' (آپ! نے فرمایا) چلیں! چنانچہ وہ آپ! کے ساتھ روانہ ہوئے۔ آپ! ایک انصاری کے ہاں گئے وہ گھر نہ تھا۔ جب اس کی بیوی نے آپ! کو دیکھا تو اس نے کہا، 'آپ! کا تشریف لانا مبارک ہے۔ آئیں! خوش آمدید! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا، فلاں محض کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا، 'وہ ہمارے لئے بیٹھا پانی لینے گیا ہے اسی وقت انصاری بھی آگیا۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ! کے دونوں ساتھیوں کی جانب (سرت بھری نگاہ سے) دیکھا۔ بعد ازاں اس نے کہا، اللہ کا شکر ہے کہ آج صمانوں کے لحاظ سے کوئی محض مجھ سے زیادہ عزت والا نہیں ہے۔ راوی نے بیان کیا، وہ گیا اور ان کے پاس کھجور کے درخت کی ایک شاخ لایا جس میں کبھی، کبھی عمدہ قسم کی کھجوریں تھیں۔ اس نے عرض کیا، 'آپ! انہیں تناول فرمائیں اور اس

(انصاری) نے چمڑی (ہاتھ میں) لی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مٹھو دیا کہ دودھ والا جانور نہ ذبح کرے۔ اس نے ان کیلئے کھئی ذبح کی۔ آپؐ نے اور آپؐ کے دونوں ساتھیوں نے کھئی کا گوشت اور کھجوریں بکھول کیں اور پانی پیا۔ جب وہ (ابھی طرح) کھانے پر سیر ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر اور عمرؓ کو (مطلب کرتے ہوئے) فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کی ہاتھ میں میری جان ہے تم سے قیامت کے دن ان نعمتوں کے بارے میں سوال ہو گا تم ہموکے گھروں سے نکلے تھے۔ واپس لوٹنے سے پہلے ہمیں یہ نعمتیں نصیب ہوئیں۔ (مسلم) اور ابو مسعودؓ سے مروی حدیث جس میں ایک انصاری کا تذکرہ ہے۔ دیر کے باب میں بیان ہو چکی ہے۔

الفصل الثانی

۴۲۴۷- (۵) هَذَا الْقَدَامُ بْنُ مَعْدِي كَرَبَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «أَيُّمَا مُسْلِمٍ ضَافَ قَوْمًا، فَأَصْبَحَ الضَّيْفُ مَحْرُومًا؛ كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ نَصْرُهُ حَتَّى يَأْخُذَ لَهُ بَقَرَاهُ مِنْ مَالِهِ وَزَرْعِهِ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ.
وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: «وَأَيُّمَا رَجُلٍ ضَافَ قَوْمًا فَلَمْ يَقْرُوهُ، كَانَ لَهُ أَنْ يُعَقِّبَهُمْ— بِمِثْلِ قَرَاهُ».

دوسری فصل : ۴۲۴۷ : مقدم بن معديکرب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا: جو مسلمان کسی قوم کا مسلمان بنا اور وہ مسلمان، مسلمان نوازی سے محروم رہا تو ہر مسلمان پر فرض ہے کہ اس کی مدد کرے یہاں تک کہ مسلمان کو اس کی نیابت کے بقدر، میزبان کے مال اور اس کی کھیتی سے وصول کر کے دے۔ (دارمی، ابوداؤد)

اور اس کی ایک روایت میں ہے جو شخص کسی قوم کا مسلمان بنا انہوں نے اس کی مسلمان نوازی نہیں کی تو اس کو حق پہنچتا ہے کہ وہ مسلمان نوازی کے بقدر ان سے وصول کرے۔

۴۲۴۸- (۶) وَهَذَا أَبِي الْأَخْوَصِ الْجُشَمِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ مَرَرْتُ بِرَجُلٍ فَلَمْ يَقْرُبْنِي وَلَمْ يُضْفِنِي ثُمَّ مَرَّ بِي بَعْدَ ذَلِكَ، أَتَقْرِيهِ أَمْ أَجْزِيهِ؟— قَالَ: «بَلَّ أَقْرَاهُ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۲۴۸ : ابو الاخوص جشمی اپنے والد سے بیان کرتا ہے اس نے بیان کیا کہ میں نے (آپؐ کی خدمت میں) عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپؐ مجھے بتائیں: اگر میں کسی شخص کے پاس سے گزروں اور وہ میری مسلمان نوازی نہ کرے پھر اس کے بعد اس کا گزرتا میرے پاس سے ہو جائے تو کیا میں اس کی مسلمان نوازی کروں یا اسی جیسا سلوک کروں؟ آپؐ نے جواب دیا: نہیں! تم اس کی مسلمان نوازی کرو (ترمذی)

۴۲۴۹ - (۷) وَهَنَ أَنَسٌ - أَوْ غَيْرُهُ - أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَأْذَنَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، فَقَالَ: «السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ» فَقَالَ سَعْدٌ: وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، وَلَمْ يَسْمِعِ النَّبِيَّ ﷺ حَتَّى سَلَّمَ ثَلَاثًا، وَرَدَّ عَلَيْهِ سَعْدٌ ثَلَاثًا، وَلَمْ يَسْمِعْهُ، فَرَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ، فَاتَّبَعَهُ سَعْدٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! يَا أَبَى أَنْتَ وَأُمِّي، مَا سَلَّمْتَ تَسْلِيمَةً إِلَّا هِيَ يَأْذُنِي: وَلَقَدْ رَدَدْتُ عَلَيْكَ وَلَمْ أَسْمِعْكَ، أَحْبَبْتُ أَنْ أَسْتَكْثِرَ مِنْ سَلَامِكَ وَمِنْ الْبُرْكََةِ، ثُمَّ دَخَلُوا الْبَيْتَ، فَقَرَّبَ لَهُ زَبِيئًا، فَأَكَلَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: «أَكَلْ طَعَامَكُمْ الْأَبْرَارُ، وَصَلَّتْ عَلَيْكُمْ الْمَلَائِكَةُ، وَأَفْطَرَ عِنْدَكُمْ الصَّائِمُونَ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ».

۴۲۴۹: انس رضی اللہ عنہ سے یا کسی دوسرے شخص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن عبادہ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی اور کہا ”السلام علیکم ورحمۃ اللہ“ سعد نے (جواب دیتے ہوئے) کہا: ”وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ“ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (یہ الفاظ) نہ سنائے یعنی بلند آواز سے جواب نہ دیا یہاں تک کہ آپؐ نے تین بار سلام کہا اور سعدؓ نے تین بار آپؐ کو جواب دیا لیکن آپؐ کو نہ سنایا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس لوٹ گئے تو سعدؓ آپؐ کے پیچھے گئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں۔ آپؐ نے جتنی بار سلام کہا میرے کانوں نے سنا اور میں آپؐ کے سلام کا جواب دیتا رہا۔ البتہ میں نے آپؐ کو نہیں سنایا۔ میں پسند کرتا تھا کہ میں آپؐ کے سلام و برکت کو زیادہ سے زیادہ حاصل کروں بعد ازاں آپؐ (بعد صحابہ کے) سعدؓ کے گھر میں داخل ہوئے اور سعدؓ نے آپؐ کی خدمت میں ”منہ“ پیش کیا جسے نبیؐ نے قبول فرمایا۔ جب آپؐ کھانے سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے فرمایا: خدا کرے کہ تمہارا کھانا نیک لوگ کھائیں اور فرشتے تمہارے حق میں استغفار کریں اور روزے وار تمہارے پاس روزہ افطار کریں (شرح السنہ)

۴۲۵۰ - (۸) وَهَنَ أَبِي سَعِيدٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَثَلُ الْمُؤْمِنِ وَمَثَلُ الْإِيمَانِ كَمَثَلِ الْفَرَسِ فِي آخِيَتِهِ يَجُولُ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى آخِيَتِهِ، وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ يَسْهُوُ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى الْإِيمَانِ؛ فَاطْعِمُوا طَعَامَكُمْ الْأَنْبِيَاءَ، وَأُولُوا مَعْرُوفَكُمْ الْمُؤْمِنِينَ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» وَأَبُو نَعِيمٍ فِي «الْحِلْيَةِ».

۴۲۵۰: ابوسعید رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں: آپؐ نے فرمایا: ایماندار شخص اور ایمان کی مثال اس گھوڑے جیسی ہے جو کھوٹنے کے ساتھ بندھا ہوا ہے وہ اچھلتا کودتا ہے لیکن اپنے کھوٹنے کی طرف ہی واپس آتا ہے۔ اسی طرح ایمان دار شخص بھول جاتا ہے پھر ایمان کی جانب واپس آتا ہے۔ پس تم اپنا کھانا پرہیزگار لوگوں کو کھاؤ اور ایماندار لوگوں سے بھلائی کرو۔ (یعنی شعب ایمان، ابوصحیح فی الحلیۃ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوسلمان لیشی راوی مجہول ہے۔ (تتبع الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۱۵)

۴۲۵۱- (۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسَيْرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ قَصْعَةٌ، يَحْمِلُهَا أَرْبَعَةُ رِجَالٍ، يُقَالُ لَهَا: الْغَرَاءُ، فَلَمَّا اضْحَوْا وَسَجَدُوا الصُّحُفِ، أُنِيَ بِتِلْكَ الْقَصْعَةِ وَقَدْ تَرَدَّدَتْ فِيهَا، فَالْتَفَعُوا عَلَيْهَا، فَلَمَّا كَثُرُوا، جَنَارَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: مَا هَذِهِ الْجِلْسَةُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ جَعَلَنِي عَبْدًا كَرِيمًا، وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا عَنِيدًا» ثُمَّ قَالَ: «كُلُّوا مِنْ جَوَانِبِهَا، وَدَعُوا ذُرْوَتَهَا—يُبَارِكُ فِيهَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۲۵۱: محمد اللہ بن ہررضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک پیالہ تھا جسے چار شخص اٹھاتے تھے۔ اس کا نام ”غراء“ تھا۔ جب صحابہ چاشت کے نفل ادا کرتے تو اسے لایا جاتا اس میں ”ثرید“ پکا ہوا ہوتا تھا۔ تمام صحابہ اس کے گرد جمع ہو جاتے۔ جب (افران) زیادہ ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھٹنوں کے بل بیٹھتے۔ ایک (بدوی) نے آپ سے دریافت کیا: یہ کیسی بیٹھک ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: بلاشبہ اللہ نے مجھے تواضع کرنے والا بندہ بنایا ہے اور مجھے حکیم سرکش نہیں بنایا۔ اس کے بعد آپ نے حکم دیا کہ اس (پیالے) کے کتابوں سے کھائیں اور اس کے درمیان کو نہ چھیڑیں، اس میں برکت ہوگی (ابوداؤد)

۴۲۵۲- (۱۰) وَحِشِي بْنِ حَرْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا نَأْكُلُ وَلَا نَشْبِعُ. قَالَ: «فَلَعَلَّكُمْ تَغْتَرِقُونَ؟» — قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: «فَاجْتَمِعُوا عَلَى طَعَامِكُمْ، وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ يُبَارِكْ لَكُمْ فِيهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۲۵۲: وحشی بن حرب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم کھانا کھاتے ہیں لیکن سیر نہیں ہوتے۔ آپ نے فرمایا: شاید تم الگ الگ کھاتے ہو؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ نے فرمایا: تم اجتماعی شکل میں کھانا کھایا کرو اور (کھانا شروع کرتے وقت) ”بسم اللہ“ پڑھا کرو۔ اس سے تمہارے لئے برکت ہوگی۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں وحشی تابعی ”لین الحدیث“ ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۴۴۲)

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

۴۲۵۳- (۱۱) عَنْ أَبِي عَسِيبٍ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْلًا، فَمَرُّ بِ فَدْعَانٍ، فَخَرَجَتْ إِلَيْهِ، ثُمَّ مَرَّ بِابْنِ بَكْرِ فَدْعَاهُ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ، ثُمَّ مَرَّ بِعُمَرَ فَدْعَاهُ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ، فَانْطَلَقَ حَتَّى دَخَلَ حَائِطًا—لِبَعْضِ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ لِصَاحِبِ الْحَائِطِ: «أَطْعِمْنَا بُسْرًا» فَجَاءَ بِعَذْقٍ، فَوَضَعَهُ، فَآكَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ بَارِدٍ، فَشَرِبَ فَقَالَ: «لَتَسَالُنَ عَنْ هَذَا

النَّبِيِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ: فَآخَذَ عُمَرُ أَلْعِنَقِي فَضَرَبَ بِهِ الْأَرْضَ حَتَّى تَنَافَرُ الْبُسْرُ قَبْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا لَمَسْئُورُونَ عَنْ هَذَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: «نَعَمْ، إِلَّا مَنْ ثَلَاثَ: خِزْفَةٌ لَفَّ بِهَا الرَّجُلُ عَوْرَتَهُ، أَوْ كِسْرَةٌ سَدَّ بِهَا جُوعَتَهُ، أَوْ حُجْرٌ يَدْخُلُ فِيهِ مِنَ الْحَرِّ وَالْقُرَى... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتَّبَهُّغِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» مُرْسَلًا.

نیری فصل: ۴۲۵۳: ابو عیوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت مکہ سے باہر تشریف لائے۔ آپ میرے ہاں سے گزرے، آپ نے مجھے بلایا۔ میں آپ کی خدمت میں پہنچ گیا۔ اس کے بعد آپ ابو بکر کے ہاں سے گزرے، ان کو بلایا وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ آپ چلے رہے یہاں تک کہ آپ ایک انصاری کے باغ میں داخل ہوئے۔ آپ نے باغ کے مالک سے کہا کہ ہمیں یہی جگہ کجوریں کھلا۔ اس نے کجوروں کا خوشہ لا کر آپ کی خدمت میں پیش کر دیا چنانچہ آپ نے اور آپ کے صحابہ کرام نے کجوریں تناول کیں۔ اس کے بعد آپ نے ٹھنڈا پانی طلب کیا اور اسے نوش فرمایا اور واضح کیا کہ قیامت کے روز ہم سے نعمتوں کے بارے میں سوال ہوگا راوی نے کہا کہ مڑنے (یہ سن کر) خوشہ اٹھایا اور زمین پر دے مارا یہاں تک کہ کجوریں ٹوٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بکھر گئیں۔ پھر مڑنے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہم سے قیامت کے روز اس کے بارے میں سوال ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ضرور ہوگا۔ البتہ تین چیزوں کے بارے میں سوال نہیں ہوگا۔ وہ کپڑا جس کے ساتھ انسان نے اپنی شرمگاہ کو چھپایا یا بدل کا وہ ٹکڑا جس کو کھاکر اپنی بھوک کو دور کیا یا وہ ٹل (چھوٹا سا مکان) جس میں گری اور سردی سے بچاؤ کیلئے داخل ہوا (احمد، تبہی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث میں زائدانہ زندگی بسر کرنے کی ترغیب دی گئی ہے اور اگر ”حجر“ پڑھا جائے یعنی حرف ”ماد“ پہلے ہو تو اس کا معنی جمونہی ہے اور اگر حرف ”جیم“ پہلے ہے تو علامہ طہی کی وضاحت کے مطابق جنگلی جانوروں کا ٹل یعنی نہایت تنگ و تاریک مسکن مراد ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۱۱)

۴۲۵۴ - (۱۲) وَفِي ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا وَضِعَتِ الْمَائِدَةُ فَلَا يَقُومُ رَجُلٌ حَتَّى تَرْفَعُ الْمَائِدَةُ، وَلَا يُرْفَعُ يَدُهُ وَإِنْ شَبِعَ حَتَّى يَفْرُغَ الْقَوْمُ، وَلْيَعْلَمْ أَنَّ ذَلِكَ يَخْجِلُ جَلِيسُهُ، فَيَقْبِضُ يَدَهُ، وَعَسَى أَنْ يَكُونَ لَهُ فِي الطَّلَعِ حَاجَةٌ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَالتَّبَهُّغِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۴۲۵۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دسترخوان بچھا دیا جائے تو جب تک دسترخوان اٹھا نہ لیا جائے کوئی شخص کھڑا نہ ہو اور اگر کوئی شخص سیر ہو گیا ہے تو کھانے سے ہاتھ نہ روکے جب تک کہ تمام شرکاء فارغ نہ ہو جائیں اور اگر اٹھ کھڑا ہو یا ہاتھ روک لے تو محذرت کا اظہار کرے کیونکہ اس کا یہ انداز اس کے ساتھی کو شرمندگی دلائے گا اور وہ بھی اپنا ہاتھ کھانے سے روک لے گا جب کہ ممکن ہے کہ اسے کھانے

کی ابھی ضرورت ہو (ابن ماجہ، بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: یہ حدیث غایت درجہ ضعیف ہے اس کی سند میں عبدالاعلیٰ بن امین راوی ضعیف اور منکر الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۲۹، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۳۱۲)

۴۲۵۵- (۱۳) وَهْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَكَلَ مَعَ قَوْمٍ كَانَ آخِرُهُمْ أَكْلًا. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» مُرْسَلًا.

۳۲۵۵: جعفر بن محمد اپنے والد سے بیان کرتے ہیں اس نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ کھانا کھاتے تو آپ سب سے آخر تک کھاتے رہتے۔ (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: یہ حدیث مرسل ہے نیز سند کا حال معلوم نہیں نیز جعفر سے مراد جعفر صادق بن محمد باقرین علی زین العابدین ہے۔ (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۱۲)

۴۲۵۶- (۱۴) وَهْنُ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَقَى النَّبِيُّ ﷺ بَطْعَامَ فَعَرَضَ عَلَيْنَا، فَقُلْنَا: لَا نَسْتَهِيهِ. قَالَ: «لَا تَجْتَمِعُنَّ جُوعًا وَكُذِبًا»... رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۲۵۶: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ آپ نے ہمارے سامنے کھانا رکھ دیا۔ ہم نے عرض کیا کہ ہمیں (کھانے کی) حاجت نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: جموت اور بھوک کو جمع نہ کرو (ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث حسن درجہ کی ہے (صحیح ابن ماجہ صفحہ ۲۳۰)

۴۲۵۷- (۱۵) وَهْنُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُوا جَمِيعًا وَلَا تَفَرُّقُوا، فَإِنَّ الْبَرَكَةَ مَعَ الْجَمَاعَةِ»... رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۲۵۷: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ اجتماعی طور پر کھائیں، الگ الگ نہ کھائیں اس لئے کہ برکت جماعت کے ساتھ ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند غایت درجہ ضعیف ہے، سند میں عمرو بن ہنار راوی ضعیف ہے (المرجوع والتعديل جلد ۶ صفحہ ۲۹، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۳۱۲، التعلیق الرغیب جلد ۳ صفحہ ۱۲۱) البتہ پہلا جملہ ثابت ہے (احادیث صحیحہ ۲۶۹)

۴۲۵۸- (۱۶) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ السُّنَّةُ أَنْ يَخْرُجَ الرَّجُلُ مَعَ صَيفِهِ إِلَى بَابِ الدَّارِ»... رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۴۲۵۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ بھی سنت ہے کہ میزانِ مہمان کے ساتھ گھر کے دروازے تک جائے (ابن ماجہ)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں علی بن عروہ قرشی راوی متروک الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۴۴)

۴۲۵۹ - (۱۷) وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» عَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ وَقَالَ: فِي إِسْنَادِهِ ضَعْفٌ.

۴۲۵۹: امام بیہقی نے اس حدیث کو شعب الایمان میں ابو ہریرہ اور عباسؓ سے روایت کیا اور بیان کیا ہے کہ اس کی سند میں ضعف ہے۔

۴۲۶۰ - (۱۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْخَيْرُ أَسْرَعُ إِلَى الْبَيْتِ الَّذِي يُؤْكَلُ فِيهِ مِنَ الشَّفَرَةِ إِلَى سَنَامِ الْبَعِيرِ» . . . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۴۲۶۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چھری بخٹی تیزی سے اونٹ کی کوہان کی طرف جاتی ہے اس سے زیادہ تیزی سے خیر دیرکت اس گھر میں داخل ہوتی ہے جہاں کھانا کھلایا جاتا ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں جابر بن مفلس اور عبدالرحمان بن نضل راوی ضعیف ہیں۔
(میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۸، ضعیف ابن ماجہ ۲، التلخیص الرقیب جلد ۳ صفحہ ۲۴۴)

بَابُ فِي مَتَى يَكُونُ الْمَرْءُ مُضْطَرًّا لِتَحِلِّ لَهُ الْمَيْتَةُ

(اضطراری حالت میں حرام چیز کے کھانے کی اجازت کا بیان)

الفصل الثانی

۴۲۶۱- (۱) **فَنِ الْفَجِيجِ الْعَامِرِيِّ**، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ مَا يَحِلُّ لَنَا مِنَ الْمَيْتَةِ؟ قَالَ: «مَا طَعَامُكُمْ؟» قُلْنَا: نَعْتِيقُ وَنَصْطَبُحُ. قَالَ أَبُو نَعِيمٍ: فَسَرَّهُ لِي عُقْبَةُ: قَدْ حُ غَدَوَةٌ، وَقَدْ حُ عَشِيَةٌ... قَالَ: «ذَاكَ وَأَبَى الْجُوعِ» فَأَحْلَ لَهُمُ الْمَيْتَةُ عَلَى هَذِهِ الْحَالِ — رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل: ۴۲۶۱: **فَجِيجِ الْعَامِرِيِّ** رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے دریافت کیا 'ہمارے لئے مردار (کا گوشت) کس قدر حلال ہے؟ آپ نے دریافت کیا 'ہماری خوراک کیا ہے؟ ہم نے بیان کیا کہ صبح و شام (ایک ایک پیالہ) دودھ پیتے ہیں ابو نعیم (روای) نے بیان کیا کہ عقبہ نے مجھ سے اس کی وضاحت کرتے ہوئے کہا 'ایک پیالہ صبح ایک پیالہ شام آپ نے فرمایا 'میرے والد کی قسم! یہ تو بھوک ہے۔ چنانچہ آپ نے ایسی حالت میں ان کیلئے مردار کو حلال قرار دیا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عقبہ بن وہب راوی مقبول ہے جبکہ وہب بن عقبہ راوی مستور ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا والد کی قسم اٹھانا نبی سے پہلے ہے یا حسب عادت قسم اٹھانی یا جلدی میں زبان سے نکل گئی (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۸۷، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۱۷، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۷۸)

۴۲۶۲- (۲) **وَمَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ**، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا نَكُونُ بَارِضِينَ فَتُصَيِّنَا بِهَا الْمَخْمَصَةَ، فَمَتَى يَحِلُّ لَنَا الْمَيْتَةُ؟ قَالَ: «وَمَا لَمْ تَصْطَبُحُوا أَوْ تَغْتَبِقُوا أَوْ تَحْتَمِنُوا — بِهَا بَقْلًا، فَشَانَكُمْ بِهَا مَعْنَاهُ: إِذَا لَمْ تَجِدُوا صَبُوحًا أَوْ غَبُوقًا وَلَمْ تَجِدُوا بَقْلَةً تَأْكُلُونَهَا حَلَّتْ لَكُمْ الْمَيْتَةُ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۴۲۶۲: ابو واللیثی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے دریافت کیا 'اے اللہ کے رسول! ہم ایسی سرزمین میں ہوتے ہیں جہاں ہمیں بھوک سہتی ہے' تو ہمارے لئے مردار گوشت کب حلال ہوگا؟ آپ نے فرمایا 'جب تک تم صبح و شام دودھ کا پیالہ نہیں پیتے یا تمہیں ساگ پات کھانے کو نہیں ملتا تو (اس وقت) تم مردار گوشت کھا سکتے ہو۔ اس سے مقصود یہ ہے کہ جب تمہیں صبح و شام دودھ کا پیالہ میر نہ آئے اور ساگ پات بھی کھانے کیلئے نہ ملے تو تمہارے لئے مردار حلال ہے۔ (دارمی)

وضاحت: مردار کا گوشت اسی قدر جائز ہے جس کے کھانے سے جسم و روح کا رشتہ قائم رہے۔ پیٹ بھر کر کھانا جائز نہیں (اللہ اعلم)

بَابُ الْأَشْرِبَةِ (مشروبات کے پینے کے آداب)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۴۲۶۳ - (۱) وَهْنُ أَنَسٍ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ . وَزَادَ مُسْلِمٌ فِي رِوَايَةٍ وَيَقُولُ : «إِنَّهُ أَرَوَى وَأَبْرَأُ وَأَمْرًا» .

پہلی فصل : ۴۲۶۳ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کوئی شروب) پیتے ہوئے تین بار سانس لیتے تھے (بخاری، مسلم)
اور مسلم کی ایک روایت میں اضافہ ہے، آپؐ فرماتے تھے کہ اس طرح زیادہ سیرابی حاصل ہوتی ہے، صحت میں اضافہ ہوتا ہے اور عجم کا فعل قوی ہوتا ہے۔

۴۲۶۴ - (۲) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الشَّرْبِ مِنْ فِي السَّقَاءِ . . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۴۲۶۴ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزوں کے منہ سے پانی پینے سے منع فرمایا (بخاری، مسلم)
وضاحت : مشکیزے کے منہ سے پانی پینے سے روکنے میں یہ حکمت ہے کہ کہیں ناگہانی طور کوئی موذی یا مضر چیز منہ میں داخل ہو جائے یا اندیشہ ہوتا ہے جبکہ کلمے برتن یا ہاتھ سے پینے میں یہ بات نہیں ہوتی، ہر چیز صاف و شفاف نظر آتی ہے (واللہ اعلم)

۴۲۶۵ - (۳) وَهْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ اخْتِنَاتِ الْأَسْقِيَةِ زَادَ فِي رِوَايَةٍ : وَاخْتِنَاتُهَا : أَنْ يَقْلَبَ رَأْسُهَا ثُمَّ يُشْرَبُ مِنْهُ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۴۲۶۵ : ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے کے منہ کو موڑ کر پانی پینے سے منع فرمایا۔ ایک روایت میں اضافہ ہے کہ اختنات یہ ہے کہ اس کے منہ کو الٹ کر اس سے پیا جائے (بخاری، مسلم)

۴۲۶۶ - (۴) وَهْنُ أَنَسٍ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۳۲۴: اس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ نے منع کیا کہ کوئی شخص کھڑے ہو پانی پئے (مسلم)

وضاحت: یہ نبی تنہا ہی ہے۔ کھڑے ہو کر پانی نہیں پینا چاہیے لیکن کھڑے ہو کر پینے کا جواز ہے (واللہ اعلم)

۴۲۶۷- (۵) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَشْرِبُ أَحَدٌ مِنْكُمْ قَائِمًا، فَمَنْ نَسِيَ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَقِمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۲۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کوئی شخص کھڑے ہو کر پانی نہ پئے، تم میں سے جو شخص بھول کر کھڑے ہو کر پانی پی لے تو وہ تے کرے (مسلم)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عمر بن حمزہ راوی ضعیف ہے (میزان الاحوال جلد ۳ صفحہ ۲۵۵)

۴۲۶۸- (۶) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِذَلْوَيْنِ مَاءٍ زَمَزَمَ، فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ.. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آپ دم دم کا دلوں پیش کیا۔ آپ نے کھڑے ہو کر پانی پیا (بخاری، مسلم)

وضاحت: ضروری نہیں کہ آپ دم دم کھڑے ہو کر پیا جائے بلکہ کبھی پیا جاسکتا ہے (واللہ اعلم)

۴۲۶۹- (۷) وَهْنُ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ فِي حَوَائِجِ النَّاسِ فِي رَحْبَةِ الْكُوفَةِ، حَتَّى خَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ، ثُمَّ أَمَى بِمَاءٍ، فَشَرِبَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَبَذِيهَ، وَذَكَرَ رَأْسَهُ وَبِرَجْلَيْهِ —، ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَهُ وَهُوَ قَائِمٌ، ثُمَّ قَالَ: «إِنْ أَنَا سَأَلْتُ بِكَرْمُونِ الشَّرْبِ قَائِمًا، وَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۲۹: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عصر کی نماز ادا کی بعد ازاں لوگوں کی ضرورتوں (کو حل کرنے) کے لئے کوفہ کے کھلے میدان میں تشریف فرما ہو گئے۔ یہاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت ہو گیا بعد ازاں (علی) کے پاس پانی لایا گیا، انہوں نے اسے پیا اور اپنے چہرے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو دھویا۔ راوی نے ذکر کیا کہ (اسی طرح) سر اور دونوں پاؤں کو بھی دھویا۔ بعد ازاں آپ نے کھڑے ہو کر باقی ماندہ پانی پیا۔ بعد ازاں فرمایا، کچھ لوگ کھڑے ہو کر پانی پینے کو کمرہ جاتے ہیں جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (بالکل) اسی طرح کیا جیسا کہ میں نے کیا (بخاری)

۴۲۷۰- (۸) وَهَنْ جَابِرٌ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ، وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَهُ، فَسَلَّمَ فَرَدَّ الرَّجُلُ وَهُوَ يَحْوِلُ الْمَاءَ فِي حَائِطٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِي شَيْءٍ - وَالْأَكْرَعُ عَنَّا؟» - فَقَالَ: عِنْدِي مَاءٌ بَاتَ فِي شَيْءٍ، فَأَنْطَلَقَ إِلَى الْعَرِيشِ - فَسَكَبَ فِي قَدَحٍ مَّاءً، ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ -، فَشَرِبَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ أَعَادَ فَشَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِي جَاءَ مَعَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۲۷۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے ہاں گئے۔ آپ کے ساتھ آپ کا ایک صحابی بھی تھا۔ آپ نے "السلام علیکم" کہا، اس شخص نے (آپ کے سلام کا) جواب دیا جبکہ وہ باغ میں پانی لگا رہا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس سے) دریافت کیا، اگر تیرے پاس رات کا پانی پرانے مشکوے میں ہے تو ہم پی لیتے ہیں) ورنہ ہم نہ لگا کر پانی پی لیں گے۔ اس نے جواب دیا، میرے ہاں پرانے مشکوے میں رات کا (رکھا ہوا) پانی ہے وہ پھر کی جانب چل دیا اور اس نے پیالے میں پانی ڈالا پھر اس میں گھری ہوئی کدوہ (چنانچہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا پھر اس نے اور پانی اور کدوہ ڈالا تو اس شخص نے پیا جو آپ کے ساتھ تھا (بخاری) وضاحت: آپ کو رات کا باسی پانی بہت محبوب تھا (واللہ اعلم)

۴۲۷۱- (۹) وَهَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الَّذِي يَشْرِبُ فِي آيَةِ الْفِضَّةِ أَوْ يَجْرُجُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: «إِنَّ الَّذِي يَأْكُلُ وَيَشْرِبُ فِي آيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ».

۴۲۷۱: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں دونخ کی آگ داخل کرتا ہے (بخاری، مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ جو شخص چاندی اور سونے کے برتنوں میں کھاتا پیتا ہے (وہ اپنے پیٹ میں دونخ کی آگ داخل کرتا ہے)

۴۲۷۲- (۱۰) وَهَنْ حُذَيْفَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا الدِّيْبَاجَ، وَلَا تَشْرَبُوا فِي آيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَلَا تَأْكُلُوا فِي صِحَافِهَا؛ فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۲۷۲: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، باریک، موٹا (کسی قسم کا بھی) ریشم نہ پہنو اور سونے چاندی کے برتنوں میں نہ پو اور نہ ان کی ہلیٹوں میں کھاؤ۔ بے شک یہ چیزیں دنیا میں ان کیلئے ہیں اور آخرت میں تمہارے لئے ہیں (بخاری، مسلم) وضاحت: ریشم پہننا عورتوں کے لئے جائز ہے ایک دوسری حدیث میں اس کی وضاحت ہے۔

۴۲۷۳ - (۱۱) وَهَنْ أَنَسٍ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : حُلِبَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَاةٌ دَاجِنٌ ، وَشِيبٌ — لَبَنُهَا بَمَاءٌ مِنَ الْبُيْرِ الَّتِي فِي دَارِ أَنَسٍ ، فَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْقَدَحَ ، فَشَرِبَ وَعَلَى يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ ، وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ ، فَقَالَ عُمَرُ : اعْطِ أَبَا بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! فَأَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ الَّذِي عَنْ يَمِينِهِ ، ثُمَّ قَالَ : «الْأَيْمَنُ فَالْأَيْمَنُ» وَفِي رِوَايَةٍ : «الْأَيْمَنُونَ الْأَيْمَنُونَ ، إِلَّا فَيَمَنُوا» ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۴۲۷۳ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک گھریلو بکری کا دودھ دیا گیا اور دودھ میں اس کنوئیں سے پانی ملایا گیا جو انس کے گھر میں تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیالہ دیا گیا آپ نے پیا۔ آپ کی بائیں جانب ابو بکر تھے اور دائیں جانب ایک بدوی تھا۔ عمر نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ ابو بکر کو پکڑائیں لیکن آپ نے بدوی کو پکڑایا جو آپ کی دائیں جانب تھا۔ بعد ازاں آپ نے فرمایا، دائیں جانب والا پس دائیں جانب والا (مقدم ہے) اور ایک روایت میں ہے دائیں جانب والے پس دائیں جانب والے (مقدم ہیں) خبردار! تم دائیں جانب والوں کو مقدم کرو (بخاری، مسلم)

۴۲۷۴ - (۱۲) وَهَنْ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : أُتِيَ النَّبِيَّ ﷺ بِقَدَحٍ ، فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ أَصْغَرُ الْقَوْمِ ، وَالْأَشْيَاحُ عَنْ يَسَارِهِ . فَقَالَ : «يَا غُلَامُ ! أَتَأْذَنُ أَنْ أُعْطِيَهُ الْأَشْيَاحُ ؟» فَقَالَ : مَا كُنْتُ لِأَوْثِرَ بِفَضْلِ مِنْكَ أَحَدًا يَا رَسُولَ اللَّهِ ! فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَحَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ سَنَدُهُ كَرُهُ فِي «بَابِ الْمُعْجَزَاتِ» إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى .

۴۲۷۴ : سهل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں پانی کا ایک پیالہ لایا گیا آپ نے اس سے پیا آپ کے دائیں جانب ایک نوجوان لڑکا تھا اور عمر رسیدہ لوگ آپ کی بائیں جانب تھے۔ آپ نے دریافت کیا، بر خودار! کیا تو مجھے اجازت دیتا ہے کہ میں یہ پیالہ عمر رسیدہ لوگوں کو دے دوں اس نے جواب دیا، اے اللہ کے رسول! میں آپ کے بچے ہوئے پانی کے بارے میں (خود پر) کسی کو ترجیح نہیں دوں گا چنانچہ آپ نے پیالہ لڑکے کو پکڑا دیا (بخاری، مسلم) اور ابو قتادہ سے مروی حدیث کا ذکر ہم انشاء اللہ ”باب المعجزات“ میں کریں گے۔

الفصل الثانی

۴۲۷۵ - (۱۳) هَنَّ ابْنُ عُمَرَ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : كُنَّا نَأْكُلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نَمْسِي وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، وَابْنُ مَاجَةَ ، وَالدَّارِمِيُّ . وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ : هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ .

دوسری فصل : ۴۲۷۵ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہم چلتے پھرتے اور کھڑے ہو کر کھاتے پیتے تھے (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی) اور امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح فرمایا قرار دیا ہے۔

۴۲۷۶ - (۱۴) وَهْنٌ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۲۷۶ : عمرون شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں، میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر اور بیٹھے ہوئے پیتے تھے (ترمذی)

۴۲۷۷ - (۱۵) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ، أَوْ يُنْفَخَ فِيهِ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۲۷۷ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے یا برتن میں پھونک مارنے سے منع فرمایا (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۴۲۷۸ - (۱۶) وَهْنُهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَشْرَبُوا وَاحِدًا — كُثْرَبِ الْبُعْبُورِ، وَلَكِنْ اشْرَبُوا مَثْنَى وَثَلَاثَ، وَسَمُوا — إِذَا أَنْتُمْ شَرِبْتُمْ، وَاحْمَدُوا إِذَا أَنْتُمْ رَفَعْتُمْ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۲۷۸ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں نہ پیو۔ البتہ دو یا تین سانس میں پیو۔ اور پیتے وقت ”بسم اللہ“ پڑھو اور جب برتن اٹھاؤ تو ”الحمد للہ“ کو (ترمذی)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں یزید بن شان جزری راوی ضعیف ہے (تطبیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۴۴)

۴۲۷۹ - (۱۷) وَهْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ. فَقَالَ رَجُلٌ: أَلْقَدَاهُ أَرَاهَا فِي الْإِنَاءِ. قَالَ: «أَهْرِقْهَا». قَالَ: فَإِنِّي لَا أَرَوِي مِنْ نَفْسٍ وَاحِدٍ. قَالَ: «فَابْنِ الْقَدَحَ — عَنْ فَيْكُ، ثُمَّ تَنَفَّسْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۴۲۷۹ : ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (پانی دھیرے) پیتے وقت پھونک مارنے

سے منع فرمایا۔ ایک شخص نے دریافت کیا کہ اگر مجھے برتن میں تنکا نظر آئے؟ آپ نے فرمایا: اسے نکال دے اس نے دریافت کیا: میں ایک سانس سے سیراب نہیں ہو پاتا؟ آپ نے فرمایا: منہ سے پیالہ ہٹا کر سانس لے (تفدی، داری) وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوالحسنی جہنی راوی کی عدالت ثابت نہیں ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۳۳۳)

۴۲۸۰ - (۱۸) وَفَنَّهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الشَّرْبِ مِنْ ثُلْمَةٍ - الْقَدَحِ، وَأَنْ يُنْفَخَ فِي الشَّرَابِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۲۸۰: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالے کی ٹٹی ہوئی جگہ سے (پانی وغیرہ) پینے اور پانی میں پھونک مارنے سے منع فرمایا (ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند میں قزو بن عبدالرحمان راوی منکر الحدیث ہے (المخرج والتحدیل جلد ۵ صفحہ ۵۵) میزان الاحوال جلد ۳ صفحہ ۳۸۸، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۲۵

۴۲۸۱ - (۱۹) وَفَنَ كَبْشَةً، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَشَرِبَ مِنْ فِي قَرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ قَائِمًا، فَقُمْتُ إِلَى فِيهَا فَقَطَعْتُهُ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

۴۲۸۱: کبشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے۔ آپ نے لھتے ہوئے مشکوے کے منہ سے کڑے ہو کر پانی پیا۔ میں کڑی ہوئی (ادر) میں نے مشکوے کے منہ کو کاٹ کر (اپنے ہاں) رکھ لیا (ترمذی، ابن ماجہ) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب صحیح قرار دیا ہے۔

وضاحت: ایک دوسری حدیث میں مشکوے کے منہ سے پانی پینے کی ممانعت ہے، اس کو خنی تخری پر محمول کیا جائے گا اس حدیث میں کبشہ نے مشکوے کے اس حصے کو کاٹ کر اپنے پاس رکھ لیا جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منہ مبارک لگا تھا تاکہ اس سے ہر شخص نہ پینے لگ جائے۔ اس کو محفوظ کر لیا اور حیرکا اپنے پاس رکھ لیا۔ آپ کے حیرکات شرعاً ثابت ہیں لیکن آپ کے علاوہ امت کے کسی دوسرے فرد کے حیرکات یوں رکھنا جائز نہیں ہیں۔ (واللہ اعلم)

۴۲۸۲ - (۲۰) وَفَنَ الزُّهْرِيَّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ أَحَبَّ الشَّرَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْحَلْوُ الْبَارِدُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا.

۴۲۸۲: زہری رحمہ اللہ عروہ سے وہ عائشہ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کا محبوب مشروب لٹھا دینا تھا (تذی) امام ترمذی نے واضح کیا ہے کہ یہ روایت زہری سے مرسلہ صحیح ہے۔

۴۲۸۳ - (۲۱) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاطْعَمْنَا خَيْرًا مِنْهُ. وَإِذَا سَقَى لَبَنًا فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ، وَزِدْنَا مِنْهُ؛ فَإِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزَى مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ إِلَّا اللَّبَنُ»۔
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۴۲۸۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کوئی شخص جب کھانے سے فارغ ہو جائے تو وہ یہ دعا کرے، اے اللہ! ہمارے لئے اس میں برکت عطا فرما اور ہمیں اس سے بہتر کھانا اور جب کسی کو دودھ پلایا جائے (تو دودھ پینے کے بعد) یہ دعا کرے، اے اللہ! ہمارے لئے اس میں برکت عطا کر اور ہمیں یہ مزید عطا فرما کیونکہ دودھ کے علاوہ کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو کھانے اور پینے کا ہم الہل ہو۔ (ترمذی، ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند میں علی بن زید بن جعدان راوی ضعیف ہے (المجرح والتعديل جلد ۲ صفحہ ۱۰۲) المجروحین جلد ۲ صفحہ ۱۰۳ میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۷۷، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۷۷

۴۲۸۴ - (۲۲) وَعَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُسْتَعْدَبُ لَهُ الْمَاءُ مِنَ السَّقِيَا. قِيلَ: هِيَ عَيْنٌ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْمَدِينَةِ يَوْمَانِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۲۸۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے "سقیہ" (نای چشمہ) سے ٹھکانا پانی لایا جاتا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ ایک چشمہ ہے، اس چشمے اور مدینہ منورہ کے درمیان دو دن کی مسافت ہے (ابوداؤد)

الفصل الثالث

۴۲۸۵ - (۲۳) عَنْ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ شَرِبَ فِي إِيَاءِ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ، أَوْ إِنَاءٍ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ فَإِنَّمَا يُجْرَجُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ»... رَوَاهُ الدَّارِقُطْنِيُّ.

تیسری فصل: ۴۲۸۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص سونے چاندی کے برتن میں یا ایسے برتن میں، جس میں سونا چاندی لگا ہوا ہے (پانی وغیرہ) پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ داخل کر رہا ہے (دارقطنی)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مکتوۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۳۳۳) نیز انس سے مروی حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ ٹوٹ گیا۔ آپؐ نے چاندی کی سلاخ لگا کر اس کو درست کیا (بخاری) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایسے برتن جس میں سونے، چاندی کا جوڑ لگا ہو، کھانا پینا درست ہے۔ اسی طرح چاندی

بَابُ النَّقِيعِ وَالْأَنْبِذَةِ

(منقہ اور کھجور سے تیار کردہ نبیز کا بیان)

الفصل الأول

۴۲۸۶- (۱) عَنْ أَنَسٍ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِقَدَحِي هَذَا الشَّرَابَ كُلَّهُ : الْعَسَلُ ، وَالنَّبِذُ ، وَالْمَاءُ ، وَاللَّبَنُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

پہلی فصل : ۴۲۸۶ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے اس پیالے کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر قسم کا مشروب یعنی شہد، نبیز، پانی اور دودھ پلایا (مسلم)

۴۲۸۷- (۲) وَعَنْ عَائِشَةَ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : كُنَّا نُنْبِذُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سِقَاءِ يَوْمِكَا أَعْلَاهُ ، وَلَهُ عَزْلَاءُ — نُنْبِذُهُ غَدَوَةً ، فَيَشْرِبُهُ عِشَاءً ، وَنُنْبِذُهُ عِشَاءً ، فَيَشْرِبُهُ غَدَوَةً . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۴۲۸۷ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم مشکوے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نبیز تیار کر رہے تھے۔ مشکوے کے اوپر کے منہ کو رسی کے ساتھ بند کر دیا جاتا اور اس کے نچلے حصے میں بھی ایک سوراخ ہوتا۔ ہم صبح کے وقت نبیز پیتے تو آپؐ اسے شام کے وقت نوش فرماتے اور جب ہم شام کے وقت نبیز پیتے تو آپؐ صبح کے وقت اسے نوش فرماتے (مسلم)

۴۲۸۸- (۳) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُنْبِذُ لَهُ أَوَّلَ اللَّيْلِ ، فَيَشْرِبُهُ ، إِذَا أَصْبَحَ يَوْمُهُ ذَلِكَ ، وَاللَّيْلَةَ الَّتِي تُجِئُهُ ، وَالْغَدَ ، وَاللَّيْلَةَ الْآخَرَى ، وَالْغَدَ إِلَى الْعَصْرِ ؛ فَإِنْ بَقِيَ شَيْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمُ ، أَوْ أَمْرِيهِ فَصَبَّ ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۴۲۸۸ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے شروع رات میں نبیز تیار کی جاتی۔ جب صبح ہوتی تو آپؐ اسے تمام دن، اگلی رات، دوسرے دن، اس سے اگلی رات اور تیسرے روز صبح کے وقت تک پیتے رہتے اور اگر کچھ باقی رہ جاتی تو اسے خادم کو پلا دیتے یا بامعینے کا حکم دیتے (مسلم)

۴۲۸۹- (۴) وَعَنْ جَابِرٍ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : كَانَ يُنْبِذُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سِقَائِهِ ، فَإِذَا لَمْ يَجِدُوا سِقَاءً يُنْبِذُ لَهُ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۴۲۸۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے آپ کے مشکدے میں نیلہ بنائی جاتی اور جب مشکدہ نہ ملتا تو آپ کے لئے پتھر کے برتن میں نیلہ بنائی جاتی۔ (مسلم)

۴۲۹۰ - (۵) وَهْنُ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الدُّبَاءِ وَالْحَنْتَمِ، وَالْمُرْقَةِ، وَالنَّقِيرِ—، وَأَمَرَ أَنْ يُبَذَلَ فِي أَسْقِيَةِ الْآدَمِ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۲۹۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو، سبز کھجور، چینی کے برتن اور کھجور کے تنے کو کھود کر بنائے گئے برتن میں نیلہ بنانے سے منع فرمایا اور حکم دیا کہ چڑے کے مشکدوں میں نیلہ بنائی جائے (مسلم)

۴۲۹۱ - (۶) وَهْنُ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظَّرُوفِ، فَإِنْ ظَرُفًا لَا يُجِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهُ—، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ». وَفِي رَوَايَةٍ: قَالَ: «نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَشْرِبَةِ إِلَّا فِي ظُرُوفِ الْآدَمِ، فَاشْرَبُوا فِي كُلِّ وَغَاءٍ غَيْرَ أَنْ لَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۲۹۱: بريدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں چند برتنوں کے استعمال سے منع کیا تھا لیکن کوئی برتن کسی چیز کو حلال یا حرام نہیں کرتا اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا میں نے تمہیں چڑے کے برتنوں کے سوا دوسرے برتنوں میں پینے سے منع کیا تھا۔ اب تمہیں ہر برتن کے استعمال کی اجازت ہے۔ البتہ تم نشہ آور مشروب نہ پیو (مسلم)

الفصل الثانی

۴۲۹۲ - (۷) هَنَّ ابْنُ مَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَيْشَرِبَنَّ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ، يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ».

دوسری فصل: ۴۲۹۲: ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا میری امت میں سے کچھ لوگ شراب نوشی کریں گے اور وہ اس کا نام کچھ اور رکھ دیں گے (ابوداؤد، ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حاتم بن حث طائی راوی غیر معروف ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ ص ۴۲۸)

الفصل الثالث

۴۲۹۳ - (۸) هَنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

عَنْ نَيْبِذِ الْجَرِّ الْأَخْضَرِ۔۔۔ قُلْتُ: أَتَشْرَبُ فِي الْآبِئِصِ؟ قَالَ: «لَا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل: ۴۲۴: عبد اللہ بن ابی اونی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز
 شے میں تیار شدہ نیبذ کے استعمال سے منع فرمایا۔ (عبد اللہ بن ابی اونی کہتے ہیں کہ) میں نے پوچھا کیا ہم سفید شے میں
 نیبذ بنا کر پی سکتے ہیں؟ تو آپؐ نے نفی میں جواب دیا (بخاری)۔
 وضاحت: نشہ آور مشروب خواہ سفید شے میں ہو یا سبز میں اس کا پینا حرام ہے اور اگر نیبذ نشہ آور نہ ہو تو
 خواہ وہ کسی بھی برتن میں ہو اس کا پینا جائز ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۲۲)

بَابُ تَغْطِيَةِ الْأَوَانِي وَغَيْرِهَا

(برتنوں کو ڈھانپنے، دروازے بند کرنے اور چراغ بجھانے وغیرہ کا بیان)

الفصل الأول

۴۲۹۴ - (۱) عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسَيْتُمْ فَكَفُّوا صَيَانَكُمْ؛ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَتَشِيرُ حَبِيبًا، فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوهُمْ وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ؛ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا، وَأَوْكُرُوا قَرَبَكُمْ وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ، وَخَمِّرُوا آيَاتَكُمْ — وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ، وَلَوْ أَنْ تُعْرِضُوا عَلَيْهِ شَيْئًا — وَأَطْفِئُوا مَصَابِيحَكُمْ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۴۲۹۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رات چھا جائے یا شام ہو جائے تو اپنے بچوں کو گھروں سے باہر نکلنے سے روکو کیونکہ اس وقت شیطان گھومنے پھرنے لگ جاتے ہیں اور جب رات کا کچھ حصہ گزر جائے تو اپنے بچوں کو پابند نہ کرو اور دروازے بند رکھو اور انہیں بند کرتے وقت بسم اللہ پڑھو۔ کیونکہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھولتا اور بسم اللہ پڑھ کر مشکیزے کے منہ پر سی پاندھا کر دیا اور اپنے برتن کو بسم اللہ پڑھ کر ڈھانپا کر اگرچہ ان پر کوئی معمولی چیز ہی کیوں نہ رکھ دو نیز سوتے وقت چراغوں کو بجھا دیا کر (بخاری مسلم)

۴۲۹۵ - (۲) وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ، قَالَ: «خَمِّرُوا الْآيَةَ، وَأَوْكُرُوا الْأَسْقِيَةَ، وَأَجِفُّوا الْأَبْوَابَ، وَأَكْفِتُوا صَيَانَكُمْ عِنْدَ الْمَسَاءِ؛ فَإِنَّ لِلْجِنِّ انْتِشَارًا وَخُطْفَةً، وَأَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ عِنْدَ الرُّقَادِ؛ فَإِنَّ الْفُؤَيْسِقَةَ — رُبَّمَا اجْتَرَبَتِ الْفَيْتِيلَةَ فَأَخْرَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ».

۴۲۹۵: اور بخاری کی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: برتن کو ڈھانپو، مشکیزے کے منہ بند کرو، دروازوں کو بند رکھو اور شام کے وقت بچوں کو (گھر سے) باہر جانے سے روک رکھو۔ اس لئے کہ (اس دوران شیطان) جن بھیل جاتے ہیں اور وہ بچوں کو اچک لیتے ہیں یعنی بچوں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ اور سوتے وقت چراغوں کو بجھا دیا کر، اس لئے کہ بعض اوقات چوبیا چراغ کی بتی کھینچ لے جاتی ہے اور اہل خانہ کو جلائے کا ذریعہ بنتی ہے۔

۴۲۹۶ - (۳) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ، قَالَ: «غَطُّوا الْإِنَاءَ، وَأَوْكُرُوا السَّقَاءَ، وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ، وَأَطْفِئُوا السَّرَاجَ؛ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يُجِلُّ سِقَاءً، وَلَا يَفْتَحُ بَابًا، وَلَا يَكْشِفُ إِنَاءً. فَإِنَّ

لَمْ يَجِدْ أَحَدَكُمْ إِلَّا أَنْ يَعْزِضَ عَلَىٰ إِنَائِهِ عَوْدًا وَيَذْكُرَ اسْمَ اللَّهِ فَلْيَفْعَلْ، فَإِنَّ الْقَوَيْقَةَ تُضَرِّمُ عَلَىٰ أَهْلِ الْبَيْتِ يَتَتَهُمْ»۔

۴۲۹۶: اور مسلم کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا، برتنوں کو ڈھانپ کر رکھو، مشکیزوں کے منہ کو رسی سے باندھو، دروازوں کو بند رکھو اور چراغ بجھاؤ۔ اس لئے کہ شیطان بند مشکیزوں اور بند دروازے کو نہیں کھولتا نیز ڈھانپے ہوئے برتن کو بھی نہیں کھولتا۔ اگر تمہیں ڈھانپنے کے لئے لکڑی ملے تو اسے برتن پر بسم اللہ پڑھ کر رکھو۔ بے شک چھپا کمر والوں سمیت ان کے گھر پر آگ بھڑکا دیتی ہے۔

۴۲۹۷- (۴) وَفِي رَوَايَةٍ لَهُ، قَالَ: «لَا تُرْسِلُوا مَوَاشِيَكُمْ— وَصَبِيَّانَكُمْ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَلْغَبَ فَحَمَّةُ الْعِشَاءِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يُنْعَثُ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَلْغَبَ فَحَمَّةُ الْعِشَاءِ»۔

۴۲۹۷: اور اس کی ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا، سورج غروب ہونے کے وقت اپنے چاہایوں یا اپنے بچوں کو آزاد نہ چھوڑو جب تک کہ شام کا اندھیرا نہ چھٹ جائے اس لئے کہ شیطان سورج غروب ہونے کے وقت سے عشاء کے اندھیرے کے ختم ہونے تک گھومتے پھرتے رہتے ہیں۔

۴۲۹۸- (۵) وَفِي رَوَايَةٍ لَهُ، قَالَ: «عَقُّوا الْإِنَاءَ، وَأَوْكُوا الْبَقَاءَ؛ فَإِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْلَةً يَنْزِلُ فِيهَا وَبَاءٌ لَا يَمُرُّ بِإِنَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ غِطَاءٌ أَوْ سِقَاءٌ لَيْسَ عَلَيْهِ وَكَاءٌ إِلَّا نَزَلَ فِيهِ مِنْ ذَلِكَ الْوَبَاءِ»۔

۴۲۹۸: اور اس کی ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا، برتنوں کو ڈھانپ کر رکھو، مشکیزوں کا منہ بند کر کے رکھو۔ اس لئے کہ سال میں ایک رات ایسی آتی ہے جس میں دباؤ نازل ہوتی ہے۔ جس برتن پر ڈھکنا نہ ہو یا جس مشکیزے کا منہ بند نہ ہو، اس میں اس دباؤ میں سے کچھ اتر پڑتی ہے۔

۴۲۹۹- (۶) وَفِيهِ، قَالَ: جَاءَ أَبُو حُمَيْدٍ— رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ— مِنَ الْبُقْعِ— بِإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَلَا— خَمَرْتَهُ وَلَوْ أَنَّ تَعْرِضَ عَلَيْهِ عَوْدًا»۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۲۹۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو حمید انصاری "بقع" مقام سے دودھ کا بھرا ہوا ایک برتن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تجھے اس کو ڈھانپنا چاہیے اگرچہ اس پر عودا لکڑی رکھ لے۔ (بخاری، مسلم)

۴۳۰۰- (۷) وَفِي ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا تَتْرَكُوا النَّارَ

فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۰۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا: سوتے وقت اپنے گروں میں آگ جلتی نہ چھوڑا کرو۔ (بخاری، مسلم)

۴۳۰۱- (۸) وَهْنُ أَبِي مُوسَى، قَالَ: اخْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِينَةِ عَلَى أَهْلِهِ مِنَ اللَّيْلِ، فَحَدَّثَ بِشَأْنِهِ النَّبِيُّ ﷺ، قَالَ: «إِنَّ هَذِهِ النَّارَ إِنَّمَا هِيَ عَلَوُكُمْ، فَإِذَا نِمْتُمْ فَاطْفِسُوها عَنْكُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۰۱: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رات کے وقت مدینہ منورہ میں ایک گھراں خانہ سمیت آگ کی لپٹ میں آگیا۔ اس واقعہ کا تذکرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا۔ آپؐ نے فرمایا: آگ تمہاری دشمن ہے اس لئے سوتے سے پہلے آگ بجھا دو کرو (بخاری، مسلم)

الفصل الثانی

۴۳۰۲- (۹) هُنَّ جَابِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا سَمِعْتُمْ نَبَاحَ الْكَلَابِ وَنَهْيَ الْحَمِيرِ مِنَ اللَّيْلِ فَتَعَوَّدُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ؛ فَإِنَّهُنَّ يَرَيْنَ مَا لَا تَرَوْنَ. وَأَقْبِلُوا الْخُرُوجَ إِذَا هَدَّاتِ الْأَرْجُلُ—؛ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْثُ مِنْ خَلْقِهِ فِي لَيْلِهِ مَا يَشَاءُ. وَاجْفُوا الْأَبْوَابَ، وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ؛ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا إِذَا أُجِيفَ وَذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ. وَغَطُّوا الْجَرَارَ، وَاجْفُوا الْأَنِيَّةَ، وَأَوَكُوا الْقَرْبَ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ الشُّنَّةِ».

دوسری فصل: ۴۳۰۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ نے فرمایا: جب تم رات کے وقت کتوں اور گدھوں کی آواز سنا تو اللہ کی شیطاں مردود سے پناہ طلب کرو۔ کیونکہ وہ جن چیزوں کو دیکھتے ہیں تم انہیں نہیں دیکھتے اور جب پاؤں کے چلنے کی آہٹ ختم ہو جائے تو باہر کم نکلو۔ کیونکہ رات کے وقت اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے جسے چاہتا ہے پھیلا دیتا ہے اور بسم اللہ پڑھ کر دروازوں کو بند کرو۔ شیطاں اس دروازے کو نہیں کھول سکتا جو بند ہو اور اس پر "بسم اللہ" پڑھی گئی ہو۔ نیز (آپؐ نے فرمایا) ٹکوں کو ڈھانپ کر رکھو برتن کو الٹا کر کے رکھو اور مشکیزے کے منہ کو رسی سے باندھ لیا کرو (شرح السنہ)

۴۳۰۳- (۱۰) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَاءَتْ فَارَةُ تَجْرُ الْفَتِيلَةَ، فَالْقَتْهَا بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْخُمْرَةِ الَّتِي كَانَ قَاعِدًا عَلَيْهَا، فَاخْرَقَتْ مِنْهَا مِثْلَ مَوْضِعِ الْبَرِّهِمْ. فَقَالَ: «إِذَا نِمْتُمْ فَاطْفِسُوا سُرُجَكُمْ؛ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدُلُّ مِثْلَ هَذِهِ عَلَى هَذَا، فَيُخْرِقُكُمْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک چوبیا چراغ کی جلی بجھ کر لے گئی اور اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے جائے نماز پر رکھ دیا، جس پر آپؐ تشریف فرما تھے۔ جائے نماز درہم کے بقدر جل گیا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا، سوئے وقت چراغ گل کر دیا کرو کیونکہ شیطان اس جیسے (غیٹ جانوروں) کو ایسا کام سمجھاتا ہے، جو ہمیں آگ کی پیٹ میں لے آتا ہے (ابوداؤد)

کِتَابُ اللَّبَاسِ

(لباس اور اس کے آداب کا بیان)

الفصل الاول

۴۳۰۴ - (۱) وَهُنَّ أَنَسٍ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يَلْبَسَهَا الْجَبْرَةُ ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل : ۴۳۰۴ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس لباس کو پہنتا زیادہ محبوب جانتے تھے وہ وحاری وار کپڑے کا تھا (بخاری، مسلم)

۴۳۰۵ - (۲) وَهْنُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَيْسَ جُبَّةُ رُومِيَّةَ صَبِغَةَ الْكُمَيْنِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۰۵ : مغیر بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ”روی جبہ“ زیب تن فرمایا۔ جس کی آستین تک قمیص (بخاری، مسلم)

۴۳۰۶ - (۳) وَهْنُ أَبِي بُرْقَةَ ، قَالَ : أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كِسَاءً مُلَبَّدًا وَإِزَارًا غَلِيظًا ، فَقَالَتْ : قَبِضْ رُوحَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي هَذَيْنِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۰۶ : ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عائشہ نے ہمیں ایسی چادر نکال کر دکھائی جس میں پیوند لگے ہوئے تھے اور ایسا تہ بند دکھایا جو موٹے سوت سے بنا ہوا تھا اور بتایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح مبارک قبض کی گئی تو آپ نے یہ دو چادریں زیب تن کر رکھی تھیں (بخاری، مسلم)

۴۳۰۷ - (۴) وَهْنُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : كَانَ فِرَاشُ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِي يَنَامُ عَلَيْهِ أَدَمًا ، خَشْوُهُ لَيْفٌ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۰۷ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر مبارک جس پر آپ سوا کرتے تھے چمڑے کا تھا اور اس میں کجور کی چھال بھری ہوئی تھی (بخاری، مسلم)

۴۳۰۸ - (۵) وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ وَسَادُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّذِي يَتَكِيءُ عَلَيْهِ مِنْ آدَمَ، حَشَوهُ لِبَفٍّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۳۰۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس تکیہ پر ٹیک لگاتے تھے، وہ چمڑے کا تھا اور اس میں سمجور کی چھال بھری ہوئی تھی (مسلم)

۴۳۰۹ - (۶) وَعَنْهَا، قَالَتْ: بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِي بَيْتِنَا فِي حَرِّ الظَّهِيرَةِ، قَالَ قَائِلٌ لِأَيِّ بَكْرٍ: هَذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُقْبِلًا مُتَقَبِّعًا... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۳۰۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک دن کا ذکر ہے کہ ہم اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے، دھیر کی شدت گری تھی۔ کسی کہنے والے نے ابو بکر کو خبر دی، یہ اللہ کے رسولؐ تشریف لے آئے ہیں۔ آپؐ نے اپنا سر مبارک ڈھانپا ہوا تھا (بخاری)

۴۳۱۰ - (۷) وَعَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُ: «فِرَاشُ الرَّجُلِ وَفِرَاشُ لِمَرَاتِهِ، وَالثَّالِثُ لِلصَّيْفِ، وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۳۱۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے خبردار کیا کہ ایک بستر خاوند کا، دوسرا بیوی کا، تیسرا مہمان کا اور چوتھا شیطان کا ہے۔
وضاحت: اس حدیث کو ظاہر پر محمول کیا جائے گا۔ بلا ضرورت بستر بننے بھی ہوں گے وہ شیطان کے کام آئیں گے

۴۳۱۱ - (۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَنْظُرُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطْرًا... مُتَّقٍ عَلَيْهِ».

۴۳۱۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس شخص کی جانب نہیں دیکھے گا جو تکبر کے ساتھ چادر لٹکا کر چلتا ہے (بخاری، مسلم)

۴۳۱۲ - (۹) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خِيَلًا لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»... مُتَّقٍ عَلَيْهِ.

۴۳۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص کبر کے ساتھ چادر کھینچ کر چلا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی جانب نہیں دیکھے گا (بخاری، مسلم)

۴۳۱۳- (۱۰) وَهَنَهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجُوزُ إِزَارَهُ مِنَ الْخِيَلَاءِ خَسِيفَ بِهِ، فَهُوَ يَتَجَلَّجَلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۳۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک دلہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص کبر کے ساتھ چادر لٹکا کر چل رہا تھا تو اسے زمین میں دھنسا دیا گیا۔ پس قیامت کے دن تک وہ زمین میں دھنسا رہے گا (بخاری)

۴۳۱۴- (۱۱) وَهَنَ ابْنُ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فِي النَّارِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۳۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کھنوں سے نیچے چادر بدنغ میں ہے (بخاری)

۴۳۱۵- (۱۲) وَهَنَ جَابِرٌ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهِ، أَوْ يَمْسِسَ فِي نَعْلِ وَاحِدَةٍ، وَأَنْ يَشْتِمِلَ الصَّمَاءَ، أَوْ يَخْتَبِيَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ - كَاشِفًا عَنْ فَرْجِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۳۱۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص اپنے ہاتھ یا ہاتھ کے ساتھ نہ کھائے یا ایک جوتے میں نہ چلے اور اس طرح چادر نہ لپیٹے کہ ہاتھ باہر نہ نکل سکیں یا ایک کپڑے کو اس طرح استعمال کرے کہ اس کی شرمگاہ نظر آنے لگے (مسلم)

۴۳۱۶- (۱۳)، ۴۳۱۷- (۱۴)، ۴۳۱۸- (۱۵)، ۴۳۱۹- (۱۶) وَهَنَ عُمَرُ وَأَنَسُ وَابْنُ الزُّبَيْرِ، وَأَبَى أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ لَبَسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۱۶- ۴۳۱۷- ۴۳۱۸- ۴۳۱۹: عمر، انس، ابن زبیر اور ابوامامہ رضی اللہ عنہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، جو شخص دنیا میں ریشمی لباس پہنے گا اسے آخرت میں ایسا لباس نہیں پہنایا جائے گا (بخاری، مسلم)

وضاحت: یہ حکم مردوں کے لئے خاص ہے، عورتیں اس سے مستثنیٰ ہیں۔

۴۳۲۰- (۱۷) وَهَنَّ ابْنُ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَا خَلْقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ».

۴۳۲۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا میں وہی لوگ ریٹم پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا (بخاری، مسلم)

۴۳۲۱- (۱۸) وَهَنَّ حُذَيْفَةُ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَشْرَبَ فِي آيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ وَأَنْ نَأْكُلَ فِيهَا، وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالْدِّيَنَاجِ، وَأَنْ نَجْلِسَ عَلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۲۱: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے، ریٹم پہننے اور اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے (بخاری، مسلم)

۴۳۲۲- (۱۹) وَهَنَّ عَلِيٌّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَهْدَيْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ حُلَّةً سَبْرَاءُ— فَبَعَثَ بِهَا إِلَى فَلْبَسْتُهَا، فَغَرَفْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ، فَقَالَ: «إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا، إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَشَقِّقَهَا حُمْرًا بَيْنَ السَّيَاءِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۲۲: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ریٹم کا ”جہ“ حلیہ دیا گیا۔ آپ نے اسے میری جانب بھیجا تو میں نے اسے پہن لیا۔ میں نے آپ کے چہرے پر ناراضگی کے آثار پائے آپ نے فرمایا: میں نے اسے میری جانب اس لئے نہیں بھیجا تھا کہ تو اسے پہن لے، میں نے تو اسے میری طرف اس لئے بھیجا تھا کہ تو اسے چاڑھ کر عورتوں کے لئے دوپٹے بنا لے۔ (بخاری، مسلم)

وضاحت: یہ کپڑا خاص ریٹمی نہ تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ جل مرقوں کے لیے خاص ریٹم پہننا ممنوع ہے وہی قلوب ریٹم پہننا بھی ناجائز ہے۔ ملنے کے گھر میں اس وقت چار خواتین تھیں۔ کُن اتفاق سے ان تمام خواتین کے ہم قلم تھے ان کے اہل گراہی یہ ہیں۔ ۱۔ قلم بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۲۔ قلم بنت ام سلمہ ۳۔ قلم بنت مرثدہ ۴۔ قلم بنت شیبہ (تنقیح الرواة جلد ۲ صفحہ ۲۲۵)

۴۳۲۳- (۲۰) وَهَنَّ عُمَرُ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ إِلَّا هَكَذَا، وَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَصْبَعَيْهِ: الْوُسْطَى وَالسَّبَابَةَ وَضَمَّهُمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۲۳: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف دو انگلیوں کے بھدر ریٹم پہننے کی اجازت دی۔ آپ نے درمیانی اور انگوٹھ شہادت کو ملا کر اور انہیں بلند کرتے ہوئے (اشارے کے ساتھ) اس کی وضاحت فرمائی (بخاری، مسلم)

۴۳۲۴ - (۲۱) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ : أَنَّهُ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ - ، فَقَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ إِلَّا مَوْضِعَ اضْبِعَيْنِ أَوْ ثَلَاثِ أَوْ أَرْبَعٍ .

۴۳۲۴ : اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے شام کے علاقے ”جابیہ“ میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف دو، تین یا چار انگلیوں کے بقدر ریشم پہننے کی اجازت دی ہے۔

۴۳۲۵ - (۲۲) وَفِي أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّهَا أَخْرَجَتْ جُبَّةً طَيِّبَ السَّيَةِ - كِسْرَ وَابِيَّةَ - لَهَا لِيَنْتَهَ - دِينَاجَ ، وَفَرَجِيهَا - مَكْفُوفَيْنِ بِالْذِّيْنَجِ ، وَقَالَتْ : هَذِهِ جُبَّةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَلَمَّا قَبِضَتْ قَبَضْتُهَا ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَلْبَسُهَا ، فَتَحْنُ نَعِيسُهَا لِلْمَرْضَى نَسْتَشْفِي بِهَا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۴۳۲۵ : اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا نے گاڑھا کسروانی جبہ نکالا۔ جس کے گردن اور دونوں چاکوں کی پٹی ریشمی تھی۔ نیز اسماء نے وضاحت کی کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جبہ ہے اور یہ عائشہ کے پاس تھا۔ جب وہ وفات پا گئیں تو میں نے اسے اپنے قبضہ میں لے لیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے پہنا کرتے تھے اور ہم اسے دھو کر (اس کا پانی) بیماروں کو شفا یابی کے لئے پلاتے (مسلم)

وضاحت : خوبصورت لباس پہننا مستحب ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار سے حیرت حاصل کرنا اور شفا طلب کرنا جائز ہے۔ جب آپ کی خدمت میں کوئی وفد آتا تو اس وقت یا جمعۃ المبارک کے روز آپ اس جبہ کو پہنا کرتے تھے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۲۹)

۴۳۲۶ - (۲۳) وَفِي أَنَسٍ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلزَّيْبِرِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ لِحِكَّةٍ بِهِمَا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ . وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ : أَنَّهُمَا شَكَّوْا الْقُمَّلَ ، فَرَخَّصَ لَهُمَا فِي قُمَصِ الْحَرِيرِ .

۴۳۲۶ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر اور عبدالرحمن کو خارش کی وجہ سے ریشم پہننے کی اجازت دی (بخاری، مسلم) اور مسلم کی روایت میں انس بیان کرتے ہیں کہ ان دونوں نے جوؤں کی شکایت کی تو آپ نے انہیں ریشمی قمیض پہننے کی اجازت دی۔

۴۳۲۷ - (۲۴) وَفِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى ثَوْبَيْنِ مُعْصَفَرَيْنِ - . فَقَالَ : «إِنَّ هَذِهِ مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ ، فَلَا تَلْبَسُوهَا» .

وَفِي رِوَايَةٍ: قُلْتُ: اغْسِلْهُمَا؟ قَالَ: «بَلْ أَخْرِقْهُمَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.
وَسَنَدُ كُرْحَدِثٍ عَائِشَةَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ فِي «بَابِ مَنَاقِبِ أَهْلِ بَيْتِ
النَّبِيِّ ﷺ».

۴۳۲۷: عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر درد
رنگ کی دو چادریں دیکھیں تو آپؐ نے فرمایا: یہ تو کافروں کا لباس ہے، تم انہیں نہ پہنا کرو اور ایک دوسری روایت میں
عبد اللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ میں نے آپؐ سے پوچھا: کیا میں انہیں دھوؤں؟ تو آپؐ نے فرمایا: بلکہ انہیں جلا دے۔
(مسلم) اور عائشہ سے مروی حدیث کہ ”نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح نکلے“ کو ہم اہل بیت کے مناقب کے باب میں
ذکر کریں گے۔

وضاحت: صبح بات یہ ہے کہ کنبہ اور درد رنگ کے کپڑے پہننا حرام ہیں بلکہ سرخ رنگ کے کپڑے پہننا
بھی جائز نہیں ہیں جیسا کہ علامہ ابن قیمؒ نے وضاحت کی ہے لیکن صبح روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سرخ رنگ کا لباس پہنتے تھے۔ معلوم ہوا کہ خاص قسم کا سرخ رنگ جو درد رنگ کی آمیزش سے تیار کیا گیا ہے اس سے
مع کیا گیا ہے۔ اگر آپؐ نے اسے پہنا بھی ہے تو یہ آپؐ کے ساتھ خاص ہے۔ امت مسلمہ کو نہیں پہننا چاہیے کیونکہ
آپؐ نے اسے پہننے سے منع فرمایا ہے نیز سلف صالحین بھی درد رنگ کے کپڑے پہننے کو ناپسند کرتے تھے (فتح الباری جلد ۱۰
صفحہ ۳۰۳، ۳۰۵، تنقیح الرواة جلد ۲ صفحہ ۲۲۶)

الفصل الثانی

۴۳۲۸- (۲۵) هَذَا لَمْ يَسْلَمْ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْقَمِيصُ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل: ۴۳۲۸: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں تمام کپڑوں
میں سے زیادہ محبوب قمیص تھا (ترمذی، ابوداؤد)

۴۳۲۹- (۲۶) وَهَذَا اسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيدَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَتْ: كَانَ كُمٌ قَمِيصِ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى الرُّضْغِ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۴۳۲۹: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص کی آستین مجھے تک
تھی (ترمذی) نیز امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں شریف حوثب راوی میں کلام ہے (التاریخ الکبیر جلد ۴ صفحہ ۲۷۳۰) البروجین جلد ۳ صفحہ ۳۷۷ تقریب التذیب جلد ۳ صفحہ ۳۵۵ الشفاء والمتروکین صفحہ ۲۹۳

۴۳۳۰ - (۲۷) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا لَبَسَ قَمِيصًا بَدَأَ يَمِيْنِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۳۳۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قمیض زیب تن کرتے تو آغاز دائیں جانب سے کرتے (ترمذی)

۴۳۳۱ - (۲۸) وَهْنُ ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ [رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ]، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ، لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ، مَا أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ فَنَفَى النَّارِ» - قَالَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلَا يَنْظُرُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى مَنْ جَرَّ إِزْرَاهُ بَطْرًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۳۳۱: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا (آپ نے فرمایا) مومن کا تہ بد نصف پٹلی تک ہونا چاہیے اگر ٹخنوں تک ہو جائے تب بھی کچھ گناہ نہیں لیکن اس سے نیچے دوزخ میں جانے کا باعث ہے۔ آپ نے یہ بات تین مرتبہ فرمائی کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس شخص کی جانب نہیں دیکھے گا جو تکبر کے ساتھ تہ بد لٹکا کر چلتا ہے (ابوداؤد ابن ماجہ)

۴۳۳۲ - (۲۹) وَهْنُ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْأَسْبَالُ فِي الْأَزَارِ وَالْقَمِيصِ وَالْعِمَامَةِ، مَنْ جَرَّ مِنْهَا شَيْئًا خِيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۳۳۲: سالم رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تہ بد قمیض اور پگڑی کو تکبر کے ساتھ لٹکانا گناہ ہے۔ جو شخص ان میں سے کسی ایک کو تکبر کے ساتھ لٹکاتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا (ابوداؤد نسائی ابن ماجہ)

۴۳۳۳ - (۳۰) وَهْنُ أَبِي كَبْشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ كِمَامُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَطْنًا... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ.

۴۳۳۳: ابو بکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی لوبیاں سر سے لی ہوئی تھیں (ترمذی) نیز امام ترمذی نے اس حدیث کو منکر قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبد اللہ بن بسر بصری اور محمد بن حمران راوی ضعیف ہیں (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۹۹، جلد ۳ صفحہ ۵۲۸، ضعیف ترمذی صفحہ ۲۰۲)

۴۳۳۴- (۳۱) وَهَنَ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِينَ ذَكَرَ الْإِزَارَ: فَالْمَرْأَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَتْ: «تَرْخِي شِبْرًا» فَقَالَتْ: إِذَا تَنَكَّشْتَ عَنْهَا. قَالَ: «فَذِرَاعًا لَا تَزِيدُ عَلَيْهِ». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتَّيَمِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۳۳۳: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب آپؐ نے تہ بند کا ذکر کیا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا "اے اللہ کے رسول! عورت کے لئے تہ بند میں کیا حکم ہے؟" آپؐ نے فرمایا "وہ ایک باشت لٹکائے۔" ام سلمہ نے عرض کیا "اس طرح تو اس کے پاؤں نگے ہو جائیں گے۔" آپؐ نے فرمایا "پھر ایک ہاتھ سے زیادہ نہ لٹکائے" (مالک، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

۴۳۳۵- (۳۲) وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ، وَالتَّيَمِيِّ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَقَالَتْ: إِذَا تَنَكَّشْتَ أَقْدَامَهُنَّ، قَالَ: «فَيُرْخِي زِرَاعًا لَا يَزِيدُنَّ عَلَيْهِ».

۴۳۳۵: ترمذی اور نسائی میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ام سلمہؓ نے عرض کیا کہ "اس وقت ان کے پاؤں نگے ہو جائیں گے" آپؐ نے فرمایا "ایک ہاتھ سے زیادہ نہ لٹکائیں۔"

۴۳۳۶- (۳۳) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: آتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي رَهْطٍ مِنْ مَزِينَةٍ، فَبَايَعُوهُ وَإِنَّهُ لَمَطْلُقُ الْإِزْرَارِ، فَادْخَلْتُ يَدِي فِي جَيْبٍ فَمِصْبِهِ، فَمَبْسُتُ الْحَاتِمِ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۳۶: معاویہ بن قرۃ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں "انہوں نے ذکر کیا کہ میں "مزینہ" قبیلہ کی ایک جماعت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ انہوں نے آپؐ کے ہاتھ پر بیعت کی، جب کہ آپؐ کی قبض کے ٹن کھلے ہوئے تھے۔ تو میں نے اپنا ہاتھ آپؐ کی قبض کے گریبان میں ڈالا اور مہربوت کو ہاتھ لگایا (ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کو عروہ بن لیسر ابو حمل سے زہیر بن معاویہ کے سوا کسی نے روایت نہیں کیا۔ اس لئے وہ مجہول الحین ہے (تطبیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۷۷)

۴۳۳۷- (۳۴) وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: «وَالْبُسُؤُ الْبِشَابَ

الْبَيْضَ، فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ، وَكَفِنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۳۳۷: سمرقانی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سفید لباس پہنو! اس لئے کہ سفید لباس پاکیزہ اور عمدہ ہوتا ہے اور اسی میں اپنے مردوں کو کھنایا کرو (احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

۴۳۳۸- (۳۵) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتِهِ بَيْنَ كَفْيَيْهِ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۴۳۳۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پگڑی باندھتے تو اس کے شلے کو دونوں کندھوں کے درمیان لٹکاتے تھے (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں یحییٰ بن محمد بنی راوی صدوق، خطا والا ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۷)

۴۳۳۹- (۳۶) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: عَمَّتَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَدَلَهَا بَيْنَ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۳۹: عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے سر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پگڑی باندھی۔ اس کے ایک کنارے کو میرے آگے اور دوسرے کو پیچھے لٹکایا (ابوداؤد)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایک مجہول راوی ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۳۸) ضعیف ابوداؤد (صفحہ ۳۰۵)

۴۳۴۰- (۳۷) وَعَنْ رُكَّانَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «فَرَّقُوا مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ أَلْعِمَائِمَ عَلَى الْقَلَانِسِ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، وَاسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَائِمِ

۴۳۴۰: رکانہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں: آپ نے فرمایا: ہمارے اور مشرکین کے درمیان فرق لیں! پر پگڑیاں باندھنا ہے۔ (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے اور اس حدیث کی سند صحیح نہیں ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوالحسن عسقلانی راوی مجہول ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۳۸) ضعیف ترمذی (صفحہ ۲۰۴)

۴۳۴۱- (۳۸) وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَجَلُ الذَّهَبِ وَالْحَرِيرِ لِلْإِنَانِ مِنْ أُمَّتِي، وَحُرِّمَ عَلَى ذُكُورِهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالتَّشَائِبِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۳۴۱: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سونا اور ریشم میری امت کی عورتوں کے لئے حلال اور مردوں کے لئے حرام ہے (ترمذی، نسائی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

۴۳۴۲- (۳۹) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا - سَمَاءً بِاسْمِهِ، عِمَامَةً أَوْ قَمِيصًا، أَوْ رِدَاءً، ثُمَّ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، كَمَا كَسَوْتَنِيهِ أَسْأَلُكَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۴۳۴۲: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی نیا لباس زیب تن فرماتے تو اس کا نام لیتے (یعنی کہتے) پگڑی، قمیض یا چادر... پھر یہ دعا کرتے ”اے اللہ! میں تجری تعریف بیان کرتا ہوں کہ تو نے مجھے یہ لباس عطا کیا“ میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس مقصد کے لئے اسے تیار کیا گیا“ اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے اس کے شر اور جس مقصد کے لئے اسے بنایا گیا ہے اس کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں“ (ترمذی، ابوداؤد)

۴۳۴۳- (۴۰) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَكَلَ طَعَامًا، ثُمَّ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا الطَّعَامَ، وَزَرَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِثْنِي وَلَا قُوَّةَ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ: «وَمَنْ لَبَسَ ثَوْبًا فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي هَذَا، وَزَرَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِثْنِي وَلَا قُوَّةَ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ».

۴۳۴۳: معاذ بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کھانا کھائے پھر (یہ) دعا کرے ”تمام تعریف اللہ کے لئے ہے“ جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور مجھے میری کوشش اور میری طاقت کے بغیر رزق عطا کیا“ تو اس کے پہلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں (ترمذی) اور ابوداؤد میں اضافہ ہے کہ جس شخص نے لباس زیب تن کیا اور (یہ) دعا کی ”تمام تعریف اللہ کے لئے ہے“ جس نے مجھے یہ لباس عطا کیا اور میری کوشش اور طاقت کے بغیر مجھے اس سے نوازا“ تو اس کے پہلے اور پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔“

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سہل بن معاذ راوی ضعیف ہے۔ ابو مرحوم عبدالرحمان بن میمون بھی قابلِ جہت نہیں۔ پس یہ حدیث ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۳۱، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۲۸)

۴۳۴۴ - (۴۱) وَهْنُ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا عَائِشَةُ! إِذَا أَرَدْتَ اللَّحُوقَ بِي — فَلْيَكْفِكَ مِنَ الدُّنْيَا كَرَادِ الرَّاكِبِ، وَإِتَاكَ وَمُجَالَسَةَ الْأَغْنِيَاءِ، وَلَا تَسْتَخْلِفِي — ثَوْبًا حَتَّى تُرَقِّعِيهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ صَالِحِ بْنِ حَسَّانَ. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: — صَالِحُ بْنُ حَسَّانَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ.

۴۳۴۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! اگر تو میرے ساتھ ملے گا ارادہ رکھتی ہے تو تجھے دنیا سے صرف سوار کا زار راہ کافی ہے اور خود کو مال داروں کی مجلس سے بچا اور کسی لباس کو پرانا نہ سمجھ، جب تک اسے پیوند نہ لگا لے۔ (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ اس حدیث کو ہم صرف صالح بن حسان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ امام بخاری نے صالح بن حسان کو منکر الحدیث قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ترمذی ص ۲۰۱)

۴۳۴۵ - (۴۲) هَنْ أَيْبَى أُمَامَةَ أَيَّاسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَلَا تَسْمَعُونَ؟ أَلَا تَسْمَعُونَ أَنَّ الْبِدَاةَ مِنَ الْإِيمَانِ، أَنَّ الْبِدَاةَ مِنَ الْإِيمَانِ؟». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۴۵: ابوامامہ ایاس بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا تم سننے نہیں ہو؟ کیا تم سننے نہیں ہو؟ سادگی ایمان کا حصہ ہے، سادگی ایمان کا حصہ ہے۔ (ابوداؤد) وضاحت: یہ حدیث سند کے لحاظ سے صحیح نہیں ہے، اس میں محمد بن اسحاق راوی مدلس ہے۔ (المرج والتعديل جلد ۱ ص ۱۰۸، تنقیب التہذیب جلد ۳ ص ۳۸، النفعاء والمتروکین ص ۵۱۳، میزان الاعتدال جلد ۱ ص ۱۷۳، تنقیح الرواة جلد ۳ ص ۲۲۹)

۴۳۴۶ - (۴۳) وَهْنُ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ لَبَسَ ثَوْبَ شَهْرَةٍ — فِي — الدُّنْيَا لَبَسَهُ اللَّهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۳۴۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے دنیا میں شہرت کا لباس زیب تن کیا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو ذلت کا لباس پہنائے گا (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ)

۴۳۴۷ - (۴۴) وَهْنُهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ».. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۴۳۴۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص کسی قوم کے ساتھ مطابقت اختیار کرتا ہے وہ انہی میں سے ہے (احمد، ابوداؤد)

۴۳۴۸- (۴۵) وَهْنٌ سُوَيْدُ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَبْنَاءِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبٍ جَمَالٍ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ - وَفِي رِوَايَةٍ: تَوَاضَعًا - كَسَاهُ اللَّهُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ، وَمَنْ تَزَوَّجَ لِلَّهِ - تَوَجَّهَ اللَّهُ تَاجَ الْمَلِكِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۴۸: سويد بن وہب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کے بیٹوں میں سے کسی شخص سے بیان کرتے ہیں اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے خوبصورت لباس پہننا چھوڑ دیا جبکہ وہ اسے پہننے پر قادر ہو اور ایک روایت میں ہے کہ اس نے (خوبصورت لباس کو) تواضع اختیار کرتے ہوئے چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ اس کو کرامت کا ”جبہ“ پہنائے گا اور جس شخص نے اللہ کی رضا کے لئے تاج کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو بادشاہت کا تاج پہنائے گا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سہل بن معاذ راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۴۱)

۴۳۴۹- (۴۶) وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ مِنْهُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ حَدِيثَ اللَّيْثَانِ.

۴۳۴۹: اور ترمذی نے اس سے اس نے معاذ بن انس سے لباس کی حدیث بیان کی ہے۔

۴۳۵۰- (۴۷) وَهْنٌ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ يَرَى أَثَرَ نِعَمَتِهِ عَلَى عَبْدِهِ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۳۵۰: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ اس کی نعمتوں کے آثار اس کے بندہ پر نظر آئیں (ترمذی)

۴۳۵۱- (۴۸) وَهْنٌ جَابِرٌ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: آتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَانِرًا، فَرَأَى رَجُلًا شَبِيحًا قَدْ تَفَرَّقَ شَعْرُهُ، فَقَالَ: «مَا كَانَ يَجِدُ هَذَا مَا يُسْكِنُ بِهِ رَأْسَهُ؟»... وَرَأَى رَجُلًا عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَسِخَةٌ فَقَالَ: «مَا كَانَ يَجِدُ هَذَا مَا يَغْسِلُ بِهِ ثَوْبَهُ؟»... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتَّيَمِيُّ.

۴۳۵۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس ملاقات کے لئے تشریف لائے آپ نے ایک شخص کو دیکھا جو پرانہ حال تھا اس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا، کیا یہ شخص ایسا انتظام نہیں کر سکتا کہ اپنے سر کے بال درست کر سکے؟ اور ایک دوسرا شخص دیکھا جس کے کپڑے میلے پکپکے تھے تو آپ نے فرمایا، کیا یہ شخص اپنے لباس کو صاف کرنے کا انتظام نہیں کر سکتا؟ (احمد، نسائی)

۴۳۵۲- (۴۹) وَهْنُ أَبِي الْأَخْوَصِ ، عَنْ أَبِيهِ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَعَلَى ثَوْبٍ دُونَ ، فَقَالَ لِي : « أَلَيْكَ مَسْأَلٌ ؟ » قُلْتُ : نَعَمْ . قَالَ : مِنْ أَيِّ الْمَالِ ؟ قُلْتُ : مِنْ كُلِّ الْمَالِ ، قَدْ أَعْطَانِي اللَّهُ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ . قَالَ : « فَإِذَا آتَاكَ اللَّهُ مَالًا فَلْيُرْ اثْرُ نِعْمَةِ اللَّهِ عَلَيْكَ وَكَرَامَتِهِ » . رَوَاهُ أَحْمَدُ ، وَالتَّسَانِيُ ، وَفِي « شَرْحِ الشُّنَّةِ » بِلَفْظِ « الْمَصَابِيحِ » .

۴۳۵۲ : ابوالاخص اپنے والد سے بیان کرتے ہیں اس نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میرا لباس (میرے حال کے لحاظ سے) گھٹیا تھا۔ آپ نے مجھ سے پوچھا کیا تم المداہر ہو؟ میں نے اثبات میں جواب دیا (پھر) آپ نے دریافت کیا کس قسم کا مال ہے؟ میں نے جواب دیا اللہ تعالیٰ نے مجھے اونٹ، گائے، بکری، گھوڑے اور قلام ہر طرح کے مال سے نوازا ہے۔ آپ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے تم کو ہر قسم کے مال سے نوازا ہے تو اللہ کے انعام و اکرام کے اثرات تم پر دکھائی دینا چاہئیں (احمد نسائی) اور شرح السنہ میں مصابیح کے الفاظ ہیں۔

۴۳۵۳- (۵۰) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : مَرَّ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَحْمَرَانِ — ، فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَرُدُّ عَلَيْهِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، وَأَبُو دَاوُدَ .

۴۳۵۳ : عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک شخص گزرا اس نے سرخ جوڑا پہن رکھا تھا اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں السلام علیکم کہا۔ آپ نے اس کے سلام کا جواب نہ دیا (ترمذی، ابوداؤد) وضاحت : اس حدیث کی سند میں ابوبہی ثلث راوی ضعیف ہے (تفہیم الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۳۰)

۴۳۵۴- (۵۱) وَهْنُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ : « لَا أَرَكَبُ الْأَرْجُؤَانَ — ، وَلَا أَلْبَسُ الْمُعْصَفَرُ ، وَلَا أَلْبَسُ الْقَمِيصَ الْمُكْمَفَ بِالْحَرِيرِ » ، وَقَالَ : « وَلَا وَطِيبُ الرِّجَالِ رِيحٌ لَا لَوْنٌ لَهُ ، وَطِيبُ النِّسَاءِ لَوْنٌ لَا رِيحَ لَهُ » . . . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۴۳۵۴ : عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سرخ رنگ کی زمین پر سوار نہیں ہوتا نہ میں کنبہ رنگ کا کپڑا پہنتا ہوں اور نہ میں وہ قمیض پہنتا ہوں جس کے کف ریشم کے ہوں۔ نیز آپ نے فرمایا خردار مردوں کی خوشبو وہ ہے جس میں رنگ نہ ہو بلکہ مک ہو اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس میں رنگ ہو لیکن اس میں مک نہ ہو (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے جس نے عمران بن حصین سے نہیں سنا (تفہیم الرواة جلد ۳

صفحہ ۲۳۰)

۴۳۵۵- (۵۲) وَهَنْ أَبِي زَيْنَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ عَشْرٍ: عَنِ الْوُشْرِ، وَالْوُشْمِ، وَالشَّتْبِ، وَعَنْ مَكَامَعَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ بِغَيْرِ شِعَارٍ، وَمَكَامَعَةِ الْمَرْأَةِ الْمَرْأَةَ بِغَيْرِ شِعَارٍ، وَأَنْ يَجْعَلَ الرَّجُلُ فِي أَصْفَلِ ثِيَابِهِ حَرِيرًا مِثْلَ الْأَعَاجِمِ، أَوْ يَجْعَلَ عَلَى مَنْكِبَيْهِ حَرِيرًا مِثْلَ الْأَعَاجِمِ، وَعَنِ النَّهْيِ، وَعَنْ زَكُوبِ النُّمُورِ، وَلُبُوسِ الْخَاتِمِ إِلَّا لِدَيِّ سُلْطَانٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتَّيَمِيُّ.

۴۳۵۵: ابورحمانہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس کاموں سے منع فرمایا: دانت ہاریک کرنے، جسم میں سرسہ بھرنے، چہرے سے بال اکھاڑنے، مرد کو مرد کے ساتھ بے لباس لپٹنے، عورت کو عورت کے ساتھ لباس اتار کر لپٹنے، اپنے لباس کے نچلے حصے میں جمیوں کی طرح ریٹھ لگانے یا جمیوں کی طرح دونوں کندھوں پر ریٹھ لگانے اور مسلمانوں کا مال لوٹنے، چیتے کے چڑے پر سوار ہونے اور بادشاہ کے علاوہ کسی دوسرے انسان کو انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا (ابوداؤد، نسائی)۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۰۲، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۲۴)

۴۳۵۶- (۵۳) وَهَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ، وَعَنْ لُبْسِ الْقَبَسِ - وَالْمَيَاثِرِ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتَّيَمِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَفِي رِوَايَةِ لِأَبِي دَاوُدَ وَقَالَ: نَهَى عَنْ مَيَاثِرِ الْأَرْجَوَانِ.

۴۳۵۶: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی، ریشتی دھاری دار، "تسی" نامی کپڑے اور سرخ گدوں کے استعمال سے منع فرمایا (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ) اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ آپ نے سرخ کیوں اور گدوں سے منع فرمایا۔

۴۳۵۷- (۵۴) وَهَنْ مُعَاوِيَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَرْكَبُوا الْحَزْرَ - وَلَا النِّتَارَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتَّيَمِيُّ.

۴۳۵۷: معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ریٹھ اور چیتوں کی کھال پر نہ چلو (ابوداؤد، نسائی)۔

وضاحت: کیونکہ ان پر بیٹھنے سے تکبر پیدا ہوتا ہے۔

۴۳۵۸- (۵۵) وَهَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْمَيْتَرَةِ الْحُمْرَاءِ. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ الشُّعْبَةِ».

۳۳۵۸: براء بن عابد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سرخ رنگ کے ریشی گدے کے استعمال سے منع فرمایا (شرح السنہ)

۴۳۵۹- (۵۶) وَهْنُ أَبِي رَمْثَةَ التَّيْمِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ، وَلَهُ شَعْرٌ قَدْ عَلَاهُ الشَّيْبُ وَشَيْبُهُ أَحْمَرٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ: وَهُوَ ذُو وَفْوَةٍ — وَبِهَا رَدْعٌ مِنْ جَنَاءٍ.

۳۳۵۹: ابورث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ کا لباس دو سبز کپڑوں کا تھا اور آپ کے تھوڑے سے بال بڑھاپے کی وجہ سے سفید تھے لیکن مندی لگانے سے سرخ تھے (ترمذی) اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ (آپ کے سر کے بال) کانوں کے نیچے کنارے تک تھے اور ان بالوں پر مندی کا رنگ تھا۔

۴۳۶۰- (۵۷) وَهْنُ أَنَسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ شَاكِيًا، فَخَرَجَ يَتَوَكَّأُ عَلَى أَسَامَةِ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ بَطَرٌ — قَدْ تَوَشَّحَ بِهِ — فَصَلَّى بِهِمْ. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ الشُّنَّةِ».

۳۳۶۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیمار تھے۔ آپ اسامہ کے سارے باہر نکلے، آپ پر چادر تھی جس کو آپ نے جسم پر لپیٹا ہوا تھا۔ پھر آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی (شرح السنہ)

۴۳۶۱- (۵۸) وَهْنُ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثَوْبَانِ قَطْرِيَّانِ عَلِيَّطَانِ، وَكَانَ إِذَا قَعَدَ فَعَرَقَ ثَقُلًا عَلَيْهِ، فَقَدِمَ بَرٌّ مِنَ الشَّامِ لِفُلَّانٍ الْيَهُودِيِّ. فَقُلْتُ: لَوْ بَعَثْتَ إِلَيْهِ فَأَشْتَرَيْتَ مِنْهُ ثَوْبَيْنِ إِلَى الْمَيْسَرَةِ. فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: قَدْ عَلِمْتُ مَا تُرِيدُ، إِنَّمَا تُرِيدُ أَنْ تَذْهَبَ بِمَالِي. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَذَّبَ، قَدْ عَلِمَ أَنِّي مِنْ أَتْقَاهُمْ وَأَذَاهُمْ — لِلْأَمَانَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالتَّسَائِيُّ.

۳۳۶۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو موٹی چادریں پہن رکھی تھیں۔ جب آپ تشریف فرما ہوتے اور آپ کو بھید آتا تو اس وقت دونوں چادریں آپ پر بھاری ہو جاتیں۔ چنانچہ فلاں یہودی کا کپڑا شام سے آیا تو میں نے عرض کیا، اگر آپ اس کی طرف پیغام بھیجیں اور اس سے دو چادریں اس وعدہ پر خرید لیں کہ جب ہو سکے گا تو رقم دے دیں گے۔ چنانچہ آپ نے اس کی طرف پیغام بھیجا۔ یہودی نے کہا، میں جانتا ہوں، آپ کا مقصد کیا ہے؟ آپ تو میرا مال ختم کرنا چاہتے ہیں۔ یہ بات سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ شخص جھوٹ کہتا ہے، اسے یقین ہے کہ میں تمام لوگوں سے زیادہ پرہیزگار ہوں اور سب سے زیادہ امانت کا حق ادا کرنے والا ہوں (ترمذی، نسائی)

۴۳۶۲- (۵۹) وَهْنٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَعَلَى ثَوْبٍ مَصْبُوعٍ بَعْضُهُ مُورِدٌ - ، فَقَالَ: «مَا هَذَا؟» فَعَرَفْتُ مَا كَرِهَ، فَأَنْطَلَقْتُ، فَأَحْرَقْتُهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا صَنَعْتَ بِثَوْبِكَ؟» قُلْتُ: أَحْرَقْتُهُ. قَالَ: «أَفَلَا كَسَوْتُهُ بَعْضَ أَهْلِكَ؟ فَإِنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ لِلنِّسَاءِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۶۳: عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ میں نے گلابی رنگ کا لباس پہن رکھا ہے۔ آپ نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ میں جان گیا کہ آپ اس کو مکروہ جان رہے ہیں۔ چنانچہ میں وہاں سے گیا اور اسے جلا دیا۔ بعد ازاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تیرا لباس کہاں ہے؟ میں نے عرض کیا: اسے میں نے جلا دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: تو اپنے گھر میں کسی عورت کو پتہ رہتا کیونکہ اس کے پٹنے میں عورتوں کے لئے کچھ حرج نہیں (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسماعیل بن عیاش اور شریل بن مسلم ضعیف راوی ہیں (تفہیم الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۳۲) المرح والحدیث جلد ۲ صفحہ ۶۵۰، تقریب التہذیب جلد ۳ صفحہ ۳۷۷، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۷۸

۴۳۶۳- (۶۰) وَهْنٌ هِلَالُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ عَلَى بَغْلَةٍ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ أَحْمَرٌ، وَعَلَى أَمَامَةٍ يُعْبَرُ عَنْهُ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۶۳: حلال بن عامر اپنے والد سے بیان کرتے ہیں: انہوں نے بیان کیا کہ میں نے مٹی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ ٹمپر پر سوار تھے۔ آپ کے اوپر سرخ چادر تھی اور آپ خطبہ دے رہے تھے۔ جب کہ علی آپ کے آگے آپ کی ہاتھیں لوگوں تک پہنچا رہے تھے (ابوداؤد)

۴۳۶۴- (۶۱) وَهْنٌ عَائِشَةُ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: صُنِعَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ بُرْدَةٌ سَوْدَاءُ، فَلَمَّا عَرِقَ فِيهَا وَجَدَ رِيحَ الصَّنُوفِ، فَقَذَفَهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۶۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سیاہ رنگ کی چادر تیار کی گئی۔ آپ نے اسے پہنا۔ جب آپ کو اس میں پیہد آیا اور آپ نے اون کی بو کو محسوس کیا تو آپ نے اسے اتار دیا (ابوداؤد) وضاحت: سیاہ کپڑا پہننا جائز ہے۔ آپ نے اسے رنگ کی وجہ سے نہیں اتارا بلکہ بو کی وجہ سے اتارا تھا (اللہ اعلم) نیز اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۰۳)

۴۳۶۵- (۶۲) وَهْنٌ جَابِرٌ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: آتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مُحْتَبٍ بِشِمْلَةٍ قَدْ وَقَعَ هُدْبُهَا عَلَى قَدَمَيْهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۱۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ کوٹھ مار کر بیٹھے ہوئے تھے۔ آپؐ نے بت پڑی چادر اپنے جسم مبارک پر لپیٹ رکھی تھی۔ اس کے کنارے آپؐ کے قدموں پر گر رہے تھے (ابوداؤد)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں عبیدہ ابوخداش راوی محمول ہے (تطبیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۳۲، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۰۳، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۴۳۹)

۴۳۶۶- (۶۳) وَهَنَ دِحْيَةُ بْنُ خَلِيفَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِقَبَاطِيٍّ—، فَأَعْطَانِي مِنْهَا قَبِيطِيَّةً، فَقَالَ: «إِصْذَعُهَا صَدْعَيْنِ—، فَأَقْطَعْ أَخَذَهُمَا قِيمِيصًا، وَأَعْطِ الْآخَرَ امْرَأَتَكَ تَخْتِمَ بِهِ». فَلَمَّا أَذْبَرُ، قَالَ: «وَأَمُرُ امْرَأَتَكَ أَنْ تَجْعَلَ تَحْتَهُ ثَوْبًا لَا يَصِفُهَا»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۱۶: وحید بن غلیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ”معر“ سے سفید ملل کا کپڑا لایا گیا۔ آپؐ نے مجھے اس سے ایک چادر عطا کی اور فرمایا: اس کے دو کھوے کر لے، ایک کھوے کی اپنے لئے قبض بنا اور دوسرا کھوا اپنی بیوی کو دے کہ وہ اس کا دھبہ بنا لے۔ جب میں جانے لگا تو آپؐ نے فرمایا: اپنی بیوی سے کہنا کہ اس کے پیچھے دوسرا کپڑا لگائے تاکہ اس کا جسم نظر نہ آئے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے اس میں ابن اسیر راوی حکم فیہ ہے (المرج والتحدیل جلد ۵ صفحہ ۲۸۲، البروجین جلد ۲ صفحہ ۱۰۱، تاریخ الکبیر جلد ۵ صفحہ ۷۵، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۷۵، ترقیب التذیب جلد ۱ صفحہ ۴۳۳)

۴۳۶۷- (۶۴) وَهَنَ أُمُّ سَلَمَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا وَهِيَ تَخْتِمُ فَقَالَ: «لَيْتَنِي»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۱۷: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ہاں تشریف لائے اور وہ دھبہ اولہ رہی تھیں۔ آپؐ نے فرمایا: ایک پیچ کافی ہے دو کی ضرورت نہیں ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں وہب مولیٰ ابوامر بن جحش راوی محمول ہے (تطبیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۳۳، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۰۸)

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

۴۳۶۸- (۶۵) هَنَّ ابْنُ عَمْرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَرَرْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَفِي إِزَارِي إِسْتِرْحَاءٌ. فَقَالَ: «يَا عَبْدَ اللَّهِ! إِزْفَعْ إِزَارَكَ» فَرَفَعْتُهُ، ثُمَّ قَالَ: «زِدْ» فَرَدَدْتُ. فَمَا زِلْتُ أَنْتَحِرُهَا بَعْدُ. فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: «إِلَى آيِن؟» قَالَ: «إِلَى أَنْصَافِ السَّاقَيْنِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل : ۴۳۶۸ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا جب کہ میرا تہ بند پیچے کر رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: اے عبد اللہ! تہ بند اونچا کر۔ چنانچہ میں نے اپنا تہ بند اونچا کیا۔ آپ نے فرمایا: مزید اونچا کر! میں نے مزید اونچا کر لیا۔ اس کے بعد میں بیٹھ بیٹھا رہا۔ کچھ لوگوں نے دریافت کیا کہ آپ نے کہاں تک اونچا کیا۔ انہوں نے جواب دیا: نصف پٹنل تک (مسلم)

۴۳۶۹ - (۶۶) وَهَنَهُ، أَنْ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: «مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خِيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِذَا رَأَى يَسْتَرْخِي، إِلَّا أَنْ اتَّعَاهَدَهُ — فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّكَ لَسْتَ بِمَعْنٍ يَفْعَلُهُ خِيَلَاءَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۳۶۹ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کبیر کے ساتھ اپنی چادر لٹکاتا ہے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔ ابو بکر نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! احتیاد کرنے کے باوجود میرا تہ بند لٹک جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے خبردار کیا کہ تیرا شمار ان لوگوں میں نہیں ہے جو کبیر کے ساتھ چادر لٹکاتے ہیں (بخاری)

۴۳۷۰ - (۶۷) وَهَنَ عِكْرَمَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَأْتِرُ فَيَضَعُ خَاشِيَةَ إِزَارِهِ مِنْ مُقَدِّمِهِ عَلَى ظَهْرِهِ قَدَمِهِ، وَيَرْفَعُ مِنْ مُؤَخَّرِهِ، قُلْتُ: لِمَ تَأْتِرُ هَذِهِ الْإِزْرَةَ؟ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْتِرُ رِجْلَاهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۷۰ : عکرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباس کو دیکھا کہ وہ تہ بند باندھتے اور اس کے نچلے کنارے کو اگلی جانب سے پاؤں کے اوپر رکھتے تھے اور پچھلی جانب سے اٹھا کر رکھتے تھے۔ میں نے دریافت کیا کہ آپ اس طرح تہ بند کیوں باندھتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اسی طرح تہ بند باندھا کرتے تھے (ابوداؤد)

۴۳۷۱ - (۶۸) وَهَنَ عِبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عَلَيْكُمْ بِالْعَمَائِمِ؛ فَإِنَّهَا سِيَمَاءُ الْمَلَائِكَةِ، وَارْحُومَهَا خَلْفَ ظَهْرِكُمْ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ.

۴۳۷۱ : عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سر پہ پھڑی باندھیں یہ فرشتوں کی علامت ہے اور اس کے کنارے کو کمر کی جانب لٹکائیں (بیہقی)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں الاحوص بن حکیم راوی ضعیف ہے (الجرم والتحدیل جلد ۲ صفحہ ۲۵۲) انسقاء والمتروکین صفحہ ۳ تاریخ الکبیر جلد ۲ صفحہ ۲۸۰ تنزیہ الکمال جلد ۲ صفحہ ۲۸۹ میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۸۸

۴۳۷۲ - (۶۹) وَهْنُ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْهَا ثِيَابٌ رِقَاقٌ، فَأَعْرَضَ عَنْهَا-- وَقَالَ: «يَا أَسْمَاءُ! إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا بَلَغَتِ الْمَحِيضَ لَنْ يَصْلَحَ أَنْ يَرَى مِنْهَا إِلَّا هَذَا وَهَذَا» وَأَشَارَ إِلَى وَجْهِهِ وَكُفْيِهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۷۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اسماء بنت ابوبکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ انہوں نے ہاریک لباس پہن رکھا تھا۔ آپؐ نے ان سے روگردانی کی اور خبردار کیا، اے اسماء! جب عورت بالغ ہو جائے تو اس کے جسم کے کسی عضو کو دیکنا درست نہیں۔ یہ اور یہ..... اور آپؐ نے اپنے چہرے اور ہتھیلیوں کی طرف اشارہ کیا (ابوداؤد)

وضاحت: خالد بن دریک نے عائشہ کا زائد نہیں پایا، اس لئے اس حدیث کی سند منقطع اور ضعیف ہے۔
(تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۳۳)

۴۳۷۳ - (۷۰) وَهْنُ أَبِي مَطَرٍ، قَالَ: «إِنْ عَلَيَّا اشْتَرَى ثَوْبًا بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمٍ، فَلَمَّا لَبِسَهُ قَالَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَزَقَنِي مِنَ الرِّيشِ مَا أَتَجَمَّلُ بِهِ فِي النَّاسِ وَأُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي، ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۴۳۷۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ علیؑ نے ایک کپڑا تین درہم میں خریدا۔ جب اسے لبس کیا تو انہوں نے یہ دعا کی ”تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے لباس عطا کیا کہ میں اس نعمت کی وجہ سے لوگوں میں خوبصورت دکھائی دیتا ہوں اور اس کے ساتھ اپنی شرمگاہ کو چھپاتا ہوں“ بعد ازاں علیؑ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ نے اسی طرح فرمایا (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عمار بن یاسر راوی ضعیف اور ابومسلم مجہول ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۳۳)

۴۳۷۴ - (۷۱) وَهْنُ أَبِي أُمَامَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَيْسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ثَوْبًا جَدِيدًا، فَقَالَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيدًا فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي، ثُمَّ عَمَدَ إِلَى الثَّوْبِ الَّذِي أَخْلَقَ فَتَصَدَّقَ بِهِ، كَانَ فِي كُفِّ اللَّهِ وَفِي حِفْظِ اللَّهِ وَفِي سِرِّ اللَّهِ حَيْثُ وَمِيتَا». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۴۳۷۳: ابوالمامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عڑ بن خطاب نے نیا لباس زیب تن کیا اور دعا کی ”مقام تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے لباس عطا کیا۔ جس کے ساتھ میں اپنی شرمگاہ کو چھپاتا ہوں اور جس کے ساتھ میں اپنی زندگی میں خوبصورت بنتا ہوں“ بعد ازاں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص نیا کپڑا پہنے اور مذکورہ دعا پڑھے پھر پرانے کپڑے کو صدقہ کرے تو وہ زندگی میں اور فوت ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کی گمرانی، حفاظت اور پروے میں رہتا ہے (احمد، ترمذی، ابن ماجہ) امام ترمذی نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوالطاء راوی مجہول ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۳۳)

۴۳۷۵- (۷۲) وَهَنَّ عُلَقَمَةُ بْنُ أَبِي عُلَقَمَةَ، عَنْ أُمِّهِ، قَالَتْ: دَخَلْتُ حَفْصَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَلَى عَائِشَةَ وَعَلَيْهَا خِمَارٌ رَقِيقٌ، فَشَقَّتْهُ عَائِشَةُ وَكَسَتْهَا خِمَارًا كَثِيفًا. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۴۳۷۵: ملقمہ بن ابوملکم اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حفصہ بنت عبدالرحمان عائشہ کے ہاں گئیں جبکہ انہوں نے باریک دوشہ اوڑھ رکھا تھا۔ عائشہ نے اسے پہاڑ والا اور اسے موٹا دوشہ پہنایا (مالک)
وضاحت: حفصہ بنت عبدالرحمان عائشہ کی بیٹی تھیں نیز ملقمہ کی والدہ کا نام مرثدہ تھا (مشکوٰۃ سعید اللعلم جلد ۳ صفحہ ۲۷۹)

۴۳۷۶- (۷۳) وَهَنَّ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَعَلَيْهَا دِرْعٌ قَطْرِيٌّ ثَمَنٌ — خَمْسَةَ دَرَاهِمَ فَقَالَتْ: أَرْفَعُ بَصْرَكَ إِلَى جَارِيَتِي، أَنْظُرِي إِلَيْهَا، فَإِنَّهَا تُزْهِمِي أَنْ تَلْبَسَهُ فِي الْبَيْتِ، وَكَانَ لِي مِنْهَا دِرْعٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَمَا كَانَتْ امْرَأَةً تُقَيِّنُ — بِالْمَدِينَةِ إِلَّا أُرْسِلَتْ إِلَيَّ تُسْتَعِيرُهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۳۷۶: عبدالواحد بن ایمن اپنے والد سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں عائشہ کے ہاں گیا، انہوں نے موٹے سوت کا فیض پہن رکھا تھا۔ جس کی قیمت پانچ درہم تھی۔ عائشہ نے کہا کہ آپ میری اس لونڈی کی طرف دیکھیں وہ گھر میں بھی ایسا لباس پہننے سے نفرت کرتی ہے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں میرا اس طرح کا ایک فیض تھا، مدینہ منورہ میں جس کسی عورت کو رخصتی کے وقت خوبصورت بنانا مقصود ہوتا تو وہ میری طرف پیغام بھیجتی اور اس فیض کو عاریتاً طلب کرتی تھی (بخاری)

۴۳۷۷- (۷۴) وَهَنَّ جَابِرٌ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَبِسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا قَبَاءَ دِيْبَاجٍ أَهْدَى لَهُ، ثُمَّ أَوْشَكَ أَنْ نَزَعَهُ، فَأَرْسَلَ بِهِ إِلَى عُمَرَ، فَقَبِلَ: قَدْ أَوْشَكَ مَا أَنْتَزَعْتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ: «نَهَانِي عَنْهُ جَبْرِئِيلُ» — فَجَاءَ عُمَرُ يَبْكِي، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَرِهْتَ

أَمْرًا وَأَعْطَيْتَنِي، فَمَا لِي؟ — فَقَالَ: «إِنِّي لَمْ أُعْطِكَ ثَلَبُشَهُ، إِنَّمَا أُعْطَيْتَكَ بَيْعَهُ». فَبَاعَهُ بِالْفَنَى دِرْهَمٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۳۷۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریثم کا کوٹ نسیب تن فرمایا، جو آپ کو حدیہ ملا تھا۔ آپ نے جلد ہی اسے اتار دیا اور اسے عمر کی جانب بھیج دیا۔ آپ سے دریافت کیا گیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے جلد ہی اسے اتار دیا۔ آپ نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام نے مجھے اس کے پینے سے منع کیا ہے۔ آپ کی یہ بات سن کر عمر روتے ہوئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے ایک چیز کو ناپسند فرمایا اور مجھے وہ چیز دے دی، ایسا کیوں ہے؟ آپ نے فرمایا: میں نے تجھے یہ کوٹ اس لئے نہیں دیا کہ تو اسے پئے، میں نے محض اس لئے دیا ہے تاکہ تو اسے فروخت کرے۔ چنانچہ عمر نے اسے دھڑار دھرم میں فروخت کر دیا (مسلم)

۴۳۷۸- (۷۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ثَوْبِ الْمُصَنَّبِ مِنَ الْحَرِيرِ، فَأَمَّا الْعَلَمُ — وَسَدَى الثَّوْبِ فَلَا بَأْسَ بِهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۷۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالص ریثی کپڑا نسیب تن کرنے سے منع فرمایا۔ البتہ ریثم کے کنارے وغیرہ اور ریثم کے تانے والے کپڑے کا کچھ حرج نہیں۔ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے البتہ یہ حدیث سند احمد میں صحیح سند کے ساتھ مذکور ہے (اداء الفیل ص ۲۷۳) نیز اس حدیث کی سند میں خضت بن عبدالرحمان راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ ص ۶۵۳) تنقیح الرواة جلد ۳ ص ۲۳۲ ضعیف ابوداؤد ص ۴۰۲

۴۳۷۹- (۷۶) وَعَنِ أَبِي رَجَاءٍ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا عُمَرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، وَعَلَيْهِ بِطْرَفٌ — مِنْ خَزِرٍ، وَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ نِعْمَةً فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ يَرَى أَثَرَ نِعْمَتِهِ عَلَى عَبْدِهِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۴۳۷۹: ابو رجاء بیان کرتے ہیں کہ عمران بن حصین میرے ہاں تشریف لائے۔ ان پر ریثی شال تھی۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص پر اللہ پاک احسان فرمائے تو اللہ پاک پسند کرتا ہے کہ اس کے احسان کا اس پر نشان نظر آئے (احمد)

وضاحت: اون اور ریثم کے سوت سے تیار شدہ کپڑے کو "خز" کہتے ہیں (المجد ص ۲۷۰)

۴۳۸۰- (۷۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُلُّ مَا شِئْتُ، وَالْبَسَ مَا شِئْتُ مَا أَخْطَأْتُكَ اثْنَانِ: سَرَفٌ وَمَخِيلَةٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجَمَةِ بَابٍ.

۴۳۸۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، کھاؤ اور پیو جو تم چاہتے ہو بشرطیکہ وہ چیزوں، فضول خرچی اور غرور سے بچے رہو (بخاری)

وضاحت: یہ اجازت ان اشیاء کے بارے میں ہے جو شرعاً "مباح" ہیں (واللہ اعلم)

۴۳۸۱ - (۷۸) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُوا، وَاشْرَبُوا، وَتَصَدَّقُوا، وَابْسُؤُوا، مَا لَمْ يُخَالِطِ اسْرَافٌ وَلَا مَخِيلَةٌ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۳۸۱: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کھاؤ، پیو، صدقہ دو اور لباس پہنو لیکن اسراف اور فخر سے دور رہو (احمد، نسائی، ابن ماجہ)

۴۳۸۲ - (۷۹) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَحْسَنَ مَا زُرْتُمُ اللَّهَ فِي قُبُورِكُمْ - وَمَسَاجِدِكُمُ الْبَيَاضُ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۴۳۸۲: ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ بہت عمدہ لباس، جس میں چھبیس قبروں اور مسجدوں میں اللہ سے ملاقات کرنا چاہیے، وہ سفید لباس ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث سند کے لحاظ سے غایت درجہ ضعیف ہے البتہ درایت کے لحاظ سے اس کا مفہوم سرفروغ سے
مروی حدیث (۴۳۳۶) کے مطابق ہے جو سند کے لحاظ سے صحیح ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۳۵)
نیز یہ حدیث موضوع ہے (ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۹، التلخیص الرغیب جلد ۳ صفحہ ۹)

بَابُ الْخَاتَمِ (انگوٹھی پہننے کے احکام)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۴۳۸۳ - (۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اتَّخَذَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ، وَفِي رِوَايَةٍ: وَجَعَلَهُ فِي يَدِهِ الْيُمْنَى، ثُمَّ أَلْقَاهُ، ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ يُقْشَ فِيهِ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَقَالَ: «لَا يَنْقُشَنَّ أَحَدٌ عَلَيَّ نَقِيشَ خَاتَمِي هَذَا» — وَكَانَ إِذَا لَبَسَهُ جَعَلَ فَصَّهُ — وَمَا يَلِي بَطْنَ كِفِّهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل : ۴۳۸۳ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی تیار کروائی اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے اسے دائیں ہاتھ میں پہنا بعد ازاں اسے پھینک دیا۔ اس کے بعد آپؐ نے ہانڈی کی انگوٹھی بنوائی جس پر ”محمد رسول اللہ“ نقش تھا۔ آپؐ نے حکم دیا کہ کوئی شخص میری اس انگوٹھی جیسا نقش نہ بنوائے اور نہ آپؐ جب اسے پہنتے تو اس کا گھیدہ پھیلی کے اندر کی جانب رکھتے تھے (بخاری، مسلم) وضاحت : چونکہ آپؐ جب بادشاہوں کی جانب خطوط تحریر فرماتے تو اس انگوٹھی سے اس پر مر لگاتے تھے اس لئے آپؐ نے منع فرمایا کہ اس جیسا نقش کسی دوسرے شخص کی انگوٹھی پر ہو تاکہ کسی قسم کی گزبہ کا اندیشہ نہ ہو۔ مذکورہ انگوٹھی جس کا گھیدہ جنتی کا تھا (استیبل ترکی) کے ٹوپ کا پی جانب گھر میں بیچ آپؐ کی تلواریں مبارک اور دیگر اشیاء کے محفوظ ہے۔ (واللہ اعلم)

۴۳۸۴ - (۲) وَهْنٌ عَلَيَّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الْقَيْسِي، وَالْمُعْصَفِرِ، وَعَنْ تَحْتِمْ الذَّهَبِ، وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الزُّكُوعِ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۳۸۳ : علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”قیسی“ اور ”زرد“ رنگ کے لباس، سونے کی انگوٹھی اور رکنہ کی حالت میں قرآن پاک کی تلاوت کرنے سے منع فرمایا۔ (مسلم) وضاحت : رکنہ و سجود میں قرآن پاک کی تلاوت سے اس لئے منع فرمایا تاکہ ان میں صرف اللہ کی عظمت اور شہج بیان کی جائے۔

۴۳۸۵ - (۳) وَهْنٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ زَايَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فِي يَدِ رَجُلٍ، فَتَرَعَهُ، فَطَرَحَهُ، فَقَالَ: «يَعْبُدُ أَحَدُكُمْ إِلَى جَمْرَةٍ مِنْ نَارٍ

فَيَجْعَلُهَا فِي يَدِهِ؟ ۱۹، فَقِيلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خُذْ خَاتَمَكَ انْتَفِعْ بِهِ — قَالَ: لَا وَاللَّهِ، لَا أَخْذُهُ أَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۳۸۵: عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو آپ نے اسے اتار کر پھینک دیا اور اسے سرزنش کی کہ تم آگ کے شعلے کو ہاتھ میں لیتے ہو؟ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لے جانے کے بعد اس شخص سے کہا گیا کہ تم اپنی انگوٹھی اٹھا لو اور اس سے فائدہ حاصل کرو۔ اس شخص نے برملا کہا میں ہرگز ایسی چیز کو نہیں اٹھاؤں گا جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھینکا ہے۔ (مسلم)

۴۳۸۶ - (۴) وَقَالَ أَنَسٌ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى كِسْرَى وَقَيْصَرَ وَالنَّجَاشِيِّ، فَقِيلَ: إِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُونَ كِتَابًا إِلَّا بِخَاتَمٍ، فَصَاغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَاتَمًا حَلَقَةً فِصَّةً نَقِشَ فِيهِ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ: كَانَ نَقِشُ الْخَاتَمِ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ: مُحَمَّدٌ سَطْرٌ، وَرَسُولٌ سَطْرٌ، وَاللَّهُ سَطْرٌ.

۴۳۸۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ، قیسر اور نجاشی کی جانب خطوط لکھنے کا ارادہ کیا۔ آپ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ وہ لوگ مہر کے بغیر خطوط وصول نہیں کرتے۔ اس وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس میں ”محمد رسول اللہ“ نقش تھا۔ (مسلم) اور بخاری کی روایت میں ہے کہ انگوٹھی کا نقش تین سطروں پر مشتمل تھا۔ محمد پہلی سطر میں۔ رسول دوسری سطر میں اور (لفظ) اللہ تیسری سطر میں تھا۔

۴۳۸۷ - (۵) وَقَضَاهُ، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ كَانَ خَاتَمَهُ مِنْ فِصَّةٍ، وَكَانَ فِصَّةً مِنْهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۳۸۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا ٹھیکہ بھی چاندی کا تھا (بخاری)

۴۳۸۸ - (۶) وَقَضَاهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ خَاتَمَ فِصَّةٍ فَوْحَ يَمِينِهِ، فَبِهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ، كَانَ يَجْعَلُ فِصَّةً مِمَّا يَلِيهِ كَفَّهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۸۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی پہنی جس کا ٹھیکہ حبشی طرز کا تھا۔ آپ اس کے ٹھیکے کو ہتھیلی کی جانب رکھتے تھے (بخاری، مسلم)

۴۳۸۹- (۷) وَصْنُهُ، قَالَ: كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ ﷺ فِي هَذِهِ، وَأَشَارَ إِلَى الْخَنْصَرِ مِنْ يَدِهِ الْيُسْرَى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۳۸۹: اس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی ”اس“ انگلی میں ہوتی تھی اور انہوں نے اپنے بائیں ہاتھ کے چنگلی کی طرف اشارہ کیا (مسلم)

۴۳۹۰- (۸) وَصْنٌ عَلَيَّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَتَخَتَّمُ فِي إِصْبَعِي هَذِهِ أَوْ هَذِهِ، قَالَ: فَأَوَّمَا إِلَى الْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِيهَا... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۳۹۰: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کہ میں اس یا اس انگلی میں انگوٹھی پہنوں اور آپ نے درمیانی انگلی اور اس کے ساتھ والی انگلی کی جانب اشارہ کیا (مسلم)

الفصل الثلثی

۴۳۹۱- (۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهٗ.

دوسری فصل: ۴۳۹۱: عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے (ابن ماجہ)

وضاحت: بعض دیگر صحیح احادیث سے آپ کا بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا بھی ثابت ہے البتہ ترجیح اس بات کو ہے کہ دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنی جائے کیونکہ بائیں ہاتھ کے ساتھ استنجاء وغیرہ کیا جاتا ہے اس طرح دائیں ہاتھ میں پہننے سے انگوٹھی نجاست سے محفوظ رہے گی (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۳۶)

۴۳۹۲- (۱۰) وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتَّيَمِيُّ عَنْ عَلِيٍّ.

۴۳۹۲: نیز ابو داؤد اور ترمذی نے اس حدیث کو علی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

۴۳۹۳- (۱۱) وَصْنٌ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَخَتَّمُ فِي يَسَارِهِ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

۴۳۹۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے

(ابوداؤد)

۴۳۹۴ - (۱۲) وَعَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَخَذَ حَرِيرًا فَجَعَلَهُ فِي يَمِينِهِ، وَأَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِي شِمَالِهِ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ هَذَيْنِ حَرَامٌ عَلَيَّ ذُكُورِ أُمَّتِي». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۴۳۹۳: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم کو اپنے دائیں ہاتھ میں اور سونے کو اپنے بائیں ہاتھ میں لیا اور پھر فرمایا: بلاشبہ یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں (احمد، ابوداؤد، نسائی)

۴۳۹۵ - (۱۳) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ رُكُوبِ النُّمُورِ، وَعَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ إِلَّا مَقْطَعًا... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۴۳۹۵: معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چیتے کے چڑے پر سوار ہونے اور سونا پہننے سے منع فرمایا ہے البتہ چھوٹی چھوٹی ٹکڑیوں میں (زیورات کی صورت میں پہننا) جائز ہے (ابوداؤد، نسائی)

۴۳۹۶ - (۱۴) وَعَنْ بُرَيْدَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ عَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ شَبِّهِ: «مَا لِي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ الْأَضْنَامِ؟» فَطَرَحَهُ. ثُمَّ جَاءَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيدٍ، فَقَالَ: «مَا لِي أَرَى عَلَيْكَ جَلِيَّةَ أَهْلِ النَّارِ؟» فَطَرَحَهُ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مِنْ أَيِّ شَيْءٍ أَتَّخِذُهُ؟ قَالَ: «مِنْ وَرِقٍ وَلَا تُبِعْمُهُ مِثْقَالًا...» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ مُخْبِي الشَّيْءِ، رَحِمَهُ اللَّهُ: وَقَدْ صَحَّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِي الصِّدَاقِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ: «الْتِمِشْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ»

۴۳۹۶: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے کہا: جس نے جیل کی انگوٹھی پہن رکھی تھی، کیا وجہ ہے کہ میں تجھ سے جیلوں کی بو پاتا ہوں؟ اس شخص نے انگوٹھی پھینک دی پھر وہ آیا اور اس نے لوہے کی انگوٹھی پہن رکھی تھی۔ آپ نے فرمایا: کیا وجہ ہے؟ میں دیکھ رہا ہوں کہ تو نے دوڑیوں کا زیور پہن رکھا ہے؟ اس شخص نے انگوٹھی کو پھینک دیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں کس دھات سے انگوٹھی بنواؤں؟ آپ نے فرمایا: چاندی سے۔ لیکن اس کا وزن ایک مثقال سے کم ہو۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی) امام محی السنہ رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ سل بن سعد سے حق مر کے بارے میں صحیح حدیث مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے کہا: تلاش کرو اگرچہ لوہے کی انگوٹھی مل جائے۔

وضاحت ۱: لوہے کی انگوٹھی پہننے سے ممانعت کی حدیث ہے بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سونے کی انگوٹھی سے بھی زیادہ برا سمجھا ہے اور آپ کا ایک شخص سے یہ کہنا کہ تلاش کرو اگرچہ لوہے کی انگوٹھی دستیاب ہو جائے، اس کا یہ مطلب نہیں کہ لوہے کی انگوٹھی پہننا جائز ہے (آداب الزفاف ص ۳۳-۳۶)

۴۳۹۷- (۱۵) وَهْنُ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَكْرَهُ عَشْرَ خِلَالَ: الصُّفْرَةَ- يَعْنِي: الْخَلْقُوقَ — وَتَغْيِيرَ الشَّيْبِ —، وَجَرُّ الْإِزَارِ، وَالتَّخْتُمَ بِالذَّهَبِ، وَالتَّبْرُجَ بِالزَّيْتَةِ لِيَغْيِرَ مَحَلَّهَا، وَالضَّرْبَ بِالْكَعَابِ —، وَالرَّقْمَ إِلَّا بِالمُعَوَّذَاتِ، وَعَقْدَ التَّمَائِمِ، وَعَزْلَ الْمَاءِ لِيَغْيِرَ مَحَلَّهُ —، وَفَسَادَ الصَّبِيِّ — مُحَرَّمٌ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ.

۴۳۹۷: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دس باتوں کو میوہ گردانتے تھے: ۱۔ عفران لگانا، پیرھنے کو سیاہ رنگ کے ساتھ تبدیل کرنا، ۲۔ تہ بند لگانا، سونے کی انگوٹھی پہننا، عورت کا ہاتھ ملنا، ۳۔ دھن کے ہاتھ لگانا، ۴۔ عفرات کے ساتھ دم کرنا، ۵۔ تبرج لگانا، ۶۔ منی کے پانی کو شرم گاہ سے باہر گرانا اور بچے (کے دودھ) کو خراب کرنا لیکن آپؐ اسے حرام قرار نہیں دیتے تھے (ابوداؤد، نسائی) وضاحت: اس حدیث کی سند میں قاسم بن حسان راوی منکر الحدیث ہے (میزان الاحوال جلد ۳ صفحہ ۳۹۷)

۴۳۹۸- (۱۶) وَهْنُ ابْنِ الزُّبَيْرِ —، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ مَوْلَاةً لَهُمْ ذَهَبَتْ بِابْنَةِ الزُّبَيْرِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَفِي رَجُلَيْهَا أَجْرَاسٌ، فَقَطَّعَهَا عُمَرُ [رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ] —، وَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَعَ كُلِّ جَرَسٍ شَيْطَانٌ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۹۸: ابن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی ایک لونڈی زبیر کی بیٹی کو مڑبین خطاب کے پاس لے گئی اس کے پاؤں میں پاگل بندھی ہوئی تھی۔ مڑنے ان کو کات دیا اور بیان کیا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ہر پاگل کے ساتھ ایک شیطان ہوتا ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے، روایت بیان کرنے والی لونڈی مجہول ہے ابن زبیر سے مراد عامر بن عبد اللہ بن زبیر ہے، عامر کی مڑ سے ملاقات ثابت نہیں (تذکرہ الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۳، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۸، مشکوٰۃ سعد اللہ جلد ۲ صفحہ ۴۸۳)

۴۳۹۹- (۱۷) وَهْنُ بُنَانَةَ مَوْلَاةِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَبَّانٍ الْأَنْصَارِيِّ، كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، إِذْ دُخِلَتْ عَلَيْهَا بِجَارِيَةٍ، وَعَلَيْهَا جَلَاجِلٌ يُصَوِّرُونَ —، فَقَالَتْ: لَا تَدْخُلْنَهَا عَلَى إِلَّا أَنْ تَقْطَعَ جَلَاجِلَهَا، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَدْخُلُ الْمَلَايِكَةُ بَيْتًا فِيهِ جَرَسٌ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۹۹: عبد الرحمن کی لونڈی "بنانہ" عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی کہ عائشہ کے پاس ایک لڑکی لائی گئی جس نے آواز کرنے والے ٹھکڑے پہن رکھے تھے۔ عائشہ نے حکم دیا کہ ایسی لڑکیوں کو میرے پاس نہ لایا کرو البتہ ان کے ٹھکڑوں کو کاٹنے کے بعد انہیں آنے کی اجازت ہے۔ (عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا، اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں آواز کرنے والی کوئی چیز ہو (ابوداؤد) وضاحت: "بنانہ" لونڈی مجہول راویہ ہے (میزان الاحوال جلد ۳ صفحہ ۴۵۳)

۴۴۰۰- (۱۸) وَهَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ طَرْفَةَ، أَنَّ جَدَّهُ عَزْفَجَةَ بْنَ أَسْعَدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَطَعَ أَنْفَهُ يَوْمَ الْكَلَابِ —، فَاتَّخَذَ أَنْفًا مِنْ وَرْقٍ، فَأَتَنَ عَلَيْهِ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَتَّخِذَ أَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ ... رواه الترمذی، وابوداود، والنسائی.

۳۳۹۹: عبدالرحمان بن طرفہ بیان کرتے ہیں کہ اس کے دادا عرّفجہ بن اسعد رضی اللہ عنہ کی ناک جنگ کلاب کے دن کٹ گئی تھی چنانچہ اس نے چاندی کی ناک بنوائی لیکن وہ بدبو دار ہو گئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اجازت دی کہ وہ سونے کی ناک بنوا لے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

۴۴۰۱- (۱۹) وَهَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُحَلِّقَ حَبِيبَهُ — حَلَقَةً مِنْ نَارٍ فَلْيُحَلِّقْهُ حَلَقَةً مِنْ ذَهَبٍ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُطَوِّقَ حَبِيبَهُ طَوِّقًا مِنْ نَارٍ فَلْيُطَوِّقْهُ طَوِّقًا مِنْ ذَهَبٍ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُسَوِّرَ حَبِيبَهُ سِوَارًا مِنْ نَارٍ فَلْيُسَوِّرْهُ سِوَارًا مِنْ ذَهَبٍ؛ وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِالْفِضَّةِ فَالْعَبُورُ بِهَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۹۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے کسی پیارے کو آگ کا چملا پہنانا چاہتا ہے تو وہ اسے سونے کا چملا پہنا دے اور جو شخص اپنے کسی پیارے کو آگ کا ہار پہنانا چاہتا ہے تو وہ اسے سونے کا ہار پہنا دے اور جو شخص اپنے کسی پیارے کو آگ کا کنگن پہنانا چاہتا ہے تو وہ اسے سونے کا کنگن پہنا دے البتہ چاندی کا کنگل بندوں استعمال کرو (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۳۹۹)

۴۴۰۲- (۲۰) وَهَنْ أَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيدَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَيُّمَا امْرَأَةٍ تَقَلَّدَتْ قِلَاقَةً مِنْ ذَهَبٍ قُلِدَتْ فِي حُجَّتِهَا مِثْلُهَا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ جَعَلَتْ فِي أُذُنِهَا خُرْصًا — مِنْ ذَهَبٍ جَعَلَ اللَّهُ فِي أُذُنِهَا مِثْلَهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۳۹۲: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عورت گلے میں سونے کا ہار لٹکاتی ہے تو قیامت کے دن اس کی گردن میں آگ کا ہار لٹکایا جائے گا اور جو عورت اپنے کانوں میں سونے کی بالیاں پہنتی ہے تو قیامت کے دن اللہ اس کے کان میں آگ کی بالیاں پہناتے گا (ابوداؤد، نسائی)

وضاحت: علماء نے اس مضمون کی احادیث کو منسوخ قرار دیا ہے، عورتوں کے لئے سونے کے زیورات پہنانا جائز ہیں لیکن کسی حدیث کو منسوخ قرار دینا اس وقت درست ہے جب ناسخ حدیث کا علم ہو کہ وہ بعد کی ہے لیکن اس کا کوئی

علم نہیں۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ یہ حدیث ان عورتوں کے بارے میں ہے جو زیورات کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتیں۔ محتاط صورت یہ معلوم ہوتی ہے کہ بالعموم مردوں اور عورتوں کو سونے کے زیورات سے دور رہنا چاہیے نیز آپ کا فرمان ہے کہ شکوک و شبہات کو چھوڑ دینا چاہیے (التعلیقات السلفیہ علی سنن الترمذی جلد ۲ صفحہ ۷۷۷، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۱۹)

۴۴۰۳ - (۲۱) وَهَنَ أَحَبُّ لِحْدَيْفَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ! أَمَا لَكُنَّ فِي الْفِصْفَةِ مَا تُخْلِينَ بِهِ؟ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ مِنْكُمْ امْرَأَةٌ تُحَلِّي ذَهَبًا تُظْهِرُهُ إِلَّا عَذِبَتْ بِهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. وَالتِّرْمِذِيُّ.

۴۴۰۳: حذیفہ کی بہن بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عورتوں کی جماعت! خدوار! تمہارے لئے چاندی کا زیور پہننا درست ہے لیکن اگر تم میں سے کوئی سونے کا زیور پہن کر اس کا اظہار کرے گی تو اسے عذاب میں مبتلا کیا جائے گا (ابوداؤد، نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے، حذیفہ کی بہن بھول راویہ ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۳۹، مشکوٰۃ علامہ الہانی جلد ۲ صفحہ ۱۳۵)

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

۴۴۰۴ - (۳۲) هَنَّ عَقَبَةُ بْنُ عَامِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَمْنَعُ أَهْلَ الْحِلْيَةِ وَالْحَرِيرِ، وَيَقُولُ: «إِنْ كُنتُمْ تُحِبُّونَ حِلْيَةَ الْجَنَّةِ وَحَرِيرَهَا فَلَا تَلْبَسُوهَا فِي الدُّنْيَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

تیسری فصل: ۴۴۰۴: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیور اور ریشم پہننے والوں کو روکتے اور فرماتے، اگر تم جنت کا زیور اور اس کا ریشم پہننا پسند کرتے ہو تو دنیا میں انہیں نہ پہنو (نسائی)

۴۴۰۵ - (۲۳) وَهَنَ ابْنُ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اتَّخَذَ خَاتَمًا، فَلَبَّسَهُ، قَالَ: «شَغَلَنِي هَذَا عَنْكُمْ مُنْذُ الْيَوْمِ، إِلَيْهِ نَظَرَةٌ، وَإِلَيْكُمْ نَظَرَةٌ، ثُمَّ الْفَاءُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۴۰۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنوائی اور اسے پہنا۔ آپ نے فرمایا: اس انگوٹھی نے مجھے تم سے مشغول کر دیا، میں سارا دن ایک نظر اس کی جانب اور ایک نظر تمہاری جانب ڈالتا رہا۔ بعد ازاں آپ نے اسے پھینک دیا (نسائی)

وضاحت: اس حدیث میں جس انگوٹھی کے پھینکنے کا ذکر ہے یہ سونے کی بنی ہوئی ہوگی یا زہنی دنیا کے پیش نظر آپ نے اسے پھینک دیا (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۳۹)

۴۴۰۶- (۲۴) وَمَنْ مَالِكٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَنَا أَكْرَهُ أَنْ يُلْبَسَ الْعِلْمَانُ شَيْئًا مِنَ الذَّهَبِ، لِأَنَّهُ بَلَّغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ التَّخْتِمِ بِالذَّهَبِ، فَأَنَا أَكْرَهُهُ — لِلرِّجَالِ، الْكَبِيرِ مِنْهُمْ وَالصَّغِيرِ، رَوَاهُ فِي «الْمَوْطَأِ»

۴۴۰۶: مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ لڑکوں کو سونا پہنایا جائے کیونکہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے، پس میں بڑی عمر اور چھوٹی عمر والوں کے لئے اس کے پہننے کو مکروہ جانتا ہوں (موطأ)

بَابُ النَّعَالِ

(جو تلوں کی کیفیت اور ان کے احکام کا بیان)

الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

۴۴۰۷ - (۱) وَهْنُ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَلْبَسُ النَّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعْرٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل: ۴۴۰۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ ﷺ جوتا پہنتے تھے جس میں بال نہیں ہوتے تھے (بخاری)

۴۴۰۸ - (۲) وَهْنُ أَنَسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنْ نَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ كَانَ لَهَا قِبَالَانِ— رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۴۴۰۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے کے دو حصے تھے (بخاری)

۴۴۰۹ - (۳) وَهْنُ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ غَزَاهَا يَقُولُ: «اسْتَكْبَرُوا مِنَ النَّعَالِ، فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۴۰۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک جگہ کے دوران سنا جس میں آپ نے شمولیت فرمائی تھی۔ آپ نے فرمایا: اکثر جوتے پہنے رہو، اس لئے کہ جب تک انسان جوتے پہنے رکھتا ہے وہ سوار ہوتا ہے (مسلم)

۴۴۱۰ - (۴) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَنْدَأْ بِالْيَمْنَى، وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَنْدَأْ بِالشِّمَالِ، لِتَكُنِ الْيَمْنَى أَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَآخِرُهُمَا تُنْزَعُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۱۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص جوتا پہنے تو پہلے دائیں پاؤں میں پہنے اور جب جوتا اتارے تو پہلے بائیں پاؤں کا اتارے۔ دائیں پاؤں میں پہلے جوتا پہنا جائے اور بائیں پاؤں سے آخر میں اتارا جائے (بخاری، مسلم)

۴۴۱۱ - (۵) وَهْنُهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَمْسِسُ أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ، لِيُخْفِيَهُمَا— جَمِيعًا أَوْ لِيُنْعِلَهُمَا جَمِيعًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص ایک جوتا پہن کر نہ چلے، دونوں کو اتار دے یا دونوں کو پہنے رکھے (بخاری، مسلم)

۴۴۱۲ - (۶) وَهَنَ جَابِرٌ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ۱- اِنْقَطَعَ شَيْعٌ - نَعْلُهُ فَلَا يَمْشِي فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتَّى يُصْلِحَ شَيْعَهُ، وَلَا يَمْشِي فِي خُفٍّ وَاحِدٍ، وَلَا يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ، وَلَا يَحْتَبِي بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ، وَلَا يَلْتَحِفُ الصَّمَاءَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۴۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی شخص کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ ایک پاؤں میں جوتا پہن کر نہ چلے اسے چاہیے کہ وہ تسمہ درست کرے۔ نیز کوئی شخص ایک موزہ پہن کر نہ چلے اور بائیں ہاتھ کے ساتھ کھانا بھی نہ کھائے اور ایک کپڑے میں گوشت نہ مارے اور چادر کو اس طرح نہ لپیٹے کہ ہاتھ باہر نہ نکل سکیں (مسلم)

وضاحت: ایک کپڑے میں گوشت مارنے کی ممانعت اس وقت ہے جب شرمگاہ کے عریاں ہونے کا خطرہ ہو۔

الفصل الثانی

۴۴۱۳ - (۷) هِنَ ابْنُ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ لِنَعْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَبَالَانِ، مُشْنَى شِرَاكُهُمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل: ۴۴۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے کے دو تسمے تھے (ترمذی)

۴۴۱۴ - (۸) وَهَنَ جَابِرٌ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَشْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۴۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شخص کھڑے ہو کر جوتا پہنے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو الزہرہ راوی مدلس ہے اور ”من“ کے ساتھ روایت کر رہا ہے (تفصیح الرداء جلد ۳ صفحہ ۲۴۰)

۴۴۱۵ - (۹) وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۴۴۱۵: نیز ترمذی اور ابن ماجہ نے اس حدیث کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے

۴۴۱۶- (۱۰) وَفِي الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَتْ: رُبَّمَا مَشَى النَّبِيُّ ﷺ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ. وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّهَا مَشَتْ بِنَعْلٍ وَاحِدَةٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا أَصَحُّ.

۴۴۱۷: قاسم بن محمد رحمہ اللہ، عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ کبھی کبھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک پاؤں میں جوتا پہن کر چلتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا ایک پاؤں میں جوتا پہن کر چلیں (ترمذی) امام ترمذی نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس مرفوع روایت میں یث بن ابی سلیم راوی مضطرب الحدیث ہے جبکہ موقوف روایت صحیح ہے (احوال الرجال جلد ۳ صفحہ ۳۸۹، تاریخ الکبیر جلد ۲ صفحہ ۲۵۱، البحر والتحدیل جلد ۲ صفحہ ۲۳۳، الغناء والمتروکین جلد ۲ صفحہ ۵۵، میزان الاحوال جلد ۳ صفحہ ۳۲۰، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۸، ضعیف ترمذی صفحہ ۲۹)

۴۴۱۷- (۱۱) وَفِي ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مِنَ السَّنَةِ إِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ أَنْ يَخْلَعَ نَعْلَيْهِ فَيَضَعُهُمَا بِجَنْبِهِ... رَوَاهُ أَبُو ذَاوَدَ.

۴۴۱۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سنت طریقہ یہ ہے کہ جب کوئی شخص بیٹھے تو جوتے اتار کر اپنے پہلو میں رکھے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن ہادی بخاری مقبول راوی ہے (میزان الاحوال جلد ۲ صفحہ ۵۹)

۴۴۱۸- (۱۲) وَفِي ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ خُفَّيْنِ إِسْوَدَيْنِ سَادَجَيْنِ، فَلَبِسَهُمَا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ. وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ: كُنَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا.

۴۴۱۹: ابن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نجاشی ہاشم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب دو سادہ سیاہ موزے بھیجے تو آپ نے انہیں پہنا۔ (ابن ماجہ) اور ترمذی نے ابن بریدہ کی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ ابن بریدہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ بعد ازاں آپ نے وضو کیا اور مولیوں پر مسح کیا۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں دلم بن صالح راوی ضعیف ہے (میزان الاحوال جلد ۲ صفحہ ۲۸۰) اور یہ باب تیسری فصل سے خالی ہے۔

بَابُ التَّرَجُّلِ

(بالوں پر کنگھی کرنے، انہیں خوبصورت بنانے اور سنوارنے کا بیان)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۴۴۱۹ - (۱) هُنَّ عَائِشَةُ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أُرَجِّلُ - رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا حَائِضٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل : ۴۴۱۹ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں مائندہ ہونے کی حالت میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سرمہارک میں کنگھی کیا کرتی تھی (بخاری، مسلم)

۴۴۲۰ - (۲) وَهَنَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْفِطْرَةُ خَمْسٌ: الْخِثَانُ، وَالْأَسْتِحْدَادُ -، وَقَصُّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَتَنْفُ الْإِبطِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۲۰ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ کام فطرت سے ہیں۔ ختنہ کرنا، دیر ناف ہال موڑنا، مونچھیں تراشنا، ناخن کاٹنا اور بشل کے بال اکیرنا (بخاری، مسلم)

۴۴۲۱ - (۳) وَهَنَ ابْنُ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَالَفُوا الْمُشْرِكِينَ: أَوْفِرُوا اللَّحَى، وَأَخْفُوا الشَّوَارِبَ» - وَفِي رِوَايَةٍ: «إِنْهَكُوا الشَّوَارِبَ - وَأَخْفُوا اللَّحَى». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۲۱ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مشرکوں کی مخالفت کرو۔ واڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو تراشو اور ایک روایت میں ہے کہ مونچھوں کو خوب اچھی طرح تراشو اور واڑھیوں کو بڑھاؤ (بخاری، مسلم)

۴۴۲۲ - (۴) وَهَنَ أَنَسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: وَقْتُ لَنَا فِي قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ وَتَنْفِ الْإِبطِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ أَنْ لَا تَتْرَكَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۴۲۲ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے لئے مونچھوں کے تراشنے، ناخنوں کے کاٹنے، بشل کے بال اکیرنے اور دیر ناف ہالوں کے موڑنے کے لئے یہ حکم مقرر کیا گیا ہے کہ چالیس راتوں سے زیادہ نہ گزرنے پائیں (مسلم)

۴۴۲۳ - (۵) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْيَهُودَ وَالتَّصَارِي لَا يَصْبِغُونَ فَخَالِقَهُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۲۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'یہودی اور عیسائی ہال نہیں رنگتے تم ان کی مخالفت کرو (بخاری، مسلم)
وضاحت: اس حدیث میں امر و جواب کے لئے نہیں بلکہ استجاب کے لئے ہے (واللہ اعلم)

۴۴۲۴ - (۶) وَهْنُ جَابِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَى بِأَبِي قُحَافَةَ يَوْمَ فَتَحَ مَكَّةَ، وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «غَيِّرُوا هَذَا بِشْيءٍ، وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۴۲۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن ابو قحافہ کو لایا گیا ان کے سر اور والہی کے ہال تھلہ پوٹی کے پھولوں کی مانند سفید تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'اس سفیدی کو کسی دوسرے رنگ میں تبدیل کر دو البتہ سیاہ رنگ سے اجتناب کرو (مسلم)

۴۴۲۵ - (۷) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ، وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يُسْأَلُونَ أَشْعَارَهُمْ، وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَغْرِقُونَ رُؤُوسَهُمْ، فَسَدَّلَ النَّبِيُّ ﷺ نَاصِيَتَهُ، ثُمَّ فَرَّقَ بَعْدَ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۲۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جن امور میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی حکم نہیں ملا تھا ان میں آپ اہل کتاب کی موافقت کو پسند فرماتے تھے اور اہل کتاب اپنے سر کے ہال مانگ نکالے بغیر نکالتے تھے اور مشرک لوگ سر کے بالوں میں مانگ نکالتے تھے۔ آپ نے اپنی پیشانی کے بالوں کو لھٹے چھوڑا بعد ازاں آپ نے مانگ نکالنا شروع کیا (بخاری، مسلم)

وضاحت: بالوں کو لھٹے چھوڑنا جائز ہے لیکن مانگ نکالنا افضل ہے۔ آپ نے مشرکین کی مخالفت کرتے ہوئے بالوں کو لھٹے چھوڑا فتح مکہ کے بعد آپ نے اپنی قوم کی عادت کے مطابق مانگ نکالنی شروع کر دی (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۳، مشکوٰۃ معید المعلم جلد ۲ صفحہ ۳۸۸)

۴۴۲۶ - (۸) وَهْنُ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَنْهَى عَنِ الْقَرْعِ. قِيلَ لِنَافِعٍ: مَا الْقَرْعُ؟ قَالَ: يُخْلَقُ بَعْضُ رَأْسِ الصَّبِيِّ، وَيُتْرَكُ الْبَعْضُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَالْحَقُّ بَعْضُهُمُ التَّخْشِيرُ بِالْحَدِيثِ.

۴۳۲۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا آپ نے ”قرع“ سے منع کیا۔ بالغ سے دریافت کیا گیا کہ ”قرع“ کیا ہے؟ اس نے بتایا: بچے کے سر کے کچھ حصے کو مونڈنا اور کچھ حصے کو چھوڑ دینا۔ (بخاری، مسلم) بعض محدثین نے اس تفسیر کو حدیث میں شامل کر دیا ہے۔
وضاحت: اس انداز کے مطابق بال رکھنے حرام ہیں (تفہیم الوداع جلد ۳ صفحہ ۲۳۲)

۴۴۲۷ - (۹) وَهْنِ ابْنِ عُمَرَ: رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى صَبِيًّا قَدْ حُلِقَ بَعْضُ رَأْسِهِ وَتَرَكَ بَعْضَهُ، فَتَنَاهُمُ عَنْ ذَلِكَ، وَقَالَ: «اخْلِقُوا كُلَّهُ أَوْ اثْرِكُوا كُلَّهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۴۲۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچے کو دیکھا جس کے سر کا کچھ حصہ مونڈا ہوا تھا اور کچھ حصہ اسی طرح تھا۔ آپ نے اسے ایسا کرنے سے منع کیا اور فرمایا: سر کے تمام بالوں کو مونڈنا یا سب کو رہنے دو (مسلم)

۴۴۲۸ - (۱۰) وَهْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ الْمُخْتَنِينَ مِنَ الرِّجَالِ، وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ، وَقَالَ: «أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۴۲۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مردوں کو ملعون قرار دیا جو عتھ لوگوں کا مدپ دھارتے ہیں اور ان عورتوں کو بھی ملعون قرار دیا جو مردوں کا مدپ دھارتی ہیں نیز آپ نے حکم دیا کہ عتھ لوگوں کو گھروں سے نکال دو (بخاری)

۴۴۲۹ - (۱۱) وَهْنُهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَعَنَ اللَّهُ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ، وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ...» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۴۲۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان مردوں پر اللہ کی لعنت ہے جو عورتوں کے ساتھ مشابہت کرتے ہیں اور ان عورتوں پر اللہ کی لعنت ہے جو مردوں کے ساتھ مشابہت کرتی ہیں (بخاری)

۴۴۳۰ - (۱۲) وَهْنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ، وَالْمُسْتَوْصِلَةَ، وَالْوَاشِمَةَ، وَالْمُسْتَوْشِمَةَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۳۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس عورت پر اللہ کی لعنت ہو جو اپنے سر میں مصنوعی بال لگاتی ہے اور لگواتی ہے، سرمہ بھرتی ہے اور بھرواتی ہے (بخاری، مسلم)
وضاحت: البتہ بالوں کو بکھرنے سے محفوظ رکھنے کے لئے دھاگہ یا پرائیڈ وغیرہ باندھنا جائز ہے۔

۴۴۳۱- (۱۳) وَهَنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَعَنَ اللَّهُ الْوَأَشِمَاتِ، وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ، وَالْمُتَمَتِّصَاتِ —، وَالْمُتَفَلِّجَاتِ — لِلْحُسْنِ، الْمُغْفِرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ، فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ، فَقَالَتْ: إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ لَعَنْتَ كَيْتَ وَكَيْتَ. فَقَالَ: مَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَمَنْ هُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ. فَقَالَتْ: لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ، فَمَا وَجَدْتُ فِيهِ مَا تَقُولُ. قَالَ: لَيْسَ كُنْتُ قَرَأْتُهُ لَقَدْ وَجَدْتُهُ، أَمَا قَرَأْتَ: ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾ —؟ قَالَتْ: بَلَى. قَالَ: فَإِنَّهُ لَقَدْ نَهَى عَنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۳۱: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرمہ بھرنے والیوں اور بھروانے والیوں، بھنوں اور رخسار سے بال اکھڑنے والیوں اور خوب صورتی کے لئے واغص کو باریک بنانے والیوں (اور اللہ کی تخلیق کردہ حیثیت اور فعل کو تبدیل کرنے والیوں پر اللہ کی لعنت ہو۔ چنانچہ ایک عورت ابن مسعود کے پاس حاضر ہوئی اور کہا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ نے لال لال عورت کو ملعون قرار دیا ہے ابن مسعود نے جواب دیا 'میں کیوں اس شخص پر لعنت نہ کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اور جس پر اللہ کی کتاب میں لعنت کی گئی ہے۔ اس عورت نے کہا کہ میں نے دونوں قسمیوں کے درمیان قرآن پاک کی تلاوت کی ہے مجھے اس میں وہ بات نہیں ملی جو آپ کہہ رہے ہیں۔ ابن مسعود نے واضح کیا کہ اگر تو نے قرآن پاک کی تلاوت کی ہو تو اس میں اس حکم کو پالیتی کیا تو نے قرآن پاک میں نہیں پڑھا کہ 'تمہیں جس بات کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجازت دیں اس پر عمل کرو اور جس بات سے منع کریں اس سے رک جاؤ'؟ اس عورت نے جواب دیا بالکل۔ ابن مسعود نے کہا تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان باتوں سے منع فرمایا ہے (بخاری، مسلم)

۴۴۳۲- (۱۴) وَهَنَّ ابْنُ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَالْعَيْنُ حَقٌّ، وَنَهَى عَنِ الْوَشْمِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۴۳۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، 'نظر کا لگ جانا صحیح ہے نیز آپ نے جسم میں سرمہ بھرنے سے منع فرمایا (بخاری)

۴۴۳۳- (۱۵) وَهَنَّ ابْنُ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مُلَبَّدًا... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۴۳۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں 'میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے گوند و فیو سے سر کے بالوں کو چپکایا ہوا تھا (بخاری)

وضاحت: تاکہ حالت احرام میں آپ کے بال بکھرنے نہ پائیں نیز سر کو دھوپ نہ پہنچے (واللہ اعلم)

۴۴۳۴- (۱۶) وَهْنُ أَنَسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَتَرَغَفَرَ الرَّجُلُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۳۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو زعفران لگانے سے منع فرمایا ہے (بخاری)

۴۴۳۵- (۱۷) وَهْنُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أَطِيبُ النَّبِيَّ ﷺ بِأَطِيبٍ مَا نَجِدُ، حَتَّى أَجِدُ وَيَبِصُّ الطِّيبُ — فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۳۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دستیاب خوشبوؤں میں سے سب سے عمدہ خوشبو لگاتی یہاں تک کہ میں خوشبو کو آپ کے سر اور داڑھی میں محسوس کرتی تھی (بخاری مسلم)

۴۴۳۶- (۱۸) وَهْنُ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اسْتَجَمَرَ —؛ اسْتَجَمَرَ بِاللَّوَةِ — غَيْرِ مُطَرَّاقٍ، وَيَكْفُورُ بِطَرَحِهِ مَعَ الْأَلْوَةِ، ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا كَانَ يَسْتَجِمِرُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۴۳۶: نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب دھنی لیتے تو کبھی کافور کی آمیزش کے بغیر اور کبھی کافور بلا دھنی لیتے۔ پھر بیان کرتے کہ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دھنی لیا کرتے تھے (مسلم)

الْفَصْلُ الثَّلَاثِي

۴۴۳۷- (۱۹) هُوَ ابْنُ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْصُصُ، أَوْ يَأْخُذُ مِنْ شَارِبِهِ، وَكَانَ ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ يَخْلِيلُ الرَّحْمَنَ صَلَوَاتُ الرَّحْمَنِ عَلَيْهِ يَفْعَلُهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل: ۴۴۳۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مونچھیں کاٹا کرتے تھے یا تراشا کرتے تھے یا ہلکی کیا کرتے تھے اور ابی ہریرہ غلیل الرحمان علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اسی طرح کیا کرتے تھے (ترمذی)

۴۴۳۸- (۲۰) وَهْنُ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ لَمْ يَأْخُذْ مِنْ شَارِبِهِ فَلَيْسَ مِنَّا»... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

۴۴۳۸: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اپنی مونچھیں نہیں کٹاتا، وہ ہم میں سے نہیں ہے (احمد، ترمذی، نسائی)

۴۴۳۹- (۲۱) وَهْنٌ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهِ مِنْ عَرَضِهَا وَطَوَّلِهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۴۴۳۹: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ریش مبارک کی چوڑائی اور لمبائی سے کچھ ہال تراشتے تھے (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔
وضاحت: یہ حدیث غایت درجہ ضعیف ہے اس کی سند میں عمر بن ہارون راوی ضعیف اور متروک ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۳۳، البحر والتعديل جلد ۶ صفحہ ۷۶۵، الشفاء والمتروکین جلد ۲ صفحہ ۷۵، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۲۸، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۳، تاریخ بغداد جلد ۱ صفحہ ۱۹۰)

۴۴۴۰- (۲۲) وَهْنٌ يَعْلَى بْنُ مَرْثَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى عَلِيًّا خَلُوقًا، فَقَالَ: «أَلَاكَ امْرَأَةٌ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «فَاغْسِلْهُ، ثُمَّ اغْسِلْهُ، ثُمَّ اغْسِلْهُ، ثُمَّ لَا تَعُدُّهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

۴۴۴۰: يعلى بن مروت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر زعفران کا رنگ دیکھا آپ نے دریافت کیا، تیری عورت ہے؟ اس نے نفی میں جواب دیا۔ آپ نے فرمایا، اسے صاف کر، پھر صاف کر، پھر صاف کر، پھر دوبارہ نہ لگانا (ترمذی، نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو حفص بن عمرو راوی مجہول ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۳۳، البحر والتعديل جلد ۶ صفحہ ۵۴۲، الشفاء والمتروکین جلد ۲ صفحہ ۸۳، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۸۹)

۴۴۴۱- (۲۳) وَهْنٌ أَبِي مُوسَى، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ رَجُلٍ فِي جَسَدِهِ شَيْءٌ مِّنْ خَلْقٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۴۴۱: ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ اس شخص کی نماز قبول نہیں فرماتا جس کے جسم پر تھوڑا سا بھی زعفران لگا ہو (ابوداؤد)
وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے، اس میں ابو جعفر رازی ثقہ راوی نہیں (مکتوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۴۶)

۴۴۴۲- (۲۴) وَهْنُ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى أَهْلِي مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ تَشَقَّقَتْ يَدَايَ، فَخَلَقُونِي بِزَعْفَرَانٍ، فَغَدَوْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدُّ عَلَيَّ وَقَالَ: «إِذْهَبْ فَأَغْسِلْ هَذَا عَنكَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۴۴۲: عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں سفر سے واپس اپنے گھر آیا جبکہ میرے دونوں ہاتھ پھٹے ہوئے تھے، گمراہوں نے مجھے زعفران لگا دیا۔ صبح جب میں نے نبی صلی اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا تو آپ نے میرے سلام کا جواب نہ دیا اور حکم دیا کہ جا اور زعفران اتار دے (ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند میں عطاء خراسانی ضعیف راوی ہے (میزان الاحوال جلد ۳ صفحہ ۷۳)

۴۴۴۳- (۲۵) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «طِيبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ، وَطِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتَّشَائِيُّ.

۴۴۴۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی مہک ہو اور رنگ نہ ہو اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ہو اور مہک نہ ہو (ترمذی، نسائی)

۴۴۴۴- (۲۶) وَهْنُ أَنَسِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ سُكَّةٌ يَتَطَلَّبُ مِنْهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۴۴۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عمدہ قسم کی خوشبو تھی جس سے آپ خوشبو لگاتے تھے (ابوداؤد)

۴۴۴۵- (۲۷) وَهْنُهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكْثِرُ دُهْنَ رَأْسِهِ، وَتُسْرِيجَ لِحْيَتِهِ، وَيُكْثِرُ الْقِنَاعَ، كَانَ ثَوْبُهُ ثَوْبُ زَيَّاتٍ. رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ.

۴۴۴۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت کے ساتھ سر کو تل لگاتے، واڑمی میں کٹھنی کرتے اور پگڑی کے نیچے اکثر کپڑا رکھتے یوں معلوم ہوتا ہے آپ کے کپڑے جل بیٹھے والے آدمی کے جیسے ہیں (شرح السنہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ربیع بن صبیح اور یزید بن ابان دونوں راوی ضعیف ہیں (اعلال و معرفۃ الرجال جلد ۱ صفحہ ۳۵ الداری صفحہ ۳۳۳ البیہقی والتحدیل جلد ۳ صفحہ ۲۰۸۳ الغناء الصغیر صفحہ ۱۲۱ میزان الاحوال جلد ۲ صفحہ ۴۱ تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۲۳۵)

۴۴۴۶- (۲۸) وَهَنْ أُمِّ هَانِيٍّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْنَا بِمَكَّةَ، قَدَمَةً، وَلَهُ أَرْبَعُ عَدَائِرٍ... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۴۴۶: ام حانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس مکہ میں تشریف لائے تو (اس وقت) آپ کے سر کے بالوں کی چار میڈیاں تھیں (احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

۴۴۴۷- (۲۹) وَهَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِذَا فَرَّقْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَأْسَهُ صَدَعْتُ فَرْقَهُ عَنْ يَافُوحِهِ، وَأَرْسَلْتُ نَاصِيَتَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۴۴۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے بالوں کی مانگ نکالی تو میں نے سر کے درمیان سے بالوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا اور سر کے اگلے حصے کے بال آپ کی آنکھوں کے سامنے لٹکتے چھوڑ دیے (ابوداؤد)

۴۴۴۸- (۳۰) وَهَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ التَّرَجُّلِ إِلَّا عِبًّا... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَائِيُّ.

۴۴۴۸: عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن کٹھنی کرنے اور ایک دن نہ کرنے کا حکم دیا ہے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

وضاحت: اس حدیث میں نبی تنہا ہی ہے، یعنی اس کے مطابق عمل کرنا بہتر ہے ورنہ روزانہ کٹھنی کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ (واللہ اعلم)

۴۴۴۹- (۳۱) وَهَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِفُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ: مَا لِي أَرَاكَ شَعْبًا، قَالَ: إِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَنْهَانَا عَنْ كَثِيرٍ مِنَ الْأَرْفَاءِ... قَالَ: مَا لِي لَا أَرَى عَلَيْكَ حِذَاءً؟ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُنَا أَنْ نَخْتَفِيَ أَحْيَانًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۴۴۹: عبداللہ بن بربدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے فضالہ بن عبید سے دریافت کیا کیا وجہ ہے کہ میں تجھے پرانے حال دیکھ رہا ہوں؟ اس نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں پر آسائش زندگی بسر کرنے سے روکا کرتے تھے۔ اس شخص نے پھر دریافت کیا کہ تو نے جو تانکوں میں پہن رکھا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ ہم کبھی ننگے پاؤں بھی چلا کریں (ابوداؤد)

۴۴۵۰- (۳۲) وَهَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ لَهُ شَعْرٌ فَلْيُكْرِمْهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۴۵۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے ہاں رکھے ہوئے ہیں وہ ان کو سنوار کر رکھے (ابوداؤد)

۴۴۵۱- (۳۳) وَفِي ابْنِ ذَرَرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ أَحْسَنَ مَا غَيْرَ بِهِ الشَّيْبُ الْجَنَاءَ وَالْكُتْمَ»... رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَابْنُ دَاوُدَ، وَالتَّيَمِيمِيُّ.

۴۴۵۱: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سب سے اچھا رنگ جس سے بچنا ہے کو تبدیل کیا جائے مندی اور وسوسہ ملا کر لگانا ہے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

۴۴۵۲- (۳۴) وَفِي ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «يَكُونُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ يَخْضِبُونَ بِهَذَا السَّوَادِ، كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ، لَا يَجِدُونَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتَّيَمِيمِيُّ.

۴۴۵۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما صابی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، آخر زمان میں کچھ لوگ ہوں گے جو کھیتوں کے سینے کے رنگ کی مانند سیاہ رنگ کے ساتھ خضاب لگائیں گے، وہ جنت کی خوشبو کو نہیں پائیں گے (ابوداؤد، نسائی)

۴۴۵۳- (۳۵) وَفِي ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَلْبَسُ الْبَيْضَ، وَيُصْفِرُ لِحْيَتَهُ بِالْوَرَسِ — وَالزَّعْفَرَانِ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۴۴۵۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہالوں سے پاک چمڑے کے جوتے پہنا کرتے تھے اور اپنی داڑھی کو ”ورس“ اور ”زعفران“ کے ساتھ رنگتے تھے (راوی کہتا ہے) اور عبداللہ بن عمر بھی ایسا ہی کرتے تھے (نسائی)

وضاحت: آپ ”ورس“ اور ”زعفران“ کو ہلور خضاب ہمیشہ استعمال نہیں کرتے تھے البتہ کبھی کبھار رنگتے تھے جس، ادوی نے جیسے دیکھا ویسے ہی بیان کر دیا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۳)

۴۴۵۴- (۳۶) وَفِي ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ قَدْ خَضَبَ بِالْجَنَاءِ. فَقَالَ: «مَا أَحْسَنَ هَذَا». قَالَ: فَمَرَّ آخَرُ قَدْ خَضَبَ بِالْجَنَاءِ وَالْكُتْمِ. فَقَالَ: «هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا». ثُمَّ مَرَّ آخَرُ قَدْ خَضَبَ بِالصُّفْرِ. فَقَالَ: «هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا كُلِّهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۵۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک شخص گزرا جس نے بالوں کو مندی کے ساتھ رنگا ہوا تھا۔ آپؐ نے فرمایا: یہ بدست اچھا ہے۔ راوی نے بیان کیا کہ پھر ایک اور شخص گزرا جس نے مندی اور دسمہ کے ساتھ بالوں کو رنگا ہوا تھا۔ آپؐ نے فرمایا: یہ پہلے سے بھی اچھا ہے۔ اس کے بعد ایک اور شخص گزرا جس نے زرد رنگ کے ساتھ بالوں کو رنگا ہوا تھا۔ آپؐ نے فرمایا: یہ ان سب سے اچھا ہے (ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۴۳)

۴۴۵۵ - (۳۷) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «غَيِّرُوا الشَّيْبَ، وَلَا تَسْبُحُوا بِالْيَهُودِ» ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۳۵۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سفید بالوں کو رنگ کر تبدیل کرو، یہودیوں کے ساتھ مشابہت نہ کرو۔ (ترمذی)

۴۴۵۶ - (۳۸)، ۴۴۵۷ - (۳۹) وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَالزُّبَيْرِ.

۳۳۵۶: ۳۳۵۷: نیز نسائی نے اس حدیث کو ابن عمر رضی اللہ عنہما اور زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۴۴۵۸ - (۴۰) وَهْنُ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَتَّبِعُوا الشَّيْبَ؛ فَإِنَّهُ نُورُ الْمُسْلِمِ. مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ؛ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً، وَكَفَّرَ عَنْهَا بِهَا خَطِيئَةً، وَرَفَعَهُ بِهَا دَرَجَةً» ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۵۸: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سفید بال نہ اکھاؤ، یہ تو مسلمان کے لئے نور ہیں جو شخص اسلام میں بوڑھا ہو گیا تو اللہ اس کے نامہ اعمال میں ایک نیک ثبوت فرماتے ہیں۔ اس کی ایک خطا دور فرماتے ہیں اور اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند فرماتے ہیں (ابوداؤد)

۴۴۵۹ - (۴۱) وَهْنُ كَعْبِ بْنِ مَرَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ؛ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۳۵۹: کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا: جو شخص اسلام میں بوڑھا ہو کہ پچھا تو قیامت کے دن بوڑھا اس کے لئے روشنی کا باعث ہوگا (ترمذی، نسائی)

۴۴۶۰ - (۴۲) وَهْنُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ اغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ، وَكَانَ لَهُ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَةِ، وَدُونُ الْوُفْرِ ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۴۳۶۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کیا کرتے تھے، آپ کے سر کے بال کندھوں سے اوٹھے اور کانوں کی لو کے برابر تھے (ترمذی، نسائی)

۴۴۶۱- (۴۳) وَهْنُ ابْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «نِعْمَ الرَّجُلُ خُرَيْمُ الْأَسَدِيُّ، لَوْلَا طُولُ جُمْتِهِ، وَإِسْبَالُ إِزَارِهِ». فَبَلَغَ ذَلِكَ خُرَيْمًا، فَأَخَذَ شَفْرَةً، فَقَطَّعَ بِهَا جُمْتَهُ إِلَى أُذُنَيْهِ، وَرَفَعَ إِزَارَهُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۶۱: ابن الحنظلہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک آدمی ہیں، کہتے ہیں نبی صلی اللہ وسلم نے فرمایا کہ خرم اسدی اچھا آدمی ہے، اگر اس کے سر کے بال لمبے نہ ہوتے، اس کا تہہ بند نہ پانچہ ہوتا۔ آپ کی یہ بات خرم کو پہنچی تو اس نے استرا لیا اور اس کے ساتھ اپنے بال کانوں تک کاٹ دیے اور تہہ بند کو نصف پٹلی تک کر لیا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ہشام بن سعد راوی ضعیف ہے (تطبیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۷۴)

۴۴۶۲- (۴۴) وَهْنُ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ لِي ذُوَابَةٌ، فَقَالَتْ لِي أُمِّي: لَا أَجْزُهَا، كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمُدُّهَا، وَيَأْخُذُهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۶۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری پیشانی کے بال لٹکے ہوئے تھے تو میری والدہ نے مجھ سے کہا کہ میں انہیں کانوں کی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں کھینچتے اور پکڑا کرتے تھے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں میمون بن عبد اللہ راوی مجہول ہے (تطبیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۳۸، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۳۳)

۴۴۶۳- (۴۵) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَهَلَ آلَ جَعْفَرٍ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَتَاهُمْ، فَقَالَ: «لَا تَبْكُوا عَلَيَّ أَحْيَى بَعْدَ الْيَوْمِ». ثُمَّ قَالَ: «ادْعُوا لِي بَنِي أَخِي» فَجِئَتْ بَنَاتُنَا أَفْرَحُ—. فَقَالَ: «ادْعُوا لِي الْحَلَّاقِ، فَأَمَرَهُ فَحَلَّقَ رُؤُوسَنَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۴۴۶۳: عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آل جعفر کو تین دن تک سوگ منانے کی اجازت دی۔ پھر آپ ان کے پاس آئے اور حکم دیا کہ آج کے بعد ہمیں میرے بھائی پر رونا نہیں ہوگا۔ بعد ازاں آپ نے فرمایا، میرے بھتیجوں کو میرے پاس بلواؤ، چنانچہ ہمیں لایا گیا گیا ہم پر غم کے بچوں کی طرح ہیں۔ آپ نے فرمایا، حجام کو بلاؤ۔ آپ نے اسے ہمارے سر کے بال مونڈنے کا حکم دیا (ابوداؤد، نسائی)

۴۴۶۴ - (۴۶) وَهَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، الْأَنْصَارِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَخْنُفُ - بِالْمَدِينَةِ. فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تُنْهَكِي» - فَإِنَّ ذَلِكَ أَخْطَى لِلْمَرْأَةِ، وَ أَحَبُّ إِلَيَّ الْبُعْلُ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَقَالَ: هَذَا الْحَدِيثُ ضَعِيفٌ، وَرَأَوْنَاهُ مَجْهُولٌ.

۴۴۶۳: ام علیہ انصاریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں کہ مدینہ منورہ میں ایک عورت ہنسنے کیا کرتی تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مٹھورہ دیا کہ ختنہ مبالغہ سے نہ کیا کر اس لئے کہ اس سے عورت کو لذت حاصل ہوتی ہے اور خاوند کو زیادہ پسند ہے (ابوداؤد) امام ابوداؤد نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے اور اس میں ایک راوی مجہول ہے۔ وضاحت: اس حدیث کی سند میں عمر بن حسان راوی مجہول ہے۔ اس مسئلہ میں ایک بھی حدیث صحیح نہیں ہے (تفہیم الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۳۸ میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۵۸۸)

۴۴۶۵ - (۴۷) وَهَنْ كَرِيمَةَ بِنْتِ هَمَامٍ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: عَنْ خُضَابِ الْجَنَاءِ. فَقَالَتْ: لَا بَأْسَ، وَلَكِنِّي أَكْرَهُهُ، كَانَ حَبِيبِي يَكْرَهُ رِيحَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۴۴۶۵: کریمہ بن حمام بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے مندی کے خضاب کے بارے میں دریافت کیا؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا، کچھ حرج نہیں البتہ میں اسے پسند نہیں کرتی کیونکہ میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اس کی بو کو ناپسند سمجھتے تھے (ابوداؤد نسائی)

۴۴۶۶ - (۴۸) وَهَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ هَذَا بِنْتُ عُثْبَةَ قَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! بَايِعْنِي. فَقَالَ: «لَا أَبَايَعُكَ حَتَّى تُغَيِّرِي كَفْنِيكَ، فَكَانَتُهُمَا كَفَا سَبْعَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۴۶۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہند بن عتبہ نے عرض کیا، اے اللہ کے نبی! میری بیعت لیں۔ آپ نے فرمایا، جب تک تو اپنی ہتھیلیوں کو نہ رنگے گی، میں بیعت نہیں لوں گا، تیری ہتھیلیاں تو ایسی ہیں جیسے درندے کی ہتھیلیاں (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ام الحسن اور اس کی وادی دونوں مجہول ہیں (تفہیم الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۳۸) ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۰۹

۴۴۶۷ - (۴۹) وَمَنْعَهُ قَالَتْ: أَوَمَتِ امْرَأَةٌ مِنْ وَرَاءِ سِتْرِ، يَسِدُّهَا كِتَابٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَتَبْصُ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ. فَقَالَ: «مَا أَدْرِي أَيْدُ رَجُلٍ أَمْ يَدُ امْرَأَةٍ؟» قَالَتْ: بَلْ يَدُ امْرَأَةٍ. قَالَ: «لَوْ كُنْتُ امْرَأَةً لَغَيَّرْتُ أَظْفَارِيكَ، يَعْنِي بِالْجَنَاءِ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۴۳۶۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نے پردے کے پیچھے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب اشارہ کیا، اس کے ہاتھ میں کتاب تھی۔ آپ نے اپنا ہاتھ روک لیا اور کہا مجھے معلوم نہیں، یہ ہاتھ مرد کا ہے یا عورت کا؟ عورت نے کہا، عورت کا ہے۔ آپ نے فرمایا، اگر تو عورت ہے تو تجھے مندی کے ساتھ اپنے ہاتھوں کو رکنا چاہیے تھا (ابوداؤد نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سفید بنت عمر راویہ مجہول ہے (تفہیم الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۳۸)

۴۴۶۸ - (۵۰) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لُعِنَتِ الْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ، وَالنَّامِصَةُ، وَالْمُتَنَبِّصَةُ، وَالْوَاشِصَةُ، وَالْمُسْتَوْشِصَةُ مِنْ غَيْرِ دَاوُدَ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۴۶۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بلیغیاری کے ہاتھوں کے ساتھ ہل ملانے والی اور طوائف والی، رخسار کے ہل اکھانے والی اور اکھڑانے والی، سرمہ بھرنے والی اور بھروانے والی لہون عورتیں ہیں (ابوداؤد)

۴۴۶۹ - (۵۱) وَهْنُ ابْنِ مُرَيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ، وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۴۶۹: ابو مریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو عورتوں کا لباس پہنتا ہے اور اس عورت پر لعنت کی ہے جو مردوں کا لباس پہنتی ہے (ابوداؤد)

۴۴۷۰ - (۵۲) وَهْنُ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: قِيلَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: إِنَّ امْرَأَةً تَلْبَسُ النُّعْلَ. قَالَتْ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرَّجُلَةَ مِنَ النِّسَاءِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۴۷۰: ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا، ایک عورت مردوں والا جوتا پہنتی ہے؟ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں کو لہون قرار دیا ہے جو مردوں جیسا جوتا پہنتی ہیں (ابوداؤد)

۴۴۷۱ - (۵۳) وَهْنُ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ، كَانَ آخِرَ عَهْدِهِ بِإِنْسَانٍ مِنْ أَهْلِهِ فَاطِمَةَ، وَأَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ عَلَيْهَا فَاطِمَةُ، فَقَدِمَ مِنْ غَزَاةٍ وَقَدْ عَلَّقَتْ مِسْحًا — أَوْ مِسْرًا عَلَى بَاسِهَا، وَحَلَّتِ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ قُلَيْبَيْنِ — مِنْ فِضَّةٍ، فَقَدِمَ فَلَمْ يَدْخُلْ، فَقَطَّطَ أَنْ مَا مَنَعَهُ أَنْ يَدْخُلَ مَا رَأَى، فَهَتَكَ السِّتْرَ، وَفَكَتَ الْقُلَيْبَيْنِ عَنِ الصَّبِيِّينِ، وَقَطَّعَتْهُ مِنْهُمَا، فَانْطَلَقَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَبْكِيَانِ، فَأَخَذَهُ مِنْهُمَا فَقَالَ: يَا ثَوْبَانُ! إِذْهَبْ

بِهَذَا إِلَى فُلَانٍ، إِنَّ هَؤُلَاءِ أَهْلِي أَكْرَهُ أَنْ يَأْكُلُوا طَيِّبَاتِهِمْ فِي حَيَاتِهِمُ الدُّنْيَا. يَا ثَوْبَانُ! اشْتَرِ لِفَاطِمَةَ قِلَاحَةً مِنْ عَصَبٍ —، وَسِوَارَيْنِ مِنْ عَاجٍ... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۴۴۷۱: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے لئے روانہ ہوتے تو آپ کے گھروالوں میں سے سب سے آخر میں آپ کی ملاقات جس ہستی ہوتی تھی وہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہوتیں اور واپسی پر سب سے پہلے آپ جس سے ملاقات کرتے وہ بھی فاطمہ ہوتیں۔ ایک مرتبہ آپ ایک غزوہ سے واپس تشریف لائے تو فاطمہ نے اپنے دروازے پر ٹاٹ یا پردہ لٹکا رکھا تھا اور حسن و حسینؑ کو چاندی کے دو کنگن پہنا رکھے تھے۔ آپ فاطمہ کے ہاں نہ گئے فاطمہ نے محسوس کیا کہ آپ کو میرے پاس آنے سے پردے اور ان کنگنوں نے روکا ہے چنانچہ انہوں نے پردے کو چھاڑ ڈالا اور دونوں بچوں کے کنگن اتار دیے اور ان دونوں کو توڑ دیا۔ وہ دونوں روتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے۔ آپ نے ان دونوں سے کنگن لئے اور فرمایا: اے ثوبان! اسے فلاں شخص کے پاس لے جاؤ، یہ میرے اہل بیت ہیں، میں پسند نہیں کرتا کہ میرے اہل بیت دنیاوی زندگی میں عمدہ چیزیں استعمال کریں (پھر آپ نے فرمایا) اے ثوبان! فاطمہ کے لئے کنگن کا ایک ہار اور ہاتھی دانت کے دو کنگن خرید لیتا (احمد، ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حمید شامی اور سلیمان منبہی دونوں راوی مجہول ہیں (میزان الاعتدال جلد ۶ صفحہ ۶۱۷ جلد ۲ صفحہ ۲۲۹، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۱۵)

۴۴۷۲ - (۵۴) وَمِنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اِكْتَحِلُوا بِالْإِثْمِدِ —، فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ، وَيُنِيبُ الشَّعْرَ». وَرَعِمَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَتْ لَهُ مَكْحَلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا كُلَّ لَيْلَةٍ، ثَلَاثَةً فِي هَذِهِ وَثَلَاثَةً فِي هَذِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۴۷۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اصفہانی سرمہ لگاؤ بلاشبہ وہ بینائی کو روشن کرتا ہے اور پلکوں کے بالوں کو اگاتا ہے نیز ابن عباس نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دہاتی تھی، آپ ہر رات اس سے تین بار سرمہ اس آکھ میں اور تین بار اس آکھ میں لگاتے تھے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کے دونوں جملوں کی سند میں عباد بن منصور، راوی مختلف فیہ ہے (التاریخ الکبیر جلد ۲ صفحہ ۱۷۸، الجرح والتعديل جلد ۲ صفحہ ۳۸۹، الشفاء والمتروکین صفحہ ۸۵، المجموعین جلد ۱ صفحہ ۱۹۶، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۳۲، ضعیف ترمذی صفحہ ۱۱۹)

۴۴۷۳ - (۵۵) وَفَضْلُهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَكْتَحِلُ قَبْلَ أَنْ يَتَأَمَّ بِالْإِثْمِدِ ثَلَاثًا فِي كُلِّ عَيْنٍ. قَالَ: وَقَالَ: «إِنْ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ: الدُّوْدُ —، وَالسُّعُوطُ —، وَالْحِجَامَةُ، وَالْمَسِيُّ —. وَخَيْرَ مَا اكْتَحَلْتُمْ بِهِ الْإِثْمِدُ، فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ، وَيُنِيبُ الشَّعْرَ، وَإِنْ خَيْرَ مَا

تَحْتَجِمُونَ فِيهِ يَوْمَ سَبْعَ عَشْرَةَ، وَيَوْمَ تِسْعَ عَشْرَةَ، وَيَوْمَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ، وَإِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَيْثُ عَرَجَ بِهِ، مَا مَرَّ عَلَى مَلَا مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا قَالُوا: عَلَيْكَ بِالْحِجَامَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۳۳۷۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے پہلے ہر آنکھ میں تین بار سرمہ لگاتے۔ راوی نے بیان کیا کہ آپؐ نے فرمایا: بلاشبہ بہترین علاج منہ کے کنارے سے دوا داخل کرنا، ناک میں دوا ڈکانا، سیگی لگوانا اور جلاب لینا ہے نیز بہترین سرمہ اصغانی ہے، وہ بیٹائی کو روشن کرتا ہے اور ہال اگاتا ہے اور تمہارے سیگی لگوانے کے بہترین دن چاند کی سترہ، انیس اور اکیس تاریخیں ہیں اور آپؐ کو جب معراج کرایا گیا تو آپؐ فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے گزرتے تو وہ آپؐ کی خدمت میں عرض کرتے کہ آپؐ سیگی لگوائیں (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۲۲۹)

۴۴۷۴- (۵۶) وَهْنٌ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ عَنْ دُخُولِ الْحَمَّامَاتِ، ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ أَنْ يَدْخُلُوا بِالْمِيزَانِ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۳۷۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں اور عورتوں کو حماموں میں داخل ہونے سے منع فرمایا ہے۔ بعد ازاں مردوں کو اس شرط کے ساتھ اجازت مرحمت فرمائی کہ وہ نہ بند ہاتھ کر جائیں (ترمذی، ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے، ابوعزہ راوی مجہول ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۳۹، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۹۷)

۴۴۷۵- (۵۷) وَهْنٌ أَبِي الْمَلِیح، قَالَ: قَدِمَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، نِسْوَةٌ مِنْ أَهْلِ حِمَصَ. فَقَالَتْ: مِنْ أَيْنَ أَنْتُ؟ قُلْنُ: مِنَ الشَّامِ. قَالَتْ: فَلَمَلَكُنْ مِنَ الْكُوزَةِ - الَّتِي تَدْخُلُ نِسَاؤُهَا الْحَمَّامَاتِ؟ قُلْنُ: بَلَى. قَالَتْ: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تُخْلَعُ امْرَأَةٌ بَيْنَهُمَا فِي غَيْرِ بَيْتِ زَوْجِهَا؛ إِلَّا هَتَكَتِ السُّرَّتَ بَيْنَهُمَا وَبَيَّنَّ رَبَّهَا». وَفِي رِوَايَةٍ: «فِي غَيْرِ بَيْنَتِهَا؛ إِلَّا هَتَكَتِ سِتْرَهَا فِيمَا - بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۳۷۵: ابوالملیح بیان کرتے ہیں کہ ”حمص“ کی رہنے والی چند عورتیں عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں آئیں۔ عائشہ نے دریافت کیا، آپ کہاں سے آئی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا، شام سے۔ عائشہ نے کہا، شاید تم اس علاقے سے ہو جہاں کی عورتیں حماموں میں جاتی ہیں؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ عائشہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا، جس عورت نے اپنے خاوند کے گھر کے سوا کسی دوسری جگہ اپنے کپڑے اتارے تو اس نے اپنے اور اپنے رب کے درمیان حائل پر دے کو پھاڑ ڈالا اور ایک روایت میں ہے کہ ”اپنے گھر کے سوا۔۔۔“ تو اس نے اپنے اور اللہ عزوجل کے درمیان حائل پر وہ کو پھاڑ دیا (ترمذی، ابوداؤد)

۴۴۷۶ - (۵۸) وَهَنَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «سَتُفْتَحُ لَكُمْ أَرْضُ الْعَجَمِ، وَسَتَجِدُونَ فِيهَا بَيُوتًا، يُقَالُ لَهَا: الْحَمَامَاتُ، فَلَا يَدْخُلُهَا الرِّجَالُ إِلَّا بِالْأُزْرِ، وَامْنَعُوهَا النِّسَاءَ، إِلَّا مَرِيضَةً، أَوْ نَفْسَاءً». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۴۷۶: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عجم کی زمین کو تم غریب فتح کرو گے اور وہاں ایسے محل دیکھو گے، جن کو حماموں کا نام دیا گیا ہوگا ان میں صرف مرد و عورت ہند باندھ کر جائیں۔ بیمار اور نفاس والی عورتوں کے سوا دوسری عورتوں کو وہاں جانے سے منع کرو (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے اس میں عبد الرحمن بن رافع ثوری راوی ضعیف ہے۔ (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۶۰، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۳۶)

۴۴۷۷ - (۵۹) وَهَنَ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ؛ فَلَا يَدْخُلُ الْحَمَّامَ بِغَيْرِ إِزَارٍ. وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ؛ فَلَا يَدْخُلُ حَلِيلَتِهِ — الْحَمَّامَ. وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ؛ فَلَا يَجْلِسُ عَلَى مَائِدَةٍ تُدَارُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

۴۴۷۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنی بیوی کو حمام میں داخل نہ ہونے دے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس میں شراب کا دور چلتا ہو۔ (ترمذی، نسائی)

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

۴۴۷۸ - (۶۰) هَنَ ثَابِتٌ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ خِصَابِ النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعْدُ شَمَطَاتٍ — كُنْ فِي رَأْسِهِ؛ فَعَلْتُ. قَالَ: وَلَمْ يَخْتَضِبْ رَأْدَ فِي رِوَايَةٍ: وَقَدْ اخْتَضَبَ أَبُو بَكْرٍ بِالْحِنَاءِ وَالْكَتَمِ، وَاخْتَضَبَ عُمَرُ بِالْحِنَاءِ بَخْتًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل: ۴۴۷۸: ثابت رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

مندى لگانے کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ انہوں نے کہا، اگر میں چاہتا کہ آپ کے سر کے سفید بالوں کو شمار کروں تو کر سکتا تھا۔ انہوں نے کہا، آپ نے بالوں کو مندى نہیں لگائی۔ ایک روایت میں اضافہ ہے کہ ابو بکر نے مندى اور وسہ کے ساتھ بالوں کو خضاب کیا اور عمرؓ نے خالص مندى کے ساتھ بالوں کو خضاب کیا (بخاری)

وضاحت: انس رضی اللہ عنہ اپنے علم کی بناء پر کہہ رہے ہیں جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے بالوں کو مندى لگانا ثابت ہے (تفہیم الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۵۰)

۴۴۷۹- (۶۱) وَهْنُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ كَانَ يُصْفِرُ لِحْيَتَهُ بِالصُّفْرَةِ حَتَّى تَمْتَلِئَ ثِيَابُهُ مِنَ الصُّفْرِ فَقِيلَ لَهُ: لِمَ تَصْبِغُ بِالصُّفْرِ؟ قَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَصْبِغُ بِهَا، وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهَا، وَقَدْ كَانَ يُصْبِغُ بِهَا ثِيَابَهُ كُلَّهَا، حَتَّى عِمَامَتَهُ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ.

۴۴۷۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اپنی داڑھی کو زرد رنگ لگاتے یہاں تک کہ زرد رنگ سے ان کے کپڑے رنگین ہو جاتے۔ ان سے دریافت کیا گیا کہ آپ زرد رنگ کیوں لگاتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ زرد رنگ لگاتے تھے اور آپ کو اس رنگ سے زیادہ کوئی دوسرا رنگ محبوب نہ تھا۔ آپ اپنے تمام کپڑوں کو اسی رنگ کے ساتھ رنگ لیا کرتے تھے، یہاں تک کہ اپنی پگڑی کو بھی (ابوداؤد، نسائی)

۴۴۸۰- (۶۲) وَهْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا شَعْرًا مِنَ شَعْرِ النَّبِيِّ ﷺ مَحْضُومًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۴۸۰: عثمان بن عبد اللہ بن موعب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رنگین بال نکال کر دکھائے (بخاری)

وضاحت: معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بال، کپڑے اور دیگر استعمال میں آنے والی دوسری چیزیں بطور محرک رکھی جاسکتی ہیں۔ آپ کے علاوہ امت کی کسی بڑی سے بڑی حدیں اور صالح شخصیت کو ہرگز یہ مقام حاصل نہیں کہ اس کے استعمال میں آنے والی اشیاء، کپڑے اور برتن وغیرہ بطور محرک رکھے جائیں (واللہ اعلم)

۴۴۸۱- (۶۳) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِمُخَنِّثٍ، قَدْ خَضَبَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ بِالْحِنَاءِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا بَالُ هَذَا؟» قَالُوا: يَتَشَبَّهُ بِالنِّسَاءِ فَأَمَرَ بِهِ فَنُفِىَ إِلَى التَّقْنِيعِ. فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَا تَقْتُلُهُ؟ فَقَالَ: «إِنِّي نَهَيْتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّينَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۸۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ہجوڑا لایا گیا جس نے اپنے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں مندی کے ساتھ رنگے ہوئے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا، اس شخص کو کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ عورتوں کے ساتھ مشابہت کرتا ہے۔ آپ نے اس کے بارے میں حکم دیا۔ چنانچہ اسے ”تقیق“ کی جانب جلاوطن کر دیا گیا۔ آپ سے دریافت کیا گیا، اے اللہ کے رسول! ہم اسے قتل نہ کر دیں؟ آپ نے فرمایا، میں نمازیوں کو قتل کرنے سے روکا گیا ہوں (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابویہار قرشی اور اس کا استاد ابوبہائم دوسی دونوں راوی مجہول ہیں۔ اس لئے یہ حدیث غایت درجہ ضعیف ہے (تقیق الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۵۵)

۴۴۸۲- (۶۴) وَفِي الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَكَّةَ، جَعَلَ أَهْلُ مَكَّةَ يَأْتُونَهُ بِصَبْيَانِهِمْ، فَيَدْعُو لَهُمْ بِالْبَرَكَةِ، وَيَمْسَحُ رُؤُوسَهُمْ، فَجِئْتُ ابْنَ إِلَيْهِ وَأَنَا مُخَلَّقٌ، فَلَمْ يَمْسُسْنِي مِنْ أَجْلِ الْخُلُقِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۸۲: ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ فتح کر لیا تو مکہ مکرمہ کے باشندے آپ کے پاس اپنے بچوں کو حصول برکت کے لئے لا رہے تھے۔ آپ ان کے لئے برکت کی دعا فرماتے اور ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتے تھے۔ چنانچہ مجھے بھی آپ کی خدمت میں لایا گیا تو مجھے زعفران لگا ہوا تھا۔ آپ نے زعفران کی وجہ سے مجھے ہاتھ نہ لگایا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ ہمدانی مجہول راوی ہے اور اس کی بیان کردہ حدیث منکر ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۲۹، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۱۲)

۴۴۸۳- (۶۵) وَفِي ابْنِ قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ لِي جُمَّةً، أَفَارْجِلُهَا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نَعَمْ، وَآكِرِمُهَا». قَالَ: فَكَانَ أَبُو قَتَادَةَ رَبَّمَا دَهْنَهَا فِي الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ مِنْ أَجْلِ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «نَعَمْ، وَآكِرِمُهَا». رَوَاهُ مَالِكٌ.

۴۳۸۳: ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے کانوں کے لو کے برابر ہال رکھے ہوئے ہیں، کیا میں ان میں کنگھی کر سکتا ہوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اثبات میں جواب دیا اور فرمایا، بالوں کو سنوار کر رکھو۔ راوی نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی وجہ سے کہ ”بالوں کو سنوار کر رکھو“ ابو قتادہ دن میں دو مرتبہ سر پر تیل لگایا کرتے تھے (مالک)

۴۴۸۴- (۶۶) وَفِي الْحَجَّاجِ بْنِ حَسَّانٍ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ، فَحَدَّثَنِي أُخْتِي الْمُغِيرَةُ، قَالَتْ: وَأَنْتَ يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ، وَلَكَ قُرْنَانِ، أَوْ قُصَّتَانِ، فَمَسَحَ رَأْسَكَ، وَبَرَّكَ عَلَيْكَ، وَقَالَ: «إِخْلِقُوا هَذَيْنِ أَوْ قُصُّوهُمَا؛ فَإِنْ هَذَا زَيْ الْيَهُودِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۸۳: حجاج بن حسان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے تو مجھے میری بہن ”مغیرہ“ نے بتایا کہ جن دنوں تو نابالغ لڑکا تھا اور تیرے بالوں کی دو مینڈھیاں تھیں تو تب انسؓ نے تیرے سر پہ ہاتھ پھیرا تھا اور تیرے لئے برکت کی دعا کی تھی اور کہا تھا، ان مینڈھیوں کو موٹو دو یا کٹ ڈالو، یہ تو یہودیوں کا نشان ہیں (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۱۳)

۴۴۸۵- (۶۷) وَهْنٌ عَلَيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۳۸۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو سر کے بال مونڈوانے سے منع فرمایا (نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند منقطع ہے، خلاص بن عمرو نے علی رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا لہذا یہ حدیث ضعیف ہے اگرچہ اس مفہوم کی روایت صحیح سند کے ساتھ موجود ہے کہ مناسک حج میں بھی عورتیں سر کے بال نہ منڈوائیں، مناسک حج میں حلال ہونے کے لئے عورتوں کو چاہیے کہ وہ اپنے بالوں کی ایک لٹ کٹ دیں (تتبع الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۵۱)

۴۴۸۶- (۶۸) وَهْنٌ عَطَاءُ بْنُ يَسَّارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ، فَدَخَلَ رَجُلٌ نَائِرُ الرَّأْسِ وَاللَّحْيَةِ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ، كَأَنَّهُ يَأْمُرُهُ بِاصْلَاحِ شَعْرِهِ وَلِحْيَتِهِ، فَقَعَلَ، ثُمَّ رَجَعَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الَيْسَ هَذَا خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ نَائِرُ الرَّأْسِ كَأَنَّهُ شَيْطَانٌ». رَوَاهُ مَالِكٌ.

۳۳۸۶: عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے۔ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا، جس کے سر اور داڑھی کے بال پراگندہ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کے ساتھ اس کی طرف اشارہ کیا گویا آپؐ اسے بالوں اور داڑھی کی اصلاح کا حکم دے رہے ہیں چنانچہ اس نے بال اور داڑھی ٹھیک کی اور پھر آپؐ کی خدمت میں واپس آیا، اس کو دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا یہ حالت اس حالت سے بہتر نہیں کہ تم میں سے کوئی شخص اس طرح آئے کہ اس کے سر کے بال پراگندہ ہوں، گویا وہ شیطان ہے (مالک)

۴۴۸۷- (۶۹) وَهْنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، سَمِعَ يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ، يُطَيِّفُ يُحِبُّ النَّظَافَةَ، كَرِيمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ، جَوَادٌ يُحِبُّ الْجُودَ؛ فَتَطْفَرُوا - أَرَاهُ قَالَ: أَفَيُتَنَكَّمُ - ، وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ».

قَالَ - : فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ، فَقَالَ: حَدَّثَنِيهِ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: «تَطْفَرُوا أَفَيُتَنَكَّمُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۴۸۷: ابن مسیب رحمہ اللہ سے سنا گیا انہوں نے بیان کیا ' بلاشبہ اللہ پاک ہے ' پاکیزگی کو پسند کرتا ہے۔ نکافت والا ہے ' صفا کی کو پسند کرتا ہے۔ اچھے اخلاق والا ہے ' اچھے اخلاق کو پسند کرتا ہے۔ سخی ہے ' سخاوت کو محبوب جانتا ہے۔ پس تم اپنے گھروں (کے محضوں) کو صاف ستھرا رکھو۔ راوی کو "اپنے محضوں کو" کے لفظ میں تردد ہے۔ اور کہا کہ یہودیوں سے مشابہت نہ کرو۔ سننے والے نے بتایا کہ میں نے اس حدیث کا ذکر ماجر بن مسار سے کیا۔ اس نے بیان کیا کہ مجھے یہ حدیث عامر بن سعد نے اپنے والد سے اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی اصل بیان کی۔ البتہ اس نے کہا کہ اپنے محضوں کو صاف ستھرا رکھو (ترغی)

وضاحت: یہ حدیث مرسل اور مسند دونوں طریقوں سے ضعیف ہے۔ مسند میں خالد بن الیاس روای متروک الحدیث ہے (میزان الامتثال جلد ۷ صفحہ ۷۷)

۴۴۸۸- (۷۰) وَهْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ إِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ الرَّحْمَنِ أَوَّلَ النَّاسِ ضَيْفَ، وَأَوَّلَ النَّاسِ اخْتَنَ، وَأَوَّلَ النَّاسِ قَصَّ شَارِبَهُ، وَأَوَّلَ النَّاسِ رَأَى الشَّيْبَ. فَقَالَ: يَا رَبِّ: مَا هَذَا؟ قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: وَقَارَ يَا إِبْرَاهِيمُ. قَالَ: رَبِّ زِدْنِي وَقَارًا. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۴۴۸۸: یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے سعید بن مسیب سے سنا ' اس نے بتایا کہ ابراہیم خلیل الرحمن وہ پہلے شخص ہیں ' جنہوں نے مہمان نوازی کا آغاز کیا اور وہ پہلے شخص ہیں ' جنہوں نے خند کیا ' وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اپنی مونچھیں کٹوائیں ' وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اپنے بالوں میں سفیدی دیکھی اور عرض کیا ' اے میرے پروردگار! یہ کیا ہے؟ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا ' اے ابراہیم! یہ وقار ہے۔ ابراہیم علیہ السلام نے دعا فرمائی ' اے میرے پروردگار! میرے اس وقار میں اضافہ فرما (مالک)

بَابُ التَّصَاوِيرِ

(تصویر بنانے اور اس کے استعمال، وغیرہ کا بیان)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۴۴۸۹- (۱) عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ، وَلَا تَصَاوِيرٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۴۴۸۹: ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتے اور تصویریں ہوں (بخاری مسلم)

۴۴۹۰- (۲) وَعن ابن عباس رضي الله عنهما، عن ميمونة رضي الله عنها: أن رسول الله ﷺ أصبح يوماً واجماً، وقال: «إن جبرئيل - كان وعدني أن يلغاني اللبلة، فلم يلغني، أم - والله، ما أخلفني». ثم وقع في نفسه جزو كلب تحت فسطاط له، فأمر به، فأخرج، ثم أخذ بيده ماء، فنضح مكانه، فلما أمسى لقينه جبرئيل - فقال: «لقد كنت وعدتني أن تلغاني البارحة». قال: أجل، ولكننا لا ندخل بيتاً فيه كلب، ولا صورة، فأصبح رسول الله ﷺ يومئذ، فأمر بقتل الكلاب، حتى أنه يأمر بقتل كلب الحائط الصغير، ويترك كلب الحائط الكبير... رواه مسلم.

۴۴۹۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما ميمونة رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن غمگین دکھائی دیے۔ آپؐ نے بتایا کہ جبرائیل علیہ السلام نے مجھ سے اس رات ملاقات کرنے کا وعدہ کیا تھا لیکن انہوں نے مجھ سے ملاقات نہیں کی۔ آپؐ نے فرمایا، خیر! اللہ کی قسم! اس نے مجھ سے کبھی وعدہ خلافی نہیں کی۔ بعد ازاں آپؐ کے ذہن میں خیال ابھرا کہ آپؐ کی چارپائی کے نیچے کتیا کا چھوٹا سا بچہ ہے۔ آپؐ نے اس کے بارے میں حکم دیا کہ اسے نکال دیا جائے، چنانچہ اسے نکال دیا گیا بعد ازاں آپؐ نے خود اپنے ہاتھ سے اس جگہ پر پانی کا چھڑکاؤ کیا جب شام کا وقت ہوا تو جبرائیل علیہ السلام نے آپؐ سے ملاقات کی۔ آپؐ نے دریافت کیا کہ تو نے گزشتہ رات مجھ سے ملاقات کا وعدہ کیا تھا؟ اس نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے وضاحت کی کہ ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا اور تصویر ہو۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کے مارنے کا حکم دیا یہاں تک کہ آپؐ نے حکم نافذ

کر دیا کہ چھوٹے باغ کے کتے کو بھی مار دیا جائے البتہ بڑے باغ کے (رکھوالے) کتے کو چھوڑ دیا جائے (مسلم)
وضاحت: بالعموم کتوں کے مارنے کا حکم منسوخ ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۵۲)

۴۴۹۱- (۳) وَمَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَتْرُكُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا فِيهِ تَصَالِيْبٌ — إِلَّا نَقَضَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۴۹۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں موجود ہر ایسی چیز کو توڑ دیتے تھے جس پر صلیب اور تصویر بنی ہوتی تھی۔ (بخاری)

وضاحت: کسی جاندار شے کی تصویر بنانا اور اس کو گھر میں رکھنا حرام ہے خواہ اس تصویر کا سایہ ہو یا نہ ہو، وہ تصویر پاؤں کے نیچے روندی جاتی ہو یا نہ روندی جاتی ہو۔ تصویر خواہ کپڑے میں بنی ہوئی ہو یا دیوار، فرش یا کاغذوں پر بنی ہو۔ ان سب کا ایک ہی حکم ہے نیز ان سے بچیوں کے کھیلنے کی گڑیاں مستثنیٰ ہیں (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۵۲)

۴۴۹۲- (۴) وَصَنَعَهَا، أَنَهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً — فِيهَا تَصَاوِيرُ، فَلَمَّا رَأَاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَامَ عَلَى الْبَابِ، فَلَمْ يَدْخُلْ، فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ. قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ وَالْإِلَهِ رَسُوْلُهُ، فَمَاذَا — أَذْنِبْتُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا بَالُ هَذِهِ النُّمْرُقَةِ؟» قُلْتُ: اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقَعُدَ عَلَيْهَا، وَتَوَسَّدَهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذِّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَيَقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ». وَقَالَ: «إِنَّ النَّبِيَّ الَّذِي فِيهِ الصُّورَةُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۹۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اس نے ایک نکلیہ خریدی، جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا اور دروازے پر کھڑے رہے، اندر داخل نہ ہوئے عائشہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے آپ کے چہرے پر ناراضگی کے آثار محسوس کئے تو میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں اللہ اور آپ کے حضور میں توبہ کرتی ہوں، میں نے کیا گناہ کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ نکلیہ کیسا ہے؟ میں نے عرض کیا، میں نے اسے آپ کے لئے خریدا ہے کہ آپ اس پر تشریف فرما ہوں اور اس کے ساتھ ٹیک لگائیں۔ یہ بات سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تصویریں بنانے والے قیامت کے دن عذاب میں گرفتار ہوں گے اور ان سے مطالبہ کیا جائے گا کہ جن تصویروں کو تم نے بنایا ہے ان میں زندگی پیدا کرو نیز آپ نے فرمایا، جس گھر میں تصویر ہے اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے (بخاری، مسلم)

۴۴۹۳ - (۵) وَمَنْهَا، اَنْهَا كَانَتْ اِتَّخَذَتْ عَلٰی سَهْوَةٍ — لَهَا سِرّاً فِيْهِ تَمَائِلٌ — فَهَتَكَ النَّبِيُّ ﷺ، فَاتَّخَذَتْ مِنْهُ تَمَرُقَتَيْنِ، فَكَانَتَا فِي الْبَيْتِ، يَجْلِسُ عَلَيْهِمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۹۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اس نے اپنی کونجری کے سامنے تصویروں والا پردہ لٹکا دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پھاڑ ڈالا تو عائشہ نے اس کے دو ٹکے بنا لئے چنانچہ وہ ٹکے گھر میں تھے، آپ ان پر بیٹھا کرتے تھے (بخاری، مسلم)

وضاحت: تصویر والے کاغذ یا کپڑے کو احرام کے ساتھ لٹکانا ہرگز جائز نہیں البتہ وہ تصویریں پاؤں تلے روندی جا رہی ہوں تو کسی حد تک درست ہے (واللہ اعلم)

۴۴۹۴ - (۶) وَمَنْهَا، اَنْ النَّبِيُّ ﷺ خَرَجَ فِيْ غَزَاةٍ، فَاتَّخَذَتْ نَمَطًا — فَسَرَتْهُ عَلٰی الْبَابِ، فَلَمَّا قَدِمَ، فَرَأَى النَّمَطَ، فَجَذَبَهُ حَتّٰى هَتَكَهُ، ثُمَّ قَالَ: «اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَأْمُرْنَا اَنْ نَّكْسُوَ الْحِجَابَةَ وَالطَّيْنِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۹۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنگ میں تشریف لے گئے، میں نے ایک چادر دروازے پر بطور پردہ لٹکا دی۔ جب آپ تشریف لائے، آپ نے چادر دیکھی تو اسے کھینچ کر پھاڑ ڈالا اور واضح کیا کہ اللہ نے ہمیں یہ حکم نہیں دیا ہے کہ ہم پتھروں اور مٹی کو لباس پہنائیں (بخاری، مسلم)

۴۴۹۵ - (۷) وَمَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُصَاهَوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ...» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۹۵: عائشہ رضی اللہ عنہا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں، آپ نے فرمایا، قیامت کے دن تمام لوگوں سے زیادہ عذاب میں وہ لوگ مبتلا ہوں گے جو اللہ کی تخلیق میں اللہ کی مشابہت کرتے ہیں (بخاری، مسلم)

۴۴۹۶ - (۸) وَمَنْ اَبْنٰى هُوَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَمَنْ اَظْلَمَ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِيْ، فَلْيَخْلُقُوْا ذَرَّةً، اَوْ لِيَخْلُقُوْا حَبَّةً، اَوْ شَعِيْرَةً». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۹۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا، ارشاد باری تعالیٰ ہے یمن حدیث قدسی ہے کہ اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہے جو میرے پیدا کرنے کی جگہ پیدا کرتا ہے؟ انہیں چاہیے کہ وہ ایک ذرہ یا ایک دانہ یا ایک جوہی پیدا کر کے دکھائیں (بخاری، مسلم)

۴۴۹۷- (۹) وَهْنٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللَّهِ الْمُصَوِّرُونَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۹۷: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اللہ کے نزدیک تمام لوگوں میں سے زیادہ عذاب میں مبتلا مصور لوگ ہوں گے (بخاری، مسلم)

۴۴۹۸- (۱۰) وَهْنٌ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ، يُجْعَلُ لَهُ بِكُلِّ صُورَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسًا، فَيُعَذِّبُهُ فِي جَهَنَّمَ». قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَإِنْ كُنْتُ لَا بُدَّ فَأَعْلًا فَاصْنَعْ الشَّجَرِ وَمَا لَا رُوحَ فِيهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۹۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا ہر مصور دنیا میں ہوگا اس کی ہر تصویر کے بدلے ایک وجود بنایا جائے گا جو جہنم میں اس کو عذاب دیتا رہے گا۔ ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ اگر آپ ضرور تصویریں بنانا چاہتے ہیں تو درختوں اور غیر ذی روح چیزوں کی (تصویریں) بنائیں (بخاری، مسلم)

۴۴۹۹- (۱۱) وَهْنُهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلْمٍ لَمْ يَزِهِ؛ كَلِّفَ أَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ، وَلَنْ يَفْعَلَ، وَمَنْ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ، أَوْ يَفْرُونَ مِنْهُ، صَبَّ فِي أذُنَيْهِ الْآتُكَ — يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَمَنْ صَوَّرَ صُورَةَ عَذِيبٍ وَكَلِّفَ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا، وَلَيْسَ بِنَافِخٍ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۴۹۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جس شخص نے ایسا خواب بیان کیا جو اسے دکھائی نہیں دیا تو اسے تکلیف دی جائے گی کہ وہ جو کے دو داہلوں کے درمیان گرہ لگائے لیکن وہ گرہ نہیں لگا سکے گا اور جو شخص کسی قوم کی باتیں (چوری) سنتا ہے جبکہ وہ لوگ اس کے سننے کو ناپسند کرتے ہیں یا اس سے کنارہ کش رہتے ہیں تو سننے والے انسان کے دونوں کانوں میں قیامت کے دن رسک پھلا کر ڈالا جائے گا اور جو شخص کسی ذی روح کی تصویر بناتا ہے تو اسے عذاب میں مبتلا کیا جائے گا اور اس پر دھوا ڈالا جائے گا کہ وہ اس میں روح ڈالے جبکہ وہ اس میں کبھی روح نہیں ڈال سکے گا (بخاری)

۴۵۰۰- (۱۲) وَهْنٌ بُرَيْدَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ لَبِثَ بِالْتَّرْدِشِيرِ فَكَأَنَّمَا صَبَغَ يَدَهُ فِي لَحْمٍ خَنْزِيرٍ وَدَمِهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۰۰: برہرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ”زوشیر“ کہتا ہے گویا وہ اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت اور اس کے خون میں ڈبو رہا ہے (مسلم)
وضاحت: ”زوشیر“ طہر کی قسم کا ایک کھیل ہے۔

الفصل الثانی

۴۵۰۱ - (۱۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَتَانِي جِبْرِئِيلُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: أَتَيْتُكَ الْبَارِحَةَ، فَلَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَكُونَ دَخَلْتُ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ عَلَى الْبَابِ تَمَائِيلٌ، وَكَانَ فِي الْبَيْتِ قِرَامٌ - سِتْرٌ، فِيهِ تَمَائِيلٌ، وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ، فَمَرَّ بِرَأْسِ التِّمْنَالِ الَّذِي عَلَى بَابِ الْبَيْتِ فَيَقْطَعُ، فَيَصِيرُ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ، وَمَرَّ بِالسِّتْرِ فَلْيَقْطَعُ، فَلْيَجْعَلْ وَسَادَتَيْنِ مَنبُودَتَيْنِ تُوْطَّانِ، وَمَرَّ بِالْكَلْبِ فَلْيَخْرِجْ. فَفَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل: ۳۵۰۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے انہوں نے بتایا کہ گزشتہ رات میں آیا تھا لیکن آپ کے پاس اس لئے نہ آیا کہ دروازے پر کچھ ذی روح کی تصاویر تھیں اور آپ کے گھر میں باریک پردہ تھا جس پر ذی روح کی تصاویر تھیں نیز گھر میں کتاب بھی موجود تھا۔ آپ گھر کے دروازے پر موجود تصویروں کے سروں کے بارے میں حکم دیں: انہیں کاٹ دیا جائے تاکہ وہ درخت کی مانند ہو جائیں اور پردے کی چادر کے بارے میں حکم دیں کہ اسے اتار دیا جائے اس کے دو ٹکے بنا لئے جائیں جنہیں روندنا جائے اور پھینکا جائے اور کتے کے بارے میں حکم دیں کہ اسے نکال دیا جائے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا (ترمذی، ابو داؤد)

۴۵۰۲ - (۱۴) وَهْنَهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَخْرُجُ عَتَقٌ - مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهَا عَيْنَانِ تَبْصُرَانِ، وَأُذُنَانِ تَسْمَعَانِ، وَلِسَانٌ يَنْطَلِقُ يَقُولُ: إِنِّي وَكَلْتُ بِثَلَاثَةِ: بِكُلِّ جَبَّارٍ غَنِيْدٍ، وَكُلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ، وَبِالْمُصَوِّرِينَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۵۰۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن دوزخ سے ایک گردن نکلے گی اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن کے ساتھ وہ دیکھ رہی ہوگی اور دو کان ہوں گے جن کے ساتھ وہ سن رہی ہوگی اور اس کی زبان ہوگی جس کے ساتھ وہ بات کرے گی۔ وہ کہے گی مجھے تین انسانوں کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ ہر وہ شخص جو سرکش اور مٹ دھرم تھا اور ہر وہ شخص جو اللہ کے ساتھ کسی کو معبود گردانتا تھا اور وہ لوگ جو ذی روح کی تصویریں بنانے والے تھے (ترمذی)

۴۵۰۳- (۱۵) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى حَرَّمَ الْخَمْرَ، وَالْمَيْسِرَ، وَالْكُؤْبَةَ، وَقَالَ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ. قِيلَ: الْكُؤْبَةُ الطَّبْلُ — رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۳۵۰۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، بلاشبہ اللہ نے شراب، قمار اور طبلے کو حرام قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ ”کؤبتہ“ سے مراد طبلہ ہے (بیہقی شعب الایمان)

۴۵۰۴- (۱۶) وَهْنُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْخَمْرِ، وَالْمَيْسِرِ، وَالْكُؤْبَةِ، وَالْغَيْرِاءِ. وَالْغَيْرِاءُ: شَرَابٌ يَعْمَلُهُ الْخَبْثَةُ مِنَ الذَّرَةِ، يُقَالُ لَهُ: السُّكْرَكَةُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۰۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب، قمار، طبلے اور جیشوں کی کئی سے تیار شدہ شراب جس کو ”سکرکہ“ کہا جاتا ہے، سے منع فرمایا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ولید بن عبدہ راوی مجہول ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۵۴)

۴۵۰۵- (۱۷) وَهْنُ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ لَبِثَ بِالتَّرَدُّ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ» رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۵۰۵: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص ”تردشیر“ کہلاتا ہے وہ اللہ اور اس کے رسول کا نافرمان ہے (احمد، ابوداؤد)

وضاحت: یہ حدیث منقطع ہے، سعید بن ابی ہند کی ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۵۴)

۴۵۰۶- (۱۸) وَهْنُ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَتَّبِعُ حَمَامَةً فَقَالَ: «شَيْطَانٌ يَتَّبِعُ شَيْطَانَةً». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۳۵۰۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ کبوتر کے تعاقب میں ہے۔ آپؐ نے فرمایا، شیطان شیطان کے پیچھے لگا ہوا ہے (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ، بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: کبوتر بازی شرعاً حرام ہے۔ (واللہ اعلم)

الْفَضْلُ الثَّالِثُ

۴۵۰۷ - (۱۹) عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! إِنِّي رَجُلٌ، إِنَّمَا مَعِي شَيْئٌ مِنْ صُفْعَةٍ يَدِي، وَإِنِّي أَصْنَعُ هَذِهِ التَّصَاوِيرَ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «مَنْ صَوَّرَ صُورَةً، فَإِنَّ اللَّهَ مُعَذِّبُهُ حَتَّى يَنْفَخَ فِيهِ الرُّوحَ، وَلَيْسَ يَنْفِخُ فِيهَا أَبَدًا»۔ فَرَبَا الرَّجُلُ رَبَوَةً شَدِيدَةً، وَاصْفَرَّ وَجْهُهُ، فَقَالَ: وَنَحَكَ إِنْ آبَيْتُ إِلَّا أَنْ تَصْنَعَ، فَعَلَيْكَ بِهَذَا الشَّجَرِ وَكُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيهِ رُوحٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل: ۳۵۰۷: سعید بن ابوالحسن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھا۔ ان کے پاس ایک شخص آیا جس نے کہا: اے ابن عباس! میں ایسا شخص ہوں کہ میرا گرامہ میرے ہاتھ کے فن سے ہے اور میں تصویریں بناتا ہوں۔ ابن عباس نے بیان کیا کہ میں تجھے صرف وہ حدیث سنا ہوں جس کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا: جو شخص تصویریں بناتا ہے اللہ اس کو عذاب دے گا کہ وہ اس تصویر میں روح ڈالے جبکہ وہ کبھی اس میں روح نہیں ڈال سکے گا۔ یہ سن کر اس شخص نے زور دار آہ بھری اور اس کا چہرہ زرد ہو گیا۔ ابن عباس نے کہا: تیرا بھلا ہو اگر تجھے ضرور تصویریں بنانا ہیں تو درختوں اور غیر ذی روح اشیاء کی تصویریں بنالیا کر۔ (بخاری)

۴۵۰۸ - (۲۰) وَعن عائشة رضي الله عنها، قالت: لما اشتكى النبي ﷺ، ذكر بعض نسائه كئينة يُقال لها: مارية، وكانت أم سلمة وأم حبيبة أتتا أرض الحبشة، فذكرتا من حسنها وتصاوير فيها، فرفع رأسه فقال: «أولئك إذا مات فيهم الرجل الصالح بنوا على قبره مسجدا، ثم صوروا فيه تلك الصور، أولئك شرار خلق الله». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۰۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیمار تھے تو آپ کی ایک بیوی نے "ماریہ" نامی ایک "گرجے" کا ذکر کیا۔ ام سلمہ اور ام حبیبہ چونکہ حبشہ کے ملک مکی تھیں اس لئے انہوں نے اس گرجے کے حسن اور اس میں موجود تصاویر کا تذکرہ کیا۔ آپ نے سر اٹھا کر فرمایا: اور واضح کیا کہ ان لوگوں میں سے جب کوئی نیک آدمی فوت ہو جاتا تو وہ اس کی قبر پر عبادت خانہ تعمیر کر دیتے تھے بعد ازاں اس میں تصویریں بنا دیتے۔ وہ لوگ اللہ کی بدترین مخلوق ہیں (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قبر پر نماز پڑھنا، قبروں پر مسجدیں بنانا یا نیک لوگوں کی قبروں کو عبادت گاہ بنانا سب ناجائز ہیں۔ (واللہ اعلم)

۴۵۰۹- (۲۱) وَفِي ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، مَنْ قَتَلَ نَبِيًّا، أَوْ قَتَلَ نَبِيًّا، أَوْ قَتَلَ أَحَدَ الدِّينِ، وَالْمُصَوِّرُونَ، وَعَالِمٌ لَمْ يَنْتَفِعْ بِعِلْمِهِ»

۴۵۰۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے سخت عذاب اس شخص کو ہوگا جس نے کسی پیغمبر کو قتل کیا یا اسے کسی پیغمبر نے قتل کیا یا جس نے اپنے والدین میں سے کسی ایک کو قتل کیا نیز مصور اور وہ عالم جس نے اپنے علم سے فائدہ حاصل نہیں کیا (یعنی شعب الایمان) وضاحت: اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی البتہ سند احمد میں اس سے ملتی جلتی حدیث موجود ہے جس کی سند صحیح ہے (سند احمد جلد ۵ صفحہ ۳۳۲)

۴۵۱۰- (۲۲) وَفِي عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: الشَّطْرُنْجُ هُوَ مَبْسُورٌ الْآعَاجِمِ .

۴۵۱۰: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ شطرنج عجمیوں کا قمار ہے (یعنی شعب الایمان) وضاحت: یہ حدیث مرسل ہے، امام بیہقی کی السنن الکبریٰ جلد ۱۰ صفحہ ۲۳ میں اس حدیث کی سند موجود ہے۔

۴۵۱۱- (۲۳) وَفِي ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ قَالَ: لَا يَلْعَبُ بِالشَّطْرُنْجِ إِلَّا خَاطِئٌ .

۴۵۱۱: ابن شہاب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ابو موسیٰ اشعرئ نے بیان کیا کہ شطرنج صرف وہ لوگ کھیلتے ہیں جو خطاکار ہیں (یعنی شعب الایمان)

۴۵۱۲- (۲۴) وَعَنْهُ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ لَعِبِ الشَّطْرُنْجِ، فَقَالَ: هِيَ مِنَ الْبَاطِلِ، وَلَا يُحِبُّ اللَّهُ الْبَاطِلَ... رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثَ الْأَرْبَعَةَ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» .

۴۵۱۲: ابن شہاب رحمہ اللہ سے شطرنج کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ انہوں نے بتایا کہ یہ کھیل باطل ہے اور اللہ باطل کو محبوب نہیں جانتا (یعنی شعب الایمان)

۴۵۱۳- (۲۵) وَفِي ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْتِي دَارَ قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، وَدُونَهُمْ دَارٌ، فَسُقِيَ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! تَأْتِي دَارَ فُلَانٍ، وَلَا تَأْتِي دَارَنَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَإِنَّ فِي دَارِكُمْ كَلْبًا». قَالُوا: إِنَّ فِي دَارِهِمْ سِنُورًا. فَقَالَ: النَّبِيُّ ﷺ: «السِّنُورُ سَبْعٌ... زَوَاهِ الدَّارِ قَطْنِي» .

۳۵۱۳ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے گھر تشریف لے جاتے، ان کے گھر سے پہلے ایک گھر تھا۔ انہیں آپ کا ان کے ہاں آنا ناگوار گزرتا۔ انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ فلاں شخص کے گھر تشریف لے جاتے ہیں مگر ہمارے گھر تشریف نہیں لاتے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس لئے کہ تمہارے گھر میں کتا ہے انہوں نے ذکر کیا کہ ہمارے گھر میں بلی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلی درندہ ہے (دارقطنی)

وضاحت : اس حدیث کی سند ضعیف ہے، اس میں عیسیٰ بن مسیب راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البیہقی جلد ۱ صفحہ ۷۷۷)

کِتَابُ الطِّبِّ وَالرَّقَى

(بیماریوں کا ادویات اور دم وغیرہ کے ساتھ علاج کرنے کا بیان)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۴۵۱۴ - (۱) **وَمِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً».** رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل: ۴۵۱۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی بیماری نازل نہیں کی جس کا علاج نازل نہ کیا ہو (بخاری)

۴۵۱۵ - (۲) **وَمِنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ، فَإِذَا أُصِيبَ دَوَاءُ الدَّاءِ؛ بَرَأَ بِإِذْنِ اللَّهِ».** رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۵۱۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر بیماری کا علاج ہے جب علاج بیماری کے مطابق ہو جاتا ہے تو اللہ کے حکم کے ساتھ تندرستی حاصل ہو جاتی ہے (مسلم)

وضاحت: جب علاج تشیم کے مطابق تجویز ہو جاتا ہے تو صحت و دوا سے نہیں بلکہ اللہ کی مشیت سے ہوتی ہے البتہ موت ایسی بیماری ہے جس کا علاج ممکن نہیں (واللہ اعلم)

۴۵۱۶ - (۳) **وَمِنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثٍ: فِي شَرْطَةِ مَحْجَمٍ، أَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ، أَوْ كَيْةٍ بَنَارٍ، وَأَنَا أَنَهُی أُمِّي عَنِ الْكَيْ».** رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۵۱۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تین چیزوں میں شفاء ہے۔ سبکی گلوانے کے لئے پچھنے گلوانے میں، شد پینے میں یا گرم لوہے کے ساتھ دانے میں۔ (بخاری)

دافنے سے منع کرتا ہوں (بخاری)

۴۵۱۷ - (۴) **وَمِنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رُمِيَ أَبِي يَوْمَ الْأَحْزَابِ عَلَى أَكْحَلِهِ، فَكَوَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.**

۳۵۱۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ اتراب کے دن ابی بن کعب کی ”رگ زندگی“ پر تیر آگ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو داغنے کا حکم دیا (مسلم)
وضاحت: گرم لوہے کے داغنے سے وہ رگ جل جائے گی اور خون چلنا بند ہو جائے گا، ایسا کرنے سے مریض اللہ کے فضل سے موت سے ہٹکار نہیں ہوگا (واللہ اعلم)

۴۵۱۸ - (۵) وَفَنَّهُ، قَالَ: رُمِيَ سَعْدُ بْنُ مَعَاذٍ فِي أَكْحَلِهِ، فَحَسَمَهُ - النَّبِيُّ بِيَدِهِ بِمَشْقَصٍ - ، ثُمَّ وَرِمَتْ، فَحَسَمَهُ الثَّانِيَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۱۸: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی ”رگ زندگی“ میں تیر لگا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو تیر کے پھل کے ساتھ داغا، پھر اس پر درم آگیا تو آپ نے دوبارہ اسے داغا (مسلم)

۴۵۱۹ - (۶) وَفَنَّهُ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى أَبِي بِنِ كَعْبٍ طَبِيبًا، فَقَطَّعَ مِنْهُ عِزْقًا، ثُمَّ كَوَاهُ عَلَيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۱۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب کی جانب طبیب بھیجا اس نے اس کی رگ کو کاٹا بعد ازاں اس کو داغا (مسلم)

۴۵۲۰ - (۷) وَفَنَ ابْنِ مُرَيْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «فِي الْحَبَةِ السُّودَاءِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ، إِلَّا السَّامَ». قَالَ ابْنُ شَهَابٍ: «السَّامُ: الْمَوْتُ. وَالْحَبَةُ السُّودَاءُ: الشُّونِيزُ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ».

۳۵۲۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا: کلونجی کا استعمال موت کے سوا ہر بیماری سے شفا دیتا ہے۔ ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ ”السام“ سے مراد موت اور ”الجبۃ السوداء“ سے مراد کلونجی ہے (بخاری، مسلم)

۴۵۲۱ - (۸) وَفَنَ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: أَجْنَى اسْتَطَلَقَ بَطْنُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِسْقِهِ عَسَلًا». فَسَقَاهُ، ثُمَّ جَاءَ، فَقَالَ: سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتَطَلَقَا - فَقَالَ لَهُ: «ثَلَاثَ مَرَّاتٍ». ثُمَّ جَاءَ الرَّابِعَةُ، فَقَالَ: «إِسْقِهِ عَسَلًا». فَقَالَ: لَقَدْ سَقَيْتُهُ، فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتَطَلَقَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «صَدَقَ اللَّهُ، وَكَذَّبَ بَطْنُ أَحْيَكَ». فَسَقَاهُ، فَبَرَأَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۵۲۱: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے شکوہ کیا کہ میرے بھائی کا پیٹ کھل گیا ہے یعنی اس کو جلاب آرہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اسے شہد پلاؤ اس شخص نے اس کو شہد پلایا پھر وہ آپ کے پاس حاضر ہوا اور بتایا کہ میں نے اس کو شہد پلایا ہے لیکن شہد پلانے سے مزید جلاب آرہے ہیں۔ آپ نے اسے تین بار شہد پلانے کے لئے کہا۔ پھر وہ چوتھی بار آیا۔ آپ نے فرمایا، اسے شہد پلاؤ۔ اس نے بتایا کہ میں نے شہد پلایا تھا لیکن پھر بھی جلاب میں کوئی افادہ نہیں ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ سچا ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ پھر اس شخص نے اس کو مزید شہد پلایا تو وہ تندرست ہو گیا (بخاری، مسلم)

۴۵۲۲ - (۹) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ أَمْسَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحَجَامَةُ، وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ، ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۵۲۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سب سے بہتر علاج ”سیگی“ لگانا اور ”قطہ بحری“ کا استعمال کرنا ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: قطہ بحری ایک مشہور دوا ہے جس کو کٹو کے نام کے ساتھ پکارا جاتا ہے۔

۴۵۲۳ - (۱۰) وَفَضْلُهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَعَذِّبُوا صَبِيَانَكُمْ بِالْعَمَزِ مِنَ الْعُدْرَةِ، - عَلَيْكُمْ بِالْقُسْطِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۵۲۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم بچوں کو حلق کی گھنڈی کے دبانے کے ساتھ تکلیف میں نہ ڈالو بلکہ قطہ بحری کا استعمال کرو (بخاری، مسلم)

۴۵۲۴ - (۱۱) وَعَنْ أُمِّ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عَلَى مَا تَذْغَرْنَ - أَوْ لَا ذَكَرْنَا بِهَذَا الْعَلَاقِ -؟ عَلَيْكُنَّ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ؛ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ، مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُدْرَةِ -، وَيُلْدُ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ». ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۵۲۴: ام قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم کس لئے اپنی اولاد کو حلق کی گھنڈی دبانے کے ساتھ تکلیف میں ڈالتے ہو؟ تم عود ہندی استعمال کرو، اس میں سات بیماریوں سے شفاء ہے، ان میں نمونیا بھی ہے۔ گھنڈی کی وجہ سے ناک میں عود ہندی کا عرق پکایا جائے اور نمونیا کی وجہ سے اسے منہ کے کنارے سے ڈالا جائے (بخاری، مسلم)

۴۵۲۵- (۱۲) وَمِنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: **الْحُمَى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ...** مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۲۵: عائشہ اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بخارِ جہنم کے جوش مارنے کی مانند ہے، تم اسے پانی کے ساتھ ٹھنڈا کرو (بخاری، مسلم)

۴۵۲۶- (۱۳) وَمِنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الرُّقِيَةِ مِنَ الْعَيْنِ، وَالْحُمَةِ، وَالنَّمْلَةِ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۲۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر لگنے، بچھو کے ڈسنے اور پھوڑوں کے سبب دم کرنے کی اجازت دی ہے (مسلم)

۴۵۲۷- (۱۴) وَمِنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ نَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۲۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہم نظر لگنے سے دم کروائیں (بخاری، مسلم)

۴۵۲۸- (۱۵) وَمِنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى فِي بَيْتِهَا جَارِيَةً فِي وَجْهِهَا سُفْعَةً - تَغْنِي صُفْرَةً -، فَقَالَ: «اسْتَرْقُوا لَهَا؛ فَإِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۲۸: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے گہر میں ایک لونڈی دیکھی جس کا چہرہ زرد تھا۔ آپ نے فرمایا اس کو دم کراؤ اسے نظر لگی ہوئی ہے (بخاری، مسلم)

۴۵۲۹- (۱۶) وَمِنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الرُّقِيِّ، فَجَاءَ آلَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهُ كَانَتْ عِنْدَنَا رُقِيَةٌ تَزُقُّ بِهَا مِنَ الْعَقْرَبِ، وَأَنْتَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقِيِّ، فَعَرَّضُوهَا عَلَيْهِ، فَقَالَ: «مَا أَرَى بِهَا بَأْسًا، مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۲۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دم کرنے سے منع فرمایا۔ چنانچہ عمرو بن حزم کے گھروالے آئے انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہمارے پاس ایک دم ہے جس کے ساتھ ہم بچھو

کے دے کو دم کرتے ہیں حالانکہ آپؐ نے دم کرنے سے منع کیا ہے۔ انہوں نے آپؐ پر وہ دم پیش کیا۔ آپؐ نے فرمایا: میں اس دم میں کچھ حرج نہیں پاتا، تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے، وہ اسے ضرور پہنچائے (مسلم)

۴۵۳۰- (۱۷) وَهْنٌ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نَزُقُقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ تَرَى فِي ذَلِكَ؟ فَقَالَ: «أَعْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ، لَا بَأْسَ بِالرُقَى مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۵۳۰: عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے۔ ہم نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! آپؐ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ آپؐ نے فرمایا: تم مجھ پر اپنے دم پیش کرو۔ ایسا دم کرنے میں کچھ حرج نہیں، جس میں شرک نہ ہو (مسلم)

۴۵۳۱- (۱۸) وَهْنٌ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «الْعَيْنُ حَقٌّ، فَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ الْقَدَرِ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ، وَإِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاعْسِلُوا»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۵۳۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: نظر کا لگ جانا حق ہے اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب آ سکتی تو نظر غالب آ جاتی ہے۔ (نظر برد کے دفع کرنے کے بارے میں) اگر کوئی تم سے غسل کے پانی (دھوون) کا مطالبہ کرے تو تم اس کیلئے غسل کرو (مسلم)

الْفَصْلُ الثَّانِي

۴۵۳۲- (۱۹) عَنْ أَسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ، قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفْتَنَدَاوَى؟ قَالَ: «نَعَمْ، يَا عِبَادَ اللَّهِ! تَدَاوُوا، فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ شِفَاءً، غَيْرَ دَاءٍ وَاحِدٍ، أَلْهَرَمَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل: ۴۵۳۲: اسامہ بن شریک بیان کرتے ہیں، صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم علاج معالجہ کریں۔ آپؐ نے فرمایا: ضرور کرو۔ اے اللہ کے بندو علاج معالجہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر بيماری کے علاوہ ہر بيماری کا علاج بتایا ہے (احمد، ترمذی، ابو داؤد)

۴۵۳۳- (۲۰) وَهْنٌ عُقْبَةُ بْنُ غَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تُكْرَهُوا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ»؛ فَإِنَّ اللَّهَ يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيهِمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ، هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۴۵۳۳: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے پیاروں کو کھانے پر مجبور نہ کرو کیونکہ اللہ انہیں کھانا اور پلانا ہے (ترمذی، ابن ماجہ)
اور امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں بکر بن یونس بکیر راوی ضعیف اور مکر الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۳۳۸)

۴۵۳۴ - (۲۱) وَهْنٌ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَوَىٰ أَسْعَدَ بْنَ زُرَّارَةَ مِنَ الشَّوْكَةِ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۴۵۳۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسعد بن زرارہ کو ”سرخ ہاتھ“ بیماری کا علاج کرتے ہوئے دیکھا۔ (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۴۵۳۵ - (۲۲) وَهْنٌ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَتَدَاوِيَ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ - بِالْقُسْطِ الْبَحْرِيِّ، وَالزَّيْتِ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۵۳۵: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم نمونیا بخار کا علاج ”قسط بحر“ اور ”زیتون“ کے ساتھ کریں (ترمذی)

۴۵۳۶ - (۲۳) وَهْنُهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَنْعَتُ الزَّيْتِ وَالزُّورَسَ - مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۵۳۶: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نمونیا بخار کے لئے ”زیتون“ اور ”دوس“ بولی تجویز کرتے تھے (ترمذی)

۴۵۳۷ - (۲۴) وَهْنٌ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَأَلَهَا: «بِمَ تَسْتَمِشِينَ؟» - قَالَتْ: بِالشَّيْبَرِ - قَالَ: «حَارٌّ جَارٌ» قَالَتْ: ثُمَّ اسْتَمَشَيْتُ بِالسَّنَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْ أَنَّ شَيْئًا كَانَ فِيهِ الشِّفَاءُ مِنَ الْمَوْتِ؛ لَكَانَ فِي السَّنَا»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۴۵۳۷: اسماء بنت عیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا کہ تو

جلاپ کے لئے کون سی دوا استعمال کرتی ہے؟ اس نے بتایا کہ کالا دانہ۔ آپؐ نے فرمایا، تیز گرم ہے۔ اس نے بیان کیا کہ اس کے بعد میں ”سندھکی“ کے ساتھ جلاپ لیتی۔ آپؐ نے فرمایا، اگر موت سے کوئی چیز بچا سکتی تو وہ ”سندھکی“ ہوتی ہے (ترمذی، ابن ماجہ) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عتبہ بن عبد اللہ راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۸، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۸۲)

۴۵۳۸ - (۲۵) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ الدَّاءَ وَالِدَوَاءَ، وَجَعَلَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً، فَتَدَاوَوْا، وَلَا تَدَاوَوْا بِحَرَامٍ...» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۳۸: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ نے بیماری اور اس کا علاج اتارا ہے اور ہر بیماری کا علاج موجود ہے پس تم علاج کراؤ البتہ حرام چیز کے ساتھ علاج نہ کراؤ (ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے، اس میں اسماعیل بن عیاش راوی حکم فیہ ہے (المرجح والتعديل جلد ۲ صفحہ ۶۵۰، تہذیب الکمال جلد ۳ صفحہ ۲۱۳، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۳۰، تہذیب جلد ۳ صفحہ ۷۳، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۸۳)

۴۵۳۹ - (۲۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيثِ... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۵۳۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام دوا کے استعمال سے منع فرمایا ہے (احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

۴۵۴۰ - (۲۷) وَمَنْ سَلَّمَنِي خَادِمَةَ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَتْ: مَا كَانَ أَحَدٌ يَشْتَكِي إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَجَعًا فِي رَأْسِهِ إِلَّا قَالَ: «إِخْتَجِمِ، وَلَا وَجَعًا فِي رِجْلَيْهِ إِلَّا قَالَ: «إِخْتَضِبْهُمَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۴۰: سلمیٰ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ بیان کرتی ہے کہ اگر کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سردرد کی شکایت کرتا تو آپؐ اسے فرماتے، سینگلی لگواؤ اور جو شخص پاؤں میں درد کی شکایت کرتا تو آپؐ اسے فرماتے، پاؤں پر مندی لگاؤ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبید اللہ بن علی بن ابو رافع راوی قابل حجت نہیں ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۳)

۴۵۴۱۔ (۲۸) وَفَضَّلَا، قَالَتْ: مَا كَانَ يَكُونُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَرَحَةً - وَلَا نَكْبَةً - إِلَّا أَمَرَنِي أَنْ أَضَعَّ عَلَيْهَا الْجَنَاءَ. رواه الترمذی.

۳۵۴۱: سلمیٰ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی زخم یا چوٹ وغیرہ لگتی تو آپ مجھے وہاں مندی لگانے کا حکم دیتے (ترمذی)

۴۵۴۲۔ (۲۹) وَهْنُ أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَحْتَجِمُ عَلَى هَامِيهِ، وَيَبْنِي كَفِيهِ، وَهُوَ يَقُولُ: «مَنْ أَهْرَاقَ مِنْ هَذِهِ الدِّمَاءِ، فَلَا يَضُرَّهُ أَنْ لَا يَتَذَوَّى بِشَيْءٍ لِشَيْءٍ». رواه أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۵۴۲: ابو کبشہ انماري رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر پر اور اپنے کندھوں کے درمیان سیگی لگواتے۔ آپ فرماتے، جو شخص سیگی لگوا کر خون لکھواتا ہے، اسے کسی بیماری کا کسی دوا سے علاج کرنے کی ضرورت نہیں (ابوداؤد، ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالرحمان بن ثابت راوی حکم فیہ ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۵۱)

۴۵۴۳۔ (۳۰) وَهْنُ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اخْتَجِمَ عَلَى وَرِكِهِ مِنْ وَثٍ - كَانَ بِهِ. رواه أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۴۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے موج آجانے کی وجہ سے اپنے کولے پر سیگی لگوائی (ابوداؤد)

۴۵۴۴۔ (۳۱) وَهْنُ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لَيْلَةَ أُسْرَى بِهِ: أَنَّهُ لَمْ يَمُرْ عَلَى مَلَأٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا أَمَرُوهُ: «مُرْ أَمْتُكَ بِالْحِجَامَةِ». رواه الترمذی، وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ الترمذی: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۳۵۴۴: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "سراء" کی رات کے بارے میں بتایا کہ وہ فرشتوں کی جس جماعت پر سے گزرتے وہ آپ کو مشورہ دیتے کہ اپنی امت کو سیگی لگوانے کا حکم دیں (ترمذی، ابن ماجہ) اور امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں احمد بن بدیل راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۸۳)

۴۵۴۵۔ (۳۲) وَهْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ: أَنَّ طَبِيْبًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ضِفْدَعٍ يَجْعَلُهَا فِي دَوَاءٍ، فَنَهَاهُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ قَتْلِهَا. رواه أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۳۵: عبد الرحمن بن عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک طبیب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے میزک کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا اس کو دوا میں ڈالا جاسکتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مارنے سے منع فرمایا (ابوداؤد)

۴۵۴۶ - (۳۳) وَمَنْ أَنَسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَحْتَجِمُ فِي الْأَخْدَعَيْنِ - وَالْكَاهِلِ . . . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ: وَكَانَ يَحْتَجِمُ سَبْعَ

۳۵۳۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی گردن کی دونوں رگوں اور کندھوں کے درمیان سیگی لگواتے (ابوداؤد) ترمذی اور ابن ماجہ میں اضافہ ہے کہ آپ چاند کی سترو، انیس اور اکیس تاریخ کو سیگی لگواتے۔

وضاحت: امام ابن القیم ”زاد المعاد“ میں فرماتے ہیں کہ گردن کی رگوں پر سیگی لگوانے سے سر، چہرے، دانت، کان اور ناک کی بیماریوں کا ازالہ ہوتا ہے، اگر یہ بیماریاں خون کے غلبہ یا خون کے فاسد ہونے کی وجہ سے ہوں اور ان تاریخوں میں چونکہ خون کا دوران تیز نہیں ہوتا اس لئے سیگی لگانا مضر نہیں ہوتا (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۷۱)

۴۵۴۷ - (۳۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَسْتَحِبُّ الْحِجَامَةَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ، وَتِسْعَ عَشْرَةَ، وَاحْدَى وَعِشْرِينَ. رَوَاهُ فَنِي «شَرْحِ السُّنَّةِ». عَشْرَةَ، وَتِسْعَ عَشْرَةَ، وَاحْدَى وَعِشْرِينَ.

۳۵۳۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چاند کی سترو، انیس اور اکیس تاریخ کو سیگی لگانا مستحب جانتے تھے (شرح السنہ)

۴۵۴۸ - (۳۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «مَنْ احْتَجَمَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ، وَتِسْعَ عَشْرَةَ، وَاحْدَى وَعِشْرِينَ؛ كَانَ شِفَاءً لَهُ مِنْ كُلِّ دَاءٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۳۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، جس نے چاند کی سترو، انیس اور اکیس تاریخ کو سیگی لگوائی، وہ ہر بیماری سے بچا رہے گا (ابوداؤد)

۴۵۴۹ - (۳۶) وَعَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ أَبَاهَا كَانَ يَنْهَى أَهْلَهُ عَنِ الْحِجَامَةِ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ، وَيَرْعَمُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «أَنَّ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ يَوْمُ الدِّمِّ، وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يَرْقَأُ». . . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۴۹: کبشہ بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اس کے والد اپنے اہل خانہ کو منگل کے روز سیٹگی لگوانے سے روکتے نیز وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کرتے تھے کہ منگل کا روز خون کی تیزی کا دن ہے اور اس دن میں ایک ایسی گھڑی ہے جس میں خون بند نہیں ہوتا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوبکر بکار بن عبد العزیز راوی مجہول ہے۔ ابن الجوزی نے اس حدیث کو موضوعات میں ذکر کیا ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۳۱)

۴۵۵۰- (۳۷) وَفِي الزُّهْرِيِّ، مُرْسَلًا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «مَنْ احْتَجَمَ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ، أَوْ يَوْمَ السَّبْتِ، فَأَصَابَهُ وَضْعٌ؛ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَقَالَ: وَقَدْ أُسْنِدَ وَلَا يَصِحُّ.

۳۵۵۰: امام زہریؒ سے مرسل روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ جو شخص بدھ وار یا ہفتہ کے روز سیٹگی لگواتا ہے اور اسے برص کی بیماری لاحق ہو جاتی ہے تو وہ اپنے آپ کو ہی ملامت کرے (احمد، ابوداؤد)

لور امام ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ حدیث مسند" بھی روایت کی گئی ہے لیکن وہ صحیح نہیں ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سلیمان بن ارقم روای متروک الحدیث ہے نیز روایت میں انتقاع بھی ہے (العلل و معرفۃ الرجال جلد ۲ صفحہ ۲۳۶، البرج والتعذیل جلد ۴ صفحہ ۲۵۰، المجموعین جلد ۲ صفحہ ۳۲۸، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۹۱، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۲۱)

۴۵۵۱- (۳۸) وَفِيهِ، مُرْسَلًا، قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ احْتَجَمَ أَوْ أَطْلَى - يَوْمَ السَّبْتِ أَوْ الْأَرْبَعَاءِ؛ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ، فِي الْوَضْعِ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ الشَّعْنَةِ».

۳۵۵۱: زہریؒ سے مرسل روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص ہفتہ یا بدھ کے روز سیٹگی لگواتا ہے یا لپ کرتا ہے تو وہ برص کی بیماری میں مبتلا ہونے کی صورت میں صرف اپنے آپ کو ملامت کرے۔

(شرح الشنہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۲۳)

۴۵۵۲- (۳۹) وَفِي زَيْبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَأَى فِي عُنُقِي خَيْطًا، فَقَالَ: مَا هَذَا؟ فَقُلْتُ: خَيْطُ رَقِي لِي فَيَوْمَ قَالَتْ: فَأَخَذَهُ فَقَطَعَهُ، ثُمَّ قَالَ: أَنْتُمْ آلُ عَبْدِ اللَّهِ لَا غِنَاءَ عَنِ الشِّرْكِ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ الرُّقْيَ وَالْتِمَاسَ وَالْتَوَلَّةَ - شِرْكٌ» فَقُلْتُ: لِمَ تَقُولُ هَكَذَا؟ لَقَدْ كَانَتْ عَيْنِي تُقْذِفُ -، وَكُنْتُ اخْتَلِفْتُ إِلَى فَلَانِ الْيَهُودِيِّ فَإِذَا رَقَاهَا سَكَنَتْ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: إِنَّمَا ذَلِكَ عَمَلُ الشَّيْطَانِ، كَانَ يَنْخُسُهَا

يَبْدَهُ، فَإِذَا رُقِيَ كَفَّ عَنْهَا، إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَقُولِي كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «أَذْهَبِ الْبَاسَ، رَبُّ النَّاسِ! وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءٌ لَا يَغَادِرُ سَفْعًا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۵۲: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی زینب بیان کرتی ہیں کہ عبد اللہ نے میری گردن میں ایک دھاگہ دیکھا، انہوں نے دریافت کیا، یہ کیا ہے؟ میں نے جواب دیا، دھاگہ ہے، جس پر دم کر کے مجھے دیا گیا تھا۔ زینب کہتی ہیں کہ عبد اللہ نے دھاگے کو کاٹ دیا اور ڈانٹ پلائی کہ تم آل عبد اللہ شرک سے بے پرواہ ہو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا، بے شک دم کرنا، منکے، پڑیاں وغیرہ لٹکانا اور جادو کرنا شرک ہیں (زینب کہتی ہیں) میں نے اعتراض کیا کہ آپ یہ بات کیسے کہتے ہیں جبکہ میری آنکھ میں شدید درد ہوتا تو میں فلاں یسوی کی طرف جاتی جب وہ دم کرتا تو درد رک جاتا؟ عبد اللہ نے واضح کیا کہ یہ تو شیطان کا کارنامہ ہے وہ اپنا ہاتھ آنکھ پر مارتا ہے اور جب دم کیا جاتا ہے تو وہ آنکھ پر ہاتھ مارنے سے رک جاتا ہے۔ تجھے بس یہی بات کافی تھی کہ تو دعا کرتی جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے ”اے لوگوں کے رب! بیماری دور فرما اور شفاء عطا کر“ تو شفاء دینے والا ہے تیری شفاء کے علاوہ کوئی شفاء نہیں، ایسی شفاء عطا کر، جو بیماری کو باقی نہ چھوڑے“ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں مجہول راوی ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۴۲۲)

۴۵۵۳- (۴۰) وَهَنَّ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ النَّشْرَةِ -، فَقَالَ: «هُوَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۵۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جادو اتارنے کے عمل کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ آپ نے فرمایا، یہ شیطان کا کام ہے (ابوداؤد)

وضاحت: چونکہ اس دم میں شرک کے الفاظ تھے اس لئے روک دیا گیا، اگر دم اللہ کے اسماء یا اللہ کی صفات کے ساتھ کیا جائے یا قرآن پاک کی آیات کے ساتھ کیا جائے تو کچھ حرج نہیں (احکام آخرالایام صفحہ ۴)

۴۵۵۴- (۴۱) وَهَنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا أَبَالِي مَا آتَيْتُ إِنْ أَنَا شَرِبْتُ تَرْيَاقًا - أَوْ تَعَلَّقْتُ تَبِيْعَةً - أَوْ قُلْتُ الشَّيْعَرِ مِنْ قَبْلِ نَفْسِي». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۵۴: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا، پھر کچھ فرق نہیں میں جو چاہے کروں، اگر میں تریاق استعمال کروں یا جالیبت کا تعویذ لٹکاوں یا اپنی جانب سے اشعار کہوں (ابوداؤد)

وضاحت ۱: اس حدیث کے صحیح راوی عبد اللہ بن عمرو ہیں جیسا کہ ابوداؤد میں ہے۔ مشکوٰۃ میں عبد اللہ بن عمر

فلا درج ہے نیز اس حدیث کی سند میں عبدالرحمان ثقفی مکر الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۶۰، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۸۲)

وضاحت ۲ : تریاق چونکہ شراب اور سانپ کے گوشت سے تیار ہوتا تھا اس لئے آپؐ نے اس کو ناپسند فرمایا اور بحیثیت پیغمبر کے شرکیہ دم اور تعویذات سے آپؐ کو نفرت تھی اور اشعار بھی آپؐ کے مزاج نبوت کے خلاف تھے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۶۳)

۴۵۵۵ - (۴۲) وَهْنُ الْمُعِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ اِكْتَوَىٰ اَوْ اِسْتَرْقَىٰ، فَقَدْ بَرِيَءٌ مِنَ التَّوَكُّلِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۵۵۵ : منیو بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے داغ لگوایا یا (جاہلیت کا) دم کروایا وہ توکل سے دور ہے (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

۴۵۵۶ - (۴۳) وَهْنُ عَيْسَىٰ بْنِ حَمْرَةَ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَىٰ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَكْكِيمٍ وَبِهِ حُمْرَةٌ، فَقُلْتُ: أَلَا تَعْلِقُ تَمِيمَةً؟ فَقَالَ: نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وَكَلَّ إِلَيْهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۵۶ : عیسیٰ بن حمزہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عککم کے ہاں گیا تو اس کے بدن پر ”سرخ باد“ تھا۔ میں نے مشورہ دیا کہ آپ تعویذ پڑھیں۔ انہوں نے جواب دیا، ہم اس سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص تعویذ لکھتا ہے وہ اسی کے حوالہ کر دیا جاتا ہے (ابوداؤد) وضاحت ۱ : (تیمیر) مرف کہے ہوئے تعویذ کو نہیں کہتے بلکہ ہڈی، ٹکے اور پتھر وغیرہ کو بھی کہتے ہیں۔ وضاحت ۲ : اس حدیث کی سند میں محمد بن عبدالرحمان بن ابولیل راوی سنی الحفظ ہے (اعل و معرفۃ الرجال جلد ۱ صفحہ ۱۳۳، النفعاء والمتروکین صفحہ ۵۲۹، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۶۱۳، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۸۳)

۴۵۵۷ - (۴۴) وَهْنُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا رُقِيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ...» رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ دَاوُدَ.

۳۵۵۷ : عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مرف نظردیا زہریلے شے کے ڈسے پر دم کیا جائے (احمد، ترمذی، ابوداؤد)

۴۵۵۸ - (۴۵) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، عَنْ بُرَيْدَةَ.

۳۵۵۸ : نیز ابن ماجہ نے اس حدیث کو بریدہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

۴۵۵۹- (۴۶) وَهْنُ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا رُقِيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حِمَّةٍ أَوْ دَمٍ»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۵۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، 'نظر بد لگنے، کسی دھڑلی شے کے ڈسنے یا ککیر پھوٹنے سے دم کیا جائے' (ابوداؤد)
وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۸۵، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۲۸۵)

۴۵۶۰- (۴۷) وَهْنُ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا. قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ وَلَدَ جَعْفَرٌ تَسْرَعُ إِلَيْهِمُ الْعَيْنُ، أَفَأَسْتَرْقِي لَهُمْ؟ قَالَ: «نَعَمْ، فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ لَسَبَقْتَهُ الْعَيْنُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۵۶۰: اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، 'اے اللہ کے رسول! جعفر کے بچوں کو جلدی نظر لگ جاتی ہے، کیا میں انہیں دم کراؤں؟ آپ نے فرمایا، 'ہاں! کیونکہ اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب آئے والی ہوتی تو نظر غالب آ جاتی' (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

۴۵۶۱- (۴۸) وَهْنُ الشِّفَاءِ بِنْتِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا عِنْدَ حَفْصَةَ، فَقَالَ: «أَلَا تَعْلَمِينَ هَذِهِ رُقِيَّةُ الثَّمَلَةِ كَمَا عَلَّمْتِنِهَا الْكِتَابَةَ؟» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۶۱: شفاء بنت عبد اللہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعریف لائے تو میں حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا، 'تو اسے پھوڑے بھنسی کا دم کیوں نہیں سکھائی جیسا کہ تو نے اسے سکھائی؟' (ابوداؤد)

وضاحت: وہ دم، جس کے الفاظ کتاب و سنت کی تعلیمات کے متافی نہ ہوں درست ہیں اور لڑکیوں کو پڑھانا، لکھانا بھی جائز ہے۔ یہ حدیث جس میں ہے کہ 'انہیں سکھانا نہ سکھاؤ اور انہیں ہالا خالوں میں نہ رہنے دو' عامتہ درجہ ضعیف ہے اور اس کی سند میں عبد الوہاب بن ضحاک راوی کذاب ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۴۳)

۴۵۶۲- (۴۹) وَهْنُ آيِنِ أُمَامَةَ بِنْتِ سَهْلٍ بِنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَى عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَغْتَسِلُ، فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ، وَلَا جِلْدَ مُحِبِّاءٍ... قَالَ: فَلَبِطُ - سَهْلٌ، فَاتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ لَكَ فِي سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ؟ وَاللَّهِ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ. فَقَالَ: «هَلْ تَتَهَمُونَ لَهُ أَحَدًا». فَقَالُوا: نَتَهَمُ عَامِرَ بْنَ رَبِيعَةَ.

قَالَ: فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَامِرًا، فَتَغَلَّظَ عَلَيْهِ، - وَقَالَ: «عَلَامُ يَقْتُلُ أَحَدَكُمْ أَخَاهُ؟ أَلَا بَرَكْتُ؟ - اِغْتَسِلْ لَهُ». فَغَسَلَ لَهُ عَامِرٌ وَجْهَهُ وَبَدَنَهُ وَمِرْقَيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَأَطْرَافَ رِجْلَيْهِ وَدَاخِلَةَ إِزَارِهِ فِي قَدَحٍ، ثُمَّ صَبَّ عَلَيْهِ، فَرَأَى مَعَ النَّاسِ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ الشُّنَّةِ».

۳۵۶۲: ابو امامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے کہ عامر بن ربیعہ نے سہل بن حنیف کو غسل کرتے ہوئے دیکھا اور کہا: اللہ کی قسم! آج کے دن کی مانند میں نے کوئی دن نہیں دیکھا اور نہ کوئی خوبصورت بدن۔ ابو امامہ کہتے ہیں چنانچہ سہلؓ نظر لگنے سے زمین پر گر پڑے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے گئے۔ کہا گیا کہ اے اللہ کے رسول! آپ کو خبر ہے کہ اللہ کی قسم! سہلؓ بن حنیف اپنا سر نہیں اٹھاتے؟ آپ نے دریافت کیا، تم اس کے بارے میں کس شخص کو قسم کرتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم عامر بن ربیعہ کو قسم کرتے ہیں۔ چنانچہ آپؐ نے عامر بن ربیعہ کو بلایا اور اسے ڈانٹ پلائی اور فرمایا: تم لوگ کیوں اپنے بھائی کو قتل کرتے ہو؟ تم نے اس کو دیکھ کر اس کے حق میں برکت کی دعا کیوں نہ کی؟ اس کے لئے غسل کر کے (دھوئیں) دو۔ چنانچہ عامر نے اپنا چہرہ اپنے دونوں ہاتھ اپنی دونوں کہنیاں اپنے گھٹنے اور دونوں پاؤں کے کناروں اور چادر کے اندر کو دھویا اور پانی پیالے میں ڈالا وہ پانی سہلؓ پر ڈالا گیا تو وہ لوگوں کے ساتھ اٹھ کر چلے گا، اسے کچھ تکلیف نہ رہی (شرح السنہ، مالک)

۴۵۶۳ - (۵۰) وَرَوَاهُ مَالِكٌ. وَفِي رِوَايَتِهِ: قَالَ: «إِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ. تَوَضَّأَ لَهُ فَنَوَضَّأَ لَهُ».

۳۵۶۳: اور مالک کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا: نظر کا لگ جانا حق ہے، اس کے لئے اعضاء دھو کر پانی دے چنانچہ اس نے اس کے لئے وضو کر کے پانی دیا۔

۴۵۶۴ - (۵۱) وَفِي رِوَايَتِهِ: قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَيْنِ الْإِنْسَانِ، حَتَّى نَزَلَتْ الْمُعَوَّذَاتَانِ، فَلَمَّا نَزَلَتْ أَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۳۵۶۳: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنت سے اور انسانوں کی نظر سے پناہ طلب کیا کرتے تھے یہاں تک کہ ”معوذتین“ سورتیں نازل ہوئیں جب وہ نازل ہوئیں تو آپؐ نے ان کے ساتھ دم کرنا شروع کیا اور ان کے علاوہ تمام دموں کو چھوڑ دیا (ترمذی، ابن ماجہ) اور امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

۴۵۶۵ - (۵۲) وَفِي عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هَلْ رُبُّنِي فِيكُمْ الْمُعَرَّبُونَ؟» قُلْتُ: وَمَا الْمُعَرَّبُونَ؟ قَالَ: «الَّذِينَ يَشْتَرِكُ فِيهِمُ الْجَنُّ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

وَذَكَرَ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ : «خَيْرَ مَا تَلَوُ يُتَمُّ» فِي «بَابِ التَّرَجُّلِ» .

۳۵۶۵ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا کہ کیا تم میں بیگانے لوگ ہیں؟ میں نے دریافت کیا 'بیگانے کون؟ آپ نے فرمایا ' وہ لوگ جن میں "جن" شریک ہوتے ہیں۔ یعنی وہ "شیطان" جو جماع کے وقت مردوں کے ساتھ شریک ہوتے ہیں (ابوداؤد)

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث جس میں ذکر ہے "تمہارا بہترین علاج" کنگھی پھیرنے کے باب میں ذکر ہو چکی ہے۔

وضاحت ۱ : اس لئے انسان کو چاہیے کہ وہ ہر کام کے شروع میں بسم اللہ ضرور پڑھے تاکہ اس کام میں شیطان اس کا ساتھی نہ ہو۔

وضاحت ۲ : اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۳۸۶)

الفصل الثالث

۴۵۶۶ - (۵۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمَعِدَةُ حَوْضُ الْبَدَنِ، وَالْعُرْوُوقُ إِلَيْهَا وَارِدَةٌ، فَإِذَا صَحَّتِ الْمَعِدَةُ صَدَرَتِ الْعُرْوُوقُ بِالصِّحْقِ، وَإِذَا فَسَدَتِ الْمَعِدَةُ صَدَرَتِ الْعُرْوُوقُ بِالسَّقَمِ» .

تیسری فصل : ۳۵۶۶ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ' معده جسم کا حوض ہے۔ تمام رگیں اس میں اترتی ہیں۔ اگر معده صحیح ہوگا تو رگیں سدرستی لے کر لوٹیں گی اور اگر معده فاسد ہوگا تو رگیں بیماری لے کر لوٹیں گی۔ (یعنی شعب الایمان)

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے، درحقیقت یہ حارث بن کلمہ طیب کا قول ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۱۵)

۴۵۶۷ - (۵۴) وَهَنَّ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ يُصَلِّي، فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ، فَلَدَغَتْهُ عَقْرَبٌ، فَنَاولَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَنَعْلَةً فَقَتَلَهَا. فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: «لَعَنَ اللَّهُ الْعَقْرَبَ، مَا تَدْعُ مُصَلِّيًا وَلَا غَيْرَهُ - أَوْ نَبِيًّا وَغَيْرَهُ» - ثُمَّ دَعَا بِمِلْحٍ وَمَاءٍ - فَجَعَلَهُ فِي إِنَاءٍ، ثُمَّ جَعَلَ يَصُبُّهُ عَلَى أَصْبَعِهِ حَيْثُ لَدَغَتْهُ وَيَمْسَحُهَا وَيَعُوذُهَا بِالْمَعِودَاتَيْنِ. رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» .

۳۵۶۷ : علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ' ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز ادا کر رہے تھے۔ آپ نے اپنا ہاتھ زمین پر رکھا، چنانچہ بچھو نے آپ کو ڈس لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جوتے کے ساتھ اسے مار ڈالا اور جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا ' بچھو پر اللہ کی لعنت ہو۔ نمازی غیر نمازی 'غیر'

غیر بغیر یہ کسی کو معاف نہیں کرتا۔ بعد ازاں آپؐ نے پانی اور نمک منگوایا، اسے برتن میں ڈالا، آپؐ وہ پانی اپنی انگلی پر گرا رہے تھے جہاں بچھو نے ڈس لیا تھا، نیز اس جگہ پر ہاتھ پھیر رہے تھے اور ”معوذ تین“ سورتوں کے ساتھ دم کر رہے تھے (یعنی شعب الایمان)

۴۵۶۸- (۵۵) وَفَنَ عَثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ، قَالَ: أَرْسَلَنِي أَهْلِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ، وَكَانَ إِذَا أَصَابَ الْإِنْسَانَ عَيْنٌ أَوْ شَيْءٌ بَعَثَ إِلَيْهَا بِمُخَضَّبَةٍ، فَأَخْرَجَتْ مِنْ شَعْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَكَانَتْ تَمْسِكُهُ فِي جُلْجُلٍ مِنْ فُضَّةٍ، فَخَضَّصَتْهُ لَهُ، فَشَرِبَ مِنْهُ، قَالَ: فَاطْلَعْتُ فِي الْجُلْجُلِ فَرَأَيْتُ شَعْرَاتِ حَمْرَاءَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۵۶۸: عثمان بن عبداللہ بن موصب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میرے گھر والوں نے مجھے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی جانب پانی کا پیالہ دے کر بھیجا اور جب بھی کسی انسان کو نظر لگ جاتی یا کوئی تکلیف لاحق ہوتی تو وہ ان کی جانب پانی کا برتن بھیج دیتے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں مبارک نکالتیں، جن کو انہوں نے چاندی کی ڈبیا میں رکھا ہوا تھا اور وہ ان کو پانی میں ہلاتیں اور بیمار شخص انہیں پی لیتا۔ راوی نے بیان کیا کہ میں نے ڈبیا کو غور سے دیکھا تو اس میں کچھ سرخ بال تھے (بخاری)

۴۵۶۹- (۵۶) وَفَنَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالُوا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: الْكَمْأَةُ جُدْرِي الْأَرْضِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ، وَمَاوَهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ، وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَهِيَ شِفَاءٌ مِنَ السَّمِّ». قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَأَخَذْتُ ثَلَاثَةً أَكْمُو أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا فَعَصَرْتُهُنَّ، وَجَعَلْتُ مَاءَهُنَّ فِي قَارُورَةٍ، وَكَحَلْتُ بِهِ جَارِيَةً لِي عَمَشَاءَ، فَبَرَأَتْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۳۵۶۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ کھنبی تو زمین کی چمک ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! کھنبی تو من (دسلوی) ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لئے شفاء ہے اور جھو بھجور جنت ہے۔ ہے اور اس سے زہر کا ازالہ ہوتا ہے۔ ابو ہریرہ نے بیان کیا کہ میں نے تین، پانچ یا سات کھنبیاں حاصل کیں، میں نے انہیں نچوڑا اور ان کا پانی میں نے ایک شیشی میں محفوظ کر لیا اور میں نے اپنی لونڈی کی آنکھوں میں پانی کے قطرے ڈالے، جس کی آنکھوں سے پانی بہتا رہتا تھا اور اس کی نظر کمزور تھی تو وہ تندرست ہو گئی (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں شمر بن حوشب راوی میں کلام ہے (تفہیم الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۱۵ تاریخ الکبیر جلد ۳ صفحہ ۲۷۳۰ المخرج والتعديل جلد ۳ صفحہ ۲۲۱۸ الانعاء والتروکین صفحہ ۲۹۲ الجرحون جلد ۳ صفحہ ۳۱۵ میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۸۳ تقریب التہذیب جلد ۳ صفحہ ۳۵۵)

۴۵۷۰- (۵۷) وَمَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ لَعَنَ الْعَسَلَ ثَلَاثَ عَدَوَاتٍ فِي كُلِّ شَهْرٍ لَمْ يُصِبْهُ عَظِيمٌ مِنَ الْبَلَاءِ».

۳۵۷۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے ہر ماہ تین روز ہمارے شہرِ حجاز لیا تو اسے کوئی بڑی بیماری لاحق نہیں ہوگی (ابن ماجہ، بیہقی شعب الایمان) وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں عبدالمجید بن سالم راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۳۰، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۸۰، احادیث ضعیفہ ۷۳، ضعیف الجامع الصغیر ۵۸۳)

۴۵۷۱- (۵۸) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عَلَيْكُمْ بِالشَّفَاءِ يَنْ: الْعَسَلِ وَالْقُرْآنِ». رَوَاهُمَا ابْنُ مَاجَةَ، وَابْنُ هَبَّاقٍ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» وَقَالَ: وَالصَّحِيحُ أَنَّ الْأَخِيرَ مَوْقُوفٌ عَلَى ابْنِ مَسْعُودٍ.

۳۵۷۱: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دو شفاء دینے والی چیزوں کو اختیار کرو۔ وہ شفاء اور قرآن پاک ہیں (ابن ماجہ، بیہقی شعب الایمان) امام بیہقی نے کہا ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے۔

۴۵۷۲- (۵۹) وَهْنُ أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِحْتَجَمَ عَلَى هَامَتَيْهِ مِنَ الشَّأَةِ الْمَسْمُومَةِ. قَالَ مَعْمَرٌ: فَاحْتَجَمْتُ أَنَا مِنْ غَيْرِ سَمٍّ كَذَلِكَ فِي يَافُوعِي، فَذَهَبَ حُسْنُ الْحِفْظِ عَنِّي، حَتَّى كُنْتُ الْقَنْ فَاتِحَةً الْكِتَابِ فِي الصَّلَاةِ. رَوَاهُ رَزِينٌ.

۳۵۷۲: ابو کبشہ النماري رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ زہر آلود بکری کے سبب آپ نے اپنے داغ پر سبکی لگوائی۔ معمر راوی نے بیان کیا کہ میں نے زہر سے متاثر نہ ہونے کے باوجود اسی طرح اپنے داغ میں سبکی لگوائی تو میرا حافظہ جاتا رہا یہاں تک کہ مجھے نماز میں سورت فاتحہ کا بھی لقمہ دیا جاتا تھا (رزین)

۴۵۷۳- (۶۰) وَهْنُ نَافِعٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: يَا نَافِعُ! يَنْبَغُ بِي الدَّمُ، فَاتَيْنِي بِحِجَامٍ وَاجْعَلْهُ شَابًا، وَلَا تَجْعَلْهُ شَيْخًا وَلَا صَبِيًّا. قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «الْحِجَامَةُ عَلَى الرَّبِيِّ أَمْلُ، وَهِيَ تَزِيدُ فِي الْعَقْلِ، وَتَزِيدُ فِي الْحِفْظِ، وَتَزِيدُ الْحَافِظَ حِفْظًا، فَمَنْ كَانَ مُحْتَجِمًا فَيَوْمَ الْخَمِيسِ عَلَى اسْمِ اللَّهِ تَعَالَى، وَاجْتَبَيُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْأَحَدِ، فَاحْتَجِمُوا يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَيَوْمَ

الثَّلَاثَاءِ، وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ؛ فَإِنَّهُ الْيَوْمُ الَّذِي أُصِيبَ بِهِ أَيُّوبُ فِي الْبَلَاءِ. وَمَا يَنْدُجُ ذَمًّا وَلَا بَرَصًا إِلَّا فِي يَوْمِ الْأَرْبَعَاءِ أَوْ لَيْلَةِ الْأَرْبَعَاءِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۵۷۳: تابع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے (مجھے) کہا، اے تابع! مجھ میں خون کی عیڑی ہے، میرے پاس سیکنی لگانے والے کو لاؤ لیکن وہ جوان ہو، بوڑھا یا بچہ نہ ہو۔ ابن عمر نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ نے فرمایا، صبح ہمار سیکنی لگوانا بہتر ہے، اس سے عقل اور حافظہ بڑھتا ہے اور اگر کوئی حافظ ہو تو اس کی قوت حافظہ میں اضافہ ہوتا ہے۔ جو سیکنی لگوانا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اللہ کا نام لے کر جھرات کے روز لگوائے۔ جمعہ، ہفتہ اور اتوار کے روز سیکنی لگوانے سے بچو۔ البتہ ہر اور منگل کے روز سیکنی لگواؤ اور بدھ کے روز پرہیز کرو کیونکہ اسی دن ابوب علیہ السلام کو بیماری لاحق ہوئی اور کوڑھ اور برص جیسی بیماریاں تو صرف بدھ کے روز یا صرف بدھ کی رات جنم لیتی ہیں (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مکتوۃ علامہ الہانی جلد ۳ صفحہ ۴۸۸)

۴۵۷۴ - (۶۱) وَقَدْ مَغْفِلُ بْنُ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْحِجَامَةُ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ لِسِتْعِ عَشْرَةِ مِنَ الشَّهْرِ ذَوَاءِ السَّنَةِ». رَوَاهُ حَرْبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْكِرْمَانِيُّ صَاحِبُ أَحْمَدَ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَلِكَ، هَكَذَا فِي «الْمُسْتَقْنَى».

۳۵۷۳: معتل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چاند کی سترو تاریخ منگل کے روز سے سیکنی لگوانا تمام سال کی بیماریوں کا علاج ہے۔ اس حدیث کو امام احمد رحمہ اللہ کے شاگرد حرب بن اسماعیل کرمانی نے بیان کیا ہے، اس کی سند صحیح نہیں ہے اور ”مستقنٰی“ میں بھی اسی طرح ہے۔

وضاحت ۱: یہ حدیث قایت درجہ ضعیف ہے، اس کی سند میں لحد بن ابی الحواری راوی ضعیف ہے (المرح والحدید جلد ۳ صفحہ ۲۵۳ میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۱۰۲ تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۲۷۷)

وضاحت ۲: کبھہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منگل کے روز سیکنی لگانے سے منع فرمایا ہے۔ اس سے مراد وہ منگل کا دن ہے جو چاند کی سترو میں تاریخ کے علاوہ ہو (واللہ اعلم)

۴۵۷۵ - (۶۲) وَرَوَى رَزِينُ نَحْوَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۳۵۷۵: رزین نے اس کی مثل حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

بَابُ الْفَالِ وَالطَّيْرَةِ

(نیک فال اور بد شگون کی کا بیان)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۴۵۷۶- (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا طَيْرَةَ، وَخَيْرُهَا الْفَالُ، قَالُوا: وَمَا الْفَالُ؟ قَالَ: «الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ». مَتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۴۵۷۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ نے فرمایا، بد شگونی جائز نہیں، ایسی سب چیزوں میں سے فال بہتر ہے۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا، نیک فال کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا، اچھا کلمہ جو تمہیں سنائی دے (بخاری، مسلم)

وضاحت: بد فالی کا آغاز اس طرح ہوا کہ دور جاہلیت میں لوگ پرندے اڑاتے تھے اگر پرندے دائیں جانب اڑ جاتے تو سمجھا جاتا کہ کام ہو جائے گا اور اس کو مبارک سمجھا جاتا۔ اگر بائیں جانب اڑ جاتے تو اس کام کو منکوس سمجھا جاتا اور اسے چھوڑ دیا جاتا۔ اسلام نے اس سے منع کر دیا اور اس فعل کو بے اصل قرار دیا (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۲۲)

۴۵۷۷- (۲) وَفَضْلُهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا عَدُوَّ وَلَا طَيْرَةَ وَلَا هَامَةً— وَلَا صَفْرًا—، وَفَرَمِنَ الْمَجْدُومِ كَمَا تَقْرِئُ مِنَ الْأَسَدِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۵۷۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی بیماری شہدی نہیں ہے بد شگونی بھی نہیں ہے۔ ابو بھی نہیں ہے اور صفر بھی نہیں ہے اور کوڑھی شخص سے اس طرح بھاگو، جس طرح شیر سے بھاگتے ہو (بخاری)

وضاحت: ”ہامہ“ ایک پرندہ ہے جسے منکوس سمجھا جاتا ہے اس کی نظردن میں کمزور رہتی ہے، وہ رات کو اڑتا ہے اور بولتا ہے، غیر آباد جگہ میں رہائش رکھتا ہے۔ دور جاہلیت میں اس پرندے کے بارے میں مشہور تھا کہ یہ پرندہ جس شخص کے گھر پر بیٹھ جائے تو اس کے مالک کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ یہ تفسیر مالک بن انس سے مروی ہے جبکہ اکثر علماء کہتے ہیں، اہل عرب کا خیال تھا کہ قتل ہونے والے انسان کی روح الو کی شکل اختیار کر لیتی ہے اور الو اس وقت تک چیخا رہتا ہے جب تک اس کا بدلہ نہ لے لیا جائے۔ حدیث میں اس نظریہ کی نفی کی گئی ہے۔ ”صفر“ سے مراد سانپ ہے جو پیٹ کو کاٹتا رہتا ہے، جب وہ بھوکا ہوتا ہے۔ بسا اوقات انسان اس سے فوت ہو جاتا ہے۔ حدیث میں اس کی نفی کی گئی ہے یا اس سے مقصود یہ ہے کہ صفر کے مینے کو منکوس نہ سمجھا جائے یا دور جاہلیت میں لوگ صفر کے مینے کو حرام اور محرم کو حلال قرار دیتے تھے (فتح المجید شرح کتاب التوحید صفحہ ۳۰۸)

۴۵۷۸ - (۳) وَصْنُهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا عَذْوَى وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفْرَ، فَقَالَ أَعْرَابِي: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَمَا بَالُ الْإِبِلِ تَكُونُ فِي الرَّمْلِ لَكَانُهَا الطِّبَاءُ فَيُخَالِطُهَا الْبَيْعُ الْأَجْرُبُ فَيُجَرِّبُهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۵۷۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بخاری متحدی نہیں ہے، نہ ابو ہریرہ ہے اور نہ صفر (کامین) منحوس ہے۔ ایک اعرابی نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! اونٹوں کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں، جو ریتلے علاقے میں رہتے ہیں، ہرنوں کی مانند نظر آتے ہیں اور جب غارشی اونٹ ان کے ساتھ ملتا ہے تو ان سب کو غارشی کہتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر معاملہ یوں ہے تو بتاؤ کہ پہلے اونٹ کو کس نے غارشی بنایا؟ (بخاری)

۴۵۷۹ - (۴) وَصْنُهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا عَذْوَى وَلَا هَامَةَ وَلَا نَوَّءَ— وَلَا صَفْرَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۷۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی مرض متحدی نہیں ہے، ابو ہریرہ ہے، نہ کوئی ستارہ موثر ہے اور نہ صفر (کامین) منحوس ہے (مسلم) وضاحت: ”ستارہ“ سے مقصود یہ ہے کہ یہ سمجھا درست نہیں کہ فلاں ستارہ طلوع ہوتا ہے تو بارش ہوتی ہے، اس نظریہ کی نفی کی گئی ہے (فتح المجید شرح کتاب التوحید صفحہ ۳۲۰)

۴۵۸۰ - (۵) وَهَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا عَذْوَى وَلَا صَفْرَ وَلَا غَوْلَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۸۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا، کوئی مرض متحدی نہیں ہے، نہ صفر (کامین) منحوس ہے اور نہ کوئی بھوت ہے (مسلم) وضاحت: ”غول“ سے مقصود یہ ہے اہل عرب کا خیال تھا کہ جنگل میں شیاطین جن رہتے ہیں، وہ مختلف شکلوں میں نظر آتے ہیں اور سفر کرنے والوں کو صحیح راہ سے ہٹا دیتے ہیں اور کبھی انہیں ہلاک کر دیتے ہیں۔ اس خیال کو بھی لفظ قرار دیا گیا ہے (فتح المجید شرح کتاب التوحید صفحہ ۳۲۰)

۴۵۸۱ - (۶) وَهْنٌ عَمْرُو بْنُ الشَّرِيدِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ فِي وَفْدٍ ثَقِيفٍ رَجُلٌ مَجْدُومٌ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَأَرْجِعْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۸۱: عمرو بن شریہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں اس نے بیان کیا کہ ”ثقیف“ قبیلہ کے وفد میں ایک شخص ہذا

کے مرض میں مبتلا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب پیغام ارسال کیا کہ ہم نے تیری بیعت قبول کر لی ہے تو واپس چلا جا (مسلم)

وضاحت : اگرچہ کوئی بیماری از خود متعدی نہیں ہوتی بلکہ اسباب کی وساطت سے ایک شخص کے جراثیم دوسرے انسان پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اگرچہ یہ جراثیم از خود منتقل نہیں ہوتے بلکہ اللہ پاک کے نظام کے مطابق جراثیم پہنچتے ہیں۔ اس لئے آپؐ نے اسے کہلوا بھیجا کہ تو واپس جا تاکہ کمزور ایمان والے مسلمان یہ نظریہ نہ قائم کر لیں کہ بیماری از خود متعدی ہوتی ہے (واللہ اعلم)

الفصل الثانی

۴۵۸۲ - (۷) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَفَاءَلُ وَلَا يَنْطَبِرُ، وَكَانَ يُحِبُّ الْإِسْمَ الْحَسَنَ رَوَاهُ فَيْحُ «شَرْحُ السُّنَّةِ».

دوسری فصل : ۳۵۸۲ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیک قال لیتے بدگھوئی نہیں لیتے تھے اور اچھے کام کو پسند کرتے تھے (شرح السنہ)

۴۵۸۳ - (۸) وَهَنَ قُطَيْبُ بْنُ قَبِيصَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الْعِيفَةُ — وَالطَّرْفُ — وَالطَّيْرَةُ مِنَ الْحَبِيبِ»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۸۳ : قطیب بن قبیصہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پرندوں کو اڑا کر قال لیتا، ٹکڑیوں سے یا زمین پر غلط کھینچ کر قال لیتا اور بدگھوئی لیتا، یہ سب جادو میں سے ہیں (ابوداؤد) وضاحت : اس حدیث کی سند میں حیان بن عطاء راوی مقبول ہے (تطبیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۷۸ ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۸)

۴۵۸۴ - (۹) وَهَنَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الطَّيْرَةُ بِشْرُكَ، قَالَهٖ ثَلَاثًا، وَمَا مِثْلَ إِلَّا — وَلَكِنَّ اللَّهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ: كَانَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ يَقُولُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ: «وَمَا مِثْلَ إِلَّا، وَلَكِنَّ اللَّهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ». هَذَا عِنْدِي قَوْلُ ابْنِ مَسْعُودٍ.

۳۵۸۴ : عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: بدگھوئی شرک ہے۔ آپؐ نے یہ بات تین بار دہرائی۔ پھر فرمایا، ہم میں سے ہر شخص کو وہم لاحق ہوتا ہے لیکن توکل کے سبب اللہ اس کو دور کر دیتا ہے (ابوداؤد ترمذی)

امام ترمذیؒ نے بیان کیا کہ میں نے امام بخاریؒ سے سنا انہوں نے فرمایا: سلیمان بن حرب راوی، اس حدیث کے اس جملہ کہ ”ہم میں سے ہر شخص کو وہم لاحق ہوتا ہے لیکن توکل کے سبب اللہ اس کو دور کر دیتا ہے“ کے بارے میں کہتے تھے کہ میرے نزدیک یہ جملہ عبد اللہ بن مسعود کا قول ہے۔

۴۵۸۵- (۱۰) وَهَنَ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِ مَجْدُومٍ فَوَضَعَهَا مَعَهُ فِي الْقَصْعَةِ، وَقَالَ: «كُلْ يَقَّةً بِاللَّهِ، وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۵۸۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہڈام والے کے ہاتھ کو پکڑا اور اسے اپنے ساتھ پیالے میں رکھا اور حکم دیا کہ تو اللہ پر اعتماد اور توکل کر کے کھائے میں شریک ہو (ابن ماجہ) وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں مغفل بن فضالہ راوی ضعیف ہے (ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۸۷ احادیث ضعیفہ ۱۱۳۳)

۴۵۸۶- (۱۱) وَهَنَ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا هَامَةَ وَلَا عَدْوَى وَلَا طَيْرَةَ. وَإِنْ تَكُنِ الطَّيْرَةُ فِي شَيْءٍ فِي الدَّارِ وَالْقَرْبِ وَالْمَرْأَةِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۸۶: سعد بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ الود بدمعہ ہوتی ہے؛ نہ کوئی بیماری متعہدی ہوتی ہے اور نہ بد گھنٹی جائز ہے۔ اگر کسی چیز میں بد گھنٹی ہوتی تو کھر، گھوٹے اور عورت میں ہوتی (ابوداؤد)

۴۵۸۷- (۱۲) وَهَنَ أَنَسُ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعْجِبُهُ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَةٍ أَنْ يَسْمَعَ: يَا رَاشِدُ، يَا نَجِيعُ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۵۸۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کام کیلئے باہر نکلتے تو آپؐ کو یہ بات اچھی لگتی کہ آپؐ (راشد) ”اے رشد والے“ اور (ناج) ”اے مراد پالے والے“ کے کلمات سنیں (ترمذی)

۴۵۸۸- (۱۳) وَهَنَ بُرَيْدَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَتَطَيَّرُ مِنْ شَيْءٍ، فَإِذَا بَعَثَ غَاسِلًا سَأَلَ عَنْ اسْمِهِ فَإِذَا أَعْجَبَهُ اسْمُهُ فَرَحَ بِهِ، وَرُئِيَ بِشْرُ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ. وَإِنْ كَرِهَ اسْمُهُ رُئِيَ كَرَاهِيَةُ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ. وَإِذَا دَخَلَ قَرْيَةً سَأَلَ عَنْ اسْمِهَا، فَإِنْ أَعْجَبَهُ اسْمُهَا فَرَحَ بِهِ وَرُئِيَ بِشْرُ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ، وَإِنْ كَرِهَ اسْمُهَا رُئِيَ كَرَاهِيَةُ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۸۸: میرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز سے بدگھٹی نہیں لیتے تھے۔ آپ جب کسی عامل کو بھیجتے تو اس کا نام پوچھتے، اگر آپ کو اس کا نام اچھا لگتا تو آپ خوش ہوتے اور خوشی کے آثار آپ کے چہرے پر دکھائی دیتے اور اگر اس کے نام کو ناپسند جانتے تو آپ کے چہرے پر ناگواری کے آثار دکھائی دیتے۔ اور جب آپ کسی ہمتی میں داخل ہوتے تو ہمتی کا نام دریافت فرماتے اور اگر آپ کو اس کا نام اچھا لگتا تو آپ خوش ہوتے اور خوشی کے آثار چہرے پر دکھائی دیتے۔ اور اگر اس نام کو ناپسند فرماتے تو ناگواری کے اثرات آپ کے چہرے پر نمایاں ہوتے (ابوداؤد)

۴۵۸۹- (۱۴) وَفَنَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا كُنَّا فِي دَارٍ كَثُرَ فِيهَا عَدَدُنَا وَأَمْوَالُنَا فَتَحَوَّلْنَا إِلَى دَارٍ قَلَّ فِيهَا عَدَدُنَا وَأَمْوَالُنَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ذَرُوهَا دَمِيمَةً»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۸۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم ایک گھر میں رہا کرتے تھے اس میں ہمارے افراد بھی زیادہ تھے اور ہمارے پاس مال بھی وافر تھا۔ پھر ہم ایسے گھر میں منتقل ہوئے جس میں ہمارے افراد کم ہو گئے اور ہمارے مال میں بھی کمی ہو گئی۔ آپ نے یہ سن کر حکم دیا کہ اس گھر کو چھوڑ دو، یہ گھر اچھا نہیں ہے (ابوداؤد)

۴۵۹۰- (۱۵) وَفَنَ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَحِيرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ فَرْوَةَ بِنَ مُسَيْكٍ يَقُولُ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! عِنْدُنَا أَرْضٌ يُقَالُ لَهَا أَبِينُ، وَهِيَ أَرْضُ رَبِيفَا وَمِيزَتْنَا، وَإِنَّا وَبَاءَهَا شَدِيدٌ. فَقَالَ: «دَعَهَا عَنْكَ؛ فَإِنَّ مِنَ الْقَرَبِ التَّلَفَ»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۹۰: یحییٰ بن عبد اللہ بن بحیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے خبر دی، جس نے فروہ بن مسیک سے سنا، وہ کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہماری زمین کا نام "ابین" ہے ہماری یہ زمین زرخیز ہے اور اسی سے ہمارا غلہ پیدا ہوتا ہے مگر شدید وبا والی ہے۔ آپ نے زمین کو چھوڑ دینے کا حکم دیا کیونکہ بیماری کے اثرات کے قریب رہنا ہلاکت کا باعث ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۸۸، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۳۴۳)

الْفَصْلُ الثَّالِثُ

۴۵۹۱- (۱۶) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: ذُكِرَتْ الطَّيْرَةُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «أَحْسَنُهَا النَّفَالُ، وَلَا تَرُدُّ مُسْلِمًا، فَإِذَا رَأَى أَحَدَكُمْ مَا يَكْفُرُهُ فَلْيَقُلْ:

اَللّٰهُمَّ لَا يَنْتَهِ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ، وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

تیسری فصل : ۳۵۹ : عروہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بدھگنی کا تذکرہ ہوا۔ آپؐ نے فرمایا، نیک فال اچھی چیز ہے اور بدھگنی کسی مسلمان کو کام کرنے سے نہ روکے، جب تم میں سے کوئی شخص ناپسندیدہ بات دیکھے تو یہ دعا کرے۔ اے اللہ! عمدہ چیزیں دینے والا صرف تو ہے اور خرابیوں کو دور کرنے والا بھی تو ہی ہے۔ برائی سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت صرف اللہ کی توفیق سے ہی ملتی ہے (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۸)

بَابُ الْكُهَانَةِ (کہانت کا بیان)

الفصل الأول

۴۵۹۲ - (۱) عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أُمُورًا كُنَّا نَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، كُنَّا نَأْتِي الْكُهَانَ. قَالَ: «فَلَا تَأْتُوا الْكُهَانَ». قَالَ: قُلْتُ: كُنَّا نَنْتَظِرُ. قَالَ: «ذَلِكَ شَيْءٌ يَجْعَلُ أَحَدَكُمْ فِي نَفْسِهِ، فَلَا يَصُدُّكُمْ». قَالَ: قُلْتُ: وَمِمَّا رَجَالٌ يَخْطُونَ — قَالَ: «كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخْطُ —، فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَلِكَ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ».

پہلی فصل : ۴۵۹۲ : معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! کچھ کام ایسے ہیں جنہیں جاہلیت میں ہم کیا کرتے تھے، ہم کاہنوں کے پاس جایا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا، تم کاہنوں کے پاس نہ جایا کرو۔ اس نے کہا کہ میں نے دریافت کیا، ہم بدھوں کی پکڑا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا، یہ ایسی چیز ہے جو دل میں بے اختیار پیدا ہو جاتی ہے لیکن ہمیں کام کرنے سے ہرگز نہ روکے۔ اس نے کہا کہ میں نے دریافت کیا، ہم میں سے کچھ لوگ لکیریں کھینچا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا، ایک پیغمبر لکیریں کھینچا کرتے تھے پس جس شخص کی لکیریں، ان کی کیوں کے موافق ہو گئیں پھر تو ٹھیک ہے ورنہ نہیں (مسلم)

وضاحت : ”کاہن“ وہ ہے جو کائنات کے بارے مستقبل کی باتیں بتاتا ہے اور وہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ بت سی پوشیدہ چیزوں کو جانتا ہے (تیسرے العزیز الحمید ص ۱۷۰)

۴۵۹۳ - (۲) وَفَعْنُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَأَلَ أَنَسُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ الْكُهَانِ. فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّهُمْ لَيْسُوا بِشَيْءٍ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَإِنَّهُمْ يُخَدِّثُونَ أَخْيَانًا بِالشَّيْءِ يَكُونُ حَقًّا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ، يَخْطُفُهَا الْجَنِّيُّ، فَيَقْرَأُ فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ قُرَّ الدَّجَاجَةِ، فَيَخْطِطُونَ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذِبَةٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۵۹۳ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کاہنوں کے بارے میں دریافت کیا؟ آپ نے انہیں بتایا کہ کاہن کوئی چیز نہیں ہے۔ انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کاہن کبھی کبھی ایسی بات بتاتے ہیں جو درست ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی سچی بات کو کوئی جن ایک لیتا

ہے اور اپنے دوست کے کان میں مرفی کی آواز کی طرح القاء کرتا ہے، پس کاہن لوگ اس میں سو (۴۰۰) سے زیادہ جھوٹ ملائے ہیں (بخاری، مسلم)

۴۵۹۴ - (۳) وَفَضَّلَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ - وَهُوَ السَّحَابُ - فَتَذْكُرُ الْأَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَاءِ، فَتَسْتَرْقِي الشَّيَاطِينُ السَّمْعَ فَتَسْمَعُهُ» - فَتُوحِيهِ إِلَى الْكُفَّانِ، فَيَكْذِبُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذِبَةٍ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۵۹۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا، بیشک فرشتے بادلوں میں اترتے ہیں اور جس کام کا فیصلہ آسمان میں ہو چکا ہوتا ہے اس کا تذکرہ کرتے ہیں، تو ”شیطان جن“ اسے چوری سنتے ہیں اور کاہنوں کو اس کی خبر دیتے ہیں۔ پس کاہن لوگ اپنی طرف سے اس میں سو جھوٹ کہتے ہیں (بخاری)

۴۵۹۵ - (۴) وَفَنَ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَتَى عَرُافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يَقْبَلْ لَهُ صَلَاةُ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۵۹۵: حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص گمشدہ یا چوری کا پتہ بتانے والے کے پاس گیا اور اس سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا تو اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہیں ہوگی (مسلم)

۴۵۹۶ - (۵) وَفَنَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَّةِ عَلَى أَثَرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ -، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: «هَلْ تَذَرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟» قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «وَقَالَ: أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ؛ فَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطَرْنَا بِفَضْلِ اللَّهِ وَرَحْمَتِهِ، فَذَلِكَ مُؤْمِنٌ بِي كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ، وَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطَرْنَا بِتَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذَلِكَ كَافِرٌ بِي مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۵۹۶: زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حدیبیہ مقام میں رات کی بارش کے بعد صبح کی نماز پڑھائی۔ جب آپ فارغ ہو کر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور دریافت کیا، کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے پروردگار نے کیا کہا ہے؟ انہوں نے جواب دیا، اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ راوی نے بیان کیا آپ نے فرمایا، میرے اللہ نے کہا ہے کہ بندوں میں سے صبح کے وقت کچھ مومن ہو گئے اور کچھ کافر ہو گئے۔ جن لوگوں نے کہا کہ ہم پر اللہ کے فضل اور رحمت سے بارش برسی ہے تو وہ مجھ پر ایمان رکھتے ہیں اور ستاروں کے منکر

ہیں اور جن لوگوں نے کہا کہ ہم پر فلاں فلاں ستارے کے سبب بارش ہوئی ہے تو وہ انکار کرنے والے ہیں، ستاروں پر ایمان رکھنے والے ہیں (بخاری، مسلم)

۴۵۹۷- (۶) وَهْنُ ابْنِ مُرَيْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ بَرَكَةٍ إِلَّا أَصْبَحَ فَرِيقٌ مِنَ النَّاسِ بِهَا كَافِرِينَ، يَنْزِلُ اللَّهُ الْغَيْثَ، فَيَقُولُونَ: يَكُونُ كَذَا وَكَذَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۵۹۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ نے آسمان سے جب بھی برکت نازل کی ہے تو لوگوں میں سے ایک گروہ کافر ہو جاتا ہے۔ بارش اللہ برساتا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ فلاں فلاں ستارے کی برکات ہیں (مسلم)

الفصل الثانی

۴۵۹۸- (۷) هُنَّ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِنَ التَّجْوِيمِ، اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ»... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

دوسری فصل: ۴۵۹۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے علم نجوم حاصل کیا، اس نے جادو کا ایک حصہ سیکھا۔ وہ جتنا زیادہ علم نجوم دیکھے گا اتنی ہی زیادہ جادو میں جلا ہوگا (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ)

۴۵۹۹- (۸) وَهْنُ ابْنِ مُرَيْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَتَى كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ، أَوْ أَتَى امْرَأَتَهُ حَائِضًا، أَوْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِي ذُبْرِهَا، فَقَدْ بَرِيَءَ مِمَّا أَنْزَلَ عَلَى مُحَمَّدٍ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۴۵۹۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کاهن کے پاس گیا اور اس کی باتوں کی تصدیق کی یا اپنی بیوی سے حیض کی حالت میں جماع کیا یا اپنی بیوی کی عادت میں جماع کیا تو وہ شخص اس وحی سے دور ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی (احمد، ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حکیم اثرم راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۵۹۹)

الفصل الثالث

۶۰۰- (۹) هُنَّ ابْنَةُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا قَضَى اللَّهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتْ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا — لِقَوْلِهِ، كَأَنَّهُ سِلْسِلَةٌ عَلَى صَفْوَانٍ — فَإِذَا فُزِعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ — قَالُوا: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوا: لِلَّذِي قَالَ الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ. فَسَمِعَهَا مُسْتَرْقُوا السَّمْعَ، وَمُسْتَرْقُوا السَّمْعَ هَكَذَا، بَعْضُهُ فَوْقَ بَعْضٍ، وَوَصَفَ سَفِيَانٌ بِكِفِّهِ فَحَرَفَهَا، وَبَلَدَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ — «فَيَسْمَعُ الْكَلِمَةَ فَيُلْقِيهَا إِلَى مَنْ تَحْتَهُ، ثُمَّ يُلْقِيهَا الْآخَرُ إِلَى مَنْ تَحْتَهُ، حَتَّى يُلْقِيَهَا عَلَى لِسَانِ السَّاجِرِ أَوْ الْكَاهِنِ. فَرُبَّمَا أَتَزَكَّ الشَّهَابُ قَبْلَ أَنْ يُلْقِيَهَا، وَرُبَّمَا أَلْقَاهَا قَبْلَ أَنْ يَدْرِكَهَ، فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةً كَذِبَةٍ. فَيَقَالُ: أَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا؟ كَذَا وَكَذَا؟ فَيُصَدَّقُ بِتِلْكَ الْكَلِمَةِ الَّتِي سَمِعَتْ مِنَ السَّمَاءِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل : ۴۶۰۰ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جب آسمان پر کوئی فیصلہ صادر فرماتے ہیں تو اللہ کے فرمان کے باعث خوف کی وجہ سے فرشتوں کے پروں کی لرزش کی آوازیں ہوتی ہیں جیسے صاف پتھر پر لوہے کی زنجیر گرنے سے پیدا ہوتی ہے۔ جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہوتی ہے تو وہ دریافت کرتے ہیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا؟ وہ اللہ کے اس ارشاد کا ذکر کرتے ہیں جو اللہ نے فرمایا ہوتا ہے اور اس کی تصدیق کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ اس اللہ کا ارشاد ہے جو بلند ہے اور بڑا ہے چنانچہ چوری سننے والے اس فیصلے کو سن لیتے ہیں اور چوری سننے والے اس طرح ایک دوسرے کے اوپر ہوتے ہیں۔ (حدیث کے راوی) سفیان نے اپنی ہتھیلی کے ساتھ اس کو بیان کیا، ہتھیلی کو ٹیڑھا کیا اور ہتھیلی کی اگلیوں کے درمیان فاصلہ رکھا۔ گویا اوپر والا شیطان اس فیصلے کو سنتا ہے اور اپنے سے نیچے والے شیطان کی جانب اس کا القاء کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ شیطان جادوگر یا کاہن کی زبان پر اس کا القاء کرتا ہے۔ بسا اوقات شیطان کے القاء سے پہلے اس کو شہاب ثاقب لگتا ہے اور کبھی شہاب ثاقب کے کچنے سے پہلے وہ اس کا القاء کر دیتا ہے اور وہ کاہن اس کے ساتھ سو جھوٹ کا اضافہ کر کے بتاتا ہے چنانچہ کہا جاتا ہے کہ کیا اس شخص نے کلاں فلاں دن فلاں بات نہیں کہی تھی؟ پس اس کلمہ کے سبب جو آسمان سے سنا گیا تھا اس کی بات سچی ہو جاتی ہے (بخاری)

۶۰۱- (۱۰) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْأَنْصَارِ: أَنَّهُمْ بَيْنَمَا هُمْ جُلُوسٌ لَّيْلَةً مَّعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَمَى بَنَجْمٍ وَاسْتَنَارَ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا رُمِيَ بِمِثْلِ هَذَا؟» قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، كُنَّا نَقُولُ: «وَلَيْدَ اللَّيْلَةِ رَجُلٌ عَظِيمٌ؛ وَمَاتَ رَجُلٌ عَظِيمٌ». فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَزِمُوا إِلَّا بِمَا لَمْتُمْ أَحَدًا وَلَا لِحَيَاتِهِ؛ وَلَكِنْ رَبَّنَا تَبَارَكَ اسْمُهُ إِذَا قَضَى أَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةً

الْعَرْشِ ، ثُمَّ سَجَّ أَهْلَ السَّمَاءِ الَّذِينَ يَلُوْنُهُمْ ، حَتَّى يَبْلُغَ التَّسْبِيحَ أَهْلَ هَذِهِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا ، ثُمَّ قَالَ الَّذِينَ يَلُوْنُ حَمَلَةَ الْعَرْشِ لِحَمَلَةِ الْعَرْشِ : مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ فَيُخْبِرُونَهُمْ مَا قَالَ فَيَسْتَجِيبُ بَعْضُ أَهْلِ السَّمَاوَاتِ بَعْضًا حَتَّى يَبْلُغَ هَذِهِ السَّمَاءَ الدُّنْيَا ، فَيَحْطَفُ الْجَنُّ السَّمْعَ ، فَيَقْذِفُوْنَ إِلَى أَوْلِيَائِهِمْ ، وَيُؤْمَوْنَ ، فَمَا جَاؤُوا بِهِ عَلَى وَجْهِهِ فَهُوَ حَقٌّ ، وَلَكِنَّهُمْ يَقْرِفُوْنَ فِيهِ — وَيَزِيدُوْنَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۳۶۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک انصاری شخص نے مجھے بتایا کہ ایک مرتبہ وہ رات کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ ایک ستارہ ٹوٹا اور اس کی روشنی ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ جب جاہلیت میں اس طرح ستارہ ٹوٹا کرتا تھا تو تم کیا کہا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب میں عرض کیا، اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں، ہم کہا کرتے تھے کہ آج کی رات کوئی بڑا انسان پیدا ہوا ہے یا بڑا انسان فوت ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ستارہ کسی شخص کی موت اور زندگی پر نہیں ٹوٹا البتہ ہمارا پروردگار جس کا نام برکت والا ہے، جب وہ کسی کام کا فیصلہ صادر فرماتا ہے تو حاملین عرش ”سمان اللہ“ کہتے ہیں بعد ازاں ان سے قریب والے آسمان کے فرشتے ”سمان اللہ“ کہتے ہیں۔ یہاں تک کہ ”سمان اللہ“ کہنے کی آواز پہلے آسمان کے فرشتوں تک پہنچتی ہے بعد ازاں عرش کو اٹھانے والے فرشتوں کے قریب والے فرشتے، عرش کو اٹھانے والے فرشتوں سے دریافت کرتے ہیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا ہے؟ چنانچہ وہ انہیں اللہ کے فرمان کے بارے میں اطلاع دیتے ہیں اور پھر آسمانوں والے فرشتے دوسرے فرشتوں سے دریافت کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ خبر جب پہلے آسمان کے فرشتوں تک پہنچتی ہے تو جن شیاطین اس خبر کو اچک لیتے ہیں اور اپنے دوستوں یعنی انسانوں تک پہنچاتے ہیں اس وقت ان پر ستارے گرائے جاتے ہیں تو خبر کے جس حصہ کو اس کی اصل شکل میں پیش کرتے ہیں اس حصہ تک تو وہ خبر بھی ہوتی ہے لیکن اس میں جھوٹ کی آمیزش کر کے اضافہ کر لیتے ہیں (مسلم)

۴۶۰۲- (۱۱) وَهَنَ قَتَادَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى هَذِهِ النُّجُومَ لِثَلَاثٍ: جَعَلَهَا زِينَةً لِلْسَّمَاءِ، وَرُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ، وَعَلَامَاتٍ يُهْتَدَى بِهَا؛ فَمَنْ تَأَوَّلَ فِيهَا يَغْيِرَ ذَلِكَ أَخْطَا وَأَضَاعَ نَصِيحَتَهُ، وَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْلَمُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا - وَفِي رِوَايَةٍ زَيْنِي -: وَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْبِيهِ وَمَا لَا عِلْمَ لَهُ بِهِ، وَمَا عَجَزَ عَنْ عِلْمِهِ الْآبِيَاءُ وَالْمَلَائِكَةُ.

۳۶۶: علامہ ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ستاروں کو تین مقاصد کے لئے بنایا ہے۔ آسمانوں کی زینت کے لئے، شیطانوں کو مارنے کے لئے، اور یہ ستارے ایسے نشانات ہیں جن کے ذریعے راتے معلوم کئے جاتے ہیں جس شخص نے ان کے بارے میں ان کے علاوہ وضاحت کی، اس نے غلطی کی اور اپنے ان اعمال کو ضائع کیا اور وہ خواہ مخواہ ایسی باتیں کرتا ہے جن کا اس کے پاس کوئی ثبوت نہیں۔ امام بخاری نے اس حدیث کو مطلق بیان کیا ہے اور روایں کی روایت میں ہے ”اور وہ بلاوجہ ایسی باتیں کرتا ہے“ جس کا اسے کوئی علم نہیں اور جن کا علم پیغمبروں اور فرشتوں کو بھی نہیں ہے۔

۴۶۰۳- (۱۲) **وَمَنْ الرِّبِيعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِثْلُهُ، وَزَادَ: وَاللَّهُ مَا جَعَلَ اللَّهُ فِي نَجْمِ حَيَاةِ أَحَدٍ، وَلَا رِزْقِهِ، وَلَا مَوْتِهِ، وَإِنَّمَا يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَيَتَعَلَّلُونَ بِالنَّجُومِ.**

۴۶۰۳: اور ربیع رضی اللہ عنہ سے بھی اس طرح کی روایت ہے اور اس میں اضافہ ہے ”اللہ کی قسم! اللہ نے ستاروں میں کسی کی زندگی، کسی کا رزق اور کسی کی موت نہیں رکھی بلکہ حقیقت یہ ہے یہ لوگ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں اور ستاروں کا محض بھانہ بناتے ہیں۔“

۴۶۰۴- (۱۳) **وَمَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ اقْتَبَسَ بَابًا مِنْ عِلْمِ النَّجُومِ لِيُغَيِّرَ مَا ذَكَرَ اللَّهُ؛ فَقَدْ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السَّحَرِ، الْمُنْجِمُ كَاهِنٌ، وَالْكَاهِنُ سَاحِرٌ، وَالسَّاحِرُ كَافِرٌ». رَوَاهُ رِزِينَ.**

۴۶۰۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے علم نجوم کا کوئی باب ان مقاصد کے علاوہ جن کا اللہ نے ذکر کیا ہے، کسی اور غرض سے سیکھا تو اس شخص نے جادو کا علم حاصل کیا۔ نجومی کاهن ہوتا ہے اور کاهن جادوگر ہوتا ہے اور جادوگر کافر ہوتا ہے (رزین) وضاحت: اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی۔

۴۶۰۵- (۱۴) **وَمَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ أَمْسَكَ اللَّهُ الْقَطَرَ عَنْ عِبَادِهِ خَمْسَ سِنِينَ، ثُمَّ أَرْسَلَهُ، لَأَصْبَحَتْ طَائِفَةٌ مِنَ النَّاسِ كَافِرِينَ، يَقُولُونَ: سُقِينَا بَنُو الْمُجْدَحِ». ... رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.**

۴۶۰۵: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر اللہ اپنے بندوں سے پانچ سال تک بارش روک لے بعد ازاں بارش برسائے تو لوگوں کا ایک گروہ اللہ کے ساتھ کفر کرنے لگ جائے گا۔ وہ گروہ کے گاہک ہم پر فلاں ستارے کی طفیل بارش برسی ہے (نسائی) وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مکتوزہ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۳۹۶)

کِتَابُ الرُّؤْيَا

(خواب کی شرعی حیثیت اور اس کی تعبیر کا بیان)

الفصل الأول

۴۶۰۶- (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَمْ يَنْقُ مِنْ النَّبُوءَةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتِ، قَالُوا: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: «الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل: ۴۶۰۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نبوت میں سے خوشخبری دینے والی باتوں کے سوا کچھ باقی نہیں رہا۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا کہ خوشخبریوں سے کیا مقصود ہے؟ آپؐ نے فرمایا: اچھے خواب (بخاری)

وضاحت: اس حدیث سے یہ سمجھنا درست نہیں کہ سچے خواب نبوت ہیں کیونکہ اگر سچے خوابوں کو نبوت کے ساتھ تعبیر دی گئی ہے تو اس سے یہ کب لازم آتا ہے کہ شبہ شبہ بن گیا ہے جیسے کوئی شخص کھڑا ہو کر بلند آواز کے ساتھ "اشدان لا الہ الا اللہ" کہتا ہے تو اس کو مؤذن نہیں کہا جاسکتا حالانکہ یہ کلمہ اذان کا جزو ہے اور جیسا کہ کوئی شخص کھڑا ہو کر قرآن پاک میں سے کچھ پڑھتا ہے اس کو نہیں کہہ سکتے کہ وہ نماز پڑھ رہا ہے۔ اسی طرح اچھے خوابوں کو نبوت قرار نہیں دیا جاسکتا۔ مزید برآں ام کرلا سے مروی حدیث کہ "نبوت ختم ہو گئی ہے اور نیک خواب باقی ہیں" بھی اس معنی کی تائید کر رہی ہے کہ اچھے خواب نبوت ہیں البتہ رؤیا صالحہ اور الہام سے انکار نہیں کیا جاسکتا (تنقیح الروایۃ جلد ۳ صفحہ ۲۷۲)

۴۶۰۷- (۲) وَزَادَ مَالِكٌ بِرِوَايَةِ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ: «يَرَاهَا الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ أَوْ تَرَى لَهُ».

۴۶۰۷: عطاء بن یسار سے مروی روایت میں امام مالکؒ نے اضافہ بتایا ہے کہ اچھے خواب (وہ ہیں) جن کو مسلمان دیکھتے ہیں یا انہیں دکھائے جاتے ہیں۔

۴۶۰۸- (۳) وَهَذَا أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ بَشَرَةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنْ النَّبُوءَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۶۰۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھے خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہیں (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس سے مراد مومن کا ہر خواب نہیں بلکہ اچھے خواب مراد ہیں بشرطیکہ مومن بھی صالح ہو اس لئے کہ بعض دفعہ مومن کو ایسا خواب نظر آتا ہے جو اچھا نہیں ہوتا۔ اس لحاظ سے لوگوں کے تین درجات ہیں۔ انبیاء علیہم

اصولہ والسلام کے تمام خواب سچے ہوتے ہیں البتہ ان میں سے کچھ خواب ایسے ہو سکتے ہیں جن کی تعبیر کی ضرورت ہے اور صالحین کے اکثر خواب سچے ہوتے ہیں۔ ان کے بعض خواب ایسے بھی ہوتے ہیں جن کی تعبیر کی ضرورت نہیں۔ ان کے علاوہ جو لوگ ہیں ان کے خواب سچے بھی ہو سکتے ہیں اور نفسانی توہمت بھی ہو سکتے ہیں جبکہ برے لوگوں کے خواب کم ہی سچے ہوتے ہیں۔ اور کفار کے خوابوں میں شاید ہی کوئی خواب سچا ہو۔ ایک حدیث میں ذکر ہے کہ جو لوگ سچی باتیں کرتے ہیں ان کے خواب بھی سچے ہوتے ہیں۔ کبھی کبھی بعض کفار کے خواب بھی سچے ہوتے ہیں لیکن ایسا شاذ ہے جیسا کہ یوسف علیہ السلام کے دونوں ساتھیوں کے خواب ہیں (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۷۳)

۴۶۰۹- (۴) وَهَنَّ ابْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتِمَثَّلُ فِي صُورَتِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۶۰۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا، اس نے فی الحقیقت مجھے دیکھا، اس لئے کہ شیطان میری شکل اختیار نہیں کر سکتا (بخاری، مسلم)

۴۶۱۰- (۵) وَهَنَّ ابْنُ قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ رَأَى فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۶۱۰: ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے خواب میں مجھے دیکھا، اس نے حقیقت میں مجھے دیکھا (بخاری، مسلم)

۴۶۱۱- (۶) وَهَنَّ ابْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْبِقِظَةِ، وَلَا يَتِمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۶۱۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا وہ غریب مجھے بیداری میں بھی دیکھے گا، اس لئے کہ شیطان میری شکل اختیار نہیں کر سکتا (بخاری، مسلم)

۴۶۱۲- (۷) وَهَنَّ ابْنُ قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ، وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ؛ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ، وَإِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ، وَلْيَتَنَفَّلْ ثَلَاثًا، وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا أَحَدًا، فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۶۱۲: ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اچھے خواب اللہ تعالیٰ کی جانب

سے ہیں اور برے خیالات شیطان کی جانب سے ہیں۔ جب تم میں سے کوئی شخص خواب میں پسندیدہ چیز دیکھے تو اس کو صرف اس شخص کے سامنے بیان کرے، جس کو وہ اچھا جانتا ہے۔ اور اگر کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اللہ تعالیٰ سے اس کو ناپسندیدہ خواب کے شر اور شیطان کے شر سے پناہ طلب کرے اور تین بار بائیں جانب تھوکے کسی کے سامنے اس کو بیان نہ کرے، بلاشبہ برا خواب اسے نقصان نہیں پہنچائے گا (بخاری، مسلم)

۴۶۱۳ - (۸) وَفَنَّ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا، فَلْيَتَصَّقْ عَنْ نَسَارِهِ ثَلَاثًا، وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا، وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۱۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی شخص برا خواب دیکھے تو وہ بائیں جانب تین بار تھوکے اور تین بار اللہ تعالیٰ کی شیطان سے پناہ طلب کرے اور جس پہلو پر وہ سویا ہوا تھا، اس کو بدل دے (مسلم)

۴۶۱۴ - (۹) وَفَنَّ ابْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ يَكْذِبْ يَكْذِبُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ، وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَرٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنْ السُّبُوءِ، وَمَا كَانَ مِنَ السُّبُوءِ فَإِنَّهُ لَا يَكْذِبُ». قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ: «وَأَنَا أَقُولُ: الرُّؤْيَا ثَلَاثُ: حَدِيثُ النَّفْسِ، وَتَحْوِيفُ الشَّيْطَانِ، وَبُشْرَى مِنَ اللَّهِ، فَمَنْ رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلَا يَقْصُصْهُ عَلَى أَحَدٍ، وَلْيَقِمْ فَلْيَصَلِّ. قَالَ: وَكَانَ يَكْرَهُهُ الْغُلُّ فِي النَّوْمِ، وَيُعْجِبُهُمُ الْقَيْدُ. وَيُقَالُ: الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۱۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کا زمانہ قریب ہو گا تو مومن کا خواب جھوٹا نہیں ہو گا۔ مومن کا خواب نبوت کا چھالیسواں حصہ ہے اور جو خواب نبوت کا حصہ ہے وہ جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ محمد بن سیرین رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں کہتا ہوں کہ خواب تین قسم کے ہیں۔ کچھ خواب نفس کے وسوسے ہیں، کچھ شیطان کے ڈراوے ہوتے ہیں جبکہ کچھ خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے خوشخبری ہوتے ہیں۔ پس جو شخص کسی ناپسندیدہ خواب کو دیکھے تو وہ اسے کسی کے پاس بیان نہ کرے بلکہ وہ نیند سے بیدار ہو جائے اور نماز پڑھنے لگے۔ نیز محمد بن سیرین حالت نیند میں گردن میں طوق دیکھنے کو ناپسندیدہ جانتے تھے البتہ پاؤں میں بیڑیاں پسند تھا۔ اور بیان کیا جاتا ہے کہ (اگر کوئی شخص) خواب میں بیڑیاں دیکھے تو اس کی تعبیر اسلام میں ثابت قادی ہے (بخاری، مسلم)

۴۶۱۴ - (۱۰) قَالَ الْبُخَارِيُّ: رَوَاهُ قَتَادَةُ وَيُونُسُ وَهَشَامٌ وَأَبُو هِلَالٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. وَقَالَ يُونُسُ: لَا أَحْسِبُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْقَيْدِ.

وَقَالَ مُسْلِمٌ: لَا أَذَرِي هُوَ الْحَدِيثُ أَمْ قَالَهُ ابْنُ سَبْرِينَ؟

وَفِي رِوَايَةِ نَحْوِهِ، وَأَدْرَجَ فِي الْحَدِيثِ قَوْلَهُ: «وَأَكْرَهُ الْغُلَّ...» إِلَى تَمَامِ الْكَلَامِ.

۳۶۵: امام بخاری فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو ثناء 'یونس' ہشام اور ابو حلال نے ابن سیرین سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ اور یونس نے بیان کیا 'میرا خیال ہے کہ یہ حدیث جس میں پاؤں میں بیڑی دیکھنے کا ذکر ہے یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور مسلم نے بیان کیا 'میں نہیں جانتا کہ یہ جملہ حدیث میں ہے یا ابن سیرین کا قول ہے۔ اور ایک دوسری روایت اس کی مثل ہے۔ اور اس دوسری روایت میں اس قول کو کہ "میں گردن میں طوق پہننے کو مکروہ جانتا ہوں..." آخر کلام تک حدیث میں داخل کر دیا گیا ہے۔

۴۶۱۶- (۱۱) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَأْسِي قُطِعَ. قَالَ: فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ: «إِذَا لَعِبَ الشَّيْطَانُ بِأَحَدِكُمْ فِي مَنَامِهِ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا، اس نے بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا، گویا میرا سر کاٹا گیا ہے۔ جابر نے بیان کیا، اس کا یہ خواب سن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے اور فرمایا، جب شیطان تم میں سے کسی کے ساتھ خواب میں مذاق کرے تو وہ ایسی باتیں لوگوں کے سامنے بیان نہ کرے (مسلم)

۴۶۱۷- (۱۲) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «رَأَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيمَا بَرَى النَّائِمُ كَأَنَّهُ فِي دَارِ عَقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ، فَأَوْتَيْنَا بِرُطَبٍ مِنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ—، فَأَوَلْتُ أَنْ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا، وَالْعَاقِبَةَ فِي الْآخِرَةِ، وَأَنْ دِينَنَا قَدْ طَابَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے ایک رات دیکھا، جیسا کہ سوئے والا خواب دیکھتا ہے گویا ہم عقبہ بن رافع کے گھر میں ہیں اور ہمارے پاس "ابن طاب" قسم کی تازہ کھجوروں میں سے کچھ لائی گئیں تو میں نے اس کی تعبیر یوں کی کہ ہمارے لئے دنیا میں بلندی ہے اور آخرت میں اچھا انجام ہے اور ہمارا دین بہت عمدہ ہے (مسلم)

وضاحت: "رطب ابن طاب" کھجور کی ایک قسم ہے جو ابن طاب نامی آدمی کی طرف منسوب ہے۔

(مکتوۃ سعید المعلم جلد ۲ صفحہ ۵۲۰)

۶۱۸- (۱۳) وَهَنَّ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا تَخَلُّ، فَذَهَبَ وَهَلَيْتُ — إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجْرٌ، فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَنْزُبُ. وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هَذِهِ: أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ، فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ. ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ، فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۱۸: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ میں مکہ کمرے سے ایسی زمین کی جانب ہجرت کر رہا ہوں جہاں کھجوریں ہیں تو میرا خیال ”یمامہ“ یا ”ہجر“ شریک طرف گیا لیکن وہ شریک (مدینہ منورہ) نکلا اور میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار کو حرکت دی اس کی دھار ٹوٹ گئی، اس سے مراد وہ صحابہ کرام تھے جو میدان احد میں شہید ہوئے۔ پھر میں نے اسے دوبارہ ہلایا تو وہ پگلے سے بھی اچھی تھی اس سے مراد مومنوں کا اجتماع اور وہ فتح تھی جو اللہ نے عطا کی (بخاری، مسلم)

۶۱۹- (۱۴) وَهَنَّ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ — بِخَزَائِنِ الْأَرْضِ، فَوُضِعَ فِي كَفِّي سَوَازَانُ مِنْ ذَهَبٍ، فَكَبَّرَا عَلَيَّ —، فَأَوْحَى إِلَيَّ أَنْ انْفُخْهُمَا، فَانْفُخْتُهُمَا، فَذَهَبَا، فَأَوَّلَتْهُمَا الْكَذَّابِينَ اللَّذِينَ أَنَا بَيْنَهُمَا: صَاحِبُ صَنْعَاءَ وَصَاحِبُ الْيَمَامَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ — وَفِي رِوَايَةٍ: «يُقَالُ لِأَحَدِهِمَا مُسْتَلَمَةٌ صَاحِبُ الْيَمَامَةِ، وَالْأُخْرَى صَاحِبُ صَنْعَاءَ، لَمْ أَجِدْ هَذِهِ الرِّوَايَةَ فِي «الصَّحِيحَيْنِ»، وَذَكَرَهَا صَاحِبُ «الْجَامِعِ» عَنِ التِّرْمِذِيِّ.

۳۶۱۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک بار میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس زمین کے خزانے لائے گئے، میری ہتھیلیوں میں سونے کے دو کٹن ڈالے گئے وہ مجھ پر گراں گزرتے تھے تو میری جانب وحی کی گئی کہ ان کو پھونک ماریں، میں نے پھونک ماری تو وہ دونوں غائب ہو گئے۔ میں نے ان دونوں سے مراد وہ کذاب سمجھے جن کے درمیان میں ہوں۔ ایک صنعاء والا اور دوسرا یمامہ والا۔ (بخاری، مسلم)

اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ ان میں ایک ”سملہ“ جو یمامہ والا ہے اور دوسرا ”عنسی“ ہے جو صنعاء والا ہے۔ (صاحب مشکوٰۃ کہتے ہیں کہ) میں نے اس روایت کو بخاری، مسلم میں نہیں پایا۔ البتہ جامع الاصول کے مؤلف نے ترمذی سے اس کو نقل کیا ہے۔

وضاحت: اسود عنسی کاہن اور شعبہ ہاؤ تھا اس نے یمن میں نبوت کا دعویٰ کیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”ہاذان“ کو یمن کا گورنر بنایا تھا، اس کے فوت ہونے کے بعد اس کا بیٹا ”شمر“ گورنر بنا تو اسود عنسی نے ”شمر بن ہاذان“ کو قتل کر دیا اور اس کی بیوی سے نکاح کر لیا اور یمن کے تمام اطراف پر قابض ہو گیا چنانچہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے یمن کے پانچ سرداروں کو اسود عنسی کے ساتھ لڑائی کرنے کا حکم دیا۔ ان میں فیروز بھی تھا۔ اس نے اسود عنسی کو اس کے بستر پر قتل کیا۔ آسمانوں سے اس کے قتل کی خبر رات کو ہی آپ کے پاس پہنچ گئی تھی۔ آپ نے صحابہ کرام کو خوشخبری سنائی اور فرمایا: فیروز کامیاب ہو گیا۔ اس سے دوسرے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے اور میلہ کذاب جس نے یمامہ میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا اسے حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل نے خلافت صدیقی میں قتل کیا (تنقیح الرواة جلد صفحہ ۲۷۵)

۴۶۲۰ - (۱۵) وَهْنُ أَمِّ الْعَلَاءِ الْأَنْصَارِيَّةِ، قَالَتْ: رَأَيْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ مَطْعُونٍ فِي النَّوْمِ عَيْنًا تَجْرِي، فَقَصَصْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: «ذَلِكَ عَمَلُهُ يَجْرِي لَهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۳۰: ام العلاء انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے خواب میں عثمان بن مظعون کا جاری چشمہ دیکھا۔ میں نے یہ خواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا۔ آپ نے فرمایا: یہ اس کا عمل ہے جو اس کے بعد جاری رہے گا (بخاری)

۴۶۲۱ - (۱۶) وَهْنُ سَمُرَةَ بِنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: «مَنْ رَأَى مِنْكُمْ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا؟» قَالَ: فَإِنْ رَأَى أَحَدٌ قَصَصَهَا، فَيَقُولُ مَا شَاءَ اللَّهُ. فَسَأَلْنَا يَوْمًا فَقَالَ: «هَلْ رَأَى مِنْكُمْ أَحَدٌ رُؤْيَا؟» قُلْنَا: لَا. قَالَ: «لَكِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ آتِيَانِي، فَأَخَذَا يَدَيَّ، فَأَخْرَجَانِي إِلَى أَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ، فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَرَجُلٌ قَائِمٌ بِيَدِهِ كَلْبٌ مِنْ حَدِيدٍ، يَدْخُلُهُ فِي شِدْقِهِ، فَيَشْفُقُهُ حَتَّى يَبْلُغَ قَفَاهُ، ثُمَّ يَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الْآخِرِ مِثْلَ ذَلِكَ، وَيَلْتِمُ شِدْقَهُ هَذَا، فَيَعُودُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهُ. قُلْتُ: مَا هَذَا؟ قَالَا: أَنْطَلِقُ، فَأَنْطَلِقْنَا، حَتَّى آتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ عَلَى قَفَاهُ، وَرَجُلٌ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِهِ يَفْهَرُ— أَوْ صَخْرَةً يَشْدُخُ بِهَا— رَأْسَهُ، فَإِذَا صُرِبَتْ تَذْهَدُ السَّحْبَرُ، فَأَنْطَلِقُ إِلَيْهَا لِأَخَذِهَا، فَلَا يَرْجِعُ إِلَى هَذَا حَتَّى يَلْتِمُ رَأْسَهُ، وَعَادَ رَأْسُهُ كَمَا كَانَ، فَعَادَ إِلَيْهِ فَضْرِبَهُ، فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ قَالَا: أَنْطَلِقُ، فَأَنْطَلِقْنَا، حَتَّى آتَيْنَا إِلَى ثَقَبٍ مِثْلِ التَّنُّورِ أَعْلَاهُ ضَيْقٌ وَأَسْفَلُهُ وَاسِعٌ، تَتَوَقَّدُ تَحْتَهُ نَارٌ، فَإِذَا ارْتَفَعَتْ ارْتَفَعُوا حَتَّى كَادَ أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا، وَإِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوا فِيهَا، وَفِيهَا رَجَالٌ وَنِسَاءٌ عَرَاءٌ. قُلْتُ: مَا هَذَا؟ قَالَا: أَنْطَلِقُ. فَأَنْطَلِقْنَا، حَتَّى آتَيْنَا عَلَى نَهْرٍ مِنْ دَمٍ، فِيهِ رَجُلٌ قَائِمٌ عَلَى وَسْطِ النَّهْرِ. وَعَلَى شَطِئِ النَّهْرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ، فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِي فِي النَّهْرِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِيهِ فَرْدَةٌ حَيْثُ كَانَ، فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمَى فِيهِ— بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ، فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ قَالَا: أَنْطَلِقُ فَأَنْطَلِقْنَا، حَتَّى

إِنْتَهَيْنَا إِلَى رَوْضَةٍ خُضْرَاءَ، فِيهَا شَجَرَةٌ عَظِيمَةٌ، وَفِي أَصْلِهَا شَيْخٌ وَصِيَّانٌ، وَإِذَا رَجُلٌ قَرِيبٌ مِنَ الشَّجَرَةِ، بَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ يُوقِدُهَا، فَصَعِدَ ابْنُ الشَّجَرَةِ، فَادْخَلَانِي دَارًا أَوْسَطَ الشَّجَرَةِ، لَمْ أَرَقَطُ أَحْسَنَ مِنْهَا، فِيهَا رَجَالٌ شُبُوحٌ وَشَبَابٌ وَنِسَاءٌ وَصِيَّانٌ، ثُمَّ أَخْرَجَانِي مِنْهَا، فَصَعِدَ ابْنُ الشَّجَرَةِ، فَادْخَلَانِي دَارًا هِيَ أَحْسَنُ وَأَفْضَلُ مِنْهَا، فِيهَا شُبُوحٌ وَشَبَابٌ، فَقُلْتُ لَهُمَا: إِنَّا كُنَّا قَدْ طَوَّفْتُمَانِي - اللَّيْلَةَ فَأَخْبِرَانِي عَمَّا رَأَيْتُ. قَالَا: نَعَمْ، أَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي رَأَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ، فَكَذَّابٌ، يُحَدِّثُ بِالْكَذْبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ، حَتَّى قَبْلُغَ الْآفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهِ مَا تَرَى إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَالَّذِي رَأَيْتَهُ يُشَدُّ رَأْسُهُ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ وَلَمْ يَعْمَلْ بِمَا فِيهِ بِالنَّهَارِ، يُفَعَّلُ بِهِ مَا رَأَيْتَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي الثَّقَبِ فَهُمُ الزُّنَاةُ، وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي الشَّهْرِ أَكَلَ الرِّبَا. وَالشَّيْخُ الَّذِي رَأَيْتَهُ فِي أَصْلِ الشَّجَرَةِ إِبْرَاهِيمُ. وَالصَّيَّانُ حَوْلَهُ فَأَوْلَادُ النَّاسِ. وَالَّذِي يُوقِدُ النَّارَ مَالِكُ خَازِنُ النَّارِ. وَالِدَارُ الْأَوَّلَى الَّتِي دَخَلْتَ دَارَ عَامَةِ الْمُؤْمِنِينَ. وَأَمَّا هَذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ. وَأَنَا جِبْرِئِيلُ - وَهَذَا مِيكَائِيلُ، فَارْقَعْ رَأْسَكَ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي، فَإِذَا فَوْقِي مِثْلُ السَّحَابِ - وَفِي رِوَايَةٍ -: مِثْلُ الرُّبَايَةِ الْبَيْضَاءِ - قَالَا: ذَلِكَ مِثْرُكَ. قُلْتُ: دَعَانِي ادْخُلْ مِثْرِي. قَالَا: إِنَّهُ بَقِيَ لَكَ عُمْرُكَ لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ فَلِمَ اسْتَكْمَلْتَهُ أَتَيْتَ مِثْرَكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وَذَكَرَ حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَدِينَةِ فِي «بَابِ حَرَمِ الْمَدِينَةِ».

۴۴۱: سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ہماری جانب اپنا چہرہ پھیر کر متوجہ ہوئے۔ آپ دریافت فرماتے: 'آج رات تم میں سے کس شخص نے خواب دیکھا ہے؟' راوی بیان کرتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے خواب دیکھا ہوتا تو وہ اس کو بیان کرتا۔ آپ جواب میں "جو اللہ چاہتا ہے" فرماتے۔ چنانچہ ایک روز آپ نے ہم سے دریافت کیا کہ تم میں سے کس نے خواب دیکھا ہے؟ ہم نے نفی میں جواب دیا۔ آپ نے فرمایا: 'البتہ میں نے آج رات خواب میں دیکھا ہے کہ میرے پاس وہ شخص آئے انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ارض مقدس کی جانب لے گئے وہاں ایک شخص بیٹھا ہوا تھا اور ایک کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھ میں لوہے کی کٹدی تھی وہ اس کو اس شخص کی ایک باجھ میں داخل کرتا اور اس کی گردی تک اس کو چیرتا تھا پھر اس کی دوسری باجھ کے ساتھ بھی اسی طرح کرتا۔ اس دوران اس کی پہلی باجھ درست ہو جاتی تو وہ دوبارہ اسے کٹدی کے ساتھ چیرتا۔ میں نے دریافت کیا: 'یہ کیا ہے؟' ان دونوں نے کہا: 'آپ چلیں۔ ہم چلے' یہاں تک کہ ایک شخص کے پاس پہنچے جو اپنی گردی کے بل لیٹا ہوا تھا اور ایک دوسرا آدمی اس کے سر پر پھر لے کر کھڑا تھا اور اس کے ساتھ اس کے سر کو پھل رہا تھا جب وہ اسے پھر مارتا تو پھر لڑھک جاتا، وہ پھر اٹھانے کے لئے اس کی جانب چلتا، اس تک پہنچتا نہیں تھا کہ اس کا سر درست ہو جاتا اور وہ پہلے جیسا ہو جاتا۔ وہ پھر اس کی جانب جاتا اور اس کو پھر مارتا۔ میں نے دریافت کیا: 'یہ کیا ہے؟' ان دونوں

نے مجھ سے کہا، 'آپ چلیں۔ ہم چلے ہم ایک گڑھے کے پاس پہنچے جو غور کے مشابہ تھا اس کے اوپر کا حصہ اور ٹپلا حصہ کھلا تھا اس کے نیچے آگ بھڑک رہی تھی جب آگ بلند ہوتی تو اس میں موجود لوگ بھی بلندی کی جانب آتے، قریب تھا کہ اس سے باہر نکل جائیں اور جب آگ نیچے جاتی تو لوگ بھی نیچے چلے جاتے۔ اس میں نیچے مرد اور عورتیں تھیں۔ میں نے دریافت کیا، یہ کیا ہے؟ ان دونوں نے کہا، 'آپ چلیں۔ چنانچہ ہم چلے یہاں تک کہ ہم ایک خون کی نہر پہنچے اس میں ایک شخص نہر کے درمیان کھڑا تھا اور ایک شخص نہر کے کنارے پر تھا اس کے آگے بھرتے، نہر میں موجود شخص جب نہر سے نکلنے کا ارادہ کرتا تو کنارے والا شخص اس کے منہ پر پتھر مارتا اور اسے واپس لوٹا دیتا وہ جب بھی باہر نکلنا چاہتا تو وہ اس کے منہ پر پتھر مارتا تو وہ وہیں لوٹ جاتا، جہاں پہلے تھا۔ میں نے دریافت کیا، یہ کیا معاملہ ہے؟ ان دونوں نے کہا، 'آپ چلیں۔ چنانچہ ہم چلے یہاں تک کہ ہم ایک سرسبز شاداب باغ کے قریب گئے، جس میں ایک بہت بڑا درخت تھا اور درخت کی جڑ کے قریب ایک بوڑھا انسان اور کچھ بچے تھے اور وہاں ایک شخص درخت کے قریب تھا اس کے سامنے آگ تھی جس کو وہ جلا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا، انہوں نے مجھے درخت پر چڑھایا اور درخت کے درمیان ایک مکان میں لے گئے، میں نے اس سے بہتر مکان کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اس میں بوڑھے، جوان، عورتیں اور بچے تھے پھر انہوں نے مجھے وہاں سے نکالا اور ایک دوسرے درخت پر لے گئے، وہ مجھے ایک مکان میں لے گئے جو پہلے مکان سے بھی زیادہ خوب صورت اور بہتر تھا اس میں بوڑھے اور جوان لوگ تھے آپ نے فرمایا، میں نے ان سے دریافت کیا، آج رات تم نے مجھے سیر کرائی ہے، مجھے بتاؤ کہ میں نے کیا دیکھا ہے؟ انہوں نے جواب دیا ضرور! وہ شخص جس کو آپ نے دیکھا کہ اس کی ہاتھیں چیری جا رہی ہیں، وہ جموٹا انسان تھا جموٹی ہاتھیں کرتا تھا اور اس سے جموٹی ہاتھیں لے کر اطراف و اکناف میں پہنچائی جاتی تھیں، قیامت تک اس کے ساتھ یہی معاملہ ہوتا رہے گا۔ اور جس شخص کو آپ نے دیکھا کہ اس کا سر کھلا جا رہا ہے تو یہ وہ شخص تھا جس کو اللہ نے قرآن پاک کا علم عطا کیا لیکن وہ رات بھر سویا رہا اور دن بھر اس کے مطابق عمل نہ کیا، اس کے ساتھ قیامت تک یہی کچھ ہوتا رہے گا۔ اور جن لوگوں کو آپ نے غور میں دیکھا ہے وہ زانی ہیں۔ اور جس شخص کو آپ نے نہر میں دیکھا وہ سوڈور ہے اور وہ بوڑھا شخص، جس کو آپ نے درخت کے تنے کے پاس دیکھا وہ ابراہیم علیہ السلام ہیں اور ان کے گرد جو بچے تھے وہ لوگوں کے بچے ہیں اور جو شخص آگ جلا رہا تھا وہ دندخ کا دربان فرشتہ ہے۔ اور پہلا مکان جس میں آپ داخل ہوئے تھے، وہ عام مومنوں کی رہائش گاہ ہے اور یہ مکان شداء کی رہائش گاہ ہے۔ میں جبرائیل ہوں اور یہ مکاکیل ہیں۔ آپ سر اٹھائیں، میں نے سر اٹھایا تو میرے سر پر بادل جیسی کوئی چیز تھی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ سفید بادل کی طرح تھی، انہوں نے بتایا کہ وہ آپ کی رہائش گاہ ہے۔ میں نے کہا، مجھے چھوڑ دیں تاکہ میں اپنی رہائش گاہ میں داخل ہو جاؤں؟ انہوں نے کہا، ابھی آپ کی عمر بابتی ہے، ختم نہیں ہوئی، جب آپ کی عمر ختم ہو جائے گی تو آپ اپنی رہائش گاہ میں داخل ہو سکیں گے (بخاری)

اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث "نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب میں مدینہ منورہ کو دیکھنا حرم مدینہ کے باب میں ذکر ہو چکی ہے۔"

الفصل الثانی

۴۶۲۲- (۱۷) عَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعَقِيلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتِّهِ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ، وَهِيَ عَلَى رَجُلٍ طَائِرٌ— مَا لَمْ يُحَدِّثْ بِهَا، فَإِذَا حَدَّثَ بِهَا وَقَعَتْ». وَأَحْسِبُهُ قَالَ: «لَا تُحَدِّثُ إِلَّا حَبِيبًا أَوْ لَيِّسًا»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: «الرُّؤْيَا عَلَى رَجُلٍ طَائِرٌ مَا لَمْ تُعْبَرْ، فَإِذَا عُبِّرَتْ وَقَعَتْ». وَأَحْسِبُهُ قَالَ: «وَلَا تَقْصُهَا إِلَّا عَلَى وَادٍ أَوْ ذِي رَأْيٍ».

دوسری فصل : ۴۶۲۲ : ابو رزین عقیلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے اور خواب پرندے کے پاؤں پر ہوتا ہے یعنی اسے استقرار حاصل نہیں ہوتا۔ جب تک کہ خواب کو بیان نہ کرے۔ جب خواب بیان کر دیا جائے تو خواب واقع ہو جاتا ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ آپؐ نے فرمایا، خواب صرف دوست یا سمجھدار شخص سے بیان کرو (ترمذی) اور ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا، خواب پرندے کے پاؤں پر ہوتا ہے جب تک اس کی تعبیر نہ ہو۔ اور جب تعبیر ہو جائے تو وہ وقوع پذیر ہو جاتا ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ آپؐ نے فرمایا، خواب کا ذکر کسی دوست یا سمجھدار شخص کے پاس کرو۔

۴۶۲۳- (۱۸) وَهَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَبَّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ وَرَقَةَ— فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ: إِنَّهُ كَانَ قَدْ صَدَّقَكَ؛ وَلَكِنْ مَاتَ قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أُرِيتُهُ فِي الْمَنَامِ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ بَيْضٌ، وَلَوْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَكَانَ عَلَيْهِ لِبَاسٌ غَيْرُ ذَلِكَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۴۶۲۳ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ”ورقہ“ کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپؐ کو بتایا کہ ”ورقہ“ آپؐ کی تصدیق کرتا تھا لیکن وہ آپؐ کی نبوت کے ظہور سے پہلے ہی فوت ہو گیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ مجھے خواب میں نظر آیا، اس کے بدن پر سفید لباس تھا اگر وہ دوزخی ہوتا تو اس کا لباس یہ نہ ہوتا (احمد ترمذی)

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں عثمان بن عبد الرحمن راوی قوی نہیں ہے (الضعفاء الصغیر صفحہ ۲۵۰، المرح والاعتدال جلد ۶ صفحہ ۸۶۰، الضعفاء والمتروکین صفحہ ۳۱۸، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۳، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۲۸۰، تاریخ بغداد جلد ۱ صفحہ ۲۸۰)

۴۶۲۴- (۱۹) وَعن ابنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي خُزَيْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ رَأَى فِيمَا يَرَى النَّائِمَ، أَنَّهُ سَجَدَ عَلَى جَبْهَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ، فَأَصْطَحَّ لَهُ وَقَالَ: «صَدَقَ رُؤْيَاكَ، فَسَجَدَ عَلَى جَبْهَتِهِ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ الشُّنَّةِ».

وَسَنَدُ حَدِيثِ أَبِي بَكْرَةَ: كَانَ مِيزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ. فِي بَابٍ: «مَنَاقِبِ أَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا».

۴۶۲۳: ابن خزيمة بن ثابت اپنے چچا ابو خزیمہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے خواب میں دیکھا جیسا کہ خواب دیکھنے والا دیکھتا ہے کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر سجدہ کیا ہے۔ اس نے آپ کو مطلع کیا تو آپ اس کے لئے لیٹ گئے اور فرمایا: اپنا خواب سچا کر لے۔ چنانچہ اس نے آپ کی پیشانی پر سجدہ کیا۔ (شرح السنہ) اور ہم ابو بکرؓ کی حدیث ”گویا آسمان سے ترازو اتر آئی“ کو ابو بکرؓ اور عمرؓ کے فضائل میں بیان کریں گے۔

الفصل الثالث

۴۶۲۵- (۲۰) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِمَّا يَكْثُرُ أَنْ يَقُولَ لِأَصْحَابِهِ: «هَلْ رَأَى أَحَدُكُمْ مِنْ رُؤْيَا؟» فَيَقْصُصُ عَلَيْهِ مِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقْصُصَ، وَإِنَّهُ قَالَ لَنَا ذَاتَ غَدَاةٍ: «إِنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةُ آتِيَانِ، وَاتَّهَمَا ابْتِغَائِي، وَاتَّهَمَا قَالَا لِي: إِنِّي أَنْطَلِقُ، وَإِنِّي أَنْطَلَقْتُ مَعَهُمَا». وَذَكَرَ مِثْلَ الْحَدِيثِ الْمَذْكُورِ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ بِطَوِيلٍ، وَفِيهِ زِيَادَةٌ لَيْسَتْ فِي الْحَدِيثِ الْمَذْكُورِ، وَهِيَ قَوْلُهُ: «فَاتَيْنَا عَلَى رَوْضَةٍ مُعْتَمَةٍ»، فِيهَا مِنْ كُلِّ نَوْرٍ الرَّبِيعُ، وَإِذَا بَيْنَ ظَهْرِي الرَّوْضَةِ رَجُلٌ طَوِيلٌ، لَا أَكَادُ أَرَى رَأْسَهُ طَوِيلًا فِي السَّمَاءِ، وَإِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ أَكْثَرِ وَلَدَانِ رَأَيْتُهُمْ قَطُ. قُلْتُ لَهُمَا: مَا هَذَا، مَا هُوَ لَآءٍ؟ قَالَ: «قَالَا لِي: إِنَّا أَنْطَلِقُ، فَانْطَلِقْنَا، فَاتَّهَمْنَا إِلَى رَوْضَةٍ عَظِيمَةٍ، لَمْ أَرِ رَوْضَةً قَطُ أَعْظَمَ مِنْهَا، وَلَا أَحْسَنَ». قَالَ: «قَالَا لِي: أَرِقْ فِيهَا». قَالَ: «فَارْتَقَيْنَا فِيهَا، فَاتَّهَمْنَا إِلَى مَدِينَةٍ مَبْنِيَّةٍ بَلَيْنٍ ذَهَبٍ، وَلَبِنٍ قِصْبَةٍ، فَاتَيْنَا بَابَ الْمَدِينَةِ، فَاسْتَفْتَحْنَا، فَفُتِحَ لَنَا، فَدَخَلْنَاهَا، فَتَلَقَانَا فِيهَا رَجُلَانِ شَطْرُ مَنْ خَلْفَهُمَا كَأَحْسَنَ مَا أَتَتْ رَأْيَ، وَشَطْرُ مَنْتَهُمْ كَأَفْجَحَ مَا أَتَتْ رَأْيَ». قَالَ: «قَالَا لَهُمَا: إِذْهَبُوا، فَقَعُوا فِي ذَلِكَ النَّهْرِ». قَالَ: «وَإِذَا نَهْرٌ مُعْتَرِضٌ يَجْرِي كَأَنَّ مَاءَهُ الْمَحْضُ — فِي الْبَيَاضِ، فَذَهَبُوا، فَوَقَعُوا فِيهِ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذَلِكَ السُّوءُ عَنْهُمْ، فَصَارُوا فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ». وَذَكَرَ فِي تَفْسِيرِ هَذِهِ الزِّيَادَةِ: «وَأَمَّا الرَّجُلُ الطَّوِيلُ الَّذِي فِي الرَّوْضَةِ فَإِنَّهُ إِبْرَاهِيمُ، وَأَمَّا الْوَلَدَانِ الَّذِينَ حَوْلَهُ فَكُلُّ مَوْلُودٍ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ». قَالَ: فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَالْوَلَدُ الْمُشْرِكَيْنِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَالْوَلَدُ الْمُشْرِكَيْنِ وَأَمَّا الْقَوْمُ الَّذِينَ

كَانُوا شَطْرًا مِنْهُمْ حَسَنٌ، وَشَطْرًا مِنْهُمْ قَبِيحٌ؛ فَإِنَّهُمْ قَوْمٌ قَدْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا.
تَحَاوَزَ اللَّهُ عَنْهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۶۲۵: سنہ بن جناب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر و بیشتر صحابہ کرام سے ریافت فرماتے، کیا تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟ پس آپ کے سامنے وہ شخص خواب بیان کرتا جس کے لئے اللہ جانتا کہ وہ خواب بیان کرے۔ ایک صبح آپ نے ہمیں بتایا کہ آج رات میرے پاس دو آنے والے آئے، انہوں نے مجھے اٹھایا اور کہا، آپ چلیں۔ میں ان کے ساتھ چل پڑا۔ اور پہلی فصل میں جو طویل حدیث گزر چکی ہے اس کی مثل حدیث بیان کی البتہ اس میں کچھ الفاظ زیادہ ہیں جو مذکورہ حدیث میں نہیں ہیں، وہ یہ ہیں کہ ہم نہایت سرسبز باغیچہ میں آئے، جس میں موسم بہار کے ہر طرح کے پھول تھے اور باغیچے کے درمیان ایک طویل القامت شخص تھا، اس کے طویل ہونے کی وجہ سے اس کا سر نظر نہیں آ رہا تھا اور اس شخص کے گرد بڑی تعداد میں بچے تھے۔ میں نے کبھی کسی کے گرد اتنی کثرت سے بچے نہیں دیکھے تھے (آپ نے فرمایا) میں نے ان دونوں سے دریافت کیا، یہ کون ہے؟ اور یہ بچے کون ہیں؟ انہوں نے مجھ سے کہا، آپ چلیں۔ ہم چلے تو ہم ایک بڑے باغ کے پاس پہنچے، میں نے اس سے پوچھا اور جواب صورت باغ نہیں دیکھا تھا۔ انہوں نے مجھ سے کہا، آپ اس پر چڑھیں چنانچہ ہم اس پر چڑھ گئے اور ایک ایسے شجر کے قریب پہنچے جو سونے اور چاندی کی اینٹوں سے تعمیر کیا گیا تھا ہم شجر کے دروازے پر آئے اور دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا۔ ہمارے لئے دروازہ کھول دیا گیا، ہم اس میں داخل ہو گئے۔ ہمیں اس میں چند اشخاص ملے جن کا آدھا جسم بہت خوب صورت تھا اور آدھا جسم بہت بد صورت تھا۔ آپ نے فرمایا ان دونوں فرشتوں نے ان سے کہا کہ اس شجر میں نوط لگاؤ۔ آپ نے فرمایا، چاک ایک چوڑی بہتی ہوئی نہر ہماری نظریں اس کا پانی دودھ کی مانند سفید تھا وہ لوگ اس میں داخل ہو گئے بعد ازاں ہماری جانب واپس لوٹے تو ان کی بد صورتی ختم ہو چکی تھی، وہ بہت زیادہ خوب صورت شکل میں تھے اور اس روایت میں جو اضافہ ہے اس کی تعبیر آپ نے یہ بیان فرمائی کہ وہ طویل القامت شخص جو باغیچے میں تھا وہ ابراہیم علیہ السلام تھے اور جو بچے ان کے گرد تھے، یہ وہ بچے تھے جو یحییٰ میں فطرت پر فوج ہو گئے تھے۔ بعض مسلمانوں نے سوال اٹھایا، اے اللہ کے رسول! مشرکوں کے بچے بھی؟ آپ نے فرمایا، مشرکوں کے بچے بھی، اور وہ لوگ جن کا آدھا جسم خوب صورت تھا اور آدھا بد صورت تھا ان کے بارے میں آپ نے فرمایا، یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اپنے اعمال کے ساتھ برے اعمال بھی کئے تھے لیکن اللہ نے ان کو معاف کر دیا (بخاری)

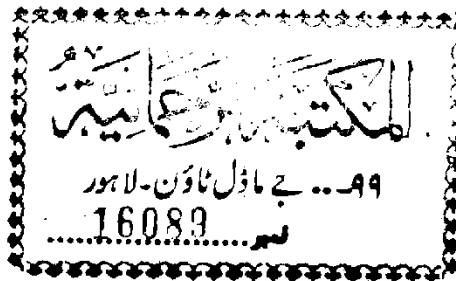
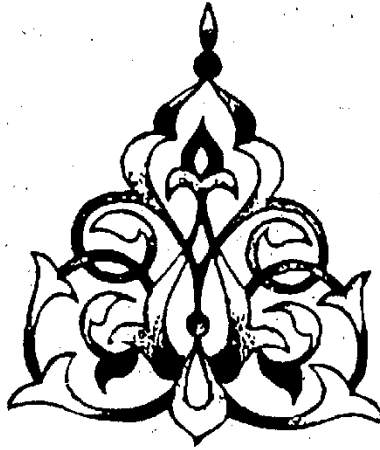
۴۶۲۶- (۲۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مِنْ أَفْرَى الْفَرَى — أَنْ يُرَى الرَّجُلُ عَيْنَيْهِ مَا لَمْ تَرِيَا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۶۲۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بہت بڑا جھوٹ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی آنکھوں کو وہ چیز دکھائے جو اس کی آنکھوں نے نہیں دیکھی (بخاری)

۶۶۲۷- (۲۲) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «أَصْلَحُ
الرُّؤْيَا بِالْأَسْحَارِ». رَوَاهُ الْيَزِيدِيُّ، وَالْدَّارِمِيُّ.

۴۶۲۷: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا سب سے زیادہ
سچے خواب سحری کے وقت کے ہیں (ترمذی داری)

RMPInternational.TK



مَشْكُوَّةُ الْمَصْنُوعَاتِ

جو تمام مکاتب فکر کے مدارس میں پڑھائی جاتی ہے۔
 اس کا جدید ادبی انداز میں اردو ترجمہ اور اس کے تمام
 مسائل کی تحقیق مرعاة المفاتیح، مرقاۃ، التعلیق الصبیح
 فتح الباری شرح صحیح بخاری و دیگر متداول شروح حدیث سے اخذ کر کے
 پیش کی جا رہی ہے اور سنن کتابوں سے ماخوذ روایات کی اسنادی
 تحقیق کے لیے رجال کی کتابوں بالخصوص علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ
 کی کتب اور تنقیح الرواة کی تحقیق سے مزین فرما کر
 ضعیف حدیثوں سے قارئین کو باخبر رکھنے کا خصوصی
 خیال رکھا گیا ہے تاکہ صحیح اور ضعیف احادیث میں
 امتیاز ہو سکے۔



مَكْتَبَةُ مُحَمَّدِيَّةٍ

پاک صحیفہ وطنی، ضلع ساہیوال